ڈاکٹر ذاکر حسین لائبریری

DR. ZAKIR HUSAIN LIBRARY

JAMIA MILLIA ISLAMIA
JAMIA NAGAR

NEW DELHI

Please examine the book before taking it out. You will be responsible for damages to the book discovered while returning it.

Rare DUE DATE

954.9123

Cl. No. 168[MO] Acc. No. 117876

Late Fine Ordinary books 25 p. per day, Text Book Re 1 per day, Over night book Re 1 per day.

ھو المستعان

تاریخ پشاور

مشعر رواجات اقوام مالکان اراضیات مصدقہ حکام بندوبست

عہد معدلت مہد

جناب فلک رکاب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند و انگلینڈ وغیرہ دام ملکتہا بیمن

بموجب منشاء

جناب کپتان اے جی ہسٹنگز صاحب بہادر

مہتمم بندوبست پشاور

زیر اہتمام رائے بہادر منشی گوپال داس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر تیار ہو کر

حسب الحکم جناب صاحب فنانشل کمشنر بہادر پنجاب

گلوب پبلشرز اردو بازار۔ لاہور۔ فون: ۶۲۴۶۲۳

باب	فصل	مضمون	نمبر صفحہ
اول	۵	کیفیت اقسام کاہ ضلع پشاور۔	۷۵ و ۷۶
"	"	فہرست کاہائے ضلع پشاور۔	۷۷ تا ۸۴
"	"	حال باغات۔	۸۵
"	"	ذکر حیوانات۔	۸۶ و ۸۷
"	"	حال جانوران شکاری۔	۸۷
"	"	فہرست حیوانات۔	۸۸ تا ۱۱۷
"	۶	چھاونیہا و پولیس و سڑکہائے و پڑاؤ۔	۱۱۸
"	"	الف۔ خاص پشاور۔	۱۱۸
"	"	چھاونی کوہ چراٹ۔	۱۱۸ و ۱۱۹
"	"	چھاونی نوشہرہ۔	۱۱۹
"	"	چھاونی مردان۔	۱۱۹ و ۱۲۰
"	"	تذکرہ پولیس۔	۱۲۰
"	"	تذکرہ سڑکہائے و پڑاؤہا۔	۱۲۰ و ۱۲۱
"	"	نقشہ مکانات مفید عام واقع ضلع پشاور۔	۱۲۱ و ۱۲۲
"	"	فہرست سڑکہائے فوجی و تجارتی ضلع پشاور۔	۱۲۳ تا ۱۴۰
"	۷	دربیان آبادیہائے قصبات و موضع کلان	۱۴۱ تا ۱۴۸
"	"	نقشہ اون زیارتون اور مسجدون کا جنکو پشاور مین لوگ متبرک جانتے ہین۔	۱۴۸ تا ۱۴۹
"	"	نقشہ مکانات اہل ہنود۔	۱۵۰ تا ۱۵۲

باب	فصل	مضمون	نمبر صفحہ
اول	۱	نقشہ مکانات مشہورہ جو خاص پشاور و نواح مین قابل دید ہین۔	۱۵۳ و ۵۴
؍؍	؍؍	نقشہ سرائے مسافران۔	۱۵۵ و ۵۶
؍؍	؍؍	نقشہ حرفہ کاری مشہورہ۔	۱۵۷ تا ۶۰
؍؍	؍؍	کیفیت دیہات تپہ خلیل۔	۱۶۱ تا ۷۷
؍؍	؍؍	کیفیت دیہات تپہ مہمند۔	۱۷۸ تا ۹۲
؍؍	؍؍	کیفیت دیہات تحصیل داؤد زائی۔	۱۹۳ تا ۲۰۶
؍؍	؍؍	کیفیت دیہات تحصیل دوآبہ۔	۲۰۷ تا ۲۰
؍؍	؍؍	کیفیت دیہات تحصیل یوسف زائی۔	۲۲۱ تا ۲۹
؍؍	؍؍	تپہ امان زائی۔	۲۳۰ تا ۳۵
؍؍	؍؍	تپہ رزڑ۔	۲۳۶ تا ۳۹
؍؍	؍؍	تپہ اوتمان زائی۔	۲۴۰ تا ۵۶
؍؍	؍؍	تپہ بالی زائی۔	۲۵۷ تا ۷۳
؍؍	؍؍	کیفیت دیہات تحصیل ہشت نگر۔	۲۷۴ تا ۸۸
؍؍	؍؍	نقشہ ڈھیریان۔	۲۸۹ تا ۹۰
؍؍	؍؍	کیفیت دیہات تحصیل نوشہرہ۔	۲۹۱ تا ۳۰۲
؍؍	؍؍	تپہ خٹک۔	۳۰۳ تا ۱۵
؍؍	؍؍	تذکرہ میلہ جات و زیارت۔	۳۴۸
؍؍	؍؍	میلہ جات اہل اسلام۔	۳۵۸

باب	فصل	مضمون	نمبر صفحہ
اول	۰	میلہ جات اہل ہنود۔	۳۵۹ و ۳۶۰
ر	ر	فہرست میلہ جات موقوعہ ضلع پشاور۔	۳۶۰ تا ۳۷۰
ر	ر	فہرست زیارت ہا موقوعہ ضلع پشاور۔	۳۷۱ تا ۳۷۴
۲	۰	فہرست فرمانروایان ضلع پشاور از زمانہ احمد شاہ ابدالی تا آخر عملداری سکہان۔	۳۷۵
ر	۲	حالات قوم خٹک	۳۷۶
ر	ر	شجرہ نسب رئیسان قوم خٹک جنکا دار الریاست موضع اکوڑہ تہا۔	۳۷۷
ر	ر	حال ریاست خاندان خٹک شاخ اکوڑہ۔	۳۷۸ تا ۳۸۲
ر	۳	طرز حکومت عملداری ہا سابق از عہد احمد شاہ درانی۔	۳۸۲ تا ۳۸۳
ر	ر	فہرست خراج زمینات و رقوم متفرق محصولات وغیرہ جو عملداری سابق مین لیجاتی تہی	۳۸۴ و ۳۸۵
ر	ر	انتظام عملداری بارک زائی۔	۳۸۵ و ۳۸۶
ر	ر	انتظام اوائل عملداری سکہان زیر حکومت کنور نونہال سنگہ۔	۳۸۶ و ۳۸۷
ر	ر	انتظام عملداری سکہان زیر حکومت سردار تیج سنگہ۔	۳۸۷ و ۳۸۸
ر	ر	الیف ابی طاویلہ صاحب۔	۳۸۸ و ۳۸۹
ر	ر	الیف سردار تیج سنگہ	۳۸۹ و ۳۹۰
ر	ر	الیف شیر سنگہ اٹاریوالہ۔	۳۹۰ و ۳۹۱
ر	ر	تفصیل رقوم جاگیرداران و مواجبخواران آخر عملداری سکہان یعنی بنسبطی ریاست ملک و۔	۳۹۲
۳	۰	دربیان حالات نسب مالکان ضلع و طریق معاش ودیگر ساکنین ضلع۔	۳۹۴
ر	ا	دربیان اصل نسب مردمان قوم افغانان۔	۳۹۴ تا [illegible]

باب	فصل	مضمون	نمبر صفحہ
۳	۲	دربیان مفصل حال اقوام افغانان ضلع پشاور۔	۴۰۶ تا ۴۰۹
،،	۳	دربیان تقسیم اراضی افغانان ضلع پشاور۔	۴۱۰ تا ۴۳۷
،،	،،	شجرہ نسب کل اقوام مالکان ضلع پشاور تا مورثان آبادکنندگان موضع۔	۴۳۸ تا ۴۴۱
،،	،،	فہرست اقوام افغانان جنکے آدمیونکا سلسلہ نسب قیس عبدالرشید تک پہونچتا ہے۔	۴۴۱
،،	،،	فہرست اقوام افغان جنکے لوگونکا سلسلہ نسب قیس عبدالرشید تک نہیں پہونچ سکا۔	۴۴۲ تا ۴۴۳
،،	،،	فہرست اقوام مختلف غیر افغان۔	۴۴۴ تا ۶۳۳
،،	۴	دربیان حال خاندان ہائے معزز ضلع پشاور معہ ذکر کرسی نشینان و میونسپل و ڈسٹرکٹ کمیٹی و فہرست ساہوکاران وخانہ شماری و مردم شماری ومذاہب حال خاندانہائے معزز۔	۶۳۴
،،	،،	حال خاندان اربابان مہمند معہ شجرہ نسب۔	۶۳۵ تا ۶۴۰
،،	،،	حال خاندان اربابان خلیل معہ شجرہ نسب۔	۶۴۱ تا ۶۵۰
،،	،،	حال خاندان قوم سدوزائی وزیر خیل معہ شجرہ نسب۔	۶۵۱ تا ۶۵۳
،،	،،	حال خاندان اورک زائی معہ شجرہ نسب۔	۶۵۴ تا ۶۵۶
،،	،،	حال خاندان قاضی خیلان پشاور معہ شجرہ نسب۔	۶۵۷ تا ۶۵۹
،،	،،	حال خاندان قمرالدین خان چکنی معہ شجرہ نسب۔	۶۶۰ تا ۶۶۲
،،	،،	حال خاندان افریدیخان ملازائی الیفت۔	۶۶۳ تا ۶۶۴
،،	،،	حال خاندان شیخ مظفر خان شیخان الیفت۔	۶۶۵ تا ۶۶۷
،،	،،	حال خاندان تیمور شاہ سدوزائی معہ شجرہ نسب۔	۶۶۸ و ۶۶۹
،،	،،	حال خاندان در تحصیل یوسف زائی۔	۶۶۹ و ۶۷۰
،،	،،	حال خاندان خوانین تنہ سدھوم۔	۶۷۰ و ۶۷۱

باب	فصل	مضمون	نمبر صفحہ
۳	۴	حال خاندان خوانین تورو۔	۶۷۱ و ۶۷۲
//	//	حال خاندان خوانین ہوتی مردان۔	۶۷۲ و ۶۷۳
//	//	حال خاندان میر افضل خان دولت زائی۔	۶۷۴
//	//	حال خاندان نصر اللہ خان اسمعیل زائی۔	۶۷۵
//	//	حال خاندان ہائے تحصیل اوتمان بلاق۔	۶۷۶ و ۶۷۷
//	//	حال خاندان محمد امیر خان خضر زائی شیوہ والہ۔	۶۷۷ و ۶۷۸
//	//	حال خاندان حبیب خان کہونڈہ۔	۶۷۸ و ۶۷۹
//	//	حال خاندان سید غزن خان ٹوپی۔	۶۷۹ و ۶۸۰
//	//	حال خاندان احمد خان کلابٹ۔	۶۸۰ و ۶۸۱
//	//	حال خاندان خان بہادر خان ہنڈ۔	۶۸۱ و ۶۸۲
//	//	حال خاندان خداداد خان اسمعیلہ۔	۶۸۲ و ۶۸۳
//	//	حال خاندانہائے تحصیل صوابی داؤدزائی معہ شجرہ نسب۔	۶۸۳ تا ۶۸۵
//	//	حال خاندان ملک سکندر خان واقع مشہ خلیل۔	۶۸۵ و ۶۸۶
//	//	حال خاندان ارباب شاہ پسند خان کلبیلہ۔	۶۸۶ تا ۶۸۷
//	//	حال خاندان خوانین چارپریزہ۔	۶۸۸
//	//	حال خاندان خوانین خزانہ۔	۶۸۹ و ۶۹۰
//	//	حال خاندانہائے معززز تحصیل ہشت نگر۔	۶۹۰ و ۶۹۱
//	//	حال خاندان ہشم خان عمرزائی۔	۶۹۱ و ۶۹۲

باب	فصل	مضمون	نمبر صفحہ
۳	۴	حال خان میر حسن خان تنگی برہ زائی۔	۶۹۲ تا ۶۹۳
؍؍	؍؍	حال خاندان مکرم خان علی خیل۔	۶۹۴ تا ۶۹۵
؍؍	؍؍	حال خاندان حکومت خان پڑانگ۔	۶۹۶ و ۶۹۷
؍؍	؍؍	حال خاندان مومن خان پوپل زائی۔	۶۹۷ و ۶۹۸
؍؍	۵	در بیان اخلاق و عادات و طرز و وضع و زبان و علم و رسومات شادی و غمی وغیرہ و تذکرہ اسلحہ و نقود و مضروب و تجارت منڈی ہا، و حال قحط سالی معہ حال پیداوار۔	۶۹۸
؍؍	؍؍	حال اخلاق و عادات افغانان۔	۶۹۹ تا ۷۰۶
؍؍	؍؍	طرز و وضع و زبان ضلع وغیرہ۔	۷۰۶ و ۷۰۷
؍؍	؍؍	حال علم۔	۷۰۷ تا ۷۱۱
؍؍	؍؍	حال تعلیم و طریق ملاقات و مہمان نوازی و ذنابنبرداری۔	۷۱۱ تا ۷۱۳
؍؍	؍؍	حال چال چلن و تفتیش و شوق شکار و راگ۔	۷۱۴ و ۷۱۵
؍؍	؍؍	ذکر قرضہ اور اوسکی ضرورت و انعام کا۔	۷۱۵ تا ۷۲۱
؍؍	؍؍	نقشہ کھیلوں کا جو اس ضلع مین کھیلتے ہین۔	۷۲۲ تا ۷۳۲
؍؍	؍؍	کیفیت لباس باشندگان ضلع پشاور۔	۷۳۳ تا ۷۴۲
؍؍	؍؍	فہرست پارچہ ہا پوشیدنی ساکنان ضلع پشاور معہ تصاویر۔	۷۴۳ تا ۷۶۴
؍؍	؍؍	حال زیورہا مروج ضلع معہ فہرست و تصاویر۔	۷۶۵ تا ۸۰۱
؍؍	؍؍	ذکر ترکیب اغذیہ و طریق خورش باشندگان ضلع پشاور۔	۸۰۱ تا ۸۰۶
؍؍	؍؍	فہرست لبوات ضلع پشاور۔	۸۰۷ تا ۸۰۹
؍؍	؍؍	فہرست میوہ جات جو شہر مین بکتے اور کھانے مین آتے ہین۔	۸۰۹ تا ۸۱۹

باب	فصل	مضمون	نمبر صفحہ
۳	۵	کیفیت ظروف و دیگر اشیاء قابل استعمال باشندگان ضلع پشاور ۔	۸۱۹ تا ۸۲۰
″	″	فہرست ظروف و دیگر اشیاء ضروری الاستعمال باشندگان ضلع معہ تصاویر ۔	۸۲۱ تا ۸۳۸
″	″	حال رسوم شادی ۔	۸۳۹
″	″	ذکر مخنثون کا ۔	۸۴۰ تا ۸۴۱
″	″	رواج شادی ۔	۸۴۲ تا ۸۶۶
″	″	ذکر بعض رسوم شادی جو خاندان قوم سید گیلانی سکنہ پشاور مین رائج ہین جو عام رسوم	۸۶۷ تا
		شادی اہل اسلام سے بطور مستثنٰے ہین ۔	۸۷۶
″	″	تذکرہ رسوم ماتمداری معہ نقشہ ۔	۸۷۷ تا ۸۸۸
″	″	کیفیت اسلحہ ضلع پشاور معہ فہرست و تصاویر ۔	۸۸۹ تا ۹۰۰
″	″	حال نقود مضروب مروجہ موجودہ ضلع پشاور معہ فہرست ۔	۹۰۱ تا ۹۰۶
″	″	فہرست اوزان مروجہ ضلع ۔	۹۰۷ تا ۹۰۸
″	″	نقشہ تجارت ضلع پشاور ۔	۹۰۹ تا ۹۲۵
″	″	نقشہ تجارت اجناس پیدائش خاص ضلع پشاور جو دیگر اضلاع کو جاتے ہین ۔	۹۲۶ تا ۹۲۹
″	″	نقشہ منڈی ہا موقوعہ ضلع پشاور ۔	۹۳۰ تا ۹۴۸
″	″	حال قحط سالی ۔	۹۴۹ و ۹۵۰
۴	۰	متعلق تشخیص جمع بندوبست حال ۔	۹۵۰
″	۱	درباب تشخیص جمع ۔	۹۵۰ تا ۹۵۶
″	۲	گوشوارہ جنس وار پشاور ۔	۹۵۷ تا ۹۵۹

باب	فصل	مضمون	نمبر صفحہ
۴	۱	نقشہ مجملی حالات چکلہ ہا، تحصیل وار بحساب ایکڑ بابت ضلع پشاور۔	۹۶۰ تا ۹۶۹
"	"	نقشہ زر مطالبہ سالانہ تحصیلوار ضلع پشاور۔	۹۷۰ تا ۹۷۲
"	"	حال پیداوار۔	۹۷۳ تا ۹۹۶
"	"	نقشہ پیداوار فی چاہ بابت چکلہ چاہی تحصیل نوشہرہ۔	۹۹۷ تا ۱۰۰۳
"	"	نقشہ پیداوار فی قلبہ بابت چکلہ باڑہ تحصیل پشاور۔	۱۰۰۴ تا ۱۰۰۹
"	"	گوشوارہ قلبہ ہا، چکلہ وار۔	۱۰۱۰ تا ۱۰۱۳
"	"	کیفیت آلات کشاورزی زمینداران ضلع پشاور معہ فہرست و تصاویر۔	۱۰۱۴ تا ۱۰۴۰
"	"	فہرست مزدوری متعلقہ زراعت ضلع پشاور۔	۱۰۴۱ تا ۱۰۴۳
"	"	تخمینہ خرچ سالیانہ مزدور زمینداری بابت ضلع پشاور۔	۱۰۴۴ تا ۱۰۵۱
"	۲	ذکر مین رقوم سوائی کی۔	۱۰۵۲
"	"	حال میرابی۔	۱۰۵۳ تا ۱۰۵۴
"	"	تذکرہ رقوم سوائی کل ضلع۔	۱۰۵۵ تا ۱۰۵۶
"	"	نقشہ قانونگویان ضلع پشاور۔	۱۰۵۷
"	"	حال ذیلداران۔	۱۰۵۸ تا ۱۰۶۲
"	"	حال اون معتبرون کا جو ذیلدار مقرر نہین ہے۔	۱۰۶۳ تا ۱۰۶۵
"	"	فہرست اون اشخاص کی جنہون نے بندوبست مین امداد دی اور نامی ہین۔	۱۰۶۶ تا ۱۰۶۷
۵	۰	دربیان تذکرہ کارروائی بندوبست اور اُسکے نتائج کے۔	۱۰۶۸
"	۱	دربیان حقوق مالکان و سرکار و تذکرہ مالگذاری ایام سلف تا بندوبست حال۔	۱۰۶۹ تا ۱۰۷۳

باب	فصل	مضمون	نمبر صفحہ
۵	۲	دربیان صورت ضلع جو بندوبست کیوقت تھی ۔	۱۰۷۳ تا ۱۰۸۰
〃	〃	حالات مزارعان بر بنیاد رواج ملک ۔	۱۰۸۰ تا ۱۰۸۳
〃	〃	حال نمبرداران ۔	۱۰۸۳ تا ۱۰۸۵
〃	〃	حال مقدمات آبپاشی و بٹوارہ ۔	۱۰۸۵ تا ۱۰۸۹
〃	۳	دربیان جاگیرات و معافیات و انعامات نمبرداران و ملکان و مالکان و خوانین معہ تذکرہ	۱۰۸۹ تا
		جمع رعایتی مال معافی و جاگیر وغیرہ لااخراج ۔	۱۱۰۳
〃	۴	تذکرہ رواجات تقسیم ترکہ و آبپاشی و برد و برآمد دریا و حدبراری ۔	۱۱۰۳ تا ۱۱۰۵
〃	۴	اختیار بیوہ نسبت انتقال حقیت خواہ بیع و رہن و ہبہ و وصیت ۔	۱۱۰۵ تا ۱۱۱۰
〃	〃	اختیار مالک درباب انتقال حقیت موروثی و پیداکردہ ذات خاص ۔	۱۱۱۰ تا ۱۱۱۳
〃	〃	اقرارنامہ رواج عام قوم وارتپہ خلیل و تپہ مہمند و تپہ قصبہ بگرام تحصیل پشاور مصدقہ	۱۱۱۳ تا
		کپتان اے جی ہسٹنگز صاحب بہادر ورائے بہادر منشی گوپالداس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مہتمم بندوبست	۱۱۸۲
〃	〃	اقرارنامہ رواج عام قوم وارتپہ داؤدزائی ضلع پشاور مصدقہ اے جی کپتان ہسٹنگز صاحب	۱۱۸۳ تا
		بہادر ورائے بہادر منشی گوپالداس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مہتمم بندوبست ۔	۱۲۳۰
〃	〃	اقرارنامہ رواج عام قوم وار مالکان دیہات تپہ دوآبہ تحصیل داؤدزائی مصدقہ کپتان	۱۲۳۱ تا
		اے جی ہسٹنگز صاحب بہادر ورائے بہادر منشی گوپالداس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مہتمم بندوبست	۱۲۷۰
〃	〃	اقرارنامہ رواج عام قوم وار تپہ خالصہ خٹک تحصیل نوشہرہ ضلع پشاور مصدقہ کپتان	۱۲۷۱ تا
		اے جی ہسٹنگز صاحب بہادر ورائے بہادر منشی گوپالداس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مہتمم بندوبست ۔	۱۳۱۸
〃	〃	اقرارنامہ رواج عام قوم وارتپہ اوتمان نامہ ورزڑ و کمال زائی و امان زائی و بائی زائی	

باب	فصل	مضمون	نمبر صفحہ
		تحصیل یوسفزائی واوتمان بلاق ضلع پشاور مصدقہ کپتان اے جی ہسٹنگز صاحب بہادر	۱۳۱۹ تا
		ورائے بہادر منشی گوپالداس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مہتمم بندوبست۔	۱۳۶۴
۵	۴	اقرارنامہ رواج عام تقسیم ترکہ مالکان دیہات تحصیل ہشت نگر ضلع پشاور مصدقہ کپتان	۱۳۶۵ تا
		اے جی ہسٹنگز صاحب بہادر ورائے بہادر منشی گوپالداس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مہتمم بندوبست۔	۱۴۰۹
״	״	اقرارنامہ رواج عام آبپاشی ندی باڑہ نویسایندہ مالکان دیہات مصدقہ لفٹنٹ اے	۱۴۱۰ تا
		جی ایل منٹگمری صاحب اسسٹنٹ مہتمم بندوبست ورائے بہادر منشی گوپالداس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ مہتمم بندوبست	۱۴۳۳
״	״	اقرارنامہ رواج عام آبپاشی جوئی شیخ نویسایندہ مالکان دیہات مصدقہ لفٹنٹ اے جی ایل منٹگمری	۱۴۳۴ تا
		صاحب اسسٹنٹ مہتمم بندوبست ورائے بہادر منشی گوپالداس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ مہتمم بندوبست۔	۱۴۴۸
״	״	اقرارنامہ رواج عام آبپاشی دریائے ناگمان مصدقہ منشی نورالدین صاحب سپرنٹنڈنٹ بندوبست	۱۴۴۹ تا
		تحصیل پشاور بمقام گورکھٹری۔	۱۴۵۶
״	״	اقرارنامہ رواج عام آبپاشی خورنگیری وجبہ خوڑ وخوڑ لڈہ ور نویسایندہ مالکان	۱۴۵۷ تا
		دیہات مصدقہ منشی نورالدین صاحب سپرنٹنڈنٹ بندوبست تحصیل پشاور۔	۱۴۶۴
״	״	اقرارنامہ رواج عام آبپاشی کٹھہ ہائے دریائے آبازائی تپہ دوآبہ تحصیل دوآبہ	۱۴۶۵ تا
		داؤدزائی ضلع پشاور نویسایندہ مالکان تپہ مذکور مصدقہ کپتان اے جی ہسٹنگز صاحب	۱۴۸۵
		ورائے بہادر منشی گوپالداس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مہتمم بندوبست۔	
״	״	اقرارنامہ رواج عام متعلقہ آبپاشی کٹھہ ہائے اول دریائے کابل دوم شاخ دریا سوم	۱۴۸۶ تا
		دریائے شاہ عالم چہارم نالہ بودہنی علاقہ داؤدزائی نویسایندہ مالکان دیہات داؤدزائی	۱۵۲۱
		مصدقہ لفٹنٹ منٹگمری صاحب اسسٹنٹ مہتمم بندوبست ورائے بہادر منشی گوپالداس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مہتمم بندوبست	

باب	فصل	مضمون	نمبر صفحہ
״	״	رواج عام دریا آبازائی واحدی زائی وخوڑ جندی پرگنہ ہشت نگر ضلع پشاور مصدقہ مرزا	۱۵۲۱ تا
		احمد بیگ سپرنٹنڈنٹ۔	۱۵۳۸
״	״	اقرارنامہ درباب شرائط حدبراری دیہات انیر وسے وآنزدسے دریائے لنڈہ واقعہ تحصیل	
		نوشہرہ مصدقہ کپتان اے جی ہیسٹنگز صاحب بہادر مہتمم بندوبست ورائے بہادر منشی گوپال داس	۱۵۳۹ تا
		صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ مہتمم بندوبست۔	۱۵۶۰
״	״	اقرارنامہ درباب شرائط حدبراری دیہات بغلی دریائے لنڈہ واقعہ تحصیل نوشہرہ مصدقہ	۱۵۶۱ تا
		کپتان اے جی ہیسٹنگز صاحب ورائے بہادر منشی گوپال داس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ مہتمم بندوبست۔	۱۵۷۴
״	״	اقرارنامہ درباب شرائط حدبراری دیہات انیر وبہ آب وآنزدیہ دریا آبازائی بموجب دفعہ	۱۵۷۵ تا
		۱۴ قانون ہفتم سنہ ۱۸۲۵ء واقعہ تپہ دوآبہ تحصیل داؤدزائی مصدقہ کپتان اے جی ہیسٹنگز صاحب	۱۶۰۰
		ورائے بہادر منشی گوپال داس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ مہتمم بندوبست۔	
״	״	اقرارنامہ درباب شرائط حدبراری دیہات بغلی دریائے آبازائی واقعہ تپہ دوآبہ تحصیل دوآبہ	۱۶۰۱ تا
		داؤدزائی مصدقہ کپتان اے جی ہیسٹنگز صاحب ورائے بہادر منشی گوپال داس صاحب اکسٹرا	۱۶۰۶
		اسسٹنٹ مہتمم بندوبست۔	
״	״	اقرارنامہ درباب شرائط حدبراری دیہات انیر وبہ آب دریائے ناگمان بموجب دفعہ ۱۴ قانون	۱۶۰۷ تا
		ہفتم سنہ ۱۸۲۲ء واقعہ تپہ داؤدزائی تحصیل دوآبہ داؤدزائی مصدقہ کپتان اے جی ہیسٹنگز صاحب	۱۶۲۶
		ورائے بہادر منشی گوپال داس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ مہتمم بندوبست۔	
״	״	اقرارنامہ درباب شرائط حدبراری دیہات بغلی دریائے ناگمان واقعہ تپہ داؤدزائی مصدقہ کپتان اے	۱۶۲۷ تا
		جی ہیسٹنگز صاحب ورائے بہادر منشی گوپال داس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ مہتمم بندوبست۔	۱۶۴۰

باب	فصل	مضمون	نمبر صفحہ
"	۴	اقرارنامہ درباب شرائط مدبراری دیہات اثیرمسئے آب وآنرو ہرآب دریائے شہالم بموجب	۱۲۱۷ تا
		دفعہ ۱۴ قانون ۲۲ شلہء واقعہ تپہ داوڑائی مصدقہ کپتان اے جی ہسٹنگز صاحب ورائے	۱۲۵۰
		بہادر منشی گوپالداس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ مہتمم بندوبست ۔	
"	۴	اقرارنامہ درباب شرائط مدبراری دیہات بغلی دریائے شہالم واقعہ تپہ داوڑائی تحصیل	۱۲۵۱ تا
		دوآبہ داوڑائی مصدقہ کپتان اے جی ہسٹنگز صاحب ورائے بہادر منشی گوپالداس صاحب	۱۲۶۲
		اکسٹرا اسسٹنٹ مہتمم بندوبست ۔	
"	۵	تذکرہ انتظام کارروائی پیمایش وتصدیق وتیاری مسل بندوبست وذکر آمدنی وخرچ	۱۲۶۳ تا
		بندوبست ۔	۱۲۸۲

دیباجہ

بعد تحمید خالق کون و مکان ۔ و تقدیس خداوند جہان مخفی نرہے کہ تواریخ ضلع پشاور راقم **گوپال داس**
ساکن لاہور اکسٹرا اسسٹنٹ متعینہ بندوبست نے درمیان ۱۸۶۹ء لغایت ۱۸۷۴ء بایام ماموری بندوبست بمعیت
کپتان ای جی ہیسٹنگز صاحب مہتمم بندوبست بعاد ضلع مذکور مرتب کی ہے جو حالات تواریخی ہین وہ
تو اکثر کتب تواریخ سے انتخاب کئے گئے ہین اور جو حالات قومی ہین وہ تحقیقات سے اور جو حالات عملداریہای
سابقہ ہین وہ دفتر سلاطین سابقہ سے نکالے گئے ہین اور اکثر حالات باعث ملاحظہ کل ضلع اپنی چشم دیدہ ہین
اور جو حالات متعلق تشخیص و حقوق ہین وہ اکثر اپنے عہدہ کے سبب سے خود مرتب کرے ہین اور اقوام سرحدی کے
حالات معرفت صاحبان ارباب کے جنکا تعلق زیادہ تر ادس قوم سے ہے حاصل کئے ہین ۔ حتی الامکان اسکی
ترتیب مین امداد و واقفکار ان اشخاص مُعتبر و معزز باشندگان ضلع سے اور قانونگویان واقفکار سے لی گئی ہے
اور یہہ موقعہ اسکی ترتیب کا اسواسطے عمدہ مجھکو ملا ہے کہ ہر ایک قصبہ و دیہہ اِس ضلع کو مینے بچشم خود دیکھا ہے ۔
صاحبان بصر سے امید ہے کہ اگر کہین سہو و خطا اسمین ملاحظہ فرماوین تو اسکو کرم سے معاف فرماوین ۔ مضامین اِس
تواریخ کے سات باب پر منقسم ہین اور ابواب مین جو فصول ہین وہ حسب ذیل ہین +

ابواب	فصول
باب اوّل دربیان جغرافیہ وآثار قدرتی ضلع۔	**فصل** اوّل۔ دربیان جغرافیہ معہ تذکرہ کوہ ہائے وبحار + **فصل** دوم۔ دربیان آبپاشی انہار + **فصل** سوم۔ دربیان آب وہوا و بارش ومعدنیات + **فصل** چہارم۔ متضمن برحالات عمارات وتہہ ہائے وقلعہ ہائے کہنہ ومشہورہ + **فصل** پنجم۔ بیان مین پیداوار درختان واقسام کاہ وباغات وتذکرہ حیوانات + **فصل** ششم۔ بیان مین چھاونی ہائے سرکاری وپولیس وسڑک ہائے وریلوے وپڑاو + **فصل** ہفتم۔ دربیان کوائف آبادی قصبہ ہائے ومواضع کلان + **فصل** ہشتم۔ تذکرہ مین میلہ ہائے وزیارات ومکانات نزول سرکار +
باب دوم دربیان جنگہائے ضلع پشاور ۱۲۔	**فصل** اوّل۔ دربیان جنگ ہائے سابق وحال + **فصل** دوم۔ حالات مین قوم خٹک جنکا مقام دارالریاست اکوڑہ رہا ہے۔ **فصل** سوم۔ دربیان طرز حکومت عملداری ہائے سابق زعہد احمد شاہ درانی تا حال معہ نقشہ ہائے تقسیم ملک +
باب سوم دربیان حالات نسب مالکان ضلع اور طریق معاش وبیگر رسوم کنین ضلع	**فصل** اوّل۔ دربیان اصل ونسب مردمان قوم افغان + **فصل** دوم۔ دربیان مفصل حال اقوام افغانان + **فصل** سوم۔ دربیان حال تقسیم اراضی افغانان ضلع + **فصل** چہارم۔ دربیان حالات خاندان ہائے معزز معہ ذکر کرسی نشینان ومیونسپل کمیٹی ڈسٹرکٹ کمیٹی وفہرست ساہوکاران وخانہ شماری ومردم شماری ومذاہب + **فصل** پنجم۔ دربیان اخلاق وعادات وطرز وضع وزبان وعلم ورسومات شادی وغمی وغیرہ

ابواب	فصول
	وکہیل لیسٔے وتذکرہ اسلحہ ونقود مضروب وحال اوزان وتجارت ومنڈیہاسٔے وحال قحط سالی معہ اسکے کہ پیداوار ملک کی کافی ہے یا نہین +
باب چہارم متعلق تشخیص جمع بندوبست حال ۰ -	فصل اول - دربیان تشخیص جمع + فصل دوم - ذکر مین رقوم سوائی کے + فصل سوم - دربیان حلقہ بندی پٹواریان وقانونگویان وذیلداران +
باب پنجم تذکرہ کارروائی بندوبست اور اسکے نتائج کا -	فصل اول - دربیان حقوق مالکان وسرکار وتذکرہ مالگذاری ایام سلف وبندوبست حال و مختصر تذکرہ انعام ومعافی + فصل دوم - دربیان صورت ضلع جو بندوبست کے وقت تہی اور نتیجہ تحقیقات بندوبست کا اور روئے انفصال مقدمات جوڈیشل ومزارعان ونمبرداران وحدبست وبٹوارہ وسرسری + فصل سوم - دربیان جاگیرات ومعافیات وانعام نمبرداران وملکان ومالکان وخوانین وتذکرہ جمع رعایتی + فصل چہارم - تذکرہ رواجات تقسیم ترکہ وآبپاشی ودریاسٔے برد وبرآمد وحدبراری + فصل پنجم - تذکرہ انتظام کارروائی پیمایش وتصدیق وتیاری مسل بندوبست وذکر آمدنی وخرچ +
باب ششم ذکر مین مقدمات منفصلہ ضلع قبل از بندوبست -	+ -
باب ہفتم دربیان اقوام ساکن غیر علاقہ -	+ -

باب اوّل دربیان جغرافیہ وآثار قدرتی

فصل اوّل دربیان جغرافیہ ۔ ضلع پشاور بجانب مغرب وشمال دوآبہ سندہ ساگر کنارہ مغربی دریائے سندہ ملک افغانستان مین ہے اگرچہ پنجاب اوس ملک کا نام ہے جسمین پانچ دریا ۔ ستلج ۔ بیاس ۔ راوی ۔ چیناب ۔ جہلم ۔ بہتے ہین اور دریائے سندہ جو درمیان ہندوستان وافغانستان کے حایل ہی پنجاب کے دریاؤن سے نہین ہے لیکن بہ سرکار انگریزی جو حدود ملک پنجاب مقرر ہوئی ہین اونسے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ضلع منجملہ اضلاع پنجاب سمجہا گیا ہے پس اسوقت اسکو داخل پنجاب سمجہنا چاہئے اور ازروی تقسیم حکمائے سلف یہہ ضلع اقلیم سوم مین ہے ۔ حد مشرقی اس ضلع کی ملحق ہے بدریای سندہ جو اس ضلع کو ضلع ہزارہ وضلع راولپنڈی سے جدا کرتا ہے اور سرحد غربی بکوہستان تیراہ وسرحد وضلع کوہاٹ اور جنوب کی طرف سے یہہ ضلع پیوستہ ہی بکوہ خٹک اور شمال کی سمت سے متصل ہے بملک سوات وبنہیر اور بجوڑ ۔ طول اس ضلع کا سرحد مغربی موضع سپہ سنگ مضاف پتہ خلیل تحصیل پشاور سے سرحد مشرقی وشمالی موضع گیارہ مضاف تحصیل یوسف زائی تک سید ہے پیمانہ کے روسے چہیاسی میل اور براہ سڑک اکیسو میل اور عرض اسکا سرحد جنوبی موضع سدوخیل مضاف پتہ خٹک تحصیل نوشہرہ سے سرحد شمالی موضع خرکی مضاف تحصیل یوسف زائی تک چہیالیس میل ہے ۔ شکل اس ضلع کی اشکال معینۃ الاسمای سے نہین ہان علی الاکثر بشکل قطعہ دایرہ معلوم ہوتا ہے یعنے جس دایرہ سے بقدر ثلث بذریعہ وتر الگ کردیا جاوے مگر یہہ ظاہر ہے کہ دایرہ وہ ہوتا ہے جو اوسکا محیط پرکار سے بنایا جاوے پس اس ضلع کا محیط ہرگز ویسا نہین بلکہ اضلاع کیٹر اوس سے باہر کیطرف کو نکلے ہوئی ہین چنانچہ نقشہ جزیلی ہیئت ضلع کا شامل کیا جاتا ہے ۔ اس ضلع مین چہہ پرگنہ یعنے تحصیل اور ۷۲۵ دیہات اور کل رقبہ اسکا ۲۵۰۴ میل مکسر ہے ۔ اور تفصیل وار تشریح اوسکی نقشہ ذیل مین دکہائی جاتی ہے +

نمبر	نام پرگنہ یعنی تحصیل	تعداد دیہات	میل مکسر: مزروعہ	میل مکسر: غیر مزروعہ	میل مکسر: میزان
۱	پشاور	۱۵۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۲	داودزائی دوآبہ	۱۵۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۳	اوتمان بلاق	۱۰۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۴	ہشت نگر	۷۳	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۵	یوسف زائی	۱۱۲	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۶	نوشہرہ	۱۲۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	میزان	۷۲۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ذکر پہاڑ اور جنگلون کا

اس ضلع کے گرداگرد تمام پہاڑ ہے صرف تہوڑا سا حصہ ضلع کا بجانب مشرق کھلا ہوا ہے اور خاص زمین ضلع علی الاکثر ہموار ہے مگر بعضی جگہہ تہوڑی تہوڑی اونچی ڈہیریان خاکی و سنگی چہوٹی پہاڑیون کے طور پر ہین اور پٹہ خٹک مین ایک پہاڑ موسوم بکوہ خٹک بہی ہے - اس ضلع مین کوئی جنگل نامی نہین ہے البتہ بجانب شمال دریائے لنڈہ تحصیل نوشہرہ و تحصیل ہشت نگر مین اکثر زمین بیرہ بطور جنگل ہے سوا اوسمین سے بہت مزروعہ ہے اور حوالی ضلع مین سرحد زمین مزروعہ دیہات دامن کوہ سے تا سرحد علاقہ غیر بہی زمین افتادہ غیر آباد ہے +

ذکر دریا ہائے

اس ضلع مین بزبان افغانی دریا اور ندی کو سیند اور نالہ کو ولہ یا کہپہ اور آڈ کو لختے اور راہ آمد رفت سیلاب باران کو خوڑ کہتے ہین خواہ اوسمین پانی جاری رہے خواہ بموسم باران پانی آوے پہر خشک ہو جاوے +

ذکر دریائے سندھ - افواہ خواص و عام مخلوقات سے مسموع اور مضامین کتب تواریخ سے مشہور ہے کہ یہہ دریائے چہار اسم موسوم ہے - دریائے سندہ - دریائے اٹک - دریائے نیلاب - دریائے اباسین - اور مخفی نہین کہ اسکا نام ملک سندہ مین پہنچنے سے دریائے سندہ اور قلعہ اٹک کے نیچے بہنے سے دریائے اٹک اور شہر نیلاب کے نیچے چلنے سے دریائے نیلاب مشہور ہوا - مگر وجہہ اسکی موسوم ہونے کی بہ دریائے اباسین ایسی کوئی ظاہر نہین ہوتی کہ عقل تسلیم کرے عوام الناس کا قول ہے کہ چونکہ یہہ دریائے تند و پرشور ہے لفظ ابا جو بزبان عرب باپ کو کہتے ہین اور لفظ سین یا سیند جسکا معنے بزبان افغانی دریا ہے ملاکر اسکا نام رکہا گیا یعنی باپ دریاؤن کا - ساکنین ملک ہزارہ و تنول ابکو بن کہا کرتے ہین شائد کہ مخفف سند ہو - مشہور ہے کہ اس دریا کا منبع کسی شخص نے کبہی دیکہا نہین مگر بعض محققین نے لکہا ہے کہ چہوٹے تبت کے پاس ونہ سین پنے - شایک - و سنگیاب کے اتفاق سے بنتا ہے اور وہانسے چلکر بملک کشمیر شہر گیاو اور سکاردو کے پاس سے بہتا ہوا ملک پنجاب مین قلعہ اٹک اور شہر نیلاب کے نیچے سے گذرتا ہوا اور ڈیرہ اسمعیل خان مین پہونچکر وہانسے کوٹ مٹہن کے پاس قاضی کی قبر کے نیچے پنجاب کے پانچ دریاؤن سے ملجاتا ہے اور اونکے اتفاق

سے آگے روانہ ہوکر ملک سندہ مین قلعہ بہکر کے پاس دو شاخ ہوگیا اور اوس قلعہ کے دونو طرف بہنے سے اوسکے استحکام کو معاون ہے پہر اسی ملک سندہ نام کے جنوب کیطرف ایکہزار اٹھہ سو میل کے طے کرنے سے بحیرہ عرب مین منتہی ہوتا ہے۔ جو لوگ ہندوستان سے براہ بلوچستان ایران کو جاتے ہین وہ لوگ موضع راجن پور کی نزدیکی مین اس سے عبور کرتے ہین جہان سے بحیرہ عرب تک اسکی گذرگاہ اگر دجنگل ہے - یہہ دریائے سرحد شمالی و مغربی موضع کیارہ تحصیل یوسف زائی سے لیکر سرحد جنوبی موضع خیرآباد مضاف تحصیل نوشہرہ تک چہتیس میل ضلع پشاور سے متعلق ہے اسکا پانی برنگ آسمانی و گدہ ریگ آمیز و سرد تر خوشگوار و مقوی ہے قدرے ملاحت رکہتا ہے سو سب دریاؤن کے پانی کو لازم ہے اسواسطے کہ متعفن نہو وین - ساکنین دیہات سواحل دریائے ہذا جنکی استعمال مین اسکا پانی آتا ہے صحیح البدن ہین لیکن غلبہ یبوست سے خیلی شکوہ گذار - جانوران موذی دریا ہست - بیج - و نہنگ - اسمین کبہی نہین ملا مچہلی از قسم - رہو - سینگ - ملی - اسمین بہت ہے اور لذیذ بہی ہوتی ہے - اسکے کنارہ پر ملک یوسف زائی مین جو قطعہ زمین باسم بیلہ مشہور ہے وہان بعضے جانوران آب مثل مرغابی - سرخاب - کلنگ - شکار کئے جاتے ہین - جانور سہ پاین نام بہی اسمین ملتا ہے جسکا روغن بطریق پتال جنتر نکلتا ہے اور اوس سے تدہین اعضائے ماوف واسطے دفع اوجاع بلغمی کے مثل وجع المفاصل و عرق النسا عمدہ علاج ہے - سگ آبی جسکا نام اس ملک مین سگ لاؤ ہے وہ بہی اس دریا مین ملتا ہے اوسکی پوست سے پوستین بنائی جاتی ہے - اسکی سواحل پتہرون سے پختہ اور کئی جگہہ بلند ترین اسواسطے اس سے زمین مزروعہ کو امید سیرابی نہین بلکہ اسکی کنارہ پر جو قطعات زمین مزروعہ ہین اونکو ناقص کہا جاتا ہے اور اسکو کنارون کی پختگی سے کوئی نہر بہی اس سے نکالی نہین جاسکتی - عرض اسکا بہت جگہہ فراخ بلکہ بقدر میل ہے اور بعض جگہہ تنگ تر چنانچہ اسی نزدیکی مین ضلع پشاور سے باہر ایک جگہہ اسکا عرض کم ہے وہانکا نام بیجو ترپ مشہور ہے - بزبان ہندی مروجہ ضلع پشاور بیجو بندر کو اور ترپ کودنی کو کہتے ہین - پس وہان کسی زمانہ مین کوئی بندر اس پار سے کود کر اوس پار جا پڑا تہا اور قلعہ خیرآباد مضاف ضلع پشاور کے نزدیک بہی ایک جگہہ اسکا عرض کم ہے اوس جگہہ کا نام گہوڑا ترپ ہے -

نقل مشہور ہے کہ بزمان قدیم جب یہہ ضلع بقبضہ حکومت راجگان ہند تہا بکنار مغربی دریائے ہذا قلعہ خیرآباد کے نزدیک اوس پہاڑ پر جسکا نام کوہ راجہ ہوڈی ہے راجہ ہوڈی مقیم تہا اور بکنار شرقی دریائے ہذا کوہ کوٹ پٹاور مضاف ضلع راولپنڈی مین راجہ رسالو بقولے راجہ ہمان رہتا تہا اسکی ہمشیرہ پر اور بقول بعضے اسکی زوجہ پر راجہ ہوڈی عاشق تہا اور ہر شب بجوش محبت گہوڑے پر سوار ہو کر اپنی معشوقہ

کے پاس پہونچتا تہا اور اثناے راہ مین جب دریا کو مایل پاتا تو گہوڑا اوسکا کود کر پار ہوجایا کرتا تہا اسواسطے اس جگہہ کا نام گہوڑا
ترپ ہے جہان اب اٹک کے نیچے پل کشتی ہاے کا ہوتا ہی وہان چوڑائی اسکی ۱۶۰ اکرم یعنے ۱۰۰۰ فٹ کی قریب ہے واضح رہے کہ
یہہ چوڑائی اوس حد تک ہی کہ جہانتک اتم درجہ پانی وافر ہوتا ہے - عمق اس دریا کا سب جگہہ زیادہ از زیادہ ہی اور قلعہ اٹک
کی نزدیکی مین اسکا عمق بمقدار ۲۴۰ فٹ ہی اور موضع بازار مضاف پتہ خانہ تحصیل نوشہرہ کے نزدیک اسکا عمق کچھہ کم ہی کہتے
ہین کہ بموسم زمستان آدمی سوار و پیادہ اوس جگہہ پایاب عبور کر سکتا ہی اور مہاراجہ رنجیت سنگہ نے بحالت فیل سوار یکمع مردم
فوج اسپ سوار و فیل سوار اوسی جگہہ پایاب عبور کیا تہا لیکن بہت سپاہی لوگ ڈوب گئے تہے اور بہت لوگون کو صدمہ نقصان
مالی پہونچا تہا اور بعضے کہتے ہین کہ بوقت عبور سب فیلون اور گہوڑون کو راہ مین کئی جگہہ تیرنا پڑا تہا - یہہ دریاے از ابس تند
اور مہیب ہی خصوصاً آٹھہ کوس مین یعنے مابین شہر اٹک و نیلاب ملاحون نے از روے تجربہ و تحقیق ثابت کر کہا ہی کہ اسقدر
مسافت مین کشتی کو سات جگہہ خوف شکست و غرق ہی اونکو بلفظ اصطلاح خود سات پوڑیان کہتے ہین پوڑی یعنے زینہ ہے
ان سب مقامات دشوار گذار سے بعضے نام رکھتے ہین یعنے سات پہاڑیان باہدیگر متصل ہین جنکو سات سہیلیان بولتے ہین
اور عوام الناس سات سوکنان کہتے ہین سوکن یعنے سوت ہی ان پہاڑیون کے پتہرون کے صدمات سے کشتی کو ٹوٹ جانیکا
خوف ہے - اور ایک گرداب سخت ہی اوسکا نام دیگ ہی اور یہہ بہی کہا جاتا ہے کہ وہان کہچڑی پکتی ہے یعنے اوس جگہہ پانی
کے جوش کا وہ حال ہی جیسا کہ کہچڑی کے پکنے کے وقت دیگ مین ہوتا ہی اور مواقع مشہور ہیجو ترپ و گہوڑا ترپ بہی صعب
گذار ہین - **نقل** - مشہور ہی کہ نواب علی مردان خان کے پاس قطعہ سنگ پارس تہا جسکی خواص مین سے ہی کہ اوسکا چہونا لوہے
کو سونا کرتا ہی وہ بوقت عبور قلعہ اٹک کے پاس اوس سے گر کر اس دریا مین جا پڑا تہا - اسکا جوش و خروش کبہی کبہی مشمر زیان
جانی و مالی ہوتا رہتا ہے چنانچہ تئیس سال گذرے ہین کہ کوہستان کشمیر مین ایک مٹی کے پہاڑ نے اسمین گر کر اسکے پانی کو روکدیا
اوسوقت یہہ دریا ایک چہوٹی سی ندی معلوم ہوتا تہا ساکنان کوہستان مذکور نے بارسال خطوط باشندگان دیہات سواحل
دریاے ہذا کو آگاہ کر دیا کہ وہ لوگ اپنی مساکن سے الگ ہوجاوین کیونکہ جب مٹی پانی ہو جاویگی تب ہر واحد کو اونسے
خوف تلف جان و مال ہوگا یہہ لوگ غافل ہی رہتے اور چہہ مہینہ کے بعد بند ٹوٹ گیا اور پانی رکا ہوا یکبار چلا اوسکے
لطمات سے ملک سندہ تک اسکی کنارہ پر صدہا موضع مین لوگون کو نقصان جانی و مالی پیش آیا اکثر مردگان سے جو بر سر آب
دکہائی دیتے تہے ایک شخص مردہ بلباس چرمی تہا جسکے قد کی درازی آٹہہ نو گز تک تہی معلوم نہوا کس ملک کا آدمی تہا

کسی نے اوس سیلاب کے آنے کی تاریخ لفظ غریوماسی پیدا کری تہی اس لفظ کے حروف کی عداد سے سنہ ہجری ایکہزار دو سو ستاون ظاہر ہوتا ہی اور یہہ سیلاب وقت نماز دیگر سے آدہی رات تک اس ضلع مین رہا اوسقدر مدت مین پانی اس دریا کا برنگ سیاہ اور تلخ مزہ تہا پہر بحالت اصلی آگیا۔ **نقل** - کہتے ہین کہ ایک شخص ساکن تحصیل یوسف زائی اوس طوفان قہر الٰہی مین آکر قدرت کاملہ سی ایک پشتارہ بہوسہ کو آلہ شناوری بناکر شہر نیلاب کے نزدیک بساحل سلامت پہونچا اور بیان ظاہر ہوا کہ اوسکے ساتہہ اوس سیلاب مین ایک شخص دیگر بہی ایک دوسرے پشتارہ بہوسہ پر زندہ بہتا چلا آتا تہا شہر نیلاب کے پاس پانی مین غیب سے ایک گہوڑا پیدا ہوا اوس گہوڑے نے اوس پشتارہ کو جسپر وہ بیٹہا تہا تہوتہن رکہکر سونگہا پہر اوسیوقت مونہہ پہیر کر اوس پشتارہ کو لاتون کی ضربات سے پراگندہ کر دیا چنانکہ وہ شخص ڈوب گیا اور گہوڑا وہان ہی غائب ہوا - پہر ۱۸۵۸ء مین دوسری دفعہ کوہستان مذکور مین اسکا پانی رکا مگر تہوڑا اوس پہاڑ کے لوگون نے بذریعہ خطوط ساکنین ضلع ہذا کو خبردار کیا اور سیلاب بہی آیا مگر اوس سیلاب اول سے کم اور بروز روشن اور دوپہر سے زیادہ اس ضلع مین نہین رہا پہر بہی بہت لوگون نے نقصان جانی و مالی دیکہا - اس دریا سے مخلوقات کو نفع پہونچتا ہے یعنے اسکی واسطہ سے لکڑی کوہستانی از قسم چہیڑ و دیار پنجکوڑہ کیطرف سی اس ضلع مین لاکر بیچتے ہین اور اس ضلع سے سوداگر لوگ اکثر مال تجارتی جسکی تفصیل بموقع خود مندرج ہے کشتیون پر رکہکر بطرف ملک سکہر بمبئی تک لیجاتے ہین اور اوسکی کنارہ پر شہر اٹک مین عمدہ کشتیان بنائی جاتی ہین جنکو ساہوکاران شکارپوریہ و دیگر سوداگران بوقت ضرورت ارسال مال تجارتی بجانب ملک سندہ بہت روپیہ کی عوض مین خریدتے ہین اور محصول سے بڑی منفعت ... فائدہ قوم ملاح کو دلا ہی چنانچہ سال سال مین مبلغ لعہ ۱۸۰۰ روپیہ سالانہ واجب الادا ہی بذمہ ٹہیکہ داران لنڈرات منسوب ضلع ہذا مقرر ہی اور وہ دو گذر ہین جنہین سی اول - گذر اٹک ہے اٹک جس ہی یہہ گذر منسوب ہے ایک قلعہ ہے سنگین بڑا وسیع اور مستحکم بنوایا ہوا اکبر بادشاہ کا جو شہر پشاور سی تیس کوس کے فاصلہ پر بجانب مشرق بکنار مشرقی دریا اٹک ہی - اٹک بزبان ہندی ضلع پشاور ایک لفظ ہی جسکو معنی بزبان اردو ٹہیرے مشہور ہی کہ جب ۹۸۴ ہجری مین اوس بادشاہ کو سفر کابل پیش آیا تو جہان یہہ قلعہ ہے وہان جوش و خروش آب دریا سے فرصت عبور نپاکر چند روز تک ٹہرا رہا پہر حکم بنائے قلعہ نافذ فرمایا اسواسطے عوام الناس نے اس قلعہ کو باین نام موسوم کر دیا اوسکے بعد بزمانہ ضعف سلطنت خاندان چغتائی اوس قلعہ کے درمیان لوگون نے خانجات طیار کرکے ایک شہر آباد کیا پہر ابتدائی عہد حکومت سرکار انگریزی

مین قلعہ خالی کرایا گیا اور لوگون نے باہر آکر اوسکے نزدیک ایک شہر دلچسپ بعمارت نئی طیار کر لیا اوسکا نام بہی اٹک مشہور ہے
قلعہ مین صرف سپاہیان فوج سرکار مع قدرے سامان جنگ از قسم توپ و تفنگ و بارود وغیرہ بقدر ضرورت رہتے ہین
جایا سے کوئی شخص اوسمین ساکن نہین - اصل مین اس قلعہ کے دو دروازے تہے مہاراجہ رنجیت سنگہ نے تیسرا دروازہ بنایا

نقل - مشہور ہے پہلے یہہ قلعہ ایک منزل تک اونچا بنایا گیا تہا جب بادشاہ نے دیکہا خوش ہو کر کہنے لگا کہ یہہ قلعہ بہت
استوار ہے اتنے مین سرداران فوج سے ایک سوار بپاپہ ادب استادہ ہو کر عارض ہوا کہ یہہ قلعہ اگرچہ استوار ہے لیکن
اوسکی فصیل بلند نہین اگر کوئی سوار چست و چالاک ارادہ کرے تو بآہستگی گہوڑا کودا کر اندر قلعہ کے جا سکتا ہے چنانچہ یہ
خود یہہ کام کر سکتا ہون بادشاہ نے متعجب ہو کر اجازت دی اوسنے گہوڑے کو چند قدم کے فاصلہ پر لیجا کر ایسا دوڑایا کہ
وہ گہوڑا گرم جولانی مین آکر قلعہ کے اندر جا پڑا بادشاہ نے متحیر ہو کر حکم دیا کہ اس قلعہ کو مسقف کر کے اسکی فصیل کو چہار طرف
سے اونچا بنوایا جاوے چنانچہ ایسا ہی ہوا - یہہ قلعہ دریائے سندہ سے ایسا متصل ہے کہ اسکا ایک برج مغربی آب دریا
نام اوسکے پانی مین بنایا گیا ہوا ہے کہتے ہین کہ جس جگہہ اوسکی بنیاد رکہی گئی تہی اوسوقت وہان نقارہ بجایا اور اوسکی
آواز اون لوگون نے نہین سنی جو دریا کے کنارے اوپر کہڑے تہے اوسکی عمارت مین سہانچہ سرب ڈہلا ہوا
استعمال مین آیا تہا اسکے وسیلہ سے قلعگیان ہمیشہ آب دریا سے مستفیض ہوتے ہین واسطے دخول آب کے تین دریچے بنے
ہوئے ہین کہ باختلاف فصول کمی بیشی مقدار آب موجب تکلیف آزاری قلعہ نشینان نہو وہی

نقل - سنا جاتا ہے کہ بوقت تعمیر آب دریا اسکی بنیاد کو دریا ٹہرنے نہین دیتا تہا اور کوئی امیر وزیر کسی تدبیر سے چارہ کوئی نہین
کر سکتا تہا بامر لاچاری بادشاہ رجوع بشاہ نظر پیر جسکی خانقاہ پختہ آب دریا کے نزدیک موجود ہے لایا اور اوسکو
ساتہہ لیکر اوسکے مرشد شیخ یحیی نام کی خدمت مین جنکی خانقاہ شہر اٹک کے پاس ہے مشرف ہو کر کاشف حال حاجت
خود ہوا اوسنے اپنا عصا شاہ نظر کو دیکر فرمایا کہ اس پتہ سے اوسکی طرف سے دریا کو پیام منع نقصان رسانی دیوے
شاہ نظر نے باتفاق بادشاہ برلب آب دریا آکر ابلاغ پیام کیا اوسیوقت دریا کئی قدم تک دور چلا گیا جب عمارت
نے اختتام کا مونہہ دیکہا شیخ یحیی صاحب نے آکر دیکہا اور خوش ہو کر دریا کو فرمایا کہ اپنے اصلی مکان مین آ جاوے
دریا جوش و خروش ہولناک کے ساتہہ مکان قدیمی کیطرف روانہ ہوا پہر فرمایا کہ یہہ عمارت یادگار فقیر ہے اسکو نقصان
نہ پہونچانا اس بات کے کہنے سے سب جوش و خروش دریا کا موقوف ہوا اور اپنے اصلی جگہہ مین پہونچکر آہستہ بہنے لگا

چنانچہ ابتک ایسا ہی دیکہا جاتا ہی کہ اس دریا کا پانی باوجود تندی اور قہاریکے آب دردنکے پاس آہستہ ہی چلتا ہے۔
یہ گذر پختہ ہے گندہ نہین اور شاہراہ مین ہی ساکنین ضلع ہذا اور اہل کابل و قندہار و بخارا اس ضلع کے راہ سی جب
ہندوستان کو جاتے ہین اونکو یہہ گذر ہی درپیش آتا ہی اور سلاطین ماضیہ ہندوستان و افغانستان اکثر اسی جگہہ اس
دریا سے عبور کرتے رہی اور سپاہیان فوج سرکار انگریزی بہی اسیجگہہ اس دریا سی وارپار آتے جاتے ہین اس گذر کے نزدیک
آب دریائے لنڈی اس دریائی سندہ مین داخل ہوکر اسکی پانی کی تندی و تیزی رفتار کو زیادہ کرتا ہی اور یہہ دریا خود
بہی اس جگہہ بسبب تنگی عرض اپنی کے رکا ہوا چلتا ہی اسواسطے یہہ دریا اس جگہہ ایسا مہیب اور ہولناک ہی کہ کشتی پر
سوار ہوتے ہی انسان کی ہوش اوڑ جاتی ہی اور رفا ہے کہ اس گذر پر دریا مین کشتی کو ٹوٹنی اور ڈوبنے کا بہت
خوف ہی مگر اسکے ملاحونکی چابکدستی ہی کشتی کیواسطے بمنزلہ باد موافق ہے کہتے ہین کہ اکبر بادشاہ نے انکی بزرگان کو ملاحان
دریائے جہن سی انتخاب کرکے بلوایا اور اس دریا پر بکار ملاحی مقرر کیا تہا پہر وہ لوگ یہان ہی مقیم رہی اور اونکی
اولاد نے بہی اسی جگہہ ساکن ہونا مناسب جانکر شہر اٹک کے پاس ایک دیہہ ملاحی ٹولہ نام بعبارت سنگی آباد کرلیا ابتک
وہان رہتی ہین۔اس گذر پر آمد و رفت کشتی براہ منحرف ہی کنارہ مشرقی دریا سے بطرف کنارہ مغربی تند اور تیز آتی ہے
اور کنارہ مغربی دریا سی بجانب کنارہ مشرقی آہستہ آہستہ جاتی ہی اسیواسطے مشہور ہے کہ آجتک اس گذر پر جو کشتی ڈوبتی یا
ٹوٹتی رہی ہے وہ کنارہ مشرقی دریا سے بطرف کنارہ مغربی آنیوالی ہی تہی کنارہ مغربی سے کنارہ مشرقی کو بلتے ہوئے
کشتی کبہی ڈوبی یا ٹوٹی نہین کنارہ مشرقی دریا رستے آب در ذیل قلعہ اٹک کے پاس سی کشتی روان ہوکر بکنارہ مغربی دریا سنگ
جلالیہ کے پاس ٹہرتی ہی اور کنارہ مغربی دریا سے سنگ کمالیہ کے پاس سی چلکر موضع ملاحی ٹولہ کے نزدیک کنارہ مشرقی
دریا پر پہونچتی ہے۔ **فایدہ** - جلالیہ و کمالیہ دو پتہر کا نام ہے جو بکنارہ مغربی دریائے سندہ قصبہ خیرآباد کی نزدیک
اوسکی زمین مین پڑے ہوئی ہین اور اونکی مابین مسافت ربع میل واقع ہے کہتی ہین کہ کسی زمانہ مین ان دونو پتہرون
پر دو زاہد موسوم بہ جلال و کمال بیٹہکر باداے وظائف عبادت و ریاضت مشغول رہی تہے اور اونکی اسمار کی نسبت سے
ان ہر دو پتہرے ہر ایک کا نام مشہور ہوگیا۔ روایت ہی کہ ہر دو زاہدان سی کمالیہ نے کہا تہا کہ جو شخص میرے مکان کے
پاس سی کشتی چہوڑیگا وہ کشتی ہر آفت سے مامون بکنارہ سلامت پہونچ کریگی اور جلالیہ نے یہہ کہا تہا کہ جو کشتی میرے بمکان
کے پاس پہونچیگی اوسکو ڈوبنی اور ٹوٹنے کا خوف ہی چنانچہ اکثر کشتیون نے نقصان کا صدمہ اوٹہایا پہر کمالیہ کی شفاعت

سے جلالیہ برسر رحم آیا اور اب تک جو اِن دونو پتہرون کے پاس کشتی پانی کے صدمہ سے کچہہ جہک جایا کرتی ہی - عوام لوگون مین مشہور ہے کہ اِن بزرگونکی نشستگاہ کے سامنے ادائے سلام سے اونکی تعظیم نگاہ رکہتے ہین - اور بعضے کہتے ہین کہ اکبر بادشاہ کے عہد مین جلالیہ پسر پیر تاریک ملک تیراہ کو ملجا و ماوا مقرر کرکے قزاقی اور رہزنی سے باعث بے آرامی خلایق ضلع پشاور و نواح ضلع مذکور تہا بادشاہ نے درحالیکہ مقیم اٹک تہا کسیقدر سپاہیان فوج کو مع قدرے خزانہ اس ضلع کیطرف راہی کیا قضا سے جس کشتی پر خزانہ تہا وہ پتہر جلالیہ نام سے ٹکر کہاکر ٹوٹ گئی اور خزانہ ڈوب گیا اوسوقت بادشاہ نے متبسم ہوکر فرمایا کہ ہمارے واسطے یہہ پتہر جلالیہ ہے یعنی منسوب بہ جلالیہ قزاق اوس روز سے یہہ پتہر باین نام موسوم ہے اور دوسرے پتہر کا نام کمالیہ ملاحون نے رکہدیا - اِس گذر پر بایام زمستان یعنی ماہ ستمبر سے ماہ مئی تک پل کشتیونکا بڑی مضبوطی کے ساتہہ طیار رہتا ہی اون کشتیونکو بڑی بڑے سخت آہنی زنجیرون سے باندہکر اون زنجیرونکو ایک برج سنگی کے ساتہہ باندہا جاتا ہی جو ۱۸۸۳ء مین بڑی استواری کے ساتہہ سرکار انگریزی نے بکنار مغربی دریائے بنوایا بموسم تابستان اوس برج کے گرداگرد آب دریا ہوا کرتا ہے - صبح سے آٹہہ بجے رات تک مسافرین کو اس گذر پر اجازت عبور دریا ہی اور تمام رات سوائے سواران شکرم و میل کارٹ ڈاک کے جو اونکے واسطے کوئی مانع نہین ناممکن ہی کہ کوئی مسافر عبور کرے - نمک اس دریا سے پار بطرف اٹک کوئی لیجانے نہین پاتا اور اسلحہ بہی وہ شخص لیجا سکتا ہی جو اجازت نامہ مہری و دستخطی حکام بااختیار رکہتا ہو - ۱۸۵۷ء مین جب افواج ہندوستانی اطاعت سرکار سے باہر آگئین اون دنون مین بکنار مغربی دریائے ہذا برسر پل ایک دروازہ بنایا گیا جو شام کو اوسکے کواڑ بند کرکے قفل لگایا جاتا تہا اور ساکنین ضلع پشاور متحیر ہوکر کہتے تہے کہ سرکار انگریزی نے بخلاف بادشاہان سلف دریا کو مقفل کردیا ہی - قلعہ اٹک کے نزدیک ۱۸۸۵ء سے سرکار انگریزی نے اس دریا کے پانی کے نیچے پتہر ونکو تڑوا کر ایک رہگذر عجیب پیدا کیا ہی اگرچہ کسان معدود اوس راہ تہ آب کے وسیلے سے وارپار ہوئے ہین لیکن وہ راستہ ابہی تک جاری نہین ہوا اوسکے اوپر سے پانی کے ٹپکنے کا خوف باقی ہی اور تدبیر استحکام و اصلاح راہ مذکور ہمچنان در پیش دیکہئے سرانجام کار کیا ہوتا ہے یہہ گذر سڑک کلان تار برقی والہ پر واقع ہے اور اس گذر پر دریائے لنڈی اور دریائے اٹک کے متفق ہونے سے محصول میر بحری دو چند مقرر ہے - للہ کشتیان اور مالکہ ملاح اِس گذر پر موجود رہتی ہین اور سال حال مین مبلغ عہ سالانہ ٹہیکہ میر بحری گذر ہذا مقرر ہے - بعہد سکہان اِس گذر پر بہت کشتیان ڈوب جایا کرتی تہین اب سرکار انگریزی کے زمانہ مین عمدہ انتظام ہے -

کشتیان سخت مضبوط اونچی کنارون والی بنائی گئی ہین اور مقدار بار کشتی مشخص کیا گیا ہمیشہ اہلکاران سرکاری نگران رہتی ہین کہ مبادا کبھی کسی کشتی پر اوسکی اندازہ احتمال سے زیادہ بار رکہا جاوے اور ہر کشتی مین دو سرنا موجود رہتی ہین در ملاحونکو بہ تہدید تمام کہا گیا ہوا ہی کہ خدانخواستہ باشد اگر کوئی کشتی ٹوٹے یا ڈوب جاوے تو حتی الامکان دستگیری مردمان قریب الغرق مین کوشش بلیغ مبذول کرین +

دوم ذکر گذر ہنڈ - یہہ گذر منسوب ہی موضع ہنڈ سے جسکی پاس واقع ہے گذر پختہ ہے جس شخص نے ملک سوادو بجوڑ سے لاہور کیطرف جانا ہو یا جو شخص پتہ خٹک سے ملک چہچہہ کو جاوے اونکو یہہ گذر راہ مین ہی یہہ گذر شہر پشاور سے براہ چہاونی مردان اکتالیس کوس اور براہ موضع سیدو تینتیس کوس کے فاصلہ پر بطرف مشرق مایل الشمال ہے براہ اول پشاور سے موضع مانیری تک چہتیس کوس مین سڑک سرکاری ہے اور اوس سے آگے اس گذر تک پانچ کوس مین راہ پختہ ہی سڑک سرکاری کوئی نہین اور براہ دوم پشاور سے موضع سیدو تک پچیس کوس مین سڑک پختہ تا [illegible] والی اور اوس سے آگے شیخ ڈہیری تک سات کوس مین سڑک سرکاری جو ضلع ہزارہ کو جاتی ہی موجود اور اوس سے آگے اس گذر تک ایک کوس مین راہ پختہ ہے اور اس گذر سے آگے سڑک تا والی پندرہ کوس کے فاصلہ پر ہی اور اس جگہہ سے قصبہ حضرو تک پانچ کوس مین راہ خام ہی آبادی کاڑی کا چلنا ناممکن ہے اور قصبہ حضرو سے آگے تا قصبہ حسن ابدال دس کوس مین سڑک سرکاری خام ہی اوسپر گاڑی چل سکتی ہے جہان یہہ گذر ہے اوس جگہہ دریا بہت عریض یعنے کوس تک پہیلا ہوا ہی اسواسطے کشتی زمین نہین کبھی کبھی ڈوب جایا کرتی ہے - تین کشتیان اور بارہ ملاح اسپر موجود اور سال حال مین مبلغ [illegible] روپیہ ٹہیکہ محصول مہیجری مقرر ہے - ہندو لوگ اس دریا کو ایک تیرتہ سمجہتے ہین بلکہ اپنی کتابون کے مضامین کے اشارات سے معتقد ہین کہ سنہ ١٩ بکرمی تک جبکہ آئیندہ ستائیس سال تک دیر ہی آب دریائے گنگ سے خواص مین برکت جدا ہوکر اس دریا مین آجاویگی اسواسطے اب بہی اسکی پانی سے غسل کرنا موجب کمال پاکیزگی وگناہ شوئی جانتے ہین اور ہر سال بکمہ ماہ بیساکہہ کو علی الاکثر اسکے کنارہ پر جمع ہوتے اور اسکی پانی سے غسل کیا کرتے ہین چنانچہ اس ضلع پشاور مین شہر اٹک کے نزدیک اسکی کنارہ پر میلہ بیساکہی بڑی رونق سے ہوا کرتا ہی اور ہندو لوگ اس دریا سے گذر کر ملک واقع کنارہ مغربی اوسکے مین آنا معیوب جانتے ہین یہانتک کہ از روئے اصول اعتقاد خود بیان کرتے ہین کہ اونمین سے جو شخص کنارہ مغربی پر چلا جاوے [illegible] آدمی اوسکو مناسب ہی کہ جب بکنارہ مشرقی واپس جاوے تو زنار

جدید گلے مین ڈالے اور سب شرائط ہندو ہونیکے از سر نو بجا لاوے بلک قایل ہین کہ اس دریا کا نام اٹک اسی وجہ سے ہے کہ ہندو لوگون کیواسطے ہندوستان سے بطرف مغرب چلنے کیوقت اس دریا کے کنارہ مشرقی پر پہونچکر ٹھہر جانا چاہیے۔ باشندگان دیہات سواحل دریائے ہذا اسکی نزدیکی سے علی العموم تیرنا جانتے ہین - سیگ اس دریا کی موٹی ہے ہوشیار ونکو بوقت بریان کرنے والون کے فایدہ دیتی ہے یعنے ایکبار تپنے سے بآسانی سرد نہین ہوتی اور لوہار لوگ اوس سے سان بوالہ تیزی اسلحہ سے بنایا کرتے ہین - اس دریا کی ریگ سے سونا سپید رنگ نکالا جاتا ہے - اس دریا کے پانی کے خواص ذاتی سے ایک یہ بہی مشہور ہے کہ اوسکے پینے والا شخص بے مہر ہو جاتا ہے چنانچہ کسی شخص تجربہ کار کا مقولہ ہے۔ **بیت**

هر آنکس که آب اٹک نوش کرد ✦ طریق محبت فراموش کرد ✦

ذکر دریائے کابل - یہہ دریا ضلع پشاور مین بچہار نام موسوم ہے - دریائے کابل - دریائے مجنی - دریائے ناگمان - دریائے لنڈی - اور اسی ضلع کی زمین مین اسکی دو شاخ اس سے جدا ہو کر اسی بجانب شمال وجنوب بہتی ہین اگرچہ پہر اسی دریا مین منتہی ہو جاتے ہین لیکن اونہین نے بہر واحدنے بصورت دریائے علیحدہ نمایان ہو کر جدا نام حاصل کیا ہے یعنے جو شاخ اسکی اس سے بجانب شمال ہے اوسکا نام دریائے آدہی زائی ہے اور دوسری شاخ اسکی جو اس سے بطرف جنوب ہے باسم دریائے شاہ عالم مسمے ہے - سنا جاتا ہے کہ نو نہرین - نہر مرکے خیل - نہر ماخیل - نہر چیرہار - نہر بچھیر - نہر حصارک - نہر کوٹ - نہر گز - نہر لمغان - بملک نگرہار جسکا اصلی نام ان نہرون کی نسبت سے بزبان پارسی نہ انہار تھا یعنے نو نہرین پہر بکثرت استعمال تہوڑا سا تغیر پاکر نگرہار یا نگنہار مشہور ہوا شہر جلال آباد کے نواح مین آپسمین متفق ہو کر بصورت دریائے واحد بنجاتے ہین اور اس دریا کا نام دریائے کابل ہے جو ولمنے اس ضلع پشاور کیطرف کو چلکر پہاڑون کے بیچ سے گذرتا ہوا بزمین میرہ مشترکہ مضاف تحصیل پشاور ضلع پشاور مین داخل ہوا ہے اور قلعہ مجنی کے نزدیک اسکی وہ شاخ اس سے جدا ہو کر اسی بجانب شمال جاری ہوئی جسکا نام اب دریائے آدہی زائی یا بقول بعضی دریائے حاجی زائی مشہور ہے اسواسطے کہ موضع آدہی زائی جو دراصل حاجی زائی ہے اوسکے کنارہ پر آباد ہے وہان پہلے گذر مقرر تہا اب نہین اور یہہ شاخ اس ضلع مین سولہ میل مسافت طے کرکے بزمین گرہ مضاف تحصیل ہشت نگر ندی کہٹارہ مین جو شاخ دریائے سوات ہے منتہی ہو جاتی ہے - پانچ میل مین یعنے موضع میرہ مشترکہ سے موضع چغرمٹی مضاف تحصیل داؤد زائی تک اس دریائے کابل کا نام دریائے مجنی ہے اسواسطے کہ اوس زمین کا نام

بہی مجنی ہی جس سے منسوب ہونے سے اسکا یہہ نام مقرر ہوا اور موضع چغری مٹی سے موضع جنگل تک دس میل
مین اسکا نام دریائے شاہ عالم مشہور رہا اسلیئے کہ موضع شاہ عالم اسکے کنارہ پر ہے وہان پہلے گذر مقرر تہا اب تخمینًا
مدت ستر سال کے گذری ہی کہ اس دریائے کابل نے ناگاہ بمد سیلاب جوش وخروش مین آکر موضع چغری مٹی کے نزدیک
ایک چہوٹی سی نہر مین جو آبپاشی زراعات کیواسطے اسی سے نکالی ہوئی تہی داخل ہوکر ایک نئے راہ سے روانہ ہونے
سے بہت لوگون کو نقصان جانی ومالی پہونچایا اوسدن سے لوگون نے اسکا نام دریائے ناگمان رکہدیا اسواسطے کہ کسی
کے گمان مین نہین تہا کہ یہہ دریا اس راستہ سے چل پڑیگا یہہ ناگمان نئے راستہ سے چلا اب تک موضع چغری مٹی سے
موضع جنگل تک دس میل مین جاری رہا اور اوسکا قدیمی نام بہی گم نہوا چنانچہ اب تک جاری اور اپنے اصلی نام سے موسوم
ہے اور بزمین موضع جنگل پہ اسی مین داخل ہوجاتا ہی اور اوس سے آگے سرحد جنوبی موضع کنڈ مضاف تحصیل نوشہرہ
تک جہان دریائے سندہ مین داخل ہوتا ہی لامحدمیل مین اسکا نام دریائے لنڈہ مشہور یعنی لنڈہ بزبان ہندی مروجہ
ضلع پشاور بہر چیز بیدم وکوتاہ کو کہتے ہین اور بزبان افغانی بہی اس لفظ سے یہہ ہی مراد ہی مگر افغانونکے تلفظ سے
پایا جاتا ہی کہ اس لفظ مین بجائے حرف ہائے ہوز حرف یائے تحتانی مجہول ہی پس یہہ دریائے جو اس ضلع پشاور مین
سرحد معزلی میرہ مشترکہ مضاف تحصیل پشاور سے سرحد جنوبی کے موضع کنڈ مضاف تحصیل نوشہرہ تک تہوڑا سا یعنی جہتین ۵۹
میل مسافت طے کرکے موضع خیرآباد کی نزدیکی مین دریائے سندہ مین منتہی ہوکر بے نام ونشان ہوجاتا ہی اسواسطے
اس نام سے مشہور ہوا - یہہ دریائے کابل اس ضلع پشاور کی زمین اسطرح سے گذرتا ہی کہ زمین ضلع کو دو حصہ پر منقسم کردیا
ہے چنانچہ تحصیل یوسفزائی وتحصیل ہشتنگر وتحصیل دوآبہ وچند دیہات تحصیل خٹک اس سے بجانب شمال مین اور تحصیل
پشاور وتحصیل داؤدزائی واکثر دیہات تحصیل نوشہرہ اس سے بجانب جنوب اسکا پانی اس ضلع مین مغرب سے بطرف
مشرق روان ہے - یہہ دریائے آٹہہ کوس مین یعنے قلعہ مچنی سے موضع گوجران تک وسیع العرض ہی اور تیز چلتا ہی اسواسطے
کہ پتہرون پر گذرتا ہی اوس سے آگے ۵ کوس مین یعنے موضع گوجران سے قصبہ نوشہرہ تک بہت عریض تو ہی مگر آہستہ
چلتا ہی کیونکہ خاک ریگ آمیز پر گذرتا ہی اور اوس سے آگے اپنی انتہا تک سخت تندی وتیزی سے جاری ہی اسواسطے
کہ زمین سخت اور پتہرون مین چلتا ہی اور عرض بہی چہوٹا رکہتا ہی - اس دریا کی تندی اور تیزی سے ہمیشہ جائے گذر
مبدل ہوا کرتی ہے قلعہ مچنی سے موضع گوجران تک بعضی جگہہ عمق اسکا بہت تہوڑا ہی یہانتک کہ دو جگہہ یعنے موضع

چیڑی مٹی اور موضع پہٹیان کی نزدیکی مین بموسم سرما اس سے پایاب عبور کرنا ممکن ہی اور موضع گوجران سے اسکے انہا تک
اسکا عمق زیادہ تر ہی - قلعہ مچنی سے قصبہ نوشہرہ تک اسکی سواحل تمام مین اسواسطی نقصان و نفع بعد برآمد زمین سے
متوقع ہی اور نوشہرہ سے اسکی انتہا تک اسکی کنارے پختہ ہین زمین کو اس سے کچھہ خوف نہین - اسکا پانی قلعہ مچنی سے
نوشہرہ تک بموسم تابستان مکدر ریگ آمیز اور بموسم زمستان خوب مصفا ہوتا ہی مگر دیکھنی مین برنگ سبز معلوم ہوتا ہے
اور نوشہرہ سے انتہا تک بموسم تابستان تہوڑا مکدر رہتا ہی مگر بموسم زمستان اچہا صاف ہوتا ہے اور عموماً شیرین مزہ
ہے خصوصاً چہاونی نوشہرہ سے انتہا تک بہت خوشگوار اور مقوی ہے جن لوگون کے استعمال مین آتا ہی وہ لوگ تندرست
رہتے ہین اور قلعہ مچنی سے چہاونی نوشہرہ تک مضر بدان ہی اسواسطے کہ زمین روئی پر گند رہتا ہی - اسکا سیلاب زمین
کیواسطے کچھہ مضر ہے یعنی ریگ ڈالنے سے زمین کو ناقص کر دیتا ہی - اسکے پانی سے البتہ زمینون کو فایدہ پہونچتا ہی - یعنی
چہوٹی نہرون کے ذریعہ سے لوگ اسکا پانی اپنی زراعات مین پہونچاتے ہین اور موضع محب باندہ اور موضع باندہ شیخ
اسماعیل مضاف تحصیل داؤدزائی مین اسکا سیلاب بہی میل پہونچنے سے زمین کو نفع کامل دیتا ہی سو وہ نتیجہ فیضان
آب دریائی سواد معلوم ہوتا ہی جو اون ہردو مواضع کی نزدیکی مین اسکے ساتھ شامل ہوجاتا ہی - اس دریا کی وساطت
سے لکڑی کوہستانی از قسم دیار و چہیل اور برنج عمدہ ملک کرسنے اور اکثر مال تجارتی از قسم میوجات و دیگر تحائف
قندہاری و کابلی و جلال آبادی جالہ پر رکہکر اس ضلع پشاور مین لاتے ہین اور جالہ اسطرح سے بنایا جاتا ہی کہ بیلوں کے
پوست کو گہاس لوخ نام سے پر کر دیتے ہین اوسکا نام اس ملک مین خیک ہی پس جسقدر طویل و عریض جالہ بنایا ہو اوسقدر
زمین مین اون خیکونکو گز گز کے فاصلہ پر پہیلا کر رکہدیتے ہین اونکے اوپر موٹی لکڑیان بطرف طول و عرض بطریق
شہتیر اور کڑی کے ڈالکر خوب مضبوط باندہتے ہین اور اسیطرح سے اوسپر بہت سی لکڑیان باندہنے سے اوسکو اونچا کرتے
ہین اسواسطے کہ جلال آباد سے اس ضلع پشاور مین داخل ہونے تک راہ مین اوسکو کئی جگہہ زیر و زبر ہونے سے ٹوٹنے
اور ڈوبنے کا خوف ہی چنانچہ اون ہولناک مواقع سے کئی جگہہ کا نام بہی مشہور ہے یعنی ایک جگہہ کا نام تورگرداب ہے
بمعنے سیاہ گرداب اور ایک جگہہ کو دیگ اور ایک جگہہ کو چمچہ کہتے ہین - اور ایک جگہہ کا نام شتر گردن اور ایک جگہہ کا
اسم ستی اوبل ہی اور یہہ ہی سبب ہے کہ اسقدر مسافت مین اس دریا مین کشتی کا چلنا محال ہے ہان جسقدر زمین ضلع
پشاور مین یہہ دریا ہی اوسمین کشتی چلتی ہے چنانچہ موضع گہڑی مومن مضاف تحصیل داؤدزائی کے پاس سے ملک تجارتی

کشتیون پر رکہکر تا قصبہ خیرآباد اس دریا کی ذریعہ سے اور وہانسے بوسیلہ دریائے سندہ ملک سکہر کو لیجاتے ہین اور زمین ضلع مین
بہی اسقدر مسافت مین اسمین کشتی کو کوئی محل پر سخت خطرہ ہے چنانچہ موضع بیہر سباک مضاف تحصیل نوشہرہ کے پاس ایک گرداب
حائل ہی جسکا نام خونی ڈب مشہور ہے اور موضع دہر کی مضاف تحصیل نوشہرہ کے نزدیک ہی جائے امان نہین اور جس جگہہ
یہہ دریا دریائے سندہ سے ملتا ہے وہ جگہہ بہی کشتی کیواسطے محل خطر ہے اوس جگہہ کو گوٹہہ بولتے ہین - اس دریا کے کنارون
پر مرغان آبی مثل مرغابی و سرخاب شکار کرنے مین آیا کرتی ہین اور مچہلی لذیذ از قسم روہو - تلی بہی اسمین ہوتی ہے
اور جانور پاڑین نام بہی اس دریا مین ہوتا ہے جسکے خواص سے آگاہ کیا گیا - اسکی پانی سے اراضی دیہات تحصیل دادو زالی
اور پٹہ خالصہ علی الاکثر اور پانچ دیہہ تحصیل دوآبہ کی زمین سیراب ہوا کرتی ہے اور باقی زمین تحصیل دوآبہ بسبب
بلندی اسکی فیض سے محروم اور کل بالاولی دیہات اور اراضی بالاحصہ اگر زمین کو اس سے آبپاشی ہوتی ہے اور ۶۴
مواضع مین پن چکی اسکی مدد سے چلتی ہین بلکہ ایک شخص نے اس دریا مین قصبہ نوشہرہ اور قصبہ اکوڑہ کے پاس ایک ایک
کشتی مضبوط باندہنے سے شیرا رکہی ہے اونمین سے ہر ایک مین دو پن چکیان ہین جو بمدد آب دریائے ہذا چلتی ہین - ملک
بجوڑ مین اس دریا کے ریگ کو تپا کر اوس سے لوہا نکالتے ہین جو بعہ کی مشہور ہے مگر جس جگہہ ریگ اوہا نکلتا ہے وہ بکثرت مشہور
ہے اور علی العموم اس دریا کی ریگ سے سونا نکلتا ہے اگرچہ سرخ رنگ ہوتا ہے لیکن کم بار اوسکو گوہری کہتے ہین سکہہون کے
عہد مین ایک شخص اس دریا سے سونا نکالنے کا متعہد ہوکر بخطاب اجارہ دار زرکشی مخاطب تہا اور مبلغ دو ہزار روپیہ سالانہ
بوجہہ محصول داخل خزانہ سرکار کیا کرتا تہا - نمک اور اسلحہ اسکے وار پار لاتے اور لیجاتے ہین کوئی مانع نہین ساکنین دیہات
سواحل دریائے ہذا علی الاکثر تیرنا خوب جانتے ہین - ہر دو دفعہ جوش سیلاب دریائے سندہ نے چنانچہ مشروحاً ذکر کیا گیا اس
دریا کے پانی کو بہی جوش و خروش مین کر دیا تہا اور باشندگان اکثر دیہات سواحل دریائے ہذا کو سخت نقصان پیش آیا
تہا یعنے تندی و تیزی کثرت سیلاب دریائے مذکور سے اس دریا کا پانی پیچہے کو ہٹ کر کنارون سے باہر آجاتا رہا جس سے
پہلی دفعہ اکثر دیہات کنار جنوبی و شمالی دریائے ہذا نے سخت تباہی کا موہنہ دیکہا ہزارہا آدمی جان سے جاتے رہے -
ہندو لوگونکے نزدیک اس دریا کا پانی پاک نہین اوس سے غسل کرنا موجب مذموم سمجہتے ہین اونکا مقولہ ہے کہ یہہ دریا
بطرف مشرق واسطے خراب اور ناپاک کرنے ملک ہند کے چلا تہا مگر دریائے سندہ نے اوسکو روک کر اور راستہ مین ڈالدیا
سال حال کیواسطے مبلغ ... روپیہ ہے کہ محصول سیر بحری دریائے ہذا مقرر ہے اور اسکے وقت گذر اس ضلع مین واقعہ ہین +

گذر بیلہ محمندان مچنی - یہہ گذر خام ہے پختہ نہین ساکنین ضلع سے جب کوئی شخص ملک ننگنہار اور کوہستان درواز گئے اور ملک گندہاب کو جاویگا اوسکو یہہ گذر درپیش ہوویگا اس جگہہ یہہ دریا وسیع العرض اور تیز رو ہے پہلے یہہ گذر بیرونق تہا ملاح لوگ مسافرین کو بذریعہ جالہ وار پار کرتے تھے اون ملاحونکو سرکار سے تنخواہ ملتی تہی پھر اسکے بجاے جالہ کشتیان مقرر ہوئین مگر سرکار کو اس سے کچہہ نفع محصول کا نہین پہونچا - اب ۲ کشتیان اور ۸ ملاح اسپر موجود ہین ✦

گذر ناگمان - یہہ گذر خام ہے موضع نحقی تحصیل داودزائی کے پاس ہے جب شخص نے ضلع ہذا سے چلا ملک بجوڑ یا کوہ گندہاب کو جانا ہووے اوسکا اس دریا سے اس جگہہ عبور کرنا پڑیگا یہان دریائے کا عرض زیادہ ہے اور تیز چلتا ہے اسواسطے کشتی خوف مین بہتی ہے بوجہ ... تان ... کشتیونکا لمبا کرایا جاتا ہے - اس ... کشتیان اور ... ملاح اسپر موجود ... ہین اور سال حال مین مبلغ ... سالانہ ٹہیکہ محصول میر بحری گذر ہذا مقرر ہے

گذر میان گوجر - یہہ گذر خام ہے ساکنین ضلع کوہاٹ و نواح پشاور جب ملک سواد کو جاتے ہین اونکو یہہ گذر درپیش ہے اس جگہہ دریا عریض تو ہے مگر آہستہ چلتا ہے تہ آب اور سواحل پر پتھر نہین ہین اسواسطے کشتی کو ڈوبنے اور ٹوٹنے کا اندیشہ نہین تین کشتیان اور ... ملاح اسپر موجود ہین اور سال حال مین مبلغ ... روپیہ سالانہ ٹہیکہ محصول میر بحری گذر ہذا مقرر ہے ✦

گذر دخی - یہہ گذر خام ہے اور بیرونق اس جگہہ زمینداران دیہات گرد نواح وار پار آتے جاتے ہین کوئی سوداگر مال تجارتی لیکر اس راہ سے نہین گذرتا اس جگہہ دریا آہستہ چلتا ہے کشتی امن اور بیخوف ہے ایک کشتی اور پانچ ملاح اسپر موجود ہین اور سال حال مین مبلغ ... روپیہ سالانہ ٹہیکہ محصول میر بحری گذر ہذا معین ہے

گذر دوبندی - یہہ گذر موضع نستہ پرگنہ ہشت نگر کے متصل ہے اور اسی جگہہ کا نام دوبندی ہے جہان دریائے ناگمان اور دریائے سواد باہم متفق ہوتے ہین گذر خام ہے مگر بارونق اکثر مال تجارت اس راستہ سے آتا جاتا ہے جو شخص پشاور سے ملک یوسفزائی و سواد کو جاویگا اوسکو یہہ گذر راہ مین آویگا اس گذر پر دریا بہت عریض ہے اور نہایت تیز چلتا ہے کشتی لرزان ترسان تو رہتی ہے مگر کبھی ڈوبی نہین - ... کشتیان اور ... ملاح اسپر موجود ہین اور سال حال مین مبلغ ... روپیہ ٹہیکہ محصول میر بحری گذر ہذا مقرر ہے ✦

گذر ڈہیری - یہہ گذر خام ہی موضع ڈہیری پرگنہ ہشتنگر سی منسوب ہے زمینداران نواح گذر ہذا بوقت آمد و رفت
اسکے وسیلے سے وار پار ہوتے ہین کسی سوداگر کا رہگذر نہین اور ساکنین پرگنہ پشاور و ملک سوات کیطرف جاتے ہو
اس جگہہ اس دریا سی اگر عبور کرین تو ممکن ہے اس جگہہ دریا بہت عریض نہین اور آہستہ چلتا ہی اسواسطی [illegible]
ہے ایک کشتی اور دو ملاح اسپر موجود ہین اور سال حال مین مبلغ [illegible] روپیہ ٹھیکہ محصول میر بحری گذر ہذا مقرر ہے

گذر خویشگی - یہہ گذر منسوب بموضع خویشگی ہے جسکی متصل یہہ گذر خام ہے ساکنین نواح گذر ہذا اسکے ذریعہ
سے وار پار ہوتے ہین سوداگروں کا رہگذر نہین جو شخص پرگنہ خٹک سے تحصیل یوسفزائی کو جاوے یہہ گذر راہ
مین پاتا ہے اس جگہہ دریا عریض ہی تیز رو نہین کشتی بیخوف ہے مرغابی و مرغاب اسجگہہ شکار کیا جا سکتا ہی ایک
کشتی اور چہہ ملاح اسپر موجود ہین اور سال حال مین مبلغ [illegible] روپیہ سالانہ ٹھیکہ محصول میر بحری گذر ہذا مقرر
ہے اوسمین سے تین حصہ حق سرکار اور دو حصہ حق ملاحان ہے +

گذر نوشہرہ - بہ دو قصبہ نوشہرہ نام اسکے وار پار کے کنارہ پر موجود ہین اسواسطے اسکا نام نوشہرہ ہی جو شخص
پرگنہ خٹک سے پرگنہ یوسفزائی یا ملک سوات و بنیر کو جاویگا اوسکو یہہ گذر راہ مین آویگا یہہ گذر پختہ اور با رونق
ہے اکثر سوداگران مال تجارت اس راستہ سے وار پار لاتے اور لیجاتے ہین فوج سرکاری جو چھاونی پشاور یا
چھاونی نوشہرہ سے چھاونی مردان کو جاتے یا وہانسے اسطرف کو آتی ہی اوسکو یہہ گذر ہی درپیش ہے اس جگہہ
سے مردان تک شاہ راہ مین سڑک کلان و تار برقی موجود ہے اس جگہہ دریا کا عرض تنگ ہی اور تیزی سے چلتا
ہے ہمیشہ بموسم گرما و سرما پل کشتیونکا طیار رہتا ہی [illegible] کشتیان اور [illegible] ملاح اسپر موجود ہین اور سال حال
مین مبلغ [illegible] روپیہ سالانہ ٹھیکہ محصول میر بحری گذر ہذا مقرر ہی اسمین حصہ ملاحان کچہہ نہین وہ لوگ
سرکار سے تنخواہ پاتے ہین +

گذر اکوڑہ - قصبہ اکوڑہ کے پاس ہونے سے باین نام موسوم ہے گذر پختہ ہی مگر اچھا با رونق نہین جس شخص نے
پرگنہ خٹک سے تحصیل یوسفزائی کو جانا ہووے اوسکو اس راہ سے عبور کرنا ہوگا کسی سوداگر کا رہگذر نہین اس جگہہ
دریا عریض نہین تیز رو ہے مگر کشتی بیخوف ہے ایک کشتی اور چہہ ملاح اسپر موجود ہین اور سال حال مین مبلغ [illegible]
روپیہ سالانہ ٹھیکہ محصول میر بحری گذر ہذا مقرر ہے اوسمین سے تین حصہ حق سرکار اور دو حصہ حق ملاحان ہے +

گذر ترلاندی - یہہ گذر خام ہے جو شخص تحصیل دوآبہ سے براہ موضع تنگی مضاف تحصیل ہشت نگر ملک سواد کو جاوے اوسکو یہہ گذر درپیش ہے کچھہ ٹھیکہ محصول میر بحری سرکار کیطرف سے اسپر مقرر نہین ہے زمیندار لوگ کچھہ غلہ فصلانہ ملاحونکو دیکر کارروائی کرلیا کرتے مین ایک کشتی اسپر موجود ہے +

گذر باروزائی - یہہ گذر خام ہے جو شخص تحصیل دوآبہ سے تحصیل ہشت نگر کیطرف جاتا ہے وہ اس جگہہ اس دریا سے عبور کرتا ہے کچھہ ٹھیکہ محصول میر بحری مقرر نہین زمیندار لوگ کچھہ غلہ فصلانہ دیکر ملاحونسے کام کراتے مین ایک کشتی اسپر موجود ہے - اور اس دریا کی شاخین بہی ایسی ہین کہ اکثر جگہہ موسم زمستان ان سے پایاب عبور کیا جا سکتا ہے مگر بعضی ایسی بہی ہین کہ بعضی جگہہ اونپر گذر مقرر ہے وہان بذریعہ کشتی اوس گذر سے مین چنانچہ شاخ موسومہ نیالی پر ایک گذر مقرر ہے جسکا نام گذر شاہی مشہور ہے اور شاہی ایک گاوٗن کا نام ہے جو تحصیل دوآبہ مین ہے اوس سے منسوب ہے یہہ گذر خام ہے جو شخص تحصیل دوآبہ سے تحصیل ہشت نگر کیطرف جاوے وہ اس جگہہ اس دریا سے عبور کرتا ہے کچھہ ٹھیکہ محصول میر بحری مقرر نہین زمیندار لوگ ملاحونکو کچھہ غلہ فصلانہ دیکر کام کراتے مین ایک کشتی اسپر موجود رہتی ہے اور شاخ موسومہ شام بوڑ پر تین جگہہ گذر مقرر ہے +

گذر چارسدہ - موضع چارسدہ مضاف تحصیل ہشت نگر کے نیچے ہے اسواسطے بااین اسم مشہور ہے یہہ گذر خام ہے جو شخص تحصیل دوآبہ سے تحصیل ہشت نگر اور تحصیل یوسف زائی کو جاوے اوسکو یہہ گذر درپیش ہے کچھہ ٹھیکہ محصول میر بحری مقرر نہین زمیندار لوگ کچھہ غلہ فصلانہ دیکر ملاحونسے کام کراتے مین ایک کشتی اسپر موجود رہتی ہے +

گذر قاضی خیلان - یہہ گذر موضع پڑانگ مضاف تحصیل ہشت نگر کے نیچے ہے اور موضع مذکور مین ایک کنڈی کا نام کنڈی قاضی خیلان مشہور ہے اسواسطے یہہ گذر بااین نام مشہور ہوا یہہ گذر خام ہے جو شخص تحصیل داود زائی سے تحصیل ہشت نگر کیطرف جاوے - وہ اس جگہہ اس دریا سے عبور کرتا ہے کچھہ ٹھیکہ محصول میر بحری مقرر نہین زمیندار لوگ کچھہ غلہ فصلانہ دیکر ملاحون سے کام کراتے مین ایک کشتی اسپر موجود رہتی ہے +

گذر رزڑ - یہہ موضع رزڑ مضاف تحصیل ہشت نگر سے منسوب ہے یہہ گذر خام ہے تحصیل ہشتنگر مین اس دریا کے دو نو

کنارون پر جو دیہات نزدیک ہین اونکی ساکنین بوقت آمد و رفت اس جگہہ اس دریا سے وار پار ہوتے ہین اور یہہ گذر زمینداری ہے زمیندار لوگ ملاحونکو کچہہ غلہ فصلانہ دیکر کام کراتے ہین ٹہیکہ محصول بیر بحری کچہہ مقرر نہین ایک کشتی اس پر موجود رہتی ہے۔ اور جس شاخ دریائے اباز ائی کا نام دریائے کیالہ ہے اوسپر چار جگہہ گذر مقرر ہے +

گذر خڑکی - موضع خڑکی مضاف تحصیل دوآبہ کے نیچے ہے اسواسطے بائین نام موسوم ہے یہہ گذر خام ہے زمینداران دیہات گرد نواح اکثر اس جگہہ عبور کرتے ہین خصوصاً زمینداران خڑکی کی زمین مزروعہ وار پار ہے وہ لوگ ہمیشہ ہر روز محتاج عبور ہین کچہہ ٹہیکہ محصول بیر بحری اسپر مقرر نہین زمیندار لوگ کچہہ غلہ فصلانہ دیکر ملاحونسے کام کراتے ہین ایک کشتی اسپر موجود ہے +

گذر نحقی - موضع نحقی مضاف تحصیل دوآبہ کے نیچے یہہ گذر مقرر ہے اسواسطے اسکا یہہ نام ہے یہہ گذر خام ہے زمینداران دیہات گرد نواح اکثر اس جگہہ عبور کرتے ہین خصوصاً زمینین زیر کاشت زمینداران نحقی وار پار ہین اونکو ہمیشہ ہر روز وار پار آنا جانا پڑتا ہے کچہہ ٹہیکہ محصول بیر بحری مقرر نہین زمیندار لوگ کچہہ غلہ دیکر ملاحونسے کام کراتے ہین ایک کشتی اسپر مقرر ہے

گذر گڑہی گگر - موضع گڑہی گگر مضاف تحصیل دوآبہ کے نیچے ہے اسواسطے اس نام سے مشہور ہے یہہ گذر خام اور زمینداران دیہات گرد نواح کے عبور کیواسطے ہے کچہہ ٹہیکہ محصول بیر بحری مقرر نہین زمیندار لوگ کچہہ غلہ فصلانہ دیکر ملاحونسے کام کراتے ہین ایک کشتی اسپر موجود ہے +

گذر دولت پورہ - موضع دولت پورہ مضاف تحصیل دوآبہ کے پاس ہونے سے اسکا یہہ نام مشہور ہے یہہ گذر خام او زمینداران دیہات گرد نواح کی آمد و رفت وار پار کیواسطے ہے کچہہ ٹہیکہ محصول بیر بحری مقرر نہین زمیندار لوگ کچہہ غلہ فصلانہ دیکر ملاحون سے کام کراتے ہین ایک کشتی اسپر موجود ہے +

فہرست گذرات متعلقہ ضلع پشاور

نمبر شمار	نام موضع جہان گذر ہے	نام گذر	نام ٹھیکہ دار	محصول سالانہ	تعداد کشتی	تعداد ملاح	کیفیت
۱	اٹک	اٹک	چیتومل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	یہہ گذر شاہی ہے اسکے ملاح سرکار سے تنخواہ پاتے ہین۔
۲	؍	ہنڈ	نہال چند	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۳	ناگمان	ناگمان	نور محمد	[illegible]	[illegible]	[illegible]	یہہ گذر شاہی ہے اسکے ملاح سرکار سے تنخواہ پاتے ہین

کیفیت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	ے	ے	امات ے	گنگا سنگھ	میان گوجر	ناگمان	۴
	حہ	ک	عماللہ ے	نہال چند	ذخی	لنڈیے	۵
	عہ	للعہ	امات ے	پریم سنگھ	دوبندی	"	۶
	ے	ک	سماں	عبدالرحیم	ڈھیریے	"	۷
	ے	ک	الے	"	خویشگی	"	۸
	ے	ے	امات ے	نور محمد	نوشہرہ	"	۹
	ے	ک	سمات ے	عبدالرحیم	اکوڑہ	"	۱۰
	ے	ک	للعمات ے	محمد صدیق	جہانگیرہ	"	۱۱
	ے	ے	.	.	مچنی	مچنی	۱۲
	.	ے	.	.	شاہ عالم	شاہ عالم	۱۳
	ک	ک	.	.	آدمی زائی	آدمی زائی	۱۴
	ک	ک	.	.	گڑھی مکھم شاہ	"	۱۵
	ے	حہ	.	.	ابازائی	ابازائی	۱۶
	حہ	ک	.	.	ترلانڈی	ابازائی	۱۷
	حہ	ک	.	.	ماروزائی	"	۱۸
	للعہ	حہ	.	.	خرکی	کٹالہ	۱۹
	حہ	ک	.	.	سختی	"	۲۰
	حہ	ک	.	.	گڑھی گگر	"	۲۱
	حہ	ک	.	.	دولت پورہ	"	۲۲
	ک	ک	.	.	شاھی	خیالی	۲۳
	ک	ک	.	.	چارسدہ	شامبور	۲۴
	ک	ک	.	.	قاضی خیلان	"	۲۵
	ک	ک	.	.	رزڑ	"	۲۶

فصل دوم ذکر آبپاشی انہار

کیفیت نہر باڑہ تحصیل پشاور مین ایک ندی الموسوم باڑہ ہے اوس سے جو قواعد آبپاشی مین وہ بہی لائق تذکرہ مین اسلئے اوسکا ذکر بہی اس موقع پر کیا جاتا ہے۔ ملک کوہستان جو تحصیل پشاور سے جانب غرب تا سفید کوہ ہے اوس مین پانی چشمہ و برفانی سے اکثر ندی نالے جاری ہوکر مختلف مواقع پر باہم یکجا ہوتے ہین - اون سے چار ندی موسوم بنام ذیل۔ ندی میدان . ندی راجگل ندی توردرہ۔ ندی خوالنے۔ جاری ہین اور باہم ملتی ہوئی علاقہ غیر کی حد مین یکجا اور باسم باڑہ مشہور ہوکر جاری ہوئی ہے۔ وجہ تسمیہ معلوم نہین ہوتی غیر علاقہ مین جابجا اس ندی باڑہ سے آبپاشی ہوتی ہے باقیماندہ پانی علاقہ سرکار مین قلعہ باڑہ سے نیچے حد موضع سنگو و شیخان تحصیل ہذا مین داخل ہوتا ہے اور دیہات پرگنہ مہمند و خلیل و پتہ خالصہ کو اس سے فایدہ آبپاشی و آبنوشی کا پہونچتا ہے پھر سہ پرگنہ مذکور سے گذر کر بمقام دوبندی حد موضع زخی مضافات تحصیل [illegible] اس ندی مین تین قسم کا پانی ہے ایک وہ جو علاقہ غیر سے نیچے گذرتا [illegible] دو فصل مین واسطے سیرابی زمین اون دیہات کے جنکو اس سے آبپاشی ہوتی ہے کافی نہین ہے اور یہ پانی ہمیشہ تا بند باڑہ مین جاری رہتا ہے اوس سے آگے باڑہ خشک پڑا ہوا ہے دوسرے وہ جو موضع [illegible] خالی پتہ مہمند سے خشک باڑہ مین چشمہ کا پانی نکلتا ہے یہ پانی ہمیشہ جاری رہتا ہے تا [illegible] پتہ خالصہ - آگے باڑہ خشک ہے تیسرے سیلابی پانی بوقت آنے سیلاب کے تا قایمی سیلاب تمام باڑہ مین بکثرت جاری رہتا ہے اور غایت درجہ قایمی سیلاب آٹھ پہر ہے۔ جب پانی موضع لمر گذر علاقہ غیر سے گذرتا ہے تو قلعہ باڑہ سے بسمت غرب تخمیناً نیم کروہ باڑہ مین بمقابلہ یکہ گر دو وہانہ ہین ایک موضع سنگو پتہ خلیل کا جو باڑہ سے جانب شمال واقع ہے دوسرا شیخان پتہ مہمند کا جو باڑہ سے جنوب کی طرف ہے اور باڑہ مین دو بند اون دونون دیہات کے ہین جو پانی کو روک کر اونکی ول مین جاری کرتے ہین۔ یہہ بند ویسے نہین ہین جو کل باڑہ مین لگائے جاوین بلکہ اسقدر لگائے جاتے ہین کہ جنکی ذریعہ سے بقدر آبپانی قدیمی کے اونکی ول مین پانی ہو مقدار پانی کا کوئی پیمانہ آجتک اون دیہات کے واسطے معین نہین ہوا اور نہ کوئی تنازعہ برپا ہوا۔ مگر میراب جو سرکار سے معین ہے وہ نگران رہتا ہے کہ زیادتی نکرین اون بندون سے جب پانی نیچے آتا

ہے تو وہان بذریعہ بند خام نصف حصہ کا پانی مہمند کیطرف لیجاتے ہین اور نصف خلیل کیواسطے تہوڑے فاصلہ تک بارہ مین
آتا ہی مگر واسطے ہوئی علی مردان خان کے جو ذریعہ آبپاشی سکنائے چہاونی ہے دوجندر کا پانی خلیل و مہمند سے بحصہ
مساوی خلیل کے بند مین ڈالا جاتا ہے گویا دوجندر کا پانی بند خلیل مین بند مہمند سے زیادہ از حصہ نصفی آتا ہے بہان
مقابہ بارہ حصہ مہمند کا علیحدہ ہوتا ہی اوسی موقع پر بذریعہ چہوٹے چہوٹے بند کے پانی حسب ذیل +
معیار زائی یعنے مہمند بالا ۲۰ حصہ - ولد ماشو خیل ۱ حصہ - ولد ہزار میرہ ۱ حصہ - ولد سرگانی بالا نصف حصہ
موسے زائی ودوی زائی یعنے مہمند پایان ۲۰ حصہ تقسیم ہوتا ہی مہمند پایان کے مقابہ کا پانی اوس موقع سے
بقدر پاؤ میل نیچے آکر بارہ مین جا پڑتا ہے اور پہر بذریعہ لنڈی بند کے تین ولد بدین تفصیل سرگانی پائین نصف حصہ
ولد موسے زائی یکحصہ - ولد دوی زائی یکحصہ - آگے آگے ہوکر روان ہوتے مین حصہ خلیل سے حد موضع سربند
چار حصہ پر پانی حسب تفصیل ذیل - مارو زائی یکحصہ - اسحاق زائی یکحصہ متی زائی و تقبہ دو حصہ دو دو جند
مقابہ چہاونی تقسیم ہوتا ہی حصہ متی زائی و قصبہ کا رقبہ کسی ۱۰ اور واقعہ قصبہ بدرام کی حد کے متصل بحصہ برابر تقسیم
ہوکر جاری ہوتا ہی الا دوجندر کا پانی ولد تقبہ مین آتا ہی اس تقسیم کے لحاظ پر مہمند مین چہہ ذیل پتہ اور خلیل مین ۸
ذیل پتہ موسوم ہین بعدش ہر ایک ذیل پتہ کے واسطے اپنے اپنے موقع پر دیکہہ وارہ علیحدہ علیحدہ ہوکر جاری ہوتے
اور ہمیشہ بحصص بالا ولد جاری رہتے ہین - یہہ حال تقسیم جو اوپر ذکر ہوا نسبت پانی معمولی کے ہی جو علاقہ غیر سے نکلکر
آتا ہی اور جو پانی حد موضع موسے زائی و ہزار خانی مین چشمہ کا نکلتا ہی - اول بذریعہ دو بند کی حد ہزار خانی و موسے
زائی مین روک کر موضع چکنی و چوہا گوجر کے مالکان لیجاتے ہین جس سے اون دونون گانو مین بحصہ مساوی آبپاشی
ہوتی ہی پہر اوس سے نیچے حد موضع فتو خیل مین ایک بند مالکان موضع ہزار خانی کا ہی جو عملداری سرکار مین لگایا
گیا ہی اوس سے صرف رقبہ موسومہ کونڈ ہزار خانی کو آبپاشی ہوتی ہے اوس سے نیچے جو پانی بچ کر جاتا ہی وہ اکبر پورہ
وغیرہ دیہات کے کام آتا ہے یعنے اون گانون مین اس سے آبپاشی ہوتی ہے رہا ذکر سیلاب کا - وہ اسطرح
پر ہی کہ جب یہانتک سیلاب آوے جس سے بند بارہ ٹوٹ جاوے تو اس پانی سیلاب کو زبان پشتو مین تالا والا کہتے
ہین اس لفظ کے معنی لوٹ کا پانی ہی جس شخص کی یہانتک طاقت ہوتی ہی وہ اپنے ولد مین پانی - وک لیجاتا
سیلاب کا پانی بہت زیادہ ہوتا ہی جس سے خشک بارہ بہی جاری ہوجاتا ہی اس پانی سیلاب کے واسطے علاوہ ازولہا

ایک طاقت حسب بہی اینمین - عین ہوئے لگائے سیلابی - ہزارعانی - موسی زائی - دیرہ بہادر - ذیل بند معمولی
پانی روک لیتا ہی کوئی پیمانہ اس پانی سیلابی کا نہین ہی - واسطے فہمید اس تقسیم کے ایک نقشہ ہیئت و حدود پتہ و
دیہات والہ نمبرے کا معہ تفصیل حصص وغیرہ فوائد کے شامل کیا گیا ہی دیکہو اوسکو نقشہ مشمولہ مین جس سے مفصل حال
معلوم ہوگا - اندر ہر ایک گانوکی تقسیم پانی کے نہائیت باریک دقیقہ ہین اور اچہی اچہی صورتین رواج پکڑے ہے
جنکی تشریح بروے تصدیق حکام بندوبست ہوکر ایک نقشہ ہیئت والہ رواج آبپاشی نہایت عمدگی کے ساتہ
تحریر ہوا اور وہ صفا ہوکر ہر ایک موضع کی مسل بندوبست کے ساتہ شامل ہوا ہی اون کل قواعد کو بہ تشریح بیان
کرنا نہائیت طوال امر ہے اسلئے ایک موضع کے نقشہ کی نقل اس کتاب مین بہی شامل کیجاتی ہے اور خاص خاص
باتکر جو لایق تذکرہ ہین اور وہ ایک آگاہی ہے بطور اجمال کل حال آبپاشی علاقہ کے اس موقعہ پر ذکر کیا جاتا ہی حسب
تشریح بالا عموماً ہر ایک گانوکیواسطے وار علیحدہ ہوکر ہمیشہ ہر روز جاری رہتا ہی اسیطرح بڑے بڑے دیہات
مین جنکا تعداد ملکیت قلبہ شجرہ سے زیادہ ہی کنڈی معین ہین - کنڈی اوسکو کہتے ہین جسکو پنجاب مین طرف بولا جاتا
ہے اصول اوسکا یہہ ہی کہ وقت تقسیم اوسکے کوئی حصہ گانو ایک گروہ مالکان کو دیکر اونکا نفع نقصان اندرونی کا
شریک کردیا گیا ہو - اور وہ ہمیشہ اوپر نام کسی معزز آدمی یا بنام مورث قوم اوس گروہ کی مشہور ہوتی ہے یہہ بہی
فرض ہے کہ اونکے درمیان بوقت خرید و فروخت کے اول اوس کنڈی کے حصہ دار شفع دار ہوتے ہین - نہ دوسری
کنڈیکے لوگ اسیطرح اگر کسی کنڈیکے اندر کسی ذیل کا معاملہ باقی رہجاوے تو اوسکی آدائے کرنیکے ذمہ وار دیگر مالکان
اوس کنڈی کے ہوتے ہین - نہ دوسری کنڈیکے اور پہر یہی نسبت ہی اندر گانوکی ایک کنڈی کو دوسری کنڈیسے
کنڈیکے اندر ذیل اس لحاظ سے قایم ہوتے ہین جنکو ملک پنجاب مین پتی کہتے ہین - جو کنڈی یا ذیل بڑے بڑے گانو
مین ہین جنکا تعداد ملکیت قلبہ سے کم نعین عموماً اونکے لئے بہی بذریعہ دو بندی بموجب حصص شجرہ واری پانی
علیحدہ ہوکر ہر روز والہ جاری رہتا ہے اندرون ہر ایک والہ کے خواہ وہ کنڈی کے ہو یا گانو کے قاعدہ آبپاشی شبانہ روز
کے حساب پر بہی شبانہ روز ایک اتدن یعنی آٹہہ پہر کو کہتے ہین اور خاص رات یا خاص دن کو وقت کہا جاتا ہی جس زمین کو
ایک رات دن پانی ملے اوسکو شبانہ روز اور جسکو ایک شب پانی ملے اوسکو وقت کہتے ہین شبانہ روز و وقت ہمیشہ
کسی مورث یا کسی معزز آدمی کے نام پر جو منجملہ مالکان یا مزارعان اوس زمین سے ہو نامزد ہوتا ہی شاذ و نادر ایسا ہی

ہے کہ وجہ تسمیہ اوسکی معلوم نہین ہوتی جن دیہات مین پانی وافر ہے وہان آٹھ قلبہ کو ایک شبانہ روز سالم دیہہ کا پانی ملتا
ہے یعنی فی قلبہ ایک پہر اور جہان قلت پانی کی ہے وہان للعقلبہ گون باقی قلبہ دو پہر اکثر دیہات مین ایک وقت
کو بر خلاف اوسکے معنے کے شبانہ روز بہی کہتے ہین - ایسے گانوین دو شبانہ روز کی ایک دوگون ہوتی ہے جسکے درمیان
مین تبادلہ رات دن کا ہوتا رہتا ہے یعنے ایک دفعہ ایک شبانہ روز کو ہم - پہر دن کو اور دوسرے کو رات کے پہر دوسرے
دفعہ رات والون کو دن کے اور دن والون کو رات کے ملتے ہین اسیطرح جس جس گانوین نوبت پوچہ اڑہ ونکلے یعنے اونکی انکے
کے معین ہوتی ہے وہان تین شبانہ روز کو دری گون اور چار شبانہ روز کو سلور گون کہتے ہین جنکا باہم تبادلہ تقدیم خر
نوبت کا معنے ہوتا ہے یعنی ایک نوبت مین شبانہ روز **الف** کو اول اور **ب** کو بعد پہر **ج** کو بعدش - **د** - کو پانی ملا
پہر نوبت اونکی آویگی تو **د** - کو اول بعدش **الف** و **ب** و **ج** اور تیسری نوبت مین اول **ج** بعدش **د** و **الف**
و **ب** - کو پانی لگاتے ہین اسطرح ہمیشہ تا وقتیکہ نوبت یاد رہے عمل رہتا ہے - نوبت سہوا وسوقت ہوتی ہے کہ جب
ایک عرصہ تک ضرورت آبپاشی کی نہووے پانی فضول رہے - سلور گون سے زیادہ شبانہ روز کا باہم تبادلہ نہین
ہوسکتا اور یہہ قاعدہ تبادلہ کا یا مقدم موخر نوبت کا بروئے پوچہ یعنی قرعہ اندازی کے قایم کیا جاتا ہے - وقت پوچہ
اندازی کا خاص کر معین نہین ہوتا جب کوئی روز پانی فضول رہے اور پہر وقت ضرورت آبپاشی آپہونچے تو اوسوقت
اول سب مالکان کندہی و ذیل و سلور گون و شبانہ روز کے جنکو ایک ولہ سے آبپاشی ہوتی ہے جمع ہوکر اول کندیوار
پوچہ دالتے ہین پوچہ اوسکو کہتے ہین کہ سنگ یا کلوخ یا کسی اور چیز کو نشان اپنا اپنے لگا کر جسمین ایک دوسرے مین
فرق ہوجاوے کسیکو جو ناواقف اوس نشان سے ہو دیتے ہین وہ اونسے ایک ایک کلوخ نکالتا جاتا ہے اوس نشان
سے شناخت کرتے ہین جسکا پوچہ اول نکلے اوس کندیکی اول واری آبپاشی ہوتی ہے پہر اوس سے بعد جسکا نکلے اوسکی
نوبت قرار پاتی ہے - اسیطرح تمام کی نوبت ٹہرائی جاتی ہے بعدش کندیکے اندر ذیل وار اور ذیل کے اندر سلور گون یا
دری گون یا دوگون وار اور اونکے اندر شبانہ روز و وقت وار اور وقت کے اندر مالک وار پوچہ دالکر واری
قایم کیجاتی ہے - مزارعان کا پوچہ ہمراہ اپنے مالک کے ہوتا ہے اور جو وعدہ بوقت پوچہ کے کیا جاوے اوسی پر
عمل کرنا فرض ہوجاتا ہے - وعدہ کئی قسم کا ہوتا ہے ایک یہہ کہ کوئی میعاد مقرر کیجاوے اوس میعاد تک وہ پوچہ
قایم رہتا ہے - دوسرا یہہ کہ ہمیشہ تا پوچہ اوسیطرح مقدم موخر آبپاشی ہوتی رہیگی یا بطور اڑونگی - اڑونگے اور

نوبت کو کہتے ہین جسکا اوپر ذکر ہوا - تیسرے تاوقتیکہ نوبت یاد رہی بوجہ قایم رہی - چہارم تاوقتیکہ سیلاب نہ آوے
وہی بوجہ قایم رہیگا - اکثر گانون مین زمین کندے و ذیل کے کل بلوہ یک بٹ کی واقع ہے اور بہتون مین ہر ایک
ذیلی مین زمین کندے و ذیل الجوہ چک بٹ ہی ہر دو صورت مذکور مین شبانہ روز کا رقبہ ہر ایک ویش مین چاکبٹ
ہے اسیطرح وقت وہ دوگون وسہ گون وسلوگون کا رقبہ شجرہ یا قلبہ یا پاوسب ایک چیز ہین - یہہ سب نام ایک
پیمانہ کے ہین جسکی لحاظ پر تقسیم ہوئے یا جسکی مقدار پر تقسیم حقابہ اندرون گانو یا اندرون پتہ ہو چکی ہے - اس ضلع مین
پیمانہ تقسیم ہر ایک گانو کا نام بالا مین سے ہی - ایک نام پر ضرور معروف ہی باعث اسکا یہہ ہی کہ ایک شخص شیخ ملی نام
نے یہہ قاعدہ تقسیم کا ایک ہی وقت مین نکالا ہوا ہی یہہ پیمانہ اب دو قسم کا ہے ایک وہ جو معینہ شیخ ملی کا ہے دوسرا
وہ جو مابعد اوسکی مالکان نے بار ایک ویش کے لئی اپنی سمجھ کے موافق اون شجرہ کے خام یا پختہ شجرہ بنائے شجرہ شیخ ملی
تو اکثر پتہ پتہ مین بروئے حیثیت مناسب بحصہ مساوی تہی گو زمین مساوی نہ تہی مگر اب بباعث طوالت ایام کی حیثیت
مین فرق آگیا اسلئی ایک گانو کے شجرہ سے دوسرے گانو کے شجرہ کو نسبت مساوات نہین رہی زمین ہر ایک شجرہ کے
اندر شبانہ روز کی کہیت بٹ ہی اسواسطے اندر شبانہ روز کے تمام لوگ پانی مشترکہ رکہکر بلحاظ سر رشتہ دایان و رخ کے
اول کہیت سے آبپاشی شروع کرکر اخیر کہیت تک لیتے ہین جہان کہین شاذ و نادر زمین قلبہ کی شبانہ روز مین رکہی ہے
وہان کہیتی پہر پر حصہ پانی کا تقسیم ہوتا ہے اور یہہ قاعدہ جن دیہات مین ہی اونہون نے واسطی تمیز اور شناخت وقت
کے مسجد و مین میخ یا سنگ بلحاظ سایہ شرقی و غربی کی گہڑی پہر کے مقدار پر گاڑی ہوئی مین جسکی لحاظ پر عمل کیا جاتا
ہے اور جسکی واری آبپاشی آنیوالی ہووے وہ اور جسکی گذرتی ہو رہتے ہین جب سایہ نشان معینہ تک پہونچ جاوے
وہ جاکر پانی باندہ لیتا ہی رات کیواسطی یا حالت ابر مین کل گانو والون نے وقت گہڑی پہر بتلانے کے لئی ایک آدمی صاحب
عقل ملقب منصف معین کیا ہوا ہی وہ اپنی ایمانداری اور تجربہ کاری اور دورہ اخترون کے حساب سے بتلا دیتا ہے
اب اسقدر رات گئی ہی یا اتنا دن گذرا ہے اوسکے کہنے پر عمل کرتے ہین اور اپنی اپنی نوبت سے ہوشیار رہتے ہین
اس ضلع اور مین جو گانو چہاونی کے قریب آباد ہین اونہون نے سایہ یا ایک آدمی کی لغت [illegible]
گہنٹہ کی آواز پر عامل رہتے ہین اور بعض بعض نے گہنٹہ گانو مین رکہہ لیا ہی جسکی نگہبانی [illegible] آنیوالی
ہوا دونو رہتی ہین اور اکثر دیہات مین بعض بعض زمین کو جسکا حقابہ بحساب شجرہ واری نہین ہی اونکو اچہہ کا پانی دیتے ہین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

117876

دیباچہ

بعد حمد خالق بیمال و درود سید الابرار خاکسار محمد حیات خان خلف محمد اکرم خان متوطن **واہ** متصل حسن ابدال ضلع **راولپنڈی** ناظرین با تمکین کی خدمت میں بہت عاجزی سے یہہ کتاب بطور تعارف کے پیش نظر کرکے عرض کرتا ہی کہ مؤلف اس لایق نہیں جو اپنے آپ کو زمرہ مصنفوں میں شمار کرے الا خوبی قسمت سے اوسکو چند عرصہ اتفاق قیام ضلع **بنون** جو داخل ملک افغانستان ہے بعہدہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ہوا اور بموقع دریافت حالات افغانان و افغانستان ملا اور چونکہ اس مشہور ملک اور جرار قوم افغان کا حال مشرح تحریر سے کہیں نظر میں نہیں آیا لہذا بسبب حصول واقفیت خواہش پیدا ہوئی کہ کل قوم افغانان و دیگر سکان افغانستان کا حال ابتدا سے آجتک مع مختصر تواریخ ملک اور شجرہ نسب ہر ایک قوم جس سے رشتہ و تعلق باہمی معلوم ہو اور راہ و رسم ملک تحریر کیا جاوے سو بکوشش ممکنہ جس جگہ سے میسر ہو سکا حالات مطلوبہ کو فراہم کرکے بنظر فایدہ عام اس کتاب کو تالیف کیا اور نام اس تاریخ افغانستان کا بصنائعت براعت الاستہلال و نکتہ ایہام جس سے مبحث کتاب اور نام مؤلف معلوم ہوتا ہے **حیات افغانی** رکھکر تین حصے پر ترتیب دیا پہلے حصے میں جغرافیہ و تجارت اور تاریخ عام سلطنت افغانستان کی دوسرے حصے میں تاریخ

خاص قوم افغانان معہ شجرہ نسب ہر ایک قوم کے ۔ حال غیرہ اقوام سکنائی افغانستان شرح وار ۔
تیسرے حصے مین خاص ضلع بنون اور اوسکی سکناؤکی تاریخ گرچہ حالات فراہم شدہ کی نسبت
کلی صحت کا ذمہ وار ہونا ایک امر نازک ہی الا اس مورخ نحیف نے حتی المقدور سعی بلیغ واسطے رفع
غلطی کے مختلف روائیون کو جو کتب فارسی و انگریزی و پشتو و شجرہ انساب اور بیان زبانی ثقات زمانہ
اکثر اقوام اور بعض مطابقت سکہ ہا و عمارات مندرسہ و منہدمہ کہنہ سے ملتے رہے ہین بعد صحت ممکنہ درج کر
ہین ۔ صاحبان علم و ادراک سے امید کیجاتی ہے کہ احیاناً اگر کہین سہو یا خطائی یا شکستگی عبارت
ملاحظہ فرماوین توطل عفو او پسر ڈالین اور صاحبان نکتہ چین کی خدمت مین بہی گذارش ہے کہ ذرہ انصاف سے
پیش آوین وقت تالیف اس کتاب کے مؤلف کے زیر ملاحظہ کتب مندرجہ ذیل تہین :

فارسی

ترجمہ توریت وغیرہ کتب مقدسہ عہد عتیق ۔ تاریخ فرشتہ ۔ حبیب السیر ۔ تاریخ عالم ۔ مخزن افغانی ۔ تذکرۃ الانساب ۔ تذکرۃ الابرار ۔ تاریخ جدولیہ ۔ تاریخ پنجاب ۔ تاریخ ہند ۔ تاریخ کشمیر ۔ طبقات اکبری ۔ تذکرۃ المشاہیر ۔ جام جہان نما ۔ واقعات سکندر اعظم ۔ تاریخ احمد ۔ گلشن التواریخ

انگریزی

الفنسٹن صاحب کی کتاب ۔ راورٹی صاحب کی گرامر ۔ فیریا صاحب کی کتاب ۔ سکندر برنس صاحب کی کتاب ۔ موہن لعل کی کتاب ۔ واقعات انڈیا ۔ سرہربرٹ اڈوارڈس صاحب کی کتاب ۔ مسٹر ڈیوس صاحب سکرٹری گورنمنٹ پنجاب کی رپورٹ بابت تجارت علاوہ اسکے سلیکشن اور متفرق رپورٹ حکام اضلاع سرحد کی

پشتو

تاریخ محمد افضل موسوم مرصع گلشن ۔ روہ ۔ رسالہ نسب ۔ اور متفرق نسب نامہ پشتو متفرق علاوہ ان کتب ہر سہ زبان کے مین سے اکثر روایات مندرجہ اس کتاب کا ثبوت ملیگا :

متفرق شجرہ فارسی اور پشتو کے جو بعض خاندانون سے ملے ہین ۔ اور سندات فارسی حکام سلف اور سکہ ہا کہنہ ہندو ۔ اور گریک کی سلطنت کیوقت کا اور بیان زبانی اشخاص عمر رسیدہ ۔ و ثقہ جو اکثر اقوام

کے سفید ریشون سی اپنی اپنی قوم کا حال اور شجرہ سنا گیا ہے - اور راویکی صحت کا اطمینان چند روایات معقول کے اتفاق سی حاصل کیا گیا - اس تاریخ افغانستان کی تالیف کا سامان ہے اس باریک محنت چند سال سے صرف بقای نام اور رفایدہ عام مقصود ہے - الٰہی یہہ کتاب مقبول ہو اور پڑھنے والون کو فایدہ حصول ہو - آمین حررہ ۲۰ ماہ شعبان ۱۳۰۳ہجری المقدس مطابق ۲ - ماہ جنوری ۱۸۹۶ء اور ۳ ماگہ سمت ۱۹۵۲ بکرمی

حصہ اول جغرافیہ اور تجارت و تاریخ عام افغانستان کی بیان مین

پہلا باب بذکر جغرافیہ و تجارت واضح ہو کہ اس ملک کا نام ہندؤن کی پرانی کتابون مین بالہیک دیس لکھا ہی جب ایرانیون کے قبضہ مین آیا تو اونہون نی زابلستان اور کابلستان مشہور کیا - سکندر اعظم کی فتح کے بعد گریک یعنی یونان کے لوگ اپنی زبان یونانی مین اسکو بکٹریہ بولتے تہے جسکی اصل باختر ہے - جب مسلمانون کا دخل ہوا تو اونکے عہد مین اس ملک کے دو حصون کے دو نام مشہور ہوگئے **کابل اور قندہار** سے مغرب حد ایران تک **خراسان** مشہور ہوا جسمین مشہور شہر **ہرات** ہے اور حصہ شرقی بنام ملک **روہ** یعنے پہاڑی نامزد ہوا **محمد اکبر بادشاہ** نے تقسیم صوبجات ہند کے وقت اوس ملک کو صرف بنام صوبہ کابل تحریر کیا - **احمد شاہ ابدالی** افغان جب ۱۱۶۰ء مین بعد تباہی **نادر شاہ** ایرانی بمقام **قندہار** تخت نشین ہوا تو اوسکے وقت سی اُس ملک کا نام زیادہ تر **افغانستان** مشہور رہا اگرچہ ہنوز اکثر لوگ حصہ غربی کو بدستور **خراسان** کہتے ہین

وجہ تسمیہ افغانستان

ظاہر اور معتبر صرف یہی ہی کہ افغانون کی سکونت سی ملک کا نام **افغانستان** مشہور ہوا جیسا کہ ہندؤن کے سبب سے **ہندوستان** اور ترکون کے باعث سے **ترکستان** وغیرہ اکثر ملک اپنی اپنی مسکونہ اقوام کے نام سے بایزادی ایک لفظ **ستان** جس سی مراد زمین یا جا نی ہی نام زد ہین

حدود اربعہ

اُس ملک کی اکثر اوقات مختلف رہی ہین - ہندو اپنی پورانی عملداری کی وقت بلخ تک **بالہیک دیس**

شمار کرتے تھے اور اہل یونان بکٹیریا کی حدود کو اوس سے زیادہ وسعت دیتے تھے ایران کی پورانی
سلطنت کی وقت **زابلستان** اور **کابلستان** ایک چھوٹے چھوٹے صوبے تھے اور زرقہ
کی حدود کو اوس وقت کی مورخون نے جانب مشرق دریائے سند کو عبور کرکے حسن ابدال تک جا لگادیتے
بلکہ مولف کے زمانہ مین بھی اکثر جغرافیہ نویس افغانستان اور بلوچستان کو ایک حلقہ مین لکھدیتے ہین
۔ الا مین صرف وہ حدود اور اوس ملک کا بیان کرونگا جو خاص افغانستان ہے اور نقشون مین بھی اسی نام
سے مستعمل ہوتا ہی۔ اب ہمارے زمانہ مین وہ سارا ملک **افغانستان** کہلاتا ہی جو بلوچستان
چھوڑکر ہندوستان اور ایران کے درمیان مین ۳۰ درجے سے ۳۶ درجے عرض شمالی تک اور ۶۰
درجے سی ۶۸ درجے طول شرقی تک چلا گیا ہے **حد شمالی** کوہ ہندوکش جسکی شمال کو ملک ترکستان ہے
حد غربی ملک فارس یعنی ایران **جنوب** مین بلوچستان جسکی جنوب بحر ہندی اور **مشرق** مین دریائے
سندھ جسکی شرق کو ملک پنجاب متعلق ہندوستان ہی اسکی حد ملتی ہے تخمینہ سو میل شرقی کنارہ دریای اٹک سے
لیکر مغرب ہرات سے پرے حد ایران تک لمبا اور تخمینا پانسو میل شمال کوہ ہندوکش سے جنوب سرحد
بلوچستان تک چوڑا ہوگا وسعت تین لاکھ میل مربع ہے اور آبادی فی میل مربع اٹھائیس آدمی کی یعنی کل چورانوے
لاکھ آدمی اوسمین بستی ہین سطح افغانستان کے اکثر ناہموار اور پہاڑون سی قطعہ قطعہ گھیرا ہوا ہے زمین
زرعی زرخیز اور عمدہ میوہ ہر قسم افغانستان کے مشہور شمال مین سلسلہ کوہ ہمالہ جو بنام ہندوکش مشہور
ہے کئی چوٹیان اوسکی سمندر سے بیس بیس ہزار فٹ اونچی ہین جنوب حد بلوچستان سے شمال کی حد تک
کوہ سلیمان کا سلسلہ جسکو کوہ **قیسی** کہتے ہین واقع ہونے سے افغانستان کے دو حصے ہوگئے ہین حصہ
شرقی کوہ مذکور کے دامن شرقی سے دریائی سندھ تک شامل ملک پنجاب متعلق سلطنت ہند سے الحال
انگریزون کے قبضہ مین ہے اور بڑا حصہ **مغربی** دارالامارت کابل کے متعلق ہے مگر اکثر اوس حصہ
کے پہاڑی علاقون مین افغان وغیرہ اپنی سخت ملجا ہونے کے سبب امیر کابل کے زیر حکومت نہین
بلکہ وہ خودسر ہین۔ ریاست کابل کی تعداد تخمینا پینتالیس لاکھ آدمی ہونگے۔ گرچہ مجمل جغرافیہ کل
افغانستان کا اوپر لکھا گیا ہے الا مفصل ہر دو حصہ کے علیحدہ علیحدہ علاقون کا ذکر نیچے لکھا جاویگا

اور جس علاقہ مین کوئی جنس تجارت پیدا ہوتی ہی اوسکا حال بہی اوسی علاقہ مین درج ہوگا اور عام تجارت کا ذکر اس باب کے اخیر مین دیکھوگے

اول حصہ شرقی

جو شمال سلطنت انگریزی متعلق ہندوستان کے ہے۔ یہہ حصہ دریا سندہ کے کناری راست پر شمالاً وجنوباً چار سو میل لمبا چلا گیا ہے اور عرض اسکا دریا سندہ کے کنارے سے مغرب کو قریب تک بحساب اوسط تخمیناً چالیس میل ہے اس حصہ کے ملحق الحدود جانب شمال ومغرب کوہستانی علاقہ مین آزاد اور جنگلی قومین آباد ہین واسطے ادارسانی وانتظام ملک سرکار کی جانب سی اسمین دو قسمت یعنی کمشنری مشتمل اور ہر جہہ ضلع کے مقرر ہین اور حصہ شرقیہ مین اٹھارہ لاکھہ آدمی کی آبادی ہی ❊

اول قسمت پشاور

اس قسمت مین تین ضلعی ہین پشاور کوہاٹ ہزارہ

ضلع پشاور

اس ضلع کے تین طرف شمال مغرب جنوب پہاڑ اور مشرق دریا سندہ واقع ہے بیچ مین میدان اکثر مسطح ہے دریا کابل جسکو وہان کے لوگ لنڈی کہتی ہین مغربی حد میچنی سے نکلکر مشرق رویہ بہتا ہوا دریا سندہ مین قلعہ اٹک سی ڈیڑہ میل اوپر آن ملاہے دریا مذکور کے وسط مین واقع ہونے سے اس ضلع کے دو حصے ہوگئے ہین حصہ شمالی مین پرگنہ ہشت نگر۔ اور یوسف زئی اور اوسی حصہ مین مغربی جانب دریا سواتہہ اور ندی کابل کے بیچ مین علاقہ دوآبہ واقع ہے۔ اور حصہ جنوبی مین۔ پرگنہ داؤدزئی۔ اور خاص پشاور۔ اور تحصیل خالصہ خٹک یعنی نوشہرہ ہے حصہ اول الذکر کے پرگنہ یوسف زئی مین قوم کمال زئی۔ دولت زئی وغیرہ اولاد مندڑ جنکا شجرہ نسب مفصل اوپر کے حصہ مین ہے آباد اور مالک زمینات ہین۔ پرگنہ ہشت نگر مین قوم محمد زئی اور دوآبہ مین گگیانے وغیرہ بستے ہین۔ حصہ جنوبی مین قوم داؤدزئی خلیل۔ مہمند اور خٹک آباد ہین۔ خاص شہر

پشاور مین متفرق اقوام کے لوگ بستے ہین - یہہ شہر مشہور لاہور سے دوسو پچیس* میل گوشہ شمال و مغرب کی طرف دریاے سندھ کے غرب چوالیس میل کے فاصلہ پر کچے شہر پناہ کے اندر آباد ہے - سطح سمندر سے ایکہزار فیٹ بلند ہے - آستعمام برافغانستان مغربی - اور ایران و ترکستان وغیرہ ملکون سے اسباب سوداگری آتا ہی خصوصاً میوجات ہر قسم اور پوستین سنجاب - سمور - چوغہ شتری و برک اور ریشمی کپڑا وغیرہ آبھور سے شروع موسم خزان مین بکثرت آتے ہین - آبادی شہر کی اگرچہ بہت خوبصورت نہین مگر رونق دار ہے - چہاونی فوج سرکار شہر سے مغربی جانب بڑے لمبی چوڑے پڑے ہے - نالہ موسوم باڑا کی نہر چہاونی اور شہر کے اندر اور نواح مین جاری ہی - چاول باڑہ کے تحفہ ہوتے ہین - قند سیاہ تحصیل دوآبہ اور ہشت نگر کا مشہور ہے - لونگی مردانہ - اور رومال و بادکش خاص پشاور کے عمدہ ہوتے ہین - علاقہ یوسف زئے مین قسم اول تماکو پیدا ہوتا ہے

جو اکثر ہندوستان مین مشہور ہے بطور تحفہ دور دور لیجاتے ہین - دریاے کابل اور ندی شوا تہہ کے راستے چوب عمارتی از قسم دیودار اور چیڑ کوہستانی علاقون سے بہت آتی ہے جس سے تجار اور خریدار دونون کو فایدہ ہے - نامور مکانات اس شہر کے یہہ ہین - گور کہتڑی - یا گور کھٹڑی جسمین گورکہ ناتہہ کا مندر ہے - اور اب اسمین تحصیل کی کچہرے ہوتی ہے عمارت اسکی پختہ اور بطور سرائے کے ہے - قلعہ بالاحصار شہر پناہ سی باہر چہاونی کی طرف واقع ہے اور اسمین میگزین کا رہتا ہے - باغ وزیر قابل سیر کے ہے - شہر سے دو میل جانب جنوب چار دیواری خام کے اندر یہہ باغ واقع ہے بسبب مسمار ہوجانے عمارت شیشہ خانہ وغیرہ پہلی خوبصورتی نہین رہی - پشاور کے جنوبی اور مشرقی طرف اکثر باغات واقع ہونے سے بموسم بہار رنگا رنگ شگوفہ دکہلائی دیتے ہین - جامع مسجد شہر کے بیچ مین پختہ عمارت ہی - کوتوالی جدید پٹوپہ کے کٹرہ مین پختہ عمارت سے سرکار نے بنوائی ہے ؛

* جس جگہ ایسی فاصلہ کا ذکر ہے وہ سیدہا پیمانہ کی ذریعہ سی حاصل کیا گیا سڑک کا رستہ اس سی کچہ تہوڑی تفاوت کے ساتھ دور ہے ✣

ضلع کوہاٹ

پشاور کی دکہن طرف ہے - لاہور سے دوسو بیس میل جانب مغرب بقدرہ مائل شمال واقع ہی - یہہ ضلع پہاڑون سی گہرا ہوا ہے اسکے اور پشاور کے درمیان **کوہ آفریدی** کا سلسلہ مشرق کاکا صاحب کی زیارت تک چلا گیا ہے - اس ہیموقع پہاڑ مقبوضہ آزاد قوم کے واقع ہونے سے سرحدی ملک مقبوضہ سرکار انگریزی کے نقشہ مین دیکہنی سی خم اور پیچ معلوم ہوتا ہے - اس ضلع کے حصہ شرقی و جنوبی مین قوم **خٹک تری و بولاق** آباد ہے - اور باقی قوم **بنگش** اور کچہہ **اورکزئی** بستے ہین سرحد شمالی و مغربی پر قوم آفریدی و اورکزئی آزاد پہاڑون مین سکونت رکہتی ہین جنکی اعمال کی نگرانی ہمیشہ گورنمنٹ کو رکہنی پڑتی ہے - بدین نظر کچہہ فوج سرکار کے چہاونی کوہاٹ مین رہتی ہے - اور ایک مختصر قلعہ بہی ہے جسکا موقع سطح سمندر سی ۱۷۶۵ فیٹ بلند ہے جمع اس ضلع کا تہوڑا - صرف دو تحصیل یعنے کوہاٹ خاص اور ہنگو ہین - کان نمک سبز متعلقہ ضلع ہذا سے بافراط نمک نکال کر افغانستان مغربی اور مشرقی مین لیجاتے ہین - اس نمک کا نرخ ارزان مگر کڑوے بہت ہی - چاول تحصیل ہنگو کے مشہور ہین ؛

ضلع ہزارہ

اگرچہ یہہ ضلع حد معینہ افغانستان سی باہر یعنے دریا سندھ سے مشرقی جانب ہی الا دو سبب سے اسکا ذکر مناسب سمجہا گیا - اول اسمین بہی کچہہ قوم افغان آباد ہی - دوسرے متعلق کمشنری پشاور کے ہے - ہزارہ لاہور سے ایکسواسی میل در ترمین درمیان گوشہ شمال و مغرب کے آباد ہی - زمانہ سابق مین ایک ملک تصور کیا جاتا تہا - چنانچہ اب تلک ملک ہزارہ مشہور ہے - سکہون کے قبضہ سے پہلے شامل سلطنت افغانستان مسلمانون کے قبضہ مین تہا ۱۸۴۶ عیسوی مین ہمراہ ملک کشمیر مہاراجہ گلاب سنگہ کے ہاتہہ فروخت ہوا جب اوس سی بندوبست نہو سکا - تو پہر شامل دربار لاہور کیا گیا - دار الحکومت اس ملک کا پہلے شہر ہری پور تہا جو اب ایک تحصیل ہے - یہہ ضلع گرچہ پہاڑی کہلاتا ہی کیونکہ اسکا حصہ مشرقی

وشمالی سب کوہستانی ہی۔ اور مغرب مین کوہ گندگہر واقع ہے الا اوس ملک کے پہاڑی لوگ ایسے جنگجو نہین ہین۔ جیسی دریا سندہ کے مغربی پہاڑون کے لوگ خیرہ سراور دلاور ہین۔ ہزارہ کے نام کو صرف علاقہ چہلہ کے لوگون نے چمکا رکہا ہے۔ علاقہ پکہلی مین غلہ تکے اس کثرت سے پیدا ہوتا ہے کہ دور دور کے لوگ آنکر خرید لیجاتے ہین۔ چہاونی ایبٹ آباد پہاڑون کے بیچ مین کپتان ایبٹ صاحب پہلی ڈپٹی کمشنر کی آباد کی ہوئی خوش ہوا اور سرد جگہہ ہے۔ ندی موسوم دوڑ نے ملک ہزارہ کو سرسبز رکہا ہی جو دیہات اوس ندی کی کنارے پر واقع ہین اون مین پیداوار ہلدی نیشکر اور اعلی اجناس کی بکثرت ہوتے ہے۔ افغانون مین شاخہا یوسفزئی منا اور لازاک گدون۔ اور ترین اور طاہر خیلے اس ضلع کے اندر آباد ہین اور باقی اقوام حسب ذیل تنوے۔ سواتی ڈہونڈ کڑرال گوجر گہکڑ وغیرہ بستے ہین

دویم قسمت دیرہ جات

اس مین بہی تین ضلع ہین **بنون ڈیرہ اسمعیل خان ڈیرہ غازیخان**

ضلع بنون

اس ضلع کا مفصل جغرافیہ اور حال تیسرے حصہ مین درج کیا گیا ہے

ضلع دیرہ اسمعیل خان

بنون سی جنوب اور دیرہ غازی خان سی شمال دریائے سندہ کی مغربی کنارہ بر بفاصلہ دو میل شہر دیرہ اسمعیل خان آباد ہے۔ لاہور سی دو سو سولہ میل بجہم کو واقع ہے حدود اربعہ اسکے یہہ ہین۔ مغرب سلسلہ **کوہ سلیمان** مشرق **ضلع جہنگ** اور کچہہ شاہ پور کی حد۔ اور شمال **ضلع بنون**۔ جنوب موضع موربجہنگی **ضلع دیرہ غازیخان**۔ دریای سندہ کے مغربی حصہ مین اکثر اقوام افغانان مختلف شاخون کی اور گندہ پور وغیرہ اور شرقی حصہ مین بلوچ اور جٹ اور کچہہ افغان وغیرہ

آباد ہین ۔ بموجب مردم شمارے ۱۸۸۱ء تین لاکھہ چہیالیس ہزار آدمی اس ضلع مین بستی ہین ۔
سالانہ آمدنی سرکاری چار لاکھہ تیس ہزار کے ہے ۔ سطح اس ضلع کی نو ہزار ایکسو پینتیس میل مربع ہے
بموجب شمارہ ۱۸۸۱ء فی میل مربع ۴۰ آدمی کی آبادی پڑتے ہے ۔ تاریخ قدیم مختصرًا اسطرح پر ہے
کہ پہلے اس ملک مین راجہ تَل اور بَل دو بہائی حکومت ران تہی پورانہ قلعہ اونکا دریا سند
کے دہنے کنارہ پر متصل بلوٹ مشہور رہے کہ اب بہی اوسکی نشان موجود ہین ۔ مسلمانون کی غلبہ سے
فتل و کشتے دیکہکر مجبورًا اونہون نے یہہ ملک چہوڑ دیا کہتے ہین کہ پورانہ بلوٹ راجہ بل کا آباد
کیا ہوا تہا جنوبے جانب سی قوم بلوچ نے خروج کرکے اوس ملک کو اپنی قبضہ مین کرلیا مسمی اسمعیل خان
ہوت جسکے نام سے ڈیرہ اسمعیل خان مشہور رہے اپنی قوم کی سرکردگے مین ڈیرہ غازیخان
کے طرف سی آکر بمقام بہزجہ بارہ کوس طرف جنوب شہر ڈیرہ سے واقع ہی سکونت پذیر ہوا ۔ چند
سال کے بعد جب اوسکا اطمینان سے ملک پر دخل ہو لیا تو بعد معاینہ و پسند کے موقع اوسنی اپنی ہاتہ سے
بتاریخ ۲۲ ماگہہ سمت ۱۶۱۹ بکرم مین جسکو تین سو دو سال ہونی بشروع عہد سلطنت اکبر بادشاہ شہر کہنہ
ڈیرہ اسمعیل خان کی بنیاد رکہہ کر اپنے نام پر مشہور کیا ۔ ایسی روایت ہی کہ اوس پورانی شہر مین
جسکا موقع اب زیر دریاء سند ہی قریب ڈہائی ہزار کے گہر آباد ہو گئے تہے ۔ اور بلوچون نی اپنے
سعے سے نواح مین باغات لگا کر خوب آراستہ کیا تہا ۔ الا دریاء سند نے سمت ۱۸۸۰ بکرمی سی شہر کیطرف
رخ پہیر کر تباہی شروع کری ۔ پانچ برس تک وہ رونقدار شہر بالکل دریا برد ہو کر بے نشان ہو گیا
ایکسال لوگ نواح مین منتشر رہے سمت ۱۸۸۱ بکرم مین نواب صاحب ڈیرہ نے شہر موجودہ حال ڈیرہ اسمعیل خان
آباد کرکے قدیمی نام مشہور کیا اسمعیل خان ہوت کی اولاد مین پانچ پشت تک حکومت ڈیرہ اسمعیل خان
قایم رہی اون مین سی آخری رئیس نصرت خان کچہہ اپنی عیاشی اور بی تدبیری سی اور کچہہ
افغانون کے ظلم سے بیدخل ہو کر کابل مین قید کیا گیا اور احمد شاہ ابدالی نے اول سیف خان
اور پہر موسی خان درانی کو حاکم ڈیرہ مقرر کیا مسمی داود خان بلوچ نے ناگہان حملہ کرکے سردار
موسی خان کو زخمی کیا اس سبب سے غضب شاہ درانی اوس مظلوم خاندان پر زیادہ ہو کر بالکل استیصال

قمرالدین خان کی جانب سی بادشاہ افغانستان کی بعد موسی خان کے
ونگار یہ سے کیا گیا - بعد موسی خان کے
شاہ زمان آئی جلے اسمعیل خان حاکم دیرہ اپنی نوبت پر اپنی اپنی مل دربارِی عبدالرحیم خان
کو عطا بہادر خیل سدوزئی محمد خان نواب دیرہ مذکور کے نواب بے اپنی عہد سلطنت مین
شیر محمد خان اور پہر نواب وارث ملک ہوا احمد خان حافظ کے بعد نواب جسکے انتقال کرے
اسمعیل خان دیرہ دیگر جاگیر کی سالانہ شصت ہزار نے نونہال سنگہ جسکو کنور جانشین تہا فرزند اوسکا
قبضہ مین آیا کے انگریزی گورنمنٹ ضلع بہی یہہ کی ساتہہ پنجاب ضبطی ۱۸۴۹ء مین کو خالصہ سرکار کیا
بہر موہنہ اس شہر کے طرف دریاد سندہ نے ۱۸۶۰ء عیسوی مین جاتی ہی ترقی ہوتے اسکی تب سی
اسر - بہیر دیا موہنہ اوسکا بند ڈالکر زور سے زر کے انگریزون نے مگر - تہا کیا پیدا خطرہ لوگونکو بہیر کر
ہوگیا منقسم دو حصہ مین یہہ ضلع سبب سے اوراوسکے بہتا ہے دریا سند جنوب رخ حدود مین ضلع کے
باریکے اول تہل - قسم ہین دو اوراوس کی زمین ہے ریگ آمیز اور تہل حصہ شرقی دریا سندکا
سیراب پانی پاکر سیلاب اور طغیانی دریاد کی جو مراد ہے زمین وہ قسم سے آخرالذکر - کچہی دوسرا
اگر اس ناقص ہے قلیل کے اراضیات جا بجا اور بدون - غیر آباد پانی کی بسبب اکثر علاقہ کا تہل ہو
لیہ سے میانوالی تو جاوی کاٹی نہر سندسی دریای متصل کی ماڑی مقام واسطے کے تہل مشرقی
اس حصہ مین - ہے پیش مین سرکار تجویز کی نہر اس گا پہونچے فایدہ کمال تک نیچے اور بہکر اور
تحصیل دریا خان معروف بہکر اور تحصیل لیہ دو پرگنہ واقع ہین جنمین بڑے قصبہ اور گانو
مشہور یہہ ہین - لیہ - کوٹ سلطان - چوبارہ - کروڑ - نواکوٹ - بہکر -
دریا خان - قلعہ منکیرہ ان قصبون مین تجارت پشم اور اون کی ہوتی ہے
وہ بڑا حصہ جو ندی سندسی مغرب واقع ہے اوسکو دامان کہتے ہین - سیلاب اور بارشے
پانی سے پیدوار گندم اور باجرہ بکثرت ہوتے ہے - خربوزہ اس دامان کا دور تک
مشہور ہے اس حصہ مین تین پرگنہ ہین تحصیل دیرہ اسمعیل خان خاص - پرگنہ کلاچی - علاقہ ٹانک نالہ
لونی موسوم لونے کا سیلاب تحصیل کلاچی کی زمینات قوم گنڈہ پور کو بذریعہ باندہنی بند اسے
یانیوال و عثمان وال سیراب کرتا ہے اور وہان سی بچکر جو پانی آتی وہ دیرہ اسمعیل خان کے پرگنہ

مین کام آتا ہی علاقہ ٹانک اور کچھہ نیچے دامان کو درہ زام و دیگر نالہ ہائی کوہی کی پانی سے سیراب
ہوتے ہے اور رود ٹلوآرہ بہی فایدہ بخش ہے - اس ضلعے جانب کے کلان قصبے یہہ ہین - شہر
دیرہ اسمعیل خان بلوٹ - پہاڑ پور گڑہی خسور کلاچی - درابن -
چودہوان - فتح خان - گرہ انک ٹانک - قصبہ ٹانک دامن کوہ مین واقع ہے
اور وہان کچھہ سرکار سے فوج بہی رہتی ہی اسمقام پر لوہا جو علاقہ مسعود وزیری سی آتا ہی اور بوریا
کی بہت خرید و فروخت ہوتے ہی - خاص شہر دیرہ مین پیوندہ لوگ اشیا تجارتے دور دور کے ملکون
سے لاتے ہین +

ضلع دیرہ غازی خان

اگرچہ افغانستان کی اصلی حدسی باہر جنوب کو سلسلہ بلوچستان کی محاذ مین واقع ہی الاقدیم سی سلطنت
افغانستان کے متعلق چلا آیا - اور اب بہی قسمت دیرہ جات مین ہی لہذا اسکا بہی مختصر ذکر کیا گیا - یہہ
ضلع لاہور سے دوسو تیس میل گوشہ جنوب و مغرب کو دریا سندہ کے دہنے کنارہ پر واقع ہے - حدود
اربعہ اسکے اسطرح ہین - شمال مین سرحد دیرہ اسمعیل خان - مغرب کوہستان بلوچان و موسی خیل و کاکڑ
افغان - مشرق دریا سندہ - جنوب ملک سندہ - اس ضلع مین اکثر اقوام بلوچ اس تفصیل سے - حصہ جنوبی
مین مزاری - شمالی مین کسرانی باقی بیچ مین - دریشک گورچانی لغاری لنڈ کہوسہ بزدار نتکانی و بوزدار
پر اقوام مذکورہ مین سی کوئی لوگ سلطنت انگریزی کی حدود سی باہر پہاڑے علاقہ مین بہی رہتی ہین -
ان قومون کے بلوچ اندر باہر کے ملاکر قریب پچاس ہزار اسلحہ بند مرد ہونگے اپنی قوم کی سرگروہ یا سردار
او وہانکے لوگ تمن دار بولتے ہین - اس ضلع مین چار تحصیل ہین - اول تحصیل دیرہ غازیخان یہہ
شہر عہد ہمایون بادشاہ مین غازیخان بلوچ مرزائی نی آباد کرکے اپنی اسم پر نامزد کیا - اس سردار
کے اسمعیل خان ہوت بانی دیرہ شمالی سی جو اسکا ہم عصر تہا بتکرار سرحد ملک مابین ہردو دیرہ بڑے
سخت عداوت تہی - چنانچہ آپس مین بائیس جنگ کین - آخر مسمی گامن خان مشہور راستگو اور معتبر غازیخان
کے ایک عقلمندانہ فقرہ سی ان دونون سردارون کی آپس مین صلح ہوکر بجای عداوت دار کے رشتہ دار

بنے اور حصہ مابین پرجات مع موضع جھینگے مقرر ہوئی الغرض غازیخان کی اولاد مدت تک موروثہ ملک
مین حکمران رہی جب شاہ حسین غلزائی بادشاہ قندہار معہ فوج دیرہ غازیخان کی حد مین آیا اور
بلوچون نے نادانی سے اوسکے لشکر کو ایذا پہونچایا تب اوسکے حکم سے دیرہ غازیخان غارت ہوکر
قتل عام بلوچان مین خاندان غازیخان برباد ہوگیا ایسے موقع پر محمود گجر نے بادشاہ دہلی کے
حکم سے دیرہ غازیخان پر قبضہ کیا عرصہ تک اوس خاندان کا دخل رہا اخیر عہد احمد شاہ ابدالی
مین نور محمد خان قوم سرانے نے سندہ کی جانب سے خروج کرکے دیرہ غازیخان پر قبضہ کرلیا سرائیون
سے درانیون نے لیکر سلطنت کابل کی طرف سے کبہی نواب عبدالصمد خان اور گاہی نواب محمد زمان
خان اور نواب عبدالجبار خان بارکزئی درانی اور اخیر مین صدر خان بختیار حاکم چلے
آئے جب ملتان کو رنجیت سنگہ نے فتح کیا اور سلطنت افغانستان مین قوم سدوزئی اور بارکزئی
کے باہمی فسادون سے ضعف آیا تب سکہون نے دیرہ غازیخان کو پنجاب سے شامل کرکے دیوان
ساونمل کی سپرد کیا مفسدہ مولراج کے بعد بشمول پنجاب سرکار انگریزی کے محروسے
سلطنت مین داخل ہوا نواح اس شہر کا سرسبز باغات اور کہجور کے درخت کثرت سے دکہائی دیتے ہین دریا
سندہ ایک میل مشرقی جانب شہر سے بہتا ہے اسی صدر کے پرگنہ مین خانقاہ سخی سرور واقع ہے جسکے
معتقد اکثر ہندو مسلمان باشندے پنجاب کے ہین ماہ مارچ سے آخر اپریل تک برابر اس درگاہ پر میلہ
رہتا ہے دور دور کے لوگ وہان جاکر منت یعنی نذر چڑہاتے ہین اس علاقہ مین بہیکر سے
اور سجی بہی پیدا ہوتی ہے غلون مین سے گندم اور باجرہ و جوار اکثر پیدا ہوتا ہے چاہ نہین ہین
پہاڑی نالون سے اور کچہہ لوگون نے نہرین کاٹی ہین جن سے سیراب زمینات ہوتے ہے - دوسرے تحصیل
داجل اسکی علاقہ مین اکثر زمینات شور مین قصبہ جام پور کے پاس شورہ اور سجی پیدا ہوتے ہے
حاجی پور کے پاس شیرین پانی ملتا ہے اور پیداوار ہر جنس زرعی کی خوب ہوتے ہے تیسرے تحصیل
کوٹ مٹہن لب دریا سندہ اس پرگنہ کی زمین عمدہ اور زرخیز ہے درخت بکثرت ہین - چہارم
تحصیل سنگہڑ سنگہڑ ایک ندی کا نام ہے اوس سے اکثر علاقہ سیراب ہوتا ہے اسی سبب اس علاقہ کو سنگہڑ کہتے ہین

بمقام تحصیل قصبہ منگروٹہ مین ہے زمین اس پرگنہ کے اکثر شور ہے جوار اور گندم کے پیدا وار بہت
ہوتے ہے گھوڑا اس علاقہ کا خوبصورت اور عمدہ ہوتا ہے تو سہ ایک موضع اسی تحصیل کا منگروٹے
کے متصل ہے جہان پر حضرت شاہ سلیمان چشتی کا مزار ہے بصرف پچاس ہزار روپیہ یہہ خانقاہ
تیار ہوئی اس ضلع کی پیداوار مین سے قابل تجارت نیل کی پیداوار ہے جو دور دور تک بیوپاری
لیجاتی ہین آب وہوا اس ضلع کی اوسط درجہ کی ہی گرمی شدت سے پڑتے ہے خصوص پرگنہ داجل مین
گرم لو ایک قسم کے سموم اسقدر سخت چلتی ہے کہ معاذ اللہ منہا

دوم حصہ غربی

واضح ہو کہ حصہ غربی مین اوس تمام ملک افغانستان کا بیان کیا جاویگا جو گورنمنٹ انگریزی کی سلطنت محروسہ
کی حدود سے باہر مغرب اور شمال کو واقع ہے

پہلے اون کوھستانی علاقون کا ذکر جو ملحق یا قریب الحدود سلطنت انگریزی کی واقع ہین

علاقہ مہابن

مہابن دراصل کوہ کا نام ہے - اس پہاڑ کی اونچی چوٹی سطح سمندر سے ۷۴۰۰ فیٹ اونچی ہی اور جنگل سے
لدا ہوا مشرق کی جانب دریا سند جنوب و مغرب علاقہ یوسف زئی متعلق پشاور شمال علاقہ چملہ واقع ہے
اس پہاڑ کے جنوبی جز و مین قوم جدون بستی ہی اور اونسی اوپر قوم خدوخیل آباد ہے یہہ ہر دو
فرقے کوئے حاکم نہین رکھتی موضع ستانہ اس علاقہ مین مشہور ملجا مفرورون کی ہی پہاڑ دشوار گذار
اور سخت ہی زمین ہموار قابل زراعت کم کوہ مہابن سے شمال چملہ ہے مہابن کا وجہ تسمیہ آئندہ آویگا

علاقہ چملہ

جسکے مشرق مین دریاء سند مغرب علاقہ یوسف زئی شمال ملک بنیر ہے چملہ بطور دورہ کے ہی مگر اوس دورہ
کے بیچ میدان کم زمین ناہموار اور پہاڑ اکثر اسمین قوم منڈر کے شاخین آباد ہین مشہور ہے کہ اٹھارہ
ہزار آدمے اس علاقہ مین بستے ہین بوقت تنگی انکی ہم قوم بیزوال مدد کی واسطے پہونچ جاتے ہین

اس علاقے سے شمال

ملک بُنیر

واقع ہے مشرق دریاسندشمال ملک سواتہہ مغرب علاقہ یوسف زئے سے اسکے حدود ملتی
ہین اسکی چارونطرف اونچے پہاڑ ہین جنمین سی شمالی جانب کوہ ایلم وکوہ دوزہ سرنے سطح دریاشور
سے دس ہزار ایکسو بائیس فیٹ اونچے ہین بجز ہین کسی کسی جگہہ بطور وادی کے زرعی زمینات اقع
ہین اکثر درے اور ناہموار دشوار گذار ملک ہی آب وہوا معتدل اونچے پہاڑون پر برف کی
سبب سی سردی رہتی ہی اوس ملک مین قوم یوسف زئی افغان کی شاخین اسطرحپر آباد ہین کہ
مشرقے حصہ مین شاخ چغرزئی شمالی ہین گدائی زئی مغرب سلارزئی جنوب مین نورزئی
وسط مین عایشہ زئی دولت زئی بستے ہین گرچہ کل قوم آپس مین اتفاق نہین - مگر
باہر کے غنیم کو یکدلی سی روکتی ہین ہر شعبی مین اپنا اپنا ملک بطور سرگروہ کے ہوتا ہے - پیداوار
ملک کی اکثر کافی ہوتی ہی - بوقت قحط ملک سواتہہ سے غلہ لا سکتے ہین مالداری گوسفندان اکثر ہی
طینت مین یہانتک خرابی کہ بعضی بہیڈی مادہ سے حظ خلاف وضع فطرتے حاصل کرتے ہین -
سُکناہی ملک کے اسلحہ بند مردون کے تعداد بیس ہزار مشہور ہے اوس ملک مین باہر سے تیل
اور پارچہ سوتی اور نمک لیجانی کی تجارت فایدہ بخش ہے - بنیر سے پہلی طرف

ملک سواتہہ

جسکے حدود اربعہ اسطرحپر ہین شمال ہین کوہستان ارم جسکی اوتر علاقہ دیر ہے - مشرق کوہستان
جسکا سلسلہ دریا سند تک ہی - حصہ شرقے سواتہہ کے جنوب ملک بنیر اور حصہ غربی کی جنوب علاقہ
تحصیل یوسف زئی - مغرب مین علاقہ آرنگ برنگ اور آتمان خیل و باجوڑ واقع ہے ملک
سواتہہ پہاڑون کے مابین اونچی جگہہ بطور درہ کے ہے - طول اسکا مغرب جنوب سے مشرق
شمالی تک تخمیناً پچاس میل اور عرض جنوب سے شمال کو سب سے زیادہ تخمیناً تین میل ہوگا علاوہ اسکے
جنوب وشمال کو پہاڑی علاقہ اوس ملک کی متعلق ہی - اور اون پہاڑون سے جو دری وسط سواتہہ

کی طرف آتی ہین - اونکے اندر بہی دور تک آبادی چلی گئی - ملک سواتہہ کے بیچ سے مغرب رُو
دریا سواتہہ بہتا ہے دریا مذکور کے دونون کنارون پر دامن کوہ ہائی شمالی وجنوبی تک میدانات
زرعی ہموار ہین - علاوہ دریا کے پہاڑون کی بیچ سی چشمہا آب شفاف کی ہمیشہ جاری رہے ہین جنسے
ملک کی سرسبزی تازہ بتازہ رہتی ہے - زمین زرعی زرخیز - پیداوار اسکی اور چاول
کثرت سی اور گندم بہی ہوتے ہے - دریا سواتہہ کے جنوب اور شمال دامن کوہ مین گانو
آباد ہوتے چلے گئے ہین ملک اندرونی سواتہہ مین زیادہ تر قوم اکوزئی نسل یوسف زئی اس
تفصیل سی بستی ہی کہ دریا مذکور سے شمالی طرف شاخ خواجوزئے اور جنوبی جانب شاخ
بازید زئی اور کوہستان جنوبی متعلقہ سواتہہ ملحق الحدود علاقہ یوسف زئی مین قوم رانی زئی
اور بائی زئے آباد ہے - مشرقی حدود سی باہر قوم گوجر کوہستانی رہتی ہین - سواتہہ سے
شمال دیر ہوکر کاشغر اور ترکستان کو کاروان تجارت کا راستہ تین مہینہ موسم گرما بعد
گلجانے برف کے ہوجاتا ہے مگر بدون بدرقہ مضبوط امکان سوداگری نہین - سواتہہ کے کمبل سیاہ
اونی مشہور ہین - باز شکاری بہت پکڑے جاتے ہین - نمک کا قدر اوس ملک مین بہت ہے
سبز نمک کا نہار کوہاٹ سی بہت بیوپاری اوس ملک مین لیجاتے ہین - اور غلہ و روغن زرد و
شہد وہان سی باہر کو جاتا ہے پنجاب کو علاقہ یوسف زئی ہوکر کوہ ملاکنڈ* سے راستہ آتا ہے
اس پہاڑ کی شرقی پہلو پر نادر شاہ ایرانی نے راستہ بنوایا تہا وہ اب بالکل منہدم ہوگیا
آب و ہوا سواتہہ کی نہایت معتدل خصوص موسم گرما صحت افزا ہوتی ہی اس ملک کی حال مین
جو خوشحال خان خٹک نی بعہد سلطنت اورنگزیب بزبان پشتو چند شعر کہے ہین اونکو اسموقع پر
درج کیا جاتا ہے ؛

قوله

سواتہہ ہے وارہ لکہ مال گڑہ سر تر پایہ

---

* سوائی ملاکنڈ کے - پہلے شیر خانہ ہوکر - کوہ مورہ - اور شاہ کوٹ سے بہی راستے جاری ہین ؛

خبردار په شوم له هره هره زائیه
ملک د سواتهه د ملوکا نو یونشاط دے

په دوران د یوسف زیوو ران رباط دے
په هواکش د کشمیر په آب و رنگ دے

حیف دی دا چه کشمیر آرت دی دے تنگ دے

ترجمہ مختصر انکا یہہ ہی کہ سواتہہ تمامی مین نے سرسری پاؤن تک دیکھا ملک سواتہہ بادشاہون کی خوشے کے لایق ہی مگر یوسف زیون کی وقت ویران رباط ہے - آب وہوا مین کشمیر کے طرح ہے - مگر افسوس کہ کشمیر فراخ اور یہہ تنگ ہی فقط اس ملک مین پورانے کہنہ کہنڈرات اور

بتخانون کے علامات ابتک موجود مین جنسی پایا جاتا ہے کہ زمانہ ماضیہ مین اہل گریک اور ہندو لوگ یہے آباد رہی مہر فی الحال سکنائی سواتہہ کی تعداد پچاس ہزار سے زیادہ بتلاتے ہین پیشے مذہب مسلمان لوگ ہین - اس ملک کی مغربی حد پر ندی پنج کوڑہ دریا سواتہہ کے آن شامل ہوئی

علاقہ ارنگ برنگ کی

شمال مین پنج کوڑہ مشرق ملک سواتہہ مغرب و شمال ملک باجوڑ و علاقہ کوہی مہمند - جنوب تحصیل ہشت نگر کی حد واقع ہے اس علاقہ مین قوم اتمان خیل نسل کرانی آباد ہین - زمینات زرعی پہاڑون مین ناہموار جگہہ ہین - قوم اتمان خیل زیادہ تر پیشہ بیوپار کا رکھتی ہین خصوصاً ہر قوم

ملک باجوڑ

عمدہ موقع نیز اسکے نیچے پہاڑون مین واقع ہے حدود اربعہ اسکی ان علاقون سی ملحق ہین شمال کوہستان کافرستان مغرب کونڑ - جنوب علاقہ مہمند اندر کوہ - مشرق کچھہ مہمند اور باقی اتمان خیل - اس ملک کے تین حصے ہوتے ہین - اول خاص پرگنہ باجوڑ جو بطور وادی کے حلقہ پہاڑون مین جنوب سے شمال مایل شرق لنبا واقع ہے - اس قطعہ مین زمینات زرعی زرخیز اور چشمہاء کوہی سی سیراب ہوتے ہین - دوسرا ابرنول اوبر کی طرف جہان آہن بنتا ہی تیسرا

جندول - قوم ترکلانی یا ترکانی اکثر آ اسملک مین آباد ہے پیداوار ملک کی اپنی مسکونہ لوگون کے واسطے کافی ہی - روغن زرد اور شہد اور آہن اس ملک سی براستہ دوآبہ ضلع پشاور اور جعفر ونک جاتا ہے بارچہ موٹا کا بیوپار اس ملک مین فایدہ بخش ہی اور چرم پختہ کا فرشی عام تیا گلے قابل تجارت عمدہ بنتے ہین

علاقہ مہمند

باجوڑ سے جنوب اور دریا کابل سے شمال حد تحصیل دوآبہ ضلع پشاور کے مغرب مین واقع ہے اس قطعہ مین شاخہا قوم مہمند حسب ذیل آباد ہین یکہ شاخ داؤی گانی آتمان زئی کمال شمال مین ہندیالی اور ترک زئی گنداب مشرق اور جنوب کو ہین علاقہ مہمند اکثر بارانی گندم اور جو کے پیداوار ہوتے ہے مہمند لوگ اکثر معاش اپنی بوریا فروشے وغیرہ سوداگرے پر کرتے ہین اسکا زیادہ بیان آئندہ آویگا ؛

ملک کونڑ

خوب سرسبز اور شاداب ہر قسم کا میوہ اوسمین پیدا ہوتا ہے حد شرقے باجوڑ سے شمالی کوہ کافرستان اور کشور سے مغرب لغمان جنوب علاقہ کامہ اور گیانی و مہمند سی ملتی ہی - علاقہ کونڑ سے مغرب مایل شمال اونچا پہاڑ موسوم کنڈ دریا شور کے سطح سے چودہ ہزار چارسو اٹھیتر فیٹ بالا ہے پیداوار غلہ اس علاقہ مین کامل ہوتی ہی اور برنج مہین قابل تجارت اسمین پیدا ہوتے ہین - دریا کونڑ شمال سی مغرب مایل جنوب کو بہتا ہوا علاقہ کامہ اور بسنود کے مابین دریا کابل مین شامل ہوجاتا ہے ؛

علاقہ خیبر مین

اکثر سخت پہاڑ اور درے واقع ہین جانب شرق حدود ضلع پشاور - مغرب ننگنہار شمال دریا کابل جنوب کوہ آفریدے سلسلہ کوہ سفید سے اسکی حدود ملتی ہین اکثر قوم آفریدی اس سخت علاقہ مین سکونت پذیر ہین راہ کابل و پشاور ان پہاڑون سے متصل جمرود نکلکر پشاور کے

ملک مین داخل ہوتا ہے - سارق اور راہزن لوگون کی بلجا ہے ؛

ملک ننگنہار خواہ ننگہار

خیبر سے مغرب و دریای کابل سے جنوب کوہ سفید سی شمال علاقہ کابل سے مشرق واقع ہی یہہ علاقہ زرخیز اور آبادہی انار اور دیگر میوہ ننگہار کے مشہور ہین نامی قصبہ اور دیہات اس علاقہ کے حسب ذیل ہین جلال آباد لعل پورہ باسول ہزارناو بعضے لوگ اس ملک کے اصلی حدود دریا کابل سے شمال دو رنگ تصور کرتے ہین اور بموجب قول انکی علاقہ کامہ اور مہمند نیسو دبلکو نرط اور لغمان بہی مجمعاً حدود ننگہار مین داخل ہین وجہ تسمیہ ملک ننگہار لفظ نونہار یعنے نو نہرین یا نو کالان دری بتلاتی ہین لفظ نونہار بسبب کثرت استعمال اور زخرابی زبان پشتو ننگہار مشہور ہوگیا قوم مہمند اور شنواری - صافی وغیرہ اور شرقی حصہ مین آفریدی آباد ہین اوس ملک مین ریشم سفید اور کپاس کی روئی اور راون اور برنج باریک میوہ جات انار وغیرہ پشاور اور کابل کی طرف ہو یاری لیجاتی ہین اور باہر سے چرم بجنسہ اور نیل اور اموال مصنوعات انگریزی لیجانے سے تجارونکو فایدہ ہوتا ہے راستہ کابل اور پشاور کا جلال آباد ہوکر آتا جاتا ہے حال مین یہہ ملک زیر حکومت امیر کابل ہے

علاقہ تیراہ

ایک بہت خوش ہوا جگہہ ہے گرچہ اصلی تیراہ مختصر موقع پہاڑون کی اوپر میدان جگہہ پر واقع ہی الا جو قومین اوسپر دخیل ہین اونکے جملہ مقبوضہ ملک ملحقہ کا ذکر اسکی شامل ایک حلقہ مین مناسب ہے اس علاقہ کے شمال مین حدود ضلع پشاور اور علاقہ خیبر ننگہار مغرب مین کوہ سفید اور کوہ راجگال خواہ راجگہر جنوب مین ملک بنگش متعلق ضلع کوہاٹ مشرق کوہ خٹک جسکے شرق دریا سندھ واقع ہے اس ملک کے حصہ شمالی اور شرقی پر قوم آفریدی جنوبی اور غربی پر قوم اورکزئی قابض ہے جنکی جنوب قوم دومشت یا زیمخت آباد ہے زمینات زرعی سوای خاص تیراہ کے باقی ناہموار پہاڑون مین کم ہین گنج اور گندم اور جوونکی پیداوار کامل ہوتی

سے تلوار اور چھورا تیراہ کا ٹنے مین مشہور ہوتا ہے - ہردو قوم یعنے آفریدی اور اورکزئے جنگجو اور آپسمین جدا وتی ہین آب وہوا تیراہ کی معتدل اور صحت افزا ہے تیراہ کے جنوبی حصہ مین پہاڑ کے چوٹیان حسب ذیل سطح سمندر سے اونچے ہین چوٹی موسوم مرزیوغز ۷۹۴۰ - اور دوپا سر ۸۴۲۶۰ زاوغز ۹۲۸۰ فٹ

علاقہ کُرَم

دراصل کورم نام ایک نالہ کو ہے کا ہی اوسکے کنارون پر یہہ ملک واقعہ ہونے سے موسوم بہ کورم ہوا - اسکی شمال کوہ سفید غرب کوہ تعبوہمنہ قوم منگل جنوب ملک خوست شرق علاقہ اورکزئی و بنگش واقع ہی کوہ سفید کی جانب جنوبی مشہور درے موسوم **شلوزان ملگونا - نریران - کڑان - بیوہاڑ - اریوب** اس علاقہ کے متعلق ہین زمین زرعے زرخیز اور پانی رود کورم سی سیراب پیداوار مکئے اور چاول بکثرت ہی میوہ جات سے انگور سیب انار وغیرہ ہوتن و دیگر اطراف کو فروخت کیو اسطی ملکی اور باہر کے تجار لیجاتے ہین اس ملک کی مغربی حصہ مین بمقام آریوب قوم جاجی سنی مسلمان اور پیوہاڑ سے نیچے اکثر قوم توری اور کچھہ بنگش رافضی آباد ہین اور اوپر کے پہاڑ ون مین قوم منگل و جکنی بستی ہین کوہ سفید مین چوب عمارتی دیودار زیتون وغیرہ عمدہ قسم کے ہوتے ہے - اس مشہور پہاڑ کے مغربی چوٹی سطح سمندر سی قریب سولہ ہزار فٹ کی اونچی ہی ہمیشہ برف سی سفید نظر آتا ہے اسلئے اسکا نام کوہ سفید اور دسپینہ غر ہے

ملک خوست

علاقہ کورم سے جنوب واقع ہے جسکے مغرب کوہ جدران جنوب و مشرق کوہ وزیران ممیت خیل وحسن خیل ہی - اس ملک کی چارون طرف بطور حلقہ کے پہاڑ واقع ہین بیچ مین غربی و شرقی طویل اور جنوبی و شمالی عریض مسطح میدان ہی کوہ جدران سی رود شمل نکلکر اس ملک کے وسط مین مشرق رو بہتی ہی اکثر علاقہ اس سے اور کچھہ چشمون کے پانی سی سیراب ہوتا ہے

ملک مین داخل ہوتا ہے - سارق اور راہزن لوگون کی ملجا ہے ؛

ملک ننگنہار خواہ ننگہار

خیبر سے مغرب دریای کابل سے جنوب کوہ سفید سی شمال علاقہ کابل سے مشرق واقع ہی یہہ علاقہ زرخیز اور آبادہی انار اور دیگر میوہ ننگہار کے مشہور ہین نامی قصبہ اور دیہات اس علاقہ کے حسب ذیل ہین جلال آباد لعل پورہ باسول ہزار ناؤ بعضے لوگ اس ملک کے اصلی حدود دریای کابل سے شمال دور تک تصور کرتے ہین اور بموجب قول اونکی علاقہ کامہ اور مہمند نیسو دیلکہ کونرٹر اور لغمان بھی مجمعًا حدود ننگہار مین داخل ہین وجہ تسمیہ ملک ننگہار لفظ نونہار یعنے نو نہرین یا نو کالان دریی بتلاتی ہین لفظ نونہار بسبب کثرت استعمال اور خرابی زبان پشتو ننگہار مشہور ہوگیا قوم مہمند اور شنواری - صافی وغیرہ اوسکے حصہ مین آفرید آباد ہین اوس ملک مین ریشم سفید اور کپاس کی روئی اور اون اور برنج باریک میوہ جات انار وغیرہ پشاور اور کابل کی طرف بیوپاری لیجاتی ہین اور باہر سے چرم پختہ اور نیل اور اموال مصفا انگریزی لیجانے سے تجارونکو فایدہ ہوتا ہے راستہ کابل اور پشاور کا جلال آباد ہوکر آتا جاتا ہے حال مین یہہ ملک زیر حکومت امیر کابل ہے

علاقہ تیراہ

ایک بہت خوش ہوا جگہہ ہے گرچہ اصلی تیراہ مختصر موقع پہاڑون کی اوپر میدان جگہہ پر واقع ہی الاجو قومین اوسپر دخیل ہین اونکے جملہ مقبوضہ ملک ملحقہ کا ذکر اسکی شامل ایک حلقہ مین مناسب ہے اس علاقہ کے شمال مین حدود ضلع پشاور اور علاقہ خیبر و ننگہار مغرب مین کوہ سفید اور کوہ راجگال خواہ راجگہہ جنوب مین ملک بنگش متعلق ضلع کوہاٹ مشرق کوہ خٹک جسکے شرق دریا سندھ واقع ہے اس ملک کے حصہ شمالی اور شرقی پر قوم آفریدی جنوبی اور غربی پر قوم اورکزئی قابض ہے جنکی جنوب قوم دومشت یا زیمخت آباد ہے زمینات زرعی سوای خاص تیراہ کے باقی ناہموار پہاڑون مین کم ہین گرنج اور گندم اور جو و مکئی کی پیداوار کامل ہوتی

سے تلوار اور چھورا تیراہ کاٹنے مین مشہور ہوتا ہے - ہر دو قوم یعنے آفریدی اور اورکزئی جنگجو اور آپسمین عداوتی ہین آب و ہوا تیراہ کی معتدل اور صحت افزا ہے تیراہ کے جنوبی حصہ مین پہاڑ کے چوٹیان حسب ذیل سطح سمندر سے اونچے ہین چوٹی موسوم مرزیوغر ۷۹۴۰ - اور دُوپاسر ۸۴۶۰ زاوغر ۹۲۰۰ فیٹ

علاقہ کُرم

دراصل کورم نام ایک نالہ کو ہے کا ہی اوسکے کنارون پر یہہ ملک واقع ہونے سے موسوم بہ کورم ہوا - اسکی شمال کوہ سفید بہ غرب کوہ مقبوضہ قوم منگل جنوب ملک خوست شرق علاقہ اورکزئی و بنگش واقع ہی کوہ سفید کی جانب جنوبی مشہور دَرے موسوم شلوزان ملونا - زیران - کرمان - پیوار - اریوب اس علاقہ کے متعلق ہین زمین زرعی زرخیز اور پانی رود کورم سی سیراب پیداوار گندم اور چاول بکثرت ہی میوہ جات سے انگور سیب انار وغیرہ ہوتے ہین و دیگر اطراف کو فروخت کیواسطی ملکی اور باہر کے تجار لیجاتے ہین اس ملک کی مغربی حصہ مین بمقام اَرُیوب قوم جاجی سنی مسلمان اور پیوار سے نیچے اکثر قوم توری اور کچھہ بنگش رافضی اشد آباد ہین اور اوپر کے پہاڑون مین قوم منگل و جکنی بستے ہین کوہ سفید مین چوب عمارتی دیودار زیتون وغیرہ عمدہ قسم کے ہوتے ہے - اس مشہور پہاڑ کے مغربی چوٹی سطح سمندر سی قریب سولہ ہزار فیٹ کی اونچی ہی ہمیشہ برف سی سفید نظر آتا ہے اسلئے اسکا نام کوہ سفید اور سپینغر ہے

ملک خوست

علاقہ کورم سے جنوب واقع ہے جسکے مغرب کوہ جدران جنوب و مشرق کوہ وزیران ممیت خیل و حسن خیل ہی - اس ملک کی چارون طرف بطور حلقہ کے پہاڑ واقع ہین بیچ مین غربی و شرقی طویل اور جنوبی و شمالی عریض مسطح میدان ہی کوہ جدران سی رود شمل نکلکر اس ملک کے وسط مین مشرق رو بہتی ہی اکثر علاقہ اس سے اور کچھہ چشمون کے پانی سی سیراب ہوتا ہے

گندم ربیع مین اور چاول خریف مین بہت پیدا ہوتے ہین اس علاقہ کے حصہ مغربی مین قوم
اسمعیل خیل - پیران لغاڑی - حیدر خیل - منڈو زئی اور وسط مین بڑ بہ - مردیخیل
- متون مشرقی مین لکٹن - زکی خیل - قدم لنڈر صادق آباد مین گوشہ مغربی
وجنوبی دامن کوہ مین قوم تنٹی اور اوسکے مشرق قوم گرز بز سکونت پذیر ہے قوم لغاری
اور کچھہ گربز وتنی پیشہ سوداگری رکہتی ہین باقی جملہ اقوام زراعت کار ہین اس ملک مین
سوای فرقہ لغاڑی باقی قومون مین دو جنبہ ہوکر دشمنی واقع ہی ایک جنبہ تور گندی - دوسرا
اسپین گوندی جن کی آپسمین اکثر لڑائی ہتی ہی - تماکو خوست کا مشہور اور روغن زرد و برنج
اور نمد اکثر قوم لغاڑی فروخت کیواسطی ضلع بنون اور دیگر اطراف کو لیجاتے ہین اور
نمک سبز وزیر لوگ وہان لیجاکر فایدہ اوٹہاتے ہین اوس ملک مین باہر سے نمک اور نیل
واسباب آہنی وچرمی وپارچہ سفید جاوی تو قدرے فروخت ہوتا ہی فی الحال یہہ ملک
معہ علاقہ کورم متعلق ریاست کابل کے ہے ؛

علاقہ وزیرے

نہایت وسیع ہے یہہ قوم پہاڑون مین منتشر ہے اور اکثر کیشردی مین گذارہ کرتے ہے
صرف قوم مسعود اور کچھہ اتمان زئی اور قلیل احمد زئی ایسی ہین کہ جو پہاڑون مین کوٹھے
واسطے سکونت کے رکہتی ہین - گرچہ ملک مقبوضہ وزیرے مین آبادی اِن کی گنجان نہین بلکہ
متفرق مواقع پر پھیلے ہوئے بستی ہین الا اوس کو ہے ملک کے حدود جنپر انکے دخل کا اثر

ہی حسب ذیل ہین مشرق حدود ضلع کوہاٹ اور بنون اور کوہ بھٹنی جو حدود ٹانک ضلع دیرہ اسمعیل خان
سے ملا ہوا ہی جنوب درہ گومل مغرب علاقہ قوم جزوئی ملحقہ کوہ بیرمل شمال علاقہ زرگون اور
علاقہ خدران ملک خوست وکورم اور حدود ضلع کوہاٹ واقع ہین آن حدود کے اندر قوم
وزیرے متفرق رہتی ہی فرقہ درویش خیل یعنے اتمان زئی واحمد زئی وزیر اکثر باہم مخلوط رہتی
ہین اور مسعودون کا اپنا علیحدہ علاقہ ہے ہر ایک قوم کی پہاڑ مین اپنی اپنی زمین منقسم ہے سواے

علاقہ کانی گرم شوال و مرغہ و بیرمل کے باتے جگہہ زمینات زرعی کم واقع ہین ملک انکا ام
جسکے حصہ جنوبے و مغربی مین بڑی اونچی اونچی پہاڑ ہین سب سے اونچا پہاڑ علاقہ مسعودون مین کوہ
پیرغل ہے جسکی بلندی سطح سمندرسی ۱۱۵۸۳ فیٹ اونچی ہی ان پہاڑون مین درخت چیڑ اور
دیودار چوب قابل عمارت بہت ہین چنانچہ نشتر کے بلہا چوبی اس علاقہ سے بنون اور ٹانک کیطرف
بہت آتے ہین علاقہ وزیری کی جنوبی طرف کوہ وانہ ہے جسکی ملکیت کا نازع ہے وزیری اپنا
حق بتلاتے ہین قوم دوتانی خود دعویدار ہے بموسم سرما دوتانی اور گرما مین وزیری قابض ہوتے
ہین اور سلیمان خیل پوندہ بھی وہان آتی ہین ملک وزیری کی زیادہ تفصیل آئندہ لکھی جاویگی

علاقہ دوڑ اندر حلقہ ملک وزیری

متصل حدود مغربے ضلع بنون رود توچی کی دونون کنارون پر واقع ہے اسکی چار و اطرف قوم وزیری
کا ملک ہے اور بیچ مین درہ توچی کی اندر قوم دوڑ بستی ہے حصہ مغربے مین شاخ ذرنہ خیل ہمزا ئیکے
ملخ وسط مین تپیسی شرقی متصل حدود ضلع بنون قوم حیدرخیل سوخیل تحیدک آباد ہے
رود توچے سی سیرابی زمینات زرعی ہوکر پیداوار کامل ہوتی ہے تماکو روغن زرد مویشے اس
علاقہ سے بنون کو فروخت کیواسطے لاتی ہین اور یہان سی پارچہ سفید سوسی تمک اندر لیجاتے ہین
درہ گول سے جنوب

علاقہ شیرانی ھی

جسکے مغرب رود ژوب متصرفہ قوم کاکڑ اور مندوخیل اور مشرق حدود ضلع ڈیرہ اسمعیل خان گرنبہ
کلاچی واقعہ ہے اس کوہی علاقہ کے شمالی حصہ مین قوم حسن خیل وسط مین ابوخیل جلوانی اور
اور جنوبے مین ہریپال شاجہانشیرانی بستے ہین علاوہ اونکے قوم بابڑ اور اوشترانی بھی -
شرقی بائل جنوبے مین آباد ہین - شیرانیون کے علاقہ مین کوہ تخت سلیمان سطح سمندسی قریب بارہ ہزار
فیٹ اونچا ہی اوسی موقع کے سبب سے تمام سلسلہ متعلقہ اسکی کا کوہ سلیمان نام مشہور ہوا علاقہ شیرانی اور
اوشترانی سی جنوب تالہ کوہی موسوم و ہوہ سی لیکر ضلع ڈیرہ غازیخان کے ملحق الحدود مغربے پہاڑون

مین قوم بلوچ کے شاخین حد ملک سند تک اسطرح آباد ہوتے چلی گئی ہین کہ حدود و منزو وسی قوم کسرانے
وانسی جنوب بزدار - وغیرہ میدان شرقی سے مغرب کوہی ملک مین قوم قیزی اور اونسے جنوب لکھی آباد ہین

ملک کاکڑان

یہہ قوم بھی مثل قوم وزیری ایک وسیع پہاڑی ملک پر قابض ہی مگر مشہور اور عمدہ علاقی ان مین مین -
اول - رود ژوب شمالاً و جنوباً بہت طول اور عرباً و شرقاً کم عریض اسکی دونو کنارون پر قوم مندوخیل
وکاکڑ کے دیہات آباد مین زمین زرعی گرچہ عمدہ مگر اوس کثیر قوم کیواسطی بہت تہوڑی ہی آور دوسرا علاقہ
بورزئی - برشور - گنجوغنی اور نیز کوئٹہ جسکی حدود سے راستہ درہ بولان بامین قندہار و شکارپور
جاتا ہی علاوہ انکی اور گرد نواح کے پہاڑون مین اکثر انکی آبادی متفرق نظر آتے ہی مشرقی حدود اسکے
کوہ شیرانی بلوچون سے و ترک ملتی چلی گئی ہین قوم موسی خیل اور ایشوٹ افغان قوم کسرانے بلوچ کے پہاڑون
سے مغربی جانب محاذ حدود ضلع دیرہ غازیخان تک جا آباد ہوئی ہین انکی علاقہ سے گوسفند اور
مویشی خرید کر باہر لیجاتے ہین اور باہر سے پارچہ سفید کے سوداگرے سفید ہی کاکرستان کا مفصل جغرافیہ
آئیندہ اس قوم کے حال مین لکھا جاویگا

تمہید

اوس قدر علاقون کا ذکر جو بسبب ملحق الحدود یا قریب ہونے سرحد سلطنت انگریزی کی ضرورت تہا علاقہ وار
بقید حدود اربعہ و پتہ قوم مسکونہ مفصل کیا گیا - باقیماندہ افغانستان مغربی کا گرچہ علاقہ وار حال معلوم
ہے مگر بخوف طوالت اسقدر باریک تفصیل کو چہوڑکر چار بڑے مشہور شہرون کا حلقہ وار ذکر کیا جاتا ہے

اول شہر کابل

افغانستان مغربی کا دار الخلافت یہی شہر ہی ۳۴ درجی ۱۰ دقیقہ عرض شمالی اور ۶۹ درجے ۱۵ دقیقہ
طول شرقی مین دریا شوری سوا چھہ ہزار فیٹ بلند - دورویہ دلچسپ میوہ جات کے باغ اور پہولوان
کے جنگل کے مابین تین میل کی گردی مین تخمیناً ستر ہزار آدمیون کی بستی ہی اور جنوب شرقی مین ایک
چہوٹی سی پہاڑی پر بالاحصار کا قلعہ ہے اور مغرب جنوبی مین اکبر بادشاہ کی دادا محمد بابر کی قبر

سے آبادی اس شہر کی گنجان اور تنگ ہی اور طویل ہے جنوبی و شمالی جانب مغرب و جنوب حلقۂ کوہ
اور شمال و مشرق باغات اور میدان حصہ شمالی مین دریا روان ہی اس شہر مین دو نامی بازار مین
ایک شور بازار دوسرا چتہ بازار یعنی چھت سی پٹا ہوا جسمین چار چوک چارسو کی طرح بارونق اور خوش
قطع ہین مگر میلہ اور غلیظ بستے ہین واسطی آرام مسافران سوداگران اس شہر مین پانچ سرائی مشہور ہین اول
سرای کہنہ جبار خان دویم سرائے نو جبار خان جسمین اکثر سوداگران پوینده میان خیل وزدکش ہوتے ہین۔
سوم سرای محمد تقی جو سوداگران قندہاری کیواسطی ہی۔ چہارم سرای وزیر محمد اکبر خان وسیع اور ہر دو
واسطی عام سوداگران موجود ہی پنجم سرای [illegible] جسمین کہ ہندو وغیرہ سوداگر رہتی ہین اگرچہ کل افغانستان
مین گرمی و سردی بلندی اور پستی پر منحصر ہے یعنے کوہستان اور بلند مقامون مین تو برف اور نہایت
سردی اور نشیب و ریگستان جگہون مین گرمی رہتی ہی۔ الا کابل کی ہوا معتدل ہی نہ بہت سرد اور نہ بہت
گرم سہ ماہ تک برف پڑتی ہے جس سی کوئی کوئی راستہ بھی بند ہوجاتا ہی موسم بہار مین کابل تا باد [illegible]
ہی یہہ مقام خوب تجارت گاہ ہی ہندوستان ایران ترکستان بلکہ روس کا مال بھی بطور سوداگری اسجگہ
آتا ہی۔ کابل سی چالیس میل شمال چار سو فیٹ بلند ایک پہاڑ کے آلنگ مین تخمیناً دو سو گز بلند اور ایکسو گز
چوڑا ریگ یعنی بالو کا انبار پڑا ہی جب کبھی اوسپر کوئی آدمی چڑھتا ہی یا ہوا زور سے لگتی ہی تو اوس بالو
کے درمیان سی نقاری اور نفیرے کی صدا نکلتی ہی وہانکی لوگ اوسکو ریگ روان کہتی ہین اور اوسکے
پاس ایک غار ہی اوسی شیعہ مذہب امام مہدی کا مکان بتاتی ہین کابل کے میوون مین سی توت اور شاہ توت
اس کثرت سے ہوتے ہین کہ اوس موسم مین اکثر غربا اونسی شکم پری کرکے اوقات گذاری کرلیتی ہین اور اونکو
خشک کرکے عرصہ تک کہاتی اور دور دور فروخت کیواسطی لیجاتی ہین شہر کابل کا سوائی پیداوار چہاردہ میدان
لوہگر و دیگر نواحات علاقہ کوہ دامان جو جانب شمال مسکن قوم ہمند صافی جزوی کاکڑ ناصر سلیمان خیل
تہاک غلزائی و سید تودیگان وغیرہ کا ہی بطور زراعت گاہ کے ہے اکثر اجناس ضروری اوس علاقہ
سے شہر مین آکر فروخت ہوتی ہین

دویم غزنین

جسکو زمانہ قدیم مین زابل کہتی تھے۔ یہہ مشہور شہر کابل سے ستر میل جنوب دریا شور سے پونے آٹھہ ہزار

فیٹ بلند سوا میل کی گرد مین خندق اور کچی شہر پناہ کی درمیان پندرہ ہزار آدمیون کی آبادی ہی - شہر کے
حصہ شمالی مین قلعہ ہے - قدیم شہر تین میل کی فاصلہ پر گوشہ مشرق وشمال مین بہت لنبا چوڑا بستا تہا ۱۱۵۵ء
عیسوی مین جسکو سات سو پندرہ برس ہوئی علاء الدین ملقب جہان سوز غوری نی اوسی غارت کیا اور
غزنین قدیم مین جسی سلطان محمود غزنوی نی ہندوستان کو فتح کرکے آباد کیا تہا شہر اور روضہ سلطان
محمود کے درمیان صرف دو مینار سو سو فیٹ بلند بلندی رہگئی ہین اوس صاحب ہمت بادشاہ کی مقبرے کے
تعظیم یہان تک ہی کہ جاہل افغان بہی دور سے پا برہنہ ہوکر بہت عاجزی سی اوسمین داخل ہوتے ہین -
صندل کی دروازہ ون کی جوڑی اٹہارہ فیٹ بلند جو سلطان محمود غازی بت خانہ سومنات کی پہاٹک سے
اوکہاڑ لیگیا تہا اسی مقبرے مین لگی تہی - انگریزی فوج اپنی توپانی ظاہر کرنے کے لئے ۱۸۴۲ء کو کابل سی
پہرتے وقت اوسی پہر ہندوستان کو لی آئی اب وہ آگرہ یعنی اکبر آباد کے قلعہ مین رکہی ہین آبادی
اس شہر کی گنجان بازار و کوچہ تنگ اندر شہر کے اکثر دیگان فارسی بان اور ہندو آباد ہین نواح شہر کا
سر سبز اور ہر طرف باغات ہین شہر کی متصل مغربی جانب شمال سی جنوب کو رود غزنین جاری ہی آب
وہوا اس جگہہ کی معتدل اور صحت بخش ہی جس علاقہ مین شہر غزنین واقعہ ہی اوسکا نام شلگر ہے حدود
اربعہ اس وسیع علاقہ کے اسطرح پر ہین جانب مغرب کوہ ہزارجات مشرق کوہ زرمت مشرق شمال
کوہ خروار جنوب مایل مشرق کوہ کٹہ واز اور گوشہ مغربی وجنوبی مین تا حد قندہار میدان چلا جاتا ہی
اسمین سی ایک پہاڑی مغربی حصہ کا نام واغند ہی ملک شلگر زرخیز اور نہری ہی شہر غزنین اسکے
حصہ شمالی مین واقع ہے اکثر مالکان اور ساکنان اس علاقہ کے قوم اندڑ غلزائی ہین سوداگران
پیوندہ موسم گرما ہندوستان سی جاکر اس علاقہ شلگر مین قیام پذیر ہوتے ہین

سویم قندہار

جسکا نام سنسکرت مین گندہار رکہا ہی کابل سی تخمیناً دو سو میل سے کچہہ اوپر گوشہ مغرب وجنوب مین وایے
شور سی ساڑہی تین ہزار فیٹ بلند تین میل کی گردی مین خندق اور شہر پناہ خام کے درمیان
تخمیناً ساٹہہ ہزار آدمیون کی آبادی ہی - اس شہر مین بہی ایک خام قلعہ جانب شمال موجود ہے

جسکو یہاں کی لوگ ازگ کہتی ہین اور غربی جانب اندر شہر کے خرقہ شریف اور مقبرہ احمد شاہ ابدالی
جو بصورت اور منقش قابل دید ہی چار سو یعنی چوک بازار پچاس گز چوڑا گنبد سے پٹا ہے مزارع اگر
شہر کا رود ارغنداب کی پانی سی جو کوہ ہزارہ جات سی آتا ہی سرسبز اور شاداب خصوص جانب
شمال دو میل تک جہان خانقاہ بابا ولی صاحب قندہاری ہی باغات اور درختان سرسبز دلکش
مین رنگارنگ کی طیور بولتی ہوئی سنکر انسان کو فرحت حاصل ہوتی ہی عموماً سکنا ہی اس شہر کے قوم
درانی بابڑ کاکڑ ہندو خروٹی فارسی بان وغیرہ ہین سوائی رود ارغنداب کی رود
ترنک بہی مشرق سی مغرب کو بہتی ہوئی علاقہ قندہار کے ایک جزو کو سیراب کرتی ہی پیداوار سوجات
ہر قسم اور کپاس عمدہ اول قسم کی تماکو قندہاری مشہور اس علاقہ مین پیدا ہوتا ہے قندہار سی مشرق ارغستان
کے علاقہ مین اور نیز شمال خاکریز کے علاقہ مین گندم اچھی ہوتی ہی کوہ شمالی مین معدنیات سی ان چیزوں کے
کانین معلوم ہوئی ہین اول کان طلا جو شہر سے ڈیڑہ میل کے فاصلہ پر شمالی جانب گوتل مورچہ اور
پہاڑی مقصود شاہ کے مابین واقع ہی اس کان کا سونا بہت اعلی قسم کا ہی الا بسبب عدم سررشتہ کار
تہوڑا نکلتا ہے دوسری کان فاد زہر معدنی جسکو اس پہاڑ کی نام سے جسمین پیدا ہوتا
ہی سنگ شاہ مقصود کہتی ہین اور اس سی زرد وغیرہ الوان دو اقسام کے اچھی قیمتی سنگ نکالکر اکثر دستے
تسبیح وغیرہ بنائے جاتے ہین شاہ مقصودی تسبیح عموماً ایک روپیہ سی دو پر مگر اعلے قسم کی سو روپیہ تک بہی
فروخت ہوتی ہی اور اوسی پہاڑ مین ایک قسم کے سفید مٹی جسکو عرق شاہ مقصود بولتی ہین بہت باخاصیت
نکلتی ہی اور نیز سرمہ و زاک ہرگونہ کی و سرب و سنگ اتابک و ابرق و مومیائی وغیرہ انواع سنگہائے
بہی سلسلہ کوہ شمالی مین موجود ہین اور گچ بہی کار آمد بنا عمارات ایسی مفید چیز اس علاقہ مین ہی کہ جسکی
گرم بازاری نی دکان گچ آہک کو سرد کر دیا اور کان نیلہ طوطا معدنی و زاک ہرگونہ و پہٹکری معدنی و
نوشادر کانی و گوگرد و سرمہ و اکثر اقسام کی عمدہ پتھر اور نمک آبی کوہ برکسری مین جو علاقہ قندہار سے مغرب
اور سیستان سی مشرق واقع ہی بہت افراط سی ہین شہر قندہار مشہور تجارتگاہ ہی لوگ اہل دول قوم بابی درد دیگر
افغان اور سیدان پشین اور پارسی بان قندہار کے صاحب ہمت سوداگر ہین آب و ہوا اس شہر کی گرچہ عمدہ نہیں

مگر نافص بہی نہین ہی تہرمامٹر یعنے مقیاس الموسم مین جاڑی کی دنون مین بوقت دوپہر بارہ - ۴۹ درجہ برابر موسم گرما ۹۰ درجہ پر رہتا ہی گرمی ور سردی موسم مین ان دو درجون کے مابین ہتی ہی واسطی آرام تجارون کے چند سرای موجود ہین اور منڈئی موسوم گنج بازار مین ہر قسم کے مویشی اور پیدا وار زرعی دنبہ وغیرہ فروخت ہوتے ہی ریشم قندہار کا عمدہ مگر بسبب کم شوق مخلوق کم پیدا ہوتا ہی ؛

ہرات

جسکو پرانی کتابون مین ہری بہی لکہا ہی کابل سی کچہہ کم پانسو میل مغرب خندق اور دوہری شہر پناہ مضبوط کی درمیان بجاس ہزار آدمیون کی آبادی ہی غلیظ کوچہ تنگ بازار محرابی چہت سی پٹا ہوا جو کہ گنبد کے تلی آبادی اس شہر کی نشیب مین ایک پشتہ کی متصل واقع ہی ہرین سبب دور سی نظر نہین آتا اکثر پارسی بان اور درانی افغان اسمین آباد ہین علاقہ ہرات کی زمین سرخ نما ہی مغرب مین تخمیناً ڈیڑہ منزل کوہ سیاہ کا سلسلہ طویل جنوبی و شمالی سرحد افغانستان اور ایران پر واقع ہی اس سی غرب افغانون کی حکومت اور آبادی نہین ہی ادہر پہاڑ کی مشرقی ہار و غیرہ اطراف سی دو پانی جاری ہیکر علاقہ ہرات کو سیراب کرتے ہی ہرات سے اچہی قالین درسند نمد و نوشک اور کُرکی و خرمائی برک آور کرکے نیم تنی نا بافتہ بطرز نمد کی قالبی مع آستین آور رفنا و یزد و دیگر پشمینہ وا بریشمینہ اجناس عمدہ بنکر دور تک جاتی ہین اور السی کی سن سی پارچہ نانکہ بہت عمدہ بنتا ہی اور غدک نخی بہی مشہور کپڑا ہی پستہ اور بزغنج اور ہبینگ و زرشک و سماق و تخمن وغیرہ اسی علاقہ کی پہاڑون مین پیدا ہوتی ہین اور ابریشم ہے یہان کیڑون سی بہت عمدہ بکثرت پیدا ہوتا ہی اور رخودن کی معدن ہرات مین بڑی عمدہ مفید عام چیز ہے اور نمک آبی ہرات کا بہت اعلی اور سرمہ ہراتی ضیا بخش بصر و سرمہ اصفہانی سی بہتر ہے پیدا وار زرعی اور ہر قسم میوجات سب افغانستان مین سی ہرات کی اول نمبر ہین خصوصاً انگور جو شصت قسم کا بتلاتی ہین کپاس ہرات نی امریکہ کی برابر سنی جاتی ہی اور گندم نہایت اعلی قسم کے پیدا ہوتے ہے اور کوکنا یعنی پوست نہ رعی ہرات کا مشہور ہے شراب خام اور پختہ ہرات رشک بادۂ قلار شیراز و نہایت عمدہ کیفیت دار بیان کرتے ہین ؛

ذکر دیگر قصبجات مشہور

کابل مین جلال آباد لال پورہ تشقند چہار باغ سلطان پور بالہ باغ دیہہ سبز جسکے خربوزہ مشہور ہے دیہہ نجی

بی بی مارو زنبہ گلکان قرہ باغ آغا سرائے خواجہ سرائے شکردرہ گاہ درہ آستالیف استرغچ چاریکار پرزہ
یغمان دیہ مزنگ گذرگاہ دیہہ بوری قلعہ قاضی نگی سیدان لال اندر کٹہ سنگ شیوکی مینی حصار چہار آسیا
بابوس کلنگار درعون شہر دیہہ نوباغ سلطان خوشی پیواڑ شکلوزان بہنے یادخواو شانہ یادخواو روغا
برکی برک برکی راجان سجاوند چرخ وغیرہ **غزنین میں** روضہ کلانی منگور شالیز وزرزو تاہ سنگ
رباط گلال گو گردیز سردیہہ یزل سر روضہ نانی وغیرہ **قندہار میں** کلات غلزئے دیہہ خوجہ بابا ولے
دیہہ ماسوس سیوان سر دیہہ باشمول کافانک قرص مزرعہ زاکر گریشک فراہ قلعہ بست وغیرہ
ہرات میں ایغر فراہ سبزوار اوبہہ بزنا باد گوترخان بوزہ آشکیوان تمزیک سباموشان زندہ جان
غوریان کوہسان وغیرہ مشہور ہیں

ندیان مشہور

افغانستان میں چھوٹی موٹی ملاکر بہت ہیں انمیں سے زیادہ تر مشہور دریا یہ ہیں سواتھہ دریا پنجکورہ رود باجوڑ اور
کابل میں دریا کونڑ دریا لغمان سرخ رود دریا غوربند رود لوگر رود میدان چمچہ مست وغیرہ ٭
غزنین میں رود غزنین رود سر دیہہ نہارہ وغیرہ یہہ تینوں ملکر آب ایستادہ نا ؤر کی میں پڑتے ہیں٭
قندہار میں ترنک رود ارغسان ڈہوری لورہ رود ارغنداب دریا ہیرمند خواہ ہیلمند رود دُرافشان
وغیرہ یہہ سب ندیان زرہ کی جہیل میں جو سیستان کی درمیان تخمیناً ایک سو میل طول ہوگی گرتے ہیں٭
ہرات میں فرہ رود خاش رود رود گز وغیرہ ہیں ان دریاؤں کا پانی ہاضم اور خوشگوار اور مچھلیاں بھی عمدہ قسم ہوتی ہیں٭

حال تجارت

افغانستان کی زیادہ تر سوداگری ہندوستان اور ترکستان سے ہے اور آخر درجہ کی کچھہ ایران سے بھی ہی از
اشیاء عامہ کی تفصیل جو افغانستان میں پیدا ہوتی ہیں یا بنتی ہیں اسطرح ہے٭

معدنیات سے

سونا چاندی لاجورد سرب لوہا سرمہ گندہک ہرتال پہٹکری جو دن نمک شورہ نوشادر نیلہ طوطیا مومیائی
زاک وغیرہ نکلتا ہے انمیں سے بعض ملک کے بند صرف ہوتے ہیں اور اکثر باہر کی تجارت کیواسطے لیجاتے ہیں٭

میوجات وغیرہ نباتات سے

روودنگ یعنی مجیٹھہ ہینگ کپاس تمباکو برنج میوجات سے کشمش مویز منقی آلوبخارا کشتہ خوبانی انار انگور ناشپاتی
تیرہ بادام پستہ توت خشک زرشک اور برنج غنج وکاکوتی وغیرہ اشیاء یہہ اشیاء تجار لوگ زیادہ تر باہر لیجاتے
ہین انہین سے مجیٹھہ علاقہ شلگر اور مقر اور ناوہ گلی اور نوخے اور کٹہ واز اور لوہگرا اور نواح غزنین اور
علاقجات قندہار مین پیدا ہوتی ہے مثل دیگر زراعات اوسکو زرعی زمین مین نالیان کہود کر بموسم بہار کاشت
کرتے ہین پانی اور روڑی اسکو ہمیشہ وقت پر پہونچاتے ہین اور زمستان مین واسطے محفوظ رہنے کی اسکو خاکپوش کر دیتے
ہین اور شروع بہار مین وہ خاک اوسکے اوپر سے دور کرتے ہین بعد تین سال قابل کام ہوتی ہے تب اسکو تیسرے سال یا چوتھے
آخر موسم خزان مین اوکہاڑ کر بیوپاریون کے ہاتہہ فروخت کرتے ہین عموماً نرخ اسکا موقع پر چار روپیہ تر کا اور
سات روپیہ خشک کا فی من ہوتا ہے خرچ اسکا پنجاب اور تمام ہندوستان مین واسطے سرخ رنگ کرنے لحاف وغیرہ پارچہ جات
کی بہت ہی ہی آو ہینگ یعنی انگوزہ جس بوٹی سے نکلتی ہی وہ خودرو ہی اور پہاڑون اور جنگل ہرات اور روزہ کی شکل اور
قد اس بوٹہ کا مثل بوٹہ اسپند عموماً تین فٹ سے چہوٹا ہوتا ہی اگلی روز اسکی شاخونکو بیچ سے اور تہوڑی تراش کر آتی ہین
اور پاس اسکی بیخ کی آس پاس کہود کر ایک بالشت نیچے کاٹتی ہین اور اوپر سے سنگچل بناکی دوسرے دن اوس تراش اور کاٹ سے
مثل افیون کی شیر نکلکر بطور چیپ کے ہینگ کی روڑی بنجاتی ہی اور اسکو اوتار کر بعد جمع کرنے کے بیوپاریونکے ہاتہہ
فروخت کرتے ہین مگر خالص ہینگ بہت کم آتی ہی اکثر لوگ اسمین آمیزش آرد نخود یا سنگ اور جو ابرق کے
نوع سے ہے سائیدہ کرکے لاتی ہین ؛

حیوانات مین سے

گہوڑی گوسفند جنگی اون بہت قد بلند اور گوشت ملذذ ہی سگ شکاری گربہ خانگی لمبی خوبصورت بالون والی رنگ برنگ
تجار لوگ لاتی ہین گہوڑے اکثر ہرات اور سرخس میمنہ اور اطراف خراسان مین اور ترکستان مین زیادہ قابل
سوداگری پیدا ہوتے ہین بلوچ گہوڑون کے اور سیدان شین بہی سوداگری بہت کرتے ہین گربہ ترکستان سے
اور سگ سبزوار قزہ کرم سبز سے لاتے ہین ؛

تفصیل اشیاء قابل تجارت بیرونی جو افغانستان مین بنتی مین

ترک خرمای - ترک شتری ترک کے ترک بوبنگی ترک ترک جو بی ہوتی نہین کی قسم اول مگر انلوار جہوری یعنی بڑا المباچھوری - سیلاوہ پوستین برنی و گوسفندی آرک جو بکری کی جت سی بنتا ہی قالین ہراتی گلم نمد جوراب دستانہ بشمی ابرشمی کپڑا رومی کا و اون کا رشیم فتا و یز کلاہ اچہی اچہی چکن چوغے کلابتونی و سادہ پتو ظروف مسی کیم جس سے جوڑے و بوتل وغیرہ بنتے ہین انمین کبھی پوستین اور چوغہ یا چکمہ برک شتری اونی پتو ہندوستان کو بہت آتی ہین ہراتی قالین ہندوستان مین بڑاتی کہلاتی ہین ایک قالین پر چہہ یا آٹھہ آدمی کام کرتے ہین بنانیوالی سی سو روپیہ ہراتی جو برابر آٹھہ آنہ سکہ سرکار انگریزی کی ہوتا ہی فی گز مربع لیا جاتا ہی اور ہندوستان مین سو پورہ روپیہ پر بکتا ہی چہوٹے سے نمد تہ روپیہ سے دس روپیہ تک موقع پر فروخت ہوتے ہین

افغانستان مین باہر سی

عموما یہہ مال آتا ہی یورپ سے ہشت دہات یعنی لوہا تانبا چاندی وغیرہ و کپڑا اونی اور روئی کا یعنی بانات ململ لٹھہ خاصہ وغیرہ اور بخارا سی ریشمی پارچہات کنا و یز و دیگر اور روس سی سنجاب کلابتون سمور وغیرہ ہندوستان سی کپڑا روئی کا اور ریشمی گلبدن و کمخواب وغیرہ اور مخمل نیل درہ غازیخان او رملتان وسندہ سی گرم مصالح اور وہ اشیاء جو پشاور سی بجتی ہین اور ایران سی قالین اسپ اور ظروف وغیرہ آتی ہین محصول اوس مال پر جو باہر سی آوی فیصدی عیوض مقرری جسکو چہل یک کہتی ہین اگر در اصل اس سے زیادہ لیا جاتا ہی

کاروان کے بڑی راستی

افغانستان مین یہہ ہین - ایران سی طہران و مشہد ہوکر ہرات کو ترکستان مغربے سے بخارا اور مرو اور مرغاب ہوکر ہرات کو ترکستان شرقی سی بخارا کرشی بلخ اور خلم ہوکر افغانستان کو جو پنجاب سے پشاور ہوکر کابل کو یا بخران سمندر اور سندہ سے براستہ درہ بولان قندہار کو پنجاب سے درہ اسمعیل خان ہوکر براستہ درہ گومل غزنین اور قندہار کو ؛

افغانستان مغربی سی

جن دروں کے رستی سوداگر دریاء سند یعنی اباسین کیطرف آتی ہین اونمین سی بڑی دروں کے تفصیل یہہ ہی درہ بولان
درہ گومل اور درہ بند سا ہمنی ڈیرہ اسمعیلخان کے درہ کورم محاذ بنون کے درہ تاہترہ اور آبخانہ پشاور
کیجانب شکارپور واقع ملک سند سے قندہار براستہ درہ بولان چار سو میل ہوگا یہہ درہ تخمیناً پچاس میل لمبا
ہی اور سال بہر نہایت رہتا ہی اکثر جگہہ وسط عرض اوسکا سو گز ہی اس درہ کی راستی قافلے کے تین دشمن ہین یعنی قوم
مری بلوچ اور قوم کاکڑ و ترین افغان کراچی کو افغانستان سی یہہ چیزین آتی ہین۔ مجیٹھہ ایک لاکہہ
بیس ہزار کی ہینگ بیس ہزار۔ ریشم ایک لاکہہ اسی ہزار کا اون دنبہ کی اکتیس لاکہہ پچاس ہزار کی گہوڑے
نو لاکہہ بیس ہزار کی میوہ ڈیڑہ لاکہہ کے بولان کی راہ سے اون اور ہینگ کم آتی ہی۔ جو قافلہ یہہ چیزین لاتا ہی
وہ قلات خوجہ دربر بکر ہوکر آتا ہی۔ سال مین دو دفعہ دنبون کی اون تراشی جاتی ہی۔ ہزارہ جات اور
دیگر تمام افغانستان کے کوہستانی علاقون مین بسبب کثرت رمہ ہا گوسفندان اون سفید اور خود رنگ کے پیدا اور بہت
زیادہ ہی کراچی سے بمبئی ہوکر انگلستان مین جاتی اور قدر مند ہونے سے اسکی آمد بہت ہوگئی ہی ہزارہ پرگنہ ہرات
اور متعلقہ قندہار مین اگر مالکانکو پیشگی دیا جاوی تو بارہ آنہ اور بروقت کاٹنی کی عہہ ر اگر اودہار یعنی قرض لیجاوے
تو عوضی من قندہاری قیمت دینی پڑتی ہی اٹہتالیس من قندہاری کا کرایہ جانے خرمے سی قندہار تک بیس ہی اور
اسیقدر قندہار سے کراچی تک لگتا ہی ڈیرہ اسمعیل خان سے درہ بند اور درہ گومل ہوکر غزنین تک تین سو بیس کا
راستہ ہی اور غزنین سی قندہار قلات غلزئی ہوکر دو سو بیس میل ہی اس درہ کے راستی قافلے کے قوی رہزن
مسعود وزیری اور قوم زلی خیل شاخ احمد زئی وزیری ہین یاد رہے عموماً آمد رفت اس راستہ پر سوداگران پوندہ
ہی درہ بند مین شیرانیون کا بہی خطرہ ہی درہ کورم کی راستہ تہوڑی بیوپاری آتی ہین یہہ راہ کاروان کے واسطے
پرخطر ہے قوم کابل خیل و حسن خیل شاخ اتمانزئی وزیری اور قوم طوری ہمیشہ مسافر مالدار اور قافلہ کی گہات مین
رہتی ہین بدون بدرقہ اعتباری اور مضبوط اس راستہ مال لیکر چلنا گویا اپنی آپ سے دشمنی کرنی ہی کابل اور
بخارا کو پشاور سے رستہ درہ تاہترہ اور آبخانہ اور خیبر کا جاتا ہی یہہ تینون رستے بمقام ڈکہ شامل ہوجاتی ہین
پشاور سے کابل تخمیناً ایکسو اسی میل ہی۔ اور بخارا تا بامیان ہوکر آٹہہ سو میل چالیس روز کا راستہ ہی۔ خیبر کے درہ

کی راستی قافلہ نہین جاتا قوم آفریدے کاروان کے سخت دشمن اگر محافظت کو ساتھ لے روپیہ بہی لیوین تو بہی لوٹ
لیتی ہین - اور امیر کابل اب اونکو کچھہ روپیہ نہین دیتا - دوسرے دو درون ہین سے دہ وتا ہرہ مین قوم ملاگوری
اور آسنجانہ مین ترک زئی ہمند رہتی ہین اگرچہ یہہ مردود قوم دل سے مال حرام کی پرہیز کم رکھتی ہین الا سعادت خان
لعل پورہ والا اپنی انتظام سے ان دو درون کو کہلا رکھتا ہی اور انمین سوار او پیدل سے محصول لیا جاتا ہی
پشاور سے کابل کو ان دو درون کا راستہ سال بہر اونٹ چلنی کی قابل رہتا ہی لیکن قافلی اکثر ماہ جنوری اور فروری
مین نہین چلتی - کابل اور غلزئی کی درمیان براستہ درہ سب سے اونچی جگہہ حاجی کک اور کالو دندان شکن
مین جب کاروان یا مسافر یہان پہونچے تو رسد ہمراہ لیجانی پڑتی ہی

تفصیل تجارت سالانہ جو پشاور کے درون کے راستی ہندوستان اور افغانستان کی باہم ہوتی ہے

اول ہندوستان اور پنجاب سے ان درون کے راستی بارہ لاکہہ چھہ ہزار کا مال اس تفصیل سے جاتا ہی روئے
اور آونے و ریشمی کپڑی ولایتی یعنی یورپ اور ہندوستانی پانچ لاکہہ دس ہزار کے موٹا کپڑا پنجاب سے ایک
لاکہہ چالیس ہزار کا شکر تری اور قند وغیرہ بہتر ہزار کا نیل ملتان اور ہندوستان سے ایک لاکہہ بہتر ہزار کا
- باقی چیزین یہہ ہین - کمخواب اور سونی کی تار سونی کی پٹی لونگ اور چرم - اور پائزار اور اکثر گرم مصالح
اور وہ چیزین جو بنارس سے آتی ہین - انگریزی روئی کا کپڑا ململ - لٹہ وغیرہ بخارا کو لیجاتے ہین - شکر تری
اور نبات کے لیجانے سے بہت فایدہ ہوتا ہی

دویم افغانستان سے

ان درون کے راستی پندرہ لاکہہ ستر ہزار سالانہ اس تفصیل سے مال آتا ہی ریشم اور ریشمی کپڑا بخارا کا - آٹہہ لاکہہ
سونا اور چاندی کی تار پتی اور چہوٹی اسی ہزار کی گہوڑے اور ٹٹو ترکستان سے ایک لاکہہ کے بادام و کشمش
کابل سے دو لاکہہ پچاس ہزار کے تلہ و طلا چار لاکہہ چوبیس ہزار کا باقی چیزین اکثر یہہ ہین سنجاب اور سمور روسی
اور چرم روسی و بخاری کابلی قناویز لومڑے اور بہیڑ کی پوستین چوغہ اور برگ شتری میوہ خشک اور
اور رنگ کے عمارتی لکڑی اور ہینگ یہہ دو آخر الذکر چیزین پشاور مین تہوڑی آتی ہین اصلی فیروزہ اکثر

نیشاپور سے نکلتا ہی اور افغانستان کی راستہ آتا ہی مصنوعی فیروزہ ہرات اور قندہار مین خاک سبز سے
بنائی جاتی ہین ✤

ذکر اقوام تجارت پیشہ

تجارت کے ساتھہ تجاروں کا ذکر لازم سمجھکر کیا جاتا ہی۔ افغانستان کے باشندون مین سی فارسی بان کابل اور
ہرات کی اور سیدان پشین اور قوم بابی شاخ غزغشت افغان قندہار کی مشہور اور صاحب ہمت سوداگر
ہین یہہ لوگ دور دور کے ملکون مین تجارت کی واسطے جاتی ہین خصوص فارسی بان اپنی پیشہ سوداگری مین
زیادہ محنتی مگر گران فروش ہین افغانستان کی لنبی چوڑی اور پوستین پوش اور عمامہ بند سوداگر سوائے ملک ہند کے
ملک روس اور ایران اور ترکستان مین اکثر بلکہ چین اور تبت اور روم مین بہی دیکہے جاتی ہین اوس ملک
مین مال تجارت کی آمد برآمد کی سبیل بذریعہ بار برداری شتران اور قاطران اور یابوان اور نرگاوان کے
ہے زیادہ تر ذکر کے لائق تجارون مین سی وہ الوالعزم فرقہ سوداگران ہی جنکو پوونده کہتے ہین پوونده بہ
لوحی لوگ ہی جنکی ایک جگہہ مستقل سکونت نہین ہوتی پوونڈون کے پاس بہت اونٹ ہین اونمین سے کوئے
بڑے سوداگر اور کوئی چہوٹے ہوتے ہین۔ جو دولتمندون سے لیکر فروخت کرتے ہین زیادہ تر مشہور فرقے انکے
پانچ ہین جو شروع موسم خزان مین افغانستان مغربی سی میدان کو آتی ہین اور پہر بہار کے موسم مین پہاڑ کو
واپس جاتی ہین اس تفصیل سی پہلی قوم ناصر پوونده جنکے چار فرقے ہین۔ گاؤ وال۔ گوسفند وال
۔ ناصر کم مال والہ۔ اور ناصر دولتمند جو شترِ وال ہین اس قوم مین سی تخمیناً پانچ ہزار آدمی معہ سولہ ہزار شتر
کے آتی ہین دوسرے قوم خروٹے اٹہارہ سو آدمی چہہ ہزار اونٹہہ لاتا ہی۔ تیسرے قوم میا خیل شاخ لوحانی
چودہ سو آدمی چہہ ہزار شتر۔ چوتہی قوم دوتانی چہہ سو آدمی چار ہزار اونٹہہ۔ پانچوین نیازی مٹی اور کنڈے
چہہ سو آدمی تین ہزار شتر لاتے ہین ان فرقون مین سی میاخیل پورانے سوداگر ہین اور سب سے پہلے انہون نے
تجارت سے دولتمندی حاصل کری جو باعث ترغیب باقیماندون کی ہوئی فی الحال اپنی محنت اور ہمت سے قوم خروٹے

اور روہانی دولتمندی ور دور دراز ملکون کی تجارت مین پہنچی جاتی ہین - عادت انکی یہہ ہے کہ موسم سرما ہندستان
کی طرف تجارت کیواسطے جاتی ہین - اور گرما مین افغانستان غربی اور ترکستان خراسان مین انکا بیوپار ہوتا
ہی اسطرحسی کہ تابستان مین ملک سلگر علاقہ غزنین اور علاقہ نغر مین کثیر دے لگاکر اپنی اہل عیال اور
مال مویشی غالباً آدمی چھوڑکر مال اور دہ ہندوستان کو واسطے فروخت بخارا اور ہرات وقندہار وغیرہ نواح کو
لیجاتی ہین - مال مویشی انکی میدان غزنین در علاقات غلزئی وزرمت وناور ہزارستان مین چرتے ہی جسکے عوض نذر
وہانکے حاکم کو نذرانی شتران وغیرہ دیتی ہین اور ان غالباً اور فارغ آدمیون مین سی کوئی نمک کی سوداگری
کرتے ہین کان بہادرخیل ضلع کوہاٹ سی نمک خرید کر غزنین اور زرمت کو لیجاتے ہین - خروٹی قندہار اور ہرات
کے مابین اکثر بیوپار کرتے ہین اور بخارا اور کابل کے بیچ مین بھی جب مغربی ملکون سے فروخت اور خرید کرکے
قافلے واپس آتی ہین تب ماہ اکتوبر جانب ہندوستان کی روانگی شروع ہوتی ہے علاقہ جات غزنین سے
کیشردیان اور کہاڑی بال بچے اور مویشی ساتھہ لیکر کاروان چلدیا اکثر براستہ درہ گومل کوہ سلیمان کو عبور کرکے
ملک امان ضلع ڈیرہ اسمعیل خان کی حدود مین جہان اچھی چراگاہ دیکھی دامن کوہ اور کنارہ دریاے سندھ پہاڑپور
وغیرہ نواح مین کیشردیون مین اپنی اہل عیال چھوڑکر بڑے قافلے ملتان کو جاتی ہین اور وہان سی اطراف
جنوبی اور مشرقی کو پھیل جاتی ہین کوئی بہاولپور کے راستی راجپوتانہ کو جاتی ہین - کوئی سرسہ اور دہلی
بنارس اور کلکتہ کو کوئی لاہور امرتسر کو - ان مین سی کئی سوداگرون کی مکان ملتان مین ہین اور
وہ لوگ موسم بہار تک جب درہ کھلتا ہی ملتان مین رہتی ہین - وہان اور کراچی مین دلالون کی معرفت
اپنا مال بیچتی ہین - اکثر پووندی اس سے بھی زیادہ مشرق اور جنوب کو واسطے نفع کے مال لیجاتی ہین کلکتہ اور
ڈہاکہ برہما تک مشرق کو اور جنوب بمبئی اور دیگر بڑے شہرون مین پووندون کی بی بہار شتر سوداگری بہت
دکھلائی دیتی ہین - شروع موسم بہار مین قافلون کی واپسی شروع ہونے ہے اور جو جنس تجارتی قابل منافع معلوم
ہوئی وہ خرید کر لاتی ہین کوئی کلکتہ اور بنارس و دہلی سی شتر بار کر لاتی ہین اکثر ورکے واسطے جہنگ اور
چنیوٹ مین موٹا کپڑا معرفت آڑہتیون کے تیار ہوتا ہی ماہ اپریل مین انہی متعلقونکو ہمراہ لیکر افغانستان بعز
قافلے روانہ ہونے لگتے ہین اور وہان موسم گرما کی قرارگاہ مین کیشردیان جا لگاتی ہین ہمیشہ ہر سال انکی آمد

رفت اسطرح رہتی ہی بسبب منافع گروہ پوندونکا روز بروز بڑہتا جاتا ہی چنانچہ علاوہ ان پانچ مشہور
زئون کی قوم اکاخیل غلزئی اور کچھہ سلیمان خیلون مین سے بہی پوندگرے کرنے مین راغب ہوئے ہین جیسا کہ
سردی اور سختی مین افغانستان کا ملک ور راستہ مشہور ہی اوسی کی لائق کا یہہ فرقہ پوندہ سوداگر پیدا ہوئی ہین اپنی
ہمت اور محنت سی اون سختیون پر غالب آکر گروہ سارقان و رہزنان کی مقابلی کی واسطی یاغستان
مین مسلح اور مستعد رہتے ہین اور بیوپار مین ایمان دار اور اکثر راست گو ہوتے ہین

علاوہ اسکے

قوم سلیمان خیل غلزئی یاسیان کی سوداگری اور قوم کاکڑ اور ہیر اور رشیحان علاقہ ورگون و قوم ہزارہ
و دیگر قومون مین سی بعضی لوگ اپنی ملک کے اندر سوداگرے قلیل کرتے ہین۔ اور ہند و قندہار اور ہرات اور
کابل کی دولتمند ہین مگر سب لوگ اونکو افغانستان مین کمینہ اور ناچیز سمجہتا ہے اسواسطی اونکو تجارت مین
وہ فروغ حاصل نہین ہوتا جسکے حاصل کرنے کی استعداد وہ رکہتے ہین

سبیل ترقی تجارت

مؤلف کی رائی مین یہہ ہی کہ ایک میلہ عام تجارت کا کسی موقع موزون پر گورنمنٹ کی سرپرستی سی مقرر
کیا جاوی کہ جسمین ہندوستان افغانستان ترکستان ایران و کشمیر و دیگر ملکون کے سوداگر اپنا اپنا مال لاکر فروخت
کرین اور یہانکا مال جو اونکی ملکون مین قدر مند ہو خرید کر لیجاوین۔ اس میلہ سے جو کچھہ فائدہ خیال کیا جاتا
ہے اوسکا بیان تب تک ذہن نشین نہین ہوگا جبتک اوس فایدہ عام کا نتیجہ دیکھا جاری مگر اسکی نظیر ملک
روس کی میلہ تجارت سے حاصل ہی۔ اوس ملک کو جو کچھہ اس میلہ کلان سی فایدہ حاصل ہوئے اوسکا بیان افغانستان
کی کتاب مین نہین کیا جاتا مگر اس ملک کی سوداگر اوس میلہ کو دیکھہ آئی ہین جب ہمارے ملک مین گورنمنٹ کی مہربانی
سے ایسا عام میلہ سوداگرے مقرر ہوگا تو اوس سے ملک کی بہبودی اور منافع تجارت کو بڑی مدد پہونچے گی باہر کا
وہ مال جو ہمارے ہموطنونکو بہت دقت سی بہی حاصل نہین ہوسکتا باہر کے سوداگر خود لاکر اس میلہ مین فروخت
کرینگی اور اس ملک کا قابل تجارت مال بلا دقت عبور برف گیر پہاڑ اور تکالیف سفر و زیر باری خرچ ہمارے ہموطن آسانی
سے دیگر ملکون کے سوداگرون کے ہاتہہ اپنی وطن کی اندر فروخت کرکے منافع اوٹہاوینگے اور اس نیک سبیل سے

خدا اپاک ملک کی دولتمندی اور آمدن مین ترقی ہوگی موقع اوس میلہ تجارت گاہ کا اگر بسبب انگریز

بیٹے ہوئے کے شہر لاہور کہا جاوے تو بہی ٹہیک نہین ہی۔ اگر ملتان سو جا جاوی تو اسمین خاص سوداگران ہوندہ او

ہی ملک کے تجار و نکا بیشک فایدہ ہی۔ اور یہہ موقع بہی وسط مین ہے الا چونکہ اس میلہ سے فایدہ عام مرہو

اعلی فایدہ خاص کو نظر انداز کر کے ایسا موقع اس تجارتگاہ کا مقرر ہونا چاہئی کہ جہان پنجاب کے مغربی

شمالی ملکون سے سوداگر لوگ بآسانی اس میلہ کی شمولیت کیواسطے پہونچ سکین سو ایسا موقع شہر پشاور ہے

ن افغانستان ایران ترکستان سے سوداگر ہمیشہ آتی ہین اور ملک روس اور کاشغر کشمیر تبت کے تجار و ہان

ولیت اور خوشی سی شامل ہونگی پشاور بہ نسبت ملتان کے تجارت کے معاملی مین اسطرف کی سوداگرون میر

دہ مشہور ہے جب اس تجارتگاہ کی اون ملکون مین خبر پہونچی تو وہ لوگ بہلی واقفیت اور شہرت کے سبب سے

تامل شمولیت کا ارادہ کرینگی اور جنوبی سوداگر اور ہندو لوگ بہی وہان جا سکتے ہین جب کلکتہ سی پشاور تک

بلی امرتسر لاہور ہوتے ہوئی ریلوی جاری ہولئی تو مشرقی ملکون اور ملتان کے سوداگرون کو اس تجارتگاہ

شمولیت آسانی سی حاصل ہو سکی گی موسم اس میلہ کا سب سے بہتر شروع خزان ہی کیونکہ زمستان مین باعث

ینے برف کے افغانستان اور شمال کو ہی ملکون کی راستی بند ہو جاتی ہین یکم ماہ نومبر سے یکم دسمبر تک ہر سال

ن ایکماہ یا اس سی زیادہ ایام میلہ تجارتگاہ مقرر ہون تو فایدہ بخش ہونگی

دوسرا باب تاریخ عام کے بیان مین

پہلا فصل بذکر تاریخ قدیم

ہر چند کہ بسبب نایابی صحیح سلسلہ وار تاریخ قدیم کے ٹہیک معلوم نہین ہوتا کہ ابتدا مین کون لوگ افغانستان معنے

کی باشندی تہی مگر علامات موجودہ کہنہ سے غالباً ہندؤن کی سکونت پائی جاتی ہی اور اسپر تو یقین ہی کہ

افغانستان کی مشرقی حصہ مین ابتدا سکونت اہل ہنود چار برن کی لوگون کی تہی اہل ہند کو بعضی مورخ

یافث ابن نوح اور بعضی حام بن نوح کی اولاد سی گنتی ہین حضرت نوح نبی کی اولاد بعد طوفان کی جو زمانہ

حال سی قریب پانچہزار برس پیشتر وقوع مین آیا تہا دریاء فرات اور دجلہ کے دو آبہ مین آباد ہوئے تہے جسکو

فی الحال دیار بکر اور الجزیرہ بہی کہتی ہین جب یہہ قوم بیشمار ہوئی اور براہ تکبر میدان شنعار مین ایک ایسی عظیم الشان

عمارت بنانی کا قصد کیا جو آسمان تک پہونچے تب خدا تعالی نے اس غرور کے توڑنے کو بسبب انہدام اس عمارت
سے انکی زبان مین اختلاف ڈالدیا جسکے باعث سے وہ متفرق ہوکر مختلف ملکون مین جا بسے الغرض اکثر کہنڈرات
کہنہ سے جو بت اور سامان بت پرستی اور سکے کہنہ جیسے ایکطرف بیل کی تصویر کے ساتھ دہوتے اور زنار پہرے
ہوئے آدمی کی تصویر ہوتے ہی اوس ملک سے ملتے ہین اونسے سکونت ہندوون کی صداقت ہوتی ہے اور ایکے
علامات سے پایا جاتا ہے کہ چار برن کی لوگ یعنی برہمن چہتری بیش شودر پہلی اوس ملک مین جسکا نام ہندو
پورانی کتابون مین بالہیک دیس لکہا ہے آباد ہو چکے ہین کتاب رگہو بنس جو زبان شاستر ہی
ہیم ہین ہی وہ بہی موید اس قول کی ہے جسمین لکہا ہے کہ راجہ بہرت تہہ اور گنگنی اوسکی والدہ نے اپنی نام پر ایک شہر
دریا سندہ کے کنارہ پر آباد کیا ہے بہرت مذکور دوسرے والدہ سے رامچندر مشہور کا بہائی راجہ دسرتہ قوم
چہتری کا بیٹا تہا رامچندر اور بہرت کی عہد کو تین ہزار سال سے کچہہ اوپر عرصہ گذرا ہے محققین یورپ اس
بات کی تصدیق کرتے ہین کہ بارہ سو برس قبل از تولد حضرت عیسی مسیح یعنی اٹہارہ سو برس قبل از ہجرت حضرت محمد
مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کتاب رامائن مولفہ بالمیک شاعر جو ہمعصر یا تہوڑا عرصہ بعد رامچندر کے
تہا تصنیف ہوئی ایک پورانی قلعہ کی نشان اٹک سے مغرب پہاڑ مین دیکہے گئے ہین جو پانڈون کی عہد کا بتلایا
جاتا ہے علاقہ میانوالی سلسلہ کوہ نمک مین ایک پرانی علامات کی موقع کو پانڈون کا سہنگاسن بولتی ہین پانڈو
اور کیرون کا مشہور معروف قصہ ہے پانڈو اور کیرون کی تخمیناً چار سو برس رامچندر کے بعد ہوئے ہین کتاب
مہابہارت کی روایت ہے کہ دریودہن کیرون کی والدہ مسماۃ گندہاری راجہ گندہار یعنی قندہار کی دختر تہے
اس سے غالب یقین ہوتا ہے کہ افغانستان کی مغربی حصہ مین بہی اوسوقت ہندو آباد تہے اور سند قوی اسبات کی
یہہ ہے کہ افغانستان یعنی اوسکی حد شمالی پر ترکستان کی راہ مین بامیان کی علاقہ مین ہندوکش کی گہاٹے
پر دریا شور سے ساڑہے آٹہہ ہزار فٹ بلند بہت سے عمارات قدیم کی نشان موجود ہین اور دو بڑے مورتین بزرگ
ایک ایک سو اسی اور دوسرے ایکسو سترہ فٹ اونچی پہاڑ کی بغل پر تراشی ہین وہان والی انکو سنگسال اور شامرہ
کہتے ہین اور دیگر افغانستان مین بت بامیان معروف ہین اور نیز علاقہ لہوگر موضع خوشی مین ایک چشمہ آب
صاف اور زلال کا ہے جسکو ہندو لوگ تیرتہہ سمجہتے ہین اور سال مین ایکدفعہ افغانستان کی ہنود اسکے

زیارت کی لیی جاتی ہین روایت ہی کہ لہکر سنسکرت مین فقط اوسی چشمہ کا نام ہے جسکی اسم پر اب وہ تمام علاقہ
لہوگر مشہور ہی علاقہ سواتہہ اور بنیر اور تالاش اور خکلوڑہ اور باجوڑ وغیرہ نواح کوہستان شمالی مین
اچہی اچہی خوش وضع مضبوط عمارات دیرینہ سنگی مفرد تنہا باہم جدا مواقع متفرقہ مین اکثر دشوار گذار پہاڑوں
پر اور بت پتہرون مین تراشی ہوئی اور بڑی بڑی کوہ مین جو کہ بگڑے تمام سی بنائی ہین ابتک ہر ایک درہ
مین بکثرت موجود ہین ان علامات سے پایا جاتا ہی کہ اسوقت کی باشندی نہایت مستعد اور دولتمند اور باہمی دشمنی
کی سبب سے متفرق سکونت کہتی تہی بانہ حال کو اوسوقت کی حالات سی مقابلہ کرنیکا نتیجہ یہہ پیدا ہوتا ہی کہ دولتمند
اور بعض فنون مین افغانستان تمدنی حالت کو نہین پہونچا علاوہ انکی اکثر دیگر جگہہ افغانستان مین دیہگوب اور
قدیم سکے جہلے ملے ہین اور ان سے یہہ بات ظاہر ہے کہ مذہب مقدس اسلام شائع ہونے کے پہلے اس ملک والے بجہ
مثل تہود کی بید اور بودہ کو مانتی تہی چنانچہ پشاور اور یوسف زئی کی علاقہ مین بہی بودہ مذہب کے باشندوں
کے اکثر علامات ملی ہین خاص یوسف زئی کی علاقہ کی شمالی* پہاڑ کی دامن مین پتہر پر کہودا ہوا ایک اشتہار
رواج دینے مذہب بودہ کا ابتک موجود ہی اس مذہب کا ایجاد کرنیوالا مگہدہ دیس کی راجہ ستاک کے خاندان
سے شاکی سنگہ گوتم نامی پیدا ہوا جسنی بکرم کی سمت سے پانسو برس اور حضرت مسیح کے وجود سی پانسو ستالیس برس
یا زمانہ حال سی دو ہزار تین سو چہبیس برس پیشتر بودہ مت کو جسکو فارس اور عرب کے لوگ مذہب شمنی اور سنکرتی تبت
لامہ کہتی ہین ایجاد کرکے بید اور برید دہرم اور بت پرستی پر متعرض ہوکر اپنی مذہب کو ایسا جاری کیا کہ بہت سے لوگ
اوسمین داخل ہوگئی برہمنون نے انکو راکشس مشہور کیا آخر سمت بکرم کے آٹہوین صدی مین جب برہمنون کی زیادہ
ترقی وکثرت ہوئی وہ مذہب اس ملک بلکہ ہند سی بہی جاتا رہا مگر سراندیپ اور برہما و تبت اور چین مین تا
حال بودہ مذہب کے لوگ بکثرت ہین

حال سلطنت افغانستان

جیسا کہ اوپر ذکر ہوا قدیم باشندی اسملک کے ہندو پائی جاتی ہین اور ابتدا مین ہندو راجونکی حکومت تہی کہیں
خود مختار ہوتے تہی اور جب زور دیکہا تو فرمانروایان ہند کے خیرخواہ اور مطیع ہوکر باہمیک دیس سے سلطنت ہند کا
ایک جزو سمجہا جاتا تہا الا بہت عرصہ ہوا کہ ہوشنگ بیٹا سیامک اور پوتا کیومرث بانی سلطنت فارس کا

اس ملک مین آیا یهه بادشاه نهایت عادل خاندان پیشدادیه کا دوسرا فرمانروا تها روایت هے که شهر پشاور کے موقع پر اس بادشاه نے ایک شهر بنام فرساور آباد کیا تها جسکی بربادی کی بعد اوسی موقع کی قریب هندو راجه کے نام پر شهر بکرام آباد هوا اور پهر شهر جدید پرشور کے نام سی نامزد هو کر کثرت استعمال سی پشاور بولا جاتا هے

یورش سپه سالار ایران

جب مهاراج راجه بهار کا برادرزاده چچا سی رنجیده هو کر فریدون بادشاه ایران کے پاس مدد خواه گیا تب شاه ایران کی جانب سے گرشاسپ بن اثرط سپه سالار معه فوج واسطے اعانت اوس مظلوم کی اس ملک کی راسته هند کے طرف تعینات هوا جو بعد صلح کرانے باهم مهاراج اور اوسکے برادرزاده کی اپنی ملک کو واپس گیا اوس عهد مین یهه ملک معه پنجاب مهاراج عرف پردمن کے زیر حکومت تها اوس سے تهوڑی مدت بعد سام نریمان جد اعلی رستم دستان کا بفرمان شاه ایران باراده فتح هندوستان فارس سے پنجاب کے جانب روانه هوا مهاراج کی جانب سے مهاجیند سپه سالار جسکے نام سے ملک مالوه مشهور هے اوسکی مقابله کے واسطے پنجاب مین آیا اگرایک اتفاقیه امر یاوری بخت ایرانیون سی سرزد نهوتا تو نوبت دوآبه مین جهان دونون سپه سالارون کا معسکر تها خوب لڑائی هوتی الا اوسی عرصه مین رهما یا ملک کهن نے فرمانروای هندسی باغی هو کر مهاراج کی پسر کو جان سے مار دیا اور شور راج کو هزیمت دی تب یهه خبر پا کر لاچار مالجند نے تا آل کار سوچکر سردار فوج ایران کو یهه ملک معه مغربی پنجاب دیکر صلح چاهی جو قبول هوئی اوس عهد سی صوبه زابل وکابل معه ملک مفتوحه جدید شاه ایران کی طرف سے اولاد گرشاسپ یعنی رستم کے آبا و اجداد کو جاگیر مین ملا اسکے بعد مهراب نام ضحاک تازی کی نسل سے کابل کا صوبه دار سام نریمان کا باجگذار تها جسکے دختر سوداوبه سے زال کا بیٹا رستم پیدا هوا جب منوچهر شاه ایران اور سام نریمان سپه سالار مر گئے اور شاهزاده نوذر کے قتل کے بعد ایران کی سلطنت پر افراسیاب ابن پشنگ شاه توران نے باره برس تک جبراً قبضه حاصل کیا تب فیروز رای راجه هند نے ضعف سلطنت فارس دیکهکر پهر پنجاب اور افغانستان کا غالباً مشرقی حصه اپنی قبضه مین کر لیا تا وقتیکه رستم دستان مشهور پهلوان ایران زمانه حال سی دو هزار چار سو پچاس برس پیشتر کیکاوس اور کیخسرو بادشاه ایران کے عهد مین بزور شمشیر دوباره پنجاب تک دخل کیا رستم کا بیٹا فرامرز اکثر زابل یعنی غزنین مین رها کرتا تها اوسکے

استقلال اور اخلاق نے رعایا کو مطیع اور مطمئن کر دیا ؛

ذکر گشتاسپ

چند مدت کے بعد رستم سے بادشاہ ایران گشتاسپ کے جسکو یونانی اپنی کتابوں میں دارا ہستاسپ لکھتے ہیں بسبب غرور اور تکبر کے رنجش ہو گئی اوس وقت گشتاسپ نے اپنے فرزند اسفندیار روئین تن کی سرکردگی میں کابل اور بکرام یعنی پشاور کے راستہ بکرم کے سمت سے چار سو برس پیشتر اپنا جرار لشکر بھیجکر پنجاب اور بعض مغربی اضلاع ہند کو فتح کیا اور بعلبندی مقرر کرکے افغانستان کا محدود ملک شامل سلطنت ایران کیا اوسکے دور سلطنت میں زردشت نے بحمایت اسفندیار اور بادشاہ کے مذہب آتش پرستی کا جا بجا

ذکر تسلط راجہ کید راج

گشتاسپ کے وفات اور رستم کے قتل کے بعد بہمن دراز دست بیٹا اسفندیار کا سلطنت ایران کا مالک ہوا اوسکے عہد میں کید راج قوم کچھواہہ مارواڑی نے خروج کرکے ملک پنجاب معہ حصہ شرقی افغانستان ایرانیوں سے واپس لیلیا اور بمقام شہر بھیرہ قدیم لب دریاء جہلم اپنی قرارگاہ بنائی الا بی تدبیرے کرکے رعایا سے بگاڑ بیٹھا اور لاچار قنوج کو واپس جاکر مر گیا ؛

حملہ سکندر اعظم

کید راج کے بعد ملوک الطوائف کی طور پر اس ملک میں خود مختار ریاستیں ہو گئیں جیسا کہ شہر بکرام یا پشاور میں ایک راج دہانی تھی اور سترام یا ہنون میں ایک علیحدہ راجہ تھا اور رتوپ مانکیالہ ضلع راولپنڈی میں جسکا نام یونانی کتابوں میں ٹکسلا لکھا ہے ایک مضبوط ریاست تھی اور اسی طرح کشمیر و دیگر نواح میں چھوٹے چھوٹے راجہ خودمختار تھے کابل اور قندہار کا بھی یہی حال تھا مگر غالباً مغربی افغانستان برای نام متعلق سلطنت ایران کی تھا ایسی وقت میں سکندر جیسے دلاور بادشاہ کا آنا اور اسکی فتوحات ملکی کافی تھا یہہ اولوالعزم شہنشاہ فیلقوس یا فیلیس مقدونیہ کے بادشاہ کا بیٹا تھا تین سو تیتیس برس قبل از مسیح اور آٹھ سو سترہ برس قبل از ہجرت حضرت محمد مصطفی صلعم یا دو ہزار ایکسو اٹھانوی برس پیشتر زمانہ حال سے صرف تیس ہزار پیادہ سپاہ اور پانچہزار سوار ہمراہ لیکر بعزم فتح سلطنت ایران آبنای ہلسپانٹ

عبور کرکے ایشیا مین داخل ہوا بعد لڑائی لڑائیون کے دارا ابن داراب شاہ ایران کی بیشمار لشکر پر فتح حاصل کی دارا کو ملک باختر کے صوبہ دار نے نمکحرامی کرکے مار دیا ایران کی تخت کو اپنی جلوس سے زیب دیکر اس سنہ فتح عظیم سے چار سال بعد وہ فتح نصیب بادشاہ کابل کے راستے فتح کرتا ہوا پنجاب کو چلا ایرین کی تاریخ مین لکھا ہی کہ سکندر جب کابل مین پہونچا تو اوسنے اپنی فوج کے دو دستے بنائی اونمین سے ایک دستہ نے پشاور ہوکر اٹک یا نیلاب کے راستے دریا سندھ کو عبور کیا دوسرا دستہ خود لیکر سکندر کابل سے علاقہ کونڑ اور باجوڑ اور سواتہہ اور بونیر کو فتح کرتا ہوا دریا سندھ تک اوس سخت اور دشوار راستہ سے آیا اگرچہ راستہ پر بہت سختی اور تکالیف اوٹھائین مگر لوٹ کا مال فوج سکندر سے کو بیشمار ہاتھ آیا اوس عہد مین اس ملک کے مویشی ایسی اچھی اور عمدہ تھی کہ سکندر نے چھانٹ کر اپنی وطن کو اوس ملک سے مویشی بھیجی مگر اب اوس قسم کے مویشی کا تخم بھی باقی نہین جب سکندر کوہ مہابن مین پہونچا جسکا نام یونانی تاریخون مین آرنس پہاڑ لکھا ہی تو اوسمین ایک مضبوط قلعہ کو سکندر نے فتح کیا اس قلعہ کے موقع مین مورخین کا اختلاف ہے بعضی کہتی ہین کہ اٹک کے سامنی گیدڑ گلی والی پہاڑ پر تہا اور بعضی کوہ مہابن مین بتلاتی ہین مولف آخر الذکر والون سی اتفاق کرتا ہی گرچہ اوسوقت اور حال کے نام پہاڑ اور ملکون کے مطابق بالکل نہین ہوتے مگر سکندر کے سفر کا ذکر جو کچھہ یونانی تاریخون مین لکھا ہی اوس سے حال مندرجہ بالا غالباً صحیح معلوم ہوتا ہی قیاس ہوتا ہی کہ اوسوقت بدھ کے ماننے والے مذہب کے لوگ اس نواح مین تھے مگر بودھ مت بہی

پہیلتا جاتا تہا کیونکہ اوس سی قریب دو سو برس پہلی بودھ مذہب کا جاری کرنیوالا گذر چکا تہا الغرض سکندر کی ستارہ اقبال کو چمکتا دیکھکر اکثر راجی مطیع ہو گئی خصوصاً ٹکسلا یعنی راجہ ضلع راولپنڈی نی بڑی تپاک سی سکندر اور اوسکی لشکر کی دعوت کری صرف راجہ پورس قنوجے سی جسکا نام سکندر نامہ مین فور لکھا ہی لڑائی ہوئی فتح کے بعد سکندر نے اپنی عالی ہمتی سی پورس کو بدستور اپنی سلطنت پر قائم رکھا ندیاء ستلج تک تمام پنجاب کو زیر کرکے واپس ہوا اور اپنی فوج کو تین گروہون مین منقسم کرکے تین مختلف راستون سی واپس لیگیا یہہ صاحب ہمت بادشاہ دوسری مہم کی تیاری کر رہا تہا کہ عین عالم جوانی یعنی بتیس ۳۲ برس کی عمر مین شہر بابل کے اندر بعارضہ بخار تپ بگرائی عالم بقا ہوا اور سب منصوبے اوسکی حیات کی ساتھہ تمام ہوئے

ذکر تسلط اہل یونان یعنی گریک

سکندر اعظم افغانستان کی ملک کو جو اوسوقت اہل ہند مین بالعموم یس ... یونانیون مین بکٹریا کے
متعلق مشہور تھا اپنی زیر حکم کرکی ایک علیحدہ یونانی امیر صوبہ دار مقرر کر گیا تھا بعد وفات سکندر اوسکے
امراون مین عرصہ تک فساد رہا مین سو بارہ سال قبل از مسیح جب وہ جھگڑی رفع ہوئی تو شام کا بادشاہ
سلوکس یونانی ہوا تھا اور افغانستان بھی اوسکی حصہ مین آیا ملک شام سی افغانستان مین آکے اوسنے
خوب بندوبست کیا اور اسی راستی راجہ چندر گپت فرمانروا ہندی ہند کی ملاقات کی و اصلح کیا جسکو اوسنے
اپنا داماد بنایا تھا ... سی ... مین ... تک افغانستان اولاد سلوکس کی زیر حکومت رہا جب
اوسکی اولاد باہم نا اتفاق ہوکر ... تو ... برتھیوڈوٹس گورنر یعنی صوبہ دار اوس ملک
کا خود مختار مالک ہو گیا تھا جسکے بعد اوسکا بیٹا اوسی نام کا وارث افغانستان ہوا مگر اوسکو یوتھیڈیمس
شام کے امیر نے بیدخل کرکے خود قابض ہو گیا اسی عرصہ مین اولاد سلوکس ... حملہ کرکے بندوبست
کرلیا تب شام کا بادشاہ انٹی اکس اعظم بہاری فوج لیکر افغانستان مین آیا اور یوتھیڈیمس کی فوج
پر فتح حاصل کی مگر اوسکو بدستور تخت نشین رکھا اور خود واپس چلا گیا بعد یوتھیڈیمس کی اوسکا بیٹا
ڈیمیٹریس وارث ہوا جسنی مغرب کی جانب سی زیادہ حصہ ایران کا اپنی مقبوضہ ملک افغانستان کے شامل
کرلیا اور مشرق ملک سندھ سی پورب کی طرف تک اوسکا قبضہ تھا آخر یوکرٹیڈس نامی امیر نے خروج کر
ڈیمیٹریس کو خارج کیا اور خود اوسکا جانشین ہوا اس شخص کے عہد مین ملک بکٹریا خواہ افغانستان
کا بڑا رتبہ تھا الا اوسکے نالایق پسر نے جو ہمنام اپنے باپ کے تھا والد کو ہلاک کردیا تب اوس کمبخت بد

کی نفسی مین تھوڑا سا ملک افغانستان ملگیا باقی نواح کی حکام نے دبالیا اہل گریک یعنی یونان کی عملداری
کیوقت کی سکی اب بھی اس ملک کی کھنڈرات کہنہ سی بہت ملتی ہین جنمین اکثر ایکطرف گھوڑا کی تصویر اور
دوسری طرف بادشاہ کی شکل اور یونانی حرف نقش ہوتی ہین ایسی سکے دریا سندھ کے غربی کنارہ کی علاقون تک
پورانی وقت کی عمارات منہدمہ سی بت ملی ہین و چونکہ اہل یونان بھی مثل ہندون کی بت پرست تھے واسطہ

ایسا قیاس ہو سکتا ہی کہ جلد آپسمین خلط ہو گئی تہی اہل اسلام کی قبضہ سی پہلی جو باشندے اوس ملک کے تہی اوسکو
مسلمان بعد تسلط خود سرخ کافر اور کافر سیاہ پوش کہتے تہے جنہین سی اب بہی افغانستان کی شمالی پہاڑون
مین اوسی نام سی قوم کتہ آباد ہے جنکی نسبت غالب ظن یہہ ہی کہ وہ اون یونانیون کی نسل سی ہین ؏

تسلط سکتہین خواہ ستہین یعنی تاتاری

بعد یونانی یعنی گریک اور باکٹرین کے اوس ملک پر اسکہتین یعنی تاتاری لوگ بہی چند عرصہ قابض رہے
اونکی تسلط کا حال اسطرح پر ہے کہ جب باکٹرین کے خاندان کا زوال ہوا تو اوس موقع پر اسکہتین نے تاتار
اور بخارا کی جانب سی خروج کرکے اوس ملک کو دبالیا اونکی عہد کی ضرب سکے اس نواح سے بہت ملتی ہین
جنکے اوپر ایک طرف کہڑی ہوئی آدمی کی تصویر اور اوسکی سر پر تہی ٹوپی تاتاری وضع کی ہوئی ہے
تاہم ان سکونکی جنہین سی نام کا پتہ لگتا ہی اور کچہ تاریخ اس قوم کی نسل نہین ملتی یہہ لوگ بت پرست
اور خراب عقیدہ رکہتی تہے ایسا قیاس ہوتا ہی کہ قوم کہکہڑ جو دوآبہ سندہ ساگر مین سلطان **محمود غزنوی**
اور **شہاب الدین غوری** کی عہد مین باثروت آباد تہی وہ اسی قوم تاتاری کی نسل سی ہونگی کیونکہ جو
اوسوقت کی کہکہڑون کی مذہب اور رواج کا حال تاریخ فرشتہ مین لکہا ہی وہ پورانی وقت کی جاہل
تاتاریون کی دستور سی بہت ملتا ہی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اس قوم کے لوگ بہی باشندون اور ہندیون
سی جلد خلط ملط ہوگئی اور حملہ جات شاہان ساسانیہ کی وقت [illegible] اسلام [illegible] زیادہ اثر ہے
لگی اور باقی جلاوطن ہو کر قلب پہاڑون مین جا آباد ہوئی بعد اسکے [illegible] اوس ملک
پر چند دفعہ حملے کئی جنہین سی زیادہ خوشحال [illegible] ہوتی رہتی ہی ؏

ذکر اردشیر بابکان

جبکہ افغانستان مین [illegible] ثانی کی [illegible] تہی [illegible] خرابی جہ رہی تہی اور سلطنت ایران کے سلاطین
[illegible] یونانیون کے آخر عہد مین [illegible] اوسقدر ضعف آگیا کہ کئی صوبہ دار خود مختار بن بیٹہی
[illegible] عہد ملوک الطوائف [illegible] مقام کابل بابک نام صوبہ دار تہا جسکی نسبت سے
ساسان ثالث کا بیٹا اردشیر بابکان پیدا ہوا اس لڑکے جوان ہوکر [illegible] عیسوی مین **اردوان**

شاہ طہران کو مار کر تخت سلطنت پر جلوس کرکے فارسی بادشاہون کی اوس خاندان کا بانی ہوا جسکو ساسانیہ کہتے ہین وہ بلخ و بل صوبی فتح کرکے اپنی سلطنت کی شامل کئی ملک کابل یعنی افغانستان مغربی اوسکے تعلق ہین رہا البتہ مشرقی حصہ مین کچھہ ثبوت اوسکی سلطنت کا نہین ملتا تاوقتیکہ اردشیر سے چار پشت بعد

بہرام گور

۴۲۰ء عیسوی مین تخت نشین ایران ہوا اور اوسنی برائی نام کل افغانستان کو اپنی قبضہ مین کرکے دریا سندھ تک حد قایم کری الا اوس کی بعد عہد سلطنت قباد تک یہہ ملک ایرانیون کے ہاتھہ سی نکلکر خود مختار ہوگیا

نوشیروان

ابن قبادی جو ایشیا کی بادشاہون مین سی مشہور عادل ہی ۵۳۱ء عیسوی مین تخت ایران کو اپنی جلوس سے زیب دیکر افغانستان دوبارہ مطیع کیا اور اپنی سلطنت کی حدود مشرقی کو دریا سندھ تک بڑھایا اوسی عرصہ مین اہل بلوچستان پر جو مشہور سارق تھی چڑھائی کرکے اونکو تباہ کردیا بعد نوشیروان کے

ہرمز بیٹا

اوسکا وارث ہوا اگرچہ ہرمز اور خسرو پرویز کی سلطنت کا ثبوت مشرقی افغانستان مین باوجود بہت تلاش کے کچھہ نہین ملا شیرویہ کے بعد

یزدجرد

ابن شہریار ۶۳۲ء عیسوی مین بادشاہ ایران کا ہوا یہہ بادشاہ بہت پست ہمت تھا اکثر صوبہ ایران باغی ہوگئی چنانچہ افغانستان مین بھی یہہ ہی حال ہوا الا ٹھیک معلوم نہین ہوتا کہ اوسوقت مغربی اور مشرقی دونون حصون مین کون کون حاکم تھا غالبًا ہندو مشرقی حصہ مین خود مختار تھی اور اکثر اس حصی کا یہی حال رہی کہ جب ایران کی سلطنت مین زور ہوا تو اوسنی دبالیا جب ہندوستان کا فرمانروا یا کوئی پنجاب کا راجہ زبردست ہوا تو وہ قابض ہوگیا جب ان دونون اطراف مین سی کوئی نہ آیا تو خود ملک کے رئیس اپنی مقدور مطابق اپنی ریاست قایم کرلیتے تھے الغرض یزدجرد بادشاہ ایران کو سعد ابن وقاص سپہ سالار اسلام نے

بعہد خلافت حضرت عمرؓ خلیفہ دویم سنہ ہجری مین جسکو بارہ سو ساٹھہ برس ہوا بمقام قدسیہ
و نہاوند چند عظیم لڑائیون مین شکست دی یزدجرد نواح مرو مین مارا گیا اور قبضہ اہل اسلام کا ملک ایران پر ہوا

دوسری فصل مین ظہور اسلام سے حال تک کی تاریخ

بعہد خلافت حضرت عثمانؓ ابن عفان خلیفہ سوم سنہ ۳۱ ہجری مین عبد اللہ بن عامر جسکا سپہ سالار
حنیف تہا واسطے فتح خراسان بہ معیت ایک جرار لشکر کی تعینات ہوا اوسنی تہوڑی عرصہ مین ہرات
بادغیس غور نیشاپور بلخ طوس وغیرہ نواح فتح کرکی دین اسلام کو رواج دیا اور جابجا
مسلمان حاکم مقرر کئی جب عبد اللہ حج کی واسطی عرب کو واپس گیا تو مسمی قارن امیر عجم یعنے ایران نے
سنہ ۳۲ ہجری مین چالیس ہزار فوج ہرات اور غور وغیرہ سی جمع کرکے بدین خیال کہ عربون سی آزادی
حاصل کیجاوی بغاوت کا جہنڈا اکہڑا کیا مگر

عبد اللہ حازم

حاکم نیشاپور نے بڑی چستی سی اسلامیہ فوج جمع کرکی قارن کا قصہ تمام کیا اس خدمت کی صلہ مین اوسکو
کل خراسان کی صوبہ داری عطا ہوئی یہہ شخص عادل اور شجاع تہا مگر بہت تہوڑی عرصہ تک خراسان کا
حاکم رہا سنہ ۴۲ ہجری مین جب زیاد بن امیہ معاویہ ابن سفیان کی جانب سی والی بصرہ و خراسان
ہوا اب بارہ سو چہتیس سال پیشتر زمانہ حال سے

عبد الرحمان بن شمر نے

حسب الحکم زیاد فوج کشی کرکے کابل اور افغانستان کی مغربی جزو کو مفتوح کیا اوسی عرصہ مین مہلب بن
ابی صفرہ نی جو امراد کبار عرب سے تہا کابل ہوکر پشاور کی راستہ افغانستان مشرقی اور دوآبہ سند ساگر مین اہل
دین کی مخالفون سے جہاد کیا سب سی پہلا یہہ ہی شخص ہی جسنی دین اسلام کی اجراد کی بنیاد اوس ملک مین
رکہی مگر بہہ دلاور اصحاب بدون حصول قبضہ مشرقی حصہ افغانستان کی اکثر لوگ بطور غلام پکڑکر واپس چلا
گیا زیاد بن امیہ کی تبدیلی ہوکر سلم صوبہ دار خراسان مقرر ہوا جسنی ابو عبیدہ بن زیاد کو حاکم کابل

مقرر کیا یہہ امیر رحم دل اور بہت نرم مزاج تہا سنہ [illegible] ہجری مین اہل کابل نی بغاوت کرکے اپنی حاکم کو قید کر لیا صوبہ دار خراسان نے

طلحہ بن عبد اللہ کو

بہیجکر کابلیون سی پانچ لاکہہ درم پر ابو عبیدہ کو واپس خرید کیا جب وسکی رہائی ہو چکی تب طلحہ نے بہمراہی لشکر ہرات و غور کابل کو جبرا و قہرا فتح کرکے اپنی جانب سی

خالد بن عبد اللہ کو

جو خالد ابن ولید قریشی کی نسل سی تہا حاکم کابل کا مقرر کیا جب اس حاکم کو صوبہ دار خراسان نے متہم کرکے معزول کیا تب اسنے وہین جانا عرب کا ناگوار سمجہکر مع اپنی کنبی کی اول ملک زرمت مین آباد ہوا قوم بنگش اوسکی نسل سی ہے ؛

خلیفہ ولید

ابن عبد الملک نبیرہ مروان کی عہد خلافت مین حجاج ابن یوسف ثقفی خراسان کا صوبہ دار مقرر ہوا یہہ شخص بڑا مدبر مگر نہایت ظالم تہا اسی خلیفہ کے عہد سلطنت مین محمد ابن قاسم نوجوان سپہ سالار برادر زادہ حجاج صوبہ دار بصرہ و خراسان کا بہمراہی سپاہ لیکر سنہ [illegible] عیسوی مین ملک سندہ پر حملہ لایا اور راجہ داہر والی سندہ و گجرات سی کئی لڑائیان لڑا آخری لڑائی مین راجہ مذکور شکست کہا کر مارا گیا اس صاحب عزم فوجی سردار نی ملتان اور افغانستان مشرقی کا حصہ جنوبی بہی فتح کیا غالبا سلسلہ کوہ نمک سی شمال ملک مین جانا اوسکا ثابت نہین ہوتا غرض کہ اسی طرح عہد خلافت خاندان امیہ و عباسیہ مین ملک افغانستان مغربی کا خلفاء کی تحت مین تہا مگر مشرقی حصے مین اونکی مستقل سلطنت کا ثبوت نہین ملتا البتہ اونکی سردار فوج لا کر لوٹ مار کرتے رہی جب خلیفہ مامون ابن ہارون رشید عباسی نی افغانستان کی راستی ہندوستان پر حملہ کیا اور سرداران راجپوتانہ سی شکست کہا کر بغداد کو واپس گیا تو اوسکے بعد خلفاء عباسیہ کی سلطنت زوال پکڑنی لگی اکثر صوبہ داران ملک نے بیوفائی کی راہ سی اطاعت ترک کی صرف بغداد اور اوس کے قریب کے علاقے خلیفہ کے تحت مین رہگئے ؛

ذکر اسماعیل سامانی

ان خرخشوں میں سی ایک شخص اسماعیل سامانی ماوراءالنہر اور خراسان کا صوبہ تہا ۲۷۹ سنہ ہجری مطابق ۸۹۲ سنہ عیسوی میں اوسنی کابل قندہار زابل خواہ غزنین کو اپنی قبضہ میں لاکر بخارا کو دارالخلافت بنایا اور شاہ اپنا خطاب لیا نوی برس تک اوسکی خاندان میں جکو سامانیہ کہتی تہی سلطنت مغربی افغانستان کی رہی اس عہد میں افغانستان کی مشرقی حصہ پر راجہ لاہور کا قبضہ تھا

ذکر الپتگین

یہہ شخص عبدالملک جو تہی بادشاہ سامانیہ کی طرف سی خراسان کا حاکم ہوا جب عبدالملک بادشاہ بخارا اپنا بیٹا منصور کم سن چہوڑکر مرگیا تب امراء بخارا نی الپتگین سی جو خراسان میں تہا لکہکر نسبت تخت نشینی منصور رای طلب کیا الپتگین نی جواب لکہا کہ منصور نوجوان آدمی لایق سلطنت کی نہیں ہی عبدالملک کا بہائی تخت نشین ہونا چاہئی لیکن اس صلاح کی پہونچنی سی پہلی منصور بادشاہ ہوچکا تہا یہہ خبر پاکر ناراضی سی الپتگین کو طلب کیا مگر اوسنی خطرہ سمجہکر صاف جواب دیا شاہ بخارا نی اوس کی تنبیہ کے واسطی لشکر بہیجا وہ لڑائیوں میں لشکر شاہی پر غالب آیا اور آیندہ کی واسطی شاہ سی مقابلہ مناسب نجانکر ۹۶۱ سنہ عیسوی مطابق ۳۵۱ سنہ ہجری میں خود مختار ہوکر غزنین کو اپنی جدید سلطنت کا دارالسلطنت بنایا پندرہ سال افغانستان مغربی کی حکومت کرکے ۳۶۵ سنہ ہجری مطابق ۹۷۵ سنہ عیسوی میں فوت ہوا

ذکر اسحاق ابن الپتگین

باپ کی وفات بعد ابو اسحاق غزنین کی تخت پر اجلاس فرما ہوا اسنی منصور کو زور دیکہلاکر ملک خراسان کا لادعوی لکہالیا۔ دو برس کی بعد جوانی کی عالم میں راہی ملک بقا ہوا +

حال سبکتگین

بعد انتقال ابو اسحاق کی سوائی سبکتگین کے کوئی شخص حقدار سلطنت کا نہیں تہا سبکتگین اصل میں ایک شہزادہ ملک ایران کا تہا جو گردش زمانہ سے حالت افلاس میں الپتگین بادشاہ غزنین کی خدمت میں حاضر کیا گیا اور نوشنی

لایق دیکھہ کر خرید لیا تہا اپنی شجاعت اور عقلمندی و نیک نیتی کی سبب سے بہت جلد درجہ بدرجہ ترقی پاکر سپہ سالار
الپتگین کا ہوا اور اس جلیل عہدے کو اوس نی اپنی شجاعت سی ایسا روشن کیا کہ ہندوستان اور ترکستان
تک اوسکی رعب کی روشنی چمکتی تہی اب اوسنی الپتگین کی دختر سی اپنا نکاح کرکے سب امراؤن کی اتفاق
سی ۹۷۶ء مین تخت غزنین پر جلوس فرمایا شروع سال ۹۷۷ء عیسوی مین سبکتگین نے ہندوستان پر
چڑہائی کی اور چند قلعہ متعلق ملک پنجاب فتح کرکے اکثر جگہہ مسجدین تعمیر کرائین اور لوٹ کا بہت مال لیکر واپس
غزنین کو چلا گیا اوسوقت مین پنجاب کا حاکم راجہ جیپال ابن اشتپال قوم برہمن تہا سرہند یعنی انبالہ
سے تا پشاور طولاً اور کشمیر سے ملتان تک عرضاً اوسکی محروسہ ریاست تہی یعنی افغانستان مشرقی کا حصہ
اوسکی ماتحت تہا جب اوسنی سبکتگین کے دست برد کا حال دیکہا تب بہت لشکر جمع کرکے اپنی دارالریاست لاہور
سی افغانستان کو روانہ ہوا دوسرے جانب سی امیر ناصر الدین سبکتگین اپنی جرار فوج کو ہمراہ لیکر سرحد پر پہونچا
تین روز میدان کارزار مین لشکرین نبرد آزمائی کرتی رہی۔ سلطان محمود نے جو باپ کے لشکر کا سردار تہا اس
لڑائی مین باوجود نو عمری بہت چستی سی مردانگی ظاہر کری آخر راجہ جیپال نی اپنی فوج کی ضعف کو خیال کرکے
پچاس ہاتہی اور بہت سا روپیہ دینا کرکی صلح کی اور ایک معتبر امیر اپنا بطور یرغمال سبکتگین کو دیکر چند امراء
مسلمان کو واسطی سپرد کرنے اشیاء مقررہ صلح اپنی ہمراہ لاہور لیگیا وہان پہونچنی ہی نا عاقبت اندیش مصاحبون کے
صلاح سی عہد شکنی کرکے معتمدان شاہی کو قید کرلیا اور کہلا بہیجا کہ جب تک تم میری ہندو امیر کو نہین چہوڑو گے
مین تمہاری مسلمانون کو نہین رہا کرونگا سبکتگین کو جب یہہ خبر بدعہدی کی پہونچی تو غصہ سے آگ بگولا ہوکر
مثل طوفان ہمراہی فوج لیکر ان پنجاب کو روانہ ہوا راجہ جیپال نی راجہ اجمیر و دہلی و کالنجر وغیرہ سی مدد مانگی
اونہون نی مدد دہی راجہ پنجاب کی اپنی بقا و دولت سمجہکر خزانہ اور لشکر بہیجنی مین قصور نکیا راجہ جیپال نے
ایک لاکہہ فوج کی سرکردگی مین دلیرانہ مسلمانون کی مقابلی کیواسطی لاہور سے پشاور کی طرف کوچ کیا یہہ خونخوار
لڑائی ہندو مسلمانون مین دریاء سندھ سی مغرب غالباً پشاور کے نواح مین ہوئی اوس زمانہ مین ہندو
لوگون کو دریاء اٹک سی پار جانے کو پرہیز نہ تہا۔ اول دیر تک لڑائی ہوتی رہی سبکتگین ایسی حکمت سے
لڑا کہ اپنی فوج کے چند گروہ کرکے تازہ دم میدان مین بہیجتا رہا۔ یہہ سیدہی سی ترکیب بسبب قواعد آموزی

ہونے فوج مخالف کے ایسی کارگر ہوئی کہ باوجود کثرت سپاہ اثر ضعف فوج ہنود پر ظاہر ہوا اور سموقع پر کل لشکر
اسلامیہ نے اپنی جری حاکم کے زیر لوا یکبارگی حملہ کیا بیشمار فوج راجہ پنجاب کے ضایع ہوئی اور باقی شکست
کہا کر بفرار لائی مفروروں کے تعاقب مین فتحمند لشکر دریاء سند تک آیا اور قتل و لوٹ مین اپنی ساری
ہمت خرچ کرے اوس فتح کے بعد جسکو زمانہ حال تک آٹھ سو چہیاسی برس گذرا یہی افغانستان کا حصہ مشرقی
ریاست لاہور سے علیحدہ ہوکر تا دریاء سند شامل سلطنت غزنین ہوا۔ اور خطبہ و سکہ سبکتگین کا جاری
کیا گیا بادشاہ ایک اپنا امیر معہ دو ہزار سوار کے واسطے حفاظت ملک مفتوحہ پشاور مین چہوڑکر قوم افغان
کو جو صحرا نشین اس نواح کی تہی دلاسا و تسلی سے اپنا مطیع کیا اور اونمین سے بعضونکو نوکر رکہکر معاون لشکر
مقیم پشاور چہوڑ گیا اور بیس برس تک بڑی استقلال سے بادشاہی کرکی سنہ ۹۹۷ء مین بمقام ترمیز اقصاء
ترکستان عالم بقا کو سدہارا اوسکی بعد اسماعیل چہوٹی بیٹی نے سلطنت کا داعیہ کیا اور بڑے فساد مچائی

لیکن محمود نے جو حقیقتاً اس سلطنت کا وارث تہا اوسکی پیش نہ چلنی دی بلکہ گرفتار ہوکر قید ہوا

سلطان محمود غزنوی

اپنی باپ سبکتگین کی وفات سے پیچہی فساد اسمعیل رفع کرکی سنہ ۳۸۷ ہجری مطابق سنہ ۹۹۷ عیسوی مین سلطان محمود
تخت نشین ہوا یہہ بادشاہ بڑا صاحب ہمت و اقبال تہا فن سپاہ گری مین خوب دستگاہ رکہتا تہا شرع
غرا محمدی پر از بس قایم تہا سنہ ۱۰۰۱ مین پہلی دفعہ اوسنی عنان عزیمت بجانب ہند منعطف کی اوسوقت
سلطان محمود کا لشکر دس ہزار سوار اور پیادہ فوج اوس سے بہی کم تہی دوسرے جانب سے راجہ جیپال
والی پنجاب بمعیت بارہ ہزار سوار اور تیس ہزار پیدل سپاہ اور تین سو جنگی ہاتہی کی اوس دلاور
بادشاہ کے مقابلہ کی واسطی دریاء سندکو عبور کرکے سرراہ نواح پشاور مین سوموار کے دن واقع
ہشتم ماہ محرم سنہ ۳۹۲ ہجری مطابق پنجم ماہ اگست سنہ ۱۰۰۱ عیسوی دونون سپاہ کی باہم سخت لڑائی ہوئی بذات
خود سلطان محمود نے ہزبران زابلی کو لیکر قلبگاہ غنیم پر حملہ لایا اور فتحمند ہوا راجہ جیپال شکست کہا کر معہ اپنے
دو پسر اور چند لواحقون کی زندہ پکڑا گیا اور بیشمار تاراج کا مال لشکر غزنوی کی ہاتہہ آیا غزنین مین آکر محمود نے
جیپال کو معہ دیگر اسیران بعد قبول کرنے جزیہ اور خراج ہر سال کے امان دیکر رہا کیا اور چند افغانان اثر

کو جنہون نی اوسنی سازش کی تہی قتل کیا جیپال نی قید سی رہائی پاکر اس بیعزتی کا جینا منظور نکیا آنندپال
اپنی رشید پسر کو ولیعہد بنایا اور خود زندہ جلکر مرگیا اوسکی جگہہ آنندپال لاہور کا گدی نشین ہوا [illegible]
مین راجہ بہٹیا کو اور سنہ مین سلطان محمود نی ملتان کی حاکم ابوالفتح قوم لودی کو سیدھا کیا اس حملہ کے
وقت آنندپال نی شوخی کرکے پہر مقابلہ کیا اور مغرور ہوکر کشمیر کے پہاڑون کی طرف بہاگ گیا - ایلک خان
والی تاتار کی لڑائی سی فارغ ہوکر جو تہی دفعہ موسم بہار کو سنہ عیسوی مطابق ۳۹۹ سنہ ہجری مین اس
شہنشاہ نی واسطی انتقام شرارت آنندپال بڑی ہی فوج جمع کرکی پنجاب کی طرف کوچ کیا آنندپال بہی بیخبر
نہ تہا اوسنی پہلی سی راجہ دہلی اجمیر قنوج اوجین کالنجر کو قاصد بہیجکر مسلمانون کی روک کی واسطی مستعد
کرلیا تہا سب ہندو سردارون نی متفق ہوکر بیشمار فوج کی سرکردگی مین افغانستان کی طرف کوچ کیا دونون
فوجین نواح پشاور مین پہونچکر خیمہ زن ہوئین محمود نے جب کہ اتنی کثیر فوج دشمن کی دیکہی جسکی اوسکو
توقع نہ تہی گہبرا گیا اور برخلاف اپنی عادت مستمرہ کے غنیم کی فوج پر تاخت نہ لایا دونون فوجین چالیس
روز تک جرات پیشدستی نکرکی پڑی رہین اس توقف سی آنندپال کے لشکر مین روز بروز زیادتی ہوتی
رہی قوم گہکڑ جو اوسوقت سندھ و جہلم کی دوآبہ مین آباد تہی شامل لشکر آنندپال ہوئی کیونکہ اوسوقت اون کا
عقیدہ مذہبی اہل اسلام کی مخالف تہا غرض کہ اس یورش مین کل ہنودون نی واسطی انسداد رواج اسلام
ایسا اتفاق کیا کہ عورات نی اپنی زیورات گلا کر واسطی صرف ضروریات لشکر دور دور سے بہیجے محمود نی
ہجوم غنیم اور اونکا فدویانہ ارادہ دیکہکر بنظر احتیاط فرودگاہ لشکر کے دونون طرف خندق کہدوادی
اور اس خیال پر کہ سامنی سی حملہ ہو ایک برجستہ فوج تیراندازون نی حسب الحکم بادشاہ کی آگی بڑہ کر
بجلدی سپاہیانہ غنیم کے فوج کو گرم جنگ کرکے اپنی معسکر کے قریب لائی اوسوقت فوج محمودی نے دلاوری
سی اوپر یورش کرکی مگر نتیجہ برعکس ظاہر ہوا چند ہزار جوانان قوم گہکڑ سر و پا برہنہ ہر ایک کی ہاتہہ مین
اسلحہ غیر مکرر دونون بازو لشکر اسلامیہ سے گذر کر سواران غزنوی مین پہونچ گئے اور جو چیز سامنے
آگئی انسان حیوان سب کو تہ تیغ کیا یہانتک کہ قریب چار ہزار مسلمان شہید ہوئی لحظہ بلحظہ لڑائی بڑہتی
جاتی تہی اور قریب تہا کہ سلطان محمود بسبب استیلاء پیادگان گہکڑ معرکہ سے کنارہ کرکے لڑائی کو اوسدن

موقوف کرے اتنی مین بخت محمود نے یہہ کام کیا کہ ناگاہ ہاتہی سواری آنندپال آواز توپ او تفنگ سا
وخدنگ ولگنی زخم تیر سے سراسیمہ ہوکر پیچہے کو بہاگا ہاتہی کا بہاگنا گویا بخت کا بہاگنا تہا سپاہ ہندنے
احتمال ہزیمت آنندپال سمجہکر گریز مین ایک دوسری سی سبقت لیجانا چاہا میدان محمود کی ہاتہہ آیا
امیران شامی سی عبداللہ طائی چہہ ہزار سواران عرب اور ارسلان جاذب دس ہزار ترک اور
افغان ہمراہ لیکر لشکر منہزمہ کی تعاقب ہوئی دو روز تک اونکا پیچہا کیا بہت لشکر آنندپال کا مارا گیا
اور بعد لوٹ فتحیاب لشکر کے ہاتہہ آئی بعد اوسکی سنہ ۴۰۱ ہجری مین سلطان موصوف نی بسبب بی ادبی
داؤد بن نصیر نبیرہ شیخ حمید لودی حاکم ملتان کی اوسپر چڑہائی کرکی بعد گرفتار کرنے قلعہ
غور مین اوسی قید کردیا جب آنندپال راجہ لاہور مرگیا اور اوسکا بیٹا جانشین ہوا تب سنہ ۴۰۴ ہجری
مین قلعہ نندونہ جو کوہ بالنات واقع حدود ضلع جہلم مین تہا سلطان نی فتح کیا سنہ ۱۰۲۲ عیسوی مطابق
سنہ ۴۱۳ ہجری مین لاہور فتح کرکے پنجاب مین پہلا بادشاہ اسلام کا ہوا اور نبیرہ جیپال نی راجہ
اجمیر کے پاس جا پناہ لی سنہ ۱۰۲۴ عیسوی مطابق سنہ ۴۱۵ ہجری بارہوین دفعہ اوس صاحب ہمت سلطان نے
بہت فوج کے ساتہہ جسمین دو ہزار افغان بہی تہی ہندوستان پر چڑہائی کرکی گجرات دکہن مین مندر
سومنات پر جو مشہور معبد ہنود کا ہے قبضہ کیا اور بڑے بت کے پاس جاکر اپنی گرز سے اوسکا
ناک مونہہ توڑ ڈالا بعد ازان اوسنی خراسان مغربی کو مفتوح کیا اور اپنی فتوحات کا نام لیکر آخرذوہ
بہی بتاریخ ۲۹ اپریل سنہ ۱۰۳۰ مین تریسٹھہ برس کا ہوکر راہی ملک بقا ہوا اسکی عہد مین مشرقی حصہ
افغانستان سی برہمن اور بت پرستون کا مذہب نابود ہوا اور دین اسلام نے رواج پایا جو مشرک
اسلام قبول نہین کرتے تہے وہ کچہہ ماری گئی اور کچہہ جلا وطن ہوئی ؛

سلطان مسعود

بعد وفات محمود کی امیر محمد بڑی فرزند اوسکی نی داعیہ سلطنت کا کیا مگر مسعود نے جو باپ کی وفت
ہرات کا صوبہ دار تہا امیر محمد کو گرفتار کرکے نابینا کردیا اور خود تخت نشین ہوا اسکی عہد سی زوال
سلطنت غزنویہ شروع ہوا اگرچہ ابتداء عہد مین اس نی بہی جرات سی ہندوستان پر حملے کئے اور مشرق

کی طرف کچھ کامیاب ہے ہوا مگر مغرب کی جانب سے قوم سلجوق یعنی ترکمان کی تاتاریون نی خروج کرکے اسکو
سخت مجبور کر دیا اور قوم افغانون نی بہی پہاڑ دشوار گذار کے اندر بغاوت کری جنکی سرکوبی کے
واسطی شاہزادہ ایزدیار تعینات ہوا اور اوسنی افغانون کو کچھ سیدہا کیا مگر قوم سلجوق نی اسقدر
زور دکہایا کہ بادشاہ کو غزنین ٹہرنا دشوار ہوا تب وہ اپنی باپ کی وقت کی خزاین اور دفاین لیکر
اس ارادہ پر کہ ہندوستان سی فوج رکہکر ابن ایذا رسان قوم کو سیدہا کرو نگا لاہور کیطرف روانہ ہوا اور
اپنی اندہی بہائی امیر محمد کو بہی ہمراہ لیا راستی پر بمقام مارگلہ جو حسن ابدال سی نو میل جانب مشرق
ہے اپنی نمکحرام فوج کے ہاتہہ سی جنہون نی خزانہ لوٹا تہا گرفتار ہوکر قید ہوا اور ۱۰۴۰ عیسوی کو اپنی
برادر زادہ نالایق کی حکم سے مارا گیا

سلطان مودود ابن مسعود

جب کہ مودود نے جو صوبہ دار بلخ کا تہا اپنی باپ کے قتل ہونی کی خبر سنی فوراً غزنین کو کوچ کر آیا اور
وہانکے لوگون نے اوسی موروثی تخت کے مبارکباد دی اوسنی تخت پر بیٹہتی ہے امیر محمد کے بیٹون سے
جنمین سے بڑا ملتان اور پشاور کا صوبہ دار تہا لڑائی جیتی اور پہر اپنی باپ کے قاتلون سی انتقام
لیکر نو برس تک سلطنت کری ۴۴۱ ہجری مطابق ۱۰۴۹ء مین مرض قولنج سے رخت ہستی جہان
ناپایدار سے اوٹہا لیا +

سلطان ابو الحسن علی

بعد وفات مودود کی اوسکی پسر چہار سالہ کو اول تخت پر بیٹہایا گیا الا بایجرو زکی بعد اوسکو اوتار کر
ابو الحسن علی برادر مودود ابن مسعود بروز جمعہ غرہ شعبان ۴۴۱ ہجری مین تخت نشین ہوا - اوسے
عرصہ مین علی بن ربیع باتفاق میرک وکیل خزانہ شاہی سی بقدر مقدور زر و جواہر لیکر پشاور
کو بہاگ آیا اور افغانستان کے حصہ شرقی پرتا بہ ملتان قابض ہوکر افغانان کو بزور شمشیر مطیع کیا

سلطان عبد الرشید ابن محمود

اوسی سال کی اخیر مین عبد الرشید بیٹا سلطان محمود کا جو مودود اپنی برادر زادہ کی حکم سی ایک قلعہ

مین قید تہا خبر وفات مودود سنکر بسعی عبدالرزاق وغیرہ حبس سے نجات پاکر کوچ بکوچ غزنین کو روانہ ہوا ابوالحسن علی بدون دیکہنی چمک شمشیر کے پہلی سی کنارہ کر گئے عبدالرشید نی غزنین پہونچکر اپنی باپ کے تخت پر جلوس کیا اور نوشتگین حاجب کو امیرالامرا بنا کر لاہور کے صوبہ داری پر بہیجا ایک سال کی بعد طغرل نمکحرام نی جو امیران شاہی سی تہا عبدالرشید کو معہ نوکس دیگر اولاد محمود قتل کر دیا نوشتگین حاجب جو اوسوقت پیشاور مین تہا یہہ ناخوش خبر سنکر بہت غصہ ہوا اور اپنی تدبیر سی طغرل مذکور بروز نوروز جب وہ تخت محمودی پر جلوس کر رہا تہا مارا گیا تب

فرخ زاد ابن مسعود

جو کسی قلعہ مین قید تہا بصلاح نوشتگین اپنی موروثی سلطنت کا مالک ہوا اگرچہ یہہ بادشاہ بذات خود بہت لئیق نہین تہا مگر نوشتگین کی دانائی اور دلاوری سی دو دفعہ قوم سلجوق یعنی ترکمان کی لشکر ون سی مقابلی مین غالب آیا جب تیسرے دفعہ اسکی فوج اونسی منہزم ہوئی تب فرخ زاد نی نیک نیتی کی ساتہہ قیدیان سلجوق کو انعام واکرام سی مالامال کرکی بعد رہائی سلجوقون کی بادشاہ کی پاس بہیجدیا سلجوقون نی فرخ زاد کی فیاضی سی خوش ہوکر قیدیان غزنوی کو بہی مخلصی دی آخر چہہ برس کے سلطنت کی بعد یہہ بادشاہ بہی بعارضہ قولنج ۴۵۱ ہجرے مین فوت ہوا

سلطان ابراہیم ابن مسعود

بعد واقعہ ناگزیر فرخ زاد کی سلطان ابراہیم نی مسند ایالت کو اپنی جلوس سے زیب دیا یہہ بادشاہ بڑا متقی اور پرہیزگار تہا باوجود عنفوان جوانی ترک لذات نفسانی کرکے ہر سال تین ماہ روزہ رکہتا

اونسی کئی قرآن شریف اپنی ہاتہہ سی لکہہ کر مکہ اور مدینہ مین بہجوائی ابتدا سنوات جلوس مین قوم سلجوق خواہ ترکمان کی ساتہہ صلح کرکے جانبین نی عہد کیا کہ ارادہ خلل مملکت ایکدوسری کا نکرینگے اس عہدنامہ کی بعد سلطان ملک شاہ سلجوقی کی دختر سی مسعود ثانی ابن سلطان ابراہیم کی شادی ہوکر صلح کو مضبوطی ہوئی۔ اسطرحپر مغربی دشمنون سی اونسی رہائی پاکر ہندؤن کی قوت توڑنے کے واسطے اونسی

مشرق کو فوج کشی کر کی ہندوستان مین اتنی دور تک فتح کرتا گیا کہ اوس وقت تک اوسکی بزرگون مین
سی کوئی بادشاہ نگیا تہا اور ایک لاکہہ ہندو قید کر کے غزنین کو لیگیا چالیس برس تک اس بادشاہ نے
سلطنت کی اور ۱۰۹۹ سنہ عیسوی مین زندگی کی ساتہہ اوسکی سلطنت بہی ختم ہوئے ؛

سلطان مسعود ثانی ابن ابراہیم

ابراہیم کے بعد اوسکا فرزند مسعود جو کہ بہت رحم دل اور نیک سیرت تہا بادشاہ ہوا اوسکا امیر
طغا تگین حاکم لاہور نے عہدہ سپہ سالاری ہند پاکر ہندوستان پر حملہ کیا اور دریاء گنگ
سی بہی عبور کر کے ملک کو جا لوٹا اور غارت کی مال سی مالا مال ہو کر لاہور کو واپس آیا سولہ برس
آرام اور امن چین سی سلطنت کر کے مسعود بہی اس سرای فانی سی کوچ کر گیا ؛

ارسلان شاہ

فرزند مسعود نی اپنی باپ کی مرتے ہی اپنی دوسرے بہائیون کو قید کر کے تخت لیا مگر بہرام شاہ نے
بہاگ کر اپنی ماموں سلطان سنجر ترکمان خواہ سلجوقی کے پاس پناہ لی سنجر نے بہرام کے
مدد کر کے غزنین پر چڑہائی کی ارسلان شاہ دو دفعہ لڑائی ہار کر بہاگا اور کوہ سلیمان مین افغانون
کی پاس جا بیٹہا سپاہ سنجر نے پیچہا کر کے گرفتار کیا اور اپنی سلطنت کی تیسرے سال مین بہرام کی حکم سی مقتول ہوا

سلطان بہرام شاہ

ابن مسعود بن ابراہیم اب بی تنازع سلطنت کا مالک ہوا چند نوبت ہندوستان کی طرف گیا اور محمد
باہلیم جو ارسلان شاہ کی جانب سی سپہ سالار لشکر لاہور رہتا تہا بہرام سی بغاوت کر کے تباہ ہوا اور آخر ایام
سلطنت مین اوسنی قطب الدین محمد غوری اپنی داماد کو بسبب داعیہ سلطنت غزنین مین قتل کرایا یہہ
خبر سنکر سیف الدین غوری نی اپنی بہائی کی خون کا انتقام لینے کے واسطے غزنین پر لشکر کشی
کے بہرام شاہ طاقت مقابلہ نہ سمجہکر افغانستان کے مشرقی پہاڑون مین پناہ گزین ہوا غزنین پر
سیف الدین بلا مقابلہ قابض ہوگیا اور اہل غزنین پر اعتماد کر کے اپنی بہائی علاؤ الدین کو معہ لشکر امرای قدیم اپنی کے
غور کی طرف بہیجدیا اور رعایا غزنین کو راضی نہ رکہہ سکا جب موسم زمستان مین بباعث پڑنے برف راستہ ہای غور بند

ہوگئی تب حسب اشارہ غزنویان ناگاہ بہرام شاہ لشکر افغانان وغیرہ ہمراہ لیکر قریب غزنین کی آ پہونچا اہل غزنین نی دغابازی سی سیف الدین کو پکڑکر بہرام شاہ کی حوالہ کر دیا اور بہرام نی بی تمیزی کی راہ سی سیف الدین کو معہ سید مجد الدین امیر الامرای غوریہ بہ رسوائی تازیانہ تشہیر کرکے قتل کرایا اور نام کو ہمیشہ کیواسطی اس حال بد انجام سی داغ لگایا اور ۱۱۵۲ عیسوی مین بہہ بدنامی لیکر چھتیس سال کی سلطنت کے بعد خود بہی منزل ناگزیر کو پہونچا +

خسرو شاہ

بعد وفات بہرام کی اوسکا پسر خسرو شاہ بہ محبت چند روزہ دنیا گرفتار ہوکر غزنین کی تخت پر بیٹہا اون ہی دنون مین عنقریب پہونچنی علاء الدین غوری کی خبر جو بہائی کا بدلہ لینے بڑی زور شور سے آتا تہا ان باشاہ کو پہونچے تب خسرو شاہ بدون مقابلہ غزنین چہوڑکر لاہور کو چلا گیا اور اوس جگہہ کو پایہ تخت بنایا۔ علاء الدین غوری نی غزنین مین پہونچکر قتل عام کا حکم دیا اور اکثر عمارات عالیشان کو جلاکر خاک سیاہ کر دیا اور سوای سلطان محمود اور سلطان مسعود اور سلطان ابراہیم کے باقی سلاطین آل سبکتگین کی قبور مین آگ لگوادی اور اس بی رحمی اور ناخدا ترسی کو قتل عورات پر ختم کرکے اپنی آپ کو ملقب بہ علاء الدین جہان سوز کرایا خسرو شاہ سات برس شور و شر مین حکومت کرکے بمقام لاہور راہی ملک بقا ہوا +

خسرو ملک

بیٹا اوسکا تخت لاہور پر بیٹہا اور اوسنی ہندوستان کی تمام اون صوبون پر قبضہ کیا جو کسی زمانہ مین اوس کے بزرگون نی مفتوح کئے تہے لیکن شہاب الدین محمد غوری نی باخذ غزنین کہ دار الملک اوس خاندان کا تہا اکتفا نکرکے طمع پنجاب کا بہی کیا اور ۱۱۸۴ عیسوی مین پشاور پر جو کتب سلف مین بنام فرسا ور بکرام نیز مشہور ہے لشکر کشی کرکے افغانستان کا حصہ شرقی معہ ملتان فتح کرلیا اوسی سال کی اخیر لاہور کی طرف روانہ ہوا مگر مایوس ہوکر واپس آیا اور افغانستان شرقیہ ملتانئین علی کرماچ کو حاکم بنایا ۱۱۸۶ء مین اوسنی فریب سے لاہور پر قبضہ کرکے سلطنت خاندان غزنویہ

کو ختم کیا خسرو ملک کو معہ ملک شاہ فرزند اوسکی اور دیگر خویشان واقربا شاہ موصوف کو گرفتار کرکی اپنے بھائی غیاث الدین کی پاس فیروزہ کوہ متعلقات غور مین بھیجدئے اور وہان وہ مظلوم قلعہ جرجستان مین قید ہوئی بوقت حادثہ خوارزم شاہ دوراندیشی کیا بداندیشی کرکی اون سبکو قتل کیا گیا اور اوس عالی خاندان کا اثر بھی باقی نہ چھوڑا ۔

ذکر سلطنت خاندان غور ابتدا سنہ ۱۱۸۵ عیسوی سے سنہ ۱۲۰۶ تک

واضح ہو کہ سلاطین غور کو مورخین ضحاک تازی کی نسل سی شمار کرتے ہین یہہ وہ ضحاک ہے جسنی جمشید بادشاہ کو خارج اور تباہ کرکے ایران کی سلطنت پہ غصباً قبضہ حاصل کیا تہا اور پہر کاوہ آہنگر اصفہانی نی کہ حقیقت مین بڑا دلاور جوان تہا اور یہی سپہ سالار ہوا ہمت کرکے فریدون کی مدد کرے جب ضحاک پر فریدون غالب آیا اور اوسکو قتل کرایا تب ضحاک کے اولاد سے دو بہائی ایک مسمی سوری دوسرا سام ملازم فریدون کے تہے ضحاک کی تباہی کی بعد اوسکی نسل کے نسبت پیشگاہ فریدون سی حکم قتل عام صادر ہوا تب یہہ ہر دو بہائی بخوف جان معہ متعلقان مفرور ہوکر بمقام نہاوند پناہ گزین ہوئی تورا ابن فریدون نی اونکا تعاقب کیا مگر بسبب سخت ملجا ہونی کے اونکو نقصان نہ پہونچا سکا بعد انتقال سام کے اوسکا پسر موسوم شجاع اپنے چچا سوری سے رنجیدہ ہوکر رہ غور کو چلا آیا اور اوسی جگہہ قیام کرکے کہا کہ زومندیش یعنی اوس نے مت ڈر اس سبب سے اوس موقع کا نام زرمندیش مشہور ہوا غرض کہ پشت بہ پشت خاندان اوسکا غور کا رئیس چلا آیا تاوقتیکہ خلیفہ چہارم حضرت علی ابن ابوطالب نے مسمی شنسب مورث اعلی سلاطین غور نے فرمانہ حکومت غور بمقام کوفہ دستخط خاص سی حاصل کیا شنسب سے آٹہوین پشت مین سلطان ابراہیم غزنوی کے عہد سلطنت مین

عزالدین حسین

نے جو بانی اس خاندان کا تہا مرتبہ امیر حاجب پاکر خاندان غزنویہ سی شادی کری اور مسعود ابن سلطان

ابراہیم نے اپنی سلطنت کی عہد مین اوسکو حکومت غور موروثی ملک کی عطا فرمائی حسین کے ہفت پسر زوجہ
غزنویہ سے پیدا ہوئے بدین تفصیل ایک فخر الدین جو بامیان کا مالک ہوا دوسرا قطب الدین
جو داماد بہرام شاہ غزنوی کا تہا تیسرا شجاع الدین جو عنفوان جوانی مین مرگیا چوتہا ناصر الدین
جو حاکم ملک داور تہا پانچوان سیف الدین چہٹا بہاء الدین سام ساتوان علاء الدین حسین
بعد وفات حسین کے یہہ ہفت پسر جنکو وہانکی لوگ سبعہ سیارہ یا ہفت اختر کہتے تہے متفرق ہو
فرقہ ہوگئے ایک ملوک بامیان جنکا ذکر یہان فضول ہی دوسرے ملوک غور و غزنین جنمین سے پہلا

قطب الدین

تہا جسنے سلطان بہرام شاہ غزنوی کی دختر سے شادی کرلے تہی مگر بسبب ادعاء سلطنت بہرام کی حکم سے
قطب الدین برملا قتل کیا گیا یہہ ہی واردات بنیاد فساد خاندان غزنوی اور غور کی باہم ہوئی جسکے
سبب سے خاندان غزنین بالکل پائمال ہوگیا؛

سیف الدین

نے یہہ ناخوش خبر سنکر سلطان اپنا خطاب کیا اور بہائی کا بدلہ لیکر غزنین پر چند عرصہ قابض ہوگیا بہرام شاہ
نے ناگہان پہونچکر بسبب غدر اہل غزنین سیف الدین کو گرفتار کرکے معہ مجد الدین قتل کرایا تب

بہاء الدین سام

جو باپ غیاث الدین اور شہاب الدین غوری کا تہا بارادہ انتقام اپنی بہائی مقتول کی لشکر جمع کرنے مین
مصروف ہوا مگر موت نے پہونچکر خیالات سے چہوڑایا اوسکی بعد

علاء الدین حسین

ملقب جہانسوز نے غزنین اور قندہار اور علاقہ گرم سیر فتح کرکے بعد خرابی غزنین یہہ ملک مفتوحہ اپنی برادرزادے
غیاث الدین کے سپرد کرکے خود غور کو واپس چلا گیا تہوڑے عرصہ کے بعد اپنی برادرزادگان غیاث الدین
اور شہاب الدین سے متوہم ہوکر ہردو کو قلعہ جرجستان مین قید کردیا اور خود ایک لڑائی مین سلطان سنجر
ترکمان کی سپاہ کے ہاتہہ گرفتار ہوکر قید ہوگیا۔ مگر سنجر نے رحم کہا کرکے بدستور اپنی مقبوضہ ملک پر

اوسکو قایم رکہہ کر رہا کر دیا - اس امارت کے بعد بہت عرصے تک نہ جیا ۵۵۱ھ ہجری مین سرائی فانی سی کوچ کیا

سیف الدین

بیٹا علاء الدین جہان سوز کا اپنی باپ کا قایم مقام ہو کر تخت نشین ہوا اور سعادتمندی سے غیاث الدین اور شہاب الدین کو رہا کیا ایک سال کے سلطنت کے بعد ترکون کے مقابلہ مین مارا گیا تب

غیاث الدین محمدؒ

بادشاہ ہوا اور اوسنی شہاب الدین محمد اپنی بہائی کو جو حقیقت مین بادشاہ تہا سپہ سالار بنایا ۵۹۹ھ ہجری مین غیاث الدین نی سفر آخرت اختیار کیا ؛

سلطان شہاب الدین محمد

جسنی سپہ سالاری کی وقت اپنی خاندان کی بادشاہون سی زیادہ فتوحات کری تہی تخت آرا غزنین ہوا یہہ بادشاہ بڑا صاحب عزم اور اقبالمند دلاور تہا ۱۱۸۶ء مین اسنی خاندان غزنین کو تباہ کر کے سلطنت لی اور افغانستان کو فتح کر کے ۱۱۹۱ء مین ہندوستان پر حملہ لایا ایکدفعہ شکست کہائی اور راجہ پرتہی راج کی پہلی لڑائی مین سخت زخمی ہوا مگر دوسری نوبت بمعیّت تازہ لشکر راجہ اجمیر اور دہلی سی فتح پا کر ہندوستان مشرقی تک اپنی دخل کا اثر پہونچایا - اور قطب الدین ایبک اپنی غلام کو نواح دہلی مین چہوڑ آیا قطب الدین لیاقت اور شجاعت مین اپنی آقا کا پیرو تہا اسی سبب سے ہند کا بادشاہ بن گیا غرضکہ شہاب الدین نے اس فتح کے بعد غزنین مین واپس آکر ملک افغانستان و خراسان کو اپنی خویشون مین اس طرح تقسیم کیا کہ تخت فیروزہ کوہ اور غور محمود بن غیاث الدین اپنی برادرزادہ کو عطا کیا اور بست اور فرہ و اسفراین اور گرمسیر کا ضیاء الدین اپنا چچازاد بہائی کو حاکم بنایا اور حکومت ہرات معہ توابع اوسکی ناصر الدین اپنے خواہرزادہ کو سپرد کری کابل اور قندہار و دیگر افغانستان شامل تخت دار السلطنت غزنین کے رکہا بسبب نہونے اولاد نرینہ اپنے کے ملک کا بندوبست اسطرح کر کے سلجوق یعنے ترکمانون کی سلطنت پر حملہ کیا اور

اون سے شکست کہاکر لاہور مین قرار گزین ہوا - اوسی سال قوم گہکڑ پر جو دو آبہ سند ساگر مین آباد تہے بسبب مفسدہ پردازی لشکر کشی کرکے بعضون کو مسلمان اور اکثرون کو تباہ کیا اور قوم تیراہیہ سکنہ تیراہ جو مسلمانون کے دشمن اور راہزن مشہور رہتے تہے اون مین سے جو مسلمان ہوئی اونکو امان دیکر ملک مسکونہ سے خارج کیا اور منکرون کو قتل کیا اس انتظام کے بعد ترکستان پر چڑہائی کا ارادہ کرکے لاہور سے غزنین کو واپس جاتا تہا کہ دریای سند کے مشرقی کنارہ پر بمقام برہمیک جو غالباً متصل نیلاب تہا

بیس کس گہکڑونکی ہاتہہ سے بحالت خواب بائیس زخم چہوراکہا کر بتاریخ ۲ - ماہ شعبان ۶۰۲ ہجری مطابق ۱۲۰۶ء مین شہید ہوا - اوسکی امراؤن نی تابوت اوس شہنشاہ کا غزنین مین لیجاکر منزل معہود کو پہونچایا اسی شخص کی باعث خاندان غور کی ترقی ہوئی تہی اور اسکے ساتہہ ختم ہوئی +

ملک تاج الدین یلدوز

بعد وفات شہاب الدین کی اکثر ارکان سلطنت نی اتفاق کرکے **محمود ابن سلطان غیاث الدین** برادر زادہ شاہ متوفی کو غور سی واسطی تخت نشینی سلطنت غزنین طلب کیا مگر بسبب نہ عالی ہمت ہونی کے اوسنی تخت فیروزہ کوہ وغور کو اپنی واسطی کافی سمجھکر **ملک تاج الدین یلدوز** کو جو زمرہ غلامان مقربین بادشاہ مرحوم سی تہا خط آزادی بہیجکر تخت غزنین اوسکے حوالہ کیا تاج الدین نی بحکم اوس فرمان کی غلامی سی آزادی پاکر سلطان اپنا خطاب کیا اور افغانستان کی سلطنت پر مسند آرا ہوکر بارادہ تسخیر پنجاب جو بعد وفات **شہاب الدین** کے **قطب الدین** ایبک بادشاہ دہلی کی قبضہ مین تہی لاہور کو روانہ ہوا بباعث دباؤ نام سلطان غزنین اور کم ہمتی حاکم پنجاب لاہور پر قابض ہوگیا یہہ خبر سنکر **سلطان قطب الدین** نے دہلی سی یورش کری اور

ایک مردانہ حملے مین تاج الدین یلدوز کو بہگا دیا اور ایسی زور شور سے اوسکا تعاقب کیا کہ اوسنی غزنین مین قرار اپنا دشوار سمجہکر بعلاقہ **شلوزان** جو کوہ سفید کی جنوب مین واقع ھی پناہ گزین ہوا اور قطب الدین ایبک غزنین پر قابض ہوکر شراب خوری مین شاغل ہوا - ایسی صریح غفلت اور عیش عشرت کی سبب سی حسب ایمائی ارکان سلطنت تاج الدین ایلدوز بہمراہی لشکر افغان وغیرہ **شلوزان** سی نکلکر ناگہان متصل غزنین پہونچ گیا قطب الدین یہہ حال سنکر گہبرا گیا اور ایسی جلدی مین قوت مقابلہ مفقود سمجہکر براہ سنگ سوراخ باہر آیا اور ایسا بہاگا کہ لاہور تک عنان ہزیمت کو نہ تہانبا اوسکی پیچہے تاج الدین ایلدوز چند عرصہ افغانستان کا مالک رہا الا رعایا اوسکی ظلم سی ناخوش تہی +

سلطنت محمد شاہ خوارزم

تاج الدین ایلدوز کی حکومت کو دس برس بہی نگذرنے پائی تہی کہ شاہ خوارزم نے جو پہلی سی ہی غزنین کی سلطنت پر دانت رکہتا تہا یہہ فساد دیکہکر بہمراہی جرار لشکر حملہ کیا تہوڑے مقابلی کی بعد غزنین لے لی - اور **تاج الدین ایلدوز** اپنی پورانی جاگیر علاقہ **شلوزان** مین بہاگ آیا اور وہانسی یورش کرکی پنجاب پر تا بہ تہانیسر قبضہ کرلیا اس فتنہ اندازی کی باعث سی **سلطان شمس الدین** التمش بادشاہ دہلی نی بعد سخت محاربہ لی اوسکو گرفتار کرکے قید کر دیا اوسی محبس خانہ مین **سلطان تاج الدین ایلدوز** نی وفات پائی اور افغانستان پر تا بدریای سند شاہ خوارزم قابض ہوگیا +

ذکر سلطنت خاندان مُغلیہ

سورث اعلے اس قوم کا **مغل خان** اولاد **یافث** ابن **حضرت نوح** سی تہا مغلون کی سلطنت کی ابتدا اور اوسکا جلد ترقی پکڑنا اور بہت پہیلجانا تواریخ کے واقعات مین سے

ایک بڑا ماجرائی عجیب ہی جس زمانہ مین کہ غزنی کی سلطنت پر زوال قدم بڑہلنی چلا آتا تہ
اوسی عرصی مین ملک تاتار سی جو قدما مین بنام اسکو تہیا مشہو تہا اس جنگجو قوم نی
خروج کیا او تمین سی سنہ ۱۱۶۴ء کو تموزخان جسکو کوکزا نام بڑی ہیر اوس قوم نی
چنگیز خان یعنی خان اعظم بمعنی شہنشاہ کا خطاب دیا تہا اپنی دانائی اور شجاعت سی
قوم کا سردار ہوا- اور تمام تاتار مین اوسکا تسلط ہوگیا- اوسنی بارادہ تسخیر دوسری
ملکون کی اپنی فوج کو سپاہ گری کی قواعد سکہانی شروع کی جب فوج کی تعداد چہ لاکہ سی
بہی سوا، ہوگئی تب فتوحات ملکی پر کمر باندہی بعد فتح ملک خطا جو چین کی شمالی اقطاع
مین ہے اس سبب سی کہ محمد شاہ خوارزم مالک افغانستان و خراسان نے مغلونکی وکیل
اور چند سوداگران تاتاریکو قتل کیا تہا +

چنگیز خان

اپنی فوج لیکر انتقام لینی آیا شاہ خوارزم نی بمعیت اپنی قلیل لشکر کی سلطنت کی حد پر جاکر مقابلہ
کیا بڑے سخت لڑائی ہوئی دیر تک دونون پلّے مساوی رہی مگر جب چنگیز خان کی حکم سی
فوج مغلونکی ایک تازہ دم گروہ نی جو کمک کیو اسطی رکہا تہا غنیم کے بازو راست پر حملہ کیا
تب خوارزمی مقابلہ مین قایم نرہ سکے الا پہر بہی بانتظام صف بندی پیچہی کو ہٹے اور بہت
سپاہ کام آئی اس شکست کی بعد سلطان محمد شاہ کی ہمت ٹوٹ گئی تہوڑے تہوڑے
مقابلی کے بعد چنگیز خان چہوٹی مقامات کو مفتوح کرتا ہوا بخارا کی قریب پہونچا محمد شاہ
کی طرف سی جو سردار بخارا کی محافظ تہی اونکی پست ہمتی اور بے تدبیری سی مغلون نے
شہر بخارا کو جو اون دنون تمام ایشیا کی علم وفضل کا مرجع تہا تسخیر کرکے بڑی ظلم اور زیادتیان
کین اسیطرح سمرقند اور آخر کو ہرات اور دیگر ملکون مین تاتاریونکی بیرحمی او جہالت اسی لاکہ تا
بندہ خدا بیگناہ مارے گئے سلطان محمد شاہ نی ایسی ظالم لشکر کو اپنی تعاقب دیکہکر قتل

نفس کرکے اونسی خلاصی پائی +

جلال الدین شاہ

محمد شاہ کا لئیق فرزند اپنی باپ کا جانشین ہوکر بڑی شجاعت سی چنگیز خان کے مقابلے پر آیا اور خوب لڑا عجب نہ تہا کہ نبرد آزمائی کی میدانمین کامیاب ہوتا لیکن خود اوسکے خویش واقارب نی اوس سی برخلاف کرکے کوئی تدبیر پیش نجانی دی مغل متواتر فتح کرتے ہوئی ایک صوبے کے بعد دوسرا مسخر کرکی اپنی بادشاہ کی قلمرومین داخل کرکی بڑہتی گئے باوجود اسکی جلال الدین اونسی تہوڑی تہوڑی فاصلہ پر لڑتا چلا گیا آخر دریاء سندہ کے کنارہ پر کہ وہ انتہا اوسکی ملک کے تہی پہونچا وہان اگرچہ جلال الدین کی فوج غنیم کی مقابلی مین دسوان حصہ بہی نہ تہے لیکن بسبب شجاعت جبلی اتنی قلیل فوج سی کارزار کی میدان مین ثابت قدم ہوکر مرنے مارنی پر مستعد ہوا- اور اپنی سپاہ کو ایک موقع کی جگہہ قایم کرکے ہنگامہ رزم کو برابر بارہ گہنٹہ تک عدو کی فوج کثیر کی سامنی گرم رکہا آخر مغلون کی فوج کی ایک دستہ نی بازو راست پر زور لاکر ایک پہاڑی پر جو خوارزمیون کی پناہ تہی قبضہ کرکی تباہی ڈالی جلال الدین کی سپاہ اسکے بعد متفرق ہوگئی اور اوسنے گہوڑا دریا مین ڈالا حق تو یہہ ہے کہ جلال الدین اپنی ذات سی بڑا دلاور اور شجاع تہا مگر افسوس کہ بخت اور ہمراہی اوسکی پیرو نہین تہی غرض خوارزمیونکی تخریب کی بعد تمام افغانستان پر دریا سندتک مغلونکا تسلط ہوگیا اور اوس طرف فارس کی شمالی اقطاع بہی اونکی قبضی مین آئی اسقدر فتوحات کرکے چنگیز خان شاہزادہ خطائی کو ولیعہد بناکر ۱۲۲۷ء مین سب ٹہاٹہ باٹہ چہوڑکر اس دارنا پایدار سے تنہا عالم آخرت کو سدہارا +

یورش شیر خان

بعد وفات چنگیز خان کے ایکدفعہ شیر خان نے جو سلطان محمود ابن شمس الدین التمش شاہ

ہند کا امیر الامراء ملتان و سندھ کا صوبہ دار تہا یورش کرکے تہوڑی عرصے کے واسطے غزنین کو مغلون کی قبضے مین سی نکالکر سکہ اور خطبہ بنام شاہ ہند جاری کیا۔ الا ابہی کامل استقلال نہین ہونے پایا تہا کہ

ہلاکو خان

نبیرہ چنگیز خان نی بزور شمشیر واپس لیلی مغلونکی خاندان سی وہ شخص جسے پہلی دین اسلام قبول کیا ہلاکو خان تہا اور اسی نے خلفاء عباسیہ سی المعتصم باللہ خلیفہ آخری کو تخت بغداد سی خارج کرکے اوسکی سلطنت پر بہی قبضہ کر لیا ہلاکو خان کے نبیرہ ارغون خان کی عہد سلطنت مین تیمور خان امرائی اعظم چنگیزی صوبہ افغانستان نی ملتان پر حملہ کیا۔ محمد خان شہید فرزند رشید غیاث الدین بلبن شاہ دہلی نے جو ملتان کا حاکم تہا اوسکے لشکر کو شکست دی الآخر خود بہی تعاقب کرنی مین مارا گیا ازان بعد سلطنت افغانستان بقبضہ مغلان چلی آئی جنمین سی ذکر کی لائق

تیمور شاہ گورگان

ہی جسکا خطاب صاحب قران لکہا ہی یہہ الوالعزم بادشاہ ۱۳۳۶ء کو امیر ترمنائی کی گہر پیدا ہوا جب سلطنت اسکی ہاتہہ لگی تو چنگیز خان سے بڑہکر کشت خون اور ظلم مین قدم رکہا اگر اسکی جملہ واقعات مشرح لکہی جاوین تو طوالت کا خوف ہی مختصر یہہ کہ اسنی اپنی الوالعزمی اور دلاوری سی افغانستان و ایران کو زیر کرکے اصفہان مین قتل عام کی اور بغداد کو غارت کیا اور روس کی ملک مین لشکر لیگیا۔ بعد اسقدر فتوحات کے اوسنی ہندوستانکی تسخیر پر کمر باندہی اور کابل و پشاور کی رستی افغانان سرکش کو سیدہا کرتا ہوا ہند مین داخل ہوا ملک کو لوٹتا جلاتا ہوا ۱۳۹۸ء مین دہلی تک پہونچا سلطان محمود بادشاہ دہلی نے مغلوب ہوکر قلعہ خالی کردیا فوج تیموری نی خاطر خواہ شہر کو تاراج کیا اور نصف سی زیادہ پہونکدیا

تیمور نے تخت دہلی پر جلوس فرماکر اپنی تئین بادشاہ ہند مشہور کیا صرف پندرہ روز دہلی مین رہکر شمالی اقطاع کو تاراج کرتا ہوا۔ اور میرٹھہ کے قلعہ کو خاک سیاہ کرکی معہ بہت سی قیدیان اہل ہند سمرقند اپنی دارالسلطنت کو روانہ ہوا وہان پہونچکر بعد چند فتوحات دیگر ملک چین کیطرف جہاد کی طیاری کر رہا تہا کہ اجل کا پیغام آ پہونچا اور سب خیالات سے چہوٹکر راہی ملک بقا ہوا +

مرزا شاہرخ خاقان سعید

بعد انتقال تیمور کے اوسکا فرزند شاہرخ جو ہرات کا مالک تہا افغانستان اور خراسان وسیستان کو شامل کرکی مسند آرا ہوا جب وہ بہی اپنی نوبت بہگت کر عالم آخرت کو سدہارا تب افغانستان کی علیحدہ ملکو مین چند بڑے بڑے سردار خودسر حاکم ہو گئے جیسا کہ ہرات مین مرزا بایسقرا فرزند شاہرخ اور پہر شاہ حسین مالک ہوا اور قندہار مین امیر ذوالنون حاکم تہا اور کابل وغزنین پہلے مرزا عمر شیخ کے تحت مین تھا ازان بعد

مرزا الغ بیگ

بیٹا ابوسعید مرزا کا تخت نشین کابل ہوا اسکے عہد مین قوم یوسفزئی و دیگر اولاد خشی افغان کابل کی علاقے سے خارج ہو کر پشاور کیطرف آئی ۹۰۶ ہجری مین مرزا الغ بیگ فوت ہوا جسکی بعد

مرزا عبدالرزاق

بیٹا خوردسال الغ بیگ کا تخت کابل پر بیٹہایا گیا اور ایک شخص زکی نام اوسکی ملازمونسے صاحب اقتدار ہو گیا لیکن زکی کی نخوت اور تکبر سے امراؤن نے تنگ آکر عیدالضحی کے روز قتل کی اوسکی تواضع کری بعد اوسکے بہی باعث بے اتفاقی ارکان ریاست و کم سنی حاکم احوال کابلیون کا نہایت پریشانی پر تہا اسی وقت مین محمد مقیم چہوٹا بیٹا امیر ذوالنون

کا جو سلطان حسین بادشاہ خراسان کی جانب سی حاکم ملک کر امیر تہا بمعیت لشکر
ہزارہ و تلدور متوجہ کابل ہوا مرزا عبد الرزاق طاقت لڑائی نہ سمجھکر افغانون مین
بعلاقہ لنغمان بہاگ گیا اور کابل پر

محمد مقیم

نی قبضہ کرکے دختر مرزا الغ بیگ سی نکاح کر لیا مگر رعایا کو راضی نرکہہ سکا یہہ حال دیکھکر

محمد بابر بادشاہ

ملقب ظہیر الدین جو ۸۹۹ھ مطابق ۱۴۹۴ء ہجریمین بعد وفات اپنی والد کی بارہ برس کے
عمرمین فرغانہ اور اندجان کے تخت کا مالک ہوا تہا مگر شیبانی خان اوزبک کے
تسلط اور اپنے بہائیونکی بے اتفاقی سی باوجود محنت اور ہوشیاری اوس سلطنت مین
استقلال نہین رکہتا تہا آخر اوس طرف سی مایوس ہوکر حسب صلاح امیر محمد باقر بامید
حصول قبضہ افغانستان کوہ ہندوکش سی گذر کر کابل کیطرف روانہ ہوا محمد مقیم نے تاب
مقابلہ نہ سمجھکر اول حصاری ہوا۔ اور آخر کو امان مانگ کر قلعہ خالی کر دیا ظہیر الدین محمد
بابر نے تخت نشین افغانستان ہوکر کابل مین قبل از فتح ہندوستان بائیس برس حکومت
کی چند سال قندہار کی مہم پر صرف ہوئی جہان شاہ بیگ ارغون اور محمد مقیم نی شکست
کہاکر قندہار سی ہاتہہ اوٹہایا قوم ہزارہ اور مغربی۔ افغانستان کو جہانتک ہوسکا دست
کرکی مشرقی حصہ کیطرف توجہ کری افغانان مہمند اور یوسف زئی سی لڑائیان ہوتی رہین

ملک باجوڑ کو فتح کرکے قوم یوسف زئی پر خراج مقرر کیا اور شاہ منصور یوسف زئی کی دختر کا
ڈولہ لیا۔ بعدش ہندوستانکی واقعات موجودہ کو خیال مین لاکر حسب اشارہ دولت خان لودی
بمعیت پندرہ ہزار سپاہ کی دہلی کی سلطنت پر دعوی کرکی روانہ ہوا دوسری جانب سے ابراہیم شاہ

لودی ایک لاکہہ سوار اور ایکہزار ہاتہی لیکر بمقام **پانی پت** مقابلہ آرا ہوا بڑی سخت لڑائی ہوئی **ابراہیم** کو فن جنگ نہ آتا تہا تمام فوج صف باندہکر ایک جگہہ کہڑی کردی اور **بابر** جری سپہ سالار سی بہی بہتر خود اپنی لشکر کی کمان کرتا تہا بہت معقولیت سی فوج کو غنیم کی انبوہ کثیر سی لڑایا فوج مغلیہ کی اون دو دستون نی جنکو تیولقمہ کہتے تہے ہر دو جانب سے نکلکر سپاہ مخالف کا تعاقب مارا جب اونکی حملہ سی غنیم کی فوج مین تزلزل پیدا ہوا تب بازو راست و چپ والون نی بہی مردانہ حملہ کیا اوس خونخوار جنگ مین ابراہیم شاہ معہ پانچ چہہ ہزار سپاہ خاصہ ایک موقع معرکہ مین مارا گیا اور باقی فوج اوسکی جو متفرق قتل گاہ سی بچ منتشر ہوگئے **بابر** فتح کی جہنڈی اوڑاتا ہوا۔ آگرہ تک پہونچا ۱۵۲۶ء مین اوسنی دار السلطنت ہندوستان پر قبضہ کرکے تخت نشین دہلی ہوا۔ اٹہائیس سال متفرق ملکونکی سلطنت کرکے ۹۳۷ ہجری مطابق ۱۵۳۰ء مین بعمر پچاس سالگی۔ آگرہ مین فوت ہوا اور نعش اوسکی بموجب وصیت کی **کابل** مین لاکر دفن کی گئی یہہ بادشاہ بڑا عالی ہمت اور دلیر تہا ۱۴۸۳ء مین پیدا ہوا باپ کی طرف سے سلسلہ اسکا **تیمور** شاہ تک اور مان کی طرف سی **چنگیز خان** تک پہونچتا ہے ابتدا جوانی مین اسکو شراب سے بہت شوق تہا چنانچہ **کابل** سے باہر پہولونکی مرغزار مین ایک چہوٹا سا حوض پتہر مین کہودا ہوا مئی ارغوانی سے پر کرکے اوسجگہہ بزم نشاط کیا کرتا تہا اور یہہ بیت اپنے کو اوس پلید حوض کے کنارہ پر کہودوا دیا تہا +

نوروز و نو بہار و مئی دلبری خوش است
بابر بعیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست

لا ہندوستان مین بادشاہ ہونے کے بعد اوسنی شراب خوری سی توبہ کرکے سب سونی کی پیالیان جن مین مئی نوشی کرتا تہا گلاکر فقرا اور مساکین کو للہ دیدین اور پہر ہمیشہ پرہیز رکہا +

ہمایون بادشاہ

بابر شاہ کی وفات کی بعد ۱۵۳۰ء مین **ہمایون** بیٹا اوسکا جو ہر دلعزیز اور عقلمند تہا تخت نشین ہندوستان ہوا۔ اور **افغانستان** مرزا کامران بہائی ہمایون نے اپنی قبضی مین کرلیا تہا اونکی بی اتفاقی کے سبب **شیر خان** قوم سور ملقب شیر شاہ نی ۱۵۴۰ء مین **ہمایون** کو ہند سی خارج کرکے

سلطنت ہندوستان اپنی قبضی مین کرلے ہمایون نے ہندوستانیون سے بہت مصیبتین اوٹہائین اور جب مجبور ہوکر افغانستان کیطرف ملک سندہ کی راستی آیا تب اوسکی بہت سرو ہمایون نے پاؤن لگنی دئی یہ حال سنکر سلطان طہماسپ شاہ فارس نے اوسی بولایا اور اصفہان مین ہمایون نے شاہ ایران کا مہمان ہوکر آرام کیا ایکسال کے بعد شاہ موصوف سے دس ہزار سوار لیکر کابل اور قندہار پر حملہ آور ہوا۔ اور بہت سی فسادون کی بعد اپنے نادان بہائیونکو شکست دیکر قابض ہوگیا اور نو برس تک کابل مین سلطنت کی مگر اس عرصے مین کامران نے اوسکو ٹہنڈا سانس نکلنی دیا نا وقتیکہ کامران جو ہمایون کی جان کی درپے تہا گرفتار ہوکر اندہا کیا گیا اور مرزا ہندال دوسرا بہائی کافاد ار بنکر ہمایون کے مخالفونسی لڑکر مارا گیا خانگی فسادون سے فارغ ہوکر ہمایون نے پندرہ ہزار سوار اور کتنی ہی پنجابی لوگ ہمراہ لیکر ہندوستان پر حملہ کیا اور سکندر شاہ سور کی اوپر فتح حاصل کرکے تیرہ برس کے بعد دوبارہ تخت ہند پر جلوس کیا مگر ایک برس ہی اوسکی جلوس انی کو نگذرنے پایا تہا کہ ۹۶۳ھ مین بام سی گرکر جان بحق تسلیم ہوا ✦

جلال الدین محمد اکبر بادشاہ

بعد وفات ہونے ہمایون کے اکبر بادشاہ بیٹا اوسکا جو حمیدہ بیگم سیدزادی کے شکم سے پیدا ہوا رجب ۹۴۹ھ ہجری مطابق چہاردہم اکتوبر ۱۵۴۲ء مین بمقام امرکوٹ حادثات ہند کے وقت پیدا ہوا تہا شہر کلانور واقع پنجاب مین تخت ہند پر جلوس فرما ہوا اس شہنشاہ کی جملہ واقعات لکہنے کے واسطے علیحدہ دفتر چاہئی افغانستان کی متعلق صرف اتنا حال ہے کہ خبر وفات ہمایون کی سنکر مرزا سلیمان والی بدخشان بہ ارادہ تسخیر کابل کوہ ہندوکش سے گذرکر افغانستان آیا مگر منعم خان صوبہ دار کابل کی ہوشیاری اور دلاوری سی بدون کامیابی مایوس ہوکر واپس چلا گیا جب ہیمون بقال سی بیرام خان سپہ سالار اکبر کا لڑرہا تہا اوس عرصہ مین شاہ طہماسپ صفوی بادشاہ فارس نے ایک جرار لشکر قزلباشون کا زیر کمان سلطان حسین مرزا ابن بہرام

بن شاہ اسمعیل صفوی قندہار کی فتح کے واسطی بہیجا اوس ہوشیار رکمانیر نے بہت کوشش سے
محمد شاہ قندہار کو جو بیرم خان اتالیق اکبرشاہ کی طرف سی قندہار کا حاکم تہا مغلوب کر کے
خارج کیا اور قندہار شامل صوبہ ہرات ہوکر متعلق سلطنت ایران ہوئی کابل کا صوبہ اکبر نے
اپنی بہائی محمد حکیم مرزا کو عطا کیا اور منعم خان اوسکا اتالیق اور صلاح کار مقرر ہوا مرزا
محمد حکیم نے چند دفعہ بغاوت کری اور مغلوب ہوا مگر اکبرشاہ نے عالی ہمتی اور نیک ذاتی سی
اوسکا قصور معاف کیا جب مرزا مذکور بمرگ طبعی کابل مین فوت ہوگیا تب بادشاہ نے اسکی
فرزندون کو ہندوستان مین بولا کر کنور مان سنگہ ولد راجہ بہگوانداس رئیس جیپور
کابل کا صوبہ دار بنایا اوس وقت ایک شخص مسمی جلالہ قوم اور مڑا افغان بنا پیر تاریک کا
ملک تیراہ اور خیبر کے نواح مین بڑا مفسد اور راہزن تہا اکثر افغانان کو گمراہ کر کے بادشاہ
سی باغی کر دیا کنور مان سنگہ نے اس شخص پر پہاڑ ونکی اندر لشکر لیجا کر کئی فتوحات حاصل
لین اوسی عرصہ مین زیر کمان زین خان گوکہ اور راجہ بیربر معہ دیگر امراء معتبر کے ایک
لشکر واسطی قلع وقمع افغانان یوسفزئی وغیرہ سکنائی سواتہہ اور بنہیر اور باجوڑ
بہیجا گیا اس فوج نے یوسفزی کے علاقہ مین داخل ہوکر لوٹ اور مار شروع کی جب فتوحات
کرتے ہوئی بنہیر کے متصل پہونچے تو ایک شخص نے راجہ بیربل کو جو اوس عہد مین
مشہور دانا تہا بلکہ ابتک اوسکا نام عام لوگون مین بہی بطور ضرب المثل مشہور ہے یہہ خبر دی کہ
افغان آج رات ارادہ شبخون لشکر کا رکہتی ہین اور یہہ راستہ درہ کا صرف چار کوس ہے اگر
راجہ اس وقت کوچ کر کے اس کوتل سی گذر جاوے تو مخالفون کا منصوبہ شبخون کی کارگر نہوگا
اور پہر ملک سواتہہ کی فتح آسان ہوگی راجہ بیربل نے باوجود عقلمندی دہوکا کہایا بدون
تنقیح حال اس خام خیال سے کہ فتح میرے نام پر ہو بلا اتفاق زین خان کوکہ اپنی زیر کمان
فوج لیکر کوچ کیا۔ غروب آفتاب کے وقت درہ کوہی موسوم ملندری مین پہونچا افغانون
نی اوس پہاڑ پر خوب جمعیت کر رکہی تہے سخت مقابلے سی پیش آئے اوپر سی اونکا تہیری

ہوئی نوابیران شاہی کی یہہ صلاح قرار پائی کہ اسجگہہ بہی خطبہ اور سکہ شاہجہان کا مروج ہو چنانچہ داخل ہوتی ہی منادی کرادی کہ حکم اور سلطنت شاہجہان کا ہے مددگار کی جگہہ خود مالک بن بیٹھے یہہ حیرت انگیز آواز سنکر نذر محمد جبکی اعانت کیواسطی یہہ فوج آئی تہی حیران ہوا اور فوراً جان بچاکر ایران مین جا، دم لیا اور یہہ غزل بادشاہ ایران کو لکہی غزل

تاج از ہدہد ما زاغ ربودہ است بہ مکر
من بدرگاہِ تو ای شاہ ازان آمدہ ام

شاہجہان نی شاہزادہ مراد بخش کا ڈہیلا انتظام ناپسند کر کی شاہزادہ اورنگزیب و متعین کیا کہ اوسی لشکر کی سرداری مین بخارا کو فتح کرے یہہ حکم پاکر اورنگزیب یورش کی ارادہ پر بخارا کی طرف روانہ ہو مگر قوم اوذبک نی ہجوم لاکر لڑائیونسی ایسا تنگ کیا کہ بلخ مین ٹہرنا بہی دشوار ہوا روز بروز غنیم چیرہ دست ہوتا جاتا تہا آخر علیمردانخان امیر الامرا نے نذر محمد خان کو ایران سی بلوا کر عذر گونہ درمیان لایا اور بلخ اوسکے سپرد کرکے لشکر شاہی کابل کو واپس ہوا پہر قندہار کی مہم پر زیر سرداری شاہزادہ اورنگزیب فوج روانہ ہوئی مگر بسبب سختی قلعہ اور موجودگی سامان قلعہ داری کامیابی نہوئی شاہزادہ واپس گیا اوسی عرصہ مین شاہجہان بہت بیمار رہا یہہ خبر سنکر باہم چہار شاہزادگان داراشکوہ - شجاع - اورنگزیب - مراد بخش فساد مچا بی اتفاقی کی آگ ایسی بہڑکی کہ باوجود صحت یاب ہوجانے شاہجہان کی شعلا اوسکا فرو نہوا - اورنگزیب نی جو سب سی زیادہ دلیر اور مستقل مزاج تہا بعد بہت سی لڑائیون کے اپنی بہائیون پر غالب آکر نا سعادتمندی سی باپ کو بہی قید کر لیا اور ۱۶۵۸ء کو تخت نشین ہو کر

عالمگیر

اپنا لقب کیا ۱۶۶۶ء مین آٹہہ برس قید رہکر شاہجہان نے وفات پائی عالمگیر اورنگزیب نی باپ کی طرح اپنی بہائی اور اونکی اولاد ذکور مین سے کوئی زندہ نہ چہوڑا اوسکی عہد سے

افغانستان کی رعایا نے بغاوت پر کمر باندھی ایک بڑا فساد کابل مین ہوا۔ اور قوم یوسف زئے نے ضلع ہزارہ پر متواتر حملے شروع کئے اور انتظام شاہی مین ایسی بے تدبیری ہونے لگی کہ جسکا نتیجہ خلل حکومت تھا صوبہ داران کابل اور حاکمان مفصل مین جلد جلد تغیر و تبدل ہونا اور ایک قوم کی سردار کو دوسرے قوم کی علاقہ کا ٹھیکہ مالگذاری دینا زیادہ تر باعث خرابی انتظام ہوا جب ایک صوبہ دار ملک یا حاکم مفصل تغیر ہوا تو اوسنی حاکم جدید کی بدنامی کے واسطے رعایا کو ترغیب مفسدانہ شروع کرنے ایسی حالت مین ایک شخص اجنبی نے قوم یوسف زئے مین جا کر ادعا کیا کہ مین شاہزادہ شجاع ہون اور اورنگ زیب سی جان بچا کر پناہ طلب آیا ہون حالانکہ شجاع دکہن کیطرف راجہ اراکان کی بدعہدی اور بے مروتی سے

فنا ہو چکا تھا افغانان کوہی نے عقل کی سادہ لوحی سے اوسکو اصلی شجاع سمجھکر سشری کا بڑا لشکر جمع کیا اور تور بیلہ کی سامنی ستانہ کی متصل آمادہ بیکار ہوکر خیرہ سری سی دریا سندھ کو عبور کرکے علاقہ چھچھہ مین داخل ہوگئی کامل بیگ قلعہ دار اٹک نے بہمراہی مراد قلی گھکھڑ فوج لیکر اونسی مقابلہ کیا بہت سخت لڑائی ہوئی یوسف زئیونکی دہقانی لشکر نے شکست فاحش کہائی جو شمشیر اور اسلحہ آتش بار سی بچے اونمین سے اکثر دریای سندھ مین طعمہ نہنگ مرگ ہوئی باقماندہ بہاگ کر سواتھہ کو چلی گئے جہاں چند مدت کی بعد مصنوعی شجاع اپنی موت سی مرگیا جب عالمگیر کیطرف سی شاہزادہ بہادر شاہ انتظام افغانستان کیواسطے صوبہ کابل مقرر ہوا تو اس شاہزادہ نی اپنی تدابیر نیک سی اکثر رعایا کو زیر فرمان کرلیا بلکہ علاقہ بنون اور داوڑ و خوست و شلوزان کی طرف دورہ کرکے برای نام ان علاقونکو بھی مطیع کیا جب ۱۱۱۸ھ ہجری مطابق ۱۷۰۶ء مین عالمگیر بمقام احمد نگر ترانوی برسکے عمر مین چالیس برس کی سلطنت کی بعد راہی ملک بقا ہوا تب شاہزادہ بہادر شاہ

شاہ عالم بادشاہ

کے لقب سی اپنی دو چھوٹے بہائیون پر غالب آکر تخت نشین ہوا۔ اور افغانستان مین سے

کابل اور حصہ مشرقی سلطنت دہلی کے متعلق ہا مگر قندہار مین ایک اور لئیق شخص جسکا نام
حاجی امیر خان

معروف میر ویس تہا قوم غلزائی فرقہ ہوتک سے تدریجاً اپنی قبضہ کو بڑہانے مین مصروف ہوا
اسکا حال یہہ ہی کہ نواح قندہار مین رتبہ اربابی اور خانی کا بھلے سی قوم ابدال مین چلا آتا تہا
جب اوس خاندان سی حیات سلطان نے صوبہ دار قندہار سی لڑائی کرکے بادشاہ ایران کو
اپنا دشمن بنایا اور خوف سی بہاگ کر عالمگیر اورنگ زیب کے پاس چلا آیا جسنی بارادہ یورش
قندہار ہا لضدی منصب اوسکو عطائی کیے حکم دیا کہ تا اختتام مہم دکہن ملتان مین قیام پذیر ہو
بعد اخراج حیات سلطان کے بموجب سفارش صوبہ قندہار شاہ ایران کے حکم سی میر ویس
کو سرداری قوم افغانان نواح قندہار عطا ہوئی مگر تہوڑے عرصے مین اوسکی تکبر سے حاکم
قندہار نے ناراض ہوکر بادشاہ کو اوسکی شکایت لکہی شاہ نے میر ویس کو بولا کر چند برس دار السلطنت
مین حاضر رکہا پہر بحصول اجازت حج کرکے قندہار کو واپس آیا اور بدستور اپنا رتبہ پایا اوس وقت
قندہار مین شاہ ایران کی طرف سی شاہنواز خان گرجی صوبہ دار تہا جسکے اپنی ہمقوم
اور قزلباشونکی بہی سپاہ سلطانی مین کثرت تہی یہہ حاکم تندمزاج اور بے انصاف تہا اپنی قوم
کی عزت اور ترقی کا خواہان اور افغان و قزلباشون کو حقارت سی دیکہتا تہا اس سبب سی یہہ
ہر دو گروہ اوسکو دوستی نہین چاہتی تہے اتفاقاً اوسی عرصہ مین حد بلوچستان کیطرف واسطے
انتظام کے حاکم قندہار کو فوج بہیجنی پڑی جب اوسکی اعتباری فوج اس وسیلے سی علیحدہ ہوئی تب
میر ویس نے قزلباشون کے ساتہہ صلاح ملاکر قندہار پر حملہ کیا اور غالب آکر شاہنواز خان
صوبہ قندہار کو ہلاک کرکے قابض ہوگیا اوس لشکر نے جو صوبہ مہلوک کی حکم سی بلوچستان کو گیا
تہا یہہ حسرت افزا خبر سنکر ہرات اور مشہد کیطرف چلا گیا سلطنت ایران کیطرف سی ترد دفع
لشکر آیا مگر فتح مند نہو سکا میر ویس نے حکومت قندہار پر استقلال پیدا کرکی بنوک شمشیر اپنی قبضہ
کو فراخ کرلیا اور دور اندیشی کی نظر سے شاہ عالم بادشاہ کے حضور اپنی برادر زادہ کو بہ

جسنی بمقام سرہند نواح انبالہ مین بادشاہ سی ملاقات حاصل کی شاہ ہند نے نام کیواسطے تین ہزاری منصب اوسکی برادرزادہ اور پنجہزاری خود میرویس کے نام مقرر کرکے قندہار اوسکی سپرد رکہی اس شرط سی کہ خطبہ اور سکہ شاہعالم کا رہے میرویس عمر رسیدہ آدمی نے تہوڑا عرصہ خودسر حکومت کرکے وفات پائی جسکے بعد

عبدالعزیز خان

اوسکی بہائی نے چہہ برس تک کامروائی کری جب اوسنی بہی سفر آخرت قبول کیا تب

شاہ محمود

بہلا بیٹا میرویس کا جانشین ہوا - اور اوسنی بسبب ضعف او بدانتظامی سلطنت ایران اوس مملکت وسیع پہ قبضہ کرکی چند عرصہ صفہان مین قیام کیا بعد انتقال شاہ محمود کے -

شاہ اشرف

بہائی میرویس کا تخت نشین ہوا مگر شاہ حسین صفوی شاہ ایران نے نادر کی سپہسالاری سے ایرانکو غلزائی کی سلطنت سی چہوڑایا اور شاہ اشرف کے پاس قندہار کا صوبہ رہ گیا جب اسنے بہی جہان فانی سے رحلت کی تب

شاہ حسین

ابن میرویس نے عروس حکومت کو اپنی بغل مین لیکر دیرہ غازیخان کو فتح کرکی تاراج کیا باوجود تسلط خاندان ہوتک غلزائی کابل اور افغانستان مشرقی بدستور سلطنت مغلیہ کے ماتحت تہا افغانستان مغربی مین تو یہہ حال ہو رہا تہا اور ہند مین جب شاہعالم ۱۱۲۴ کو فوت ہوا تب معزالدین جہاندار شاہ کا فساد رفع کرکے

فرخ سیر

پوتا شاہ عالم کا بمدد سید عبداللہ اور سید حسین ۱۱۳۱ کو تخت نشین ہوا - اس بادشاہ کی عہد مین انگریزی عملداری کے درخت اقبال نے ہندوستان کی زمین مین جہڑ پکڑی

فرخ سیر کو ۱۱۳۱ء مین سیدان مذکور نے قتل کر دیا تب شمس الدین اور رفیع الدولہ کے تنازعہ کی بعد روشن اختر پوتا شاہ عالم کا

محمد شاہ

کے لقب سی تخت پر بیٹھا اس بادشاہ کی عہد مین سلطنت بہت تباہ ہوئی افغانستان مشرقی اور کابل مین صوبہ دار اور فوجداران موقع کو جان بچانی مشکل ہوئی ایسی تباہی کی حالت مین بلائی نادری نازل ہوئی۔

نادر شاہ ایرانی

اصل مین قوم افشار شاخ ترک سی رضا قلی نام سرخیل ایل یعنی گروہ کوچی اپنے قبیلہ رہوار۔ سکنہ خراسان کا بیٹا تھا پیشہ پدری چھوڑ کر غارتگری کرنے لگا اپنی دلاوری اور استقلال کی شہرت سی جب افغانان غلزائی نے سلطنت ایران پر غلبہ کیا تو فوج ایرانکا سپہ سالار ہوکر سلطنت ایرانکو غنیم سی خالی کیا ۱۱۴۸ء مین بی مروتی اور سنگدلی سی شاہ ایران کو تخت سی اوتار کر اوسکی آنکھین نکلوا ڈالین اور خود بادشاہ بن بیٹھا ایرانکی صفائی کی بعد اوسنی فتح افغانستان کا ارادہ کیا اور نواح ہرات مین قوم ابدالی افغانانکو ہزیمت دیکر مطیع کیا اور لشکر ابدالی بھی ہمراہ لیکر واسطی تسخیر قندہار جو دار الحکومت خاندان غلزائی کی تہا متوجہ ہوا شاہ حسین غلزائی مستعد پیکار ہوکر حصار۔ قندہار۔ مین محصور ہوا۔ اور جب تحصن سے تنگ آیا تو زینت نام اپنی خواہر بزرگ کو جو کلید عقل اوسکی تھی معہ چند معتبران دیگر نادر کے حضور بھیجکر امان طلب کی اور امان پاکر بمعیت جملہ سرداران اپنی قوم کے دربار نادری مین حاضر ہوکر عذر خواہ ہوا اوس دلیر بادشاہ نی سبکو مرہون عنایت کرکے شاہ حسین غلزائی کو معہ اقرباء و متعلقان حکم دیا کہ ملک مازندران مین جا آباد ہو اور قوم ابدالی نواح ہرات سی خانہ کوچ ہوکر ملک قندہار مین آباد ہون اور بجای اونکی فرقہ ہوتک و توخی غلزائی ہرات کو جا نوین سطرح نظم و نسق کرکے شہر کہنہ۔ قندہار۔ کو غیر آباد کیا اور اوسکی متصل اپنی نام پر نادر آباد شہر بنا:

بسایا اور ایالت۔ قندہار۔ عبدالغنی خان علیکوزئی افغان کو سپرد فرماکر کابل کی طرف روانہ ہوا۔
اور وہان کا رئیس شاہ درگاہی تہوڑی لڑائی کے بعد مطیع ہو کر حاضر ہوا ۱۷۳۸ء مین کابل پر
نادر کا قبضہ ہوگیا اوسنی ایک وکیل محمد شاہ بادشاہ دہلی کے پاس بہیجا تہا جو جلال آباد
مین مارا گیا اسی بات پر ہندوستان کی طرف چڑہائی کی ناصر خان صوبہ کابل جو شاہ ہند
کیطرف سی۔ پشاور۔ مین مقیم تہا افغانان یوسف زئی وغیرہ کو متفق کرکے درہ خیبر مین فوج
نادری کا سد راہ ہوا۔ ایک ماہ چند یوم تک بسبب بندش درہ نادر رکا رہا آخر اسی ملک
سے ورقوم اورک زئی افغان نے نادر شاہ کو بارہ ہزار سوار کی ساتہہ اوس راہ سی کہ جس
راستے امیر تیمور کو ہندوستان لیگئے تہے لنگہا کر ناصر خان کی فوج کی عقب مین پہونچایا وہان
صوبہ۔ پشاور۔ اور شاہ ایران کی باہم خوب لڑائی ہوئی ناصر خان شکست کہا کر زخمی اور گرفتار
ہوا چند مدت نظر بند رہا آخر نواح لاہور سی بدستور ایالت۔ پشاور۔ وکابل پر پیشگاہ نادر
سے مقرر ہو کر رخصت ہوا ۱۷۳۹ء مین نادر نے دہلی کو لوٹا اور قتل عام کے قریب بیس کروڑ مال
لوٹ دہلی تخت فیروزہ لیکر واپس ہوا اور اٹک سی عبور کرکے دریا رسندہ تک اپنی سلطنت
کی حد قایم کری اسقدر فتوحات اور مال کی خوشی مین دارالسلطنت ایران کو واپس جاتا تہا کہ
اوسکی ظلم کے سبب سی لوگون نے تنگ آکر شب یکشنبہ گیارہوین شہر جمادی الآخر ۱۱۶۰ ہجری
مین محمد خان قاچار ایرانی و موسی بیگ افشار خلجانی و کوچہ بیگ افشار وغیرہ چند
رفقاء دیگر جو پاسبان سراپردہ شاہی کے تہی نمک بحرام ہوکر وقت نصف شب خوابگاہ نادری

مین داخل ہوی اور بحالت خواب سر نادر شاہ کو جو مسجود سران گردنکشان تہا کاٹکر اوردو مین
پہینک دیا۔ شبانگہ سر تخت و تاراج داشت + سحر کہ نہ تن سر نہ سر تاج داشت + بیک گردش
چرخ نیلوفری + نہ نادر بجا ماند و نے نادری + اوس وقت احمد خان سدوزئی جو افسر
فوج ابدالی ماتحت نادر کے تہا یہہ خبر سنکر بجمعیت تین ہزار سوار دستہ ابدالی مسلح و مکمل سوار

ہوکر تمام رات کہڑا رہا صبح ہوتے ہی گروہ قوم افشار و فتنہ انگیزان قزلباشیہ سے لڑائی کرکی غالب آیا اور تمام مال و منال لشکر نادری لیکر روانہ قندہار ہوا +

ذکر سلطنت خاندان سدوزئی از ابتدائے ۱۷۴۷ء سے ۱۸۰۹ء تک اور ہرات مین ۱۸۴۲ء تک

حال اصلیت اور شجرہ نسب قوم سدوزئی کا دوسرے حصہ مین درج ہے +

احمد شاہ ابدالی سدوزئی

بعد تباہی نادر کے سب خزانہ اور مال شاہی اپنی قبضہ مین لاکر روانہ قندہار ہوا وہان پہونچکر ماہ اکتوبر ۱۷۴۷ء مین تخت افغانستان پر جلوس فرمایا اور صابر شاہ ایک مجذوب درویش کی تعلیم سے جسکا وہ بہت معتقد تہا اپنی آپ کو احمد شاہ دُرِ دُران کا القاب دیا اور قوم کا نام ابدالی سے بدلاکر دُرانی رکہا افغانون مین سے یہی شخص ہے جسنے افغانستان مین ابتدائے سلطنت افغانیہ ڈالی ہے سال اول جلوس مین اسطی فتح کابل اور تنبیہ ناصر خان صوبہ پشاور کابل کیطرف روانہ ہوا غزنین کو ایک حملہ مین فتح کرکے کابل بدون مقابلے لیا ناصر خان مستعد جنگ ہوا مگر جب کل رعایا افغان اوس سے منحرف ہوکر ہواخواہ اپنی ہمقوم بادشاہ احمد شاہ کی ہوئی اور عبدالصمد خان جو عمدہ زمینداران ضلع پشاور سے قوم محمدزئی رئیس دوآبہ ہشتنگر تہا ناصر خان بہاگ کر بمقام جلال آباد احمد شاہ کی لشکر مین شامل ہوا تب ناصر خان قوت مقابلہ مفقود سمجھکر پشاور سے علاقہ چہچہ ضلع راولپنڈی کو بہاگ گیا بموجب حکم احمد شاہ سردار جہان خان سپہ سالار فوج دُرانی نے علاقہ چہچہ اور ہزارہ تک اوسکا تعاقب کرکے لاہور کیطرف نکال دیا بعد انتظام ملک افغانستان اس دلاور بادشاہ نی چہہ حملہ متواتر پنجاب اور ہند پر کئی پہلے حملہ مین متصل انبالہ فوج شاہ ہند اور شاہ دُرانی مین لڑائی واقع ہوئی گرچہ نواب قمرالدینخان

وزیر الممالک ہند مارا گیا مگر احمد شاہ بدون کامیابی واپس آیا اور دوسری سال ہرات کو فتح کرکے اپنی ملک محروسہ کی شامل کیا ثانی حملہ مین لاہور۔ اور۔ ملتان۔ مفتوح کرکی میر منو صوبہ لاہور کو اپنی طرف سی گورنر پنجاب مقرر کیا تیسری حملہ مین دہلی یا شاہجہان آباد پر قبضہ کر لیا سردار جہان خان سپہ سالار اور شاہ ولی خان وزیر کو معیت جرار لشکر بہیجکر شہر متہرا کو لوٹا اور بہت سامان غنیمت لیکر بصلاح عالمگیر ثانی بادشاہ دہلی۔ دختر محمد شاہ کو اپنی عقد مین لایا اور صبیہ عالمگیر ثانی کو اپنی فرزند تیمور کا زوجہ بنایا اسطرح رشتہ یگانگی خاندان شاہی تیموریہ سی مضبوط کرکے واپس ہوا چوتھی حملہ مین بتاریخ ہفتم ماہ جنوری ۱۷۶۱ء پانی پت کی مقام پر بیشمار فوج مرہٹہ کو جنکا دخل اٹک تک ہو گیا تہا شکست فاحش دیکر مرہٹون کے خون سی میدان جنگ کو لالہ گون کیا اور بیچہ لشکر مرہٹون کا قتل ہوا۔ پانچوان اور چہٹا حملہ واسطی سرکشان قوم سکہہ کی تہا جنکو درست کرکے پنجاب سی واپس گیا اور چند سال عیش اور آرام سی دار السلطنت۔ قندہار۔ مین قرار گزین ہوا۔ آخر شش چو بیس برس سلطنت کرکے بعارضہ ناسور بینی جہان فانی سی عالم جاودانی کو رحلت کرگیا اس بادشاہ کی اوصاف حمیدہ ابتک افغانستان مین مشہور ہین +

تیمور شاہ سدوزئے

احمد شاہ۔ ابدالی کے چار فرزند مشہور بوقت وفات اوسکی باقی تہی تیمور۔ سلیمان۔ سکندر۔ پرویز۔ تیمور سب سی بڑا بیٹا اپنی باپ کی طرف سی ہرات کا صوبہ دار تہا شاہ ولی خان بامی زئی وزیر الممالک تیمور سی رنجیدہ تہا اس باعث سی وزیر مذکور نی سلیمان شاہ کو تخت۔ قندہار۔ پر اپنی باپ کا جانشین کیا یہہ خبر سنکر تیمور جو مستحق سلطنت کا تہا بارادہ پیکار روانہ قندہار ہوا شاہ ولی خان فریب کے راہ سی بدین غرض کہ دہوکہا دیکر تیمور۔ کو کسی حیلہ سی بدون جنگ قید کرلون ڈیڑہ سو سوار کے ساتہہ بطور پیشوائی روانہ ہوکر بمقام فرہ معسکر تیموری مین داخل ہوا۔ قبل از بار یابی تیمور کی حکم اور قاضی فیض اللہ کی تجویز سی شاہ ولی خان وزیر معہ اپنی دو پسران نوجوان و دو خواہرزادونکی قتل کیا گیا تیمور شاہ وزیر کیطرف سی اطمینان حاصل کرکے قندہار مین

ہوکر تمام رات کہڑا رہا صبح ہوتے ہی گروہ قوم افشار و فتنہ انگیزان قزلباش شیعہ سے لڑائی
کرکی غالب آیا اور تمام مال و منال لشکر نادری لیکر روانہ۔ قندہار ہوا +

ذکر سلطنت خاندان سدوزئی از ابتدائے
سنہ ۱۷۴۷ء سنہ ۱۸۰۹ تک اور ہرات مین سنہ ۱۸۴۲ تک

حال اصلیت اور شجرہ نسب قوم سدوزئی کا دوسرے حصہ مین درج ہے +

احمد شاہ ابدالی سدوزئی

بعد تباہی نادر کے سب خزانہ اور مال شاہی اپنی قبضہ مین لاکر روانہ۔ قندہار ہوا وہان پہونچکر
ماہ اکتوبر سنہ ۱۷۴۷ء مین تخت افغانستان پر جلوس فرمایا اور صابر شاہ ایک مجذوب درویش
کی تعلیم سے جسکا وہ بہت معتقد تہا اپنی آپ کو احمد شاہ دُرِ دُرّان کا القاب دیا؛ ور قوم کا نام
ابدالی سے بدلاکر دُرّانی رکہا افغانون مین سی یہی شخص ہے جسنے افغانستان مین ابتدائے
سلطنت افغانیہ ڈالی ہے سال اول جلوس مین اسطی فتح کابل اور تنبیہ ناصر خان صوبہ پشاور
کابل کیطرف روانہ ہوا غزنین کو ایک حملہ مین فتح کرکے کابل بدون مقابلے لیا ناصر خان
مستعد جنگ ہوا مگر جب کل رعایا افغان اوس سے منحرف ہوکر ہوا خواہ اپنی ہمقوم بادشاہ احمد شاہ
کی ہوئی اور عبد الصمد خان جو عمدہ زمینداران ضلع۔ پشاور سے قوم محمد زئی رئیس دوآبہ ہشتنگر
تہا ناصر خان بہاگ کر بمقام جلال آباد احمد شاہ کی لشکر مین شامل ہوا تب ناصر خان قوت
مقابلہ مفقود سمجھکر پشاور سے علاقہ چھچہ ضلع راولپنڈی کو بہاگ گیا بموجب حکم احمد شاہ سردار
جہان خان سپہ سالار فوج دُرّانی سے نے علاقہ چھچہ اور ہزارہ تک اوسکا تعاقب کرکے لاہور
کیطرف نکال دیا بعد انتظام ملک افغانستان اس دلاور بادشاہ نی چھہ حملہ متواتر پنجاب اور ہند پر کئی پہلے
حملہ مین متصل انبالہ فوج شاہ ہند اور شاہ دُرّانی مین لڑائی واقع ہوئی گرچہ نواب قمر الدینخان

وزیر الممالک ہند مارا گیا مگر احمد شاہ بدون کامیابی واپس آیا اور دوسری سال ہرات کو فتح کرکے اپنی ملک محروسہ کی شامل کیا ثانی حملہ مین لاہور - اور - ملتان - مفتوح کرکی میر منو صوبہ لاہور کو اپنی طرف سی گورنر پنجاب مقرر کیا تیسری حملہ مین دہلی پایۂ تخت شاہجہان آباد پر قبضہ کر لیا سردار جہان خان سپہ سالار اور شاہ ولی خان وزیر کو بمعیت چند ہزار لشکر بہیجکر شہر متہرا کو لوٹا اور بہت سامال غنیمت لیکر بصلاح عالمگیر ثانی بادشاہ دہلی - دختر محمد شاہ کو اپنی عقد مین لایا اور صبیہ عالمگیر ثانی کو اپنی فرزند تیمور کا زوجہ بنایا اسطرح رشتہ یگانگی خاندان شاہی تیموریہ سی مضبوط کرکے واپس ہوا چوتہی حملہ مین بتاریخ ہفتم ماہ جنوری ۱۷۶۱ء پانی پت کی مقام پر بیشمار فوج مرہٹہ کو جنکا دخل اٹک تک ہو گیا تہا شکست فاحش دیکر مرہٹون کے خون سی میدان جنگ کو لالہ گون کیا اور بیحد لشکر مرہٹونکا قتل ہوا - پانچوان اور چہٹا حملہ واسطی سرکشان قوم سکہہ کی تہا جنکو درست کرکے پنجاب سی واپس گیا اور چند سال عیش اور آرام سی دارالسلطنت - قندہار - مین قرار گزین ہوا - آخر شش چو بیس برس سلطنت کرکے بعارضہ ناسور بینی جہان فانی سی عالم جاودانی کو رحلت کر گیا اس بادشاہ کی اوصاف حمیدہ ابتک افغانستان مین مشہور ہین +

تیمور شاہ سدوزئی

احمد شاہ - ابدالی کے چار فرزند مشہور بوقت وفات اوسکی باقی تہی تیمور - سلیمان سکندر پرویز - تیمور سب سی بڑا بیٹا اپنی باپ کی طرف سی ہرات کا صوبہ دار تہا شاہ ولی خان بامی زئی وزیر الممالک تیمور سی رنجیدہ تہا اس باعث سی وزیر مذکور نی سلیمان شاہ کو تخت - قندہار - پر اپنی باپ کا جانشین کیا یہہ خبر سنکر تیمور جو مستحق سلطنت کا تہا بارادہ پیکار روانہ قندہار ہوا شاہ ولی خان فریب کے راہ سی بغرض کہ دہوکہا دیکر تیمور - کو کسی حیلہ سی بدون جنگ قید کرلون ڈیڑہ سو سوار کے ساتہہ بطور پیشوائی روانہ ہوکر بمقام فرہ معسکر تیموری مین داخل ہوا - قبل از باریابی تیمور کی حکم اور قاضی فیض اللہ کی تجویز سی شاہ ولی خان وزیر معہ اپنی دو پسران نوجوان دو خواہرزادونکی قتل کیا گیا تیمور شاہ وزیر کیطرف سی اطمینان حاصل کرکے قندہار مین

داخل ہوا سلیمان شاہ کا عذر پذیرا کرکے عفو کیا اور خود مسند آرائی افغانستان ہوا جب بہمراہی آنخان
سپہ سالار کابل کو آیا تو عبد الخالق نامی دُرّانی نے داعیہ سلطنت کرکے فساد مچایا اور لڑائی مین شکست
کہا کر پکڑا گیا اور تیمور کے حکم سی نابینا ہوا اسی ہنگامہ کی خدمات سی خوش ہوکر پائندہ خان بارکزئی
کو تیمور شاہ نی خطاب سرفراز خان عطا کیا یہہ بادشاہ اکثر موسم زمستان پشاور مین و تابستان
کابل مین رہتا تہا فیض اللہ خلیل رئیس پشاور بغاوت کرکے معہ اپنی پسر کی قتل ہوا دو دفعہ
اس بادشاہ نی پنجاب پر یورش کرکے سکہون کو نصیحت کری اور ارسلا خان مہمند سکنہ ڈہکا کو بعہد
امان قتل کرکے اپنی قول کو داغ لگایا اور فتح خان اتمان خیل طاہر خیلی رئیس کوہ گہندگر
فیض طلب خان محمد زئی کی اعتبار پر جب حاضر ہوا تو وہ بہی ہلاک کیا گیا تیمور نی بیس سال سلطنت
کرکی بتاریخ ہفتم ماہ شوال ۱۲۰۷ھ ہجری مطابق ۱۷۹۳ء رخت ہستی اس جہان سی اوٹہا لیا اور کابل مین دفن ہوا

شاہ زمان

تیمور شاہ کی بہت اولاد تہی مگر اونمین سی جو مشہور ہین اونکی تفصیل یہہ ہی +
ہمایون جو سب سی بڑا تہا دوئم محمود سوئم شاہ زمان چہارم عباس پنجم شجاع الملک ششم
شاپور ہفتم حاجی فیروز الدین بعد وفات تیمور کے اوسکا تیسرا بیٹا شاہ زمان امراؤن کی
صلاح خصوص پائندہ خان بارکزئی والد دوست محمد خان کی امانت سی تخت نشین ہوا
ہمایون قندہار اور محمود ہرات کی حاکم تہے یہہ خبر سنکر ہمایون نی اعتراض کیا اور لڑائی کرکے
بہاگا مگر لیہ ضلع دیرہ اسمعیل خان مین نواب محمد خان سدوزئی کی ہاتہ سی گرفتار ہوا اور شاہ
زمان کی حکم سی اوسکی دونون آنکہین نکالی گئین شاہ زمان سادہ لوح بادشاہ تہا اسکی عہد
مین بارکزئیون نے زور پکڑا پائندہ خان بارکزئی مختار کل بن گیا اور خاندان سدوزئی
پر وبال نے قدم بڑہایا بہائیونکی بے اتفاقی نی زیادہ تباہی ڈالی پائندہ خان کی صلاح سے
اکثر سرداران دُرّانی بہ تہمت سازش ہمراہ شاہ محمود قتل ہوئی اس باعث ارکان سلطنت و
سرداران قوم پائندہ خان سی بیزار تہی خصوص رحمت اللہ کامران خیل سدوزئی جسکا خطاب

وفادارخان اور وزیرالممالک تہا زیادہ تر دربی خرابی پاینده خان کی ہوا - اور بادشاہ
کو اس بات سی کہ وہ شاہ شجاع الملک سی مشورہ کرکے شاہ زمان کو معزول کرنا چاہتا ہے
پاینده خان کی قتل پر آمادہ کر لیا ہرچند کہ پاینده خان کو بادشاہ کی مخالف ارادہ کی اطلاع ہوگئی
تہی اوسکی فرزندان فتح خان وغیرہ نی گرشتگی اپنی اصلی وطن کیطرف بہاگ جانی کی صلاح بہی دی مگر
اوس دلاور سرداری مغرور نی عار سمجھکر یہہ ارادہ ناپسند کیا شاہ زمان نی ناعاقبت اندیشی کرکی -
پاینده خان ملقب سرفراز خان بارکزئی قمرالدینخان امین الملک ہزار خان غلزائی
محمد اعظم خان الکوزئی اسلم خان وغیرہ چند سردار انکو قتل کرا دیا اس دغابازی کا نتیجہ یہہ ہوا
کہ کل افغانستان مین فساد مچا فتح خان بارکزئی فرزند کلان پاینده خان مرحوم نی شاہ محمود
مادری بہائی شاہ زمان سی متفق ہوکر بہت فوج جمع کرلی اور محمود نی قندہار - اور غزنین کو زیر
کرکے کابل پر حملہ کیا شاہ زمان - پشاور سی یہہ خبر سنکر اوسطرف روانہ ہوا مگر اوسکو نہایت
جبری سپہ سالار سی مقابلہ کرنا پڑا - اپنی فوج ہراول کی نمک حرامی سی مغلوب ہوکر پکڑا گیا اور درہ جگ
دلگ مین بہاگ کر محمود کی حکم سی آنکہون مین سلائی پہیر کر نابینا کیا گیا اور وفادار خان وزیر جسنی قتل
پاینده خان کی تدبیر کی تہی مع اپنی بہائی کی قلعہ بالاحصار واقع کابل مین قتل ہوا جیسا کیا ویسا
پایا شاہ زمان کی کوری کے بعد

شاہِ محمود

فتح خان بارکزئی برادر کلان امیر دوست محمد خان کی تجویز سی تخت نشین ہوا اور اوسنے
فتح خان کو وزیر اعظم بناکر شاہ دوست کا خطاب دیا فتح خان نے دوست محمد خان اپنی چہوٹی
بہائی کو ہمراہ رکہکر امورات ریاست سکہانی شروع کئی

شاہِ شجاع الملک

نی جو حقیقی بہائی شاہ زمان کا تہا باعانت حافظ شیر محمد خان بامی زئی ابن شاہ ولی خان
مشہور وزیر احمد شاہ کی نواح خیبر سی بہت فوج جمع کرکے محمود شاہ پر حملہ لایا اور غالب آکر اوسی

قید کرلیا اور چاہا کہ بعوض شاہ زمان اپنی حقیقی بھائی کی اوسکو نابینا کری مگر شاہ زمان نے
اس گناہ کبیرہ سی منع کیا کیونکہ پہلے ہمایون اپنی حقیقی بھائی کی بدلہ مین محمود نی شاہ زمان کو
نابینا کیا جسکا معاوضہ پورہ ہوچکا تھا چار سال چند ماہ شاہ شجاع نی باستقلال سلطنت کرکے
عطا محمد خان صوبہ کشمیر پر جو باغی ہوگیا تھا چڑھائی کی اور وہان بادشاہ خود مغلوب ہوکر پکڑا گیا
تب محمود شاہ نی قید سی رہائی پاکر افغانستان کو اپنی زیر فرمان کرلیا اور صوبہ ہرات حاجی فیروز الدین
کو عطا کیا اتنی مین شاہ شجاع کشمیر سی رہائی پاکر پشاور اور کابل مین بادشاہی کرنے لگا اب
افغانستان مین گویا دو بادشاہ بن بیٹھی ایک محمود دوسرا شجاع آخر الذکر نی چند عرصہ تک شجاعت
کرکے محمود کو آوارہ کردیا الا آخر کو بعد بہت سی فسادون کے باعث زور پکڑجانے بارکزیونکی شاہ
شجاع لاچار ہوکر شجاعت کو چھوڑ مستقل جگہہ سے بیدخل ہوا - اور جہان موقع ملا ایدہر اودہر حملہ کرتا رہا
سنہ ۱۸۱۳ء مین وزیر فتح خان نے عطا محمد خان صوبہ کشمیر پر اس سبب سی چڑھائی کی کہ وہ شجاع کا ہمراز
اور محمود سی باغی تھا بعد لڑائی کی غالب آکر وزیر فتح خان نے عطا محمد خان کو قید کرلیا اوسکی بھائی
غلام محمد خان نی لاہور مین جاکر حسب مرضی رنجیت سنگہ اپنی چھوٹے بھائی جہاندار خان قلعہ دار اٹک
کو لکھہ بھیجا کہ سکھون پر قلعہ اٹک بیچدو چنانچہ اوسنی ایک لاکہہ روپیہ کی عوض قلعہ مذکور فروخت کردیا -
سنہ ۱۸۱۳ء سی رنجیت سنگہ کی قبضی مین اٹک سی شرقی ملک آگیا یہہ خبر سنکر وزیر فتح خان اور دوست محمد
خان استرداد قلعہ اٹک کیواسطی فوج لیکر روانہ ہوئی ۱۸۱۳ء مین رنجیت سنگہ کی بیس ہزار فوج سے
مقابلہ ہوا سکہون نے فتح پائی جب درانی واپس ہوکر کابل کو گئے تو وہان خبر پہونچی کہ نواب عبد الجبار خان
صوبہ دیرہ غازیخان پر شاہ شجاع نی ہمراہی شاہ زادہ حیدر حملہ کیا مگر شکست کہائی اس عرصہ مین
خبر آئی کہ فوج شاہ ایران واسطی لینی ہرات کی چلی آتی ہے علاوہ اسکی شاہزادہ کامران نی اپنے باپ
محمود شاہ کو اغوا کرکے اس بات پر آمادہ کرلیا کہ ہرات حاجی فیروز الدین سی لیکر کامران کو
دیجاوی ان دو مہم کیواسطی وزیر فتح خان مع دوست محمد خان ہرات کی طرف روانہ ہوا دوست محمد خان
کو جو اوس وقت بھی منصوبہ بازی مین یکتا تھا ہرات مین چھوڑکر خود وزیر فتح خان اور حاجی خان

کا کہ فتح علی شاہ قاجار والی ایران کی تین لاکہہ لشکر سی لڑائی کیواسطی اگی کو بڑہا اور لڑائی مین فوج
ایران کو شکست دیکر مشہد تک اونکا تعاقب کیا دوسریطرف ہرات کو دوست محمد خان نے مفتوح
کیکی بصلاح فتح خان حاجی فیروزالدین کو اس عذر پر کہ اوسنی بوقت آوارگی محمود شاہ کے
اوسکی مدد نہین کری تہی قید کر لیا اور اپنی جبلی طمع سی حرم سرای شاہی کو بہی تاراج کیا اور علاوہ
اس بی مروتی کے یہہ گستاخی کری کہ شاہزادہ محمد قاسم کی بیگم جو خواہر شاہزادہ کامران کی تہی
اوسکا ازار بند قیمتی دو لاکہہ جو شاہزادی نی پوشیدہ کر لیا تہا بواسطہ خواجہ سرایان جبرا دوست محمد خان
نی لے لیا۔ اوس عصمت پناہ نی اپنی بہائی کامران کی پاس وہ شلوار ازار بند کشیدہ بی عزتی اور بی پردگی
کی استغاثہ کی واسطی بہیجدی سی کامران نے نہایت غصہ ہوکر بدلہ لینی کے واسطی قسم کہائی اور جب
فتح خان نے یہہ ناگوار حال سنا تو اوسنی بہی دوست محمد خان کو بہت ملامت اور تہدید لکہی کہ بوقت پانے
مین تمکو زندہ نہین چہوڑونگا اسی خوف سی دوست محمد خان بہاگ کے محمد عظیم خان کی پاس کشمیر مین چلا
گیا شاہزادہ کامران نی جسکی دلمین پہلے سی بہی فتح خان کے جاہ و اقبال کا حسد تہا اس خیال سی کہ یہہ
بی ادبی نسبت حرم سرای شاہی بصلاح وزیر فتح خان واقع ہوئی ہی ایسی دلاور سردار کو جو بیشمار
فوج ایرانکو ہزیمت دیکر خود بہی زخمی ہوا تہا بمقام ہرات نابینا کر دیا جب فتح خان وزیر بحالت کوری
قندہار مین پہونچا تو محمود شاہ نی شاہ دوست کو اس حال مین دیکہکر بظاہر افسوس کیا یہہ ظلم دیکہکر
قوم بارکزی بخصوص پسران پاینده خان نی نے جو اٹہارہ کس صاحب عزم جوان تہی صلاح کری
کہ شاہ شجاع وغیرہ خاندان سدوزئی کا بالکل استیصال کرکے خاندان درانی سی کوئی بادشاہ نہ بہنے
دیوین اور سید میر واعظ کہ جو سادات صحیح النسب سی ہی اوسکو افغانستان کا بادشاہ بناکر سب اطاعت
اطاعت کرین یہہ خبر جب شاہ شجاع نی پشاور مین سنی اور کابل پہونچکر اوس سید بیگناہ کو
قتل کر دیا سکنای شہر کابل اور اوسکی نواح اور افغانان جو اوس سید کے معتقد تہی یہہ حال دیکہہ کر
شجاع سی بالکل برگشتہ ہوگئی اور شورش عظیم برپا کری شاہ شجاع نی ایسی حالت مین استقامت
اپنی افغانستان مین مشکل سمجہکر شنہ ء کو سلطنت افغانستان سی بیدخل ہوکر پنجاب کو آیا دوسریطرف

شاہزادہ کامران نی مقام حیدر خیل متصل غزنین وزیر فتح خان کو نابینائی کی سزا تھوڑی سمجھکر
بڑی عقوبت اور ناخدا ترسی کی ساتھہ قتل کرا دیا اوسکی قتل ہوتی ہی سب افغانون نے خاندان سد
وزئی کو ملک کا دشمن قرار دیکر بغاوت کا جھنڈا بلند کیا محمود اور کامران اونسی عہدہ برا ہوسکی
اور ہرات کو چلی گئی وہان چند عرصہ کے بعد محمود نی وفات پائی اور صوبہ ہرات مین کامران حاکم ہوا

حال حکومت قوم بارکزئی

بعد خرابی خاندان سدوزئی سردار پایندہ خان بارکزئی کی بیٹون نے کابل۔ غزنین۔
قندہار۔ پشاور۔ آپسمین تقسیم کیا۔ کابل۔ اور غزنین امیر دوست محمد خان کے حصہ مین آئے
کہ جو فی الحقیقت سب کا سرگروہ تہا ان فسادونمین سلطنت افغانستان کی یہ صورت قائم ہوئی کہ اٹک
سی مشرقی ملک معہ کشمیر رنجیت سنگہ نی دبا لئی اور بلخ شاہ بخارا نی اپنی سلطنت کی شامل کرلی اور
امیران ملک سندہ بہی علیحدہ ہوگئی صرف ہرات کامران فرزند محمود شاہ کی قبضہ مین رہی باقی افغانستان
پر بارکزئی قابض ہوگئی شاہ شجاع بعد اخراج کی رنجیت سنگہ والی لاہور سے جواہر کوہ نور چہینکر
فشاہ کو لودیانہ کی چہاونی مین انگریزونکی پاس پناہ طلب آیا سرکار انگریزی نی رحم کرکے چار
ہزار ماہواری پنشن اوسکا مقرر کر دیا لیکن شاہ شجاع جسکے دماغ مین سلطنت کی بو سمائی ہوئی تہی ہمیشہ ارادہ
فتح افغانستان کا رکہتا تہا اس مراد سی بتاریخ ۱۲ ماہ مارچ ۱۸۳۳ء کو رنجیت سنگہ سی مصلاح ہوکر
دونون نی بہ ارادہ فتح افغانستان عہدنامہ تحریر کیا انگریزون نی صرف چار ماہ کا زر پنشن پیشگی
دینا کیا علاوہ اسکی اور کسی طرحکا دخل یا شمولیت اس عہدنامہ مین نکری شاہ شجاع رنجیت سنگہ
کی صلاح سی براستہ ملک سندہ امیران سندہ کو سیدہا کرتا ہوا۔ قندہار مین پہونچ گیا شہر قندہار کو
فتح کرکے قلعہ کو محاصرہ کر رکہا تہا کہ امیر دوست محمد خان بحثت تمام ایک فوج جمع کرکے قندہار
مین آپہونچا کہندل خان پردلخان وغیرہ سرداران قندہار بہی محصوری سی نکلکر اوسکے شامل ہوئی۔
شاہ شجاع بعد مقابلہ کی شکست کہا کر ہرات کو گیا مگر آخر کو پہر کر ہندوستان مین واپس آیا*

حال تسلط سکہان در حصہ شرقی افغانستان

سکہونکی فرقہ سی وہ شخص جسنے شہرت بڑی رنجیت سنگہ ابن مہان سنگہ تہا یہ صاحب اقبال سنہ
۱۷۸۰ء مین پیدا ہوا جب چہوٹا تہا تو چیچک اسقدر نکلی کہ زیست کی امید منقطع ہوگئی تہی آخر صحت یاب
ہوا۔ الّا اس عارضہ سی ایک آنکہہ جاتی رہی ۱۷۹۸ء مین شاہ زمان بادشاہ کابل نے ملک پنجاب
پر حملہ کیا اور ۱۷۹۹ء مین لاہور سی واپس چلا گیا اوس وقت رنجیت سنگہ نی توپین اوسکی دریاے جہلم
سی نکلوا دین اس خدمت کی عوض مین شاہ زمان نے اوسی اجازت دی کہ تم لاہور پر قبضہ کرلو
اوس عہد مین جیت سنگہ وغیرہ لاہور پر قابض تہی رنجیت سنگہ نی اجازت شاہی کی دعویٰ اپنی
اور اپنی ساس کی فوج لیکر لاہور فتح کرلیا روز بروز بنوک شمشیر اپنی ملک کی حدود کو بڑہاتا تہا ۱۸۱۳ء
مین اٹک کا قلعہ افغانون سی خرید لیا۔ ۳ جنوری ۱۸۱۳ء مین شاہ شجاع سی جو افغانستان سی بیدخل ہوکر
آیا تہا رنجیت سنگہ نی ملاقات کری مگر بی مروتی اور طمع کی راہ سی جواہر کوہ نور جبرًا اوس سی چہین لیا ایکدفعہ
۱۸۱۸ء مین بذات خود فوج ہمراہ لیکر اٹک سی عبور قلعہ خیرآباد و جہانگیرہ کو فتح کرتا ہوا ۱۹۔ نومبر کو پشاور
مین پہونچا یار محمد خان بہائی دوست محمد خان تاب مقابلہ نلاکر خیبر کیطرف ہٹ گیا لیکن بعد کو پہر
اُنے رنجیت سنگہ کے اوسنی پہر پشاور پر قبضہ کرلیا ۱۸۲۱ء مین قلعہ منکیرا اور لیہ فتح کرکے نواب منکیرا
و دیرہ اسمٰعیل خان کا علاقہ دبا ۱۸۲۳ء مین دوبارہ پشاور کیطرف بصلاح سردار ہری سنگہ نلوا۔
سپہ سالار لشکر روانہ ہوا۔ اور وہان سخت لڑائی ہوئی جسمین پہولا سنگہ اکالی مارا گیا مگر ہری سنگہ کی
دلاوری سی محمد عظیم خان دُرّانی بہاگ گیا اور ۱۷۔ مارچ ۱۸۲۳ء کو پہر پشاور سکہونکی قبضہ مین آیا
۱۸۲۳ء مین ضلع بنون مین بہی فوج سکہان آئی ۱۸۲۶ء مین سید احمد صاحب نام ایک شخص
ہندوستانی نی جہاد کا جہنڈا کہڑا کرکے علاقہ یوسف زئی ضلع پشاور پر قبضہ کرلیا اوس دن سے مقام
ستانہ واقع دامن کوہ مہابن کنارہ مغربی دریا سندہ مجاہدون کا قرارگاہ بن گیا ۱۸۳۱ء کو وہ سید جسکو
لوگ میان صاحب کہتی تہی بمقام بالاکوٹ ضلع ہزارہ بعد چند لڑائیونکی سکہونکی ہاتہہ سی راہی ملک بقا ہوا

اوسکے بعد افغانستان کا حصہ مشرقی جسمین اب پشاور۔ اور ہزارہ اور دیرہ جات ہی قبضہ سکہان مین ہا
مگر سوائی پشاور۔ کے اور اضلاع مین اونکا مستقل قبضہ اور جہاونی نہین ہوئی پشاور۔ مین بہی
دوست محمد خان کے معاند بہائی سلطان محمد خان کو بدادن علاقہ ہشت نگر۔ دوابہ۔ کوہات
سکہون نے قابض کیا اسی سلطان محمد خان نے اپنی منصوبہ بازی سی اسیر دوست محمد خان کا
ارادہ جہاد ہمراہ سکہان پورہ نہونے دیا رنجیت سنگہ کے حالات سی معلوم ہوتا ہے کہ باوجود دانائی او
دلاوری کی اوسکو زمانہ آیندہ کا کچھہ فکر نہین تہا اپنی زندگی تک نام کی بڑائی مین ہر طرح ساعی رہا الا
ایسا انتظام کوئی نکر سکا کہ بعد انتقال اوسکی کام آتا اٹک۔ کی غربی اضلاع پر حملہ کرنے سی اوسنی بہت
نقصان اوٹہایا سوای خرچ زر کثیر کے ہری سنگہ نلوہ سپہ سالار کا جانا کسی اور نقصان سی کم نہین
تہا اگر مہاراجہ مال کار کو سوچتا تو اوسکی ریاست کیواسطی اٹک۔ یعنی سندہ کا دریا مغربی جانب
معقول حد تہی اس نقصان کے سبب سے رنجیت سنگہ کا اپنا مقولہ ہی کہ ہری سنگہ نے میری گلہ مین
اوستریونکی مالا۔ پشاور۔ ڈالدیا ہے ✦

حال فوج کشی انگریزان بر سلطنت کابل
یعنی مغربی افغانستان پر

تاہنوز ایسا مضبوط سبب جس سی غیر ملک کی ریاست مین دخل دینا مناسب اور ضروری سمجہا جاوے
کوئی معلوم نہین ہوا۔ الا اوس وقت جو امور باعث فوج کشی ہوئی وہ مختصراً درج کئی جاتے ہین جب
سکہون نے افغانستان شرقی پر قبضہ کر لیا تو دوست محمد خان۔ پشاور۔ کو پہر فتح کرنا چاہتا تہا مگر چونکہ
اوسکو اکیلا اس مہم مین کامیاب ہونیکی امید نہین تہی اسواسطی شاہ ایران اور بخارا کی بادشاہ سی
مددخواہ ہوا۔ ایران مین بعد وفات فتح علی شاہ کی مرزا عباس کا بیٹا محمد شاہ بادشاہ بنا یہ نو عمر
بادشاہ اپنی باپ متوفی کے ارادہ فتح ہرات کو بدل پورا کرنا مانگتا تہا اور ایسا احتمال گذرا تہا کہ بعد
فتح ہرات کی افغانستان پر دریای اٹک تک ایرانیون کا قبضہ ہو جاوی گا اور قبل اسکے ایرانیون نے

شاہ روس کے دباؤ کی سبب سی شاہ انگلستان سی مدد مانگی تھی اور اس مرادسی کہ شاہ ایران
اپنی ملک کو باہر کے غنیمون سی بچا رکھی نہ یہہ کہ غنیم باہر کے ملکون پر حملہ کری انگلستان سی کچھ زر نقد
اور چند ولایتی افسر واسطی سکھانی قواعد فوج ایرانی کو امداد بھیجی گئی تھی اونسی قواعد سپاہ گری سیکھکر
فوج ایرانی گرچہ روسیونکی مقابلے کی لایق نہین ہوئی تھی الا بہرحال افغانستان والونسی بہتر تھی جب محمد شاہ
نی ارادہ فتح ہرات کیا تو شاہ روس کی اجازت ضرور تھی انگلستان چاہتا تھا کہ شاہ ایران فتح افغانستان
کا ارادہ نکرے الا اونسی حسب صلاح و ترغیب ایلچی روس مصمم ارادہ یورش ہرات کرکے ۱۸۳۵ء مین
بدعوی ہرات و کابل و قندھار فوج جمع کری اور چونکہ قبل اسکی باہم روس اور ایران کے
نفاق تھا اور اس یورش کی ارادہ مین ایلچی روس صلاح کار اور متقاضی اس امر کا ہوا بدین باعث
شبہ تھی کہ روسیونکی مراد کچھ اور ہوگی اوسی عرصہ مین سرداران قندھار نی جو دوست محمد خان کے بھائی
تھی ایک معتبر اپنا اس پیغام سی شاہ ایران کے پاس بھیجا کہ وقت یورش اس طرف کی ہم تمہاری شامل
ہوکر نادرشاہ کی طرح دہلی تک فتح کرتی ہوئی جاوینگی یہہ وکیل بڑی عزت سی بادشاہ نی رکھا اور عہد
ہمراہ سرداران قندھار منظور کیا گرچہ وزیر شاہ ایران کا ایلس صاحب ایلچی انگلستانسی کہتا تھا
کہ یہہ معتبر دیوانہ ہی اصل مین ارادہ ہندوستان پر یورش کرنی کا شاہ ایران کو نہین ہے الغرض ماہ
ستمبر ۱۸۳۶ء مین شاہ ایران نی ہرات کی طرف اپنا لشکر لیکر کوچ کیا شاہزادہ کامران والی ہرات نی
اپنا وکیل واسطی صلح کی بھیجا اور ایلچی انگلستان نی بھی منظوری صلح کی صلاح دی بلکہ اصرار سی کہا مگر ایلچی
روس کے پہونچ جانی اور مخالف صلاح دینی سی صلح نامنظور ہوکر قلعہ غوریانکو فتح کرکی فوج ایرانی
مقابل ہرات کی خیمہ زن ہوئی اس عرصہ مدت مین دوست محمد خان والی کابل کی صلاح ظاہر
نہین معلوم ہوتی تھی اسواسطی لارڈ آکلینڈ صاحب گورنر جنرل ہندنی میجر سکندر برنس صاحب
کو کابل مین بھیجا کہ امیر کابل کا مطلب دریافت ہو مگر دوست محمد خان کا ارادہ کچھ اور تھا اونکی
سبب پہونچ جانی وکیل ایران کی برنس صاحب کو ایک گول مضمون کا خط دیکر رخصت کر دیا بجواب اس خط کی گورنر جنرل صاحب ہندوستان نی دوست محمد خان
کو لکھا کہ واسطی صلح ہمراہ رنجیت سنگھ کی سرکار انگریزی مدد مناسب دیوی گی اور تمکو دستور اپنی ملک مقبوضہ

پر بھی قایم رکھی گئی والا اس شرط سی کہ افغانستان مغربی ملکون سی کچھہ تعلق نرکھی اوس خط کا دوبارہ
کوئی جواب نہ آیا اوس وقت ایسا قیاس کیا گیا تہا کہ اس یورش مین ہرات ضرور ایران کی قبضہ
مین آوی گی اور سب مغرب کے ملک شامل ہوکر روس کے تابعدار ہو جاوین گی اور پہر ہندوستان مقبوضہ
انگلستان کے ساتہہ مزاحمت کرنے کا احتمال تہا اس سبب سی ضرورت معلوم ہوئی کہ مغرب والون کی ہوا
مین کچھہ مداخلت کیجاوی حالانکہ شاہ روس باربار لکھتا تہا کہ اس فساد سی ہماری کچھہ مراد نہین ہے
اور ارادہ ہند کا تو خود ناممکن ہے شاہ شجاع دعویدار اور حقدار تہا سلطنت کابل کا اور ایسا
سمجہا گیا تہا کہ افغانستان کے سب لوگ اوسکی خواہان ہین اور اوسکی دوست بہ نسبت بارکزیونکی زیادہ
اور زور آور ہین اور نیز رنجیت سنگہ کی جو اوس وقت دوست محمد سے لڑ رہا تہا شاہ شجاع کے
ساتہہ دوستی تہی اس خیال پر کہ اگر انگریز شاہ شجاع اور رنجیت سنگہ کی ساتہہ شامل ہونگی تو شجاع الملک
کو آسانی سی افغانستان کے تخت پر بٹہا سکینگے اور تب افغانستان گورنمنٹ ہند کی تابع ہوگا اور مابین
ہندوستان اور مغربی سلطنتونکی روک ہوگی اس مراد سی ۲۶ - ماہ جون ۱۸۳۸ء کو بمقام لاہور مابین سہ فریق
یعنی گورنمنٹ انگریزی اور رنجیت سنگہ و شاہ شجاع کی ایک عہدنامہ تحریر ہوکر ہر سہ کی جانب سی دستخط
لیا گیا اوس عہدنامہ کے روسی ایک فوج انگریزی بنگال حاطہ کی دریای سندہ کی طرف روانہ کی گئی اور
وہان اوس سی کچھہ فوج پریزیڈنسی بمبئی کی بہی شامل ہوئی اس مدت کی مابین محمد شاہ ایرانی ہرات کی تسخیر
مین مصروف رہا چنانچہ ۲۴ تاریخ ماہ جون ۱۸۳۸ء کو حسب تعلیم ایلچی روس کے ایرانی فوج نی ہرات پر بڑے
جوانمردی سی حملہ کیا لیکن نقصان کثیر اوٹہاکر شکست کہائی اور افغانون نی تلوار اوٹہاکر خندق سی اوترا انکو
دور تک بہگا دیا مگر لشکر ایرانی نے پہر بدستور ہرات کا محاصرہ کرلیا تب ۱۱ جولائی سنہ الیہ کو مستر مکنیل صاحب
ایلچی انگلستان نے کرنیل اسٹاڈرٹ صاحب کو اس پیغام سی شاہ ایران کے پاس بہیجا کہ اگر ہرات پر دست
اندازی ہوگی تو ہمین شاہ انگلستان کی ناراضی ہوگی یہہ پیغام والی ایران پر موثر ہوا ۱۴ - اگست کو
اوسنی واپس جانا منظور کیا اور نہم ستمبر ۱۸۳۸ء کو اپنی ملک کو روانہ ہوا لیکن کامران کے ساتہہ اوسنی کچھہ
انتظام صلح و سازش نکیا شاہ روس نے اپنا ایلچی واپس بولاکر اوسکی عوض مین دوسرا ایلچی مقرر کیا اور

عہدنامہ سرداران قندہار نامنظور کرکے انگلستان کو اطلاع لکھہ بھیجی اور چونکہ یہہ امر پانچوین مارچ ۱۸۳۸ء
کو ہوا جب مشہور تہا کہ فوج انگریزی افغانستان کو آتی ہی تو اس سی پایا جاتا تہا کہ شاہ روس کو
فوج سرکار انگریزی سی کچہہ مزاحمت کرنا منظور نہین ہے الغرض انگریزی فوج نی براستہ سندہ و بلوچستان
امیران سندہ کی تمرد کو بزور شمشیر مطیع کرکی ۲۲ فروری ۱۸۳۹ء کو اونیس ہزار تین سو پچاس سپاہی
نی چہہ ہزار فوج شاہ شجاع بمقام سیوان سی براستہ درہ بولان قندہار کی طرف کوچ کیا اور بسبب کمی
پانی بہت سی تکلیف اوٹہا کر چہارم ماہ مئی سنہ لہ کو قندہار مین پہونچی وہانکی سردار بہاگ گئی اور ہشتم ماہ
مئی ۱۸۳۹ء کو شاہ شجاع بمقام قندہار دوبارہ تخت افغانستان پر بٹہایا گیا بعد قیام چہہ ہفتہ کی
ایک آراستہ فوج کا براہ شاہراہ غزنین کو روانہ ہوا اور سخت مقابلہ کے بعد ۲۳ تاریخ ماہ جولائی
۱۸۳۹ء کی صبح کو سپاہ انگریزی نی دلاورانہ حملہ کرکے دروازہ کو باروت سی اوڑایا اور شہر غزنین
تسخیر کیا گیا دوست محمد خان یہہ حال سنکر حیران ہوا اور فوراً صلح کی درخواست کری الا جو شرائط
صلح سرکار انگریزی نی بیان کرین اونکو بسبب زیادہ سخت ہونی کی منظور نکر سکا اور مقابلہ سی عاجز
آکر ترکستان کیطرف بہاگ گیا توپ خانہ اوسکا لیا گیا اور فتحیاب فوج فتح کی نوبتی بولتی ہوئی
کابل مین داخل ہوئی اور سوای بعضی سرداران قوم غلزائی سب ملک تابعدار ہوگیا بظہور آنار امن
جنرل سر جان کین صاحب بعد فتح قلعہ قلات ہمراہی ایک فوج کی اٹک کی رستی ہندوستان کو
واپس گیا اور کچہہ فوج کابل مین واسطی استقلال شاہ شجاع کی چہوڑ دی گئی دوست محمد خان
نی بخارا مین جاکر شاہ بخارا سی مدد مانگی تہی الا والی بخارا نے بجای مدد کی اوسکو قید کرلیا ماہ
اگست ۱۸۴۰ء کو قید سی بہاگ کر اور کچہہ فوج جمع کرکے متصل بامیان اور دوسری دفعہ قریب درہ
غوربند انگریزی فوج سی مقابلہ آرا ہوا مگر دونون دفعہ شکست کہائی تب لاچار ہوکر صرف ایک آدمی
لی ساتہہ کابل مین چلا آیا اور اپنی آپ کو سپرد افسر فوج انگریزی کردیا اور وہان سی ہندوستانکو
بہیجا گیا جہانگاہ گورنمنٹ ہند سی دو لاکہہ روپیہ سالانہ پنشن اوسکا مقرر ہوکر لدیانہ مین رہنی کا
صادر ہوا بعد اوسکے افغانستان مین تہوڑی تہوڑی لڑائی ہوتی رہی بماہ اکتوبر براستہ درمیان

کابل اور جلال آباد کی افغانون نے بند کر لیا تب ایک دستہ فوج زیر کمان جنرل سیل صاحب واسطے
کہولنی رستہ کی کابل سے جلال آباد کو بہیجا گیا جنرل مذکور دلاورانہ لڑائی کی بعد جلال آباد مین پہونچ
لیا الا وہان پہر محصور ہو گیا اس موقعہ پر افغانستان مین بغاوت کا جہنڈا کہڑا ہو کر ہر طرف سے فساد
شروع ہوا دویم ماہ نومبر ۱۸۴۱ء کو سر الگزنڈر برنس صاحب شہر کابل کی اندر مارا گیا اگر اوس وقت
لائیر فوج متعینہ کابل - اوس مفسدہ کا تدارک کرتا تو اسقدر دشواری پیش آتی مگر دو دلی مین پڑ جانی
سی وہ وقت ہاتہہ سی جاتا رہا اور پہر بہی محمد اکبر خان خلف دوست محمد خان کی دغا باز وعہدون
پر اعتبار کرنی سی یہہ نتیجہ نکلا کہ ششم ماہ جنوری ۱۸۴۲ء کو جو چار ہزار پانسو لڑنے والے سپاہی اور
بارہ ہزار بہیڑ کی لوگ کابل سی ہند کیطرف روانہ ہوئی اونمین سی بباعث پڑنی برف اور دغابازی
محمد اکبر خان کی جلال آباد مین صرف ایک ڈاکٹر صاحب زندہ بچکر یہہ حسرت افزوز خبر لائی غزنین
اور قندہار مین بہی فساد ہوا - اور طرفہ بیوفائی یہہ کہ صفدر جنگ جسکے باپ شجاع کو انگریز افغانستان
کا مالک بنانے آئی تہی وہ بہی جنرل ناٹہہ صاحب کے لشکر سی قندہار مین لڑا مگر شکست پائی
شاہ شجاع کسی انتظام کے واسطی قلعہ بالا حصار واقع کابل سی نکلکر باہر جاتا تہا کہ دوست محمد خان
کی جانبدارون نی کمین لگا کر اوسپر چند بندوقین چلائین جنمین سے دو اوسکو نازک جگہہ پر لگین
اور فوراً مر گیا اس عرصہ مین بجائی لارڈ آک لنڈ صاحب - لارڈ النبرا صاحب گورنر
جنرل ہو کر ہندستان مین آیا اور اوسکی دانست مین بسبب ماری جانی شاہ شجاع کی یہہ مناسب
نظر آیا کہ افغانستانکی سلطنت مین کچہہ دخل ندیا جاوی رعایا ملک کی جسکو چاہی بادشاہ بنا لے
لیکن اتنا حکم دیا کہ جنرل پالک صاحب - جلال آباد سی اور جنرل ناٹہہ صاحب قندہار سی
جا کر اکبر خان کو کابل سی نکال دین اور قیدیان انگریز کو واپس لیکر گڑہی ہائی متصلہ کو مسمار
کرا کر فوج سرکاری واپس چلی آوی چنانچہ ۱۶ ستمبر ۱۸۴۲ء کو بعد کئی لڑائیون کے جنرل پالک صاحب

کابل کو پہونچا اور جنرل ناٹہہ صاحب بہی بعد مسماری مع خرابی قلعہ قلات غلزائی و گرشک - و غزنین - کابل
مین داخل ہوا صالح محمد خان نے جسکے سپرد محمد اکبر خان کے حکم سی قیدیان انگریز تہی بیس ہزار نقد اور ایکہزار

ماہواری پنشن لینا کرکے سب قیدی انگریز جنرل صاحب کے لشکر مین پہونچادی اور محمد اکبر خان کو کوہستان کابل سے پرے تک بھگا دیا گیا اور اسطرح گئی ہوئی بات کو فتح مندی کی نام سے انگریز دوبارہ حاصل کرکے کابل سے واپس ہوئی اور ششم ماہ نومبر ۱۸۴۲ء کو پشاور مین پہونچی بعد ازان دوست محمد خان کو معہ اوسکی سب ہمراہیان کے منظوری شرائط دوستی رہا کر دیا اور افغانستان کا یہہ بڑا معاملہ طی ہوا

حال اس جنگ کا جسطرح افغانستان مین مشہور ہے

کتابی بیان اوپر لکھا گیا مگر افغانستان مین اسطرح مشہور ہی کہ جب آمد آمد فوج انگریزی از راہ قندہار افغانستان مین گرم ہوئی اور اوسکی ساتھہ آوازہ فوج کشی سکھان از راہ پشاور مشہور ہوا۔ باستماع ان اخبار کی شاعران فضول نے بزبان پشتو اور فارسی اس مضمون کے شعر کہنے شروع کئی کہ مسلمانون تلوار کو ہاتھہ مین پکڑو اور جہاد ہتیا کہ دونون طرف سے سپاہ مخالف دین حملہ آور ہے اس مضمون شاعرانہ نے لوگون کے دلپر اثر کیا اور علماؤن نے نشان ہای سفید باندھکر وعظ اور ترغیب جہاد کی دہیمہ دہیمہ شروع کری سبب تعصب مذہبی لوگونکا مزاج خون ریزی کیطرف مائل ہوا ان بواعث سے فوج آمد قندہار کی مقابلہ کے واسطے چودہ ہزار سوار اور تیس ہزار پیدل مسلمان علاقہ سفر نواح غزنین مین جمع ہوئی اور بعد سخت لڑائیون کے انگریزون نے شہر غزنین مفتوح کیا اور غلام حیدر خان نے بالا حصار غزنین سے بذریعہ طناب اوتر کر قوم وردگ مین جا پناہ لی باوجود فتح غزنین بارہ روز تک افغان انگریزون سے لڑتے رہے اس عرصہ مین شاہ شجاع الملک نے خانان غلزئی اور دیگر سرداران قوم کیطرف خط بھیجکر طلب کیا اور سبکو فہمائش کری کہ انگریزونکو اس ملک سے کچھہ غرض نہین ہے صرف میری کمک کیواسطے آئی ہین بعد انتظام کابل پشاور کی راستی ہندوستانکو واپس جاوینگی بلکہ اونکو خوش کرنیکے واسطے یہہ بھی کہدیا کہ بعد فتح کابل خیبر کی راستی پشاور پر حملہ کرکی سکھونسی ہمکو چھڑاوینگے یہہ خبر سنکر لوگونکو صرف تسلی ہی نہین بلکہ شاہ شجاع کی آنے سے خوشی بھی ہوئی اکثرون نے اوسکی اطاعت قبول کری اور حشری کا لشکر اپنی گھرونکو گیا ان لڑائیونمین شاخ اندڑ قوم غلزائی کی بڑی ملک اپنے قوم کی لشکر کے سرگروہ تھے یعنی سکندر خان و بخشی خان و سرانداز خان و عبد اللہ خان و بہاول خان تھے اور شاخ ترکی قوم ایضاً مین مرتضی خان اور میرزا خان اور ملکان سلیمان خیل

مہتر موسی و کوت خان تیج اور قوم وردگ میں سے نظر خان و اکرم خان اور میر عالم خان سرغنہ تھے اور فارسی بانونکا
سردار محمود خان اور قوم ہزارہ کا جعفر علی اور بختیار علی افسر تہا بعد رفع فساد کے شہزادے شجاع الملک ہمراہی فوج انگریزی کابل کو گئے
اور دوست محمد خان ہمراہی چار سو سپاہی کے کوہستان کی طرف بھاگ گیا اور محمد اکبر خان ولیعہد اوسکا بہی ترکستان کی طرف چلا گیا نیز علیخان اور محمد امین خان
بھاگ کر علاقہ زرمت میں پناہ گزین ہوئے شمس الدین خان اور محمد افضل خان اور سلطان جان قوم غلزائی میں
ترغیب بغاوت کیواسطے پہرتے تہے شجاع الملک نے معرفت خان شیرین خان کے دوست محمد خان کو حیلہ
اور فریب سے کابل میں طلب کیا اور انگریزون پر اوسکا بطور خود آنا ظاہر کیا جب دوست محمد خان گرفتار
ہوکر ہندوستان کی طرف بہیجا گیا تب قوم بارک زئی اور جبار خیل شاخ غلزائی جو رشتہ دار دوست محمد کے
تہے مستعد پیکار ہوئے دو ماہی برس کے آرام کے بعد دفعتاً فساد مچا باعث اس فساد عام کی جو ملک میں مشہور ہیں درج کیے
جاتی ہین اول امیر دوست محمد خان کی گرفتاری سے محمد اکبر خان اور دیگر فرزندان اوسکی ہر قوم میں بطور روے
آوری جاکر مددخواہ اور سرگروہ اس ہنگامہ کے ہوئے دوسرے یہ لوگ مشہور کرتے ہین کہ شاہ شجاع نے عبداللہ خان
اچکزئی و امین اللہ خان تاجک لوگری و مہتر موسی خان و عزیز خان و محمد شاہ خان ملکان غلزائے
و ملا عزیز آخوندزادہ افغانی وغیرہ سرداران قوم کو بلا کر پوشیدہ کہا کہ انگریز تمہاری گرفتاری کی فکر میں ہین تمکو بھی
گرفتار کرکے مثل امیر دوست محمد خان کے جلاوطن کرینگے اور سبب اس بیوفائی کا یہہ تہا کہ وہ اپنی بے اختیاری
سے ناراض ہوکر سمجھا تہا کہ انگریز حکومت کو اپنے ہاتھ میں رکھینگے بلکہ یہہ بات مشہور ہوگئی تہی کہ حاکم سرکار کمپنی کا اور والی
ملک شاہ شجاع کا تیسرا یہہ امر کہ افغانون میں اہل غرضون نے مشہور کر دیا کہ انگریزون نے حکم دیدیا ہے کہ عورات
سنکوچہ وغیر سنکوچہ فاعل مختار ہین جس سے چاہئیں رہین اور چونکہ افغانونمین آزادی عورات مثل قتل ناگوار سخت ہے
اسواسطے گہبرا گئے چوتہا عورات خانگی کی آمدرفت کمپ انگریزی مین باعث زیادہ ترغیرت اور خرابی اور کینہ توزی
اور تنفر طباع مخلوق کے ہوئی پانچوان یہہ کہ شہر کابل میں متصل باغ شاہ ایک خانقاہ سید مہدی آتش نفس کے
مشہور ہے اوسمین بدون اطلاع افسران اعلی کے چند سواران رسالہ انگریزی نے گہوڑے باندہے تہے اس زیارت کے
اکثر باشندگان نواح کابل کے معتقد تہے جنکو یہہ زیادتی سخت ناگوار گذری ایسے وقت میں محمد شاہ خان جبار خیل
نے ایک روز صبح اوٹھکر مشہور کیا کہ آج رات خواب میں یہہ بزرگ مجھکو کہتا تہا کہ باوجود موجود ہونے اسقدر میری

ہر یہ مسلمانونکی ہو یہی ایسی مزا ایکی بد عہدی اور بدی ہوئی ہے اب فوراً انلوار بکڑ کر ان دشمنون کو ملک سے نکال دیو
فتح تمہاری ہوگی اس خصوصاً تشن بات نے بڑا اثر کیا اور بلوہ شروع ہوگیا اکثر فوج سرکاری کابل مین تباہ ہوگئی سکندر برنس صاحب
مارے جانے کی بعد باقیماندہ جو جلال آباد کیطرف روانہ ہوئے تہی انپر محمد شاہ خان غیرہ خانان غلزائیون نے اپنی قوم اور دیگر
اقوام کا لشکر جمع کرکے بمقام تیزین اور گندمک انگریزی فوج سے بسبب برف پڑنیکی جنگ کرکی غالب آئی اور مہتر موسیٰ
خان سلیمان خیل نے غزنین کیطرف اگر ہنگامہ شروع کیا اور بہت لڑائیونکی بعد انگریزون سے کہا کہ تم شہر چھوڑ کر کابل یا
قندہار کیطرف چلی جاؤ تمہاری مزاحمت نہین کرینگی جب اس اقرار پر اعتبار کرکی انگریزی فوج باہر نکلی تب افغانونے
حملہ کیا اور غزنین مین برف بہت پڑی تہی جسکی سبب سے سپاہ انگریز لاچار ہوگئی اور بہت نقصان اوٹہایا جو قتل سے
بچی وہ پکڑی گئی اور قیدیان گرفتار شدہ نے تا روز رہائی بہت تکالیف و سختی اوٹہائی بعد فراغت غزنین کے
سب لوگونے خصوصاً قوم غلجائی نے کابل کیطرف جبر تانی کی مہتر موسیٰ سلیمان خیل و سرانداز خان و بہاول خان
اندڑ اور محمد شاہ خان و عزیز خان جباخیل اپنی اپنی قوم کی سرگروہی تہی اس لشکر کی افسر تہی اور وزیر محمد اکبر
خان خلف امیر دوست محمد خان ترغیب دہندہ اور سب کا مشیر تہا جب شاہ شجاع سردار شجاع الدولہ
خان کے منصوبے مارا گیا تب سوای بارکزئیونکی ریاست کی لایق کوئی نہین تہا بعد رفع فساد کابل جیسا کہ
اوپر لکہا گیا امیر دوست محمد خان رہائی پاکر اپنی ملک مین واپس آیا اور بدستور حکمرانی کرنی لگا اس
یورش کے مخالف نتیجہ کے سبب سے انگریزونکا نام افغانستان مین بدنام ہے بعد اس فساد کے +

مغربی حصہ مین

بارکزیون کا تسلط رہا الآہرات ۱۲۴۲ھ تک شاہزادہ کامران ابن شاہ محمود سدوزئی کی قبضہ مین
تہی اسکو وزیر یار محمد خان علیکوزئی نے ۱۲۵۸ھ مین قتل کرکے اپنا قبضہ کرلیا جب وہ مرگیا سردار سید محمد خان
اسکا بیٹا اپنا باپ کا جانشین ہوا جب اسکی دماغ مین خلل پڑا اور ملک مین بی انتظامی ہوگئی تب عیسیٰ خان کو ہی
ہرات پر قابض ہوگیا جس سے سردار سلطان احمد جان ابن سردار محمد عظیم خان برادر زادہ امیر
دوست محمد خان نے باعانت شاہزادہ ایران کے لی علاوہ افغانستان کی بلخ اور نیز قہندز کو جو
بخارا سے جنوب کیجانب کوہ ہندوکش سے شمال دریای جیحون کے کنارہ پر واقع ہے ۱۲۷۰ھ مین سردار

محمد افضل خان سب سے بڑے فرزند امیر دوست محمد خان نے بزور فوج فتح کیا اور باوجود ناراضگی رعایا اور فساد
چھوٹے چھوٹے رئیسان میمنہ اور سرپل اور شبرغان ملک پر قبضہ قایم رکھا ہوا ہے امیر دوست محمد خان
والی کابل نے ۱۸۵۶ء کو تازہ عہدنامہ سرکار انگریزی سے کیا جسکا مضمون بسبب طوالت درج نہین کیا گیا
مختصر مطلب یہہ کہ مین گورمنٹ انگریزی کا ہمیشہ دوست رہونگا اور اوسکے دشمن کو اپنا دشمن سمجھونگا
اور اسیطرح سرکار انگریزی نے بھی رابطہ اتحاد کو اوسکی ساتھہ مضبوط کیا شروع ۱۸۵۶ء مین مسمی عبدالغفور خان
تیمنی کے سردار نے جو ملک غور سے علاقہ تیورہ کا رئیس تھا عداوت خانگی کے باعث سے اپنی ایک رشتہ دار کو
علاقہ فرہ کو قتل کر دیا فرہ کا مضبوط قلعہ قندہار اور ہرات کی راہ مین واقع ہے محمد شریف خان ولد
امیر دوست محمد خان حاکم قلعہ مذکور کو اس بدعت سردار تیمنی سے طیش ہوا اور اوسنے اپنے باپ
دوست محمد خان سے عبدالغفور خان کو سزا دینے کی اجازت چاہی امیر دوست محمد خان نے کچھ
تامل کے بعد اجازت دی جب اس ارادہ کا حال سلطان جان والی ہرات نے سنا تو اوسنے حجت اور عذر
کیا اوسکی بی بی جو امیر دوست محمد خان کی دختر تھی معہ اپنے فرزند شاہنواز خان کے ہرات سے
فرہ کو بدین غرض گئی کہ آپسکے خاندان مین لڑائی فساد نہو جب اوسکی ملاقات محمد شریف خان سے
ہوئی تو یہہ خبر مشہور کی گئی تھی کہ امیر صاحب کی دختر کی التماس کے سبب سے عبدالغفور خان پر عفو کیا گیا
چنانچہ اس خبر کے سنتے سے اوس سردار نے اپنی ہمراہیونکو متفرق اور منتشر کر دیا تب محمد شریف خان نے
ناگہان شب کیوقت کوچ کر کے عبدالغفور خان پر حملہ کیا اور اوسکو لاچار بھاگنا پڑا سب ملک اوس کا
محمد شریف خان کے قبضہ مین آگیا عبدالغفور خان اپنے مربی سلطان جان کے پاس چلا گیا شروع
ماہ مارچ مین سلطان جان نے واسطے اعانت عبدالغفور خان کے سبزوار کیطرف جو ہرات اور فرہ
کے مابین ہے کوچ کیا اوسکی ہمراہ آٹھہ ہزار فوج آئین اور تین توپین اور سوا اسکی تکیہ سپاہ بہت تھی یہہ
سپاہ مقام خلعت گاہ مین پہونچی جو فرہ سے ساڑہے چار میل کے فاصلہ پر ہے اوسوقت سردار سیف اللہ خان
نوجوان فرزند امیر دوست محمد خان کا قلعہ فرہ مین تھا اور اوسکی پاس جمعیت یہہ تھی چار کمپنی سپاہ
پیادہ آئین اور دو سو جزائلچی اور دو سو سوار اور چار چھوٹی توپین لیکن دروازے قلعہ کے خانان فرہ کے اختیار مین

تھی بعد محاصرہ اونیس روز کے خانان مذکور مین سے خان محمد خان عبدوخیل و جبار خان نورزئی او محمد خان
اچکزئی نے دروازے کھولدئی تب سیف اللہ خان کو سیف چھوڑ کر مجبور قلعہ دیدینا پڑا جو مستورات
قلعہ مین تھین محفوظ رہین اور سپاہ سی ہتھیار لیکر باہر نکالدیا گیا یہہ ناخوش خبر امیر دوست محمد خان
کو مقام جلال آباد دھونچی اونھون نے فوراً قندہاریکی اونچی اونچی آدمیونکو خط لکھکر محمد امین خان کے
اطاعت کا حکم دیا اور خانان جلال آباد - کابل - غزنین اور علاقہ کوہستان کو معہ سعادت خان
لال پورہ والہ کے تنبیہ کیا کہ اپنی اپنے ہمراہیونکو لیکر نوکری کے واسطی حاضر ہوجاوین اور خود بعد کچھہ توقف
کے جو بیچ نہ سکتا تھا قندہار کیطرف کوچ کیا اور نہم تاریخ جون ۱۸۶۲ء کو کرشک مین پہونچا سولہوین جون کو دریای
ہلمند سے عبور کرکے بی مقابلہ سیدھا فرہ کو کوچ کیا چند عرصہ سخت محاصرہ کے بعد میر افضل خان حاکم قلعہ نے
تاریخ ماہ جون سنہ الیہ کو فرہ امیر دوست محمد خان کے حوالہ کیا بعد حصول اصل مطلب کے امیر دوست محمد خان
نی اپنی جرات جبلی سی ارادہ تسخیر ہرات مصمم کرکے ہرات کی طرف عنان عزیمت کو پھیرا سلطان جان
کی فوج جو فرہ کو آتی تھی پیچھی ہٹ گئی ۲۸ تاریخ ماہ جولائی کو امیر دوست محمد خان کی فوج نی شہر ہرات
کا محاصرہ شروع کیا ایام محاصرہ مین فریب اور دغا بہت کچھہ ہوی اور ایک دوسری کی فوج سی آدمی گرفتہ
ہوکر جاتے آتے رہے ابتداء محاصرہ مین امیر دوست محمد خان کی دختر سلطان جان کی بی بی نے جو بڑی
لیئق تھی وفات پائی اور ششم اپریل ۱۸۶۳ء کو سلطان جان خود بھی فوت ہوا اکثر لوگ اشتباہ
زہر دہی کرتے ہین بعد اوسکی بھی دوست محمد خان اس ارادہ پر قایم رہا کہ ہرات کو مفتوح کرین
عرصہ تک شاہ نواز خان والی ہرات مرحوم کا فرزند دلاوری سی لڑتا رہا لیکن آخر کار ۲۷ ماہ مئی ۱۸۶۳ء
کو امیر دوست محمد خان نی سخت حملہ کیا اور بسبب دغابازی سپاہ قلعہ دار کے ہرات پر تصرف کرلیا ابھی فتح
خبر تا ہنوز اچھی طرح مشہور نہین ہو چکی تھی کہ بتاریخ نہم ماہ جون ۱۸۶۳ء مطابق ۱۲۸۰ ہجری امیر
دوست محمد خان نے بمقام ہرات وفات پائی بعد اوسکی امیر شیر علیخان جسکو باپ نے ولیعہد کیا تھا حکمران
ہوا شیر علیخان محمد شریف خان کو ہرات مین چھوڑکر خود معہ شاہ نواز خان جو بطور نظربند
قید تھا کابل کو واپس ہوا فی الحال بجای امیر دوست محمد خان اپنی باپ کے امیر شیر علیخان کہی

نشین ہے مگر اور بہائی بہی مخالف ہین سب سے پہلے محمد اعظم خان والی خوست اور علاقہ کورم نے
شیر علیخان کی حکومت سے اعتراض کرکے دعوی کیا کہ محمد افضل خان جو اوسکا حقیقی بہائی اور سب
فرزندان امیر مرحوم سے بڑا ہے مستحق ریاست اوسکو سمجہنا چاہئی شیر علیخان کو یہ بات ناگوار گذری
جب محمد اعظم خان کہلے بندون باغی ہو بیٹہا تب شیر علیخان کے فرزند ہمراہی محمد رفیق خان کے
فوج کشی کرکے علاقہ خوست و کورم مقبوضہ محمد اعظم خان مفتوح کرلیا اور محمد اعظم خان بسبب ناچاری
اور بیدلی فوج اونسے مقابلہ نکر سکا لاچار جان بچانی فرض سمجہکر سب مال اسباب چہوڑ کر جریدہ و ڈیڑہ سو سوار کے
ساتہ علاقہ کوہاٹ سلطنت انگریزی کی حدود مین پناہ طلب آیا میجر ہوجمس صاحب کمشنر
قسمت پشاور نے ملاقات کرکے حسب ایمائی گورمنٹ پنجاب بہت تپاک سے اوسکی مہمانی کی اور گورمنٹ
کی منظوری سے بمقام راولپنڈی محمد اعظم خان کی رہایش تا تصفیہ فساد خانگی تجویز ہوئی اور بطور مہمانی اول ڈیڑہ
سو روپیہ روزینہ اور پہر جب سوار کم کردئی تو پچاس روپیہ یومیہ سرکار انگریزی سے واسطی محمد اعظم خان کے
مقرر ہوا تا ہذا الیوم راولپنڈی مین فروکش ہے جب محمد اعظم خان کو شیر علیخان اسطرح آوارہ کر چکا تو
محمد افضل خان کی طرف جو بلخ کا حاکم تہا توجہ کری وہ بہی ترکستان سے کوچ بکوچ کابل کیطرف
چلا آتا تہا بمقام دشت سفید ہر دو لشکر ہراول کے مابین چند جنگ واقع ہوئی مگر محمد افضل خان جسکے
سپہ سالار اور اوسکی فوج بہی آراستہ تہی نبرد آزمائی کی میدانمین مغلوب نہو سکا تب شیر علیخان نے
صلح کا پیغام بہیجا چند شرائط خفیف کے ساتہ صلح منظور ہوئی اور بمقام مزار شریف ہر دو برادران نے
حلف مصحف مقدس کیا کہ ان شرائط کی مخالف کوئی امر نہین کیا جاویگا جب اسطرح عہد بسوگند قوی مضبوط
ہوچکا تب دوسری روز محمد افضل خان ملاقات کیواسطی اوسکے ڈیرہ پر آیا شیر علیخان نے عہدنامہ
کو بر سر طاق رکہکر حلف شکنی کری اور محمد افضل خان کو گرفتار کرکے قید کرلیا اوسکا بیٹا مفرور ہوکر
شاہ بخارا کے پاس مددخواہ گیا اس عہد شکنی سے تمام افغانستان مین شیر علیخان کا بدنامی کے ساتہ
اعتبار اوٹہ گیا اور محمد امین خان حاکم قندہار و محمد شریف خان وغیرہ چند برادران شیر علیخان
سے بیزار ہوکر خود مختار بن بیٹہے جنگ اور پہر فوج کشی کی طیاری شیر علیخان کر رہا ہے دیکہا چاہئی اس

خانگی فساد کا انجام کیا ہو مگر عنوان ناقص معلوم ہوتے ہین کل آمدن افغانستان مغربی کی معہ علاقہ بلخ
محاصل اراضی کے ساتھہ محصول سوداگری وغیرہ ملاکر سالانہ تقریباً ایک کروڑ کی ہے اسمین پچاس لاکھہ تو کابل
قندہار وغیرہ اصلی افغانستان کی اور پچاس لاکھہ ہرات کی معہ توابعات اوسکی اور باقی بلخ وغیرہ گرچہ اراضی
پر کچھہ محصول بہت سخت نہین مگر باعث کی بے انتظامی مشہور ہے اور تنقیح حقوق مالکان اراضی کے واسطے صرف
قبضہ شمشیر سے مال سوداگری کی محصول مین زیادہ سخت گیری اور بی تدبیری ہی اگر انصاف کی ساتھہ طرح طرح
محاصلات کا انتظام شایستہ کیا جاے تو رعایا کی آسودگی کے سوائی رقم آمدن کو بہی مدد مل سکتی ہے واسطے
داد رسانی رعایا حکام افغانستان مغربی کے علاقون مین واسطے فتوی شرعی قاضی مقرر ہین اور گرچہ ظاہر
مشہور یہہ ہی کہ بموجب حکم قران شریف فیصلہ پاتے ہین مگر حقیقت مین جو اوسطرف کی رعایا سی حال سنا
گیا تو معلوم ہوا کہ قاضیون پر نگرانی حکام کیطرف سی براے نام ہے قاضی جی نے جس طرف سی شکم پوری
کرلی اوسکی مفید مطلب فتوی دیدیا اور اس بہانہ پر اکثر ظلم ہوتا ہے حکام رعایا پرور کو بیدار مغزی چاہئے

حصہ مشرقی افغانستان

کا بعد یورش انگریزان کے بہی بقبضہ سکہان رہا الاحب ۲۷ ماہ جون ۱۸۳۹ء کو رنجیت سنگہ والی لاہور نے وفات پائی
تو سلطنت سکہان کا اوج بہی اوسکے ساتھہ ختم ہوا رنجیت سنگہ کے بعد بیٹا اوسکا کہڑک سنگہ جو
کم ہمت اور سادہ لوح تہا گدی نشین ہوا جسکو کنور نونہال سنگہ نی قید کیا اور خود مالک بن بیٹہا ماہ
نومبر ۱۸۴۰ء مین کہڑک سنگہ مرگیا اور اوسی روز نونہال سنگہ بہی باپ کے جلانیسی فارغ ہوکر شہر کو آتا تہا
ایک دروازہ کی گرنے سی بباعث لگنی ضرب شدید مرگیا اوسکی والدہ رانی چندکور کو شہزادہ شیر سنگہ
ولد رنجیت سنگہ نی جو بصلاح دہیان سنگہ وزیر کے گدی نشین ہوا تہا مروا ڈالا بعد اوسکے ۱۸۴۳ء مین شیر سنگہ
خود بہی لہنا سنگہ اور اجیت سنگہ سندہانوالیان کی ہاتہہ سی قتل ہوا۔ اور دہیان سنگہ وزیر بہی اوسی روز مارا
گیا پہر تو فوج خالصہ مین ایسی بے اتفاقی ہوئی کہ جس سکہہ سردار نے اونکو زیادہ تنخواہ اور انعام دینا قبول کیا
اوسنی جسے چاہا مروا ڈالا چنانچہ اسیطرح راجہ سوچیت سنگہ اور راجہ ہیرا سنگہ کنور پشاورا سنگہ
سردار جواہر سنگہ وغیرہ کئی سردار آپسکی لڑائیون مین نوبت بنوبت مارے گئی آخر کار بصلاح رانی جندہ

والدہ دلیپ سنگہ کے راجہ لعل سنگہ توشیخانیہ بعہدہ وزارت مقرر ہوا اور چونکہ اونکو بہی اپنی جان کا
خوف تہا اسلئے سلطی دربار مین مشورت ہوکر انگریزون سی تجویز لڑائی کی ٹہری اور فوج کو حکم ہوا کہ فیروزپور کو کوچ
کری ۲۳ ماہ نومبر ۱۸۴۵ء کو فوج روانہ ہوئی اور خیرہ سری سی خالصہ جی کی فتح لاتے ہوئی دریای
ستلج سی بہی پار ہوگئے یہہ ناگہانی خبر سنکر ۱۸۴۵ لارڈ ہارڈنگ صاحب گورنر جنرل ہند سے
۱۳ ماہ دسمبر سنہ الیہ کو ایک اشتہار جاری ہوا کہ جسکا مضمون مختصر آیہہ ہی فوج سکہون نے برخلاف عہدنامہ مورخہ
سال ۱۸۰۹ء دریای ستلج سی بارادہ جنگ عبور کیا اس سبب سی علاقہ این روی ستلج ضبط ہوکر ممالک محروسہ
سرکار انگریزی مین شامل کیا گیا +

حال قبضہ انگریزان

چونکہ افغانستان کی حصہ مشرقی پر تسلط انگریزان بشمولیت صوبہ پنجاب ہوا لہذا مختصراً ذکر ضبطی پنجاب مناسب
نظر آیا جب سکہونکی طرف سی اسطرح ناگہان عہدشکنی ہوی تب جسقدر جلدی سی ممکن تہا نواب گورنر جنرل
اور سپہ سالار ہند نی افواج ضروری کو جمع کرکے مقابلے کا حکم دیا چنانچہ چار لڑائی مفصلہ ذیل ہوئین
کہ اون چارون مین سکہونکو شکست در شکست ہوتی رہی - اول جنگ مُدکی یہہ لڑائی ۱۹ دسمبر ۱۸۴۵ء
کو ہوئی اور ستر و ضرب توپ سکہونکی انگریزون کے ہاتہہ لگی دوئم جنگ فیروزشہر ۲۱ ماہ دسمبر سنہ مذکور کو یہہ لڑائی
راجہ لعل سنگہ سی ہوئی اور اسمین تہتر (۷۳) ضرب توپ سکہہ میدان مین چہوڑ گئے سوئم جنگ بمقام علیوال
جو ۲۸ تاریخ ماہ جنوری ۱۸۴۶ء کو رنجور سنگہ سی ہوا - اور اس لڑائی مین بہت سکہہ دریا مین ڈوب
مری اور پچاس توپ انگریزون کے قبضہ مین آئے چہارم مقام سبراؤن ۱۰ ماہ فروری سنہ الیہ کو
لڑائی واقعہ ہوئی جسمین سکہون نے بالکل شکست پائی سردار شام سنگہ اٹاری والہ بہی اسی لڑائی مین
مارا گیا واضح رہی کہ سکہونکی آپسمین نا اتفاقی اور پہوٹ کی سبب سے انگریزونکو فتح نصیب ہوی ورنہ یہہ
ممکن نہین تہا کہ انگریز باوصف اسقدر قلیل فوج کی ایسی عظیم لشکر پر ایسی جلدی فتحیاب ہوجاتی
الغرض بعد شکست سکہان نواب گورنر جنرل صاحب لاہور مین داخل ہوی اور مہاراجہ دلیپ سنگہ
ابن رنجیت سنگہ نی سبب اِن فساد کا سرکشی فوج سکہان ظاہر کرکے عفو تقصیرات چاہی عذر اور

مقبول ہوکر نہم مارچ ۱۸۴۶ء کو ایک عہدنامہ جدید لکھا گیا جسکی موجب بعوض خرچ لڑائی اور گستاخی
ملک جالندہر دوآب اور کشمیر و ہزارہ معہ دیگر پہاڑی ملکون کے سرکار لاہورسی گورنمنٹ انگریزی نے
لیکر باقی تمام ملک پنجاب دلیپ سنگہ کو چھوڑ دیا گیا اور حسب درخواست والی پنجاب ایک صاحب رزیڈنٹ
لاہور مین مقرر ہوا - اور چند صاحبان اسسٹنٹ رزیڈنٹ اضلاع مین واسطی انتظام اور امن کے بہیجی
لئی چنانچہ افغانستان کی حصہ شرقی مین بمقام پشاور - جارج لارنس صاحب اور بمقام بنون
و دیرہ جات - ہربرٹ اڈورڈس صاحب ناظم اور حاکم ہوی بعد اوسکی ۱۸۴۸ء کو ایک بڑا
بلوہ ملک پنجاب مین واقع ہوا - اول تو دیوان مولراج نی ملتان مین فساد کیا اور دو صاحبان
انگریز کو مار ڈالا اور پہر چتر سنگہ نے ملک ہزارہ مین سرکشی کری اور جب پشاور مین بہی سکہون نے
بغاوت کی تو جنرل جارج لارنس صاحب اور اونکی میم صاحبہ نی کوہاٹ مین سلطان
محمد خان بارکزئی کے پاس پناہ لی تہی صاحب موصوف سلطان محمد خان کے محسن اور آزاد کنندہ
یعنی سر ہنری لارنس صاحب کے بہائی تہی سلطان محمد خان نے ننگ افغانی کو داغ لگا کر جنرل
جارج لارنس صاحب اور اونکی میم صاحب کو بتاریخ ۲۳ دسمبر ۱۸۴۸ء سکہون کو حوالہ کردیا اور کرنیل سر ہربرٹ اڈورڈس صاحب ملتان کی تسخیر مین بالکل
تمام مشغول رہی اس عرصہ مین بہی سوای ملتان کے چار بڑی سخت لڑائیان ہوئین کہ جن مین سی ۲۱ فروری ۱۸۴۹ء
کو اخیر لڑائی مین بمقام گجرات سکہون کو شکست فاحش نصیب ہوئی اور بمقام راولپنڈی - شیر سنگہ
اور چتر سنگہ از خود افسران فوج انگریزی کی حضور حاضر ہوگئی بعد رفعہ فساد ثانی کے بموجب اشتہار مورخہ ۲۹ مارچ ۱۸۴۹ء
تمام ملک پنجاب معہ حصہ شرقی افغانستان سلطنت انگریزی مین داخل ہوا کمپنی کا ٹہیکہ فسخ ہوکر ۱۸۵۹ء سی ملک
لومین وکٹوریا شاہزادی انگلستان ہندوستان کی فرمان رواہی افغانستان کے حصہ شرقی مین فی زمانہ
دو قسمت اور پانچ ضلع ہین اور ہر قسمت مین ایک صاحب کمشنر اور ہر ضلع مین ایک ایک صاحب ڈپٹی کمشنر
اور چند صاحبان اسسٹنٹ کمشنر اور اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کام عدالت کرتی ہین کل آمدن سالانہ حصہ مشرقی افغانستان
محروسہ گورنمنٹ انگریزی تقریباً بیس لاکہہ روپیہ کے ہے *

حال انتظام سرحد و اقوام سرکش

واضح ہو کہ حصہ شرقی افغانستان محروسہ گورمنٹ انگریزی یعنی قسمت دیرہ جات اور پشاور کے مغربی و شمالی حدود کی پہاڑونمین کُل آزاد قومین آباد ہین اور انگریزی عملداری سے پہلی وہ لوگ میدانکے ملک کو بطور شکارگاہ تصور کرتے تھے مدت مدیدی کچھہ باعث تعصب مذہبی اور زیادہ تر اپنی جبلی طینت کے سبب سے اس ملک مین غارتگری اور راہزنی کرتے چلے آئی ہین گورمنٹ انگریزی نے اونکی حملے اپنی علاقہ سے صرف اسطرح روکے ہین کہ بوقت وقوع کسی نمود بدعت کی اونکی پہاڑونکی اندر فوج بھیجکر سخت سرزنش کی گئی اور واسطی آیندہ کے اطمینان امن بزور شمشیر لیا گیا ضلع پشاور و علاقہ یوسف زئی کے شمالی و شرقی پہاڑونمین قوم حسن زئی اور متعصب وہابی ہندوستانیونکی واسطی جو مقام ستانہ اور نواح کوہ مہابن مین مجاہدین بنکر قرار گزین ہوتے ہین چند مراتب فوج کشی ہوی ۱۸۵۸ء مین جب ستانہ پر بسرکردگی میجر جنرل سر سڈنی کاٹن صاحب یورش ہوئی تو اوسکی بعد قوم اتمان زئی اور قوم جدون سی عہد لیا گیا کہ پہر ان آوارہ ہندوستانیونکو ستانہ مین آباد نہونے دینگے کہ جس سی رعایا سرکار انگریزی کو تکلیف پہونچا سکین لیکن ۱۸۶۱ء مین بمقام ملکا علاقہ چملہ کے بیچ بسبب عہد شکنی قوم اتمان زئی و جدون کے اوس قسم کے ہندوستانیون نے اجتماع کیا اور بی گناہ رعایا سرکار کو تکلیف دینی شروع کری جسکی تدارک کے واسطی ۱۸۶۳ء مین ایک دستہ فوج کا زیر حکم برگیڈیر جنرل سر نیول چیمبرلین صاحب براستہ درہ انبیلہ پہاڑ کے اندر بہیجا گیا ۲۶ - اکتوبر ۱۸۶۳ء کو بڑی سخت لڑائی ہوی اہل بنیر اور سواتہ نے بہی حملہ والونکی مدد کری آخر کار بعد بہت سی لڑائیونکی موضع انبیلہ و لعلو و ملکا جلا دیا گیا اور چملہ و بنیر والونسے چند یرغمال اس اطمینان کیواسطی کہ آیندہ ہندوستانی لوگ وہان قیام نکرسکین لیکر فوج انگریزی واپس آئی اوسیطرح قوم مہمند بندیالی - و موسی زئی نے جو دریا سواتہ کی کنارہ چپ اور راست کی پہاڑونمین ملحق حدود سرکاری آباد ہین ہمیشہ سرکاری رعایا کو تا مقدور تکلیف پہونچانی سی دریغ نہین کیا تہا ماہ جنوری ۱۸۶۱ء مین اونکی سردار نواب خان نے خود بخود آزمایش کا نتیجہ دیکھکر اطاعت قبول کی ۱۸۶۳ء مین قوم مہمند

شاخ موسی زئی وغیرہ نی بسرکردگی **سلطان خان** فرزند **سعادت خان** لعل پورہ کی سرحد پر بہت جرات سی مزاحمت کی الا ایک دستہ فوج انگریزی سنے اونکو پیچھے ہٹا کر پسپا کردیا آخرش سردار **محمد علیخان** ولیعہد **امیر شیر علیخان** والی کابل نی جاکر **سعادت خان** کو گرفتار کرلیا اور جہت آئیندہ انتظام فساد کیا پشاور اور کوہاٹ کی سرحد پر درہ خیبر سی لیکر مشرق کوہ ختکان تک قوم آفریدی جنگجو فرقہ آباد ہے ابتدا مین اسکی جانب سی بہی واردا تین بہت ہوتی رہین کئی دفعہ سرکوبی سی کچھہ سیدہی ہوئی مگر تاہنوز کبہی کبہی پرخاش کہتی ہین وہ درہ جسمین سے کوہاٹ او پشاور کا رستہ انکی پہاڑونکی بیچ سی ہے اسمین انکی مزاحمت زیادہ پر موثر ہوسکتی ہے قوم آفریدی کی عادات مین وخوش خوئی کی ساتہہ ایک دلیری داخل ہے اس قوم سی جنوب کچھہ ضلع کوہاٹ اور اکثر باہر از حد محروسہ سرکار قوم اورکزئی بستی ہے زیادہ تر ذکر کے لایق اس سرحد پر قوم وزیری ہے جنکا مفصل حال اس کتاب کے دوسرے حصے کے چوتہی باب مین لکہا گیا ہے قوم وزیری اور بیٹنی سی جنوب قوم شیرانی نے بہی چند عرصہ سرکاری علاقہ سی مزاحمت رکہی مگر فی الحال وہ صاف اور جب ہین ضلع دیرہ غازیخان کے مغربی پہاڑونمین اقوام بلوچ سی قوم مری زیادہ تر فتنہ انگیز ہے **مولف** نی جو قریب ۲۰ برس سال سرحد پر کام کیا ہے اپنی تجربہ اور لوگونکی عادات سی جو امورات مفید انتظام سرحد معلوم ہوئی اونکو بدون لکہی چہوڑدینا مناسب نہ سمجہا واضح ہو کہ یہہ آزاد قومین جو ہماری سرحدی پہاڑون مین ہمسایہ مین اکثر سادہ لوح بعلم کینہ توز زود رنج ناعاقبت اندیش او متعصب ہین اس قسم کے لوگو نبر آشتی زیادہ کارگر ہوتی ہے مگر بعضی مواقع پر برعکس اوسکی فورًا سرکوبی مطلوب ہے ان اقوام مین عمومًا دو قسم کے لوگ ہین ایک وہ قومین جنکی آمدرفت سرکاری علاقہ مین بذریعہ بیوپار و خرید و فروخت ضروریات رہتی ہے دوسرے وہ شعبی جنکی آمدرفت کم یا نہین ہے جب سرکاری علاقی مین باہر کی سرحدی لوگونکی جانب سی کوئی واردات از قسم سرقہ یا ڈکیتی وغیرہ سرزد ہو تو سب سی پہلے عہدہ دار سرکاریکو دریافت کرنا اس امر کا مطلوب ہوتا ہی کہ مجرم اس جرم کا کون قوم از شعبی سی ہی یہہ امر گرچہ اندر پہاڑ کی عیان ہوتا ہی مگر جاسوس کے بیانکی نسبت جبتک کامل اطمینان چند مختلف بیانون سی نہو سکی اعتبار کم کرنا چاہئی بعضی دفعہ جاسوس خلاف واقع بیان کردیتے

مین جب یہہ امر محقق ہوچکا کہ فلانی قوم کا مجرم تہا تو اسبات کی تمیز مطلوب ہوتی ہے کہ اُس قوم کی پہیرکی آمدرفت ہماری علاقی مین ایسی ہے کہ جب اوسکی بندش کیجاوی تو اوس قوم کی لوگ ہماری دعوی کی ایفا، بذریعہ حاضری مجرم یا واپسی مال مسروقہ یا جیسی انصاف کو مطلوب ہو کردینگی جب یہہ صورت ہو تو بذریعہ پیغام اُس قوم کی ملکان کو اطلاع دیجاوی کہ اسقدر میعاد مین مال یا مجرم حاضر کرین اور اگر اپنی تئین بےجرم سمجہتی ہین تو میعاد معینہ کے اندر حاضر ہو کر عدالت مین بابت اِس الزام کی اپنی صفائی کرائین ورنہ بعد میعاد مذکورہ کے اوس قوم کی پہیر اور آمدورفت سرکاری علاقی سی تبتک معطل بند کیجاوی گی جبتک جرم سی برأت نہ حاصل کرو یا دعوی کی ایفا، نہو اگر اوس میعاد مقررہ کے اندر کوئی صورت نکرین تو فوراً اونکی پہیر مسدود کرکے جو آدمی اوس قوم کا ملی اوسکو بطور یرغمال گرفتار کرکے مال جو پہیر کا ملی قرق کیا جاوی تاوقتیکہ وہ لوگ دعوی عدالت کو قبول کرکے مال یا مجرم یا معاوضہ مجوزہ حاکم ادا کرین اکثر معاملات مین تجربہ ہی یہہ طریق کارگر ہوا دوسری صورت یہہ ہی کہ جب مجرم اوس قوم کا ثابت ہوجاوے آمدرفت ہماری علاقی مین کم ہو یا بقدر ہی تو بقول جامی (مصرعہ کہ جز جہل بہ جہل ناید شکست) جب جا بجا اُس مجرم کی قوم کا جو آدمی یا پہیر ملے اوسکو پکڑکر بطور یرغمال رکہا جاوی اور پہر قوم کیطرف پیغام بہیجا جاوی کہ جبتک تم مال یا مجرم یا جیسا دعوی عدالت کا ہو تسلیم نہین کروگی تو یہہ مال مقروقہ تمہارا نیلام ہوجاویگا اور یرغمال بہی بند رہیگا یہہ تجویز آخری گرچہ بعضی حاکم برتتی ہین اور ظاہر مین اِس سی فایدہ واپسی مال کا نکل آتا ہی مگر حقیقت مین مخلوق کو بہی طباع سی غیر موافق اور نیز اوس مشہور بات بازی انتظام سلطنت انگریزیسی مخالف ہی کیونکہ بیخبر اسطرحکی ناگہان گرفتاریسی لوگ طعن دغا دہی اور ظلم کا نسبت عدالت کے کرتے مین جہانتک ہوسکے اُس قوم ماخوذ کو معقول کرکے پہر خواہ جبراً معاوضہ لیا جاوی مگر اونکو مہلت پیشی عذرات اور صفائی اتہام ضرور دینی چاہئی تاکہ محروسہ سلطنت انگریزی کی باہر کے لوگونکی دل پر یہہ بات نقش ہوجاوے کہ عدالت ہای سرکاریکو بوقت انصاف نزدیک سب مخلوق اندر باہر کی یکسان ہے اسبات کا تعین ہوجانا باعث نتیجہ نیک کا معلوم ہوتا ہے مگر ملحوظ رہی کہ یہہ صورتین مندرجہ بالا عام مین اور سرحدی انتظام ایسا نازک ہی کہ ہر مقدمہ وقوعہ مین خاص غور کے ساتہہ انجام ہونا چاہئی جن اقوام کی ساتہہ عہد ہو چکا

ہی اونکی نسبت ہمیشہ بموجب اوس اقرار کی عملدرآمد کیا جاوی وہ عہدہ دار جنہون نے سرحدی انتظام مین تجربہ
لیا اس امر مین متفق ہونگی کہ اگر مجرمان کو ہی کی صرف ذات خاص تک مواخذہ محدود کیا جاوے
تو انتظام سرحد مطلق نہین ہو سکیگا کیونکہ وہ مجرم ایک یا چند شخص مین جب پہاڑ مین جاکر بیٹھ رہی تو
خاص اونکی ذاتی گرفتاری بہت دشوار ہی اسواسطی اوس مجرم کی کل قوم مواخذہ طلب سمجھنی چاہئی
مگر اسمین اتنا خیال رہی کہ سب سی پہلی مجرم کی اوس شاخ کی آدمی ماخوذ کئی جاوین جنکا تعلق اوس سے
ہو اور اسکی نیکی بدی کا اثر انپی پہ موثر سمجہین اور اوسکی بعد اوس شاخ کی بڑی قوم جوابدہ سمجھی
جاوی تاکہ اس دباو ذمہ واری مشترکہ سی وقوع واردات کم ہو اور لوگ سمجہین کہ بہت آسانی کے
ساتہہ سرکاری عدالتین ہم سی مواخذہ اور معاوضہ سخت لیکر اوس فایدہ کی جگہہ جو غارتگری و سرقہ سے
ہوا نقصان پہونچاوینگی واسطی حصول واقفیت شاخ اور قوم ہر ایک فرقہ کے حصہ دویم اس کتاب کا
دیکہو بعض وارداتین کبہی کبہی ایسی سنگین امر نازیبا بسبب جہالت سرحدی لوگونکی وقوع ہوجاتی ہین کہ
جنکی انتقام اور آئندہ کی اطمینان کیواسطی منظوری سوپریم گورمنٹ قوم مجرم کے پہاڑی ملک کے اندر
فوج لیجاکر اونکو سزا دینی کی ضرورت ہوتی ہی تاکہ لوگ یہہ سمجہکر عبرت پکڑین کہ سرکار انگریزی صرف آشتی
کی حکمت سی اپنی سلطنت محروسہ کی حفاظت نہین کرتی بلکہ بزور شمشیر معاوضہ لینی کی توفیق رکھتی ہے
الا اسطرحکی فوج کشی بہت احتیاط طلب ہے تاکہ سوای اوس قوم مجرم کی اور لوگ ناحق دشمن نہ بنای جاوین
اور نیز اوس فرقہ مدعا علیہ اور دیگر اقوام ہمسایہ کو باعث اوس فوج کشی کا محض پاداش جرم اپنی کا
سمجہا جاوے فی الحال ایسی سخت تدارک کی ضرورت کم پیش آتی ہے - جہت روکنی حملہ بیرونی اور انتظام
اندرونی سرکار کیجانب سی اضلاع سرحد مین بمقام پشاور سب سی بڑی چہاونی فوج جنگی معین ہے
جہان میجر جنرل بہی رہتا ہی اور بمقام کوہاٹ - اور بنون - اور مردان - ودیرہ اسمعیل خان - اور
راجن پور ضلع دیرہ غازیخان مین بقدر ضرورت فوج پیدل اور سوار معہ توپخانہ رہتی ہی اور اضلاع کے
مقامات منفصل مین پولیس کا انتظام ہی علاوہ انکی واسطی روک اور سرکوبی پہاڑی لوٹیرونکی دہمکوہ
سرحدی مین مواقع مناسب پر چوکیات سپاہ سرحدی مقرر ہین جو وقوع واردات کی خبر پاکر فوراً مجرمان

لوہی کا تعاقب کرتی ہین اور درّہ آمد رفت سارقان کو روک رکھتی ہین تاکہ مجرم گرفتاری سی بچ نہ جاوین یا مال مسروقہ نہ لیجا سکین اس قسم کی چوکیات کو بزبان مروجہ **پوست** کہتی ہین اور لاہی انتظام حاصل ہوتا ہی بشرطیکہ کما ینبغی سرحد کی نگرانی کامل رہی خرچ مشاہرہ افواج اور ملکی ملازمان سرکار و نیز دیگر اخراجات ضروری جو اس حصہ شرقی افغانستان مین ہوتی ہین آمدن اوس ملک سے بہت زیادہ ہے مگر یہہ خرچ کل ہندوستان کی سلطنت کی حساب مین محسوب سمجھنا چاہیے کیونکہ افواج متعینہ سرحد صرف اُس ملک کی اندرونی ہی حفاظت نہین کرتی بلکہ باہر کے غنیم کی حملہ روکنی کے واسطی ہندوستان کی مغربی دروازہ پر مستعد بیٹھی ہے زمانہ ماضیہ مین اکثر حملے ہندوستان پر اس راستی باہر کے غنیمون ہی کی الآن ایحال اس طرح کا خطرہ مغربی جانب سی متخیل نہین ہے اب ہندوستان کی بادشاہ ایسی عیاش اور بے خبر نہین ہین کہ تیمور اور نادر دہلی کے دروازہ کی پاس پہونچین تب شہنشاہ کو بزم چھوڑکر رزم کا خیال آوی بلکہ قیاس ہوتا ہے کہ کبھی زمانہ آئندہ مین مغربی جانب دو عقلمند بادشاہون کی سلطنت ملحق ہو جاوینگی٭

موقع سرحد

مُولف کی رای مین پنجاب کی مغربی حد جو سلطنت ہندوستان کی سرحد ہی بہت اچھی موقع پر واقع ہے اگر کبھی وہ زمانہ آوی کہ سلطنت ہند کو مغربی جانب سی غنیم کی یورش کا خطرہ پیدا ہو تو یہہ موقع بالتقویت مقابلہ کیواسطی بہت اچھا ہی کیونکہ غنیم مغربی پہاڑون دشوار گذار سی سختی اور تکالیف کا کوفت کیا ہوا جب ہماری سرحد کے قریب پہونچا تو اسطرف کی تازہ دم فوج او سبز رنگ کہاٹیون کی بیچ بہ آسانی کامیاب ہوسکی گی دوسری اس موقع پر عند الضرورت پنجاب اور دیگر اطراف میدانی محروسہ سلطنت ہندی ملک اور رسد اپنی فوج کیواسطی بہت جلد اور بلا تکلیف میسر ہو سکی گی اور غنیم کو مغربی کوہ ملحقہ مین رسد کا بہم پہونچانا اور آرام ملنا نہایت دشوار بلکہ قریب ناممکن کے ہوگا پس سلطنت ہند کی حدود موجودہ کے اندر تقویت کرنی باہر کی ملک گیری سی زیادہ مفید ہے کیونکہ اگر ہم اس سرحد کو چھوڑکر اور مغرب کو حدود بڑہاوین جنکی بڑہانیکا منشا بالکل گورنمنٹ کا نہین ہے تو ہمارے واسطے وہ قیس سی مغرب جاکر کمی رسد اور عدم رسی کمک اور تکلیف راہ کا وہی حال ہوگا جیسا غنیم کو اوس طرف کی آنی سی ہوتا البتہ اگر

ہماری حدود کوہ ہندوکش شمالاً اور کوہ سیاہ جو ہرات سی مغرب جھی غرباً ہو جاوی تو بیرباہر کی دشمن کو اِس
سرحد سی ہی اُس سرحد پہ تا زیادہ دشوار ہوگا گرچہ اُن حدود کی اندر چند عرصہ مشکل ہوگا مگر آخر کو ترقی تجارت
جو ایشیا کوچک اور دیگر ملکون مین بآسانی جا سکتی ہے اور نیز اور امور رفاہِ عام سی دنیا کو بڑا فایدہ پہونچی گا
مگر یہ امر انصاف قبول نہین کر سکتا اور نہ گورمنٹ کو منظور ہی کہ ناحق مغربی ملک پر دخل کیا جاوی اِلّا اگر
اصل حقدار افغانستان عہد شکنی کرین یا کوئی اور غنیم شمالی طرف سی آکر دخیل ہونا چاہی تو تب اور نیز اس ملک
پر سلطنت ہند کا زیادہ دعوی ہی کیونکہ زمانہ قدیم مین صوبہ کابل اور قندہار اکثر سلطنت ہند کی ماتحت رہا ہے
تو اُس دعوی کی پیروی گورمنٹ انگریزیہ فی الحال نہین کرنا چاہتے ◆

اخیر مین ایک فہرست

چوکیات یعنی پوست ہای سرحدی درج کیجاتی ہے جس سی معلوم ہوگا کہ سوای ضلع پشاور اور دیگر چھاونی ہای
کلان کی صرف پہاڑی سارقان کی سد و دی کیواسطی سلسلہ کوہ کی ملحق کوہاٹ سی لیکر ڈیرہ غازیخان تک
کسقدر چوکیات اور اُنمین سپاہ ہی واضح ہو کہ ضلع پشاور کی حدود پر اِس سی بہت زیادہ فوج بیرونی چوکیات
مین متعین ہے ◆

فہرست چوکیات بقید نام ضلع وچوکی وتعداد سپاہ

نمبر شمار	نام ضلع	نام چوکی	فوج کشادہ پنجاب پیادہ	فوج کشادہ پنجاب سوار	الوس یا معرکہ سوار	الوس یا معرکہ پیادہ	تعداد کل پیادہ	تعداد کل سوار	کیفیت
۱	کوہاٹ	بہادرخیل	۳۷	۸۳	۰	۰	۳۷	۸۳	
۲	ایضاً	لتمبر	۹	۲۳	۰	۰	۹	۲۳	
۳	ایضاً	ناڑی	۸	۱۶	۰	۰	۸	۱۶	
۴	ایضاً	بانڈا	۵	۰	۰	۰	۵	۰	
۵	ایضاً	لاچی	۵	۰	۰	۰	۵	۰	
۶	ایضاً	گداخیل	۵	۰	۰	۰	۵	۰	
۷	ایضاً	گومت	۲	۰	۰	۰	۲	۰	
۸	ایضاً	محمدزئی	۲	۱۵	۰	۰	۲	۱۵	
۹	ایضاً	کوتل	۲	۲۲	۰	۰	۲	۲۲	

نمبر شمار	نام ضلع	نام [illegible]	فوج کشادہ پنجاب		الویس یا معرکہ		تعداد کل		کیفیت
			[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱	بنون	دہمی	۰	۰	۱۸	۱۰	۱۸	۱۰	
۲	ایضاً	گومتی	۰	۰	۹	۱۴	۹	۱۴	
۳	ایضاً	کورم	۹	۱۰	۲	۰	۱۱	۱۰	
۴	ایضاً	برج باران	۰	۰	۷	۱۴	۷	۱۴	
۵	بنون	جانی خیل	۵۴	۷۰	۲	۰	۵۶	۷۰	
۶	ایضاً	تجوری	۰	۰	۹	۴	۹	۴	
۷	ایضاً	توچی	۰	۰	۷	۱۴	۷	۱۴	
۸	ایضاً	والی	۰	۰	۹	۴	۹	۴	
۹	ایضاً	خیرو خیل	۰	۰	۱۰	۵	۱۰	۵	
۱	ڈیرہ اسمعیل خان	درہ بین	۰	۰	۶	۴۷	۶	۴۷	
۲	ایضاً	امان خیل	۰	۰	۴	۰	۴	۰	
۳	ایضاً	ملازئی	۰	۰	۱۶	۱۲	۱۶	۱۳	
۴	ایضاً	کوہ نصرت	۰	۰	۲۰	۱۰	۲۰	۱۰	
۵	ایضاً	مانک	۴۲	۴۷	۱۰	۰	۵۲	۴۷	
۶	ایضاً	تنور	۰	۰	۲۰	۱۰	۲۰	۱۰	
۷	ایضاً	ڈبرا	۰	۰	۸	۷	۸	۷	
۸	ایضاً	گوتل	۱۸	۲۲	۲	۰	۲۰	۲۲	
۹	ایضاً	مرتضی	۰	۰	۹	۸	۹	۰	
۱۰	ایضاً	لونی	۰	۰	۲۰	۱۰	۲۰	۱۰	
۱۱	ایضاً	زرکنی	۰	۰	۲۰	۱۰	۲۰	۱۰	
۱۲	ایضاً	درابن	۴۳	۱۲	۲	۰	۴۴	۱۲	
۱۳	ایضاً	شاہ عالم	۰	۰	۸	۸	۸	۸	

[illegible]	[illegible]	[illegible]	فوج کشادہ پنجاب		الوس یا معرکہ		تعداد کل		کیفیت
			[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۴	ایضاً	جودھوان	۰	۰	۴	۰	۴	۰	
۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	
۱۶	ڈیرہ اسمعیل خان	کوٹ تگلا	۰	۰	۴	۸	۴	۱	
۱۷	ایضاً	گوروالے	۰	۰	۶	۰	۶	۰	
۱۸	ایضاً	دولت والہ	۰	۰	۶	۰	۶	۰	
۱	ڈیرہ غازیخان	لنگیہ	۰	۰	۴	۰	۴	۰	
۱	ایضاً	چوٹی	۰	۰	۴	۰	۴	۰	
۳	ایضاً	ذودور	۰	۰	۴	۰	۴	۰	
۴	ایضاً	باطل	۰	۰	۴	۰	۴	۰	
۵	ایضاً	نورپور	۰	۰	۸	۲	۸	۳	
۶	ایضاً	ٹہودی	۰	۰	۱۶	۷	۱۲	۷	
۷	ایضاً	سنگروٹہ	۳۴	۵۹	۴	۰	۳۸	۵۸	
۸	ایضاً	جوکھہ بدہو	۰	۰	۵	۰	۵	۰	
۹	ایضاً	دہوواہ	۰	۰	۱۱	۹	۱۱	۹	
۱۰	ایضاً	ہندووالا	۸۳	۲۵	۱۸	۰	۱۰۱	۲۵	
۱۱	ایضاً	درگرپ	۸۳	۲۲	۳	۰	۸۶	۲۲	
۱۲	ایضاً	آسنی	۰	۰	۵	۰	۵	۰	
۱۳	ایضاً	اکرم کاتہول	۰	۰	۱۶	۶	۱۶	۶	
۱۴	ایضاً	الاگوشی	۰	۰	۵	۳	۵	۳	
۱۵	ایضاً	تجتیانی	۰	۰	۱۳	۶	۱۳	۶	
۱۶	ایضاً	محمدپور	۰	۰	۸	۵	۱	۵	
۱۷	ایضاً	بروم کاتہول	۰	۰	۱۷	۶	۱۰	۶	
۱۸	ایضاً	ہرند	۴۹	۴۰	۲	۰	۵۱	۴۰	

دوسرا حصہ بیچ بیان نسب نامۂ افغانان و غیرہ اقوام سکنائی افغانستان قوم وار

پہلا باب در بیان تحقیق نسب افغان و وجہ

تسمیہ افغان و پٹھان و پشتون

اپنی تحقیقات کا نتیجہ لکھنے سے پہلے مناسب نظر آیا کہ کتاب موسوم مخزن افغانی وغیرہ روایات کا انتخاب جس سے یہ لوگ اپنا نسب نامہ بنی اسرائیل تک پہنچاتے ہیں درج کیا جاوے۔

واضح ہو کہ مصنف مخزن افغانی نسب نامہ افغان اسطرح لکھتا ہے کہ حضرت یعقوب اسرائیل کے بارہ فرزندوں میں سے یہودا پسر کلان سے افغانوں کی نسل چلتی ہے اور یہودا کے پانچویں پشت میں ساؤل ملقب طالوت بادشاہ بنی اسرائیل پیدا ہوا جو حضرت مسیح کے وجود سے ایکہزار ساٹھ نوّے برس یا زمانہ حال سے دو ہزار نو سو ساٹھ برس پیشتر حضرت اشمویل نبی کے زمانے سے بادشاہ بنی اسرائیل ہوا تھا اسکو اپنا مورث اعلےٰ لکھتے ہیں اسکے آگے

خلاصہ تحریر مخزن افغانی

اسطرح پر ہے کہ جب ساؤل طالوت نے اپنے گناہوں سے استغفار کرکے سلطنت حضرت داؤد پیغمبر کو سپرد کرے اور ارادہ شہادت و جنگ اختیار کیا تب حضرت داؤد کو وصیت کری کہ میری دو زوجہ جو حرم میں حمل دار ہیں اونسے دو فرزند نرینہ پیدا ہونگے جنکی تاریخ اور اونکی اولاد کی شجاعت تا قیامت صفحۂ روزگار پر یادگار رہیگی اور کثرت تعداد میں اونکی ذریات سب طوایف سے راجح ہوگی اور جب طالوت مع

وہ فرزندان خود کفار کے ہاتھ سے شہید ہو گیا اور حضرت داؤد نے عنان سلطنت اپنے ہاتھ
مین لی تب حسب وصیت ساؤل طالوت کی اُن دو حاملہ عورات کی پرورش اور خبر گیری کما ینبغی کرنے
تاکہ بعد انقضای ایام حمل ایک روز مین دونون سے فرزند نرینہ پیدا ہوئی حضرت داؤد عم نے ایک کا
نام ارخیا اور دوسری کا ارمیا رکھا اور جب وہ دونو بلوغت کو پہونچی تو پہلوانی اور شجاعت مین
لوئی سبقت میدان مبارزت سے لیگئی مہتر داؤد نے ارخیا کو وزیر ممالک بنایا اور ارمیا کو اپنی
کل فوج کی سپہ سالاری پر مختار کیا ان ہر دو برادران کے یمن قدوم سے تمام ممالک اور رعایا اور
سپاہ مین رونق اور رفاہیت اور معموری اور آبادی مضاعف ہوئی ان دونون بہایون
کے بھی دو فرزند اولوالعزم پیدا ہوئی آرخیا نے اپنے فرزند کا نام آصف رکھا اور ارمیا نے اپنے
پسر کو افغنہ سے نامزد کیا جب یہہ دونون لڑکے سن رشد اور تمیز کو پہونچی تو آرخیا اور ارمیا مر گئے
اور حضرت داؤد عم نے منصب پدری یعنی وزارت آصف ابن آرخیا اور سپہ سالاری افغان
بن آرمیا کو عطا کرے بعد وفات حضرت داؤد کے حضرت سلیمان عم بادشاہ ہوا اور
انہون نے بدستور آصف اور افغان کو وزیر اور سپہ سالار قایم رکھا تہوڑی ہی مدت مین ضابطہ
آصف ہفت اقلیم مین جاری ہوا اور طنطنہ افغان بر جن و انس تا بہ آسمان پہونچیا اور سوای مصلحت
افغان کے کوئی کام نہین ہوتا تھا اور تعمیر عمارت بیت المقدس یا اورشلیم کے افغان کے
سپرد ہوئی اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے ہزار ہا بواب اور حجاب اور دیو افغان
کے سپرد کیے جنہنے چالیس برس مین عمارت بیت المقدس کی پوری کرائی اور زبان پشتو افغان
کو دیون نے سکہائی اور بعد وفات حضرت سلیمان کے باقیماندہ کام تعمیر بیت المقدس
افغان نے دیون سے پورہ کرایا اور افغان کے چالیس پسر پیدا ہوئے اور اولاد افغان کی
کثرت جمعیت مین اس مرتبہ کو پہونچی کہ کوئی قبیلہ ربع مسکون مین برابر اونکی نہ تھا اور
آصف و افغان تا آخر ایام زندگانی خود بیت المقدس اور ممالک روم اور شام
مین صاحب اختیار امور سلطنت کے تہے اور حل و عقد بنی اسرائیل قبضہ اقتدار ان ہر دو

برادر مین تہا جب دونون بہائی مرگئے تو اونکی بہت اولاد اوس ملک مین آباد تہی مدت
کے بعد جب بخت نصر نے بیت المقدس پر یورش کرکے خرابی کی اور بنی اسرائیل کو
جلاوطن کردیا تب قبایل اولاد آصف و افغان اکثر کوہ غور اور کوہ فیروزہ اور جبال
خراسان مین آکر آباد ہوئی اور بعضی عرب مین جا بسے جو قوم افغان کوہ غور اور نواح خراسان
مین آباد ہوئی تہے اونکی تعداد مین بہت ترقی ہوی اور کثرت قبایل سی ہمراہ کفار اوس نواح کی متواتر جنگ کرنے
کرکے غالب آئی اور وہ پہاڑی ملک غور وغیرہ اپنی قبضہ مین کرلیا اور جو افغان کی قوم عرب مین جا آباد ہو
اوسمین سی خالد ابن ولید مشہور ہوا جو بڑا دلاور تہا اور بہت ملک مفتوح کئے اور اوسکو
سیف اللہ کا لقب عطا ہوا جب حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم
مدینہ منورہ کو ہجرت فرما ہوئے تب خالد ابن ولید کی تحریر سی جو قوم افغان کی کوہ
غور مین آباد تہی اوسکی رؤسای سے چندکس متوجہ مدینہ کے ہوئے اور بزرگترین اوس جماعت
افغنہ کا قیس ابن عیص تہا جسکا سلسلہ نسب مخزن افغانی مین یون لکہا ہی کہ قیس مذکور کا
کرسی نامہ سی و ہفت پشت ساول ملقب طالوت بادشاہ بنی اسرائیل اور چہل و پنج واسطہ حضرت
ابراہیم خلیل اللہ اور شصت و سہ بحضرت ابو البشر آدم صفی اللہ ع سی جا ملتا ہے
اور شمار اسطرح لکہا ہے کہ قیس بن عیص بن سلول بن عتبہ بن نعیم بن مرہ بن جلندر
بن سکندر بن ثمان بن علین بن بہلول بن سلم بن صلاح بن فارود بن عتم بن
فہلول بن کرم بن عمال بن حذیقہ بن مہال بن قیص بن علیم بن اشمول بن مانی بن وز
بن قمرود بن ابی بن صلیب بن طلال بن لیوی بن عاقل بن تارخ بن ارزند
بن مندول بن سلم بن افغان بن ارمیا بن ساؤل الملقب بملک طالوت بن

قیس بن عتبہ بن عیص بن رویل بن یھودا ابن یعقوب بن حضرت اسحاق بن مہتر ابراہیم خلیل اللہ الے آخرہ - اور وہ جماعت بعد وصول بدینہ پیغمبر آخرالزمان پر ایمان لا کر مشرف اسلام ہوی اور آنحضرت نے فرمایا کہ قیس نام عبرانی ہی اور ہم عرب ہون ازروی کرم قیس کا نام عبدالرشید بدلکر رکھا اور فرمایا کہ تم اولاد ملک طالوت سی ہو جسکو حق سبحانہ تعالے نے قرآن حمید مین بخطاب ملکی یاد فرمایا اسواسطے آیندہ بہتر ہے کہ تمکو بھی ملک کہا جاوے اونہین دنون مین حضرت ختم المرسلین صلے اللہ علیہ نے واسطے فتح مکہ معظمہ عزیمت فرمای اور قیس عبدالرشید کو باجمع از بنی افغان بہمرہی خاص اور مقدمہ عسکر ہمایون تعین فرمایا چنانچہ فتح مکہ کی لڑائی مین افغانون سی کارہاے شایان تردد نمایان بظہور آئی اور مصفا دکس از قریش بغاوت شعار خاص عبدالرشید کے ہاتھ سے قتل ہوی تب پیغمبر صاحب نے خوش ہوکر فرمایا کہ اس شخص کی اولاد سی سلسلہ عظیم پیدا ہوگا کہ تا قیامت استحکام دین اسلام کی کریگی اور استحکام اس قوم کا مثل اوس سخت لکڑی کی ہے کہ جسپہ بنیاد جہاز کی رکھی جاتی ہے اور اوس لکڑی کو پٹھان کہتی ہین اور اس سبب سی قیس عبدالرشید پٹھان کی القاب سی ملقب ہوا اور اوسکی اولاد پٹھان کہلاتی ہے اور قیس عبدالرشید نے واپس آکر کوہ غور وغیرہ نواح مین دین اسلام کی تلقین کرے اور سب افغان صحیح النسب اوسکی اولاد سے ہین +

تمت کلامہ

پس ان روایات سی امور ذیل غور طلب اور تنقیح خواہ ہین :-

اول افغان یھودا ابن یعقوب کی نسل سی ہین اور ساول طالوت بادشاہ بنی اسرائیل کے اولاد ہین +

دویم - ارخیا اور ارمیا پسران ساول تھے جنکو داوود ع نے وزیر ممالک اور سپہ سالار بنایا +

سیوم - افغان - مورث اعلے اس قوم کا آرمیا کا بیٹا ساؤل کا نبیرہ حضرت سلیمانؑ بادشاہ کا سپہ سالار تھا +

چہارم - بیت المقدس افغان کے اہتمام سے بنی اور زبان پشتو اوسوقت دیون نے افغان کو سکھائی اور طنطنہ افغان جن اور انس اور حیوان پر جاری ہوا اور کل اختیار بنی اسرائیل پر اور شام و روم پر افغان کا تھا +

پنجم - اولاد **افغان** اس کثرت سے ہوئی کہ کوئی جمیلہ ربع مسکون یعنی تمام دنیا آباد کا اوسکی برابر نہین تھا +

ششم - جب اولاد افغان کی جلا وطن ہوکر کوہستان غور مین آئی تو سبب کثرت جمعیت او۔ لوگون کو مار کر سب پہاڑ اپنے قبضہ مین کرلیا +

ہفتم - خالد ابن ولید جو مکہ مین رہتا تھا وہ بھی افغان ہے اور اسی سبب سے بڑا شجاع اور دلیر تھا +

ہشتم - قیس سردار افغانان غور کی ۳۷ - پشت مین **ساؤل طالوت** سے اور ۵۵ پشت مین حضرت ابراہیم **خلیل اللہ** سے کو رسی جا ملتی ہے +

نہم - قیس عبد الرشید کو حضرت **خاتم الانبیا** نے ملک کا خطاب دیا اس سبب سے سرداران افغان کو ملک کہتے ہین +

دہم - پٹھان اوس لکڑی کا نام ہے جسپر جہاز کی بنیاد رکھی جاتی ہے اور آنحضرت نے جنگ مکہ مین کار نمایان کرنیکے سبب قیس عبد الرشید کو پٹھان فرمایا ہے اس باعث سے اوسکی اولاد نے تسمیہ پٹھان کا پایا +

یازدھم - سب افغان صحیح النسب قیس عبد الرشید کی اولاد سے ہین علاوہ اسکے

دوازدہم - ایک ثقہ شخص نے اپنی چہل ورقی مین خود تراشیدہ یہ بھی لکھ مارا ہے کہ پشتو کی زبان عہد **سلیمانؑ** مین افغانون نے اسواسطے ایجاد کرے کہ سر اجلاس بادشاہ سے پردہ اور راز کی باتین اس زبان مین کرین اور نیز افغانونکو عرب لوگ سلیمانی اسواسطے کہتے ہین کہ

انکی مورث اعلیٰ حضرت سلیمان ؑ بادشاہ کی مصاحب تہی ؛

تحقیقات مولف ؛

میری سمجہہ مین جہانتک ممکن ہے اس معاملہ کی تفتیش بہت غور کی ساتہہ کی گئی اور ہرطرح کوشش
واسطی حصول صحیح بات کی عمل مین آئی دیگر ملکونکی تاریخ خصوص کتاب الٰہی عہد عتیق یعنی توریت
زبور وغیرہ سی جنمین حال بنی اسرائیلونکا بہت وضاحت کی ساتہہ درج ہے روایات مندرجہ بالا
کی تصدیق نہین ہوتی بلکہ اکثر برعکس مراد ان روایات کی ثبوت مضبوط حاصل ہوتا ہے کہ ایک
روایت کی جواب مین جو کچہہ ثبوت حاصل ہوا ہے مفصل لکہا جاویگا الا اوس سے پہلے بیان لمیت
اور سبب ایجاد ان روایات کا مناسب نظر آیا ناظرین باہوش کو معلوم ہوگا کہ بنیاد انکی کتاب
مخزن افغانی ہے جو سنہ ۱۰۲۰ ایکہزار بیس ہجری مین جسکو حال تک ڈہائی سو برس گذر امی بعہد
سلطنت جہانگیر ابن محمد اکبر بادشاہ خانجہان قوم لودی نے بعہدہ نعمت اللہ ہروی
ملازم خود تصنیف کی تہی وہ اپنی کتاب کی مقدمہ مین لکہتا ہے کہ قطب خان اور مست خان
ابدال حمزہ خان توخی و عمرخان کاکڑ و ظریف خان یوسف زئی اپنی ملازمان کو
افغانستان مین بہیجا اور اونہون نی سلسلہ انساب قوم افاغنہ بوجہ احسن دریافت کرکے
تفصیل واقعات انساب ساؤل طالوت سی لیکر قیس عبدالرشید تک بخوبی مشروحاً
اسم باسم تحریر کیا بس اس سی پایا جاتا ہے کہ بنیاد اس کتاب کی صرف قطب خان وغیرہ
ملازمان خانجہان لودی کی زبان پر قایم ہوئی کیونکہ جو مخزن افغانی مین طبری و مجمع انساب
و معدن اخبار احمدی و گزیدہ جہان کشا کا حوالہ لکہا ہے او نمین مطلق اس سلسلہ کا ثبوت قیس
عبدالرشید سی اوپر نہین ملتا اور بیان زبانی پر عقل اعتبار نہین کرسکتے خصوص اس سبب سی
کہ جب قطب خان وغیرہ دریافت کیو اسطی آئی تہی تو اوس زمانہ مین ساؤل ملقب طالوت
کی وفات کو ڈہائی ہزار برس سی بہی زیادہ مدت گذر گئی تہی پس قیاس کیونکر قبول کرے کہ اتنی دراز

مدت کا صحیح کورسی نامہ اور مشرح حال زبانی دریافت سی حاصل ہوا **قطب خان** وغیرہ ہمراہی انکی
کچھ قطب عالم تو تہی ہی نہین جو کرامت سی معلوم کرجاتی جو شخص اِس قوم کی حالات اور راہ و رسم
سی واقف ہی اوسکو معلوم ہوگا کہ زمانہ حال مین باوجود اسکی کہ عقل اور نسب شناسی کی شوق
مین ترقی ہی کوئی آدمی ایسا نہین ہوگا کہ ڈہائی سو برس تک بہی اپنا کورسی نامہ صحیح زبانی تبلا سکی
تو کیونکر ممکن تہا کہ اوس وقت ڈہائی ہزار برس سی بہی زیادہ کا کورسی نامہ زبانی دریافت ہوسکا
اور اگر کوئی ادعا کری کہ کسی کاغذ سی ملا ہوگا تو یہہ ادعا کچہہ وجود نہین رکہتا ایسی قوم مین
جیسا کہ افغان ہے باوجود طرح طرح کی انقلاب زمانہ کی کیا ممکن کہ اتنی پورانی زمانہ کا کوئی نوشتہ
رہا ہو بلکہ کسی اور ہوشیار قوم مین بہی کم ہوگا اور اِس امر کا کچہہ ثبوت نہ مخزن افغانی مین ہے
اور نہ اب ملتا ہی باعث اور سبب تصنیف کتاب **مخزن افغانی** جو اوسکی مصنف نی لکہا ہے
اوسکو اِس مراد سی یہان لکہا جاتا ہے کہ اوس سی معلوم ہو کہ وہ سبب ایسا تہا کہ جس نی خانجہان
کو غیرت انسانی نی یہانتک امادہ کیا کہ اوسکو اپنی قوم کی اصلی خاندانی اور خودنمائی خلاف
واقع درجہ تک لکہنی پڑے مگر مین کہتا ہون کہ اپنی قوم کی ایسی نفسانی معاملہ کی واسطی ہرگز
راستی کو نچہوڑنا چاہئی - واضح ہو کہ بعض نقول کتاب **مخزن افغانی** مین سبب تصنیف مندرجہ

شاید کاتب لوگ جائی گرفت سمجہکر چہوڑ جاتی ہین مگر اصل مین یہہ سبب واقعی تہا اور جو کتاب مخزن افغانی
غلام حسن خان علی زئی ایلچی سرکار کابل کے معتبر خاندان کی کتب خانہ سی لی آیا اور اوسنی
مجہی ملی اور اب سامنی میری میز پر پڑی ہے اوسمین یہہ لکہا ہے +

نقل بجنسہ

سبب و باعث تصنیف این کتاب آنست کہ بحضور بادشاہ ولی نعمت ما یعنی **محمد جہانگیر بادشاہ**
ایلچی ایران آمدہ افاغنہ را بدیوان منسوب ساخت و از کتاب معتبر ذکر برین سوال وانمودہ
لہ بسمع **ضحاک بادشاہ** ہفت اقلیم رسید کہ در دیار مغرب چند مونثان راہ زنان جبلہ متصرف

اند ضحاک فوج کثیر برای تسخیر ان ولایت فرستاد زنان در جنگ غالب آمدند کار پیش نرفت
بعد ازان ضحاک **نریمان** را با فوج سنگین جرار تعین فرموده بعد جنگهای شدید بر هزار یا کرہ
صلح قرار یافت چون نریمان را وقت بازگشتن نزد کوهستان مقام واقع شد شبی آدم دیو شکوه
واهرمن سیرت از کوه برآمده لشکر را زده زده پراگنده ساخت و با هزاران باکره در یک شب
ذفاف نمود چون افواج گریخته باز بهمان منزلگاه رسیدند جمله زنان را حامله یافتند چون
ازین ماجرا بخدمت پایه سریر سلطنت عرضداشت نمودند حکم آمد که آن زنان را در همان صحرا
وکوه یله سازند که در شهرها از نسل آنها فتنه وآشوب برپا خواهد شد گویا افغان از نسل آنها
هستند بنده را از سماع این سخن غیرت دامنگیر شده چند کسان جهاندیده که ذکر آنها در مقدمه
کتاب مرقوم گشته از امرای لشکر خویش برگزیده و بگرد جهان فرستاده یک بیک انساب افغانیه
تحقیق رسانیده درجه بدرجه مندرج گردانید **تمت** **قوله** هرچند که یہہ روایت جو ایلچی ایران نے
عنادیت اور حسد سے بابت اصلیت افغانان بیان کرے مطلق غلط اور ایسی بے وجود معلوم
ہوتی ہے کہ طفلانہ قیاس بہی اوسکے مخالف فتوی دیویگا مگر **خانجہان** جیسی عقلمند نے
اوس واہیات کی جواب مین حد سے باہر خود ثنائی کرے جب ہم ثابت کر چکے کہ بنیاد مخزن افغانی
کی صرف زبانی ہی اور سبب ایجاد اس ساخت کا ایک خاص باعث مندرجہ بالا تہا نسبت
ہر ایک روایت **مخزن افغانی** جو ثبوت تحقیقات سے حاصل ہوا اوسکو سلسلہ وار لکھا جاتا ہے

اس بحث مین اگر کسی خود پسند صاحب کو کوئی لفظ ثقیل معلوم ہو تو بنظر حق پژوہی معاف فرما دین
کیونکہ **مولف** کو جو کچہہ تحقیقات سے نتیجہ حاصل ہوا وہ بلا رعایت قوم لکھا گیا **جواب** امر اول
یہودا ابن حضرت **یعقوب**ؑ تک جسکو تین ہزار برس سے زیادہ عرصہ گذرا ہی صحیح کرسی نامہ کا
سلسلہ پہونچانا امر ناممکن ہے اور **ساؤل طالوت** **یہودا** کی نسل سے نہین تہا بموجب فصل نہم آیتہ
ایک و دو کتاب اول حضرت **شموئیل** پیغمبر جسمین لکہا ہے **ساؤل ابن قیس** بنیامین ولد حضرت
یعقوبؑ کی اولاد سے تہا پس یہہ دلیل کتاب الہی کی ثبوت سے غلط ہوئی **جواب دوم**

کتاب الہی عہد عتیق اور جدید کی دیکھنے سے معلوم ہوگا ارخیا اور ارمیا نام کوئی پسر ساول
طالوت کا نہین تہا اونکی فرزندجنکے نام حضرت شموئیلؑ نبی کی کتاب سے ملتی مین حسب
ذیل چار کس ہین یُوناثان ابینا داب ملکیشوع ایشبوشت جنمین سے تین کس
اول الذکر ساول کے ہمراہ فلسطیان کی لڑائی مین ماری گئی دیکھو فصل اکتیس آیۃ دوسے
چھہ تک کتاب اول حضرت شموئیلؑ اور چوتھا ایشبوشت اپنی بستر پر سوتا ہوا مارا گیا
جیسا کہ آیۃ پانچہ سے ہفت تک فصل چہارم کتاب دوئمین شموئیلؑ مین لکہا ہے فصل نہم آیۃ
ایک سے آخر تک کتاب دومین حضرت شموئیلؑ مین لکہا ہے کہ حضرت داؤدؑ نے استطرح
دریافت کیا کہ ایک کوئی خاندان ساول طالوت سے باقی رہا ہے جسکو مین بخصوص دوستی
یوناثان ابن ساؤل نوازش اور احسان کرون اورصبا نام غلام خاندان ساؤل
جو تلاش سے واسطے لگانی اس پتہ کی منگا یا گیا تہا اوسنے عرض کیا کہ ایک بیٹا لنگڑا یوناثان کا
یعنی نبیرہ ساول طالوت باقی ہے جسکا نام مفیبوشت ہے اور حضرت داؤدؑ نے
مفیبوشت کو طلب کرکے اپنا ہم نوالہ رکہا اور بہت نوازش فرمائی پس جائی غور اور تعجب ہے
کہ اگر حضرت داؤد علیہ السلام کی پاس ارخیا اور ارمیا پسران ساول طالوت وزیر
ممالک اور سپہ سالار ہوتی تو اس تلاش کی کیا ضرورت تہی اور یہہ بات ظاہر ہے کہ سردار لشکر
یعنی سپہ سالار حضرت داؤد علیہ السلام کا یُوآب پسر صَرُویا تہا دیکھو آیۃ (۱۶)
فصل ہشتم کتاب دوئمین شموئیلؑ نبی پس ثابت ہوا کہ مخزن افغانی کی روایت
بے وجود ہے اور جو اوسمین لکہا ہے کہ ارمیا باپ افغان کا بڑا دلیر سپہ سالار تہا کہ ہر طرف
سے فتح حاصل کرتا تہا سو اس خود تراش فخر کا کچہہ ثبوت نہین ہے بلکہ فصل بست وسوم آیۃ (۸)
سے (۳۹) تک جو اسامی بہادران لشکر داؤدؑ کی لکہی ہے اوسمین ارمیا اور افغان کا نام
نشان بہی نہین جو آب سوم کوئی افغان نام حضرت سلیمانؑ کا سپہ سالار نہین تہا جب
یوآب سپہ سالار حضرت داؤدؑ کو سلیمانؑ نے قتل کرا دیا تب بجائی اوسکے سردار

جواب ملوک اول کتاب (۳۵) آیہ دویم فصل دیکھو فرمایا مقرر داغ نہو یا پسر یاہ بنانا نشکر
چہارم بیت المقدس کی تعمیر کا حال فصل پنجم لغایت فصل ہفتم کتاب اول ملوک مین بہ تشریح
درج ہی او سمین کہین افغان کا پتہ بہی نہین اور فصل چہارم کتاب مذکور کی آیہ (۱) سی (۶) تک
جو تفصیل سرداران حضرت سلیمانؑ درج ہی اوسمین بہی نام نہین ہے اور آیہ (۱۴) فصل
پنجم کتاب موصوف کی دیکہنی سی معلوم ہوگا کہ ناظر اور سردار اوس گروہ زبدہ کا جو فراہمی مصالح
تعمیر بیت المقدس کے واسطی مقرر ہوئی تہی اَدُوْنِیرام ولد عَبْدا تہا اور جو لکہا ہے کہ پشتو
دیوتی افغان کو سکہائی یہہ محض لغو گپ ہی اور یہہ الفاظ کہ طنطنہ افغان بر جن وانس و
اہرمنان جاری ہوا اور کل اختیار بنی اسرائیل اور روم و شام افغان کے ہاتہ مین تہا یہہ صرف
فقرہ بناوٹ ہی اگر افغان نام کوئی شخص بنی اسرائیلون مین ایسا ہوتا تو کیا وجہ ہی کہ اوسکا نام
کتاب الہی یا دیگر تواریخ بنی اسرائیل مین نہ لکہا جاتا اور اس طنطنہ کا ثبوت شاید وہی تعطف خان
وغیرہ کی زبان ہے جواب پنجم اگر افغان کی اولاد اس کثرت سی ہوتی جیسا مخزن افغانی
مین لکہا ہے تو کتاب عہد عتیق مین جہان شمار خانوادہ بنی اسرائیلونکا اسم باسم لکہا ہے اسمین
بہین تو بنی افغان کا بہی ذکر ہوتا اور کوئی قبیلہ افغانکی نام سی اوسملک مین بہی نامزد ہوتا
کتاب الہی اور تاریخ شام کے پڑہنی سی ثابت ہوتا ہے کہ کوئی خاندان بنی اسرائیلونکا
بنی افغان کی نام سی نہین تہا اور جب کہ حقیقت مین کوئی افغان نام کسی خاندان بنی اسرائیلونکا
مورث نہین تہا تو کیونکر بنی افغان ہوتے جواب ششم اگر قبول کیا جاوی کہ بوقت حادثہ
بخت نصر شاہ بابل بنی اسرائیلونکی قوم محز وجہ سی فرقہ افغان کوہ غور وغیرہ نواح مین
اگر آباد ہوا اور بباعث کثرت تعداد تمام کوہستانی علاقہ قبضہ مین کرلیا تو روایت یازدہم کی
دیکہنی سی جسمین لکہا ہی کہ تمام صحیح النسب افغان قیس عبدالرشید کی اولاد مین سی
ہین یہہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کثرت التعداد والی افغانون کی اولاد جو قیس عبدالرشید کی ابا و اجداد
کی ساتہ آئی تہی اب کہان ہی اور جونکہ سوای اولاد قیس عبدالرشید جسکی تین فرزندونکی نام

ہر تین بڑی شاخین یعنی سٹر بنی و غور عشت و بیتہنی مشہور ہین اور قوم لودی و غلزی
نواسہ یا بیٹی پسر قیس اور کرلرانی یا کرلانی پسر بیتنی عبد اللہ اور زمر نبیرہ سٹرہ بن کی
اولاد کی سوای اور کوہی فرقہ یا قوم افغانستان یا کسی اور ملک مین پورا نہ کرسی نامہ کی رہی
افغان نہین کہلاتے اور نہ افغان ہین تو بس جواب اس سوال کا سوائی اسکے اور کچہہ نہین
ہوگا کہ قیس عبد الرشید کی نسل کی سوا ہی باقی افغانان اوسکی ہمراہی کی اولاد کو وہ غور ہضم کر گیا
مگر حقیقت یہہ ہی کہ اور کوئی تہا ہی نہین اس سی واضح ہوا کہ یہہ روایت بہی غیر صحیح اور خود تراشی
ہی جواب ہفتم عرب کی تاریخ دیکہنی سی بلا کسی شبہ کے ثابت ہوگا کہ خالد ابن ولید خاندان
قریش سی تہا مگر چونکہ وہ ایک بڑا شجاع اور دلیر سردار تہا اور اوسکا نام دیار مغرب مین باعث
فتح شام وغیرہ بہت مشہور ہی اسواسطی صاحب مخزن افغانی نے اوسکو افغان قرار دیا کیونکہ
اوسکا مطلب یہہ تہا کہ پیغمبر اور بادشاہ اور مشہور امیر افغانونکی مورث بنانی سی فخر اور نازمند
ہوکر اہلچی ایران کی لغو اعتراض پر خود ستائی غالب آوی گی اسی وجہ سی خالد ابن ولید کی
بہت بڑہکر طول صفت لکہی ہی حالانکہ وہ صاف قریش ہے مگر مخزن افغانی کی تحریر کا
نتیجہ یہہ ہوا کہ اتبک اکثر جاہل افغان اپنی آپ کو خالد ولید کی نسل سی سمجہتی ہین قیاس چاہئی
کہ اگر خالد مشہور سردار عرب کا افغان ہوتا تو اوسکی خاندان یا خود اوسکو عرب مین بہی کوئی
افغان کہتا جواب ہشتم اوپر کی جوابات سی معلوم ہوگا کہ سلسلہ اس نسب کا (۴۷)
اور (۴۸) پشت تک ساختہ ہی اور بعد ازان یہہ نسب نامہ ساؤل سے جو کہ کتاب عہد عتیق مین متفرق جگہہ حضرت
ابراہیم خلیل اللہ تک لکہا ہی کرسی نامہ مندرجہ مخزن افغانی کا ابطال معلوم ہوتا ہے
اور ساؤل طالوت کو حضرت محمد مصطفی صلعم کی زمانہ تک جنکا ہم عصر قیس
عبد الرشید بیان کیا جاتا ہی سولہ سو برس سی کچہہ زیادہ عرصہ گذرا ہے سو یہہ (۴۷) پشت
اسقدر دراز عرصہ کیواسطی تہوڑے ہین اور نیز بدون روایت مخزن افغانی جسکا حال
اعتبار اوپر لکہا گیا کوئی ثبوت قابل تسلیم نسبت اس کرسی نامہ کی نہین ہے جواب نہم تاریخ

عرب کی دیکھنی سی اور نیز وقایع حضرت ختم المرسلین کے پڑہنی سی جو ایک معتبر کتاب حبیب السیر مین مفصل درج ہین کہین قیس عبد الرشید کا نام زمرہ مہاجرین یا انصار آنحضرت مین درج نہین معلوم ہوتا اور نہ کچہہ ثبوت ہے کہ ملک کا خطاب جناب نبوی علیہ الصلواۃ والسلام نے عطا فرمایا ہم پوچھتی ہین کہ اگر بالفرض محال تھا تو انکو ملکی کا خطاب حضرت خاتم الانبیاؐ کے فرمودہ سی ہے ملیار اور اوان وغیرہ ہندکی قومون مین جو اکثر معتبران دیہہ کو ملک کہا جاتا ہی تو اونکو یہہ خطاب کسنی دیا جیسا کہ اب ہماری عصر مین ملک فیروز ملیار ملک جلو ملک شرفو وغیرہ ملیار اور ملک فیضا وغیرہ اوان ملک کہلاتی ہین تو لیاکل کو یہہ بہی ادعا کرینگے کہ ہماری مورثان کو بہی پیغمبر صاحبؐ نی خطاب دیا تہا بس اس نظیر سی معلوم ہوگا کہ لفظ ملک ایک سمی تعریف سفید پوشان دیہہ یا قوم کیواسطی ہے جیسا کہ کسی علاقہ مین نمبردار یا چودہری یا مقدم کہتی ہین جو کسی ملک مین ملک بولا جاتا ہی مراد ان الفاظ کی ایک ہی ہے اور غالباً لفظ ملک مالک کا اختصار ہی یعنی وارث یا سرگروہ گاؤن کا اور قیاس ہوتا ہے کہ سلطان محمود غزنوی کی عہد سی یہہ لفظ چلا ہی اوس سی پہلی کسی تاریخ مین معتبران دیہہ اور قوم کی واسطی ملک کا لفظ نہین دیکھنی مین آیا اوسکے بعد اکثر غلامان ترک وغیرہ سرداران کو بہی ملک کہتی تہے تاریخ فرشتہ کے پڑہنی سی معلوم ہوگا کہ یہہ لفظ ملک کا اکثر امیران دملازمان غیر قوم افغان کو ... ہندکی دربار مین کہا جاتا تہا بس اسکی خصوصیت کچہہ افغانون کیواسطی نہین ہے اور جو ساؤل طالوت ... ن حمید مین بخطاب ملک یاد فرمایا گیا ہی وہ لاکہز یر کی ساتہہ ملک سی مراد بادشاہی اوس معاملہ کو علیحدہ سمجہنا چاہئی جواب دھم لغات عرب دیکھنی سی یقین ہوگا کہ کسی لکڑی کا نام پٹہان نہین ہی اور بالفرض اگر لکڑی کا نام ہو بہی تاہم کچہہ ثبوت نہین ہی کہ آنحضرتؐ نی قیس عبد الرشید کو پٹہان کا القاب دیا واقعات نبوی کی دیکھنی سی معلوم ہوتا ہے کہ جناب ختم المرسلینؐ کی عادات شریف مین یہہ بات داخل نہین تہی کہ دنیادار بادشاہونکی طرح دنیاوی خطاب یا القاب کسیکو عطا فرماتوین قطع

نظر رسکے ہر اہل بصر کو معلوم ہوگا کہ افغانونکو اہل ہند یعنی دریاء سندکی مشرقی ملکونکی لوگ پٹھان کہتی ہین خود افغان افغانستان کی اور مغربی ملکونکی لوگ کوئی پٹھان نہین کہتا پس خیال کردکہ اگر لفظ پٹھان عطیہ جناب نبوی ہوتا تو مغربی طرف سی آتا اور تبرکاً یہہ لوگ خود پٹھان اپنی آپ کو کہتی نہ کہ ہندوستانی زبانسی اسکی بنیاد پیدا ہوتی اور عرب کے لوگ بہی جس ملک سی انکو القاب عطا ہوا تہا پٹھان کہتی نہ کہ سلیمانی اب ہماری عصر مین سند دریا سی مشرقی طرف کی لوگ اکثر پشتو دان آدمیونکو جو افغانستان سی جاتی ہین روہلہ اور راشہ کہتی ہین لفظ روہلہ سی مراد ہے روہ ملک کی رہنی والے لوگ اور لفظ راشہ بعض افغانونکی تواضع اور تکریم اور خوشنا ۔ درآمد اور برامد اسکا لفظ ہی جب ایک دوسری کے مکان پر جاتا ہی تو کہتی ہین کر راشہ یعنی آئی اور راشہ مخفف ہر کلہ راشہ کا ہے تو کیا چند پشت کی بعد کوئی یہہ ادعا کرسکے گا کہ ہمکو روہلہ یا راشہ کا خطاب کسی پیغمبر یا غوث نے دیا تہا اسیطرح لفظ پٹھان کی نسبت بہی ادعا نہین کرنا چاہئی +

وجہ تسمیہ پٹھان

قابل اطمینان معلوم نہین ہے مگر اسمین ذرہ بہی شک نہین کہ اسکی بنیاد ہندی زبان سے تاریخ فرشتہ مین لکہا ہی کہ عہد سلاطین اسلام مین جب اول دفعہ یہہ لوگ ہند کو آئی تو بلدہ پٹنہ مین آباد ہوئی تہی اس سبب سی اہل ہند انکو پٹہان کہتی ہونگی - اور ایسا ہی قیاس ہوتا ہی کہ بنیاد اس لفظ کا شاید پیٹ آن سی نکلا ہوگا کیونکہ جب یہہ لوگ مغرب کی جانب سی آئی تو ساکنان سابق کو بیدخل کردیا اور اونہون نے اپنی زبان مین انکو پٹہہ آن بولا یعنی آنکر پٹنی بمعنی بیدخل اور برباد کرنیوالے اتبک دوآبہ سند ساگر مین برباد کرنیکو پٹنا یعنی اکہاڑنا کہتی ہین اور کثرت استعمال سی پٹہہ آن کا پٹہان بنگیا - اور یا بیٹن پسر قیس عبد الرشید کے نام سی جسکی نواسی قوم لودی نے سب افغانون سی پہلی ہندوستان مین رسوخ پیدا کیا اس قوم کو ہند

اپنی تصرف لفظی سے پٹھان کہنی لگے یعنی بیٹن کی ذریات - اور یا کہ لفظ پشتون سی بسبب کثرت استعمال او تصرف زبان ہندی پٹھان بن گیا چنانچہ اہل بصیرت پر مخفی نہین ہے کہ تبدل اور تصرف ایسی الفاظ کا ایک زبان سی دوسری زبان مین بہت ہوتا ہے پس مولف کی نزدیک لفظ پٹھان بدون تصرف لفظی پشتون لی اور کوئی معنی اور وجہ نہین رکہتا واللہ اعلم بذالک +

وجہ تسمیہ پشتون

لفظ پشتون کے وجہ تسمیہ ایک معتبر روایت سی یہہ معلوم ہوتی ہے کہ پشت نام ایک موقع ملک غور مین واقع ہے جہان پہلی اس قوم کے مورث اعلی قیس عبد الرشید کی سکونت تہی اس جگہہ موسوم پشت کی سکونتی نسبت سے پشتون کے نام پر یہہ قوم مشہور ہوئی اور اسی باعث سی انکی زبان کا نام بہی پشتو ہوا - اور یا کہ پشتون منسوب پشتہ بمعنی پہاڑی کے ہے جب کہ یہہ لوگ پہاڑی ملک مثل غورات و کوہ سلیمان خواہ کوہ قیسہ مین رہتے تہے اس سکونت کی باعث سی یہہ قوم پشتون بادنی تصرف لفظی نامزد ہوا پس اس تقدیر پر لفظ روہیلہ اور پشتون کے بہت تطبیق ہے پس پشتون کی معنی کوہی یا کوہستانی ہوتی ہین +

وجہ تسمیہ افغان

ہم اوپر وجوہات سی بیان کر چکے کہ حسب قول مخزن افغانی کوئی مورث اس قوم کا افغان نہین تہا جو سبب تسمیہ لفظ افغان کا ہوا ہو یہہ لفظ کچھہ قدیم کا نہین معلوم ہوتا اور بنیاد اسکی فارسی زبان سے پائی جاتی ہے یہہ لوگ اپنی زبان پشتو مین اپنے آپ کو کبہی افغان نہین کہتے بلکہ پشتون یا پختون اپنا اصل تبلاتی ہین سو قیاس ہونا چاہئی کہ اگر انکا مورث کوئی افغان نام ہوتا اور اوسکی سبب سی اولاد اوسکی افغان مشہور ہوتی تو خود اپنی زبان مین افغان کہتی نہ کہ غیر زبان سی یہہ نام آتا یہہ بات ہر کسیکو معلوم ہی کہ اپنی مورث کا نام اولاد کو بہ نسبت اور لوگون کے صحیح آتا ہی سو یہہ ایک کامل دلیل ہے کہ لفظ افغان دوسرے زبان سے لیا ہے تاریخ فرشتہ مین وجہ تسمیہ افغان اسطرح لکہا ہی کہ جب اس قوم نی ۶۳ہجری مین پشاور کی نواح مین حملہ کرکے قبضہ کر لیا تو راجہ لاہور نی جسکی متعلق یہہ ملک تہا فوج بہیجی اور چند لڑائیان ہوتی رہی مردم کابل

و غور و خلج فارسی زبان جو حلیہ اسلام سی مزین تہی بسبب اشتراک دین افغانون کی مدد کیو اسطی آئی جب فوج
راجہ پنجاب واپس گئی اور مردمان کابل اور خلج نے بہی اپنی مقامونکو مراجعت کی تو انسی جو کوئی پوچہتا
تہا کہ احوال مسلمانان کوہستان کیا ہی اور کیا صورت پیدا ہوئی تو وہ بزبان فارسی اسطرح جواب
دیتی تہی کلا کوہستان مگوئید افغانستان بگوئید کہ بجز فغان بمعنی فریاد و غوغا در اینجا چیزی دیگر نیست
اس سبب سی لوگ انکو افغان اور انکی ملک کو افغانستان کہتی ہین **جواب یازدہم** گرچہ یہہ روا
باقی مضمون **مخزن افغانی** ہے مخالف ہی لا حالات موجودہ سی اسکی اصلیت کچہہ صحت پر معلوم ہوتی تہا

جواب امر دوازدہم کا شاید یہہ کافی ہوگا کہ یہہ قصہ خود تراش بلا کسی ثبوت اور کامل دلیل کے با سال لکہا
لیا ہی جوابات مندرجہ بالا جو بہ ثبوت کتاب مقدس عہد عتیق لکہی گئی ہین اونسی معلوم ہوگا کہ حضرت سلیمان
کی مصاحب کوئی افغان نہین تہی جنکی ساتہہ پشتو جیسی زبان مین راز کی علم ہوتی دربار عام مین فرماتی
کتاب الہی سے ثابت ہی کہ حضرت سلیمان جیسا عقل اور علم اور سلطنت اور کسی انسان کو عطا نہین
ہوا تو اگر بالفرض محال جناب موصوف کی خاص راز امورات سلطنت کی زبان ہوتی تو بموجب قاعدہ
کلیہ اس زبان کا بہے کوئی قاعدہ یا کتاب مرتب ہوئی ہوتی اور نیز سوای افغانستان کی کسی اور ملک
مین بہی جیسا کہ شام یا عرب جہان کثرت سی بنی اسرائیل موجود تہی اس زبانکا نام و نشان ہوتا یہہ کوئی
نہین کہے گا کہ حضرت سلیمان کے مصاحب بیت المقدس سی اوٹہکر دامان اور افغانستان مین
آباد ہوئی اور صرف اسی جگہہ وہ راز کی زبان پشتو پہیلی اس روایت کو صرف فخریہ گپ سمجہنا چاہئی +

بنیاد زبان پشتو

حقیقت یہہ ہے کہ بنیاد اس زبان کی کچہہ قدیم نہین معلوم ہوتی فارسی جدید اور پہلوی اور ژند قدیم بلکہ
یہہ ایک سخت زبان مروج ہوگئی گرچہ پشتو کا آواز سماعت مین ناگوار نہین معلوم ہوتا مگر اس با تمکین
تمیز ادب اور بزرگی کی کم ہی جو شخص کچہہ بہی اس زبانسی واقف ہوگا وہ تصدیق کریگا کہ اکثر الفاظ فارسی
بہ تغییر خفیف اور بعضی بلا تغییر لہجہ اس مین موجود ہین جیسا کہ انریبل **الفنسٹن صاحب** اپنی کتاب مین
لکہتی ہین کہ اس زبان پشتو کی دو سو اٹہارہ لفظ جنکا مطلب دوسری زبانونمین ہے وہی تہا زبانجاے

ذیل سے مقابلہ کیا +
فارسی - ژند - پہلوی - سنسکرت - ہندوستانی - عربی - ارمنی - جوجیانی -
عبرانی - بابل - کی زبان تو اونمین سے ایکسو کسی سی مطابق نہوئی باقی اکثر فارسی تہی اور
بعضی پہلوی اور ژند سی فارسی مین آئی اور بعضی ایسی تہے کہ خود پہلوی اور ژند کی تہی اور بعضے
سنسکرت سی ملی اور پانچ یا چہہ ہندوستانی زبان سی عبرانی جو بنی اسرائیلون کے پہلی زبان تہی اسمین
سی ایک لفظ بہی مطابق نہین ہوا اور مولف نی جو ایکسو لفظ ہم معنی کا مقابلہ پنجابی زبان سی کیا
تو اونمین سی چہہ لفظ پنجابی سی ملتے ہین ان دلایل سی پایا جاتا ہے کہ پشتو بنی اسرائیلون کے ملک
مین نہین بنائی گئی پشتو مین جو مذہب کے متعلق باتین ہین وہ عربی سی آئی ہین زبان اونکی جو فارسی
اور ہندی و عربی - کی ملنی سی بن گئی ہے تو اوسکی واسطی کوی ہندوستانی دعوی نہین کرسکتا کہ کسی پیغمبر یا بادشاہ
کی زبان کی باتونکی واسطی بنائی گئی تہی اور یہہ بات کچہہ بہی نہین ہے کہ افغانونکو عرب لوگ بباعث مشابہت
کے حضرت سلیمان کے سلیمانی کہتے ہین کیا حضرت سلیمان کے مصاحب افغانستان نہین چلے آئی تہی اگر بفرض یہہ مصاحبان حضرت
سلیمان سی تعلق رکہتا تو اور ملکون مین بہی کسی بنی اسرائیل کو سلیمانی کہتے بنیاد اس لفظ سلیمانی کی
یہہ معلوم ہوتی ہے کہ بباعث کوہ سلیمان کی جو اوسملک مین ہے عرب لوگ اس جگہہ کے سکنا ہی کو سلیمانی کہتے
ہین ورنہ کچہہ اور سبب نہین معلوم ہوتا بیضاوی چہرہ اور اونچی ناک اور قدو قامت کسیکو بنی اسرائیل نہین
بناسکتی اور کل اقوام افغانون مین یہہ خصوصیت کے بہی نہین اور اگر اس حلیہ کے سبب آدمی نسل بنی اسرائیل
سی سمجہی جاوین تو قوم اوزبک - اور ایماق - بلکہ ڈہونڈ - کرال - کی بہی اکثر آدمیونکو بنی اسرائیل
کہنا پڑے گا +

بنظر وجوہات بالا ہم - آنریبل الفنسٹن صاحب جو مشہور امیر اور دانا صاحب علم انگریز تہا اوسکی اس
مقولہ سی اتفاق کرتے ہین جو اوسنی اپنی کتاب مین لکہا ہے کہ افغانونکا اپنا بیان بابت نسب خود بناوٹی
معلوم ہوتا ہے اور پایا جاتا ہے کہ بنی اسرائیلون کا کچہہ حال کتابونسی چہانٹ کر اپنی کتاب مخزن افغانی
کی ابتدا مین اس مرادسی لکہا گیا ہے کہ شروع سی اپنی شمولیت اونمین جتائی جاوی اسمین ذرہ بہی شک
نہین کہ حضرت عیسیٰ کے تولد سی سات سو اکیس ۷۲۱ برس پیشتر تگلث پلسر اور اوسکی فرزند شلمن

ملک اشور کے بادشاہون نے بنی اسرائیل اور یہودیونکی سلطنت پر حملہ کرکے تباہی ڈالی اور اوس سے تہوڑا عرصہ بعد بخت نصر بابل نے بنی اسرائیلیونکو گرفتار کرکے مع حضرت دانیال ع غمبر بابل مین لیگیا اور بارہ قومین بنی اسرائیل مین سے دس قوم مشرق مین رہی اور دو قومین یہودا اور بنیامین واپس آئے اور اسی سبب سے ممکن ہے کہ افغانون کا مورث قیس عبد الرشید اون باقیماندہ بنی اسرائیلیونمین سے ہو جسکی اولاد سے ہوا الا ثبوت اس دلیل کا کچہہ نہین ہے اور یہہ تو یقیناً لکہا جا سکتا ہے کہ ساول طالوت کی اولاد سے نہین معلوم ہوتی مدعا یہہ ہے کہ پورانی تاریخ قابل تسلیم اور اطمینان نہین مل سکتی؛

خالد کا تعلق افغانون سے

واضح ہو کہ یہہ بات محض غلط ہے کہ خالد ابن ولید بنی اسرائیل تہا اور وہ مورث اعلیٰ افغانون کا ہے جیسا کہ اوپر لکہا گیا خالد قبیلہ عبد الشمس سے قوم قریش تہا حقیقت ایک معتبر روایت سے یہہ پائی گئی کہ جب قیس عبد الرشید مدینہ منورہ مین جاکر مسلمان ہوا تب اسکی مسمات سارہ بنت خالد ابن ولید سے نکاح کیا جسکے شکم سے فرزند غور غوشت بیٹن تین فرزند قیس کے پیدا ہوئے جو مورث اعلیٰ صحیح النسب افغانون کے ہین بس اس صورت مین خالد جد مادری افغانون کا ہے نہ کہ جد پدری اور ایسی صورت مین جیسا کہ الفنسٹن صاحب اپنی کتاب مین لکہتے ہین کہ افغانونکی قومیت کی نسبت اسقدر مختلف روایات ہین کہ قبطی فرعون مصری کی قوم بنی اسرائیل - جوجیانی - ترک - مغل - ارمنی - تاتاری - میڈیانی - سغدیانی - فارسی بان - ہندوستانی تو ایسی مختلف روایات کی موجودگی مین یہہ لکہنا اونکا درست ہے کہ سوای موقع مقبوضہ اور صورت موجودہ حال کچہہ پہلے کا صحیح پتہ نہین لگ سکتا زمانہ ماضیہ کے اگر کچہہ قابل لحاظ تاریخ مل سکتی ہے تو قیس عبد الرشید تک ملتی ہے جسکی تین فرزندونکی اولاد مین سے اکثر شاخین افغانستان کی حصہ کثیر پر قابض مین جملہ روایات اسبات پر متفق ہین کہ ابتدا مین اوسکی اولاد کوہ غور مین آباد تہی اور مدت سے کوہ سلیمان مین چلے آئی کوہ سلیمان مین جنوب اور شمال دور تک سلسلہ پہاڑونکا داخل ہے جب سنہ ۹۳ھ مین محمد قاسم عمادالدین سالار اسلام واسطے فتح ملک سندھ روانہ ہوا تب حجاج صوبہ خراسان کے حکم سے اس قوم

بہی چند آدمی اوسکی شامل تہے جو مسلمان سندہ کی ہتی ملتان مین اگر سکونت پذیر ہوی تہی اونکی
صلاح اور اپنی قوم کی جمعیت پر نازان ہوکر کوہ سلیمان سی جانب شمال جو پہاڑ تہی اونپر اکثر جگہہ متصرف
ہوگئی تاریخ فرشتہ سی معلوم ہوتا ہی کہ سنہ اٹہہ سو اور نو سو عیسوی کی بیچ حصہ مغربی افغانستان کی
گوشہ مشرقی اور شمالی کی پہاڑون مین یہہ لوگ آباد تہے اور اس عہد مین اکثر مغربی حصے رہنی والے
سامانیہ سلطنت کے ماتحت تہی +

حملہ پشاور

اوسی عرصہ مین ان لوگون نے پشاور کی سرحد پر حملہ کیا راجہ لاہور نے جسکی متعلق پشاور خواہ بکرام ہی تہا اور
راجہ اجمیر سے خویشی رکہتا تہا انکا فساد خفیف سمجہکر اپنی ایک سردار کو ہزار سوار کی سرکردگی مین واسطے
رفع فساد تعین کیا افغانون نے لڑائی مین اوسکو شکست دی اور فوج پنجاب کا بہت نقصان ہوا راجہ لاہور
نے یہہ خبر سنکر اپنی برادرزادہ کو دو ہزار سوار اور پانچ ہزار پیدل سپاہ کی جمعیت سی افغانان سرکش کے
سرکوبی کیواسطے بہیجا اس دفعہ اہل غور اور مردمان کابل و خلج جو بجلیہ اسلام مزین تہے امداد مسلمانان افغان
اپنی پر لازم سمجہکر چار ہزار آدمی مدد کیواسطے بہونچ گئی اونکی اعانت سی یہہ لوگ غالب آتی رہی جب سپاہ
سرما تاخت لایا تب لشکر لاہور واپس چلا گیا اور پہر موسم بہار مین تازہ لشکر سی برادرزادہ راجہ لاہور
پشاور مین آیا اور دوسری طرف سی افغان بہی اپنی مددگارونکی ہمراہی مین میدان کارزار کو پہونچے
جمرود اور پشاور کی مابین لڑائی شروع ہوئی کبہی مسلمان پشاور تک اونکو ہٹالاتے تہے جب
موسم برسات آگیا تب لشکر پنجاب نے اندیشہ آب سیلاب کرکے بدون اسکے کہ غالب اور مغلوب معلوم ہوا اپنے
مقام کو مراجعت کی افغانون کی خوبی قسمت سی اوسی عرصہ مین راجہ لاہور کی قوم گہکڑ سی جو دوآبہ سندساگر مین آباد
ہی مخالفت ہوگئی اور گہکڑون نے فساد مین افغانونکی پیروی کری تب راجہ لاہور نی افغانونکی ساتہہ
صلح کرکے چند موضع نواح پشاور اور لمغان سی اونکو اس شرط سی دیدی کہ محافظت سرحد کیا کرین
ورنہ چہوڑ دین کہ سپاہ اسلام داخل ہندوستان ہو اوسی عرصہ مین افغانون نی کوہستان پشاور مین ایک
قلعہ بناکر خیبر اوسکا نام رکہا اور عہد ملوک سامانیہ مین ایسا بندوبست کیا کہ مزاحمت اونکی ریاست لاہور کو تا وقتیکہ نہ پہونچے حکومت

دینے الپتگین کو پہونچی جیسا کہ حصہ اول مین لکہا گیا سبکتگین جسکے سپہ سالار اوسکا اکثر پشاور اور ملتان تک تاخت و تاراج کرکے غلامان اور جواری قید کرکے
لیجاتا تہا افغانون نے مقابلہ سے عاجز آکر جیپال راجہ پنجاب کو تسلط سبکتگین سے اطلاع دی
جیپال نے یہہ سوچکر کہ لشکر پنجاب بباعث مسافت و دیگر تکالیف سرحد پر نہین رہ سکیگا بعد مشورہ جہ
بہاطیہ شیخ حمید قوم لودی کو جو افغانون مین صاحب اختیار تہا طلب کرکے منصب امارت سرفراز
کیا اور انتظام سرحد اوسکے سپرد ہوا اوسیوقت سے افغان صاحب رتبہ ہونے لگے شیخ حمید نے کچہہ انتظام کیا تہا کہ
جب الپتگین کے وفات کی بعد سبکتگین اوسکا قایم مقام ہوا تب شیخ حمید نے پرخاش مین نقصان سمجہکر
اپنی آپکو خیرخواہ سبکتگین بنایا بعد فتح جیپال کے سبکتگین نے اونکی تسلی اور مدارا کرکے بنابر اتفاق
وقت اقطاع ملتان بدستور اونکی جاگیر رکہی مگر سلطان محمود غزنوی نے بخلاف ہر دو اپنے عہد سلطنت
مین افغانان سرکش کو قتل کرکے مطیعونکو ملازم کیطرح بار رکاب رکہا اور یہہ بات پائی جاتی ہے کہ محمود
اور دیگر بادشاہان غزنین کی فوج مین بہت افغان بہرتی تہے اور سلطان معز الدین محمد مشہور
بسلطان شہاب الدین غوری کی فوج مین بہی بہت افغان نوکر تہے یورش ہند کے وقت لشکر افغانان
نے کارنمایان کئی شہاب الدین غوری کے عہد مین ملک معز الدین مدار المہام سلطنت کی حکم سے اکثر
قبائل افغان کوہ سلیمان وغیرہ پہاڑی ملکونسے نکلکر دریای سند تک قابض ہوگئے کیونکہ سبکتگین اور محمود
غزنوی سے لیکر شہاب الدین غوری تک بادشاہان اسلامیہ کے حملہ جات مین اکثر سکنای سابق اوسملک کے جو
مذہب اسلام سے مخالف عقیدہ رکہتے تہے برباد اور غیر آباد ہوکر اکثر دریائی سند سے مشرق کو عبور کرگئے اور کچہہ
پہاڑونمین متفرق ہوگئے جنجوہی لوگ جیسا کہ سواتی - نغمانی - تیراہی - دیگان - وغیرہ کم قوت
رہگئے تہے الغرض جیسا کہ افغانون کی قوم مین کثرت و قوت ہوتی گئی ویسا ہی تدریجاً قبضہ اونکا اوس سارے
ملک پر ہوگیا جسپر اب وہ قابض ہین سوای کم قوتی غنیم اور اعانت شاہان اسلامیہ ایک اور بڑا سبب
غیر قومونکی ملک پر قابض ہونے کا یہہ بہی پایا جاتا ہے کہ ابتدا مین جب انکی اقوام غیر قومونکی تعداد مین کم
ہوی اور کوہ سلیمان وغیرہ سے نکلکر باہر کے علاقون پر قابض ہونیکی اونکی آمادہ ہوی تو جس وقت کسی علاقہ
پر حملہ کرتے تہے تو اونکو جان دینا یا ملک لینا ناگزیر ہوتا تہا کیونکہ جب ایک فرقہ پیش قدمی کرتا تہا تو باقی

خانہ بدوش ہونے کے سبب بہی دوسرا فرقہ اگر اسکی مقابلہ پر متصرف ہو جاتا تہا اسلئی مزاحمت اونکی ناممکن تہی اور انکی مخالف قومونکو بدون نقصان کچہہ فایدہ نہین تہا اسواسطی کہ اگر شکست کہائی تو ملک پایا اور جو فتح پائی تو کچہہ حاصل نہوا کیونکہ اُس وقت یہہ لوگ نہ زر رکہتی تہے نہ زمین ابتدا خروج سی ستاہوین صدی عیسوی تک جسقدر کہ تغیر و تبدل قبضہ اس قوم کے اکثر شاخونکی باہم واقعہ ہوتا رہا اسکا شرح حال بسبب طوالت اسجگہہ لکہنا ناممکن ہے الا اکثر شاخونکی حال ذیل ذکر افغان قوم لکہا گیا ہے چنگیز خان و تیمور گورگان شاہان مغلیہ نے اس قوم پر فتح حاصل نہین کی مگر محمد بابر بادشاہ نی قریب کل غزنی اور مشرقی حصہ افغانستان کی افغانونکو بزور شمشیر مطیع اور فرمان بردار کر لیا بعد فتح باجوڑ اور سوات تہہ کی براستہ پشاور۔ اوکو ہاٹ بنون اور ڈیرہ اسمٰعیلخان تک بذات خود بابر بادشاہ نی دورہ کرکے رعایا افغان وغیرہ کو مطیع کر دیا۔ مغلون کی نیت افغانونکی ساتہہ اچہی نہین تہی اسواسطی اکثر فساد رہتا تہا۔

آبادی ملک ہندوستان

کا سبب یہہ ہے کہ جب اول یہہ قوم ہندوستانکی مغربی سرحد پر ہمسایہ ہوگئی تو اکثر بذریعہ تجارت و بعضی ملازمی کی سبب ہندوستان مین آمد و رفت کرنی لگی خصوص فیروز شاہ باربک کی عہد مین اکثر افغان جو سپاہ گری مین ہوشیار اور جوان تہی امیران شاہی کی فوج مین بہرتی ہوئی اور چونکہ قوم افغانمین استقلال اور دلاوری ایک طبعی لازمہ ہی اس سبب سی اکثر لڑائیون مین اونہون نے نام پیدا کیا اور اپنی دلاوری کی ذریعہ سے بڑی بڑی فوجی عہدونپر ممتاز ہونی لگے بعد اسکی جب ۸۵۵ ہجری مین بہلول قوم لودی افغان یاوری بخت اور جرات جبلی سی تخت نشین ہندوستان ہوا تو اوسنی واسطی تقویت اپنی سلطنت کے افغانستان اور ملک روہ مین فرمان عاطفت آمیز بہیجکر جوق جوق افغانونکو طلب کرکے ہندوستان کو اونکی وجود سی مملو کر دیا اور چونکہ اپنی ملک مین بسبب کثرت قوم اور قلت آمدن مفلس حال تہی ہندوستانمین جا کر صاحب جاہ بن گئی پہر تو یہہ حال ہوا کہ ہندوستانکی ہر ضلع مین افغان نظر آتی تہی اور جبتک کہ سلطنت ہندوستان بہلول اور شیر شاہ افغان سوری کی خاندانمین رہی تبتک افغانون کی آبادی ہندوستان مین ترقی پر تہی اور اوسکی بعد بہی اپنی ہمقوم امیرونکی امید پر اکثر لوگ جنکا گذارہ اپنی ملک

مین تنگ تہا ہند کو جاتے رہی گرچہ کوی قوم افغان کی ایسی نہین ہوگی جسکی شاخ کی آدمی ہندوستان مین
نہ آئی ہون مگر زیادہ تر قوم - منڈر - یوسف زئی - لودی - کاکڑ - خویشکی - سروانی - اورک زئی - کرنی
وغیرہ ابتک ہندوستان مین آباد اور مالک املاک مین +

دوسرا باب بیچ بیان اولاد قیس عبدالرشید جس سے یہہ عظیم فرقہ پہیلا مشتمل اوپر تین فصل کے

تمہید ضروری

واضح ہو کہ قیس نے جب دین باطل کو چہوڑکر دین اسلام کو قبول کیا تو نام اوسکا قیس سے بدلاکر بلغت عربی عبدالرشید
بقاعدہ اہل اسلام رکہا گیا جیساکہ اب بہی دستور ہی کہ نومسلم یعنی شیخ کا نام بوقت مسلمان ہونے کی اسلامیہ طریقہ
سی بزبان عربی رکہا جاتا ہی اس بات کا اختلاف ہی کہ قیس نے کسی عہد مین دین اسلام کو قبول کیا افغانی روایات
کل متفق ہین کہ بوقت حیات حضرت خاتم الانبیا کی مسلمان ہوا اور ایک روایت غورکی تاریخ سی ایسی ملتی ہے
کہ حضرت علی رض خلیفہ چہارم کے حضور بمقام کوفہ جب شنسب رئیس ملک غور ایمان لایا تو اوس وقت قیس بہی اسکی
ہمراہ مسلمان ہوا قیس عبدالرشید کی ایک بی بی سی تین پسر تہے سربن جسکی اولاد کو مجمعًا سربنی کہتے ہین غور
غشت بیٹن جسکی نسل بیٹنی کہلاتی ہے تین بہائیون مین سی سربن بڑا تہا جسکی نسل کے قومونکا ذکر پہلے
کیا جاتا ہی اور ہر بڑی قوم کی حال اور تاریخ لکہنی سی پہلی اوسکا شجرہ نسب درج کیا جاویگا تاکہ ہر ایک قوم
کی تفصیل اور شاخونکی تقسیم اور تعلق باہمی معلوم ہو +

یادداشت جہت تمیز شجرہ شناسی

ناظرین کو اس کتاب کی شجرہ خوانی کی وقت یاد رہی کہ افغانون مین لفظ خیل یا لفظ زائی سی مراد ایک گروہ
یا شاخ سی ہی دراصل بزبان پشتو لفظ زائی سی معنی بیٹا یا اولاد نکلتا ہے بس خیل یا زائی کی لفظ کی پیچہی ایک
نام شامل کرنی سی یہہ مقصود ہوتا ہی کہ یہہ قوم اس نام والی کی اولاد یعنی خیل یا زائی ہے مثلاً بارک نام ہے

اور جب اس نام کی شامل کر کے لفظ زائی لکھا گیا تو بارک زائی سی مراد سب قوم جو اولاد بارک سی ہی ہوگی
علی ہذا القیاس یعقوب بھی ایک نام ہے اور جب اُس نام کے ساتھ لفظ خیل کا جوڑا جاویگا تو یعقوب خیل سے
مراد جملہ قوم اولاد یعقوب سی ہوگی پس اس شجرہ مین نام کی ساتھ وہ لفظ بھی جوڑا گیا ہی کہ جس سی اُس قوم
کا نام مشہور ہی کیونکہ علت غائی اسکی قوم تبلانا ہے +

پہلا فصل تذکرہ اولاد شَربَن

روایت ہی کہ شَربَن بڑا بیٹا عبد الرشید کا مفلس اور بی اولاد تھا اُسنی اپنی چھوٹی بھائی شیخ بٹن کا بیٹا مسمی
اسمعیل بطور پسر متبنی لیا اور بٹن سے جو زاہد اور خدا پرست آدمی تھا دعا چاہی کی امداد ملی اوسکی بعد خداوند کریم
نی دو فرزند نرینہ شَربَن کو عطا کئی ایک شرف الدین جو مشہور بہ شرخبون تھا دوسرا خیر الدین معروف
بہ خرشبون شجرہ نسب انکی اولاد کا ذیل مین درج ہے +

شجرہ نسب سڑبن ابن قیس عبدالرشید

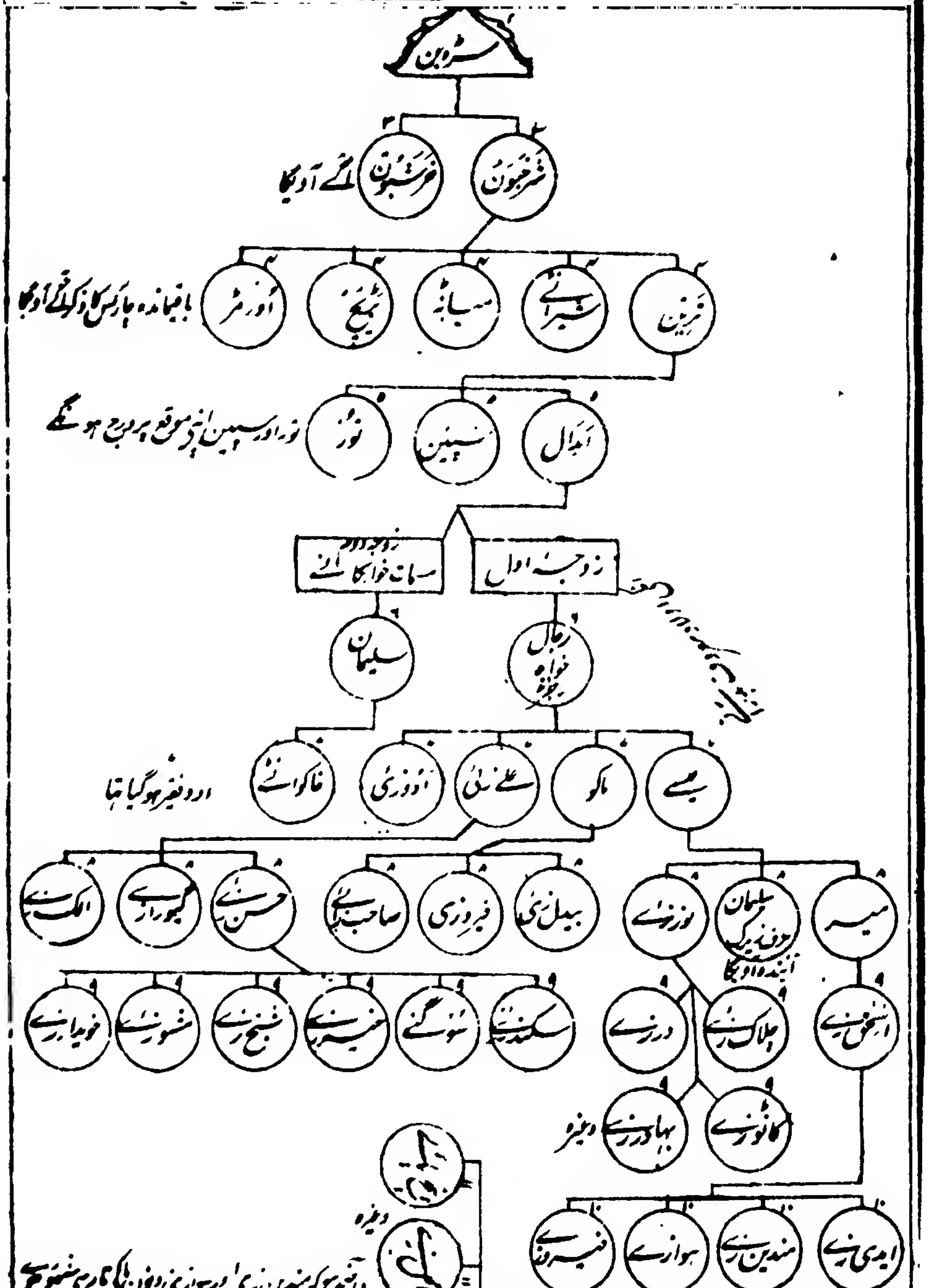

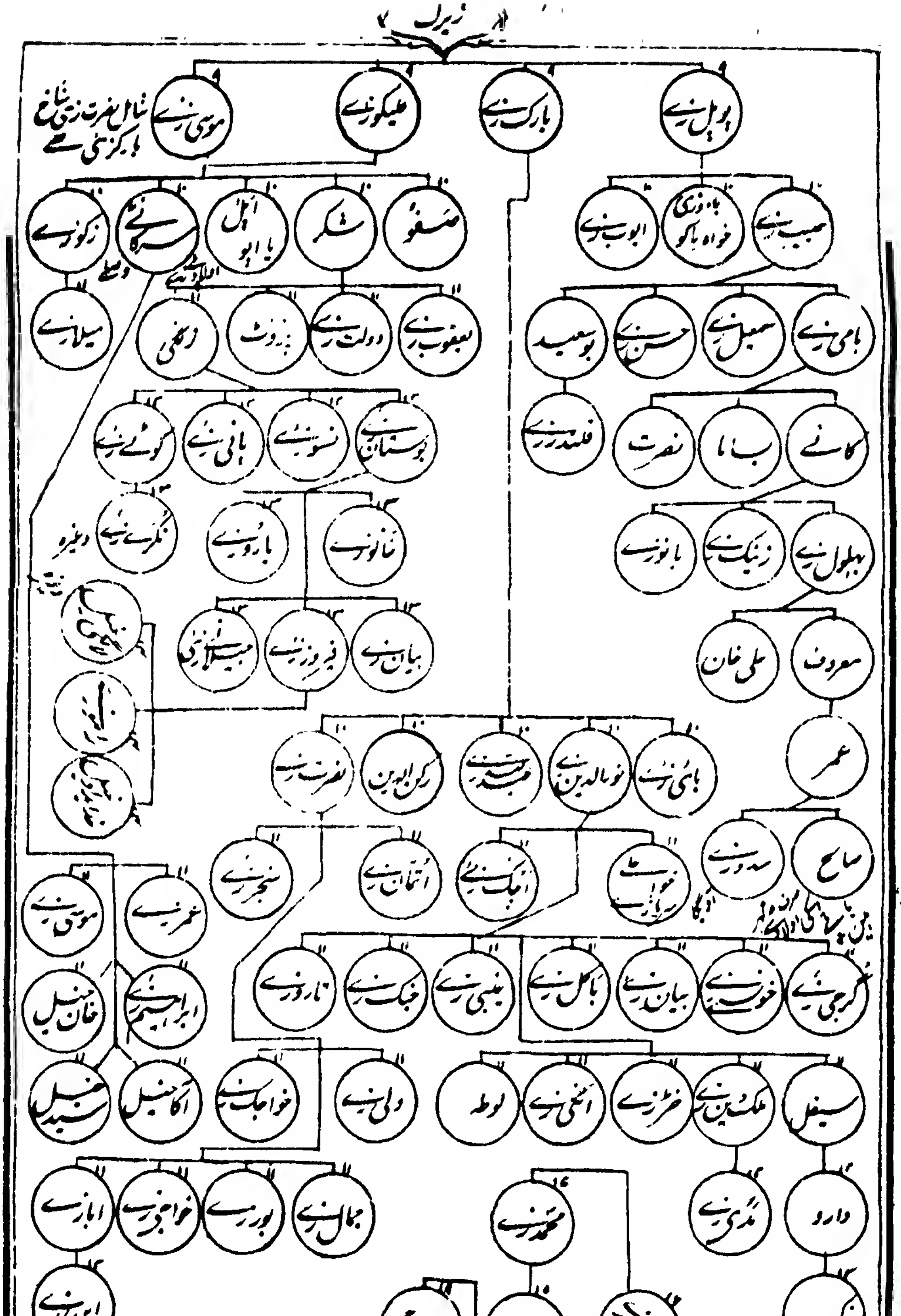
زیرک
پوپل زی
بارک زی
علیکو زی
موسیٰ زی
حبیب زی
ایوب زی
صفو
شکر
زکو زی
میلا زی
یعقوب زی
دولت زی
زنگی
بامی زی
سہیل زی
حسن زی
بوسعید
کانے
نصرت
معروف
علی خان
عمر
صالح
نصرت زی
رکن الدین
نور الدین زی
عمر زی
موسیٰ زی
ابراہیم زی
سنجر زی
اتمان زی
تارو زی
خنک زی
بیان زی
سیفل
ملک دین زی
ولی زی
لوطہ
وارو
نیک
اسماعیل
یارو
جمال زی
ابا زی
ابن زی
شیخی زی
آئندہ آویگا

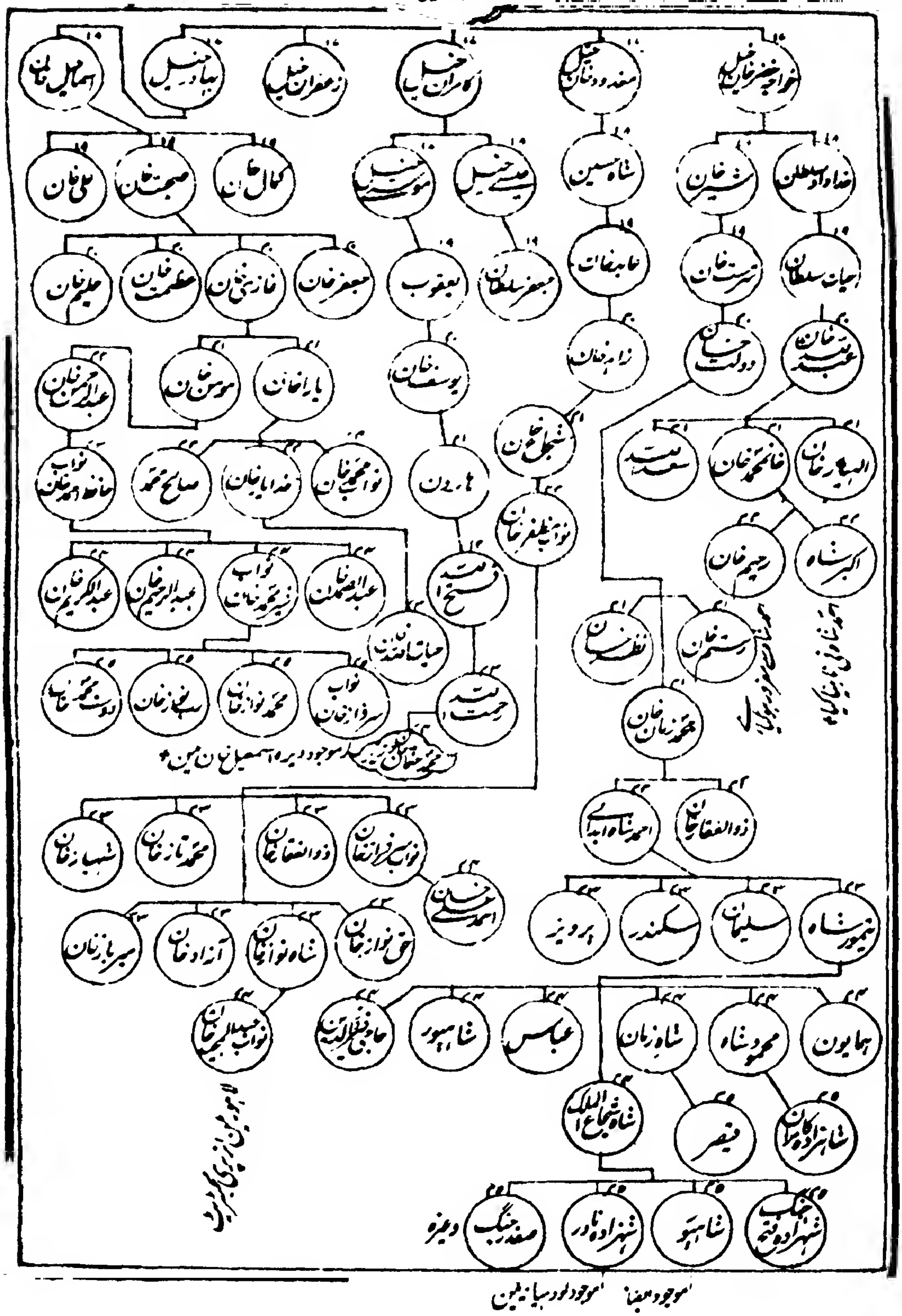
خواجہ خضر خان خیل
کامران خیل
زعفران خیل
بہادر خیل
اسمٰعیل خان
خداداد سلطان
شیر خان
شاہ حسین
عیسیٰ خیل
موسیٰ خیل
کمال خان
علی خان
حیات سلطان
جعفر سلطان
یعقوب
جعفر خان
عظمت خان
حلیم خان
دولت خان
یوسف خان
یارا خان
موسیٰ خان
اکبر شاہ
رحیم خان
رستم خان
محمد زمان خان
ذوالفقار خان
احمد شاہ ابدالی
تیمور شاہ
سلیمان
سکندر
پرویز
ہمایون
محمود شاہ
شاہ زمان
عباس
شاہپور
شاہزادہ کامران
قیصر
شاہ شجاع الملک
شاہپور
شہزادہ نادر
صفدر جنگ
وغیرہ

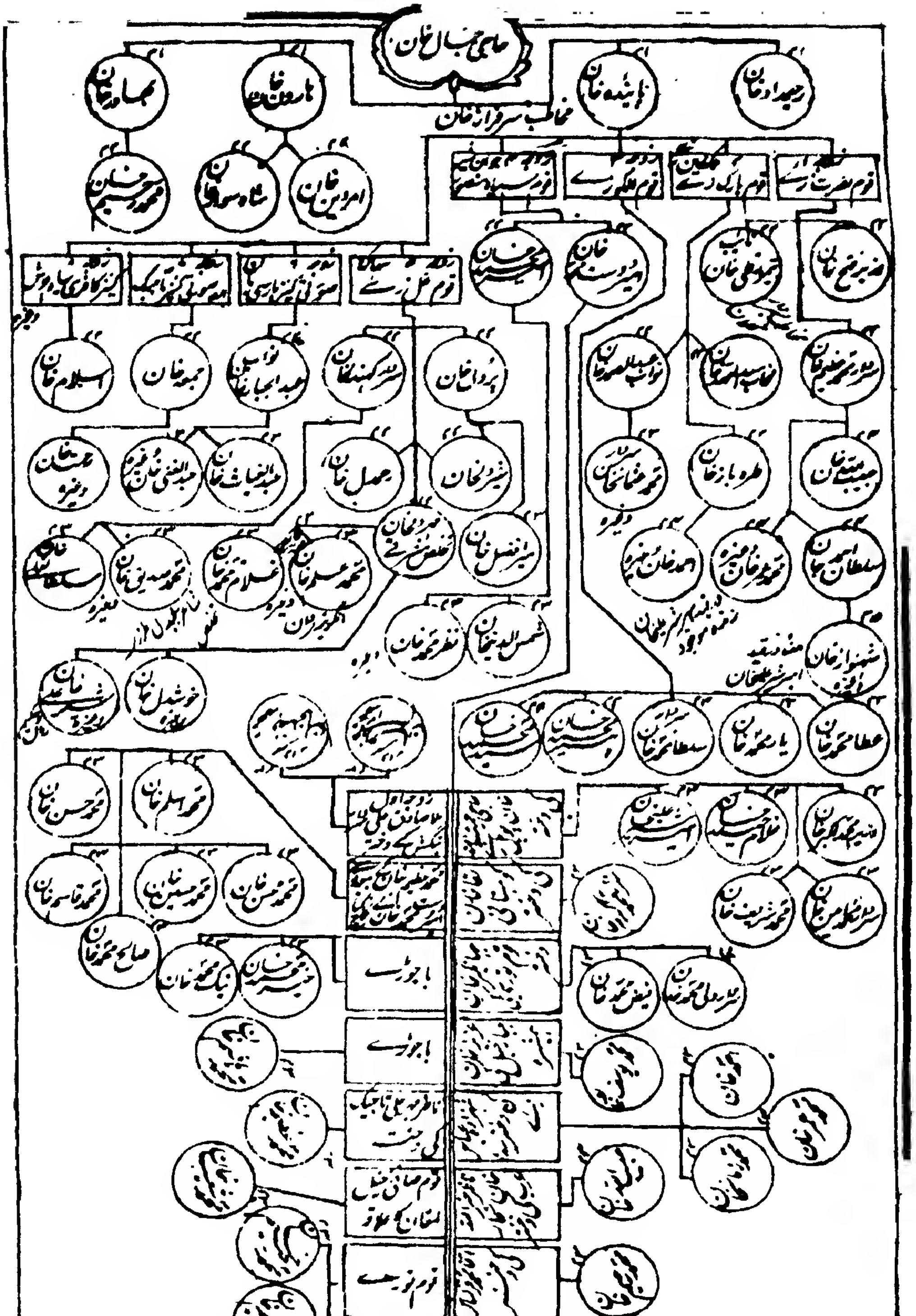

حاجی جمال خان
رشید داد خان
پائندہ خان
سرفراز خان
امروز خان

ذکر قوم ابدالی یا درانی

شجرہ نسب دیکہنی سی معلوم ہوگا کہ ترین کی پسر شرخبون کا نبیرہ ابدال تہا جسکی نسل سی یہہ قوم ہی کہتی ہین کہ ابتدا مین ابدال کچہہ اور نام رکہتا تہا جب بخدمت خواجہ ابو احمد ابدال چشتی پہونچکر خدمتگذاری مین مشغول ہوا تو اونہون نی براہ مہربانی اوسکو بخطاب بدال مخاطب فرمایا اوسدن سی وہ باسم ابدال مشہور ہوا اور اوسکی اولاد معروف بہ ابدالی ہوئی اور افغان اپنی روزمرہ مین بدال کو اودل کہتی ہین

حال ریاست اس خاندان کا

ابتدا مین اس قوم کی مورث صرف اپنی گہر کے دستارمختار تہی جیساکہ تدریجاً قوم کی تعداد اور فتوحات مین ترقی ہوتی گئی ویساہی سرداران قوم کا اختیار بہی بڑہتا گیا روایت ہی کہ جب ترین باپ ابدال کا عمر طبعی کے قریب پہونچا تو اوسنی اپنا جانشین تین پسران مندرجہ شجرہ نسب سی مقرر کرنا چاہا باوجود نااتفاقی تور اور سپین کی ابدال دستارمختار رہا اور ایک سید نی جو انکا پیر تہا اسکو مستحق اس رتبہ کی ظاہر کیا ایکسو پانچ برس کی عمر پاکر ابدال فوت ہوگیا تب اسکا بڑا بیٹا رجڑ اپنی خاندانکا سرگروہ ہوا اوسکی بیٹون مین سی عیسی پسر کلان کو باپ نی اپنا جانشین مقرر کیا اور آدو اسکا چہوٹا فرزند اپنی ہنر کی نمایش سی فخر ہوگیا عیسی کی فرزندون مین سی مسمی سلیمان اپنی قوم مین بڑا عقلمند آدمی تہا اس سبب سی زیرک مشہور ہوا۔ فی الحال بہی افغان لوگ دانا آدمی کو زیرک کہتی ہین عیسی نے بباعث لیاقت باوجود موجود ہونی بڑی پسر میترک کی زیرک کو اپنا جانشین مقرر کیا زیرک کی ہر چہار پسران مین سب سی بڑا بارک تہا اور اسی کے واسطی باپ نی دستارمختاری تجویز کی تہی الا بباعث نااتفاقی زیرک یہہ ارادہ پورا نہو سکا اور سبب نااتفاقی جیساکہ میجر لیچ صاحب اپنی تحریر حال ابدالی مین لکہتی ہین یہہ ہوا کہ ایک دفعہ بموجب دستور خود جائی سکونت کی تبدیل کرنا چاہتی تہی اور ہر کوئی اپنا اپنا اسباب خود اوٹہاکر لیجاتی تہی زیرک جسکی عمر ایکسو برس سی زیادہ ہوگئی تہی بباعث ضعف بدنی چل نہین سکتا تہا جب بارک آیا تو اوسنی باپ کو دیکہکر غصہ سے کہاکہ تم اب بہی نہین مرتی کہ تمسی جان چہوٹے اور اسکا کچہہ فکر نہ کرکی چلا گیا اوسکی بعد الکو آیا اور وہ بہی بے مہری سی پیش آکر چلا گیا اور جب موسی تیسرا بیٹا پہونچا تو اوسنی باپ کو کہا کہ گہوڑی پر چڑہ بیٹہو زیرک

نی جواب دیا کہ میرے اعضا مین قوت گہوڑی پر بیٹہنی کی نہین ہے تب اوسنی بہی چین بجبین ہوکر باپ کو
لات ماری اور کہا کہ تم یہان ہی پڑی رہو تاکہ کوئی درندہ جانور کہا جاوی اور ہمارا پیچہا چہوٹی سبب سے
بہی یوبل نے ہان پہونچا اور اُسنی ادب اور تعظیم سی باپ کو اپنی پشت پر اوٹہا کر منزل گاہ تک لیگیا اور دنان
پہونچکر زیرک نے سب برادری کو جمع کیا اور اونسی یہہ حال بیان کرکے تین پسران اول الذکر سی سخت ناراضگی
ظاہر کری اور یوبل کو دستار مختاری بند ہوا کر ایک سو بیس برس کی عمر مین انتقال کیا اور یوبل اپنی باپ
کیطرح قوم کا مختار ہوا جب یوبل بہی فوت ہوگیا تو حسب وصیت باپ کی مسمی حبیب بڑا بیٹا یوبل کا دستار
مختار بنا ایوب اوسکا بہائی اوسکی شامل رہتا تہا بعد وفات حبیب کی اوسکی چار پسران سی مسمی بامی
جو اوس وقت پندرہ برس کی عمر کا تہا جانشین اپنی باپ کا ہوا اور باگو یا باد و جو بامی کا چچا تہا
اوسکی دختر سی بامی نی شادی کری اور خسر اُسکا بطور سربراہ کار کام کرتا تہا بامی کی تین پسر تہے شنو
بیان کیا کہ میری پسران سی کوئی لایق دستار مختاری کی نہین ہے مگر کانی کا بیٹا جو میرا نبیرہ ہے وہ اپنی
قوم کا سردار ہوگا چنانچہ بعد وفات بامی اور کانی کی بہلول بڑا بیٹا کانی کا سرگروہ ہوا جسکی دو
پسر تہی معروف اور علیخان اپنی باپ کی وفات کی بعد معروف جانشین ہوا مگر بڑا سخت مزاج
تہا دس برس مختاری کرکے مرگیا اور اوسکی جملہ جایداد بہائی وغیرہ نی لیلی پیچہی مرنی معروف کی اُسکا
بیٹا پیدا ہوا جسکا نام والدہ نی عمر رکہا بباعث ہونی جایداد کی ماں بیٹا بڑی افلاس کی حالت مین گذارہ
کرتی تہے جب عمر چودہ برس کا تہا تو ابدالیونکی باہم تکرار تقسیم زمینات وغیرہ تنازعہ اور بی اتفاقی ہوکر
آخرکار اونہون نی عمر کو سردار مقرر کیا اور اوسنی تمام قوم مین حصص مقرر کرکے زمینات تقسیم کردی
کہ اب تک موٹی حصی قوم مین اونہین حصص کی تعداد پر مقرر ہوتی ہین عمر کی وقت بارکزیون نی بلوہ کیا
اور عمر کی سرداری سی انکار کرکے اُسکی چند ملازمون کو قتل کردیا اور باقیماندونکو نکالدیا اور بیان کیا کہ
دستار ہماری تہی یوبل نی جبرا لیلی یہہ خبر سنکر عمر نی بارکزیون پر لشکرکشی کری اور خفیف سی لڑائی
کی بعد فتح حاصل کرکے بارکزئی اور نورزئی قوم سی جو دونون شامل تہی یرغمال لئے تاکہ آیندہ سرکشی
نکرین عمر کی دو پسر تہی بڑیکا نام ملک صالح اور چہوٹی کا نام موجب فرمانی شیخ اکوزا مدکی احمد

رکہا مگر عوام مین سدّو کی نام سی مشہور ہوا ایک روایت ہی کہ سدّو ماہ ذوالحجہ ۹۶۶ ہجری مین عہد
سلطنت شاہ طہماسپ صفوی بادشاہ ایران پیدا ہوا جب ہند مین جلال الدین محمد اکبر بادشاہ
ذیشان تہا اور جس تہا نوین برس تک عمر زندہ رہا جب وہ ۹۰ برس کا تہا اور صالح اوسکا بڑا
بیٹا شصت برس کا اور سدّو پچپن کا تب اپنی سب قوم کو جمع کرکے سدّو کو دستار مختار بنایا اور اسی تجویز
کو ملک صالح اور جملہ قوم نی منظور اور پسند کیا عمر اور صالح نی اپنی ہاتہہ سی سدّو کو کمر بند ہوائی چنانچہ یہہ سنت
اب تک دُرّانیون مین مروج ہی کہ باپ جس پسر کو اپنا جانشین مقرر کری اوسکی کمر اور تلوار اپنی ہاتہہ سی باندہتا ہی
الغرض بعد مبارکباد دستار مختاری کی ملک صالح نی جو نہایت سعادتمند تہا اپنی چہوٹی بہائی سدّو
کو کہا کہ میری پانچ پسر ہین درخان و ابراہیم خان بایزید خان ماما الو انپر ہمیشہ نظر مہربانی کی
رکہنی اور ہر طرح کی تکالیف اور خدمات سی یہہ معاف رہین سدّو نی بخوشی یہہ بات قبول کی اور ملک
صالح اپنی پیرانہ سالی کے فہمایش سی تارک دنیا ہوگیا تہا بعد وفات اپنی باپ کے سدّو قوم ابدالی کا سردار
ہوا اور اوسکی عہد مین بارکزیون نی پہر فساد کیا مگر فوج کشی کے ذریعہ سی اونکو دبایا گیا اور عبرت ہوئی
سدّو بہت منصف اور دلاور آدمی تہا جب بدالیون سے فرصت پاچکا تو اوسنی قوم غلزائی اور
قوم ہزارہ پر بہی کچہہ فتوحات حاصل کرین جیسا کہ شجرہ نسب مین درج ہی سدّو کی پانچ بیٹی تہے جب وہ
ضعیف العمر ہوا تو اوسنی لوگونکو جمع کرکے کہا کہ میرے پسران خواجہ خضر خان اور مغدود کی منجملہ ایک
کسیکو ریاست کیواسطی پسند کرلو چونکہ بڑا مغدود خان تہا اسواسطی لوگون نے اوسکو پسند کیا مگر سدّو کو یہہ بات
ناپسند تہی اوسنی کہا کہ خواجہ خضر لایق ہے اور مین نے خواب مین دیکہا ہی کہ آدہی رات کو ایک سفید ریش
سبزپوش نورانی چہرہ میری گہر آیا اور اوسنی کہا کہ تمکو مبارک ہو تمہارا بیٹا پیدا ہوگا کہ جسکا نام خواجہ خضر
رکہو اور وہ میرا ہمنام اور نیکنام ہوگا اس سبب سی مین خواجہ خضر کو مقرر کرنا چاہتا ہون مگر لوگون نے
اس قصہ پر کچہہ لحاظ نہ کرکے مغدود کو اپنا سرگروہ بنانا چاہا اور خواجہ خضر اوسکا نائب مقرر ہوا اور سب
اختیار خواجہ خضر کے ہاتہہ مین تہا جب سدّو مرگیا تو سب قوم نی لایق سمجہکر خواجہ خضر کو دستار مختار بنایا
اور مغدود مایوس ہوا بعد وفات خواجہ خضر خان کے اوسکا بڑا بیٹا خداداد سلطان جانشین ہوا اصلی نام

خداداد تہا اور شاید سلطان کا خطاب اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ دہلی نی عطا کیا اور افغان
اوسکو سلطان خدائی کہتے تہے اوسنی قوم ابدالی اور غلزائی کا بنہ یعنی سرحد تل سنگی مقرر کیا
اوسوقت قوم غلزائی کا سردار مسمی ملکی تہا اصل تنازعہ ان ہر دو قوم مین بابت زمین موسوم
لوہرائی اور اموکائی کے تہا ہر دو فریق نے موقعہ پر جاکر ایک آجڑی یعنی شبان کو منصف مقرر کیا
اوس آجڑی نی اپنے دلمین یہہ بات سوچی کہ سلطان خدائی اور گواہرائی دونون نام ملتی مین اور
ملکائی سی اموکائی کا نام مطابق ہی اس مجیب لحاظ سی اوسنی ہر دو قطعہ متنازعہ کا فیصلہ کردیا اور
دونون قومون نی منظور کیا اس سی چند عرصہ بعد سلطان خدائی نی اپنی قوم لیکر علاقہ ژوب پر
فوج کشی کی اور اوسملک کے سکنائی کو لوٹ اور مارسی تباہ کردیا جب واپس آتا تہا تو اوسکی خیمہ گاہ کے
پاس کہتہ یعنی مغاک مین تین طفل خوردسال اور ایک مرد لشکر کی خوف سی پوشیدہ بیٹہی تہی جب وہ سرپہا
بیکس پکڑی گئی تو اسنی اونکو بیگناہ قتل کرادیا رات کو خواب مین کیا دیکہتا ہے کہ وہ چارون مقتول اسکو
مارنی کی ارادہ پر چلی آتی ہین یہہ بہت ڈرا اتنی مین وہی سبزپوش بزرگ صورت خواب مین اسکو کہتا ہی
کہ تمنی بہت بڑا ظلم کیا کہ ان معصومونکو مارا اب تم اگر سرداری چہوڑکر شیر خان اپنی بہائی کو دیدو تو بچ
رہوگی ورنہ نہین بعد بیداری اوسنی اسیطرح عمل کیا اور خود اپنی بہائی شیر خان کا نایب ہوا جب شیرخان
نی عنان اختیار اپنی ہاتہ مین لی تو بباعث پناہ دہی چند مجرمان سنگین حاکم قندہار سی جو بادشاہ ایران کیطرف
سی مقرر تہا اوسکا فساد ہوگیا پہلی لڑائی مین بمقام شہر صفا شیرخان نی فتح حاصل کی اور پہر آمدورفت
نواح قندہار کا بند ہوگیا شاہ ایران کی حکم سے حاکم قندہار نی بنظر انتظام فساد شاہ حسین ابن معدود
ترپور شیرخان کو مرزا کا خطاب عطا کرکے دوسرا شریک شیر خان کا مقرر کیا مرزا شاہ حسین دیہہ شیخ
مین اور شیرخان شہر صفا مین جو قندہار سی نو فرسنگ تہا رہنی لگی اور اب ابدالیون مین دو گوندی یعنی جنبہ
داری ہوگئی شیرخان کہتا تہا کہ شاہ ایران سے ہمارا کچہہ تعلق نہین ہے اور مرزا شاہ حسین شاہ ایران
کا ہواخواہ تہا مسمی خلیل علیزئی شاہ حسین کا مختار حاکم قندہار کی پاس آیا جایا کرتا تہا کئی برس اسیطرح
گذر گئی ایک دفعہ خلیل کی معرفت صوبہ قندہار نی شاہ حسین کیطرف یہہ پیغام بہیجا کہ بادشاہ نی آپکو مرزا کا خطاب

عطا کرکے مثل فرزندان مخاطب کیا چالیس ہزار قوم کی لوگ تمہاری تابع ہیں اور بقدر ہماری فوج موجود ہیں بادشا
ہ کا حکم ہے کہ شیر خان کو سزا دو اگر اب زیادہ اغماض کیا جاوے تو بادشاہ کی جانب سے ہمکو نقصان اوٹھانا ہوگا
یہہ خبر مشرقی افغانستان کی صوبہ نے سنکر بادشاہ دہلی کو اطلاع دی اور شاہ نے بہی شیر خان کی طرفداری
ضرور سمجھکر اوسکو شاہزادگی کا خطاب دیا یہہ بات واقع ہوتی ہے شاہ حسین کا اختیار کم ہو گیا کسواسطے
کہ لوگ دہلی کے بادشاہ سے راضی اور خوش تہے بہ نسبت بادشاہ ایران کی جو شیعہ مذہب تہا اوسی عرصہ میں
مرزا شاہ حسین واسطی ملاقات اور مشورہ کے صوبہ قندہار کی پاس گیا اور خلیل علی زئی اوسکا معتمد ملازم
ہی ہمراہ تہا جب دربار میں حاکم قندہار سے گفتگو شروع ہوی تو شاہ حسین کی تقریر میں خلیل اوسکا مخل.
دخل دیتا تہا اور اپنی ہوشیاری اور چالاکی جتاتا تہا شاہ حسین نے غصہ ہوکر اوسکو ترش زبانی سے کہا کہ
تم ہمارا غلام ہوکر ہماری تقریر میں کیوں دخل دیتے ہو اور چونکہ خلیل ایک شکیل اور قدآور جوان تہا اور شاہ
حسین برعکس اوسکے اس وجہہ سے خلیل نے گستاخی کرکے یہہ درشت جواب دیا کہ غلام اور اہل کی شناخت صورت
سے ہوتی ہے شاہ حسین کو دربار میں یہہ کلمہ نہایت ناگوار گذرا اور اوسنے پیش قبض نکالکر خلیل کو ایسی سخت
ماری کہ وہ مرگیا اور حاکم قندہار نے اس واردات شدید سے جو دربار میں ہوی تہی ناراض ہوکر شاہ حسین
کو قید کر دیا اور واسطے صدور حکم مناسب اطلاع اس معاملہ کی دار السلطنت ایران میں بہیجی وہاں سے حکم آیا کہ شاہ
حسین کو رہا کردو کہ اوسنے اپنی گستاخ ملازم کو واجب سزا دی ہی گرچہ شاہ حسین رہا ہوا مگر اوسکی سب
لونڈی یعنی جنبہ ٹوٹ گیا تہا بعد رہائی وہ شیر خان سے ملکر ہندوستان کو چلا گیا اور اوسکی جو تہی پشت
مین نواب مظفر خان شہید ملتان کا والی مشہور نواب تہا جسکی ریاست کو رنجیت سنگہ نے خراب کیا
الغرض بعد چلے جانے شاہ حسین کے شاہ ایران نے بنظر مصلحت ملکداری شیر خان کو دلاسہ اور نوازش دیکر
قوم ابدالی کا کل اختیار اوسکو عطا کیا پینسٹہہ (۶۵) برس کی عمر میں شیر خان ایکروز شکار میں گہوڑی سے
گر پڑا اور باعث سخت ضرب لگنی کے بیہوش ہوگیا اور گہر میں اوٹہالانی کی بعد جب ہوش آی تو اوسنے
بختیار خان اولاد صالح خان کو بلاکر کہا کہ اب مجہی زندگی کی امید نہیں ہے سرمست کی خبرگیری رکہنی
اور اوسی صدمہ سے مرگیا سرمست خان بیٹا اوسکا بجانشین باپ کے عمر تک زندہ رہا جب وہ بہی فوت ہوا تو اوسکا

بیٹا دولت خان خورد سال تہا سبب اسکی حیات سلطان اپنی جدی چچا کی قایم مقام اپنی باپ کا ہوا منقول
ہی کہ ایکدفعہ حاکم قندہار نے سب کتخدایان اور سرخیلونکی دعوت کی اوس جلسہ ضیافت مین دو فرقہ کی سردار تہی
ایک ایرانی سردار اور دوسری قوم ابدالی کی افغان خان اُس دعوت مین مُنی بہی بلائی گئی اور چونکہ حیات
سلطان اور دیگر ملکان ہمراہی اوسکی صوفی تہی اسواسطی نشہ مین زیادہ سرشار ہوی اور اوس مستی کی حالت
مین ہر ایک فرقہ اپنی اپنی مونثات کی خوبصورتی اور سیرتی کی صفت کرنی لگی یعنی ایرانی اپنی قوم کے اور
افغان اپنی کی اوس گرم جوشی مین ہفت ہفت دختران تاکتخدا ایک دوسرے فرقہ مین شادی کرنی کا اقرار
ہو گیا جب صبح حیات سلطان ہوش مین آیا تو اس حرکت سی پشیمان ہوکر افسوس کیا اور عہد شکنی
کیواسطی کچھہ بہانہ چاہا ملکان ہمراہی مین سی ایک مبارک نام ملک نے صلاح دی کہ تم ایرانیون سی کہدو
کہ ہماری رسم ہے داماد کو ہمراہ لیجانی کی جب یہہ بات کہی گئی تو سات کس داماد ایرانی سردار افغانون کے
ہمراہ شہر صفا مین گئی جملہ ابدالی قوم کی ملک بطور جرگہہ واسطی مشورہ اس معاملہ کی جمع ہوے اوس جرگہہ کی تجویز سے انہون
یہہ بات کہی گئی کہ اول تم اپنی ہفت دختر ہمکو بیاہ دو بعدش ہم دینگی ایرانیون نے جواب دیا کہ ہمارا گہر دور ہی پہلی ہم کسطرح
دی سکتی ہین افغانون نی اونکا فریب سمجہکر حیات سلطان سی کہا کہ اس معاملہ مین اب تم کچھہ بند وبست کرو
مگر اوس سی کچھہ نہو سکا اور جرگہہ سی اوٹہکر گہر چلا گیا دولت خان ابن سرمست خان رئیس نے یہہ صلاح
دی کہ ان ہفت دامادونسی چار کس شیعہ کو چار یار کبار کا صدقہ کرکی ذبح کر دو اور تین کو چہوڑدو چنانچہ ایسا
ہوا جب حاکم قندہار نی یہہ ناخوش خبر سُنی تو اوسنی حیات سلطان سی کیفیت طلب کہی جسنی جواب لکہا کہ یہہ کام
دولت خان نی کیا ہے اور جب دولت خان کو اوسنی قندہار مین طلب کیا تو انکار صاف پایا فوج ایران
نی حملہ کیا پہلی لڑای مین ابدالیون نی ایرانیون پر فتح حاصل کری مگر دوسری فوج سی شکست فاحش کہای
حیات سلطان ہندوستان کی طرف چلا آیا اور ملتان کی نواح مین قرار گزین ہوا بعد اوسکے ابدالیون مین خانگی
بی اتفاقی زیادہ ہونی لگی نوبت یہان تک پہونچی کہ سمیان عزت اور عطل ملکان نے سرکشی کرکی دولت خان کے
ہمعہ نظر خان فرزندان اوسکی قتل کر دیا اور رستم خان بڑا بیٹا دولت خان کا ایرانیونسی مل گیا اور جب
بلوچون نے بغاوت کری تو رستم خان اوس مہم پر تعینات ہوا اور بلوچون سی شکست کہا کر واپس آیا تب

میرویس ہوتک غلزائی اور عزلت و عطل ابدالیون نے صوبہ قندہار سی رستم خان پر ناحق الزام فریب اوی
عمداً شکست کہائی کا دیکر قید کرادیا چند روز کے بعد رستم خان عطل کے ہاتھہ سی مارا گیا جب میرویس ہوتک
غلزائی نی ایران اور عرب سی واپس آکر قندہار مین بغاوت کری اور شاہ نواز خان حاکم قندہار کو قتل
کردیا تو اوس بیوہ کیوقت میرویس نے قوم ابدالی کو اس شرط سی اپنی شامل رکہا کہ لوٹ وغیرہ سی جو جایداد
حاصل ہوگی اسمین سی ابدالیونکو بہی حصہ دیا جاویگا مگر بعدہ مبالی اس عہد کی ایفا نکری اور زمینات وغیرہ
جایداد غصبیہ سی کچہہ حصہ ابدالیونکو نہ دیا اس سبب سی انوس ابدالی قوم غلزائی کی ساتھہ لڑنی کیواسطی جمع
ہوا اور ایک بڑی سخت لڑائی دشت بوری کے میدان مین ان دونون قوم کی باہم واقع ہوئی
جسمین غلجیون نے فتح پائی اور ابدالیون نے شکست کہائی اور ہرات کی پہاڑون مین جا آباد ہوئی سنہ ایکہزار
اونتیس ہجری مین عبداللہ خان ولد حیات سلطان ملتانی اگر اس قوم کا سردار ہوا اور ارادہ
خروج اور فتح ہرات جو اوسوقت شاہ ایرانکی سلطنت مین تہی مصمم کیا اس رازسی عباس قلیخان شاملوکہ
جو شاہ حسین صفوی بادشاہ ایران کی جانب سی ہرات کا حاکم تہا مطلع ہوکر عبداللہ خان کو معہ
بیٹی کے قید کرلیا ہرگاہ قزلباشیہ ہرات نی بغاوت کرکے عباس قلیخان کو بند کردیا عبداللہ خان
فرصت پاکر محبس خانہ سی بہاگ گیا اور کوہ دوشاخ مین پہونچکر اپنی قوم کو جمع کرکے ہرات پر حملہ آور ہوا جعفر خان
حاکم جدید ہرات لڑائی مین پکڑا گیا اور برج موسوم قلیخانہ کے راستی عبداللہ خان معہ اپنی لشکر کے شہر ہرات
مین داخل ہوا اندر شہر کے بہی سخت لڑائی ہوئی فریقین کے بہت آدمی ماری گئی اور شہر ہرات لوٹا گیا بعد فتح
ہرات قلعہ فرہ بہی جو محمود ابن میرویس ہوتک غلزائی کی ریاست کی شامل تہا ابدالیون نے لیلیا اس سے
تہوڑاہی عرصہ بعد محمود شاہ غلزائی نی اصفہان کو فتح کیا اور ابدالیون پر بہی فتوحات حاصل کرین مگر
چونکہ وہ ممالک مفتوحہ جدیدکی نظم ونسق مین مصروف ہوا اس باعث کچہہ زیادہ تعرض ابدالیون سی نرکہا
چند مدت بعد اوسکی عبداللہ خان سدوزئی مسند سی اوتارا گیا اور شاید اوسکو زہر دیکر محمد زمان خان
ولد دولت خان نی جو باپ احمد شاہ ابدالی کا تہا ہلاک کردیا اور خود زمان خان رئیس قوم ابدالی
کا ہوا اور اوسنی ایرانکی فوج پر جو اپنی جمعیت کی بہ نسبت دوچند زیادہ تہی فتح حاصل کری اور جتنی حملے فوج ایرانی

نی ہرات پر کئی اوسنی اون سنکو روکا اور فتح حاصل کرتا رہا اتنا جلدی ابدالیونکا اختیار اور قوت زیادہ ہو گئی
کہ ۱۱۴۴ھ مین مشہد لینی کا ارادہ کیا مگر افسوس کہ ایسی اوج کیوقت مین باہم بی اتفاقی ہو کر فساد ہو گیا۔
الہیار اور سعد اللہ خان پسران عبد اللہ خان نی محمد زمان خان کو قتل کر دیا اور خود قوم کی
مختار ہوئی زمان خان کا خورد سال بیٹا احمد خان جو پیچھی سی احمد شاہ ابدالی ہو گا دشمنونکی ہاتھ سی بچ رہا
اور اوسکی والدہ جو قوم الکوزئی سی تھی اپنی نور چشم احمد خان کو حاجی اسمعیل خان علیزئی حاکم
ہرات کی پاس لیگئی اور اوسکو اپنی دختر دینی کری اس وجہ سی حاجی اسمعیل نی اوسکو پناہ دی اور بخوف
الہیار خان احمد خان کو سبزوار اور فرہ کیطرف بہیجدیا اور پوشیدہ رکہا اسی عرصہ مین آخر ۱۱۴۹ھ کو نادر شاہ ایرانی نی ابدالیون
پر یورش کری اور بعد چند خفیف لڑائیونکی نادر شاہ کی تابع ہو گئی مگر تہوڑی عرصہ بعد ذو الفقار خان برادر کلان احمد خان کی سرکردگی
مین ابدالیون نی بغاوت کر کے مشہد کی ملک متعلقہ سلطنت ایران پر حملہ کیا اور ابراہیم نادر شاہ کی بہائی
کی فوج پر فتح حاصل کر کی مشہد کی شہر کو محاصرہ کر رکہا تہا کہ نادر شاہ خود اونکی لشکر پر حملہ آور ہوا اور انکو
اپنی ملک کیطرف واپس ہٹا دیا ابھی اچھی طرح دم نہین لینے پائے تہے کہ نادر شاہ نی ہرات پر لشکر کشی کری
اور بعد سخت مقابلہ کی دس ماہ کی عرصہ مین ہرات کو فتح کر کے قوم ابدالی سی چھہ ہزار گہر کو حکم دیا کہ ہمراہی
غنی خان الکوزئی اور نور محمد خان علیزئی ایران کی ملک مین متفرق جا کر آباد ہون اور بعضونکو
ملتان کیطرف جلا وطن کیا اور اکثر ابدالی قوم کی لوگ جبرًا اپنی فوج مین بہرتی کئی بعد اوسکی ہرات کے
شہریونکی کبھی سرکشی نکری مگر ابدالی لوگ بشمولیت قوم غلزائی اور ایماق ملکمین شر و فساد کرتی رہی جب
داغستان کے شہر کو گیارہ ماہ تک نادر نے محاصرہ رکہا تہا ایکدن شہر محصور سی گولہ توپ سراپردہ نادری کے
بیچ آن پڑا اور نادر شاہ کہانا کہا رہا تہا جسمین گولہ کے صدمہ سی مٹی پڑی تب نادر شاہ جسکا مزاج نادری تکبر
ضرب المثل ہے بہت غصہ ہوا اور سرداران قوم ابدالی کو حضور مین بولا کر حکم دیا کہ اگرچہ بیس گہنٹہ تک یہہ شہر فتح نہوگا
تو تم سب قتل کئی جاؤگی یہہ حکم پا کر غنی خان الکوزئی نور محمد خان علیزئی حاجی جمال خان محمد
زئی بارک زئی خانو اور مانو خان نور زئی نی بشمولیت چند دیگر سرداران ابدالی اپنی قوم
کی جمعیت سی دلاورانہ حملہ اوس شہر پر کیا بہت سخت محاربے بعد ابدالی کامیاب ہوئی اور میعاد کی اندر شہر کو فتح

لیکے بادشاہ کی حضور آئی نادرشاہ نی اس مردانہ خدمتگذاری سی بہت خوش ہوکر فرمایا کہ جو عرض کرو گی منظور
ہو جاوی گی الہیار خان سدوزئی وغیرہ سرداران ابدالی نی عرض کی کہ ہمکو اپنی قدیمی زمینات عطا ہون
اور جو افغان ایران کو بہیجے گئی وہ بہی واپس ہوکر اپنی قوم کے شامل کئی جاوین اور قوم غلزائی سی ہمکو ملک
دلایا جاوی بادشاہ نی یہہ درخواست منظور کرکے حکم دیا کہ جملہ زن و مرد افغان جو ایران کو گئی تہے واپس چلی آوین
چنانچہ سب جمع ہوئی مگر ایک عورت قوم علیزئی جو نادرشاہ کی فرزند کی پاس تہی وہ نہ آئی جب بادشاہ کو
ملکان ابدالی نی اس حال سی اطلاع دی تو اوسنی حکم دیا کہ اگر وہ عورت اپنی شوہر کے ساتہہ جانیکو راضی ہے تو مختار
ہے کہ شاہزادہ کی گہر سے چلی جاوی چنانچہ وہ وفادار عورت سب جاہ و حشم چہوڑکر اپنی گلیم پوش شوہر کے
ساتہہ چلی گئی بعد اوسکے الہیار خان بمقام سبزوار مارا گیا اور نادرشاہ نی چہہ سال مین جب قندہار کو فتح
کیا ذوالفقار خان اور احمد خان دونون بہائی نی شاہ حسین غلزائی کی قید سی رہائی پائی اور
حاجی اسمعیل خان کی معرفت نادرشاہ نی احمد خان اور اوسکی بہائی کو طلب کرکے بہت نوازش فرمائی
اور فوج متعینہ مازندران کی افسر بناکر بہیجی اور اوس قوم کی حسن خدمات کی سبب سی انکو ہرات کی مغربی طرف
سی بلاکر اوس زمین پر آباد کیا جہان اب یہہ قوم درانی آباد ہی اور قوم غلزائی کی زمین اوسنی ابدالیونمین
تقسیم کی علاقہ ارغنداب غنی خان الکوزئی کی قوم کو اور زمینداور نور محمد علیزئی کو عطا ہوئے
بارکزئی کی حصہ مین ناقص زمین آئی نادرشاہ نی نواحات قندہار کو تین سو قلبہ پر تقسیم کیا ایک قلبہ سو طناب
زمین کا تہا اور ایک طناب بشصت گز چورس یعنی برابر طول عرض والی زمین سے مراد ہی ہر ایک قلبہ کی تخم
چار خروار یا چالیس من تخم ریزی کی زمین تہی اور فی قلبہ دو سوار واسطی نوکری شاہی مقرر کئے اور جو زمین قریب
شہر کی تہی اوس سی دسوان حصہ پیداوار مالگذاری سرکار مقرر فرمائی جو پہلی سال کی تعداد تشخیصہ کے موجب ہمیشہ
وصول ہوتی تہی جب نادرشاہ دہلی کی طرف گیا تو احمد خان اوسکی لشکر مین اپنی فوج کا افسر تہا اور جب ہند
سی واپس آیا تو اوسنی افغانون پر اسقدر اعتبار اور نوازش کی کہ فارسی لوگونکو علاوہ دیگر امورات وجہ ناراضگی
کی اس امر کا بہی نہایت رشک آیا اور ماہ جون ۱۷۴۷ء مین نادرشاہ مارا گیا اوسکی دوسری روز لڑائی ہوئی
افغان اور ازبک ایکطرف اور قزلباش وغیرہ ایرانی دوسری طرف مگر اس لڑائی سی کچہہ فایدہ مترتب نہوا

احمد خان ہمراہی تین ہزار سواران ابدالی قندہار کو چلا آیا وہان اوسکو خبر ملی کہ ناصر خان حاکم کابل اور
پشاور - اور میر تقی خان آختہ بیگی جو سرداران نادری سی تہا خزانہ لیکر نادر شاہ کی بہیجی جاتی تہی وہ خزانہ
احمد خان کے ہاتہہ آیا اور چند سرکش لکان ابدالی کو قتل کردیا اوسکی بعد اپنی قوم سی کوی مخالف نہوا الغرض
قندہار مین احمد خان ولد زمان خان سدوزئی ماہ اکتوبر ۱۷۴۷ء مین تخت نشین ہوکر احمد شاہ
دُر دُران سی مخاطب ہوا کہتی ہین کہ احمد شاہ کی تخت نشینی کے وقت ابدالی اور قزلباش اور ہزارہ اور
بلوچ بہی حاضر تہی وقت تخت نشینی کی عمر اوسکی تیئیس برس کی تہی اوسنی اپنی قوم کا نام ابدالی سی بدلا کر درانی
رکہا اور تب سی بہ اسم درانی مشہور ہوے *

وجہ تسمیہ درانی

یہہ ہے کہ جب احمد شاہ ابدالی تخت نشین افغانستان ہوا تو صابر شاہ ایک مجذوب فقیر نی جسکا وہ بہت
معتقد تہا احمد شاہ کو کہا کہ تم اپنا القاب دُر دُوران اختیار کرو یعنی گوہر یا موتی زمانہ کا مگر اوسنی اپنی قوم کے
لحاظ سی دُر دُران اپنا لقب کیا یعنی موتی موتیونکا دُران بمعنی جمع موتیون سی مراد کل قوم درانی یعنی ابدالی
سی ہے احمد شاہ سی شاہ شجاع الملک اوسکی نبیرہ تک خاندان سدوزئی کی سلطنت کا حال اس
کتاب کی پہلی حصہ مین درج ہوچکا ہے اور جسطرح سی کہ سلطنت افغانستان کی خاندان سدوزئی سی منتقل ہوکر
بارک زئی کے خاندان مین آئی پائندہ خان باپ امیر دوست محمد خان کیوقت سی امیر
شیر علیخان والی کابل موجودہ حال تک کا ذکر بہی پہلی حصہ مین لکہا گیا ہے یہان اعادہ کرنا اوسکا فضول ہے

تقسیم و شمار قوم درانے

واضح ہو کہ ابتدا مین یہہ قوم دو بڑے حصون مین تقسیم ہوگئی تہی ایک زیرک دوسرا پنجپائی مگر اب تقسیم
کچہہ مفید نہین ہے بجز اسکے کہ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ چہوٹی قومین کسکی شاخین مین اس ہوئی تقسیم کے دونون
حصون مین زیرک کا خاندان معزز ہے اور ان ہر دو حصہ مین سی نو شاخ نکلتی ہین زیرک سی چار اور پنجپائی سی پانچ *

زیرک کی تفصیل

یہہ ہے - پوپل زئی - الکوزئی - بارک زئی - موسی زئی - اور

پنج پائے

نورزئی - علی زئی - سح اودوزئی - اسحاق زئی - خکوانی - ماکو - کو کہتی ہین اور ادوزئی شامل علیزئی سمجہی جاتے ہین ⁂

پوپل زئی

کی قوم زیادہ مشہور ہے اور افغانونکی بادشاہ اسی قوم سی تہی یعنی احمد شاہ ابدالی اور اوسکی اولاد اسی قوم مین سی شاخ ⁂

سدوزئے

کی ایک خاندانسی تہا اور سدوزئی بہت مدت تئیں ایک پوپل زئی بلکہ کل قوم درانی کی خان خیل چلی آتی تہی یقین ہی کہ سدوزئی درانی کی قوم مین سب سی معزز خاندان تہا اس یقین کا مضبوط ثبوت یہہ ہے کہ اونکی پاس ایک رقم یعنی سند بطور فرمان ہیلی صفوی بادشاہ ایران کی ہی جسمین سدوزئی کی خان کو تمام قوم ابدالی یعنے درانی کی حکومت اور سرداری دی گئی تہی اور سدوزیونکو سوای اپنی قوم کے اور کوئی سزا نہین دی سکتا تہا اور نیز بادشاہ اُس خاندانمین سے ہونی کی سبب سی سدوزئی لوگ ایک علیحدہ قوم سمجہی گئی ہے مگر اصل مین پوپل زئی کی ایک شاخ ہی جب سی سدوزئی بادشاہونکا خاندان تباہ ہوکر بارک زئی کی قوم سی امیر دوست محمد خان مالک افغانستان مغربی کا ہوا تب اس معزز شاخ کا قدر کم ہوگیا ہی اکثر آبادی ان لوگونکی شہر صفا کی متصل ہی جو وادی ترنک کی بیچ واقعہ ہی اور بعضی قندہار مین رہتی ہین اور خاندان شاہی مین سی اولاد شاہ شجاع کی مقام لودہیانہ دریای ستلج کی مشرقی کنارہ رہتی ہے اس احمد شاہی خاندانکو بادشاہ خیل بہی کہتی ہین اور چند گہر سدوزئی پشاور اور لاہور مین بہی رہتی ہین شاخ سدوزئی وغیرہ اقوام ابدالی کے جو لوگ ملتان مین آکر آباد ہوئی تہی اور وہانسی دیرہ جات وغیرہ مین جاکر آباد ہوئی انکا ذکر اخیر مین مختصراً کیا جاویگا باقی پوپل زئی اکثر قندہار سی شمال کیطرف کچہہ علاقہ خاکریز اور اکثر پہاڑی ملک مین اور کچہہ مشرق چند مواضع اور کچہہ جنوب جیسی دیہہ - ذاکر و بالا قرض اور شور اندام وغیرہ اور کئی مواضع علاقہ زار شت مضافات پرگنہ کرشک

کنارہ غربی دریا ہیرمند اور دو موضع گرم سیر مین اور تین موضع مغرب بایان علاقہ ارغنداب مین رہتی مین بڑی جرار قوم ہے اور لوگ کہتی ہین کہ اسکی قریب تیرہ ہزار گہر ہونگی بعض یہہ داری کا پیشہ رکہتی ہین مگر اکثر کاشتکاری سی معاش حاصل کرتی ہین پوپل زئی کی قوم سب افغان قوموں سی صاحب ادب نجیب اور معزز ہی اور اسی نیز سی احمد شاہ اور تیمور شاہ کیوقت اکثر بڑی عہدہ دار شاہی مقرر ہوتی تہے اور بامی زئی کی شاخ سی احمد شاہ کا وزیر شاہ ولیخان اور اسکا خاندان مشہور تہا اور شاخ ایوب زئی سی سردار جہان خان سپہ سالار احمد شاہ کا تہا +

قوم بارک زئی

تعداد مین پوپل زئی سی بہت زیادہ ہی یہہ بڑی قوم قندہار سی جنوب کے علاقہ ارغسان اور دریا ہیلمند کی کنارہ اور خشک میدانون آباد ہے بارک زئی مین سی وہ لوگ جو قندہار کی قریب اور ارغسان اور دریای ہیرمند کے کنارہ آباد ہین بباعث عمدہ قسم زمین ہونیکی قریب کل پیشہ کاشتکاری رکہتی ہین اور بعض تہل بایان کے بیچ ہی بہت محنت سی کام زراعت کاری کرتے ہین مگر اکثر لوگ اس قوم کی گلہ بانی اور رمہ چرائی کا پیشہ رکہتی ہین یہہ قوم بڑی دلاور اور جنگجو ہے وزیر فتح خان بارک زئی کیوقت سی زیادہ مشہور ہو گئی ہے اور بعد اُس امیر دوست محمد خان جب تخت نشین کابل ہوا تو اسکے سبب سی اکی قوم بارک زئی دور تک مشہور ہو گئی ہے فی زماننا افغانستان مین قوم بارکزئی کا رسوخ اپنی ہمقوم امیر ہونیکی سبب سی جملہ اقوام سے زیادہ ہی اور اسقدر رسوخ اور برتری کا سبب اُنکی دلاوری ہی اور اس دلاوری سی امیر دوست محمد خان مرحوم کے ہوشیاری اور چالاکی بہی کچہہ کم نہین تہی بارک زیونکی قریب ۳۰ ہزار گہر ہون گے +

اچک زئی

بارک زئی کی ایک شاخ ہے مگر احمد شاہ نے انکو علیحدہ کر دیا اس سبب سے کہ اگر بارک زئی اور اچک زئی شامل رہینگی تو قوی اور زور آور ہو جاوینگے اب علیحدہ خان کی ماتحت ہین اور جدی قوم سمجہی جاتی ہے بارک زئی سی بالکل علیحدہ ہو گئی ہے جملہ قوم درّانی مین سے شاخ اچک زئی سرکش اور انکا گذارہ گلہ بانی رمہ چرائی اور لوٹ کہسوٹ پر ہوتا ہے +

قوم علیکوزئی

کی ہرگاہ تخمیناً پندرہ ہزار گہر ہونگی اونکا ملک سب اقوام درانی سی اچہا سبزا ور زرخیز اور پہلا نہر ہی قندہار سی مشرق علاقہ جلدک اور شمال غربی و مغرب خاص علاقہ ارغنداب و نجوانی جہانکی انار لطافت سی مشہور مین وغیرہ مواضعات غربی اور شمال علاقہ خاک ریز و دیگر پہاڑی ملک شمالی اور مغرب شمالی علاقہ میوند خواہ میند جہان خواجہ حسن میمندی وزیر سلطان محمود غزنوی کا زاد و بوم تہا اور علاقہ چکہ و ساروان قلعہ کنارہ شرقی دریای ہیرمند اور چند مواضع جنوب بلدہ قندہار اور نیز علاقہ کوہی موسوم بغنی باغران ملک زمین داور سی شمال غربی اور علاقہ نوزاد و گنجاک زمین داور سی مغرب اور ہرات اور غزنین و کابل کے ملک مین بہی متفرق رہتی ہین۔ اس قوم مین بہی اکثر زراعت کاری اور قلیل مویشی و رمہ چرائی اور ملازمی اور تجارت کا پیشہ ہے اس قوم مین شاخ نسہ زئی اور سرکانی علاقہ چھچہ ضلع راولپنڈی مین آباد ہین چنانچہ ایک تپہ باسم سرکانی نام زد ہی جسمین اٹہارہ مواضع واقع ہین اور ایک بڑا قریہ شاخ سرکانی کا اسی نام بر درہ کوزمین واقع ہی اور کئی گہر قوم علیکوزئی کی علاقہ دوابہ وغیرہ ضلع پشاور اور کئی گہر بلوچستان اور ملک کہج مین آباد ہین مسمی عبد الغنی خان شاخ نیرازئی مخاطب میر افغان اسقوم مین بڑا مدبر اور مشہور شخص تہا اور وزیر یار محمد خان زین الدولہ والی ہرات شاخ نسوزئی ایک بڑا عالی ہمت اور جوانمرد آدمی اسقوم مین گذرا ہی اور مسمات زرغونہ والدہ احمد شاہ ابدالی اسقوم سی تہی +

قوم موسی زئی

کی صرف چند گہر ہین اور بصرف زئی شاخ بارک زئی مین شامل شمار ہوتے ہین +

اقوام پنج پای

قوم نورزئی

بارک زئی سی تعداد مین برابر ہی مسکن اسقوم کی اکثر ملک گرمسیر اور علاقہ دیہہ راوت قندہار سی کوہستان شمال ملحق ہزارہ جات اور یہہ علاقہ زرخیز اور سیراب ہی اور بہت علاقہ فراہ اور سبزوار مین ہرات تک اور باقی ریگ مین قندہار سی جنوب اور ایک بڑا قریہ موسوم سپیروان یا سفید روان یا اسفراین قندہار سی

مغرب کنارہ شرقی رود ارغنداب واقع ہے باوجود کاشتکاری ہمیشہ اسقوم کا اکثر رمہ داری ہی موسم سرما مین اپنی ملک یا او سموقع پر جہان عمدہ چراگاہ اور گہاس ہو گذارہ کرتے ہین اور بہار کی موسم مین دو فا گلنی ہوکر ایک گہر اپنی مال مویشی اور بال بچہ لیکر کوہ سیاہ بند کو جاتا ہی دو سرا گہر زمینداری پر ملک آتین رہتا ہے یہہ قوم مہمان نواز اور بڑی مدمغ اور متعصب ہے خود نمائی و خودآرائی کو بہت پسند کرتے ہین +

قوم علی زئے

زمین داور متعلق صوبہ قندہار مین آباد ہی انکا دستور موافق علیکوزئی کے ہے علی زئی اور علیکوزئی کی بیچ فاصل صرف دریائی ہیرمندہی اور علی زئی کا ملک بہی کچہہ مطابق ملک علیکوزئی کے ہے مگر علیکوزئی کا ملک اکثر رود بای اور انکا ملک کاریزی ہی کل تعداد قوم کی قریب سولہ ہزار گہر کے ہی اسقوم کی چند قبیلی پنجاب مین بہی آباد ہوئی ہین سی ملتانوالو نکا ذکر آخر مین دیکہو گی اور ایک خاندان اسی قوم کا محمد شریف خان مشہور رئیس یہان ضلع راولپنڈی والی کا بموضع اسلام گڈہ حسن ابدال سی تین میل مغرب آباد ہی چند دیہات انکی اپنی ملکیت کی اوس علاقہ مین ہین اور کچہہ پنشن بہی سرکار سی ملتی ہے محمد شریف خان کے فرزندان مین سی شیر دل خان اور پردل خان لشتو آدمی مین اور تیسرا بہائی انکا سرور خان اور سب سی چہوٹا حسین خان ہے گورنمنٹ انگریزی سی معتبر خاندانو نکو نظر التفات کی امید ہی یہہ اوس محمد شریف خان کی اولاد ہی کہ جسکا نام سکہو نکی عملداری مین دلاوری اور خاندانی کی سبب سے مشہور تہا علاوہ اونکی قوم علی زئی کی اور بہی موضع علاقہ چہچہ ضلع راولپنڈی مین بہی آباد مین ہ علاقہ چہچہ کے چار تہون مین سی ایک تپہ علی زئی ہے +

قوم ادوزئے

واضح ہو کہ ادو اور علی ہم بہائی ہین یہہ قوم تخمیناً پانچہزار گہر ہونگی بند موضع انکی علاقہ معروف مین اور دو موضع علاقہ دیہہ راوت اور تین موضع علاقہ گرمسیر مین واقع ہین انکی رسم و رواج اور ہمیشہ مطابق اقوام ہمسوانکی ہین +

قوم اسحاق زئی

قندہار سی مغرب دامن ریگ کنارہ رود ارغنداب قلعہ بست تک اور چند موضع پایان علاقہ جاکہ کنارہ شرقی دریائی ہیرمند اور کچہہ زمینداد زمین اکثر علاقہ گرمسیر اور زرہ اور سبزوار مین اور علاقہ لاش وجوین ہرات سی جنوب بہ شمال

اور بیشتر شمالی میں اور کچھہ ہرات میں رہتی ہیں اس قوم میں سی دو بڑی بڑی معتبر خاندان ہین ایک خاندان سردار
صالو خان رئیس معزز اور با اقتدار علاقہ لاش و جوین کا جو تابعدار سلطنت ایران کا ہے مگر مالگذار نہین دوسرا
خاندان سردار مدد خان ساکن قلعہ خان نشین علاقہ گرم سیر کا اس خاندان مین موسیٰ درونگی مشہور شخص گذرا ہے
مگر اب یہہ خاندان بارکزیون کی صدمہ ریاست سی تنزل مین ہی پیشہ اس قوم کا اکثر رمہ داری اور گلہ بانی
اور کچھہ زمینداری ہے کل تعداد اس قوم کی دس گیارہ ہزار گھر مشہور ہے اور بلخ مین بھی انکی ہزار گھر سی زیادہ
اس قوم کا سنا جاتا ہے +

قوم ماکو اور خاوگانی خواہ خاگوانی

کی بہت قلیل آدمی ہین اور انکی کوئی علیحدہ زمین نہین ہے بعض قندہار مین رہتی ہین اور کچھہ قوم نورزئی
کی شامل ہو گئی یہہ شاخ قریب نابودی کی ہے اور انکا خود مختار سردار یا خان کوئی نہین ہی خاوگانی دو جگہہ
مین ایک خاگوانی کلان دوسرا خاگوانی کوچک خاوگانی نواح قندہار مین متفرق اور غزنین مین چند دیہات
خاگوانی کی اور کئی قریہ ماکو کے متصل ہمدیگر بنام خاگوانی ماکوان آباد مین بعض درانی ماکو کی نسل کو اپنی
برابر نہین سمجھتی اور کہتی ہین کہ ماکو پسر متبنی تھا +

مجملاً حال کل قوم درانی کا

جو بیان سب سے قابل اعتبار ہے اس سی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ قوم آزاد اور الگ تھی ١٦٠٠ سنہ تک اسوقت -
اوزبک لوگ انپر سختی کرنی لگے بدین باعث درانیون نی شاہ ایران کو خراج دینا اس شرط سی قبول کیا کہ
قوم اوزبک سی بچانیکی واسطی مدد عطا ہو اور اسیطرح باج گذار ١٧٠٨ سنہ تک ہی اسوقت قوم غلجانی نی بغاوت کر
حکومت قندہار سی سرکشی کری اور ابدالیون کی ساتھہ بھی لڑائی ہوئی جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا تھی یہہ قوم نواح
ہرات کی پہاڑون مین آباد ہوئی اور ابدالی کی نام سی مشہور تھی اور اسوقت و نیز پہلی اس سی بھی قوم غلجائی
کی ساتھہ انکی اشد دشمنی تھی جب نادر شاہ نی بہ نواح قندہار مین اس قوم کو آباد کیا تو تب سی گرچہ ہر ایک فرقہ
قوم درانی کی زمین علیحدہ علیحدہ منقسم ہو گئی جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے مگر حقیقت مین یہہ قوم آپسمین پیوستہ اور
ملی ہوئی تھی ایک قوم کی آدمی دوسری قوم کی زمین سی خرید لیتی ہین یا انکو بخشی جاتی ہی اور بعض علاقی جیسا کہ

گرم سیر اور ملک جو قندہار کی قریات مین ہی جملہ اقوام درانی سی برابر حصہ پر آباد ہے +

شمار قوم

کل تعداد درانی کی ملک کی رہنی والونکی آٹھ لاکھ مشہور ہی مگر شاید دس لاکھ تک ہوگی اونمین سی درانی خاص نسیح چار لاکھ سی زیادہ ہونگی کہتی ہین کہ نادر شاہ ایرانی نے تمام قوم کا شمار کیا تھا جب کہ اونمین زمینات کی تقسیم اور حصص مقرر کرتا تھا اور اوسوقت ساٹھہ ہزار گہر شمار مین آئی تھی اگر حقیقت مین یہہ شمار کیا گیا تو بہت کم معلوم ہوتا ہی غالب کہ اکثر لوگ خصوصاً رہ چرائی والی چھوڑ دی گئی ہونگی کیونکہ اوسکو زمیندارونکی تعداد مطلوب ہوگی جنہین زمینات کا تقسیم کرنا مقصود تھا +

رواج و دستورات

ہر بڑی قوم درانی کی اوپر ایک سردار مقرر ہی جو خاندانی قبیلہ سی منظوری امیر کابل مقرر ہوتا ہی اور اوس سردار کی تجویز اور مخلوق کی رضامندی اور انتخاب سی ہر چھوٹی شاخ مین خان یا مشر مقرر ہوتے ہین عموماً سلسلہ خانی ایک خاندان مین موروثی چلی آتی ہی مگر کبھی کبھی اوسمین تغیر و تبدل ممکن ہے +

مقدمات دیوانی اور مال کے

خانان اور سفید پوشان دیہہ سی یا دوست فریقین کی قاضی کے معرفت بموجب احکام شرعی فیصلہ کراتی ہین جب سردار اپنی قوم سی غیر حاضر ہی تو اوسکا کام نایب کرتا ہی جسکو وہ خود مقرر کری اکثر کوئی بہائی یا بیٹا یا کوئی اور خویش سردار کا نیابت پر مقرر ہوتا ہی اعلی حاکم قوم درانی کا صوبہ قندہار ہوتا ہی اور وہ امیر کابل کی ماتحت جملہ احکام صادر کر سکتا ہی اس قوم کی جو آدمی ذرہ آسودہ حال ہین وہ بزگر یا مزدور یا غلامونکی ہاتھ سی اپنی زمین کاشت کراتی ہین اور خود نگران حال رہتی ہین مگر جس کام مین اونکا اپنا ہاتھ مطلوب ہو تو خود کر لیتی ہین اور اکثر خود محنت کرتی ہین جو درانی تہیدست ہین اونمین سی بعضی بزگر اور قلیل مزدوری کا کام بہی کرتے ہین اکثر مزدوری کا کام یا تاجک کرتے ہین اور یا ہمسایہ افغان +

دستور کیژدی

کیژدی سی ایک چھوٹا خیمہ بدوضع چھولداری کا ہم شکل مراد ہی جو عموماً بکری یا شتر کی پشم سی بنائی جاتی ہین طول مین (۱۵) سی (۲۵) فٹ تک اور عرض دس سی ۱۲ فٹ تک ہوتا ہی اور ارتفاع غایت آٹھہ فٹ تک بعضی آسودہ لوگ اپنی دیرہ کی اندر پردہ لگا دیتی ہین اور عام لوگونکی دیرہ کی بیچ بہی ایک پردہ حایل ہوتا ہی جس سی مذکر اور مونثات کا حصہ تقسیم ہوتا ہے ویسی معمولی کیژدی کی قیمت ۱۰۰ تک ہوتی ہی دُرانیون مین سی جنکی سکونت مستقل نہین ہے وہ کیژدی مین گذارہ کرتی ہین گرما کی موسم مین پہاڑ وجاتی ہین اور سرما مین میدان کو خیام گاہ بناتی ہین جو لوگ قندہار سی جنوب کو رہتی ہین وہ اکثر تو بہ پہاڑ مین تابستان کو کاٹتی ہین مگر جو قوم دریاء ہلمند سی اوسطرف ہی وہ سب سی دور جاتی ہی یعنی ہمیشہ کوہ سیاہ بند اور تا دعنس خواہ بائی غز کو پہاڑ کی موسم مین جاتی ہین اوس موسم کی بعد مشکل سی کوئی آدمی میدانمین ملتی ہین اور تین چار ماہ تک پہاڑ مین خنک ہوا سی فرحت اوٹہاتی ہین سب رمہ دار صحرائی لوگ بجز اونکی جو دریاء ہلمند سی اوپر کیطرف رہتی ہین کیژدی مین رہا کرتے ہین تو تخمیناً کبوقت انکا عسکر قابل دید ہوتا ہے جس گروہ مین سو کیژدی ہو وہ بڑا کمپو سمجھا جاتا ہی بڑی کمپو کو خیل کہتی ہین اور اسکی سردار کو سرخیل کہتی ہین اور چھوٹی کو کلّی بولتی ہین جہان دیرہ جا ہوا تو ملک کی کیژدی بیچ مین نصب کرتے ہین فیمابین گاہ مین اپنی معسکر سی مغرب کی طرف ایک جگہہ پتھر سی علامت مسجد کی بنا رکہتی ہین اور اسمین جب خوند اذان دیتا ہی تو ادا نماز کی واسطی جمع ہوتی ہین اور اپنی کیژدیونکی بین سی کچہہ فاصلہ پر ایک کیژدی بنام مہمان خانہ الگ لگا دیتی ہین جو مہمان ہون وہ اوسمین رہتی ہین یا بطور حجرہ نشست گاہ مردانہ تصور ہوتی ہے اور موسم زمستانمین بیچ الگجہہ کیژدین لگا کر اپنی رمہ کی گلہ لیکر دور دور چرائی کے واسطی لیجاتی ہین جب انکی رمہا بہیڑی اور بکری نی بچے دی تو دو دو تین تین رمہ لیکر پہیل جاتی ہین اور بہت دل سی اونکی پرورش اور چرائی کراتی ہین اونکی اکثر رمہا بہیڑی جنگلی دارکی ہین اور بکری بہی رکہتی ہین بہ نسبت بہیڑ کے بکری کی تعداد کم زیادہ ہو جاتی ہی بلحاظ ملک میدان اور پہاڑ کی یعنی پہاڑ مین بکری بہت رکہتی

ہین اور میدانمین اسپیڈی زیادہ وہ لوگ جو بیابان کی متصل رہتی ہین یا دولتمند ہین شتر بہی رکہتی ہین جنگلی اونٹ کیتیر دی اور اسباب لادتی ہین شتر بچہ گان نر اکثر فروخت کردیتی ہین اور مادہ واسطی افزائش پیدایش کی رکہتی ہین عام خلق خر پر کار روائی باربرداری کرتی ہین قریب کل کے ہر گہر مین گہوڑا رکہتی ہین اور اکثر سگ تازی رکہنی کی بہی شوق ہے +

خوراک

جو درانی دولتمند ہین وہ ایران کیطرح چرب اور بہت مزہ دار پلاو اور گوشت بره کبابی اور مصالحہ کے ساتھہ پکا ہوا گوشت اور خمیری نان تنوری اور گوشت قدید اور قروت کہاتی ہین اور ملذ شربت بیتی ہین جو کسی کسی میوہ سی بنایا جاتا ہی بعضی انمین سی بہت مقوی اور اچھا ہوتا ہی عام مخلوق کی خورک نان گندم اور روغن زرد اور کبہی کبہی گوشت اور پنیر اور ساگ بہی کہاتی ہین اور جو بہت مفلس ہین وہ لوگ نان جو وملی اور دوغ یعنی لسی سی شکم پری کرلیتی ہین درانی بہت میوہ خور ہین جنگی سکونت مستقل ہے وہ عمدہ میوہ طرح طرح کی کہاتی ہین اور کوچی لوگونکو صرف خربوزہ میسر ہوتا ہی +

پوشاک

وہ لوگ جو شہرونمین رہتی اور اکثر ساکنان دیہات اور وہ بہی جو رہ چرائی والونمین سی دولتمند ہین ایسی پوشش رکہتی ہین جیساکہ ایرانکی لوگ یعنی بڑا عمامہ خوش وضع اور کلاہ اور قبا رنگین سینہ واز دراز تا بہ ساق اور انکی اوپر چوغہ حسب مقدور اعلی یا ادنی قسم کا اور شلوار فراخ قبا کی اوپر اور چوغہ کے نیچہ کمر بند اور تلوار وپیش قبض باندہتی عموما مروج ہی غریب درانی خصوصا رہ چرانی والی سر پر ٹوپی خراسانی وضع کی اور لانبا اور فراخ قمیص یعنی کورتہ آستین دراز والا معہ یا بلا چوغہ اور اکثر نیلہ رنگ کی فراخ شلوار جسمین خت سفید کی طرح لکیر ہوتی ہے متوسط درجہ کی لوگ اکثر جمعہ کی روز ہر ہفتہ مین ایکدفعہ اور بعضی دوسری اور تیسری جمعہ کو پوشاک بدلاتی ہین اور غریب وگلہ بان لوگونکو مہینون مین پوشاک کی شست وشوکی نوبت پہونچتی ہے مگر غسل سوای واجبیت مذہبی کی بہی ہر ہفتہ مین ایکدفعہ میلہ ادمی بہی کرتا ہے مگر بیابان والی شبان تا بہم سی پانی اس عادت سی مستثنی ہین +

قد و قامت و طرز وضع

اس قوم کی لوگ شکیل اور دراز قد اکثر گندم گون مایل بسرخی رنگ بعنادی چہرہ فراخ پیشانی وجیہہ جوان ہوتی ہین عموماً داڑھی یعنی ریش کی بال لانبی رکھتی ہین مگر نوخیز جوان اپنی ریش کترا یا کرتی ہین اور مدت تک بڑھنی نہین دیتی سب لوگ سر کے بال بیچ سی چھوٹی تک اوسترا سی منڈواتی ہین اور باقیماندہ کو بہی گردن تک کٹوا کر چھوٹا رکھتی ہین مگر بعضی بعضی سر کے بال لانبی رکھتی ہین خصوصاً چروائی لوگ نہین کٹواتی اور جہان تک ممکن ہو لانبی ہوتی ہین +

حال مذہب

کل قوم دُرانی اہل سنت جماعت دین دار مسلمان ہین کوئی گانو یا کوچی کسو بدون امام اور ملّان کی نہین ہوتا خواہ چھوٹا ہی ہو اونکی مشہور دینداری سی یہانتک یقین ہی کہ سوای شاخ اچکزئی کی شاید باقی دُرانی قوم اپنی نماز نہین چھوڑتی اور غالب ہی کہ بہت قلیل لوگ تارک نماز ہونگی اور ماہ مبارک رمضان کا روزہ ہر بالغ آدمی رکھتا ہی اور عمدہ خاصیت یہہ بہی ہی کہ دُرانی لوگ غیر مذہب کی آدمی کو ضرر رسانی سی اغماض کرجاتی ہین اور مفرط تعصب نہین رکھتی مگر اچکزئی جو اپنی دین کی احکام ضروریہ کی تعمیل نہین کرتے وہ ضرر رسان ہوجاتی ہین اور ملا اخوند لوگ اکثر تہیدست ہوتی ہین اور عام لوگونمین واعظ یا خطبہ استقلال کی ساتھہ کم پڑہ سکتے ہین علم فقہ کا دُرانی قوم مین کم ہے مگر قریب کل کے یہہ لوگ زبان فارسی بولتی اور سمجھتی ہین اور اونمین سے اکثر فارسی اور پشتو کی شعر یاد پڑہا کرتی ہین اصلی زبان اونکی پشتو ہی مگر بآواز سی

دستور شادی

جیسا کہ افغانونمین ہے ویسا ہی اس قوم مین بہی ہے اکثر جب کہ مرد (۱۸) یا (۲۰) سال کا ہو اور عورت (۱۴) یا (۱۶) برس کی تب شادی کیجاتی ہے اور منگنی یا شادی کردینا والدین کی اختیار مین ہے دُرانی عورت بہی نمازگذار اور دین دار ہوتی ہین اور شوہر زوجات سی بامروت پیش آتی ہین اور بعضی ہوشیار اور وفادار مونثات اپنی شوہرونکی گھر مین مختار کل ہوتی ہین اور اوسکو دانا سمجھتی ہین عورت اور مرد اکثر ایک جگہہ کہاتی اور گذارہ کرتی ہین مگر جب کوئی غیر شخص یا مہمان آوی تو الگ رہتی ہین +

عادات معمولی

اس قوم کی اکثر مرد حجرہ - یا مہمانخانہ یا مسجد مین جمع رہتی ہین اور اوسجگہہ کر مسجد مین: حقہ پیتی یا نسوار چڑہاتی ہین یا اپنی زراعت اور مویشی کی باتین کرتی ہین اور نیز امیر اور سردار لوگونکی اعمال اور کابل کے حالات وغیرہ اذکار اور ملک کی حال کی باتین کرتی ہین شکار کی شوق بہی بہت ہی اور کہیل بہی بہت قسم کی کہیلتی ہین قریب ہر شام اتن ناچ ناچتی ہین اور سوای گانی اور قصہ اور باتین کرنیکی کبہی جمع نہین ہوتی اس سی پایا جاتا ہے کہ درانی خوش باش لوگ ہوتی ہین +

مہمان نوازی

یہہ لوگ بہت مہمان نواز ہین ہر اجنبی شخص کو دیکہنی سی اور مہمان بانی سی خوش ہوتی ہین اور کوچی لوگ وات مین گرچہ دیرہ اونکا بہت غریب ہوتا ہم بندوبست مہمان داری ہمیشہ رکہتی ہین اور سب سی بڑا سردار اور ملک بہی بیگانہ مہمان کو کہانہ اور جگہہ دینی سی معاف نہین ہے اکثر گانو مین مسافر لوگ مسجد اور حجرہ کو جاتی ہین اور عام وقت مین پہلا شخص جو اوس مسافر کو ملتا ہی وہ ہی میزبان ہوتا ہی مگر گرانی نرخ کی وقت یا جملہ لوگ بانٹ کر مسافرون کو کہانہ دیتی ہین یا جسکی نوبت مہمانداری کی ہو وہ دیتا ہی روغن زرد اور لسی روٹی کی ساتہہ اکثر دیتی ہین اور گوشت و شوربا بہی ملتا ہی بشرطیکہ گانو مین گوسفند حلال ہوا ہو اگر گانو کی بیچ کسی گہر مین خیرات یا ضیافت ہو تو مہمان بہی اوسمین بولایا جاتا ہی اور دوست کیطرح شمار ہوتا ہی جس وقت رات کو آرام کرنا چاہی تو وہ میزبان بچہاونا وغیرہ سامان دیتا ہی یہہ مہمان نوازی سب لوگون کی واسطی ہوتی ہے نہ صرف افغان اور مسلمان بلکہ ہندو مہمانونکی سد بہی دی جاتی ہے مگر اسکی ساتہہ اونمین لوٹ لینی کی عادت بہی ہی اور چونکہ درانی اکثر جای حکومت سی دور اور متفرق رہتی ہین اسواسطی اس بدعت کی روک کم ہوتی ہی خصوص جب ملک مین فساد اور بی انتظامی ہو تو لوٹیرونکی تعداد زیادہ ہو جاتی ہی مگر سب سی زیادہ راہزن اچک زئی ہین۔ درانی لوگ اپنی ملک کا بہت ناز اور فخر کرتی اور قندہار کا بہت ادب کرتی ہین اور کہتی ہین کہ ہماری مورثون اور بزرگان کا وہان گورستان

ہی نعش امیر درانیون کی اکثر دور دور سی قندہار مین دفن کیواسطی لیجاتی ہین یہہ لوگ سفر بہت تھوڑا کرتی ہین اور ہمیشہ اپنی گھر کا لحاظ اور شوق رکھتی ہین ہندوستان کو بہی سوداگری کیواسطی کم آتی ہین خانہ نشینی بہت پسند کرتے ہین ۰

شاخ اچک زئی

کی لوگ دیگر درانی قوم سی عادات مین بالکل فرق رکہتی ہین اسلئی اونکا بیان علیحدہ لکھا جاتا ہی اس شاخ کی تعداد کچھہ بہت نہین ہی اکثر روایاتونسی پانچ ہزار گھر معلوم ہوتا ہی مگر غالب ہی کہ چار ہزار سی زیادہ نہین ہوگا قریب کل کی سب لوگ مویشی داری اور رمہ چرائی کا کام کرتی ہین گرچہ قلیل پیشہ کاشتکاری کہتی ہین مگر کافی نہین ہے اونکی گوسفند ونکی رمی خواجہ امران اور توبہ کی پہاڑون پر گلہ شتران بیابان مین جو شورابک سی شمال اور مشرق کیطرف ہی چرتی ہین اونکی سردار یعنی خان اپنی قوم پر دیگر درانیہ سی زیادہ اختیار رکہتی ہین الا باوجود اختیار اپنی قوم سی لوٹنی کی شوق نہین نکال سکتی جو کوی مسافر اونکی ملک مین داخل ہوتا ہی اکثر لوٹا جاتا ہے اور اکثر رات کی وقت اپنی ہمسایہ لوگون کی ملک مین بارادہ ارتکاب چوری پہرتی ہین چوری مین ہوشیاری اور سرقہ بالجبر مین دلاوری اونکا بڑا وصف ہی اور اپنی ہمراز مجمع مین جوان مرد آدمی ایسی کام اور وارداتونکی باتین کرتی ہین جسکا ارتکاب کیا ہو یا ارادہ ہو مگر انکا سرقہ بالجبر بمعہ قتل نہین ہوتا اونکی پوشاک ایسی ہی کہ جیسی دیگر گلہ بان درانی پہرتی ہین مگر زمستان مین تمام اونکی پوشش ٹوپی سی لیکر پای جامہ تک نمد سی بنتی ہی خوراک مین اکثر گوسفند اور بکریکا گوشت کام آتا ہی غلہ کم کہاتی ہین اور بیل اونکی پاس بہت کم ہین یہہ لوگ مہینون تک کپڑا نہین بدلاتی اور ریش کتری نہین جاتی سر کے بال لانبی اور بلا صفائی اور شانہ بگھڑی ہوی اور میلی رکہتی ہین آدمی بڑی مضبوط اور محنتی ہوتی ہین مزاج اونکا سخت ہی مگر آپسمین بہت تکرار نہین کرتے مہمانداری نہین کرتی مسجدین نہین رکہتی اور نماز بہت کم پڑہتی ہین اور مذہبی احکام سی کم غرض رکہتی ہین اخوند بہت کم ہین اور جو ہین وہ اپنی گہر مین نماز پڑہتی ہین ان اعمال کی سبب سی درانی بمشکل اونکو اپنا ہمقوم سمجہتی ہین مگر یہہ لوگ اچھی سپاہی ہوتی ہین ۰

حال افغانان ملتانے

واضح ہوکہ جو ابدالی افغان نواح قندہار سی اکر ملتان مین آباد ہوئی تہی اونکی اولاد کو اب ہماری عصر مین صرف مجمعاً ملتانی پٹہان یا افغان کہتی ہین گو شکمی نام خیل اور زائی کی بدستور باقی ہین اور تاریخ آمد لوگون کے ملتانمین آنی کی ٹہیک نہین معلوم ہوتی مگر اس قوم کی واقعات کی مقابلہ کرنے سی غالب یقین یہہ ہے کہ زیادہ تر آمد اور استقلال انکا ملتانمین بعہد سلطنت عالمگیر اورنگ زیب اور شاہ عالم بادشاہان دہلی کے ہوا ہے جیسا کہ اوپر درج ہوچکا ہے جب شاہ حسین ابن مغدود قندہار سے پنجاب کیطرف آیا تو غالباً اوسکی ہمراہ ابدالی قوم کی بہت خاندان تہی اور پیچہی سی جبکہ میرویس قوم ہوتک غلزائی کی تسلط جنگجوی سی قوم ابدالی متفرق ہوئی تو اوس وقت سی ابدالی لوگ کچہہ ملتان کی طرف چلی آئی ایسی روایت ہی کہ ابدالیون سی پہلی ملتانمین تمن یعنی الوس جمند یا زمند افغانونکا آباد تہا جب ابدالی خانہ کوچ ملتان کی نواح مین پہونچی تو اونہون نے بمقام رنگپور کہیریان والہ اقامت کی اور معاش اپنی بعضی تجارت سی اور بعضی کرایہ کشی سی جیسا کہ پوندہ لوگون کا دستور ہی بہم پہونچاتی تہی مگر شاہ حسین کے خاندان کو دربار شاہی سی جہت گذارہ کچہہ منصب عطا ہوا تہا اگرچہ اوس عہد مین ہر شاخ ابدالی آمدہ ملتان کی خان اور ملک علیحدہ علیحدہ تہی جیسا کہ سدوزئی کا علیحدہ اور علیزئی کا جدا خان تہی اوراسیطرح بادوزئی وغیرہ کا حال بہی تہا مگر سرگروہ اور ان سب کی خان خیل اولاد شاہ حسین مغدود خیل تہے جب ابدالیون نے کچہہ استقلال اور جمعیت پیدا کرلی تو قوم جمند سی بتکرار زراعت تلفی نزاع برپا ہوکر نوبت کشت وخون تک پہونچی آخرالامر ان ہر دو قوم کی درمیان جنگ شدید واقع ہوا اس لڑائی مین ابدالیون نے الوس جمند پر فتح پائی اکثر مردان قوم جمند مارے گئے اور باقیماندہ کو ملتان سی بیدخل کرکے شہر ملتان پر ابدالیون نے قبضہ کرلیا جب اس واردات سنگین کی اطلاع دربار شاہ دہلی مین پہونچی تو وہان سی بہت سخت ناراضگی کی ساتہہ حکم اخراج قوم ابدالی کا ملتانسی ہندوستانکو صادر ہوا یہہ خبر پاکر ابدالی حیران ہوئی اور اہل جرگہ کا اس مشورہ پر اتفاق ہوا کہ جملہ خان اور ملک ہماری قوم کے دہلی مین بادشاہ کی حضور حاضر ہوکر استدعای عفو جرائم اور عذر قصور

کرین شاید کسی طرح نائرہ غضب بادشاہ اطفا، پاکر آل وعیال ہماری قوم کی خرابی سی محفوظ رہین چنانچہ تین سو کس اشخاص کی قریب خانان ومعتبران اس قوم نے بطور خود دہلی مین پہونچکر بادشاہ کی حضور مین عرض استعفاء قصورات کی کری اور وقوع اس جرم کا اول قوم جمند کیطرف سی ظاہر کیا بعد سماعت حال بادشاہ اس قدر نرم ہوا کہ تعرض اونکی آل وعیال سی موقوف رکھکر جملہ خوانین ومعتبران ابدالی کو تاحکم ثانی قید رہنی کا ارشاد فرمایا جب دکہن کی ملک مین قوم مرہٹہ وغیرہ نے بغاوت کرکے کئی دفعہ فوج شاہی کو پس پا کر دیا تب قیدیان ابدالی نی قیدخانہ سی درخواست تفویض خدمات دکہن بادشاہ کی حضور بہیجی جو بنظر ضرورت وقت منظور ہو کر ہمراہ فوج متعینہ ابدالی لوگ بہی اس خدمت پر مامور ہوی اور جنگ دکہن مین نمایان ابدالی سی ایسی نمایان خدمت اور شایان تردد بظہور آیا کہ خاطر بادشاہ اونسی خوش ہو کر بعطای خلعت وجاگیر ملتانکو رخصت کئی گئی اوس دنسی یہہ لوگ مستقل زمیندار اور جاگیردار نواح ملتان کے ہوی ازانجملہ شاہ حسین کی اولاد مین سی **شجاع خان** نے شجاع آباد آباد کیا اور یہہ ہی خاندان سب افغانان ملتانی کی خان خیل ہے جب خداوند کریم کو بیدخلی اس قوم کی ملتان سی منظور ہوئی تو **نواب مظفر خان** کی عہد مین جو معتبر مشہور نواب ملتان کا تہا اور شجرہ نسب اونکا اوپر درج ہو چکا ہے **رنجیت سنگہ** والی لاہور نے ملتان پر تسلط کیا اور نواب مظفر خان شہید ہو گیا تو سمت ۱۸۷۵ بکرمی کو ملتان قبضہ سکہان مین آیا جو افغانان ملتانی قتل سکہان سی بچ رہی وہ ملتانسی بیدخل ہو کر **نواب محمد خان** بہادر خیل سدوزئی کی طرف منکیرہ وبہکر کے جانب چلی آئی اور جب منکیرہ رنجیت سنگہ نی لیا تو دیرہ جات مین خصوص دیرہ اسمعیل خان مین آکر آباد ہوئی اور تا ہذا الیوم اکثر دیرہ اسمعیل خان مین آباد مین اور نواب مظفر خان کی اولاد مین سی احمد علیخان اور **نواب عبد المجید خان** بمقام لاہور موجود مین

ذکر خاندان نواب محمد خان

یہہ خاندان قوم سدوزئی شاخ بہادر خیل سی ہی گرچہ اول جمندون کی لڑائی اور ملتان کی فتح کی وقت **صحبت خان** مورث اعلی نواب محمد خان ایک معتبر اور عزت دار خان تہا مگر **یار محمد خان** معروف یارا خان باپ نواب محمد خان شخص غریب اور کم دولت تہا نواب محمد خان ابتدا مین کار رنجات

کرتا تہا بعد اوسکے چند عرصہ سرکار بہاولپور مین نوکر رہا اور وہانسی چہوڑکر بمشاہرہ شصت روپیہ نواب
حاجی مظفرخان صوبہ ملتان کی پاس ملازم رہا کہتی ہین کہ پہلی تیس روپیہ ماہواری تنخواہ تہی اور پہر ساٹہہ پر
ہوا اگرچہ عزت بہت تہی چند عرصہ کی بعد اپنی لیاقت جبلی سی نواب محمد خان ہمراہی گروہ افغانان ملتانی
کمر ہمت باندہکر فتوحات ملک کے درپی ہوا اول قلعہ مونڈہ کو فتح بعدش آہستہ آہستہ اکثر علاقہ تہل اور کہی
لیہ و بکہر وغیرہ مفتوح کرکے استقلال کافی بہم پہونچایا اوس عہد مین شہر لیہ جو جای حاکم نشین علاقہ تہل کا
تہا بہ قبضہ عبدالنبی خان سرایی کی تہا نواب محمد خان نے جب حملہ کیا تو محمد عارف خان پسر عبدالنبی خان
نی افغانان ملتانی کو اول حملہ مین پسپا کردیا مگر اتفاقاً جب محمد عارف گولی بندوق کے لگنی سے
مرگیا تو عین شکست کیوقت افغان لوگ عنان فتح کو ادہر پہیرا کر شہر لیہ پر قابض ہوگئی نواب محمد خان نے جب
جب اسقدر علاقہ جات فتح کرلیئے تو شاہ زمان ابن تیمور شاہ سدوزئی والی افغانستان سے
خطاب نوابی اور القاب شاہ نواز خان حاصل کرکے محمد خان کے اسم سے مشہور ہوا یہ نواب محمد خان
ہوا الوہ قلعہ منکیرہ کو تعمیر کراکر اپنی بود و باش اور جای حکومت کیواسطے اوس جگہہ کو پسند کیا سنہ ۱۸۲۱ء مین
رنجیت سنگہ نے قلعہ منکیرا وغیرہ علاقہ دواب نواب محمد خان سے لیکر ملک ڈیرہ اسمعیل خان مغربی کنارہ
دریای سندہ اوسکو چہوڑدیا اور پہر بہی وہ نواب رہا اور مغربی جانب اوسنی علاقہ دامان و مروت و عیسی خیل
وغیرہ مفتوح کرلئے مگر علاقہ بنون سے اوسکی فوج نے شکست کہائی نواب محمد خان اولاد پسری
نہین رکہتا تہا اوسنی اپنی زندگی مین حافظ احمد خان ولد حاجی عبدالرحمن خان جو داماد نواب
صاحب کا تہا اور نواب محمد خان کی دختر سے عبدالصمد خان حافظ احمد خان کا خورد سال بیٹا تہا اس رشتہ
کے سبب سے اور اس امید پر کہ یہ ریاست میری دخترزادہ کو پہونچی گی حافظ احمد خان کو ولیعہد بنایا بعد وفات
اونکے نواب حافظ احمد خان بہی صاحب ہمت سردار ہوگذرا ہی عبدالصمد خان اوسکا بیٹا لاولد مرگیا
اور نواب محمد خان کا ارادہ پورا نہوا بعد وفات حافظ احمد خان کے اوسکی فرزندون سی جو دوسری بی بی
سی تہی نواب شیر محمد خان جانشین اپنے باپ کا ہوا اوسکی وقت ماہ ساون سمت ۱۸۹۳ بکرم کو کنور
نونہال سنگہ نے ڈیرہ اسمعیل خان کو معہ علاقجات متعلقہ خالصہ سرکار کی نواب شیر محمد خان کو

شصت ہزار سالانہ کی جاگیر عطا کری بعد وفات نواب شیر محمد خان کے اونکا خلف نواب محمد سرفراز خان نواب ہوا جو اتبک دیرہ اسمعیل خان مین بخطاب قدیم نوابی موجود اور صاحب عزت سے ہین اور نواب محمد خان کے برادر زادون مین سے حیات اللہ خان سدوزئی بہی موجود ہے +

علی زئی

کے خاندان سے نواب فوجدار خان گورنمنٹ انگریزی کی عنایت سے اب بخطاب نوابی ممتاز رہا ہے جب قوم ابدالی کے لوگون نے ملتان پر دخل کیا تو اوسوقت عیسی خان ابن علی محمد خان جد اعلی فوجدار خان کا اپنی قوم مین معتبر آدمی تہا بعدہ شہ خدایار خان جد حقیقی نواب فوجدار خان کا نواب شجاع اور مظفر خان والی ملتان کی سرکار مین صاحب عزت ملازم تہا مگر جب رنجیت سنگہ نے ملتان فتح کیا تو ابدالی قوم کے لوگون مین سخت صدمہ اور تفرقہ نے اثر کیا بہت خاندان تباہ ہوگئے تب حیثیت اس خاندان کی بہی مثل حیثیت قدیمہ نرہی فوجدار خان چند عرصہ بعہدہ جمعداری نواب شیر محمد خان سدوزئی کی سرکار مین مع برادری عاشق محمد خان علی زئی ملازم رہا اور جب ضلع دیرہ اسمعیلخان خالصہ سرکار سکہان ہوا اور بعد جلاوطنی الہداد خان ٹانک والہ کی ٹانک عاشق محمد خان علی زئی اور محمد پایندہ خان خواجکزئی و حیات اللہ خان سدوزئی کو جاگیر مین ملا تب اون خوانین کی جانب سے چند عرصہ ٹانک کے قلعہ مین فوجدار خان مقرر رہا اور پہر دیوان لکہی مل ناظم اور مستاجر دیرہ اسمعیل خان کے پاس ملازم ہوکر اوسکی جانب سے چند عرصہ کارداری علاقہ مروت پر بہی مقرر رہا سابہر بحث سے شورش ملتان کیوقت ۱۸۴۸ء مین کرنیل سر ہربرٹ اڈوارڈس صاحب کے ہمرکاب ہوکر نمایان خدمت بجالایا اور ہر طرح سے خیر خواہ سرکار انگریزی رہا اس خدمت کے صلہ مین سرکار سے اوسکو القاب خان بہادری مع جاگیر اور پنشن کثیر عطا ہوا اور جب کابل مین اوپر کام سفارت بہیجا گیا تو اسنے اچہی خدمت کری بعد واپسی از کابل گورنمنٹ انگریزی نے خوشنود ہوکر کے خطاب نوابی عطا فرمایا اور جاگیر دوام کیواسطے معاف ہوئی آنریری مجسٹریٹ کا کام بہی کچہہ اونکی تفویض ہے اور نہایت عقلمند آدمی ہے +

غلام حسن خان علی زئی بھی

اسی خاندان سے ہی انکا باپ عاشق محمد خان ایک دلاور اور رشید ہوا امیر فتح خان ٹوانہ کے ہاتھ سے مارا گیا ملک حسن خان
نے ۱۸۵۷ء کو بوقت بغاوت ہندوستان ایک رجمنٹ سواران کی سرداری میں بہت اچھی خدمات سرکار انگریزی بجا
لایا دلاور اور راست باز کم گو نیک سیرت آدمی ہے سرکار کی جانب سے سفیر ہو کر کابل میں گیا اور چند سال کے بعد ۱۸۶۴ء
کو واپس آیا گورنمنٹ کو انکی خدمات منظور خاطر ہیں ۱۸۷۷ء میں بلحاظ خدمتگذاری خاندانی خطاب نوابی عطا ہوا +

خاندان خودکہ

یہہ خاندان قوم سدوزئی سے خواجہ خضر کے بڑے بیٹے خداداد سلطان کی اولاد سے ہے اور چونکہ خداداد
کو افغان اپنی روزمرہ میں خداکی کہتے تھے اسواسطے اوسکی اولاد مشہور خودکہ ہوئی ملتانی پٹھانون میں اس خاندان کا نظام خان
خودکہ ایک معتبر آدمی ہے جو فی الحال نواب بہاولپور کی سرکار میں معزز نوکر ہے اور اوسکی فرزند ڈیرہ اسمعیلخان میں سکونت پذیر

خاکوانی

اس شاخ میں سے غلام سرور خان خاکوانی ڈیرہ اسمعیلخان میں ایک عزتدار شخص ہے اور اوسکا فرزند عطا محمد خان بہت نیکبخت اور خداترس کارگذار ہے

علاوہ انکی

اور بھی چند گھر ابدالیون کے ڈیرہ اسمعیلخان میں ہیں مگر قابل ذکر کوئی نہیں ہے جملہ اس علاقہ میں قریب ۸ گھر اس قوم کی ہونگے

پوشش اور طرز وضع

ملتانی افغانون کی مطلق مغربی افغانستان کے ابدالیون سے مختلف ہے انکی سر پر اکثر سفید تین چار گز کی چھوٹی دستار
لانبی بال سر کے بکھری ہوئی شانہ سے نیچے تک اور شملہ کھلا ہوا قمیص جسکی آستین اکثر چنی ہوئی ہوتی ہین شلوار
رنگدار اور گھیردار مگر پوینچہ تنگ اکثر عیاش لوگ گلبدن کے پہنتے ہین اور جنکو ناز کا خیال ہو وہ ریشم اور سوت
ملا ہوا صوفی گلبدن وضع نافرمانی رنگ کے پارچے مستعمل کرتے ہین اور بعضی ثقہ آدمی سفید لٹھہ کی شلوار رکھتے ہین
پاؤن مین جوتی تلہ دار اور نازک پاپوش اکثر ہوتی ہے بدن اور پارچات کو ظاہری آلائش سے صاف رکھتے ہین گو
بعضے نیکبخت حلیم اور بردبار بھی ہوتی ہین مگر اکثر مدمغ اور خودپسند خوشامد طلب ظاہر پرست زود رنج کینہ ور

نوخیز جوان عیاشی کی طرف مایل آرام طلب و کاہل مزاج ہوتی ہین مگر سپاہگری کی وقت پہ محنت کرتے ہین اور اچھی سپاہی آزمودہ کار ہوتے ہین عمر رسیدہ آدمی نماز گذار اور تسبیح خوان ہوتی ہین اپنی وطن اور گہر کو نہین چہوڑنا چاہتی اپنی قوم پہ دوسری کی جاہ و حشم اور بہادی کو اچھی نظر سی نہین دیکھتی خود ستائی کو اپنے زبان سی بہی عیب نہین سمجھتی دوست کی ساتہہ مروت کرتے ہین ؛

شجرہ نسب ترین ابن شرجنون

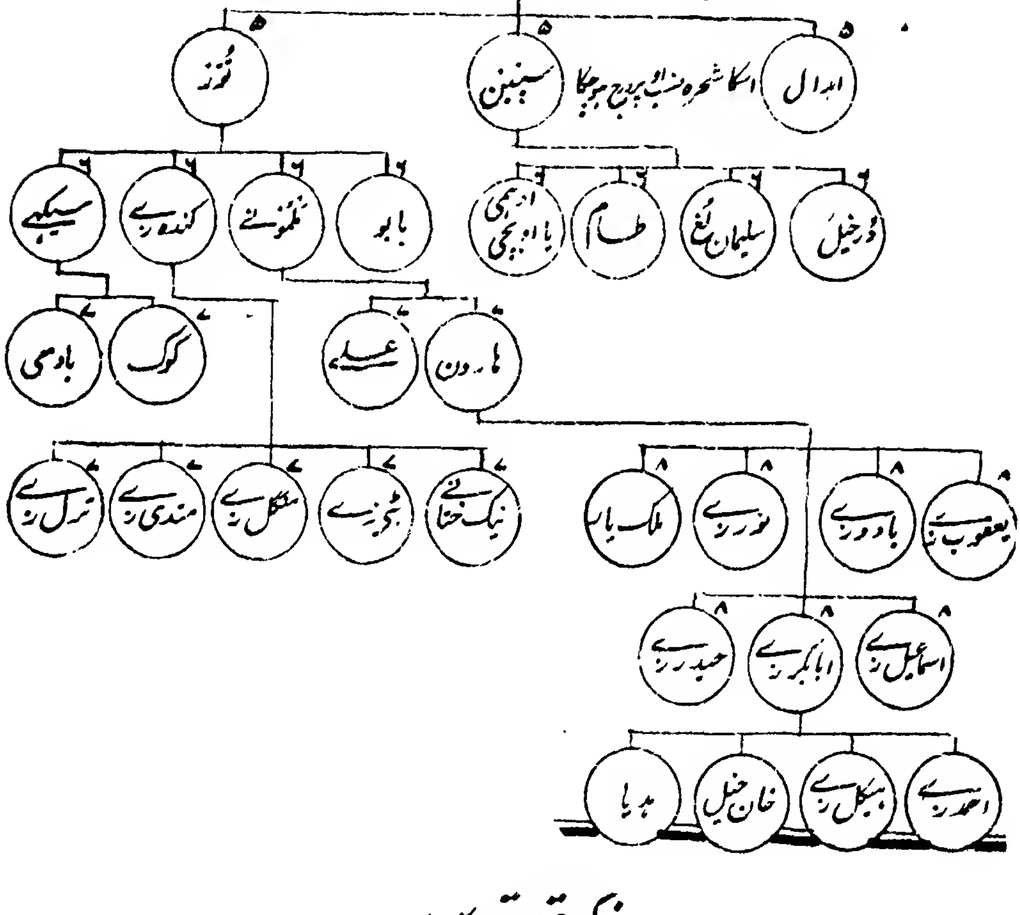

ذکر قوم ترین

شجرہ نسب دیکہنی سے معلوم ہوگا کہ ابدال جسکی نسل سے قوم درانی ہے وہ بھی ترین کا بیٹا تھا مگر اوسکی اولاد بقوم ابدالی اور درانی تسمیہ پاکر علحدہ سمجہی گئی باقیماندہ دو پسران ترین کی اولاد اپنی موروثی

اسم ترین سی مشہور ہی اور یہہ قوم ان دو پسران کی نسل اپنی اپنے مورث کی اسم سے دو بڑی شاخ مین تقسیم ہوتی ہے ایک تور ترین دوسرا اسپین ترین اور بھران و نو شاخون سی کئی چھوٹی شاخین نکلتے ہین جنکی تفصیل شجرہ نسب سی معلوم ہوگی +

تور ترین

ملک پشین مین رہتی ہین یہہ علاقہ درانی کے ملک سی جنوب کی جانب بفاصلہ کوہ واقع ہے اسکی مغرب علاقہ شوراوک یا شوراوک ایک ملک قوم بڑیچ اور جنوب کیطرف ملک شال اور اوسمین کوہ تکتو حد فاصل ہے ملک پشین طول مین قریب اسی میل کی ہے شمال مایل مشرق جنوب مایل مشرق تک اور سی چوڑی جگہہ چالیس میل ہوگی پشین ملک سی ایک علاقہ قوم بڑیچ سی اونچا ہی اور سطح اسکی شوراوک سی زیادہ ناہموار مگر آباد اوس سی زیادہ ہی قلبہ رانی کیواسطی نرگاو زیادہ کام آتے ہین بہ نسبت شترونکی اگرچہ شتر بھی قلبہ مین جوتی جاتے ہین اور شترونکی گلے بھی بہت ہین اکثر لوگ قلبہ رانی اور زمینداری سی معاش حاصل کرتے ہین مگر اونکی تعداد بھی بہت ہی جو قندہار اور ملک سندہ کی مابین سوداگری کا کام کرتے ہین قوم تور ترین کا دستور کچہہ درانیون سی ملتا ہی اور اونکی خان درانی سردارون سی مطابقت رکھتے ہین۔ والی کابل اور حاکم قندہار پہلی اس سی کچہہ غرض نہین رکھتا تہا بجز لینی سواران مقررہ واسطی بجا آوری خدمات ریاست جو بعوض کلنگ لئی جاتے ہین اور کبھی کبھی اونکی خان دربار مین بھی طلب کئی جاتی تہے کل تعداد سکنائی ملک پشین کی تخمیناً دس ہزار گھر ہونگی بہت سید اس علاقہ مین رہتی ہین اور سیدان پشین کا تجارت مین صاحب ہمت سوداگر مشہور ہین پشین مین سوای قوم تور ترین اور سید اور کاکڑ ہمسایہ اور کوئی قوم آباد نہین ہی اونمین سی تور ترین کی تعداد چھہ ہزار گھر تخمیناً مشہور ہی +

سپین ترین

لی چار شاخین ہین اور تور ترین سی تعداد مین کم ہین یہہ لوگ **وادی موسوم ترور تل چوتیالی** کی میدان مین آباد ہین اس ملک اور تور ترین کی ملک کی مابین کچہہ کاکڑ کا ملک واقع ہی انکا دستور تور ترین سی موافق

ہے مگر کچھہ کاکڑ کی قوم سے بھی ملتا جلتا ہے یہ شاخ کاشتکاری زراعت اور گلہ بانی مین بحصہ مساوی منقسم ہے آدمی تنومند اور مضبوط ہوتے مین **ریاست** ہر دو قوم تور اور سپین ترین کی باوجود فاصلہ ایک ہی خان سے متعلق ہے ریاست ہائے دو خاندان ریاست قوم تور ترین کی شاخ ہیتی زی مین چلا آتا ہے اسکا ثبوت ایک پرانی مثل مشہور سے جو زبان پشتو مین قدیم سے چلی آتی ہے ملتا ہے اور وہ یہ ہے ؛

مثل پشتو

خانی دہ پہ دوہ کورہ　　پہ لوہانی کش پہ کتے دہ　　پہ ترین کش پہ بٹے دہ

یعنی خانی دو گھرون پر ہے قوم نوحانی جو لودی کی نسل سے ہے اوسمین کتی خیل اور ترین مین بٹی زی پر ہے تحقیقات سے اس پشتو کے مقولہ کا ثبوت ملتا ہے تا حال ہر دو قوم ترین مین ایک ہی خان ہوتا ہے اور وہ سال بسال سپین ترین کے ملک مین بھی جاتا ہے واسطے فراہمی تلنگ اور اگر نوکری پر کوئی نہ جانا چاہے تو اوس سے عوضانہ نوکری مین روپیہ وصول کیا جاتا ہے اور جب ریاست کابل مین بد انتظامی اور فساد ہو تو اونمین بھی خودسری اثر کرتی ہے اور سوای فساد کے بھی صرف برای نام رعیت سمجھی جاتی ہے - فی الحال ملا تخت پشین سے حاکم قندھار نقد روپیہ مشخصہ لیتا ہے پشین ترین کی سرسبز علاقہ سکونت ملحقہ مین ژورزہ جو وادی اوپر کی طرف سے کوہ چشپر کے نزدیک سے شروع ہوتا ہے اور پہاڑ کے بیچ ذرہ تنگ ہے مگر نیچے فراخ ہوتا جاتا ہے اسقدر کہ جسمین آبادی ہو سکتی ہے اور اسکے بیچ دو برس کا نو بھی مین تل اس سے بھی فراخ ہے اور میدان بوری اور چپالی کا اوسکے ساتھ ملتی ہین تل اور چپالی کی زمین موافق سیوی کی معلوم ہوتی ہے مگر موسم سیوی سے اچھا ہے ؛

ذکر قوم شیرانی

شجرہ نسب شیرانی بن شرخبون بن سٹربن

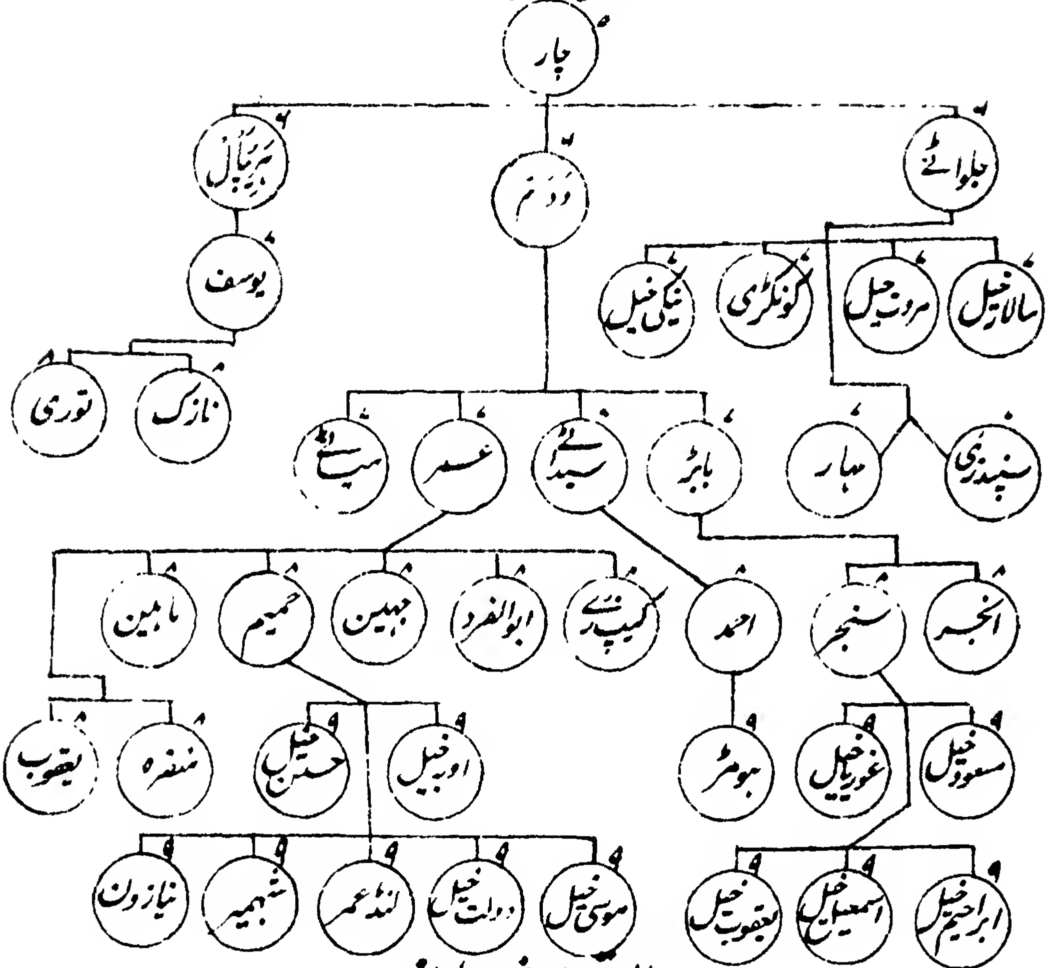

حال قوم شیرانی

یعنی مین کہ شیرانی دختر زادہ کاکڑ کاتہا اوسکی والدہ فوت ہوگئی اور باپ نی دوسری عورت سی نکاح کیا جس سے اور بیٹی پیدا ہوئی شیرانی چاہتا تہا کہ دستار مختاری میری ہو مگر ترین جو اوس پہلی عورت سی بڑا فرزند تہا مانع ہوا اسبات پر شیرانی نی اپنے باپ اور بہایون سی رنج ہوکر پیغام کاکڑ کی طرف جو مادری اوسکا تہا اس مضمون سی بہیجا کہ مین یہان تنگ ہون اگر ایجاؤ - کاکڑ یہ خبر سنکر معہ چند اپنے

ذ زندون کے شرجنون کے گھر آیا اور کہا کہ تم شیرانی کو میرے ساتھہ جانے دو کہ میری فرزندون کی ساتھ
تربیت پاویگا شرجنون اس بات پر راضی نہین ہوتا تہا جب مبالغہ حد سی گذرا اور شیرانی کو بھی جانے کے ارادہ
مین مستعد پایا تب ترین نے غصہ ہوکر باپ سی کہا کہ شیرانی کو کاکڑ کے ساتھہ جانے دیو اگر وہ ایک نہوا
تو کیا ہوگا آخر کاکڑ شیرانی کو اپنے ہمراہ لایا اور شیرانی نے عہد کیا کہ مین یا میری اولاد کبھی شرجنی
نہین کہلاویگی اور اس عہد کے ساتھہ اپنی جد مادری کی خاندان غرغشتی کے شامل ہوا کہ تاہنوز
اگر سٹربن اور غورغشت کی باہم امتیاز ہو تو شیرانی لوگ داخل ولس غورغشتی سمجھے جاتے ہین شجرہ
نسب دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ جلوانی اور ہریپال اور بابڑ وغیرہ شاخین بھی شیرانی کے
نسل سے ہین مگر انہون نے علحدہ نام پیدا کیا اب صرف مسے حمیم بن عمر ابن ودم کی ہفت پسرون
کی اولاد شیرانی کہلاتی ہے کہ تفصیل اونکی کرسی نامہ مین درج ہے یہہ قوم زمری لوگ کی شمال کی طرف
پہاڑ مین رہتی ہی اور قوم وزیری اونکی شمال مین درہ گومل سی شمالی طرف رہتی ہے اور مغرب علاقہ
ژوب وغیرہ ملک کاکڑ مندوخیل کا ہے اونکے ملک کا اکثر حصہ تخت سلیمان کی اونچی پہاڑ مین واقع ہے
انکا پہاڑ بہت سخت ہی یہہ قوم چھوٹی چھوٹی دیہات بیس چالیس گھر والہ مین وادی اور پہاڑ کی نشیب
مین پھیلے ہوئی ہی اور اکثر اپنے گھر پہاڑ مین کھود کر بناتے ہین اور تین طرف دیوار تعمیر کرکے سقف ڈالتے
ہین اور ہر گھر مین ایک کوٹھا اور ایک دروازہ ہی جو رات کو کانٹے دار درخت کی شاخ سی بند کیا جاتا ہے
جاڑے کے موسم مین بطور کچھہ روک سردی کی دروازہ سی نہین ہی سیاہ دری اوپر لیکر اور
اپنا لنبا چوغہ بطور پوستین جو بہیڑ کی چمڑے سی بنتا ہے اوہڑ کر سو جاتے ہین اونکی پہاڑ مین جو
درخت ہین اونسی بہت قسم کی لکڑی ملسکتی ہے اور اکثر شیرانی لوگ تیر اور بلہ فروخت کی واسطے کلاچی
اور دیرہ اسمعیل خان کیطرف لاتے ہین اور اپنی گھرون مین یودار کی لکڑی سی روشنی کیا کرتے ہین
جسکی دہوئین سی اونکی گھر اور پوشاک بلکہ چہرہ بہی سیاہی مایل ہوجاتے ہین شیرانی اکثر میانہ قد اور
متوسط اندام مگر مضبوط اور چالاک ہوتے ہین عام شیرانی لوگ کی پوشاک یہہ ہی کہ موٹے کپڑے کی شلوار
اور ایک کمبل اپنے کاندہے پر رکہی ہوئی اور گائے کی خام چمڑا کی چپلی پانوئین رکھتے ہین اور یہہ پوشاک

پوری ہوتی ہی جب اونکی سر پر سفید کپڑہ کے تین چار گز دستار ڈھیلی طرح سی پیٹی جاوے اور بعضی لوگ
ہیرہ دار شلوار اور چین دار خلقہ بھی پہیرتے ہین سب سی دولتمند کی پوشاک بھی اس سی کچھہ بہت تحفہ نہیں
ہی جو ملک مین وہ اپنی پوشش کو بہت تحفہ سمجھتے ہین کیونکہ وہ ملتان کا ریشم بھی پہیرتے ہین اس قوم
کی خوراک اکثر مکی کی روٹی اور مکھن اور قروت ہی گندم کی روٹی صرف ضیافت مین پکائی جاتی ہی گوشت اکثر
بھیڑی کا کہانی مین آتا ہی مگر جب بیل یا گائی بیمار وغیرہ صدمہ سی قریب المرگ ہو تو اوسکو بھی ذبح کرکی کھاجا
ہین درخت زیتون کا ثمر تازہ اور سوکھا ہوا بھی پانی مین ابال کر کھاتی ہین جنگلی انار اور چلغوزہ۔
اور دیگر اقسام کا پھل جو اپنی پہاڑ مین پیدا ہوتی ہین کہائی جاتی ہین شیرانی لوگ نا وقت شادی کرتی ہیں
یعنی عمر پوری کر کے شادی کی دستور مین شیرانی اور دیگر افغانون کی بیچ ایک عمدہ فرق ہی کہ شیرانی
لوگ اپنی دختر کی معاوضہ مین داماد سی روپیہ نہین لیتی بلکہ اپنی گہر سی حسب توفیق شادی کی وقت داماد او
دختر کو کچھہ دیا جاتا ہی عورات صرف گھر کا کام کرتی ہین اور فصل درو کرنے مین مدد دیتی ہین شیرانیون مین
روپیہ نقد کم ہی کیونکہ وہ خرید فروخت مین ایک جنس دوسری جنس سی اکثر بدلا لیتی ہین اونمین کوئی نوکر یا
غلام نہین ہے اور دستکار بھی کوئی قلیل ہے قریب بیس کس ہندو اونمین دوکان رکھتی ہین اور دانہ
اور پارچہ اور قند سیاہ اور تمباکو اور روغن زرد اور بعض سب سی ارزان چیزین جو میدان مین ملتی ہین
وہ دوکاندار رکھتی ہین نجار اور آہنگر اور باولی دامان سی آئی ہین شیرانیون کی کاشتکاری اکثر وادیون
مین ہے بعضے نشیب جگہہ پہاڑ مین - بلا سیرابی زراعت ہوسکتی ہے مگر باقی زمینات کو پہاڑی نالون
او بند دیگر سیراب کرتی ہین سوائی خان اور ملان اخوند کی سب قوم کی لوگ اپنی ہاتہہ سی کام کرتی ہین اکثر زمین
دو فصلی ہی خریف مین چاول اور مکی اور تمباکو پیدا ہوتا ہی سرد ملک کی تاثیر کی سبب سی تمباکو
ربیع کے ساتھہ نہین ہو سکتا اور جب خریف کی زراعت درو ہوئی تو گندم اور جو کاشت کئی جاتی ہین
جو گرم موسم کی شروع مین درو کرتی ہین اکثر لوگ جو مویشی رکھنی والی ہین اونکی مال مویشی زیادہ تر بیل
اور گائی ہین مگر بعضی مالدار جو پہاڑ کی سر پر بہیل گئی ہین وہ بہیڑی اور بکری کی اجڑ رکہتی ہین شیرانیون
کے بیل بہت چھوٹی ہوتی ہین عموماً سیاہ رنگ کی اور اونچا نشانہ یعنی گٹ نہین ہوتی اور بعضی آدمی کہدہ

بھی رکھتی ہین مگر خچر اور گائوین اور شتر نہین رکھتی تمام شیرانی کی ملک مین بہیڑ کہوڑی شکل سی پیدا ہوتے
ہین شیرانی لوگ اپنی خان کو نیکہ کہتی ہین جسکا معنی اور مراد پشتو کی زبان مین (دادا یعنی جد) ہی نیکہ کا
اختیار قوم پر بہت ہی اور اپنی زمینات بھی زیادہ رکھتا ہی اور لوگ حصہ پر اوسکی کاشتکاری کا کام
کرتے ہین اوسکا خانگی نوکر کوئی نہین ہی۔ جن لوگون کی پاس بہیڑی کی گلے ہین تو وہ سالانہ فی گلہ بہیڑ
کا ایک بچہ اور جسکے پاس بیل اور گائی بہت ہون اونسی ایک گوسالہ۔ خان لیتا ہی اس محصول کے وصول مین
کچھ زور درکار نہین ہی لوگ اپنی رضامندی سی دیتی ہین اور سمجھتی ہین کہ جو شخص دینی سی انکار کریگا اوسکی اوپر کچھ
بدبختی عاید ہوگی اگرچہ یہ لوگ اپنا دعوی جبر فیصلہ کر لیتی ہین مگر اصل مین نیکہ عدالت دینی والا ہے
جب اوسکی پاس مقدمہ پہونچی تو وہ فریقین کا بیان سنتا ہی اور پھر دعا مانگ کر نیک نیتی کے ساتھ مقدمہ
فیصلہ کرتا ہی اور اوسکا حکم ہمیشہ خدا پاک کی سزا کے خوف سی مانا جاتا ہی کیونکہ بزعم اون لوگونکی فیصلہ
اوسکا الہام ربانی سی سمجھا جاتا ہی شیرانی لوگ بھی چلویشتہ رکھتی ہین اور بعضی جگہ جو نیکہ کی سکونت سی
دور ہون وہان نیکہ کے حکم سی چلویشتہ بطور نایب نیکہ کام دیتا ہی شیرانی اپسمین تکرار کم کرتے ہین
ہر گانو مین ملان ہی جسکو دہم حصہ پیداوار سی عشر ملتا ہی ملان لوگ امامت مسجد کے سوای نکاح پڑہاتی ہین
اور لڑکون کو فرایض مذہبی سکہلاتی ہین مردہ کو غسل دینا اور کفن سیلنی کا کام بھی ملان اور اونکی مستورات
کرتی ہین شیرانی مین سی بہت سی لوگ قران شریف کا پڑھنا سیکھتے ہین مگر فارسی کوئی نہین سیکھتا
صرف ملان لوگ پشتو کا پڑھنا سیکھتے ہین جن کتابون مین اکثر مذہبی مسایل ہوتی ہین شیرانی لوگ نماز
اور روزہ رمضان عموما نہین ترک کرتی مگر حضوری دل سی عبادت کم ہوتی ہے جو لوگ پوندہ وغیرہ
انکی ملک کی راستی مغربی افغانستان اور دامان کو آتی جاتی ہین اونسی شیرانی لڑتے ہین مگر سب لوگ
قبول کرتے ہین کہ شیرانی کا عہد بے عیب ہے اور جو مسافر شیرانی کی قوم سی بدرقہ ہمراہ رکھتی ہون تو سلامت
کے ساتھ اونکی ملک سی گذر سکتے ہین جب شیرانی کسی مخالف قوم یا فرقہ سی لڑائی کرین تو نیکہ اونکی کمان
کرتا ہی اور لڑائی مین جانی سی پہلی سب لشکر شیرانی کا نیکہ کی دستار کے نیچی سی جسمین قرآن شریف
رکھکر دو آدمی ادہر اودہر سی اونچی پکڑ رکھتی ہین گذرتا ہی اور اسطرح پگڑی کے نیچے سے گذرنی پر اونکا

یہہ اعتقاد ہو جاتا ہی کہ غنیم کی بندوق یا تلوار سی زخمی ہونی یا ماری جانی کا خطرہ نہین رہا یہہ اعتقاد اوس نیکہ کی عزت اور بزرگی کی تسلیم کا اپنی قوم مین کافی ثبوت ہی شیرانیون کا ہتیار پتی دار بندوق اور تلوار ہی۔ مگر لوگ کہتی ہین کہ بہ نسبت تعداد مردمان کی ایک ثلث بندوق کم ہی الا تلوار قریب کل کے ہر ایک بالغ آدمی رکہتا ہی عموماً شیرانی کم آزار مخلوق ہی مگر بعضی گروہ سارق اور رہزن بھی ہین +

شاخ بابڑ

شجرہ نسب کی دیکہنی سی معلوم ہوگا کہ بابڑ بھی اصل مین شیرانی کی نسل سی تہا مگر اوسکی اولاد کی علحدہ نام پاکر اب مطلق اسم بابڑ سی مشہور ہی بابڑ لوگ میانخیل سی جنوب کی طرف رہتی ہین انکا مغربی حصہ سخت پہاڑی ملک ہی ایک وادی کو ہی کا وہان اونکی ملک مین پہونچا ہی اور اوس سی ایک پہاڑی نالہ نکلتا ہی جس سی سیرابی زمینات کی ہوتی ہی ایک راستہ اس وادی سی بھی مغربی افغانستان کو جاتا ہی مگر ایسا عام نہین جیسا کہ غوالیری یعنی گومل کا راستہ ہی کہتی ہین کہ قوم بابڑ سوای قوم استرانی کی باقی سب دامان کی افغانی اقوام سی پیچہی کوہ شیرانی سی نکلکر علاقہ چوہدوان مین آباد ہوئی بابڑ کی قوم سوداگری بہت کرتی ہی اور دامان کی قومون مین سی دولتمند اور آسودہ ہی بعضی انمین سی تین لاکہہ تک جمع رکہتی ہین جو اسملک کی لوگونمین اسقدر جمع والہ آدمی بڑا دولتمند سمجہا جاتا ہی اس قوم کی خان زیادہ اختیار رکہتی ہین اور بابڑ اکثر افغانی قومون سی نیک چلن شمار ہوتی ہین تیمور شاہ سدوزئی بادشاہ کابل کے وقت قوم بابڑ کا سردار عہدہ امین الملکی پر ممتاز ہوا تہا۔ بابڑ میدان کی رہنی والی تخمیناً قریب چار ہزار گہر کی ہونگی بڑا حصہ قوم بابڑ کا صحرا مین کوہ سلیمان کی پرلی طرف آباد ہی جنکی حد شیرانی کی ملک سی ملتی ہے بابڑ کا دستور شیرانیون سی موافق ہی سوای اونکی جو مشرقی حصہ مین رہتی ہین مغربی افغانستان مین بے بعضی جگہ بابڑ لوگ آباد ہین جیسا کہ خاص شہر قندہار مین چند گہر اور تیہ سوزنائی نواح قندہار متعلق ارغنداب مین چند دیہ بابڑ کی آباد ہین اور نواح کابل اور لوہ گر مین اور درہ کونڑ مین بہی کچہہ بابڑ آباد ہین مختلف روایات سی جو حاصل ہوی ہین ایسا قیاس ہوتا ہی کہ مغربی حصہ افغانستان کی متفرق جگہ رہنی والی بابڑون کی تعداد پانچ سو گہر سی زیادہ نہین ہوگی مگر اونکا تعلق اور راہ رسم مشرقی حصہ کی بابڑون سی بجز ہم قومی اور کچہہ نہین ہے +

شاخ ہریپال

ہریپال شیرانی کا بیرہ تھا شاخ کیپ خواہ کیپ زئی جو دوم کی نسل سے ہے وہ بھی ہریپال کے شامل و ملحق پہاڑی ملک میں درہ گومل سے جنوب علاقہ وانہ کے محاذ میں آباد ہیں اور دستور رواج میں شیرانیوں سے مطابق ہیں ہریپال کم آزار مخلوق ہے۔

شاخ جلوانی

یہہ شاخ بھی شیرانی کی نسل سے ہے اور شیرانی کے ملحق پہاڑوں میں آباد ہے مگر انکا مفصل حال نہیں مل سکا سنا ایا کہ ہندوستان میں بھی جلوانی قوم کے لوگ چند جگہ ہیں مگر بباعث قلت تعداد افغانستان کے مضبوط قومون میں سے شمار نہیں ہوتے۔

ذکر قوم میانہ

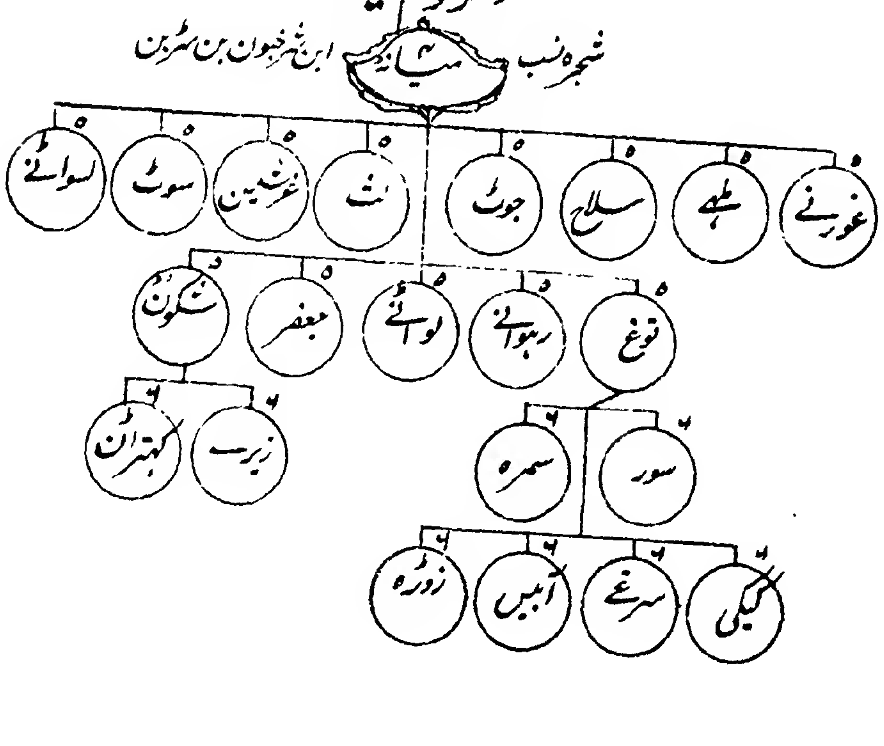

حال قوم میانہ

اس قوم کی شاخونکا جسقدر شجرہ نسب مل سکا اوپر درج کیا گیا ہے مگر یہہ قوم مجمعاً کسی ایک جگہ سکونت نہین رکہتی بلکہ متفرق اور قلیل ہونیکی سبب سے اسکا نام افغانستان مین کم مشہور ہی شاخ توغ نواح بنگش مین اور باقی شاخون مین سی کچہہ قندہار کی نواح مین رہتی ہین شلگون کی اولاد سی کہتران کی شاخ علاقہ گرانگ میں مجمع آباد ہی ایک واقف کار شخص کا بیان ہی کہ حضرت سلیمان چشتی جنکا مزار شریف قصبہ تونسہ ضلع دیرہ غازیخان مین واقع ہی اسی قوم کی تہے غرشین کی نسبت یہہ روایت ہی کہ وہ پسر صلبی میانہ کا نہین تہا کسی نجیب خاندان سید سی پسر خورد سال کو میانہ نے پرورش کیا اوسکی نسل سے غرشین لوگ ہین +

غرشین کا حال

وجہ تسمیہ غرشین یہہ بیان کرتے ہین کہ انکے مورث نے جو خدا پرست آدمی تہا اپنی دعا سے ایک خشک پہاڑ کو سرسبز کیا تہا اور چونکہ پشتو کی زبان مین پہاڑ کو غر اور سبز کو شین کہتے ہین بطہور اس کرامت کے اونسے غرشین نام تسمیہ پایا غرشین لوگ اکثر غزنی افغانستان متعلق قندہار کے پہاڑی علاقہ مین رہتے ہین اور غرشین کا خاندان ایتانہ ہی اس قوم کے چند گہر بموضع غرشین علاقہ پہاڑ ضلع راولپنڈی مین رہتے ہین جنمین سے لعل شاہ متوفی ایک معزز اور نیکبخت آدمی تہا +

ذکر قوم پُرنیچ

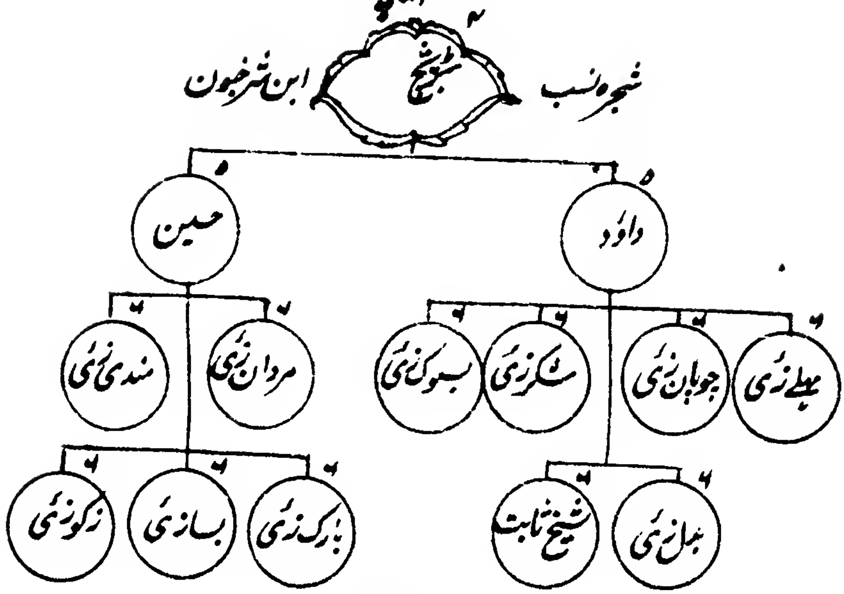

حال قوم پُرنیچ

قوم پرنیچ اکثر ملک شوراپک یا شوراوک مین رہتی ہی اس علاقہ کی حدود ار یہ اسطرح پر ہین شمال ملک درز آب جنوب پہاڑ۔ مقبوضہ قوم براہوی بلوچ۔ مشرق کوہ خواجہ عمران۔ مغرب صحرا یعنی بیابان ریگ ان حدود کی بیچ ملک شوراپک قریب ساٹھہ میل چورس ہر طرف سی واقع ہے اسملک کا جنوب مایل مغربی حصہ بلوچون سی آباد ہی نالہ لوہڑہ ملک شوراپک کی بیچ جاری ہی اوسکے پانی سی دونون کنارہ کی زمین دور تک سبزا ہوتی ہی اور اوسکی قریب سایہ دار اور میوہ دار درخت بھی ہین باقی علاقہ بارانی ایک سخت مٹی کا ہموار اور خشک میدان ہی تعداد سکنای شوراپک کی قریب تین ہزار گھر ہو گی پرنیچ کی قوم گرچہ اوپر سی دو شاخ ہین اور پھر ان دو شاخون مین سی جیسا کہ شجرہ نسب مین درج ہی چند فرع نکلتی ہین مگر کل چار تپی پرنیچ مشہور ہی اور ہر ایک تپہ کا علحدہ خان ہی اور اونکو اپنی قوم پر بہت اختیار رہی۔ اور حاکم قندھار کو کچھہ نام نہاد خراج دیتی ہین۔ پہلا دستور چار سو سوار بعوض خراج دینی کا اب نہین رہا ہی انکی شتر بہت ہوتی ہین اور سواری ناکام بھی اکثر شتر دیتی ہین اور سوای شتران باقی جانوران قلبہ رانی کا کام کم دیتی ہین اسملک کی لوگ جیہہ

جہلک کا واسطی سکونت کی رکہتی ہین جنکو بزبان خود گوڈل بولتی ہین گول وضع او سی لپا ہوا ہوتا ہی مگر دولت مند لوگ مکان مسقف بھی رکہتی ہین کوٹہہ کی طرح جسمین صرف ایک کمرہ ہوتا ہی بہار کی موسم مین جملہ لوگ سیاہ خیمہ یعنی کیشر دی مین صحراء کے کنارہ پر اپنی شتران وغیرہ مویشی کی گلے لیکر رہتی ہین ان لوگون کی پوشاک اور دستور سب سی ناقص او جاہل وزانی کی موافق ہوتی ہی شتر اور اسپ کا گوشت کہاتی ہین سادہ لوح اور بے نقصان مخلوق ہی اگرچہ مجمعاً یہہ قوم ملک شوراوک مین رہتی ہے الا چند گہر ہندوستان مین بھی سنی جاتی ہین اور بعضی بیچ دریای ہیلمند کی کنارہ جوئی یلاآگ رُوذبار کی علاقہ مین متصل حدود سیستان بھی آباد ہین اور چند گہر بڑیچون کی قلعہ بست مین بھی رہتی ہین - یہہ بست دریای ہیلمند کے مشرقی کنارہ پر واقع ہے اور اس سی تخمیناً دو میل نیچی جاکر - رود ارغنداب دریای ہیلمند مین شامل ہوتی ہی اور اس قلعہ بست کی نواح مین پورانی وقت کی پختہ عمارات عالیشان ابتک موجود ہین جنکی نسبت روایت ہی کہ سلطان محمود غزنوی کی سپاہ کی چہاونی تہے اور خود بھی بادشاہ زمستان مین بطور قشلاق وہان رہتا تہا ان عمارات کی بعضی جگہہ پر بخط کوفی مذہب اسلام کی متبرک کلما اور دیگر عبارت لکہی ہوئی ملتی ہی تربوز میرملنگی وشہیدی اور انگور قلعہ بست کا مشہور ہی - قلعہ بست کی رہنی والی بڑیچون مین سی فتح خان بڑیچ ولد اسلم خان کا قصہ بزبان پشتو افغانون مین مشہور ہی اور اوسکو بعضی لوگون نی پشتو مین منظوم کیا ہی میری ملاحظہ سی گذرا - اور اوسکا ترجمہ بھی مینی کیا مگر آمیزش خلاف واقعہ اور واہیات سی مملو پایا اسواسطے اوسکا لکہنا ترک کرکی اسقدر لکہا جاتا ہی کہ فتح خان اپنی گہر سی ناراض ہوکر معہ چند ہمراہیان کی ہندوستان کیطرف آیا اور جہانگیر ابن اکبر بادشاہ کی سلطنت مین بہ نواح سیالکوٹ غارت گری کرنے لگا - آخر ملازمان شاہی کی ہاتہہ سی مارا گیا - مگر چونکہ اوسنی بڑی جرأت سی مقابلہ کیا اور مسافرانہ طور مارا گیا اسواسطی اوسکی قصہ مین سوز اور غم کی عبارت بہت طوالت سی لکہی گئی ہی اور مجالس اور محفل افغانی مین ساز کی ساتہہ اوس قصہ کو گایا جاتا ہی اور افغان بشوق تمام سنتی ہین فی الحال قلعہ بست مین بڑیچون کا سرخیل ارباب اورنگ نام ہی جو مہمان پرور اور خلیق انسان ہی مگر اب قلعہ بست پر زیادہ تسلط درانیون کا ہی +

حال قوم اورمر

واضح ہو کہ اورمر کا باپ امر الدین نام شیر جنون کی پانچ پسرون مین سے چہوٹا پسر تہا اوسکا ایک ہی بیٹا اورمر تہا جسکی نام سے قوم نے نسبت پایا اور تا ہنوز اوسکی اولاد مجمعاً وعواماً اورمر کی قوم سے مشہور ہے سبب اسکا یہہ بتلاتے ہین کہ اورمر کا جو بیٹا جس جگہ پیدا ہوا اوسی جگہ کے نام سے اوسکو موسوم کیا ایک پشتو کی منظوم شجرہ اورمر سے جو میان عمر صاحب چمکنی نے بنایا ہے نام بیس کس پسران اورمر اس تفصیل سے معلوم ہوئی +

شنگتوئی - منتوئی - مشکور - شکتوئی - زیرق - منتوئی - جلوپان - دبرے - کانی گورم - حران - گونیج - خصران - رنگ - دالچا - ملائی - سیدا - خانان - دوتوئی - شین - خلیل - بوکی.

مولد اس قوم کا کوہ سلیمان کے پہاڑ سے وہ علاقہ ہے کہ جسمین فی الحال قوم مسعود وزیری آباد ہے شہر کانی گورم جو مسعود وزیری کے علاقہ بدر مین واقع ہے وہ اورمڑون کا آباد کردہ ہے فی الحال بھی قوم اورمر کی پانچ شاخین حسب ذیل کانی گورم مین آباد ہین **خیکنی** ساٹہہ گہر **خرم جانی** چالیس گہر **ملا تانی** ساٹھ گہر **بیکنی** دو سو گہر **جرانے** بیس گہر کل مین سو اسی یا چار سو گہر اپنی قدیمی وطن مین اورمڑون کے ہونگی باقیماندہ لوگ قریب پانچ سو برس کا عرصہ گذرا کہ بباعث قحط اور پیچہے سے بسبب غلبہ قوم وزیری اسملک سے غیر آباد ہو کر علاقہ لوگر کابل سے جنوب جا آباد ہوئی کہ اب بھی موضع برکی برک علاقہ لوہگر مین اکثر اورمر رہتے ہین اور پشاور کے علاقہ مین بھی اورمڑون کا گاؤن آباد ہے اور کچہہ ہندوستان مین بھی متفرق رہتے ہین افغانستان مین یہہ قوم بباعث قلت اور تفرق کم قوت ہے۔ مگر سب افغانی قوم مین سے نیک چلن اور غریب مشہور ہے۔ راہزنی اور چوری کی عادت انمین بالکل پائی نہین جاتی لوہگر کے اورمر اکثر زمینداری کا پیشہ رکہتے ہین اور پشاور والی زمینداری اور تجارت کرتے ہین کانی گورم کے اورمر زمینداری اور بلہ فروشی وغیرہ سے اپنا گذارہ کرتے ہین مگر مفلس اور تنگ گذران اور مسعود وزیرون کے مغلوب ہین لوہگر اور کانی گورم کے اورمر ایک اور اورمڑی زبان عجیب طرح کی آپسمین بولتے ہین جو پشتو اور ہندی و فارسی

وغیرہ ملا کر بنائی گئی ہے۔ خطرہ ہی کہ شل پشتو بعد چند مدت کی اسکی نسبت بھی کوئی ادعا نکری کہ پیغمبر یا بادشاہ کی راز کی باتون کے واسطی بنائی گئی تھی +

قصہ پیر تاریک

اس قوم مین سی پیر تاریک کا قصہ قابل تحریر ہی **اخوند درویزہ** رح پیر تاریک کا حال اسطرح لکھتا ہی کہ عبداللہ نام اور مرکانی گرم کے اور شرون مین سی متشرع اور بادیانت آدمی تھا اوسکا بیٹا پیدا ہوا جسکا نام **بایزید** رکھا بایزید نی اپنی باپ کی توجہ سی تحصیل علم کر کے اطاعت اور عبادت مین جد وجہد کری لیکن بعد اسکی جب کچھ نقد ہاتھہ مین آیا تو سمرقند مین واسطی سوداگری اسپان کی گیا اور وہان سی دو گھوڑی لیکر ہندوستان کو آیا اور **کالنجر** مین پہونچ کر اوسکو اتفاق صحبت ملا سلیمان کالنجری کا ہوا اوس سی علم **تناسخ** سنا اور عقیدہ اوسکا تناسخی ہو گیا اور جبکہ بایزید کالنجر سی واپس ہو کر کانی گرم مین آیا تو بموجب اپنی عقیدہ تناسخی کی مذہبی فساد شروع کیا اوسکی باپ عبداللہ نی جو دیندار تھا۔ اس بدعت کی سبب سی اپنی بیٹے بایزید کو چھوری مار کر زخمی کیا اور بایزید اوس جگہ سی **ننگرہار** کو چلا گیا اور وہان مہمندون کی ملک سلطان احمد کی گھر رہنی لگا مگر ننگرہاریون نی بباعث اتباع اپنی عالمون کے پیروی اور اطاعت اوسکی قبول نکری جب وہان دال نگلی تو بایزید روانہ ہو کر پشاور کو آیا اور غوریا خیلون کی بیچ قرار پکڑا۔ اور چونکہ افغانون مین اوسوقت علم کم تھا اکثر اوسکی تابع ہو گئی اور اوس نے اپنی شہرت بہ پیری اور پیشوائی کر کے عوام الناس کو کہا کہ سوای پیر کامل درگاہ خدا پاک کی طرف راستہ نہین ہی اور مین پیر کامل ہون تمکو رہنمائی اور ہدایت کرون گا اس مکر سی بہت لوگ اوسنی اپنی پر فریفتہ کر لئی اور شہوت پرستون کی خوشی کی واسطی عورات اور مرد غیر محرم کو ایک جگہ رہنی اور کہانی کی اجازت دیدی جو کچھ وہ کہتا تھا مرید وہی کرتے تھے۔ شریعت غرا۔ اور ملت بیضا کی مخالف امور ہونی لگی اور یہ نہ سمجھا کہ **بیت** محال است سعدی کہ راہ صفا + توان رفت جز در پی مصطفے + الغرض قوم خیل کے لوگ اکثر اوسکی مرید ہو گئی پھر محمدزئی ہشتنگر مین گیا اور وہان بھی اسیطرح کیا افغانون مین جو زیادہ جاہل تھے وہ اوسکی زیادہ معتقد تھی ہشتنگر مین اوسنی زیادہ رسوخ پیدا کر کے عالمان دین محمدی سی مباحثہ

کرنا چاہا اخوند درویزہ نے جو اوس عصر مین بڑا جید عالم تہا اوس سے مباحثہ کیا اور غالب آیا مگر اپنے مریدون
کی حمایت سے اوسنے اخوند درویزہ کی کوئی نصیحت نہ مانی اور اپنے آپ کو ملقب بہ پیر روشن کیا مگر اپنے مریدون
کے سوای عوام مین باسم پیر تاریک مشہور ہوا القصہ یہہ حقیقت **محسن خان** صوبہ کابل کے جو اکبر بادشاہ کی
طرف سے حکمران تہا سماعت مین آئی اوسنے کابل سے یلغار کرکے ہشت نگر سے دست بستہ بایزید کو کابل
مین لیگیا کتنی مدت وہان قید رہا پہر رہا ہوکر ہشت نگر کو واپس آیا اور اپنے یارون اور مریدون کو جمع
کرکے موطی کے پہاڑ مین گہس گیا اور پہر وہان سے تیراہ کو آیا آفریدی اورکزئی کے لوگ بہی اوسکے
مرید ہوگئے تب اوسنے برملا اکبر بادشاہ سے بغاوت کرکے لوگونکو عام بلوہ کی اسطرح ترغیب دی کہ اوسنے
وعظ شروع کیا کہ مغل ظلم پیشہ ہین اور انہون نے افغانون پر حد سے زیادہ ظلم کئے ہین اونکی اطاعت ترک
کرنی چاہیے اس انگیختا اور پیشوائی کی شہرت سے اکثر قومین سرحد کی بادشاہ سے باغی ہوگئین اور اوسکی بدولت
سے فساد عظیم مچا پہلی دفعہ جو فوج شاہی اوسکی سرکوبی کیواسطے آئی تہے خود سرکوب ہوکر پیچہے ہٹی اس آسان
فتح سے اوسکی ہمراہیون کو زیادہ تقویت ہوگئی اور اوسنے تیراہ کے لوگونکو جو ظاہر مین اسکی مطیع اور
باطن مین سلطنت مغلیہ کی خیر خواہ تہی دغا اور فریب سے اکثر قتل کرکے باقیماندونکو خارج کیا اور ملک تیراہ
پر آفریدی اور اورکزئی اپنی مریدونکو قبضہ کرا دیا اور ایک کتاب اپنی تصنیف کرکے خیر البیان
اوسکا نام رکہا آفریدی اور اورکزیون کا ایک جرار لشکر لیکر اوسنے ننگرہار پر حملہ کیا بہت کا لوٹ
لیا اور ننگرہار کے پہاڑ مین رہنے لگا محسن خان صوبہ دار کابل نے جلال آباد آکر اوسپر شبخون کیا ایک اچہی لڑائی
ہوئی جسمین پیر تاریک کی ہمراہیون نے شکست کہائی بعضے مارے گئے اور بعضے دشوار گذار پہاڑون
پر چڑہ گئے اور پیر تاریک ہشت نگر مین آکر مرگیا اوسکے پانچ پسر تہے۔ ایک **شیخ عمر** دوسرا **نوردین**
تیسرا **خیردین** - **کمال الدین** - **جلال الدین** - شیخ عمر باپ کا جانشین ہوا جتنی بایزید
کے مرید اور یار تہے باعتقاد خاص شیخ عمر کے پاس جمع ہوئے چند مدت کی بعد یوسف زئیون کی ساتہ
جنکا راہبر راہ شریعت کا اخوند درویزہ تہا شیخ عمر کی کچہہ مخالفت پیدا ہوگئی یوسف زئی لوگون
نے جمع ہوکر دریای سندہ کی کنارہ پر اپنی مخالفون پر حملہ کیا اور شیخ عمر کو معہ چند یاران ہمراہی کے مارڈالا

دوکسن کو آگ مین جلا دیا اور خیر الدین اوسکا بہائی بہی مارا گیا اور نور الدین وہان سی بہاگ
لیا مگر مشت نگر کے گوجرون نی اوسکا کام بہی تمام کیا اور جلال الدین یوسف زیئون کی قید مین آگیا
مگر اکبر بادشاہ نی اس واردات سی اطلاع پاکر جلال الدین کو معہ جملہ متعلقان یوسف زیئون سی لیکر رہا
کردیا۔ تب جلال الدین معروف جلالہ نی تیراہ کی پہاڑ مین آکی پیشہ پدری راہزنی و غارت گری مردم
آزاری شروع کیا راجہ مان سنگہ اور چند دیگر سرداران شاہی نی پہاڑ مین فوج لیجا کر جلالہ سی نبرد آزمائی
کری مگر وہ ایسا مشہور ڈاکو تہا کہ بہت عرصہ تک اوسنی اس سرحد پر فساد رکہا کابل اور پشاور کا راستہ
اوسکے وقت مین کبہی محفوظ نہین رہا کمال الدین اوسکا بہائی پکڑا گیا اور اکبر بادشاہ نی مرنی
تک اوسکو قید رکہا چند لڑائیون کی بعد جب راجہ مان سنگہ نی زیادہ تعاقب جلالہ کا پہاڑ و نمین
لیا تو وہ غزنی کیطرف بہاگ گیا اور وہان قوم ہزارہ کی ہاتہہ سی قتل ہوکر سر جلالہ کا اکبر بادشاہ کی
حضور بہیجا گیا۔ اوسکی بعد مسمی احداد ابن شیخ عمر جو نبیرہ پیر تاریک کا تہا اوسنی بڑی فساد مچائی آخر
بہت نقصان اوٹہا کر وہ بہی شاہ جہان کی عہد مین کیفر کردار کو پہونچا اور تب اونکی مریدون کو معلوم
ہوا کہ اسکی پیرو ہونی سی سوای نقصان مال و جان کچہہ حاصل نہین احداد کی عورت بڑی مدبرہ اور دلیر
تہی اس قصہ سی معلوم ہوگا کہ سادہ لوح افغان مکار پیرونکی فریب مین کسطرح آجاتی ہین قلعہ اٹک کے
محاذ مین دریای اباسین کی غربی کنارہ پر جہان گذر اٹک کی کشتی جا لگا کرتی ہی اور وہان ایک
خطرناک موقعہ ہی جہان پتہرون سی ٹکر کہا کر احتمال شکستگی کشتی رہتا ہی اوسکا نام جلالیہ کمالیہ مشہور
ہی وجہ تسمیہ اوسکا یہہ ہوا کہ ایک سال اکبر بادشاہ ہندوستان سی کابل کو جاتا تہا جب گذر اٹک سے
عبور کیا تو کشتی خزانہ والی اوس پتہر سی ٹکر کہا کر ٹوٹ گئی اور سب خزانہ دریا نی غارت کیا تب
اکبر بادشاہ نی ہنس کر فرمایا کہ یہہ پتہر بہی ہماری واسطی جلالہ کمالہ غارت گر بن گئے یہہ وہی جلال
کمالہ پسران پیر تاریک مشہور راہزن تہے +

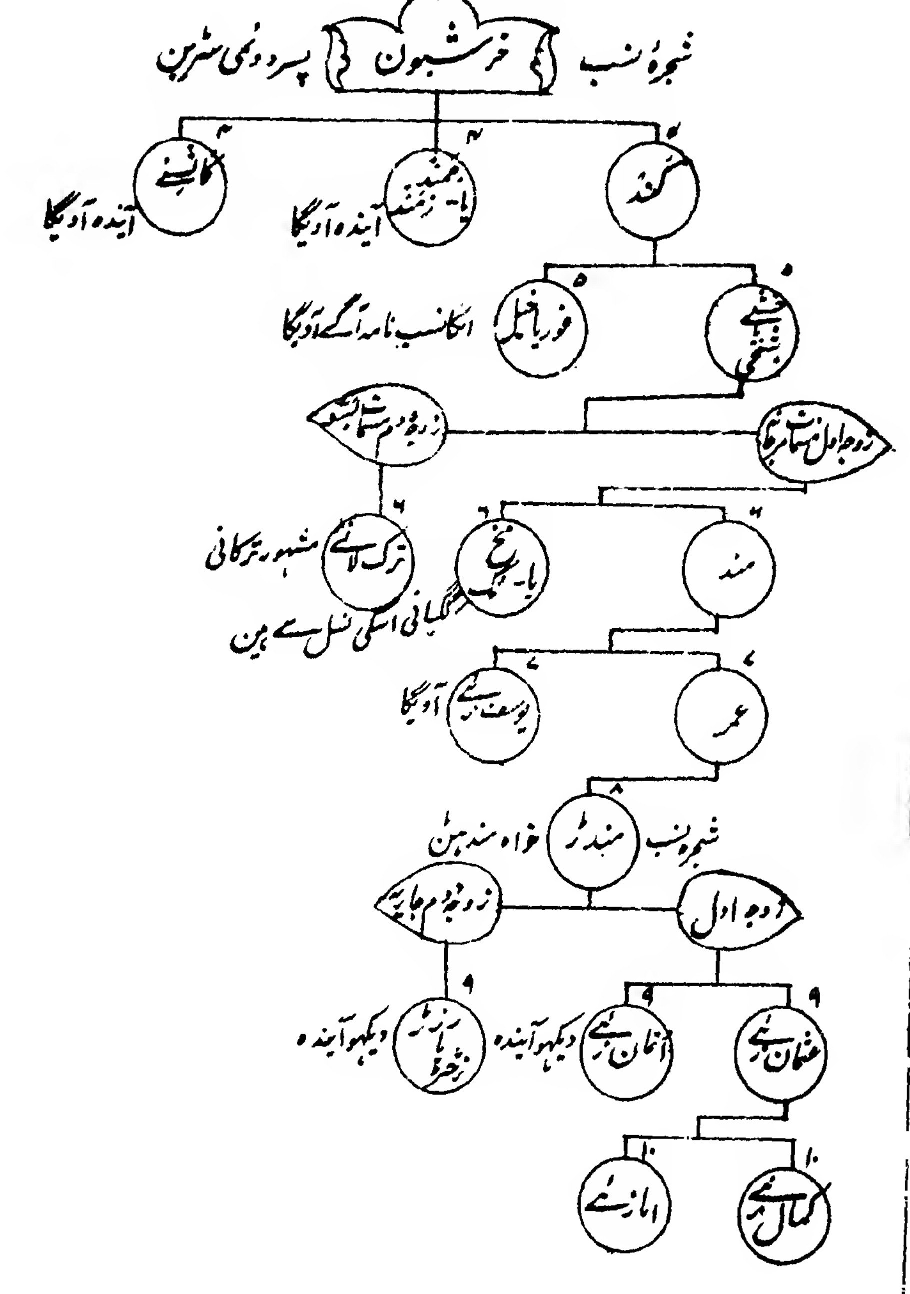
شجرۂ نسب خرشبون پسر دومی شرین
آینده آویگا
آینده آویگا
کند
انکا نسب نامہ آگے آویگا
زوجہ اول
زوجہ دوم
ترک لانے مشہور ترکانی
مند
کنگیانی اسکی نسل سے ہین
عمر
آویگا
شجرۂ نسب مندڑ خواہ مند ہین
زوجہ اول
زوجہ دوم جاریہ
عثمان زئی
اتمان زئی دیکھو آینده
دیکھو آینده
کمال زئی
امازئی

بعضو آینده

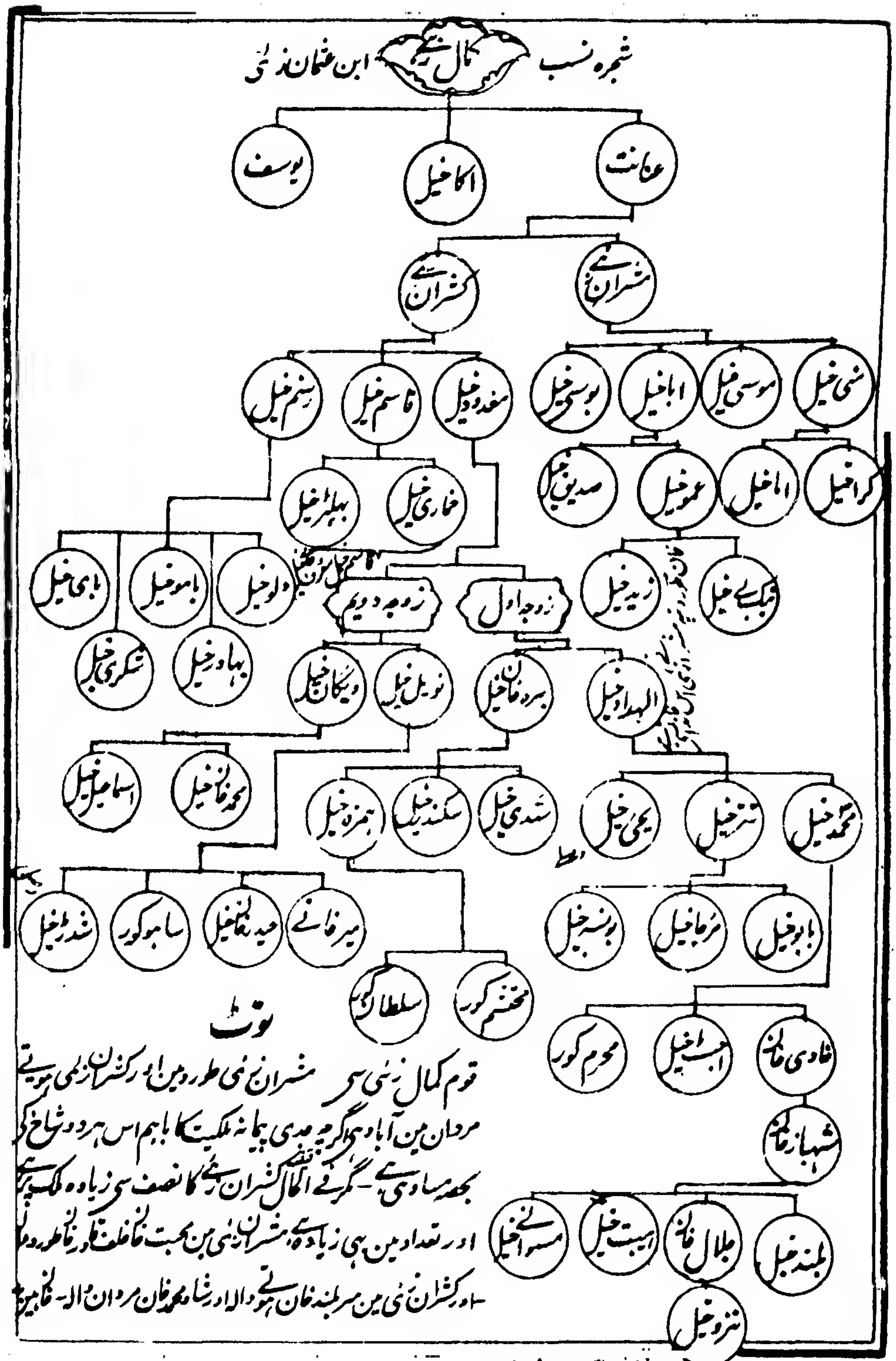

نوٹ

قوم کمال زئی سے مشران زئی طور دین اور کشران زئی ہوتی مردان مین آباد ہے اگرچہ حدی پیمانہ ملکیت کا باہم اس ہر دو شاخ کی بحصہ مساوی ہے۔ مگر فی الحال کشران زئی کا نصف سے زیادہ ملک ہے اور تعداد مین بھی زیادہ ہے، مشران زئی مین محبت خان خلف نادر خان طور و ملا اور کشران زئی مین سر بلند خان ہوتی والا ارشاد محمد خان مردان والہ- خانان و رحمان خیل بھی دونوں اس شاخ سے ہیں •

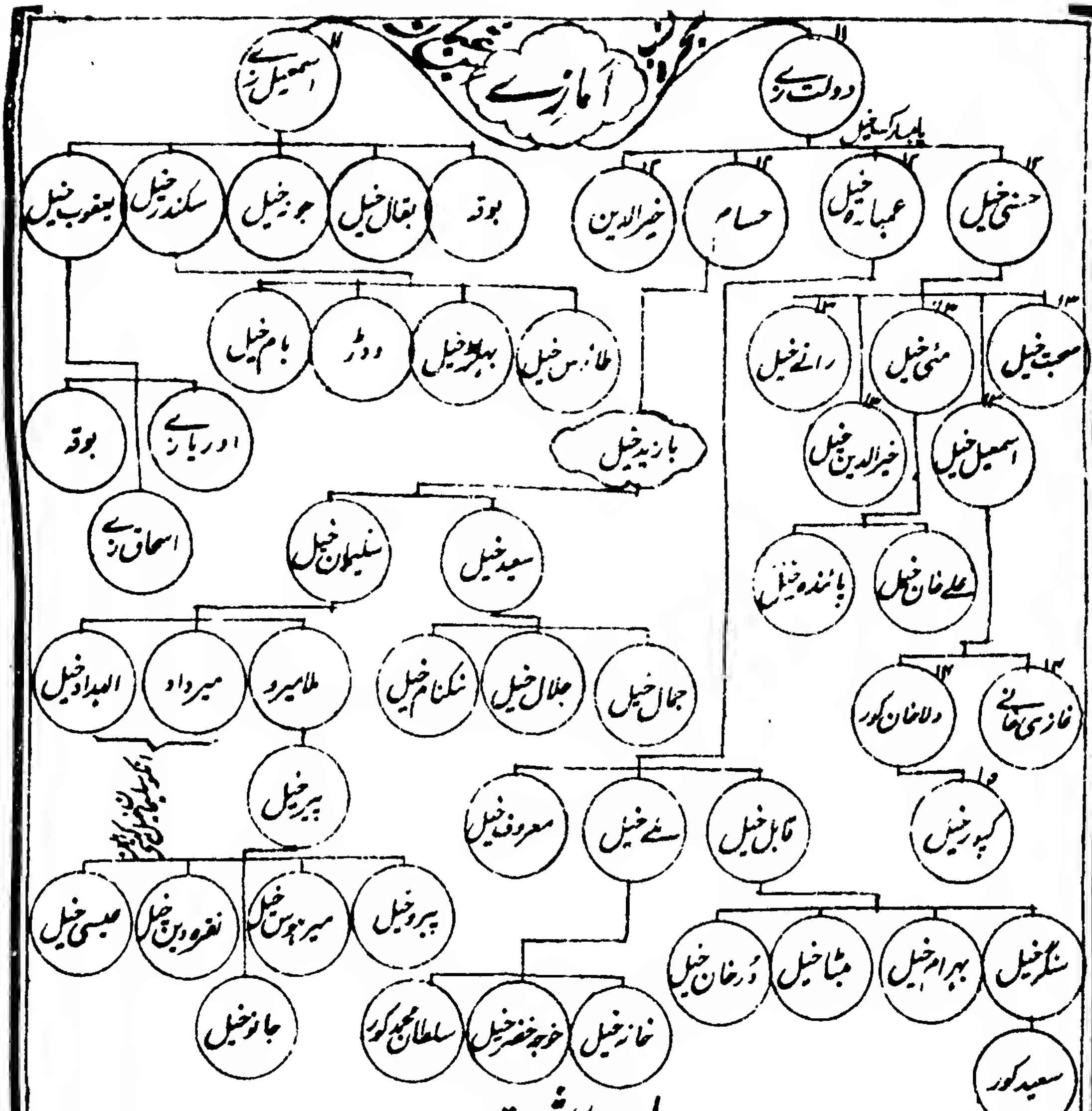

یادداشت

قوم آمازیی زیادہ تر سرکار انگریزی کی علاقہ یوسف زئی مین بکنارہ رود مقام وسدھوم آباد ہی۔ سدھوم مین عجب خان و عزیز خان پسران میر بابو خان اور جاگیردار ہین اور گڑھی کپورہ مین میر افضل خان قدیمی خاندان سی کپور خیل دولت زئی خان ہے اور گڑھی اسمٰعیل زئی مین نصر اللہ خان طاؤس خیل عجب خان سدھوم والہ شکاری ور خدمتگذار سرکار انگریزی ایک اچھا آدمی ہے اسی قوم مین سی زیادہ تر عبارہ خیل خواہ مبارک خیل اور کچھہ پیر خیل و بام خیل وغیرہ بمقام جروڑ ہے۔ دیگر علاقہ ہائے مین بیرون از حدود سلطنت انگریزی آباد ہین جنکی اسلحہ بند مردمان کی تعداد قریب دو ہزار بیان کرتے ہین۔ وہین موزہ خان سنگر خیل شاخ سعید کور اور جبار معتبر اور سرگردہ ہین۔

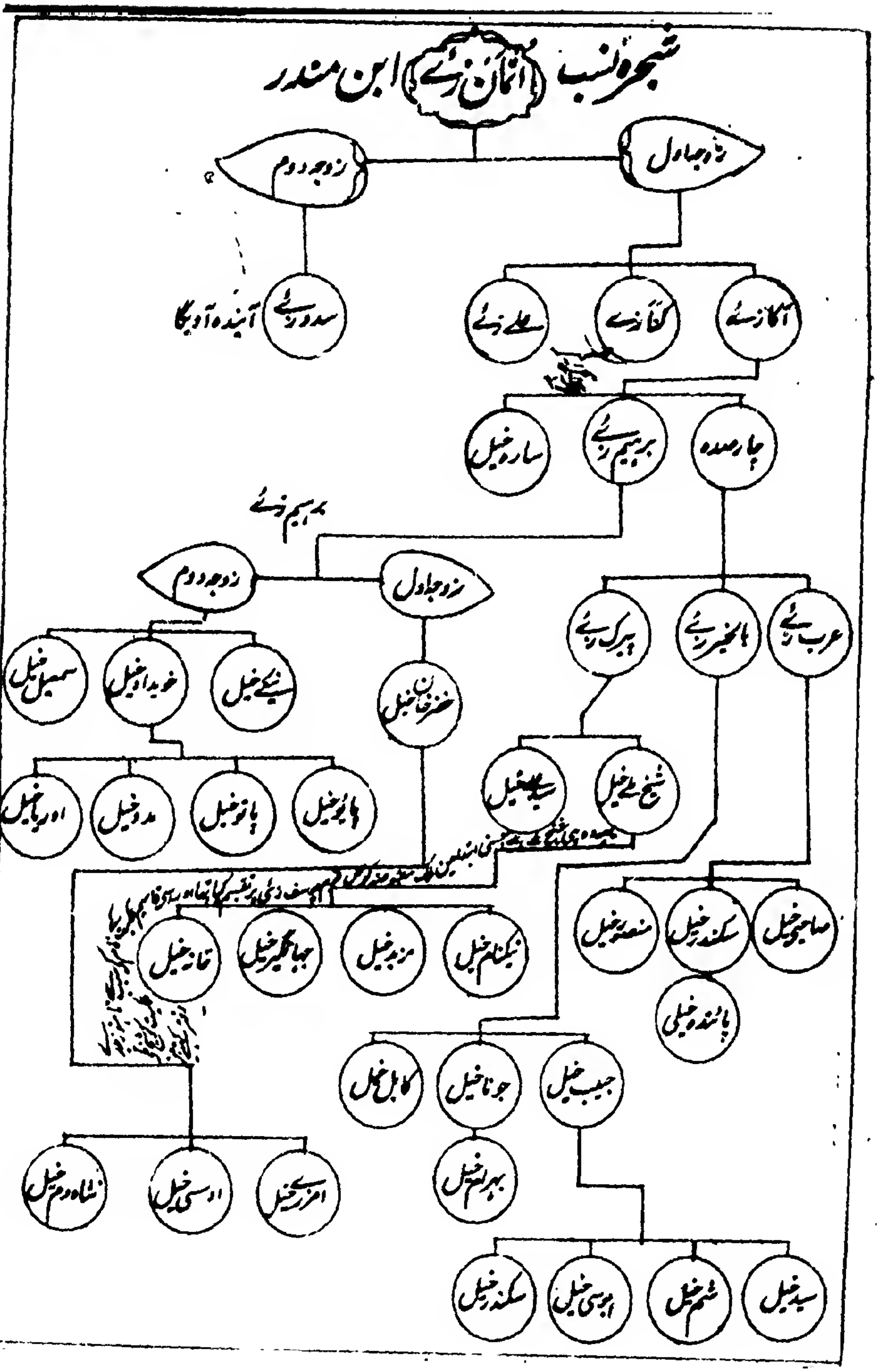
شجرہ نسب اتمان زئی ابن مندر
زوجہ اول
زوجہ دوم
اکازئی
کگا زئی
سلے زئی
سدو زئی
آئندہ آویگا
چار صدہ
برہیم زئی
سارہ خیل
برہیم زئی
زوجہ اول
زوجہ دوم
عرب زئی
پیرک زئی
خویدا خیل
سمیل خیل
اوریا خیل
مدو خیل
نیکنام خیل
مزید خیل
جہانگیر خیل
سکندر خیل
منصور خیل
پائندہ خیلی
حبیب خیل
جونا خیل
کابل خیل
بہرام خیل
اوسی خیل
سید خیل
سکندر خیل

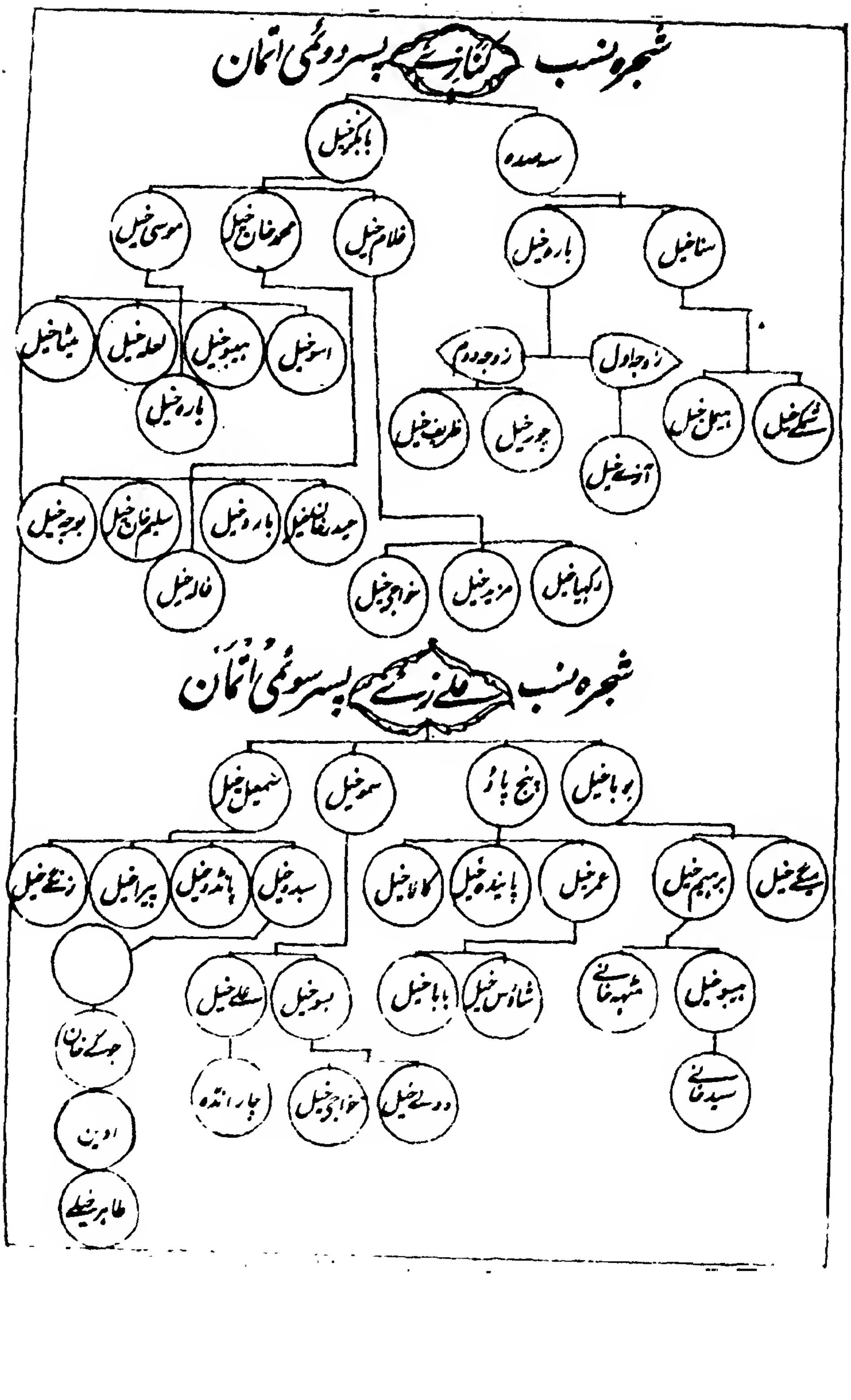
شجرہ نسب کنازے پسر دوئمی اتمان
بابکر خیل
سمدہ
موسی خیل
غلام خیل
بارہ خیل
سناخیل
اسو خیل
ہیبو خیل
لعلہ خیل
میاخیل
بارہ خیل
زوجہ دوم
زوجہ اول
ظریف خیل
چور خیل
آزے خیل
بارہ خیل
سلیم خان خیل
بورجہ خیل
فاراخیل
رکھیاخیل
مزیز خیل
خواجی خیل
شجرہ نسب علی زئے پسر سوئمی اتمان
بوباخیل
پنج پاؤ
سمہ خیل
شمیل خیل
سبد خیل
ہانڈر خیل
پیراخیل
زنگے خیل
کاکا خیل
پایندہ خیل
عمر خیل
براہیم خیل
بیگے خیل
بوخیل
ساعلے خیل
باباخیل
شاؤس خیل
شہبہ خانے
ہیبو خیل
جسکے خان
اوین
طاہر خیلے
چار اندہ
خواجی خیل
دوسے خیل
سید خانے

یادداشت نسبت قوم اتمان زئی

نیہ اتمان نامہ کی وجہ تسمیہ صرف سکونت اولاد اتمان کی ہے؛
گرچہ اتمان کی دو زوجہ سے چار پسر تہے۔ جیساکہ شجرہ نسب مین درج ہی مگر فی الحال صرف تین کی اولاد بیٹے
آگارزے۔ کنازئے۔ علے زئے باسم اپنے مورث کی اتمان زئی کہلاتے ہین۔ سدو کی اولاد گرچہ اتمان زئی
مین داخل ہی مگر انہنے علیحدہ نام حاصل کیا۔ اتمان زئے۔ ملک یوسف زے کے شرقی جزو مین بکنارہ دریائے
اباسین اور دامن جنوبے کوہ مہابن مین آباد ہین۔ کل ہر سہ قوم اتمان زئی کے بموجب تعلیم شیخ ملے
باالولعے برخہ دفتر جدے ہے۔ جو بحصہ منسا دی تینون قومین جدے ملک کو کہاتے ہین۔ تیہ اتمان نامہ ہیز
للہ موضع ہین جن مین سے یہ موضع اتمان زئے کے ہین۔ سب سے مشہور اور بڑے گانو اسکے کرہار ہے
علاقہ مین موضع توپے ستینے کوٹہہ ہے کرہارے علاقہ سے باہر موضع کہبل دریائے اباسین کے
غربے کنارہ پر سامنے تربیلہ کے عمدہ ہوادار گانو ہے کچہہ چہوٹے چہوٹے باشندہ مہابن مین بسے ہیز
علے زئے کے قوم سے شاخ طاہر خیلے علاقہ گندگہر اور کہٹرے وتہرو مین متفرق رہتے ہے۔ اور ضلع
ہزارہ مین بموضع کہلابٹ۔ سید خانے آباد ہین اور باقے علے زئی وغیرہ نے بہے تربیلہ وغیرہ
دیہات ملحقہ مین کچہہ ملکیت حاصل کے ہے۔ فی الحال غلام محی الدین خان طاہر خیلے اور میر زمان خان سیدخانے
اور فضل خان رکہیا خیل کنازے معزز اور معتبر آدمی ہین مگر سوائے فضل خان کے باقی دوکس کا اپنے
صلے ملک مین کچہہ اختیار نہین ہے۔

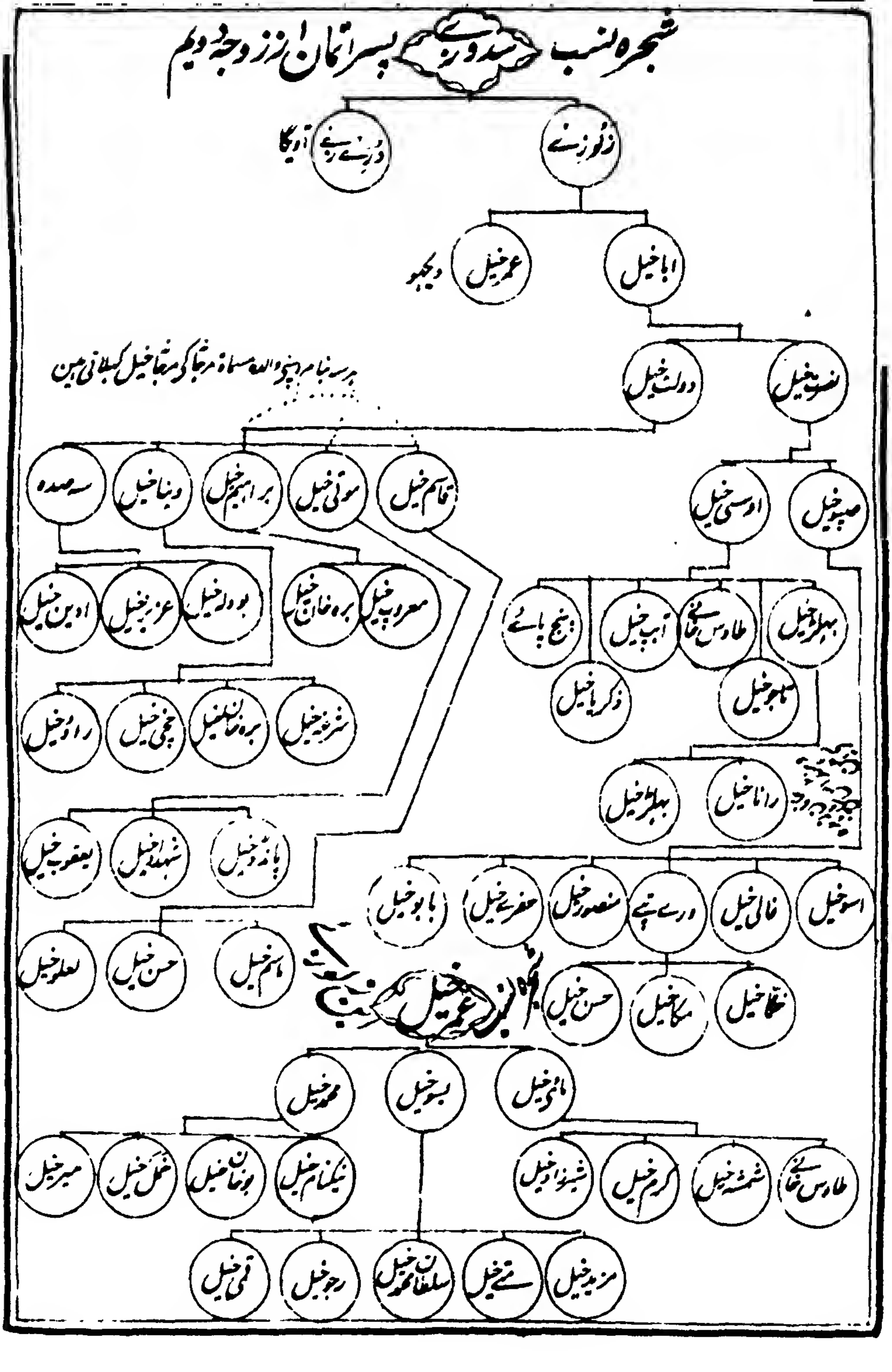
اباخیل
عمرخیل
دولت خیل
ابراہیم خیل
موسیٰ خیل
حسن خیل
محمد خیل
کرم خیل
سلطان محمد خیل

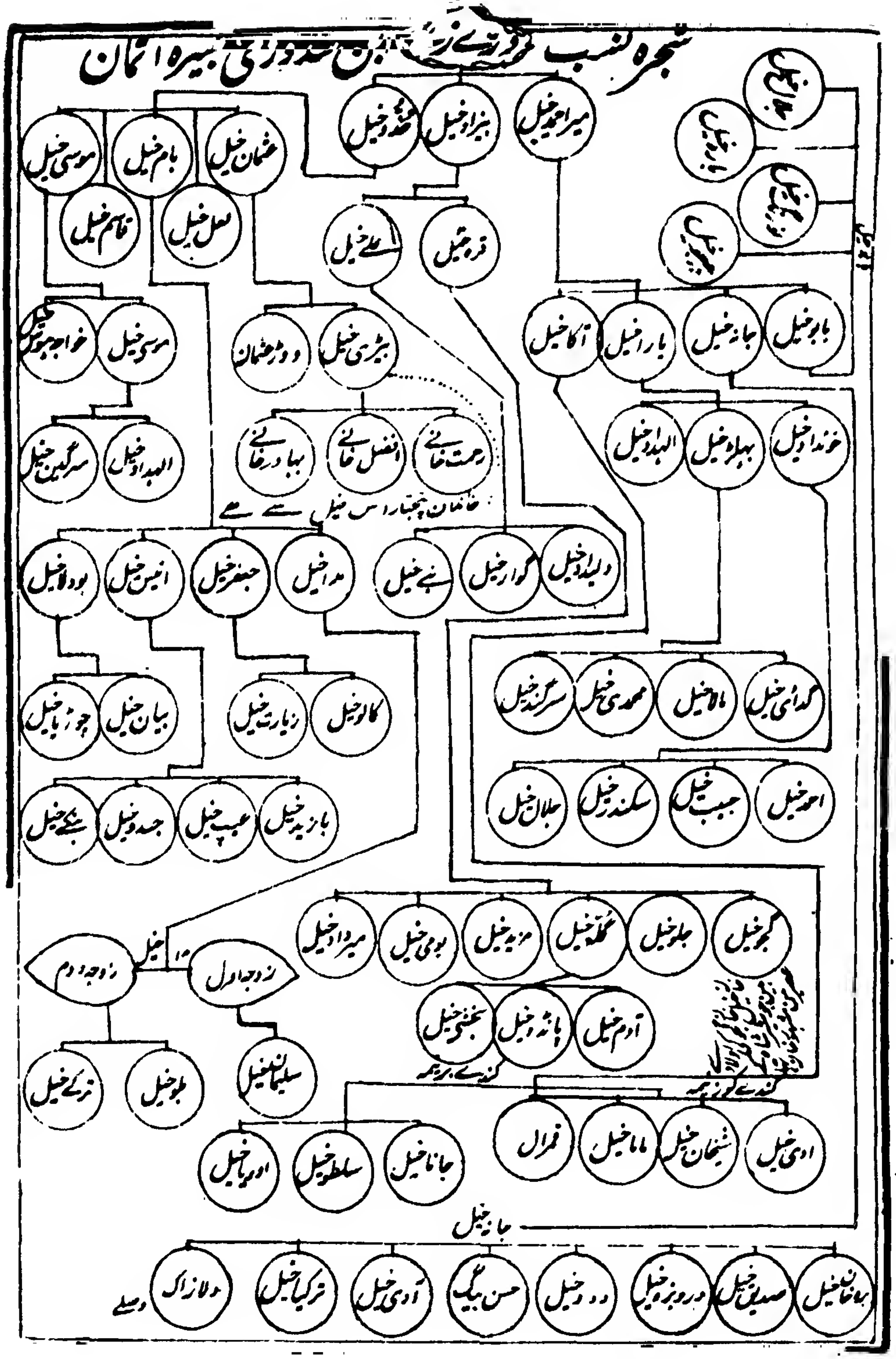
شجرہ نسب
بن سندو زئی بیرہ اتمان
میراحمد خیل
بیزاو خیل
عثمان خیل
بام خیل
موسیٰ خیل
تمام خیل
لعل خیل
قرہ خیل
باور خیل
جانہ خیل
بارا خیل
آکا خیل
بڑی خیل
وودعثمان
رحمت خانی
افضل خانی
بہادر خانی
خوند او خیل
بہادر خیل
البداد خیل
سرگین خیل
ولیداد خیل
کرار خیل
مدا خیل
جعفر خیل
انیس خیل
بوداخیل
کدائی خیل
ملا خیل
سرگند خیل
بیان خیل
زیارت خیل
کالو خیل
احمد خیل
حبیب خیل
سکندر خیل
جلال خیل
بازید خیل
جلو خیل
کجر خیل
بومی خیل
میرداد خیل
زوجہ اول
زوجہ دوم
آدم خیل
سلیمان خیل
ترکی خیل
ملو خیل
اوری خیل
ماما خیل
شیخان خیل
قزال
جانا خیل
سلطو خیل
اوریا خیل
جانہ خیل
صدیق خیل
حسن بیگ
آدی خیل
ترکیا خیل
ملازاک
وصلے

یادداشت نسبت اولاد سدوزی اتمان

اوپر درج ہوچکا جس سے معلوم ہوگا کہ سدو بہی اتمان کا بیٹا تہا بلحاظ چنڈا وند نصف سدو نے اور دوسرا نصف تین دیگر پسران اتمان نے جو ایک والدہ سے تہی پایا - اتمان زئے سے سدو کی اولاد معزب جانب آباد ہی - شاخ زلو زئے سے شعبہ اباخیل ہین - راناخیل کا خاندان زیدہ - اور ہنڈ کے خان خیل ہین - ارسلہ خان زیدہ والہ سکہون کے وقت اتمان نامہ مین ایک مشہور زبردست اور بااختیار خان تہا جسکا نبیرہ ابراہیم خان فی الحال زیدہ کا خان ہے - اور ہنڈ مین شہداد خان - اوسکا مخالف خان ہے - باہم خاندان ہنڈ اور زیدہ بہت سخت دشمنی ہی اور سوائی اسکی ہر ایک خاندان کے بیچ آپسمین خانگی عداوت نہے غایت درجہ تک ہے عمر خیل صوابی مانیرے مین رہتی ہین - شاخ درے زئے سے میر احمد خیل ہر دو مرغز اور ٹہنڈ کوئے سلیم خان اور گاڑ منارہ مین رہتی ہین اور بنیرا دخیل کہلاٹ مین خدو خیل زیادہ تر سرکار سے علاقہ سے باہر درہ پنجتار اور چگلئی مین آباد ہین اور سرکارے علاقہ مین باجہ بام خیل ہے اونکی ملکیت ہی - خدو خیلان سکنہائے دوتائے کا زیادہ مزروعہ رقبہ میدان ملحق علاقہ سرکار انگریزے کے واقعہ ہے - بشرط فساد اونکے جبر سرکار انگریزے کے مزاحمت مفید انتظام ہو سکتی ہے ؞

خدو خیلون مین سی پنجتار کا بہت پورانہ معزز خاندان شاخ عثمان خیل بڑے خیل سے ہے - فتح خان اور اوسکا بیٹا مقرب خان پنجتار والہ مشہور صاحب اختیار خان تہی مگر مقرب خان کے بموجب ظلم انگیز سے قوم اور رعایانی اوسکو اپنا دشمن قرار دیکر پنجتار سے خارج کیا - اب مقرب خان موضع باجہ علاقہ سرکار مین پناہ گزین ہے - باغیرت سادہ لوح اور کینہ تو زسیدہا آدمے ہے ؞

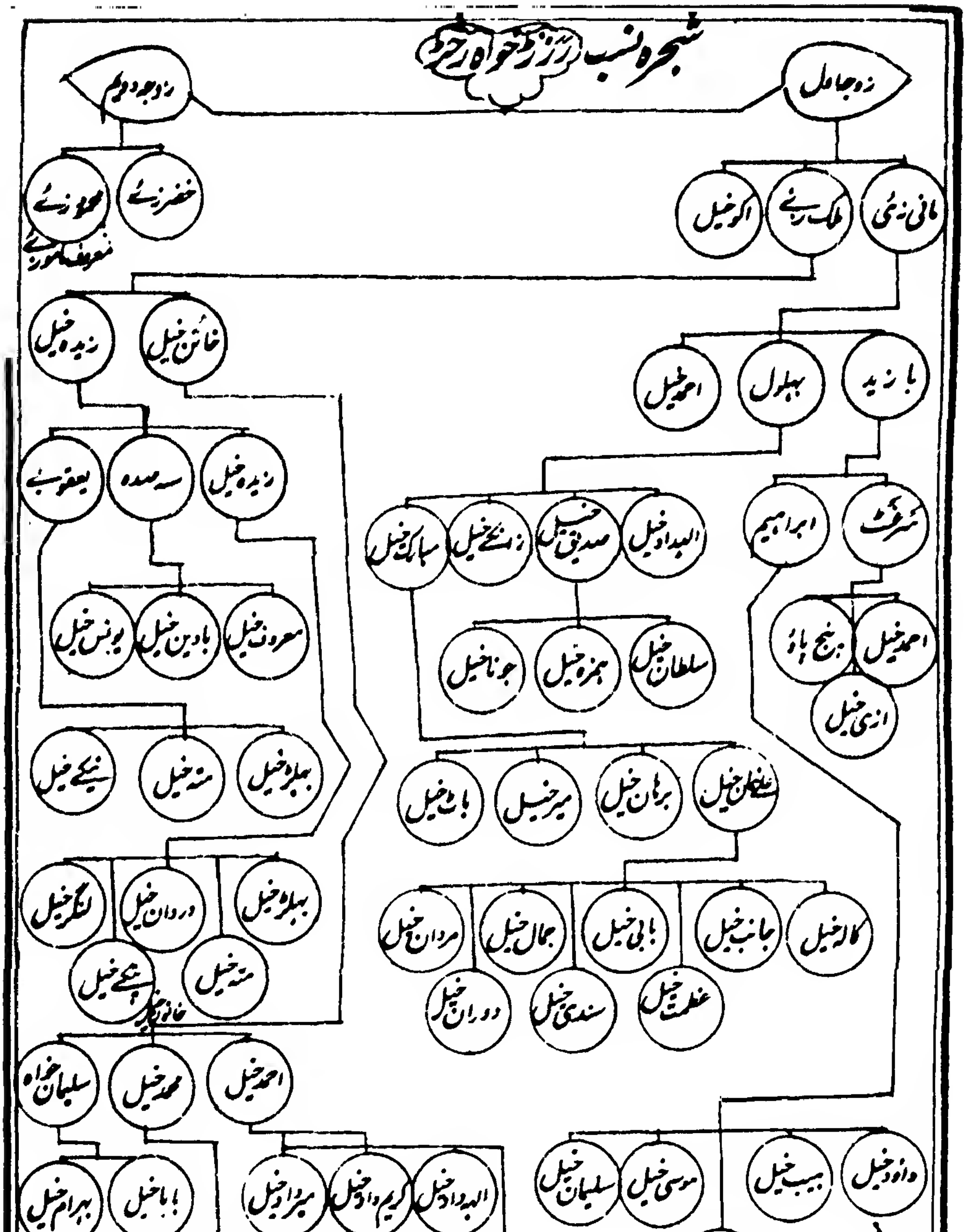
شجرہ نسب
زوجہ اول
زوجہ دوم
مانی زئی
ملک زئی
اکو خیل
خضر زئی
محمود زئی
معروف محمود زئی
بازید
بہلول
احمد خیل
خانن خیل
زیدہ خیل
زیدہ خیل
سہ صدہ
یعقوب
ابراہیم
البداد خیل
صدیق خیل
مبارک خیل
احمد خیل
ازی خیل
سلطان خیل
ہمزہ خیل
جونا خیل
معروف خیل
بادین خیل
یونس خیل
بہلول خیل
متہ خیل
نیکے خیل
عثمان خیل
برہان خیل
میر خیل
کالہ خیل
جانب خیل
بابی خیل
جمال خیل
مردان خیل
عظمت خیل
سندی خیل
دوران خیل
بہلول خیل
وردان خیل
لنگر خیل
متہ خیل
احمد خیل
محمد خیل
سلیمان خواہ
باباخیل
بہرام خیل
البداد خیل
کریم داد خیل
میرداد خیل
اسماعیل خیل
کمال خیل
شمسے خیل
سیدو خیل
بہائی خیل
داود خیل
حبیب خیل
موسی خیل
سلیمان خیل
خضر خیل

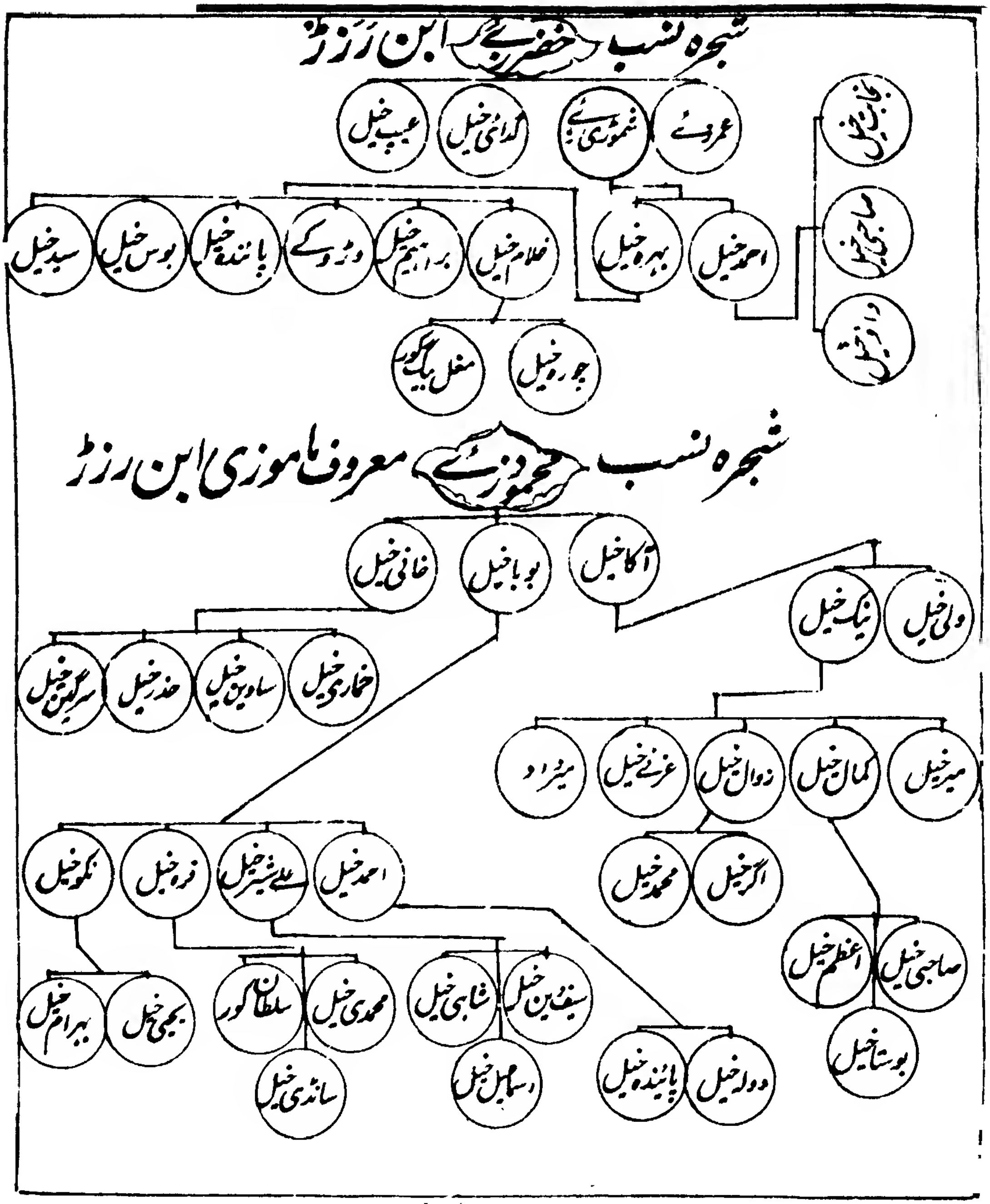

شجرہ نسب خضرزئے ابن رزڑ
عمرزئے
شموزئے
گدائی خیل
عیب خیل
احمد خیل
بہرہ خیل
غلام خیل
براہیم خیل
پائندہ خیل
بوس خیل
سید خیل
جورہ خیل
مغل بیگ کور
شجرہ نسب محمودزئے معروف ماموزی ابن رزڑ
آکا خیل
بوبا خیل
خانی خیل
ولی خیل
نیک خیل
خماری خیل
ساوین خیل
سرگین خیل
میر خیل
کمال خیل
زوال خیل
میرزاد
اگر خیل
محمد خیل
صاحبی خیل
اعظم خیل
بوستا خیل
احمد خیل
علی شیر خیل
نورہ خیل
نکو خیل
بجی خیل
بہرام خیل
سلطان کور
محمدی خیل
ساندی خیل
شاہی خیل
پائندہ خیل
دولہ خیل

یادداشت نسبت قوم رزڑ

یہہ قوم بہی زیادہ تر سرکاری علاقہ یوسف زئی مین رہتی ہی اکو خیل اسماعیلا مین - جنکا سرگروہ خوبداد خان ہی مگر اوسکی ماندان سی بہت آدمی اوس سی دشمنی رکہتی ہین خصوص میرافضل خان - دہوبیان اوسکا سخت رقیب ہی جعفرزئے شیوہ مین رہتی ہین جنکا خان امیر خان جورہ خیل ہے - آتی نذار بنہ - داگے نیلاندی مین آباد ہین جعفرخان سکنہ زلاندی اور اصف خان ڈاگی انہین معتبر آدمی ہین - ملک ڈکابڑ موضع بازحسین ہی - ملک عرب اچہا آدمی ہی - محمود زئی اشو شیخ جانو دبنہ مین رہتی ہین - رحیم خان راست گو آدمی ہی؟

یادداشت نسبت کل قوم مندر

واضح ہو کہ مندر خواہ مندہن کل چار تپی مشہور ہین - تپہ اتمان نامہ جس مین اولاد اتمان کی اتمان زئے وسدوزئے رہتی ہین اس تپہ مین چار تعلقہ ہین - اتمان نامہ سے مغرب - دوسرا تپہ رزڑ واقعہ ہے جسمین پانچ شاخین بسران رزڑ کے نام پانچ تعلقہ مشہور ہین تپہ رزڑ سے مغرب وشمال بکنارہ رود مقام وسدہوم - تپہ آمازئے ہے جسمین تین تعلقہ ہین:

امازی سی مغرب تپہ کمال زئے ہے جسمین مشران زئی وکشران زئی دو تعلقہ ہین یہہ چار تپہ سرکار انگریزے کے علاقہ یوسف زئی مین واقعہ ہین جسکو ملک سمہ یعنے میدان یا ملک مندڑ ہے کہتی ہین سوائی اسکے علاقہ چملہ جو تپہ رزڑ و سدہوم سی مشرق پہاڑ مین واقعہ ہی اور مہابن کی شمالی جز و مین ہے مندہن کی اولاد رہتی ہے اور خدو خیل پنجتار اور جنگلے کی نواح پر قابض ہین - پرگنہ یوسف زئی مین سوائی ملک مقبوضہ اولاد مندڑ کے پانچوان تپہ بائے زئے؟

جو اصل مین ملکیت قوم بائی زئی شاخ یوسف زئی کا تہا مگر اخیر عہد جہانگیر اور شروع سلطنت شاہجہان مین قوم خٹک نے دوس تپہ کے زیادہ حصہ پر قبضہ کر لیا مگر بابو زئی آزی خیل شاخہائی بائی زئی یوسف زئی کے تاہنوز مشرقی حصہ پر کچھہ قبضہ رکہتی ہین اور تپہ بائے زئے کے شمالی و مشرقی گوشہ پر اتمان خیل قابض ہین - جنکا حال آئندہ آویگا ॥

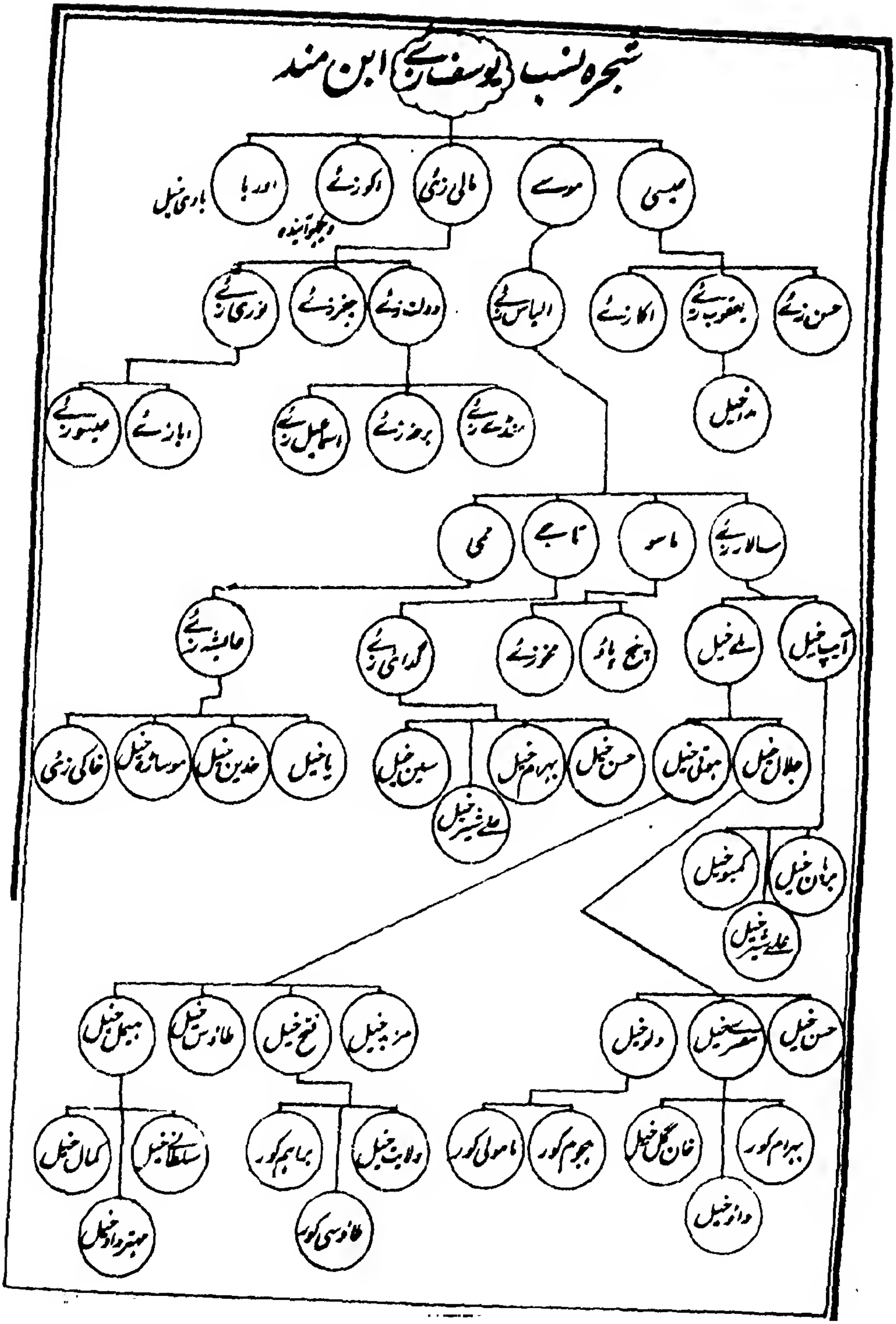
شجرہ نسب یوسف زئے ابن مند
عیسیٰ
موسے
مالی زئی
اکوزئے
اوریا
باری خیل
حسن زئے
یعقوب زئے
اکازئے
الیاس زئے
دولت زئے
چغرزئے
نوری زئے
مدخیل
منڈسے زئے
برہوزئے
اسماعیل زئے
ابازئے
عیسوزئے
سالارزئے
ماسو
تابے
ممی
آکپا خیل
بلے خیل
پنج پاؤ
مخوزئے
گدائی زئے
عائشہ زئے
جلال خیل
ہمتی خیل
حسن خیل
بہرام خیل
سین خیل
علی شیر خیل
یا خیل
خدین خیل
موسا خیل
خاکی زئی
مہان خیل
کمبو خیل
علی شیر خیل
حسن خیل
مسکر خیل
ودر خیل
مرز خیل
نتح خیل
طاؤس خیل
ہیبل خیل
بہرام کور
خان گل خیل
داؤ خیل
جوم کور
ماموں کور
ولایت خیل
براہیم کور
طاؤسی کور
سلطان خیل
کمال خیل
مہتر داد خیل

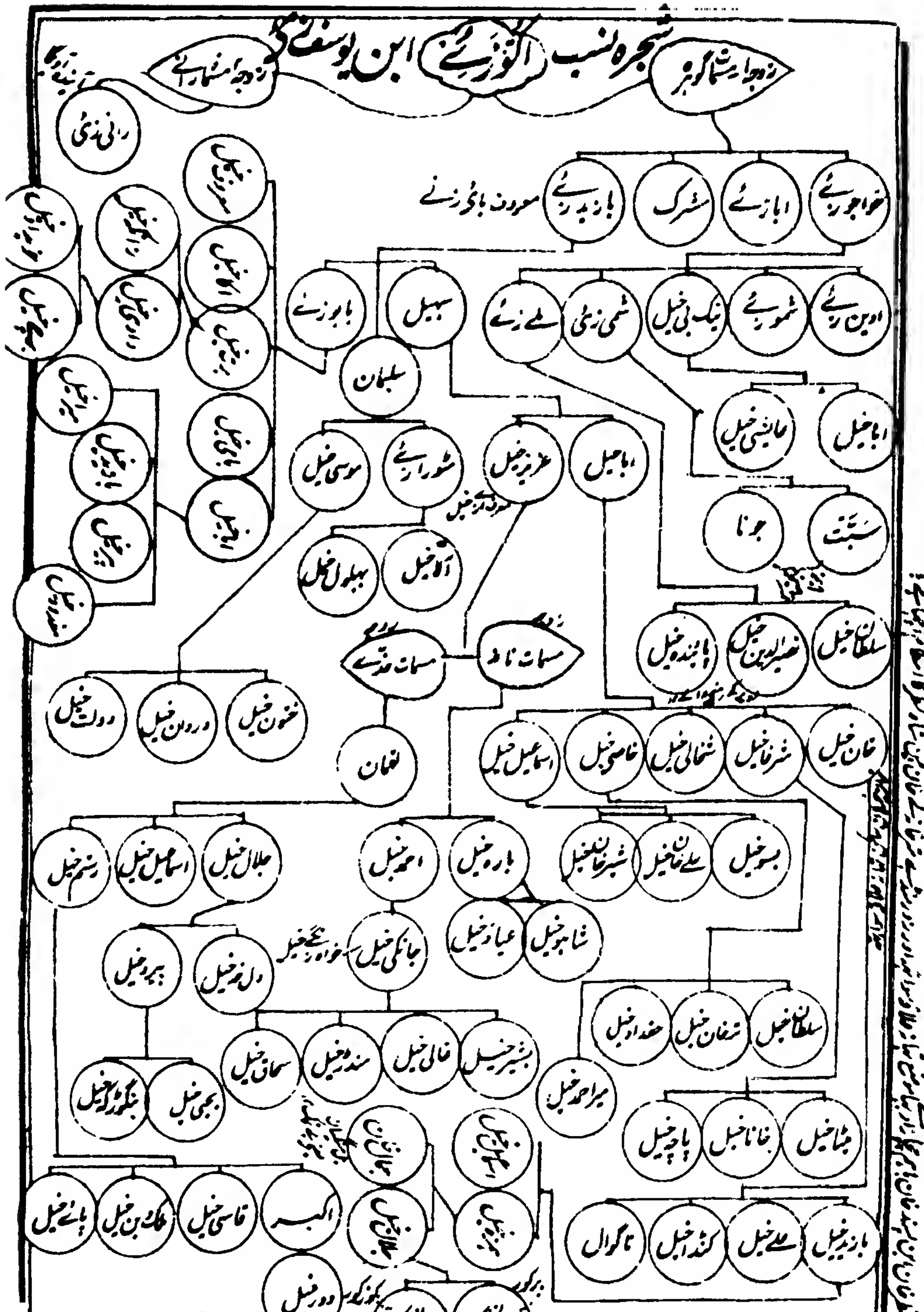
شجرہ نسب اکوزئے ابن یوسف زئے
رانی زئی
خواجو زئے
ابا زئے
مشرک
بازید زئے
معروف بائی زئے
اودین زئے
شمو زئے
نیک پی خیل
شمی زئی
ملے زئے
سہیل
بابوزئے
سلیمان
ابا خیل
جونا
عزیز خیل
اباخیل
شورازئے
موسیٰ خیل
بہلول خیل
مسمات نادو
سلطان خیل
نصیرالدین خیل
پابندہ خیل
خان خیل
شمالی خیل
اسماعیل خیل
دولت خیل
لقمان
جلال خیل
اسماعیل خیل
رستم خیل
احمد خیل
بارہ خیل
بسو خیل
شاہو خیل
عیاز خیل
جانکی خیل
بیرو خیل
سلطان خیل
ترخان خیل
میراحمد خیل
بشیر خیل
غالی خیل
سندہ خیل
بگی خیل
پتا خیل
خانا خیل
پاچہ خیل
بازید خیل
ملے خیل
کندا خیل
تاگرام
اکبر
قاسی خیل
ملک بن خیل
پاسے خیل
دور خیل
عزیز تاکور
رستم تاکور

شجرہ نسب رانی زئے ابن الوزے

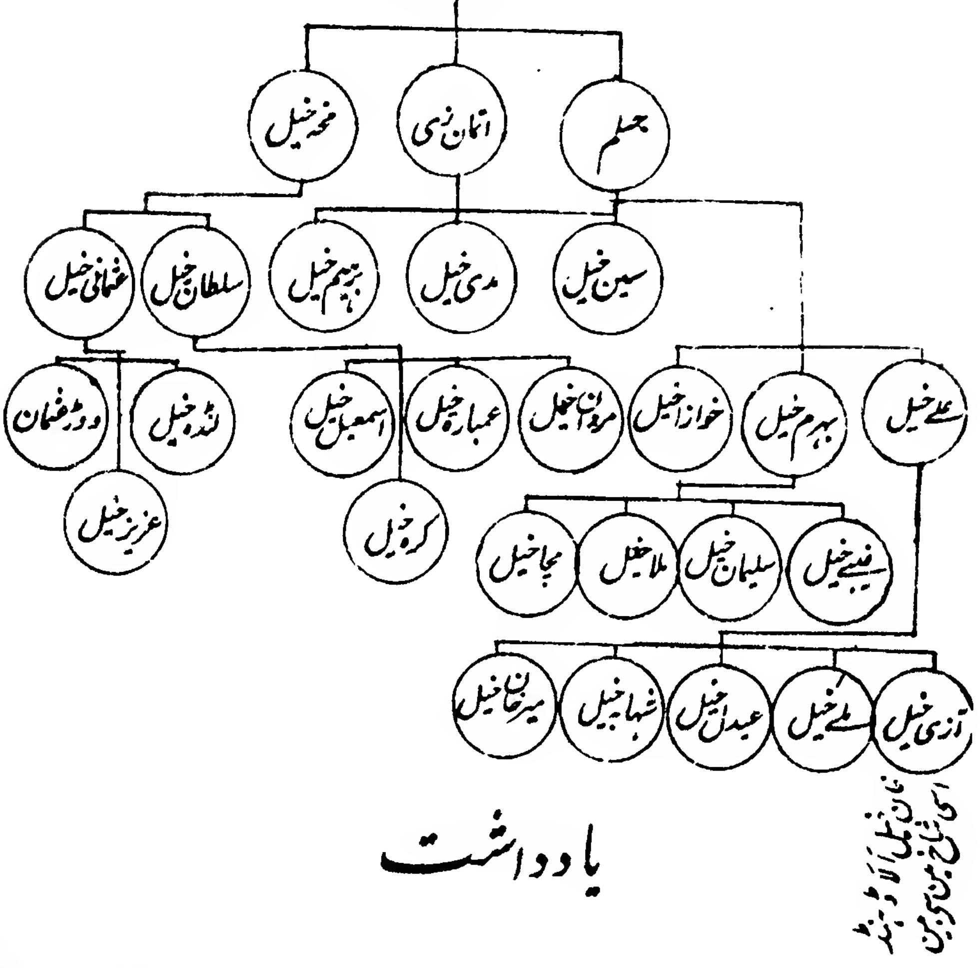

یادداشت

واضح ہوکہ یوسف کی اولاد یوسف زئے بہت دور دراز پہاڑے ملک پر پہلے ہوئی قابض ہے جسکے تفصیل کچھہ آئندہ کی جاوی گی - بنہیر سے مشرق کوہستان مین کوہ تنول اور رمد الگردر تک بجنارہ دریاے اباسین زیادہ ترعیسی کی اولاد حسن زئے - مداخیل اکازئے آباد مین بنہیر اور ملک ملحقہ اوسکی مین موسے اور مالے کی اولاد یعنے الیاس زی دولت زی توزے رہتے جعفر زئے رہتے ہین - ملک سواتہہ اور اوسکی نواح مین اکوزئے ابن یوسف کی نسل رہتی ہے حسین خواجوز بائے زئی - راتی زئی مشہور شاخین ہین - خواجوزی کے شاخ مین سے تلے زی علاقہ وبر بنجلوڑہ

مین رہتی ہے - ملک وزیر کا خان عزن خان دیر والہ مشہور آدمی ہی مگر اوس کے فرزندون مین سی
باپ کے ہم بخت کوئی نہین سنا جاتا - یوسف زے کی قوم مین قدیمی معزز خاندان صاحب اختیار
تین مشہور تہے اول خاندان ملے زے دیر دویم خاندان اباخیل بائی زی جو تہانہ علاقہ
سواتہہ مین رہتی ہین اور بائے زئے قوم کے با اختیار خان قدیم سے چلے آتے ہین اسی خاندان
مین سی فی الحال شاہ نظر خان تہانہ والہ اور امیراللہ خان پلئے والہ اور رحزاسان خان
شیر خانہ والہ مشہور آدمے ہین - گو انکا اختیار بسبب نا اتفاقی خانگے پہلے طرح نہین
رہا مگر پہر بہے اپنے اپنے علاقہ مین بہت اختیار رکہتی ہین - کوہ موہرا کے گوجرون سی بابت
چرائے مویشی ایک محصول کی آمدن انکو ہے جس مین کبہے کبہی زیادہ ظلم بہے کیا جاتا ہی -
تیسرا خاندان آلاڈ منڈ قوم رانے زے مین سے تلے خیل آرنے خیل مین جنکی خاندان کو
کانجو کو رکہتی ہین اسے خاندان کی خانون کا اختیار پہلے بہت تہا اب اوپر کے علاقہ
رانے زے چہہ ہزار قوم پر انکا حکم ہے فی الحال صحبت خان آلاڈ منڈ والہ باوجود نو عمر ہے
ایک مدبر اور ہوشیار خان ہی مگر شیر دل خان اسکا چچا دل مین اوس سی سخت مخالف ہی -
سوا اسے اوسکے بہیر مین زید اللہ خان - احمد خان - عاصم خان وغیرہ اپنے اپنے قوم
مین سرگروہ ہین مگر زیادہ اختیار والا کوئے نہین ٭

○

حال قوم یوسف زئی و قوم منڈر

تاریخ اس قوم کی

جیسا کہ شجرہ نسب مین درج ہی شرجنون ولد سڑبن نبیرہ قیس عبدالرشید کے تین پسر تہی گند اور جمند یا زمند اور کاسی دونون آخرالذکر کا حال آئندہ درج ہوگا گند کے دو بیٹے تہے ایک موسوم غرغشت جسکی اولاد غوریاخیل کا ذکر آگے آویگا دوسرا خشی یا شخی جسکو یوسف زئی کی پشتو مین خوخی بہی کہتے ہین اوسکی اولاد سے یہہ قومین ہین بموجب قول اخوند درویزہ کے جو اس قوم کے شامل مدت تک رہا اور بہت ماہر تہا واضح ہوتا ہی کہ مسمی خشی کی پہلی زوجہ مسماۃ مرجانہ تہے مسمی مند اور زُمک اوسکے شکم سے تہے مسماۃ مرجانہ کی ایک خواہر تہے بتو نام بد دیانتی سی وہ بہی خشی پر عاشق ہوکر اوسکی گہر مین داخل ہوئی جسکی شکم سے خشی کا تیسرا بیٹا پیدا ہوا جسکا نام ترک رکہا گیا اوسکی نسل کو ترکلانی کہتے ہین اخوند درویزہ علیہ الرحمۃ کی کتاب مین لکہا ہی کہ ابتک ترکلانے قوم مین ورغلانیدگے عورات بہت ہوتے ہی شاید جدہی اثر چلا آتا ہی مسمی مند کے دو پسرون سی مسمی عمر بڑا نیکبخت اور بادیانت آدمی تہا بطور سیاحی ہندوستان کی طرف آیا اور اپنی وطن سی باہر اوسنی کسی قریش کی خاندان مین شادی کی اوس بی بی کی شکم سے منڈر پیدا ہوا کہتی ہین کہ عمر اوسی ملک مین فوت ہوگیا اور یوسف اوسکے بہائی نی وہان پہونچکر اپنی بہائی کی بیوہ اور فرزند کو اپنی وطن مین ہمراہ لیجانا چاہا مگر اوس وفادار بے بے نے یوسف کی ہمراہ جانی سی اس تقریر سے انکار کیا کہ تمہاری رسم ہے کہ بہائی کا مال اور زوجہ جو اوس سی رہجاوی تو زور کے ساتہہ غصب کر لیتے ہو اور میرے خوشی ہے کہ ایک نکاح پر دوسرا نکاح میرے پر بروز قیامت ثابت نہو آخر یوسف اوسکو بہت عہد و سوگند سے ہمراہ لی آیا اور جب منڈر برادرزادہ اوسکا سن تمیز کو پہونچا تو یوسف نی اپنی دختر سے اوسکی شادی کردئی عثمان اور اُتمان دونون اوسکی شکم سے ہین اور تیسرا رزڑ یا رجڑ باندے کے شکم سے تہا اور یوسف کی پانچ پسرون مین سے ایک کا نام اُوڑیا تہا از بس کہ متکبر اور مغرور تہا اس سبب سے اوسکو بادی کہتے تہے اور اوسکے نسل کو بادی خیل نقل ہے کہ اوسوقت افغانون

مین یہہ رسم تہے کہ جب فرزند حد بلوغت کو پہونچتی تہے تو والدین کی جائداد باہم تقسیم کر لیتے تہے اور ماں باپ کو بہی حصہ برابر ملتا تہا اِس رسم موجب جبکہ پسران یوسف نی جائیداد بالکم تقسیم کرنے چاہی تو اوسنے والدہ نی کہا کہ میرا حصہ بہی علیحدہ کر وا بہی اور بہائی چپ تہی کہ اوس بادی علم بخت سنے اندام نہانی کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ تم یہہ لیٔو اوسکی حقدار والدہ نے اوسکو بددعا دی کہ تہاری اولاد تیرہ کس سے زیادہ نہو اخوند درویزہ اپنی عصر کا حال لکہتا ہی کہ ابتک تیرہ سی زیادہ اوسکی اولاد نہین ہی چند کس خغبرزی شلخ کے شامل رہتی ہین مگر حال کی تحقیقات سی اوسکی اولاد سے ایک کس کا بہی پتہ نہین لگتا غالبًا نابود ہوگئی ہین روایت ہی کہ غیبی ابن یوسف کی گیارہ پسر تہے ایک روز گلہ اسپان ازان مند رنغل لوگ تاراج کرکے لیچلے غیبی معہ نو پسران خود تعاقب کے طور غار تگرون کے پیچہے سوار ہو گیا اور سب لوگون سے پہلے پہونچا اور اون سی مقابلہ کرکے بموجب قول اخوند درویزہ کے سب شہید ہو گئے دو پسر اوسکے باقی رہی تہے ایک مسمی حسن جسکی نسل کو حسن زی کہتی ہین دوسرا یعقوب جسکی اولاد موسوم بہ یعقوب زئی ہی جب غیبی مرتا تہا تو اوسکی زوجہ حاملہ رہ گئی تہی اوس سی فرزند پیدا ہوا اوسکا نام آکا رکہا جسکی قوم آکازی ہی باقی جملہ پسران یوسف کی اولاد کا نام شجرہ نسب سے معلوم ہوگا ؛

جای سکونت اولین

فی الحال ان لوگون مین ایسا کوئی نہین ہی کہ جو اپنی پہلی جائی سکونت سی بخوبے واقفیت رکہتا ہو جب انسے پوچہا جاوی تو کہتی ہین کہ ہماری مورث غوزڑہ مرغہ سے آئی ہین مگر بیان نہین کر سکتی کہ غوزڑہ مرغہ کس موقع کا نام ہی اتنا کہتی ہین کہ مغربے افغانستان مین کسی جگہہ ہوگا مغربے طرف کی دریافت سی معلوم ہوا کہ غوزڑہ مرغہ ایک موقع کا نام ہی جو حدود نہر اَرغسان کے قریب سُوزغر یعنی کوہ سرخ اور رُغنڈان کی مابین واقعہ ہی غالبًا وہ جگہہ ہے جو تقسیم اول کی وقت وہان اَرغسان کے شامل اس قوم کو حصہ میں ملے تہی لفظ مرغہ سی مراد چمن ہی اور غوزڑہ جرب کو کہتی ہین جسکی مراد عمدہ اور سرسبز چمن سی ہوگی یا کہ ایک قسم سبزہ کو جو علف کو ہی ہے غوزڑہ کہتی ہین اور اوسکے موقعہ روئیدگی کو مرغہ شاید اوس قسم

گے زیادہ علف ہونے سی موسوم بہ غوزہ مرغہ ہوا فی الحال اس موقع پر کچھہ علی زئی اور ادو نہے
وڑانی اور توخی غلزای رہتے ہین اور بعضی نامرنہے فیلاق کی واسطی وہان گرما کو جاتی ہین
اِس قوم کی ابتدای سکونت کا حال جہان تک مل سکا وہ ذیل مین درج کیا جاتا ہی جب افغانون نے
قندہار کے نواح کو باہم تقسیم کیا تو حصہ نسل ترین کا بیچ مین کند اور زمند کے آگیا بدین سبب ہیون
مین سی کوئی ایکدوسرے کی حمائت اور مدد کو نہین پہونچ سکتا تہا آبادی مین خشی کی قوم جسکی یوسف زئی
اور مندڑ شاخین ہین غوریاخیل کی نسبت ترین کی نزدیک تہی اور حصہ اوسکا ارغسان کی ویال
یعنی نہر تہی اور وہ ویال نزدیک تہی ترینون کو اوسکی تکرار پر قوم خشی اور ترین کی باہم عداوت
پیدا ہوکر نوبت کشت وخون کی پہونچی لڑائی مین ترین خشی پر غالب آئی بعضی خشی مارے گئی اور
باقیماندون کو بیدخل کردیا زمند اور غوریاخیل سی کوئی آدمی اونکی حمایت کی واسطی نہ پہونچا آخر خشے
کی قوم نی رجوع اپنی بہائی بند غوریاخیلون کی طرف کیا اور اونہون نے ایک زمین ویرانہ انکو دیدے
کہتی ہین کہ قندہار کے زمینات مین بوقت بہار بارش ہونی کی سبب سے انواع کا سبزہ زار اور علف
پیدا ہوتا ہی جب گرمی ہاڑ کی شروع ہوتے ہی تو وہ سبزہ گہاس زمین پر خشک ہوکر گر پڑتا ہی سال بہر
وہ گہاس زمین پر گرا ہوا مویشی کہاکر گذارہ کرتے ہی اور اگر اِس درمیان برسگال کے بارش زیادہ
ہوجاوی تو وہ سب گہاس سیلاب لیجاتا ہے اور مال مویشی کو سختی پیش آتی ہے قضا کار اوس
سال مین بباعث افراط بارش غوریاخیل کی مویشی کو تنگی خوراک سے سختی پیش آئی تب بمروتے سی وہ
زمین جو خشتی کو دی تہی بزور اور بجنگ جدل اوس قوم سی واپس لی لئی اور یہہ قوم وہان سے
بہی بیدخل ہوکر گارہ نوشکے مین جا آباد ہوئی یہہ موقع دشت لوط کے قریب بلوچستان کے
شمال پر واقع ہے اور دشت لوط بڑا نمک کا صحرا ہی اور اب قوم بلوچ کے قبضہ مین کلات نصیر کے
ماتحت ہی الغرض اوسوقت یوسف زئی اور مندڑ کے تعداد جو قوم خوخی یا خشی کی ایک شاخ ہین بہت
تہوڑی تہی چند عرصہ کے بعد شروع چودہوین صدی عیسوی مین جسکو حال تک قریب ساڑہی پانچسو برس
تخمیناً گذرے ہین یہہ قوم گارہ اور نوشکے سے بہی بیدخل ہوکر کابل کی طرف خانہ کوچ ۔ وانہ ہوئے

سوائی ترکلانی اور گگیانی کے جو وہ سب بہی خوخی قوم کے شاخین ہین قوم اتمان خیل جو شاخ اوہرانی
پاکر لائی ہی تاک اور گومل درہ کی راستی آکر اس قوم کے شامل ہوئی اور قوم محمد زئی جو نسل زمند سی
ہے وہ بہی اپنی باقی قوم زمند سے رنجیدہ ہوکر یوسف زئی کی ہمراہ چلے آئی کابل کی نواح مین پہونچکر
یہہ قوم آباد ہوئے اور مرزا الغ بیگ ابن ابوسعید مرزا کو تخت نشینی کابل کے وقت اس قوم نے
مدد دئی اور انکی اعانت سے اوسنی مسند کابل پر استقلال پایا مرزا **الغ بیگ** ابتدا مین اس قوم پر
بہت مہربانی کرتا تہا جب اس قوم کے تعداد اور دولت مین ترقی ہوئے تو نخوت اور جہالت
کے راہ سے مرزا الغ بیگ کی حکومت کو بی وجود سمجہنے لگے اور سرکشی اور فساد کیطرف راغب ہوئی کابل
کی رعایا کو بہت بہت آزار دیتی تہی غارتگری سے خاص مرزا کی ملازمون کا مال بہی محفوظ نہین
تہا اور خاص دیوان خانہ بادشاہی مین بیٹہہ کر نالایق باتین کرتے تہے آخر اپنی ناشایستہ عادات سے
والی کابل کو اس حد پر پہونچایا کہ اوسکا ارادہ واسطے اخراج اس قوم کے مصمم ہوا اور چونکہ مرزا
الغ بیگ کا اختیار اب زیادہ ہوگیا تہا اور اپنی ہمقوم مغلون کے آجانی سی استقلال کافی بہم پہونچا لیا تہا
زیادہ ہیکڑی کی برداشت نہ کرکے پہلی اوسنی انکی بربادی کا سامان اس جگہہ سے شروع کیا کہ یوسفزئی
اور گگیانی کے باہم بی اتفاقی ڈالدئی اور بعدش گگیانی اور اپنی فوج کے جمعیت سی انپر حملہ کیا چند کس
ان سے مارے گئے اور باقی کابل کے پہاڑ کے درون مین گہس گئے اوسوقت اس قوم مین تین شیخ
مشہور تہے دو بہائی ایک مسمی مداد اور دوسرا احمد نام عیسی زئی یوسف زئی کی شاخ مین سے
تہے اور تیسرا شیخ **عثمان** ملے زئی تہا ان تینون کی غیب گوئی پر اعتبار کرکے اور انہین سی ایکو
پیادون کا سردار بناکر جنگ پر آمادہ ہوئی اور مرزا کے فوج نے جسکے ہمراہ گگیانی بہی تہی اس قوم
سے شکست کہائی بعد اس کامیابی کی زیادہ خیرہ سر ہوگئے ہمیشہ پہاڑ سے نکلکر رعایا کو تاخت و تاراج
کرتے تہے حاکم کابل نے کوئی چارہ سوائی صلح نہ دیکہا آدمی درمیان ڈالکر اس قوم کی ملکان کو بلوایا
کہانی وسروپا دئی اور بہت مدارکے افغان سادہ لوح طمع بہ مرزا کی پاس روز بروز آمد ورفت کرتے
تہے ایک روز ضیافت خوری کی واسطے آٹہہ سو کس معتبران قوم مرزا کی پاس آئی جملہ بے اسلح تہی ایک

مسمی **محمود** ولد محمد شاخ جغرزئے اپنی پاس پوشیدہ پیش قبض لیگیا تہا جب دربار مین گئی تو محمود نے
مرزا کی بدنیتی دیکہہ کر اپنی ہمراہیون سی کہا کہ اگر کہو تو مین مرزا کو مار ڈالون مگر سبنے منع کیا کہ حق نمک
رکہنا چاہئے شائد ہمارے ساتہہ بد نہین کریگا مسمی جنگا **قوم گگیانے** جو یوسف زئیون کا دشمن
تہا اوسنے مرزا حاکم کابل کو یہہ صلاح دئی کہ اتنی بہت ایک جگہہ بی سلح ہاتہہ نہین آئینگے اور صلح پر
اُنسے کبہی خلاصی نہوگے یہہ وقت غنیمت سمجہکر سب کو قتل کرنا چاہئے اس نالایق صلاح پر اوسنے عمل کرکے
سب کو باندہ لیا اور ایک ایک کو قتل کرایا مگر ایک مسمی **ملک احمد** بہ سبب آخری عرض ملکان مغل
کے رہا کیا گیا یہہ ملک احمد بڑا جوان مرد اور صاحب ہمت آدمی تہا بعد قتل ہونے قریب آٹہہ سو
کس معتبران اس قوم کے باقے یوسف زئے وغیرہ خشی کابل کی نواح سی بموجب حکم والی کابل بہت
کمزوری اور غریبی کی حالت مین خارج کئی گئی اور یہہ قوم ملک ننگرہار مین آئی شاخ ترکلانی علاقہ لمغان
یا لغمان مین آباد ہوئی چند عرصہ کے بعد یوسف زئی و محمد زئی کی باہم عداوت پیدا ہوکر موضع حصار
کے قریب ان دونون کی آپسمین سخت لڑائی ہوئی جسمین یوسف زیونے فتح پائی اس سی تہوڑا
عرصہ بعد یوسف زئی اور مندڑ خانہ کوچ پشاور کے طرف روانہ ہوئی اور خیبر کے راستی ملک پشاور
مین داخل ہوئی اوسوقت پشاور کے ملک مین حال کی نسبت بہت فرق تہا وہ قوم جسکی قبضی سکونت
مین فی الحال یہہ ملک ہے اوسوقت افغانستان مغربی مین تہی اور پشاور کا میدان معہ اور علاقہ جات
ملحقہ کے اوس قوم کے قبضہ مین تہا جو اب وہان بالکل نہین ہین اور خارج کی گئی ہی لغمان قوم ترکلانی
کے قبضہ مین تہا کہ جو اب علاقہ باجوڑ مین آباد ہے گگیانی باسول مین رہ گئی تہے خیبر اور بنگش موقعہ
مقبوضہ حال پر قابض تہی مگر کچہہ مشرقی جزو کابل کے میدان سی اور تمام پشاور کا میدان اور کچہہ حصہ
باجوڑ کا اور علاقہ چہچہ اور ہزارہ بلکہ اوسنی بہی کچہہ مشرق تک قوم دلازاک کے قبضہ مین تہے اور چونکہ
دلازاک قوم کرلانی کی ایک شاخ ہی اسواسطی اسکا شجرہ نسب اور عروج و زوال کا حال مختصر اسی
حصہ کے چوتہے باب مین درج ہی اوس عہد مین وہ ملک جو قوم دلازاک کی حدود اور کوہ ہندوکش کے
مابین دریاے سندہ کی دونون کنارہ پر واقع ہے اوسپر سواتہہ کے بادشاہت تہی اور ایک علیحدہ قوم سے

آباد تہا جسکے اوپر سلطان اویس سواتی حکومت کرتا تہا سلطان اویس کے مورث قدیم سے
اوس ملک کے فرمانروا چلے آتے تہی جب یوسف زئی لوگ ملک پشاور کے مغربی حد پر پہونچے تو بمقام
سفید سنگ آکر ملکان نے بطور جرگہ دلازاکون سی اسکی التماس کری کہ قوم خود زمین طلب کری و دلازاک قوم نی فیاضی و سخاوت سی انکو
ایک زمین دیدی جب اس قوم نی اوسپر دخل کرلیا تو قوم شلمانی سی جونی بربر مانگی جب انہون نی دینی سی انکار کیا
تو اونسی عداوت شروع ہوگئی یوسف زئی لوگ دوآبہ مین آکر آباد ہوی اور وہانسی قوم شلمانی کو بعنا سابق ملا وہ شتہ
کی تنالڑائی کے تیار ہوئی اوس لڑائی مین مسمی خالو سردار قوم شلمانی مارا گیا اور اوس قوم کو ہشت نگر سی خارج
کردیا اور وہ مخروج لوگ سواتہہ کو چلے گئے جنکو سلطان سواتہہ نے بمقام آلاڈھنڈ واسطے سکونت
جگہہ دی قوم یوسف زئی کی قبضہ مین ہشت نگر کے سوائے وہ حصہ باجوڑ کا بہی آگیا جو دلازاکون کا تہا
اب دلازاک اور یوسف زئی کی باہم دشمنی شروع ہوئی اگرچہ اصلی سبب اس دشمنی کا داعیہ ملک گیری
تہا مگر ظاہرے باعث اسکا اخون درویزہ اسطرح لکہتا ہی کہ دلازاک اوسوقت میرہ لنگرکوٹ
کی نواح مین آباد تہی مولف کے زمانہ مین لنگرکوٹ کہڑی کیوہ رہ کہڑی کہتی ہین اور یوسف زئی اوسوقت
ہشت نگر کے علاقہ مین بستی تہی اور چونکہ دلازاکون نے چراگاہ میرہ لنگرکوٹ پکڑی ہوئی تہی جب یوسف زئی کا
کامال مویشی چراگاہ کو جاتا تہا دلازاک تاخت کرکے لوٹ لیجاتی تہی اور جو یوسف زئی کا آدمی اسودا سودا کو
آتا تہا اوسکو بہی آزار دیتی تہی غرضکہ ہمیشہ دلازاکون کی ہاتہہ سی تنگ تہی ملک احمد خان نے جو اوسوقت
سردار قوم یوسف زئی اور منڈر کا تہا یہہ صلاح کری کہ کل قوم خشی کو شامل ہوکر اس معاند قوم سی نبرد آزمائی
کرنی چاہئی محمد زئی قوم نی باوجود کشت وخون ہمراہ یوسف زئی جب ملک احمد خان اونکے پاس ننگوتی
گیا تو انہون نی مدد دینی لازم سمجھکر ہمراہ ہوئی اور گگیانی بہی شمولیت کی واسطی پہونچ گئی اتمان خیل
پہلے سی شامل تہی سوا ہی ترک لانی کی باتے جملہ خشی معہ محمد زئی اور اتمان خیل کے قبیلون کو بہی ہمراہ
لیکر دلازاک کی لڑائی کی واسطی روانہ ہوی اور لنگرکوٹ کی جانب سی دلازاک اپنی جمعیت پر
نازان ہوکر آگی کو بڑہی سخت لڑائی واقع ہوئی تیرون کی ضرب سے بہت خشی ماری گئی آخر دست بہ شمشیر
ہوکر دونون گروہ خوب لڑی جب زنگی سردار قوم دلازاک کا پسر مارا گیا تب دلازاک میدان چہوڑ

گئے اور دریائی کابل یا لنڈے سی جو شمال کی طرف اونکا ملک تہا اب یوسف زیون نی اپنی قبضہ مین
کرلیا اس مقصود کو حاصل کرکے ارادہ لینی سواتہہ کا ہوا ملک احمد اور شیخ ملی مدار المہام کے
تجویز سی سب قوم اتفاق کرکے سواتہہ کی طرف خانہ کوچ روانہ ہوئی اور شاہ کوٹ کے درہ کی قریب
جا فروکش ہوئی سواتہی لوگون نی اوس دَرّہ پر جمع ہوکروہ راستہ روک رکہا مگر دیگر گذرگاہون سے
غافل ہوگئی ایک رات یوسف زیون نی مصلحت کرکے غنیم کو دہوکہا دینے کے واسطی اپنی عورات سی
کہا کہ تم سنند رنی گاؤ اور اوس گانے مین اپنی مردمان کی صفت کرو اور سواتہیون کی ہجو کرو اس
مضمون سی کہ سواتہیو خبردار ہو صبح تمہاری ساتہہ لڑائی ہی جب یہہ آواز سنا تو سواتہی سمجہی کہ صبح
اسی جگہ پر لڑائی لاوین گی کوتاہ اندیشی سی باقی لشکر جو اور جگہہ متفرق تہا وہ بہی شاہ کوٹ کی جگہ پر
جمع کیا یوسف زیون نی ہوشیاری سی رات کی وقت کوچ کرکے دوسرے راستی ملاکنڈ کے سواتہہ کے
ملک مین داخل ہوگئی ہر روز سواتہیون سی لڑتے تہی اور ساہمنی کا ملک اپنی قبضہ مین کرتے جاتے
تہے تدریجًا بارہ برس کے عرصہ مین کل سواتہہ لیلیا اور وادی تالاش کو بہی فتح کیا سلطان اویس
سواتہی تاب مقابلہ نہ لاکر سواتہہ سے بیدخل ہوا اور کافرستان کی طرف جاکر اوسنے ایک نئی حکومت کی
بنیاد رکہی جو اوسکی اولاد مین چند پشت تک رہی ان لڑائیون کی بیچ مرزا الغ بیگ والی کابل
فوت ہوگیا اور جیسا کہ پہلے حصہ مین ذکر ہوا کابل کی سلطنت بابر بادشاہ کے ہاتہہ آگئی تہی محمد بابر
بادشاہ نے ۱۵۰۵ء عیسوی مین جسکو زمانہ حال تک تین سو چالیس برس ہوئی اس قوم پر یورش
کرے اوس وقت علاقہ میدان یوسف زئی اور سواتہہ اور بنہیر مین قوم یوسف زئی
اور مندڑ آباد تہے ہشت نگر محمد زی دو آبہ مین گلیانی اور باجوڑ کے ایک حصہ مین
ترکلانی سکونت پذیر تہے اور اوس سی مشرق پہاڑ مین اتمان خیل بستے تہے پشاور کے نواح
مین غوریا خیل آگئے تہے اور کچہہ دلازاک بہی تہی محمد بابر بادشاہ کابل سے انجل کے راستی باجوڑ
مین آیا اور اوس ملک کو فتح کرکے خواجہ کلان کی ماتحت وہان حاکم مقرر کیا جب اوسنی سمجہا
کہ یوسف زئی کی قوم پر حملہ کرنے سے کچہہ بہت اثر نہین ہوتا کیونکہ وہ لوگ پہاڑ دشوار گذار

مین بہاگ جاتے تہے تب اونہی اس آزاد قوم سے صلح کرلے جب بابر سواتہہ مین پہونچا
تو شاہ منصور ولد سلیمان ملک قوم یوسف زی اور سلطان اویس سواتہے
بہے اوسکے سلام کی واسطے حاضر آئی شاہ منصور کے دختر سے بابر نے نکاح کرلیا اور سواتہہ
سی لوند خوڑ کے راستے شہباز گڑہ اور ہشت نگر تک بابر کے فوج سے ملک خراب ہوا بابر خود اپنی کتاب
مین ان لڑائیون کا حال لکہتا ہے اور اس شادی کا ہونا بہی تصدیق کرتا ہے ان لڑائیون
کا حال بہت طول اور فضول سمجہہ کر چہوڑ دیا بعد اسقدر فتوحات کے یوسف زئی آرام اور
چین سے اوقات گذاری کرتے تہے شیخ ملی نے جو اس قوم کا مدبر تہا کل علاقہ جات مفتوحہ
کو تقسیم کیا اول ہوئی تقسیم اس طرح ہوی کہ ہشت نگر محمد زی کو دیا جو مینگر بار سے وقت لڑائی
دلازاک کے یوسف زیون کی امداد کے واسطے آئے تہے دوابہ گگیانی کو ملا جسپر وہ ابتک قابض ہین
اور کچہہ حصہ باجوڑ کا بہی انکو ملا تہا مگر اوس سے اب بیدخل ہین باقی ملک یوسف زئی اور مندڑ
کو رکہا گیا جس مین خانگی تقسیم شیخ ملی نے حسب رسد اور بر تعداد سرون کے کری تہی اور
تاہنوز موروثی حصص اوسی تقسیم کے موجب ہین جب اس قوم مین خان کجو شاخ
بہرادخیل مندڑ سردار ہوا تو اوس نے ملک احمد سے بہی بڑہ کر رسوخ
اور اقتدار اپنی قوم مین حاصل کیا اوس وقت شیر شاہ ہمایون
بادشاہ کو خارج کرکے ہندوستان کی سلطنت کرتا تہا جس سی یہہ شخص سرکش رہا اوسکی سرداری کے وقت
اس قوم کی غوریاخیل قوم کی ساتہہ جنکی شاخ خلیل اور مہمند داوزی ہین بمقام شیخ ٹپو جسکو فی الحال
ٹپور کہتی ہین بہت سخت لڑائی ہوئی یوسف زیون نی فتح پائے اور غوریاخیل نقصان شدید اوٹہاکر
ہار گئے شیخ ٹپو پورانہ قلعہ ہے نوشہرہ کہنہ کے اوپر اور لڑائی اوس موقع پر ہوئی تہی کہ جہان اب
ڈاک بنگلہ ہے جو غوریاخیل یوسف زیون کی ہاتہہ زندہ آئی تہی اونکو اپنی ناموری کی واسطے غلامون کی
طرح دو دو پیسہ پر فروخت کیا اس نمایان فتحیابی کی سبب سے اونکا مزاج پہلی سی بہی خراب ہوگیا اور نخوت
کے راہ سی اکبر بادشاہ کی وقت برملا سرکشی شروع کری لوٹ مار اور رہزنی کو اپنا پیشہ بنا لیا ان بدعنانہ

افعال سی اول تو بلائی قحط اونہر اس شدت سی خداوند تعالی نی نازل فرمائی کہ بہت لوگ تباہ ہو گئے
اور پہر اکبر بادشاہ نی زین خان کوکہ کو معہ دیگر امراء جیسا کہ حصہ اول مین ذکر ہوا بمعیت لشکر جرار سنہ ۹۹۴
مین اس قوم کی سرکوبی کی واسطی بہیجا پہلی یورش مین تو یوسف زئی غالب آئی اور راجہ بیربل وغیرہ
چند نامی سردار معہ تخمیناً ہفت ہزار لشکر شاہی ماری گئی تہی مگر دوسرے دفعہ زین خان نی کابل سے
گوتڑا اور باجوڑ کے راستی پہر سواتہہ پر حملہ کیا باجوڑ مین تہانہ شاہی مقرر کرکے جب سواتہہ کی مغربی
حد پر پہونچا تو قوم یوسف زئی درہ تری کی راستی پر جمعیت کرکے اوسکی سدراہ ہوئے قریب ایکماہ وہان
لشکر رکا رہا اتفاقاً عید کے روز اکثر لشکر یوسف زئی شائد حلوا خوری کی واسطی گہرونکو گیا اس حال سی
زین خان نی اطلاع پاکر فرصت کو غنیمت جانا اور فوراً ہلہ کیا ایک حملہ دلیرانہ مین اوس دشوار جگہہ سے گذر کر
ملک سواتہہ مین داخل ہوا اور ملک سواتہہ فتح کرکے یوسف زئی جو پہاڑون پر چلے گئے تہے اونپر لشکر شاہی
تاخت کرکے پکڑ لاتا تہا اور بیشمار لوٹ حاصل ہوئی زین خان نی ملک سواتہہ مین قلعہ دمغار بنایا اور بڑے
استقلال کی ساتہہ اس قوم کو مجبور کیا اخوند درویزہ جو اوس مصیبت مین اس قوم کے ہمراہ تہا اپنی کتاب
مین لکہتا ہی کہ جو لوگ اس قوم کے مفرور ہوکر پہاڑ کے درون کے سر پر پناہ گزین ہوئی تہے اونکے
ساتہہ مین بہی تہا وہان رات کو اسقدر سخت بارش اور برف پڑی کہ صبح تک امید زیست کم تہے اس
سختی کی سبب سے لوگ پہاڑ برف دار کے اوپر نہ ٹہر سکے اور اپنی آپ کو سردار فوج شاہی کی سپرد کر دیا
زین خان نی اس قوم کو خانہ کوچ پہاڑ سے نیچے اوتار کر ہشت نگر اور پشاور کو لایا محمد زی گگیانی خلیل
مین متفرق آباد کئے مگر ایک گروہ انکا زیر سرداری محمد خان ہندوکش پہاڑ کے طرف روانہ ہوا دریائے
پنجکوڑہ کی کنارہ پر جو کفار تہے وہ طرف خالی کردی اونکا ارادہ قاشقار کو جانی کا تہا مگر محمد خان اونکا خان
کافرون کے ہاتہہ سی مارا گیا پہر اوس اوس نی خان زیجان ملی زئی کو اپنا سردار بنایا وہ بہی کام آیا
تب وہ گروہ بہی بیدل ہوکر زین خان کوکہ کے ہاتہہ مین آئی جسنی اونکو بہی پشاور کے علاقہ مین لاکر ایک
دیال واسطی گذارہ کے دیدیے مگر یہہ لوگ ایسی متفرق اور بدحواس ہو گئے ہہی کہ تردد افلی ور گانو آبادی کے
طاقت بہی اونمین نہین تہی تہوڑے عرصہ کی بعد حسب اجازت صوبہ کابل یوسف زئی کے میدان مین یہہ لوگ
جا آباد ہوئی روز بروز وہان قوم متفرق شدہ جمع ہوتے تہی چند مدت آرام کے ساتہہ وہان گذارہ کیا سبب

غلت تردد ایک ہزار روپیہ مشخصہ سرکاری مقرر تہا اور آپسمین اس زر مالگذاری کو فی قلبہ کے حساب پر حسب باچہ کرتے تہے ان فسادون مین اور بغاوت کی سبب سے اسقدر ملک جو دلاوری اور محنت سے فتح کئے تہے ہاتہہ سے جاتی رہی چنانچہ جو میدان دریاے سندہ کی کنارہ پر تہا قوم دلازاک نے لیلیا اور سواتہہ سواتہیون نے بنہیر بنہیر والون نے چملہ چملہ والون نے اور باجوڑ منگاریون نے لیلیا جب یوسف زیون کے متفرق شدہ قوم اکثر یکجا جمع ہوئی تو انہون نے قوم دلازاک سے مقابلہ کرکے انکو خارج کردیا دلازاک قوم کے چلی جانی سے یوسفزئی زیادہ زور آور ہوگئے بعدش سترہوین صدی عیسوی کی شروع مین لمغان اور سواتہہ اور باجوڑ کے سکنائے کی بابت تنازعہ سرحد آپسمین لڑائی کری یوسف زیون نے موقع دیکہہ کر لمغانیون کے ساتہہ شمولیت کری اور دونون نے شامل ہوکر باجوڑی اور سواتہیون کو بیدخل کردیا لمغان کی ترکلانی نے باجوڑ کو لیلیا اور یوسف زیون نے سواتہہ تک تسلط کرلیا علی اصغر مشہور ملک سردار یوسف زیون کا تہا اوسنے نوک شمشیر سے اپنی قوم کی ملک کی حدود کو بہت وسیع کردیا بنہیر اور چملہ اور روڑیزہ کے سوائی کوہ تنول تک انکا دخل ہوگیا جو سواتہی لوگ سکنائی سابق قتل اور اخراج سے باقی رہگئے تہے وہ بطور رعایا یوسف زئی بنام نہاد فقیران ابتک رعیت اس قوم کی ہین الغرض تدریجاً قبضہ اس قوم کا اس قدر ملک پر پہیل گیا کہ جسپر اب یہہ قابض ہین جو مندر کے قوم کے شاخین پہاڑ سے نیچے سمہ یعنے میدان علاقہ موسوم یوسف زئی مین آباد تہے وہ برائے نام رعیت شاہی گنی جاتی تہی مگر بباعث ناقصی انتظام ملک داری اور رعایا پروری اکثر سرکشی اور فساد پر تیار تہا شاہجہان بادشاہ کی طرف سے ۴۸ سنہ ہجری مین علاقہ یوسفزئی کا ٹہیکہ بارہ ہزار کے عوض شہباز خان خٹک کو دیا اور بعدش اوسکی فرزند خوشحال بیگ خان کے ہاتہہ مین بہی چند عرصہ اس علاقہ کا اجارہ رہا اور چونکہ قوم خٹک اور مندر یوسف زئی کے آپسمین پورانی عداوت تہی پس اس بہانہ پر جتنا جسکا قابو چلا آپسمین لڑتے رہی تا وقتیکہ مصنوعی شجاع کی اعانت کرکے جیساکہ حصہ اول مین درج ہوا دریاے سندہ کی کنارہ پر عالمگیر اورنگ زیب کی فوج نے سنہ عیسوی مین علاقہ میدان یوسف زئی کو فتح کیا اس فوج کی آنی کا حال تہوڑی روز ہوئی اسطرح ملا ہی کہ کپورگڑہی یا لنگر کوٹ کی پورانی قلعہ مین سی ایک سنگ مرمر کا پتہر نکلا ہے جسپر لکہا ہی کہ سنہ ہجری مین مطابق بارہوین سال جلوس اورنگزیب کے شمشیر خان ترین نے بہ سرداری

لشکر شاہی اس ملک مندر کو فتح کیا اور قلعہ اور مسجد اور چاہ بنوایا شاہ عالم کے سلطنت مین یوسف زیون نے
کچھہ فساد نہین کیا مگر محمد شاہ کیوقت اونہون نی پہر بلوہ کیا اور ۱۱۵۱ھ مین حاکم پشاور کے فرزند کو پکڑ لیا
اس سببسے اونکا دماغ زیادہ خراب ہو گیا تمام حد کی قومین سی صرف یہہ قوم نادر شاہ ایرانی کی حکومت
نہین مانتی تہے جب نادر شاہ ۱۱۵۱ھ مین پشاور پہونچا تو اوسنی نازو خان ملک کو بولایا مگر اوسنے
آنےسے انکار کیا تب قہر نادری نی اس گستاخی کا بدلہ لینا چاہا زیرکمان صوبہ دار جالیز کے فوج نادرے
بہیجے گئی سب قوم پہاڑ مین جمع ہوئی میدان کا علاقہ چہوڑ گئی صرف موضع شیرہ رہ مین تہوڑے سے آدمی
بطور رہراول کے رہ گئی جو آدمی پیچہی رہگئی تہے اونکا مال اور فصل جملہ غارت اور برباد کیا گیا جب فوج شاہی
شیرہ رہ کے پاس پہونچی تو سنوزگاوسے اور شیر دررہ دونون راستون سی فوج انبیلہ کو نہ جاسکی اور
موقع پر قوم مجتمع یوسف زئی نی فوج متعینہ کو سخت مقابلہ سی شکست دی اور وہان سی لیکر کلپانی تک فوج
نادرے کا تعاقب کیا یہہ ناخوش خبر سنکر نادر شاہ بڑی زور شور سے خود گیا اور رہ چینجلے سے
لذر کر شاہ کوٹ کے پہاڑ والی شاخ جو کوہ مہابن سے آتے ہی وہان تک پہونچ گیا تب یوسف زیون نے
مجبوراً صلح کرکے قبول کری بعد ش جب ۱۱۶۲ھ کو احمد شاہ ابدالی درّانی پشاور مین آیا تو
سب ملکان یوسف زئی اوس کے سلام اور اعانت کی واسطے حاضر ہوئے سب سی پہلے عبد الصمد معروف
سمند خان ملک قوم محمد زئی ہشت نگر والہ آیا اور پہر فتح خان ولد نازو خان ہوتے کا اور خواتین طورو
اور بابوزی واسطے بجا آوری خدمات یورش ہند حاضر آئے سوائی اونکے بلند خان ابن طاہر خان
بیسرو زخان جو علاقہ کوہ گنہدگر پر یا مین علاقہ چچہ وہزارہ قابض تہا وہ بہی پانی پت کے لڑائی
مین خدمتگذار رہا اس بلند خان کا باپ طاہر خان جس سے فرع طاہر خیلی چلتا ہے احمد شاہ کے آنی
سے تہوڑا عرصہ پہلے علاقہ گنہدگر پر قابض ہو گیا احمد شاہ نے بلند خان کی خدمتگذاری سی خوش
ہوکر بموجب سند محررہ ۱۱۶۰ ہجری اوسکو بہت جاگیر عطا کری یہہ طاہر خان اتمان زئی مندر
شاخ علی زئی سی تہا بلند خان چند عرصہ احمد شاہ کے حکم سے سرہند نواح انبالہ کا صوبہ دار بہی
رہا بلند خان کا بیٹا فتح خان جسکے اسم سے قوم اوسکی معروف بہ فتح خانی ہوئی دلاور آدمی

تہا فتح خانی مشہور راہزن تہی مار گلہ اور حضرو تک اونکے لوٹ مار کی مار مار رہتی تہی
تا ہنوز گہبد گر اور اوسکی نواح علاقہ ہزارہ مین تخمیناً ایکسو گہر طاہر خیلیون کا آباد ہے احمد شاہ
کے بعد تیمور شاہ کی حکومت مین علاقہ یوسف زئے کے لوگ اپنا مشغصہ معرفت نوشہرا اور
شاہ بولی خان پسران فتح خان ہوتی والہ کی ادا کرتے رہے بعد تیمور کے شاہ زمان اور
محمود کی حکومت مین کوئی امر لائق تحریر سرزد نہین ہوا امیر دوست محمد خان وغیرہ
پسران سردار پائندہ خان بارک زئی کے تسلط کے بعد جب رنجیت سنگہ والی
پنجاب نے اضلاع مغربی دریا سندہ کو مفتوح کیا تو اوسی عہد مین سید احمد نام ایک شخص
ہندوستانی جو بڑا مدبر تہا پشاور سے یوسف زئی مین گیا ملکان منڈ اور خان زیدہ اور
سیدان بنہیر نے اوسکو مدد دے سید احمد نے جسکو لوگ میان صاحب کہتی تہے جہاد
کا اشتہار دیا یہہ خبر سنکر سکہون نے پنجاب سی فوج روانہ کی دوسرے طرف بیشمار
غازی لوگ قوم یوسف زئی وغیرہ جمع ہوئے تہے بمقام سید و بڑے سخت لڑائی ہوئے
مگر پہلے ہی حملہ مین سید احمد کے فوج نے شکست کہائی اور وہ خود بہاگ کر ۱۸۲۷ء مین سوات
کو چلا گیا چند عرصہ کے بعد بنہیر مین آیا اور وہان سے اوسنے ارادہ کیا کہ اٹک کا قلعہ دغا
سے لیا جاوے مگر یہہ منصوبہ خاوی خان ملک ہنڈ نے سکہون کو بتلا دیا سید
احمد نے اوس کو اس مخالفت کی سزا دینی چاہی میر بابو وغیرہ ملکان چارغونے
نے سید صاحب کو مدد دی خاوی خان سے لڑائی ہوئی مگر اوس کا نتیجہ اثر مند نہوا
بعد اسکے سید احمد نے معرفت اخوند عبد الغفور کے جو فی الحال اخوند صاحب سے اتہہ
کا مے خاوی خان کو طلب کیا جب وہ صلح کی امید پر آیا تو اوس نے قتل کر دیا اس واردات
کے بعد میانصاحب خدو خیل کے پہاڑ مین چلا گیا اور فتح خان پنجتار والے کے صلاح سے
اوسنے یوسف زئی کی حکومت کا اشتہار جاری کیا مگر یوسف زئی آزاد قوم کو یہہ امر پسند
نہوا علاوہ اسکے وہ دختران یوسف زئی کے اپنے ہمراہی ہندوستانیون کو دلانا چاہتا تہا

س سبب سی اکثر لوگ اوس سی بیزار ہو گئے اون مین سی ہوتی والی بہی تہی جا رغولی کی اعانت
سے ہوتی مردان کو سید احمد نے جلادیا یہہ خبر سنکر پشاور کا حاکم یار محمد خان بارک زئی
ج لیکر یوسف زئی مین آیا سید کا ڈیرہ زیدہ مین تہا اور اوسکی فوج تعدادی چہہ سو ہندوستانی
مولوی اسمعیل کے زیر کمان چیدہ جوان تہی یار محمد خان کی جمعیت تین ہزار سپاہ اور چہہ توپ
تہے مولوی اسمعیل نی یہہ حکمت کیے کہ رات کو یار محمد خان کے معسکر کو گہیر لیا اور نظم
ملت اپنی ہمراہیون کے سب سپاہ کو متفرق پہیلا کر غنیم کو خوف دینے کے واسطے ایک طویل
بسن مین تہوڑے تہوڑے فاصلہ پر بطور توڑہ بندوق کے بتیون کو آگ لگا کر آگے کو بہیڑا
رات اندہیرے مین جب درانی فوج نے اسقدر توڑے چمکتی دیکہی تو گہبرا گئے اور غلط فہمی
سی سمجہا کہ ہر طرف سے غنیم کے فوج ہزار ہا آگئی ہے اس سہل حکمت سے خوف زدہ ہوکر بہاگ نکلے
ور یار محمد خان زخمی ہوکر مرگیا اور اسطرح ہندوستانیون کو کامیابی ہوئی اور اونکی
معیت بہی زیادہ ہوگئی سید احمد اب علاقہ تنول مین جا رہا سلطان محمد خان برادر
ر محمد خان اور حبیب اللہ خان ولد محمد عظیم خان بارک زئی فوج لیکر انتقام لینے کے واسطے
روانہ ہوئی معیار کے متصل لڑائی ہوئی پہلی حملی مین حبیب اللہ خان نے ہندوستانیون کو
بڑے کہو تک بہگایا مگر بائین راست کی جانب سی مولوی اسمعیل نی سلطان محمد خان کو
بہگایا حبیب اللہ خان جو بڑا دلاور آدمی تہا یہہ حال دیکہکر فوراً پہونچ گیا اور اوسنی
نا اسمعیل کو سلطان محمد خان کے تعاقب سی روک لیا اس قدر فرصت مین ہندوستانی
ملکو حبیب اللہ خان بہگاتا تہا واپس آ گئے لاچار پشاور کے فوج کو ہٹنا پڑا سید احمد
بعد اس فتح کے ہشت نگر مین مقیم ہوا اور وہان سی اوسنی سلطان محمد خان کو خط بہیجا اور
ہا کہ آکر سلام کرو اور گناہ معاف کراؤ یہہ مضمون بہی اوس خط مین درج تہا
رگہ این درگاہ ما درگاہ ناامیدی نیست صد بار اگر بشکستی باز آ ہر آنچہ کردے باز آ
باز آ باز آ) اوس خط کا جواب سید احمد کو کچہہ نہ ملا تب اوسنی کوچ کر کے پنجتنی پر جا بہی اپنا

قبضہ کر لیا سلطان محمد خان حاکم پشاور ڈر گیا اور اوسنی سید کو پشاور کے آنے کے واسطے لکہا مگر اوسکے اشارہ سے پہلے ریاست کے حرص خود بخود اوسکو لے آئی تہی پشاور مین پہونچکر قلعہ پر اپنا قبضہ کر لیا اور روا یہ وہشت نگر سلطان محمد خان کو جاگیر مین دیکر باقی کل ملک اپنی ریاست کا تصور کیا یہہ ۱۸۳۰ء مین واقعہ ہوا سید احمد نی چند روز پشاور مین قیام کیا اور ملا مظہر علی کو گورکہٹری واقع پشاور مین اپنا نائب مقرر کر کے چہوڑ گیا اور خود مہابن پہاڑ مین چلا گیا اور عُشر کوہاٹ سے تنول تک وصول ہونی لگا آزاد لوگون نی جنکو ہندوستانیون کی سخت حاکمیت کی برداشت نہین تہی بغاوت کا مشورہ کر کے ملا مظہر علی وغیرہ سب ملازمان سید کو قتل کر دیا اس حیرت افروز خبر کی علاوہ جب سید احمد کو یہہ بہی معلوم ہوا کہ فتح خان پنجتار والا بہی تابع اور دوست نہین رہا تب وہ بالاکوٹ ضلع ہزارہ کو گیا اور اوس مقام پر سکہون کی فوج سے معہ ملا اسمعیل اور تیرہ سو ہندوستانیون کے ۱۸۳۱ء کو ہلاک ہوا اوسکے ہمراہیون مین سے جو تین سو باقی رہگئی تہی وہ بہاگ کر پنجتار کو چلے گئی اور تخت بند سے زیر سرداری مولوی نصیر الدین ستہانہ مین چلی آئی مگر وہانسے سید امیر اخوند کو مبہ والی اور فتح خان پنجتاری نی اونکو نکالدیا تہا الغرض سکہون کی عملداری مین اس قوم اور یوسفزئی کے علاقہ مین کچہہ امنیت نہین تہی بعد ضبطی ملک پنجاب جب ضلع پشاور گورنمنٹ انگریزی کے قبضہ اقتدار مین آیا تو علاقہ میدان یوسفزئی مین بسبب جو محروسہ سرکار انگریزی ہے امنیت نے استقلال پکڑا مگر انکے پہاڑی مالکون مین بدستور بی انتظامی ہے مقام ستہانہ جو کوہ مہابن مین واقع ہے وہانکی سید اور متعصب وہابی ہندوستانیون کی اغوا سے اس قوم کے اون سرگروہون نے جو پہاڑ مین رہتے ہین گورنمنٹ انگریزی سے مقابلہ کیا جسکا مختصر ذکر حصہ اول مین ہو چکا ہے پہلے مقابلے قوم حسن زئی اور ستہانا کی بربادی کی وقت بہت خفیف ہوئی تہی مگر ۱۸۶۳ء مین عبد اللہ وہابی کی انگیخت سے اتفاق کر کے درہ انبیلہ کے سر پر سرکار انگریزی کی فوج سے سخت مقابلہ کیا گورنمنٹ کا اس فوج کشی سے صرف یہہ ارادہ تہا کہ موضع ملکا جو وادی چملہ کے بیچ آمازئی شاخ مندر کا ملک ہے اور اوسمین وہابی اور غارتگر جو سرکار کو لوٹنی والے ہین پناہ گزین ہین جلادیا جاوے مگر مولوی عبد اللہ وہابی ہندوستانی کی چالاکی سے ان پہاڑی قومون مین

مشتہر ہو گیا اور سرکار انگریزی کو ہماری بات واقعہ کو وہ بر قبضہ لینا مطلوب ہے اس سبب سے سوات کے لوگ معہ اخوند صاحب سوات کے اور باجوڑ
کی اتر کلانی قوم زبردست آفریدی اور طالبان باجوڑی اور بونیر کے ملک اور شاخ یوسف زئی جنکا سردار غزن خان بیر والہ تھا اور مدہ خیل
اور اماز ئی اور رنیدروان بھی بہ سبب فوج میں جمع ہوئیں تعداد اونکے لشکر کی قریب بیس ہزار کی تھی چند لڑائیوں کے بعد معہ جنرل صاحب کمشنر
پشاور کے جس نے بونیر پر حملہ کر کے امبیلا اور منڈی اور لعلو جلا دیا گیا اور متعصب وہابیوں کو اس جگہہ سے خارج کر دیا گیا جو منتشر ہو کر رود برنیر کی بالا
چمرکنی قلعہ اکبر میں گئے ہیں اوسکا سبب فوج ظالم کو واسطے اپنا مقصود حاصل کر کے واپس آئی الا باوجود اپنے نقصان کے پڑگئے وہ لوگ اسطرح
کی واپسی کو نسبت کم ہمتی سے دیتے لیکن فی الواقعہ مناسب نہیں تھا کہ غیر قوم کی ملک کے رستے بلا اطلاع قابضان
ملک فوج کشی ہوتی اور جب ہو چکی تھی تو واپسی اسی طریق سے گورنمنٹ انگریزی کی طاقت اور شان کے شایان
نہیں تھے ٭

حال فرقہ وہابی

چونکہ اس قوم کی ہماری ملک میں ہندوستانی وہابی مذہب والی فتنہ انگیز اور سایل صادق مذہب مقدس
اسلام اہل سنت جماعت کی مخالف لوگونکو گمراہ کرتے ہیں اسواسطے مختصر ذکر اس فرقہ کا کیا جاتا ہے عبد الوہاب ابن
طریقی کا موجد اور وہابیوں کا پیشوا الحوطہ میں جو عرب کی علاقہ نجد میں سے ایک سو برس سے کچھہ زیادہ عرصہ گذرا ہے
کہ پیدا ہوا تھا اور قبیلہ تمیم میں سے تھا اوسنے علم بصرہ بغداد اور دمشق میں تحصیل کیا اور آخر کار نجد کو واپس گیا
اور درعیہ میں جا بیٹھا وہاں کی رئیس محمد ابن سعود سے بذریعہ شادی رشتہ بنا کر اوسکی گرد نواح کی بدویوں پر زور حاصل
کیا مگر چونکہ فرزند اوسکا نابینا تھا یہ زور آخر کار خاندان درعیہ کو حاصل ہوا اس خاندان میں عبد العزیز اور اوسکا
بیٹا سعود سب سے زیادہ نامی تھے عبد العزیز اور سعود نے تمام علاقہ نجد کو زیر کیا بغداد کی پاشا کی جو فوج اونکے
مقابلہ پر بھیجی اوسکو دو مرتبہ شکست ہوئی بنی کلب اور عتوبی قبیلونکو اونہوں نے اپنی مشرب میں ملا لیا اور اپنی ساتھہ
شریک کیا کربلا معلی کو جہاں سید الشہدا حضرت امام حسین ابن حضرت علی کرم اللہ وجہہ وغیرہ شہیدان کربلا کی مزار
ہیں اس گروہ شقاوت شعار نے لوٹا اور شریف مکہ کو شکست دی مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ دونوں شہر پاک پر اور کل
علاقہ حجاز پر اونہوں نے تصرف کر لیا قوم جواسمی جو وہابی ہو گئی تھے سمندر میں قزاقی کرنے لگی اس سبب سے ۱۸۰۹ء میں گورنمنٹ
بمبئی نے خلیج فارس میں فوج بھیجی اور بعد سخت مقابلے کے اوس قوم کی حصن حصین شنعاس پر جو کہ انکا [illegible] تھا

تصرف کیا گیا آخرکار اہل سنت جماعت کی مسلمانون سے اونکو اور بہی زیادہ سخت ضرب پہونچی جب ۱۲۵۸ء مین عباسی
خلیفونکی نسل مین سے خلیفہ آخر قتل ہوا تو خطاب امام فقط ایک چہوٹی تفسیر سے سلیم اول کو جو ظفریاب ہوا تہا پہنچا
اور اوس وقت سے آیندہ اوسنے لقب امیر المومنین اختیار کیا شریف مکہ نے اس نئی منزلت کو تسلیم کرکے اپنی فرزند
کو خانہ کعبہ کے کنجیان ایک چاندی کی طشت مین رکہکر نذر کرنیکے واسطے بہیجا اسطرح ایک ترک بخلاف قاعدہ
مقررہ حضرت خاتم الانبیا کی جو یہہ تہا کہ امام نسل قریش مین سے ہونا چاہیے امام ہوا وہابی ظاہر امام کو نہین مانتے
تہے عبد العزیز اور سعود معاملات دنیوی مین اور اپنے دین مین بہی پیشرو تہے اور اونکے دعوے دعاوی سلطان روم
سے منافق تہے پس جب محمد علی نے مملوک بیگون کی سرزنش کرلی تو اوسکو دار السلطنت استنبول سے وہابیان ملحد
کو سزا دینی کی اور پاک شہرون کی بازگرفت کی تاکید ہوئی یہہ معرکہ ۱۸۱۱ء سے ۱۸۱۸ء تک رہا دو برس تک
محمد علی خود ان معرکون مین مصروف رہا اور آخرکار انجام یہہ ہوا کہ ابراہیم پاشا نے درعیہ پر تصرف کیا اور
عبد اللہ پسر سعود کو گرفتار کیا اوسکے باپ کے لڑنے کا یہہ قاعدہ تہا کہ فوج قواعد آموختہ سے صرف پہاڑ مین لڑا کرتا
تہا عبد اللہ نے اس قاعدہ کو ترک کردیا تہا اوسکو بعد گرفتاری سخت عذاب دیکر استنبول مین گردن مارا گیا
سید احمد جب درعیہ کو گیا تہا درعیہ کی تسخیر کو بہت برس گذری ہونگی اور وہانسے آکر اوسنے ہندوستان مین
اور خصوصا بنگالہ کے رذیل آدمیون مین وہابیون کے مسایل پہیلائی اور اوسکے ذریعہ سے اسملک مین بہی آئی
مگر تاہم بباعث کوشش علما اہل سنت جماعت اسملک کے لوگون مین خصوص یوسف زئی قوم مین وہابیت کا
اثر بہت ہی کم ہے تاہم ہندوستانی آوارہ وہابی بنکر کوہ مہابن و بنیر وغیرہ مین لوگون کی عقیدہ خراب کرنے
کے واسطے متفرق پہرتی ہین اصلی مسلمانونکو اونکی شر سے محفوظ رہنا چاہیے تاکہ نجات کی امید قایم رہے اس وہابی
فرقہ مین جو خراب عقیدے اور مسایل مین اونمین سے چند اور جنکی خرابی کی نسبت علماء اسلامیہ نے فتوی دیا ہے
ذیل مین لکہی جاتی ہین - وہابی کہتی ہین کہ پیغمبری حضرت محمد مصطفےٰ پر ختم نہین ہے بلکہ ہر زمانہ مین کوئی نہ کوئی
پیغمبر ہوگا اور حضرت محمد کی نسبت اونکا یہہ قول ہے کہ وہ بہی مثل اور آدمیونکے فانی تہا اور بعد وفات کی وہ بہی نابود
ہوگئی ہین دوم پیغمبری ایک کسب ہی جو زہد کی سبب سے حاصل ہو سکتا ہے سوم کرامت ولی بعد وفات مطلق نہین
رہتی اور اولیا اللہ کی مزارونکی تعظیم و تکریم کو وہ برا کہتی ہین چہارم [illegible] نہین ہے پنجم نماز بدون

فاتحہ جایز نہین ہے اگرچہ معتقدی ہوشتم قران شریف کی بعضی آیات کو شعر کہتی ہین ہفتم لواطت کو قابل
تعزیر نہین سمجہتی اور مباح جانتی ہین ہشتم خداوند تعالی کا جسم اور مکان بیان کرتے ہین علی ہذا القیاس اور
بہی بہت امور مسایل صادق اسلامیہ سی مخالف ہین اور وہ کہتی ہین کہ امام مہدی دنیا پر زندہ موجود ہی
مگر آدمیون سی پوشیدہ ہے انتظام ملکداری کی لحاظ مین اونکا قول عظیم اور معیوب یہہ ہی کہ جو لوگ اونکی زعم مین
کافر ہین اونپر جہاد کرنا خواہ مخواہ لازم ہے ۱۸۶۳ء کی یورش کی بعد جو لوگ وہابی مولوی عبد اللہ کی ماتحت تہے
اس نواح مین تہے وہ منتشر اور پراگندہ ہوگئے ہین امید کہ آئندہ مسلمان لوگ اونکا اجتماع اور قوت کو زور نہ دیوین
کہ جس سی رخنہ دین و دنیا مین نہ پڑے *

تفریق اور شمار قوم یوسف زئی و جای سکونت شاخ وار

واضح ہو کہ یوسف زئی قوم اوپر سی دو بڑے حصہ مین منقسم ہوتی ہی ایک مندر۔ دوسرا یوسف زئی اگرچہ
مندر کا باپ عمر اور یوسف دونون بہائی تہی مگر مندر کی نسل بہی مجمعًا یوسف زئی کہلاتی ہی گو حقیقت
مین وہ ایک علیحدہ شاخ ہے یوسف زئی کی قوم ملک سوات اور بنیر اور پنجکوڑہ جسمین دیر بہی ہے سکونت
پذیر ہے اور مندر کا ملک دریای کابل اور دریای سندہ کی شمال میدان جسکو سمہ یا علاقہ یوسف زئی کہتے
ہین اور وادی چملہ ہی کل تعداد یوسف زئی قوم کے جو افغان مین نو لاکہ نیزہ مشہور ہے وہ زیادہ معلوم ہوتی
ہی اور اس نو لاکہ مین شاید کل خوخی کی قوم داخل ہوگی تحقیقات حال سی جو بہت احتیاط سی ہوئی اس قوم
کی دو لاکہ چالیس ہزار آدمی خاص اپنی اصلی وطن کی ساکن شمار مین آئی ازان جملہ مندر ایک لاکہ چالیس ہزار
اور یوسف زئی ایک لاکہ چہہ ہزار انمین سی کل تہتر ہزار دوسو بندوق یعنی اسلحہ بندجوان ہین مندر
بتیس ہزار اور یوسف زئی تینتالیس ہزار دوسو مندر کی ہفت پتی ہین ان سب مین سی عثمان زئی اور
اتمان زئی بڑی پتی ہین جیسا کہ شجرہ نسب مین درج ہے عثمان زئی دو بڑی شاخون مین منقسم ہین کمال
زئی جسکے دو شعبی ہین۔ مشران زئی طورو والے اور کشران زئی ہوتی والے سرکاری علاقہ یوسف زئی
مین آباد ہے دوسری بڑی شاخ۔ اما زئی کی ہے جسکے دو فرع کلان دولت زئی اور اسمعیل زئی ہین اس
اما زئی کی ایک شاخ مہابن پہاڑ وادی چملہ کی مشرق اور اوسکی نواح مین رہتی ہی اوسمین دو ہزار بندوق

ہی چارغلی یا چارگلای آمازیون کا بڑا گانوھے دولت زئی کی شاخ اکثر سرکار انگریزی کی علاقہ یوسف زئی
مین آبادھے کپورکی گہڑی اونکا بڑا گانوھے تبہ اتمان زئی کی چار شاخین ہین - علی زئی جنکی نسل سی شعبطا یہ
خیلی علاقہ گندگہڑ مین بہی آبادھے کنا زئی - اگا زئی - ہرسہ اتمان زئی کہلاتے ہین اور انمین بارہ سو بندوق
ہی چوتہی شاخ سدازئی مین سی حسب مندرجہ شجرہ پانچ شگوفی نکلتے ہین جنمین سے ابا خیل - عمر خیل - میر احمد خیل
بہزاد خیل یہہ چار قومین سرکاری علاقہ مین آباد ہین - ہند صوابی - مرغوز گہلا بٹ انکی بڑے گانو ہین پانچوین
مندو خیل اکثر سرکاری علاقہ سی باہر کوہ مہابن سی غرب اور اوسکی نواح مین سکونت پذیر ہین اور کچہہ سرکاری
علاقہ مین بموضع باجہ و بام خیل آباد ہین اٹھارہ سو یا دو ہزار بندوق ہوگی مشہور گانو انکا موضع چنگلی و پنجار
ہی خان گجو مشہور سردار اس قوم کا جو شیر شاہ سور کے وقت مین تہا وہ بہزاد خیل سدازئی شاخ مین ہی سے
باقی پانچ ہتی زنڈ یا رخڑ کہلاتے ہین اور اکثر سرکاری علاقہ مین آباد ہین اونکی بڑی گانو یہہ ہین - سمیلا -
یا اسمعیلا - یا حسین - شوہ - نونی کلے - آدینہ - ڈاگی - ترلاندی - اور علاقہ چملہ مین کوگا - انبیلہ لعلو

یوسف زئی کی

پانچہ ابتدای شاخون ہین اوریا کی نسل باوی خیل نابود ہوگئی ہے باقیماندہ چار مین سی عیسی زئی جنکی
تین شعبی حسن زئی - مداخل - اکازئی - مشہور ہین یہہ جملہ کوہ مہابن سی شمال و گوشہ مشرق اور اگرو ضلع
ہزارہ دونون کنارہ دریای سندا اوپر کوہستان مین آباد ہین دریای سندھ سے مغرب ہزار یا بارہ سو بندوق
ہوگی - موسی کی اولاد الیاس زئی گیارہ ہزار آدمی او دو ہزار بندوق ہوگی الیاس زئی کی پانچ شاخون مین
سی سلار زئی - گدای زئی و پنج پای - عایشہ زئی - کل چار شاخین علاقہ بنیر مین سکونت پذیر ہین اونکی دیہات
مین بہی موضع پاشا - جہور تور ورسک باگڑہ مشہور ہین عایشہ زئی اصل مین مسمی ممی کی نسل ہین ممی کی زوجہ
کا نام عایشہ تہا بہ باعث اہمیت والدہ موسوم بہ عایشہ زئی ہوئی پانچوین شاخ مخوزئی کوہ دوسری پر رہتے ہے
جنکا بڑا گانو شکولی ہی ملی زئی کی چار کلان شاخین جنمین ہی دولت زئی جعفر زئی مسمات وتی کی اولاد سی اور
اباز زئی اور عیسوڑی مسمات نوری کی شکم سی نوری زئی کہلاتے ہین جملہ ملی زئی سولہ ہزار آدمی چار ہزار
بندوق مگر علاقہ دیر کی ملی زئی جو اکوزئی خواجو زئی کی شاخ ہین وہ انسی علیحدہ ہین اکوزئی کی قوم

باقی جملہ شاخ ہا یوسف زی سی زیادہ ہے کل اکوزی چہانوین ہزار آدمی تبلایا جاتا ہے یہہ قوم دو والدہ
شکم سے ہی ایک مسماۃ گوہرہ جسکے چار بیٹی خواجوزی ابازی بانیزی نسرک چار شاخونکی مورث ہوئی
دوسری مسماۃ رانی جسکی نسل سی رانی زی ہین الا بباعث قلت باقی تین شاخونکی اب یہہ قوم اکوزی
بڑی حصہ مین شمار ہو کر دو نامونسی مشہور ہے ایک خواجوزی دوسرا بانیزی جسکو افغان اپنی روزمرہ
بائی زی کہتی ہین اور باقی شاخین بہی انہین دو کی متعلق سمجہی جاتی ہین خواجوزی کی پانچ شاخ ہ
اونمین سی چار شاخ ملک سواتہہ مین دریای سواتہہ کی شمالی کنارہ اور درہ جات شمالی متعلقہ سواتہہ
آباد ہے ہر ایک شاخ کی بڑی گانو اس تفصیل سی ہین - آدین زی ہندرہ گانو شامون زی چہہ گانو
بی خیل نو گانو مگر عایشی خیل اور شمی زی علیحدہ گیارہ گانو سبو جونا سترہ گانو علاوہ انکی ڈہو
اور با ہنڈی بہت ہین اور پانچوین شاخ ملی زی سی تین فرقے نکلتی ہین سلطان خیل تین ہزار بند
بانیدہ خیل تین ہزار نصر الدین خیل دو ہزار یہہ شاخ ملی زی علاقہ دیر نجکوڑہ مین رہتی ہے اور نواب
غزن خان دیروالہ کی حکومت مانتی ہین جسکا اختیار اپنی قوم پر بہت ہے -

گوجر

اصل مین جٹ ہین یا جہوت اسملک مین اونکی بہی خیل ہین افغانون کی جانب سی وہ آبادی کرتے ہین
پچہتر ہزار روح ہو گا آوان تین ہزار کشمیری چہہ ہزار ہندکی دس ہزار جملہ اوبنیس ہزار ذی روح ہ
ہر طرح کی پیشہ ور اور دستکار لوگ داخل ہین اور یہہ سب ہمسایہ یعنی رعیت لوگ ہین آوان اور ہندکی قحط
مین اور کشمیری بیوپار کی لالچ سی اس نواح مین اکر آباد ہوئی - سید اور ملان کل چوبیس ہزار آدم
انکی دو تفریق ہین ایک آستانہ دار جسمین سید پیر اور صاحبزادہ ہوتے ہین جو کسی پرانہ بزرگ کے ذریعہ سے
دار کہلاتے ہین اونکو شیرنی اور شکرانہ ملتا ہے اور تعویذ اور دم کرتے ہین - دوم ملان یا آخوند اما
اور عالمان شرع اور طالب العلم اس تفریق مین داخل ہین اور کوئی گانو انسی خالی نہین ہے سواد
سی پیر بابا یعنی سید علی ترمذی کی اولاد زیادہ ہے +

ھندو

بائیس ہزار روح ہوگا اور یہہ لوگ بہو بار کی طمع پر پنجاب سی وہان جاکر آباد ہوی اور بعضی اونمین سی متمول ہی ہین +

رواج اور دستورات یوسف زئی

پیشہ

یوسف زئی لوگ زمینداری کرنے مین اس جگہ سکونت سی پہلی بطور پیوند پہرتے تہے اور مویشی چرائی اور گلہ بانی کا پیشہ کرتے تہے اور اسی باعث سی بہ تکرار چراگاہ لوگون سی لڑا کرتی تہے اور یہہ ہی وجہہ تہی کہ اونکی قدیمی عادت اسلحہ بندی اور جنگجوئی کی تہی گرچہ آپسمین بے اتفاقی اس قوم کا قدیمانہ شعار ہے مگر باہری غنیم کی حملہ کی وقت بہ فہمایش اپنی سفید ریشان متفق ہو جاتے تہے چنانچہ فی الحال ہی انکا ایساہی طریق ہے +

تقسیم ملکیت

اوپر لکہا گیا ہی کہ اس ملک کی ابتدای تقسیم باہم قوم یوسف زئی وغیرہ ہمراہیان شیخ ملی ذکری تہی یہہ تقسیم پہلی تومون پہ اس ہی نہج پہ کے تقسیم تہ نہج دفتر ہے اور دفتر سے نہج برخہ تہی اور اوسکی بعد پتی ہے ہی والی تو برخہ خورد ہونے مین جیساکہ برخہ سی اشگمہ یا ثلومہ یا کسیقدر یعنی چہٹا یا چہارم وغیرہ حصہ برخہ سی پتی بنتی ہے اور وہ پتی ہرایک خاندان مین بموجب رسد و تعداد حصہ خوار ان کم یا بیش منقسم ہو جاتی ہے حقیقت مین لفظ دفتر کا بمنزلہ حقیقت کے ہے خواہ وہ حصہ حقیت کا کم ہو یا زیادہ یوسف زئی اور مندڑ کے ملک مین جس قدر ملکیت جدی ہو اوسکو شیخ ملی دفتر کہتے ہین اور باقی زرخرید وغیرہ بہی ہرایک اپنے نہی دفتر کہلاتا ہی شیخ ملی دفتر یعنی ملکیت جدی کا پیمانہ ہر قوم اور دیہہ مین ایسی نمایان طرح جاتا ہے کہ بہی اوسمین غلطی نہین پڑ سکتی اور حصص جدی کی روسی تعداد ملکیت ہرایک حصہ دار کی ہر وندہ مین برابر ہوتی ہے غرض کہ تعداد زمین کا حصہ اور کمی بیشی تعداد حصہ خوران کی ہے جسکی اولاد بہت ہو اوسکی میراث بہت چہوٹے چہوٹے حصون مین منقسم ہوگی اور جسکی اولاد تہوڑی ہو اونکی پاس زیادہ زمین رہیگی۔ رت مین جبکہ بباعث زیادہ ہوجانے آدمیون کے اور بہت جگہہ تقسیم ہوجانے اونکی حصون کے ایک ایک شخص کا

حصہ بسبب قلت لایق گذارہ نرہا تو جرگہہ گانونکا کچھہ ٹکڑہ چراگاہ شاملات کا اونکو بموجب حصص جدی بھی تقسیم کردیتے ہین +

طریق تقسیم

یہہ ہی کہ جرگہہ معہ خان یا معتبران و یہہ موقعہ پر جاکر زمین قابل تقسیم کو بڑے یعنی رسی کے ساتھہ جسکی لمبائی معین نہین ہے پیمائش سے پیشتر لمبہ رسہ ہوتا ہی ناپتی ہین اور جز مین تقسیم کی واسطے پیمایش ہوتی ہے اوسکو ونڈ کہتے ہین اول زمین تقسیم طلب کو چارگوشہ برابر کرتے ہین اور پہر حسب حصص جدی اوسکو برابر تقسیم کرلیتی ہین اور جب سب پتی منقسم ہوجاوین تو زمین سیری ان سب دفترونکی سری پر برابر بتعداد ہر ایک پتی سی کاٹ لیتی ہین اور پہر ہر ٹکڑہ اور پتی کین چہوٹے چہوٹے حصون مین جتنا جسکا ہوا بانٹ لیتی ہین جب اس طریق سی حصص کی تعداد مقررہ پیدا ہوچکی تو پہر اکثر ہنک یعنی قرعہ اندازی کی روسی ہر ایک حصہ دار اپنا حصہ لے لیتا ہے طریق قرعہ اندازی مشہور ہی حاجت صراحت نہین اکثر سرکاری علاقہ مین اور ہمیشہ غیر علاقہ مین جہان خیلون کی تقسیم مین فرق ناقص اور کامل قسم زمینات مین ہوا تو وہ لوگ دس یا بارہ برس یا کسی مدت مقررہ کی بعد ایک دوسری خیل آپسمین زمینات مقبوضہ کو بدلتی ہین اور پہر اوس مبادلہ وا رقبہ کو حسب رسد گہرون پر بموجب دستور مندرجہ بالا تقسیم جدید کرنا پڑتا ہی بلکہ اس مبادلہ مین گانونکی سکنی زمین بہی منتقل ہوجاتی تہی اور اس تقسیم کی پابند لوگ گانو مین صرف کہولی چہوڑکر مبادلہ جدید والے رقبہ مین جا آباد ہوتے ہین جب غور سی دیکہا جاوی تو یہہ دستور ناقص اور بیفایدہ ہی کیونکہ اس تقسیم اور مبادلہ کی انتظار مین کوئی شخص دل سی محنت اور ترقی اپنی زمینات مقبوضہ کی نہین کرسکتا اور اس وجہ سی اونکی آمدن اور استقلال زمیندارہ کو ضرب پہونچتی ہے سرکار انگریزی کی رعیت علاقہ یوسفزئی مین فی الحال مبادلہ ملکیت قوم وار یا کہاتہ وار کا دستور بالکل نہین رہا اور تقسیم میعادی چند سالہ بہی سوای موضع زروبی اور کسی جگہہ سرکاری علاقہ مین نہین ہوتی سب لوگ اپنی مقبوضہ دیہات پر از روی حصص

---

* یہہ پنج پی قوم مندر سے نمانزی ... اکازی تہا جسکے اولاد اب بہی موضع بینی مین آباد ہے +

جدی قابض ہین اور کل دیہات کی صورت ملکیت ہتی داری غیر مکمل ھے مالکان موضع زرونی جو باجوڑی
کہلاتے ہین عجیب رسم تقسیم ملکیت کی رکہتی ہین کہ ہر دس سال کے بعد کل رقبہ دیہہ کو مشترکہ سمجہکر جملہ اہل
ذکور کے جو بالغ یا قریب بلوغت بہونچی ہون سرون کے حساب بر بطور بگڑی وند تقسیم کرتے ہین اور حصہ
کو مُٹھی کہتے ہین جہان مزروعہ زمین گذارہ کی واسطی کافی ہے وہان چراگاہ کو کوی شخص بلا رضامندی
جملہ شرکا کاشت نہین کر سکتا جن لوگونکی پاس زمین اپنے حصہ کی تہوڑی اور گذارہ کی واسطی کافی
نہین ہے تو وہ اپنا حصہ اورونکو اجارہ یا ٹہیکہ پر دیکر خود نوکری کیواسطی چلی جاتے ہین یا ہندوستانکی
سیر کی شوق پیدا ہوکر روہیلکہنڈ وغیرہ ممالک ھند کو جاتے ہین یا جہان اس قسم کی تنگ گذران آدمی
بہت ہون تو وہ بشرط رضامندی جملہ مالکان بنجر شاملات زمین مین علیحدہ باہنڈہ بنالیتی ہین جو گانو
کا خان ہو وہ ہی باہنڈون کا بہی ملک ہوتا ہی ساکنان باہنڈہ اکثر گوجر یا اور ہمسایہ بمعنی رعیت ہوتے
ہین اور یہ لوگ نون سے اجارہ یا حصہ وغیرہ پر زمین جہت کاشتکاری لی لیتی ہین بعضی ایسی باہنڈی
ہی ہین کہ جہان میان یا سید یا اور کوئی ایسی مذہبی متبرک رہتی ہین کہ جنکو گانون والونے زمین بخشدی
ہی اِس آخر الذکر قسم کی باہنڈونکا حال اچہا ہوتا ہے بہ نسبت اول الذکر باہنڈونکی - کیونکہ اونکو لحاظ ادب
مذہب کی کچہہ تکلیف نہین دیتی اور باہنڈونکی زیادہ آبادی سی ملک کی بہت ترقی ہوتی ھی چنانچہ سرکاری
عملداری مین زیادہ باہنڈونکی آباد ہونے سی بہت بنجر مزروعہ ہوگیا ھے +

تقسیم مواضعات سکنی

سکنی زمین بہی حسب حصص جدی تقسیم کیجاتی ہے بجای لفظ برخہ سکنی زمین کی ایسی موقعہ کو چم یا کندی
کہتی ہین بمعنی محلہ اور ایک گہر کو کنڈر کہتے ہین جسمین کوٹہ اور غولے یعنی کوٹہا و صحن دونون شامل
ہین ہر ایک کندی کا ملک ھی اور ملک اُس قوم کے خان کی ماتحت ہوتا ہے ہر ایک کندی کی علیحدہ مسجد ھے
اور علیحدہ حجرہ اور غیر علاقہ مین برج بہی ہوتا ہے تقسیم سکنی زمین کی بہی موجب اوسی پیمانہ دفتر شیخ
ملی یعنی جدی ملکیت کی ہوتی ہی جتنا حصہ ہر ایک حصہ دار کا زرعی اور باہر کی رقبہ مین ھے اوسی مقدار حصہ
سکنی زمین مین وہ مالک ہے اور جب کسی حصہ دار کی ملکیت از روی بیع وغیرہ منتقل ہو تو صرف اُسی

وسکنی دونون منتقل ہونگی۔ ہر شاخ مین سکنی دفتر بہی علیحدہ علیحدہ منقسم ہے +

مسجد

کا اختیار امام کو ہے اور اوسکے متعلق چند ملّا اور طالب العلم ہوتی ہین جنکا گذارہ وظیفہ خوری اور پیہ
زمین سے ہوتا ہے اور ساکنان کندی بہی اونکو بطور خیرات کچہہ دیتی ہین اور طلبا و مسافر کی واسطی گانوسے وظیفہ
یعنی روٹی مانگ کر لیجاتا ہے ملّا امام مسجد کا یہہ کام ہے کہ وہ بجماعت نماز پڑہاتی ہین اور نکاح پڑہتی ہین اور
لوگونکو قران شریف پڑہاتی ہین فرزند نوزائیدہ کی کان مین اذان دیتی ہین اور لڑکونکو نماز سکہلاتی ہین
اور جملہ فرایض مذہبی سے اطلاع دیتی ہین اور جنازہ پڑہتی ہین ایسی وفات مین لوگ اونکو خیرات دیا کرتے
ہین مگر افسوس کہ بعضی ملّان اور طالب العلمونکا چلن ایسا خراب ہے کہ طفل بازی اور اغلام کے شایق
اور بدپرہیز ہین باوجود اسکے اپنی ظاہری صفائی جتلانی کے واسطی حجرہ اور عام لوگونمین بیٹہنی سے نفرت کرکے
پرہیزگاری ظاہر کرتے ہین اونکو شاید بہول جاتا ہے کہ عالم الغیب دلونکا مالک ہے اور زیادہ مشہور
فاسقونکو جوتیا خیل کہتے ہین +

حجرہ

ایک عام نشست کی جگہہ ہی حجرہ کا کوٹہہ معہ فراخ صحن اور طبلہ اکثر ملکیت ملک یا کل مالکان کندی کا
ہوتا ہے مالک حجرہ پر لازم ہے کہ مہمان اور مسافرون کو کہانا اور آرام کی جگہہ دیوی چہارپائی رضائی اور
گہاس مہمان اور اوسکی سواری کی واسطی ہمسایگان یعنی رعیت سکنای دیہہ اپنی اپنی نوبت سے دیا کرتی ہین
کندی کی مرد لوگ حجرہ مین جمع ہوتے ہین اور وہان دم بدم حقّہ پیتی ہین اور زراعت اور مویشی وغیرہ
امور کی باتین کرتے ہین اور مقدمات کی خبرین سنتی ہین اور جو مجرد اور نوخیز ناکتخدا جوان کہرے
کی ہون وہ ہمیشہ حجرہ مین سوتے ہین کیونکہ بموجب رواج ملک کی کوئی رشتہ دار یا دوست یا مہمان
مین نہین سوتا کسواسطی کہ اونکی گہرون مین علیحدہ علیحدہ پردہ کی جگہہ نہین ہوتی اور رواجاً بہی مجرد مرد
آدمیونکا گہر مین سونا معیوب سمجہتی ہین حجرون مین کبہی کبہی جا رہتیہ اور لنڈی بہی بولی جاتی ہین +

برج

ملک کی مکان پر واسطی حفاظت ونگرانی کی ہوتا ہے اور جسی گانو مین خان رہتا ہے وہان سوای کندی

کی برج کی خان کی کندی کی گرد بطور نگا نون بناه جار دیواری ہوتی ہی جسکو گہڑی کہتی ہین ملک ورخان کا عہدہ اکثر موروثی ھے اور ایک ھی خاندان مین چلا آتا ھی مگر بعضی وقت بباعث کم عقلی اور کمزوری کی منتقل ہوجاتا ہے کوئی امر مانع نہین ہے کہ ہوشیار آدمی اپنی محنت اور سعی سی ملک نہ بن سکے خان ور ملکانکا اختیار بہت تہوڑا ہوتا ہے برخلاف مرضی عوام کی کچہہ نہین کرسکتے ہین اور عوام لوگون کی مرضی

جرگہہ

کی معرفت معلوم ہوتی ھی جرگہہ سفید ریشان اور ملکان قوم کا ایک مجمع ہوتا ھے تعداد اہل جرگہہ کی عموماً چارسی زیادہ کسی قدر تک ہوتی ہے اگرچہ جرگہہ کا رواج قدیم ہے لیکن اصل مین ہر معاملہ زور کی اوپر منحصر ھے یعنی جو فریق زور آور ھے تو جرگہہ سی رای نہین پوچہتا اور اپنی زور کے مقدور تک دل کی خواہش کرتا ہے اگر ایک قوم کی دو شخص مین باہم تنازعہ ہو تو بعضی وقت فریقین کے دوست جانبین کو راضی کردیتی ہین مگر معرفت ملکان وسفید ریشان بحسب رواج پختون ولی فیصلہ ہوتا ہے مثلاً اگر زید عمر کا بیل مارڈالی تو جرگہہ یہہ فیصلہ کرتا ہے کہ عمر اپنی بیل کے بدلی مین زید کا ایک بیل مارڈالی اور وہ مارڈالتا ہے اوس اس سی سب لوگ راضی ہین یا زید عمر کا چریکار مارڈالی تو زید عمر کو دوسرا چریکار دیویگا اگر زید عمر کو مارڈالی اور جرگہہ زید کو عمر کی وارثان کی سپرد کرے تو اکثر صلح ہوجاتی ہے اگر سپرد نکرین تو جب تک عمر کی وارث بدلہ لیوین تو دشمنی جاری رہتی ہی جب دو قوم مین اسطرح کی دشمنی ہوجاتی ہی تو اوسکا رفع کرنا اور فیصلہ بہت مشکل ہوتا ھے پشت تاپشت عداوت رہتی ہی اور اکثر کم تصفیہ ہوتا ھی یہہ ہی سبب ہے کہ یوسف زئی قوم مین خانگی دشمنی قدیم سی بہت چلی آتی ہے ہر قوم اونکا نو مین آپسکی دشمنی تہی اور سوای اسکے بدلے کی بخوف دشمنان باہر نہین پہر سکتی تہی سرکاری عملداری سی پہلے علاقہ یوسف زئی مین بدون اسلحہ بندی زراعت کا کام نہین کرسکتی تہی اور فصل کی حفاظت بہی ایک جمعیت اسلحہ بند آدمیونسی ہوتی تہی اور محافظ مویشی کی واسطی بہی چراگاہ مین جاتی تہی اب سرکاری علاقہ مین ان احتیاطونکی کچہہ ضرورت نہین رہی گورمنٹ انگریزی کا حسن انتظام لوگون کی حفاظت اور امن کے واسطی ایک آہنی سپر بن گیا ھے اور اوس سپر کی حمایت کی نیچے جہان چاہین لوگ پہرتے ہین اور طفل مویشی چراتے ہین جہان پہلی بدرقہ یعنی گارد حفاظت کی واسطی

تعین ہوا کرتی تہی اور پہلے گروہ محافظین کی بندوق اور شمشیر کی جگہہ اب لڑکون کے پاس مویشی ہانکنی کی لئی چہوٹے چہوٹی چوبدستی ہوتی ہین اور ہر کوئی اپنی گہر کا فاعل مختار ہے +

حق مالکان رعایا پر

جو ہمسایہ لوگ ہین وہ سوای دینی تیسرے یا چہارم حصہ پیداوار زمینات زیر کاشت خود اور بہی مالکان کو محصول دیتی ہین اور ایام غارتگری مین جو تہا حصہ مال غارت سی خان لیتا تہا افغان اور ملآن او سید چہوڑکر باقیماندہ ہمسایون سی خان بگری یعنی شادی کا محصول اور دو لونگی تاوان یعنی جہان اگ کا دود نکلے جسکی مراد فی گہر بطور حق لونا سالانہ محصول لینی کی ایک قسم ہے اور ناغہ بہی مجرم اور غافل ہمسایہ سی لیتی ہین اور ہنوز ہر جو محصول ہی اوسکو جزیہ کہتی ہین گرچہ محصولونکی ایک تعداد معین ہے مگر حقیقتا مین لینی والے کی زور اور دینی والی کی مقدور پر منحصر ہی کہ منصفانہ طریق نہین ہے - سرکاری علاقہ مین مسٹر لیسٹن صاحب نی ہر قسم کے جبوب کو بندکر دیا تہا - الا بعض واجب رقوم کی بندش سی مالکان کی حق تلفی ہے اکثر رعیت مالکان کو تا ہنوز واجب حق ادا کرتے ہین - تہہ بائی زئی مین حق بونا یعنی خانہ شماری کا کہوٹ مالگذاری مین شامل ہو جانا درست عمل نہین ہوا خانہ شماری کی آمدن حق مالکان ہے اور سرکار مالگذاری منحصر اوپر لگان اراضی زرعی کی ہے +

طرز وضع پیشہ و عادات

یوسف زئی لوگ اکثر متوسط اندام گندم رنگ پورہ قد دلاور ہوتے ہین عموما زمینداری کا کام کرتے ہین یا مویشی چراتی ہین اسواسطی خواندہ نہین ہین خاندانی آدمی بہی علم کا شوق نہین رکہتے اگرچہ بہ نسبت اور لوگونکی ملا پڑہی ہوی ہوتے ہین اور ہر بڑی گانوئمین علما جامع فاضل موجود ہین مگر عموما زیادہ علم والے کم ہین یوسف زئی لوگ اپنی قوم کو بہت برتر سمجہتے ہین اور خود نمائی کو عیب نہین جانتی مغرور اور طامع حریص زود رنج کینہ ور معاوضہ لینی والی عفو نہین کرتے اور زنا دست رسی دل مین بدلہ لینی کا ارادہ رکہتی ہین اور دل کی طرف ایسی سادہ ہین کہ بہت سی واہیات قصے سچ مان لیتی ہین اور شگون اور مہورت کا لحاظ کرتے ہین ملآن اور بزرگون کو بہت مانتی ہین جو وہ زبانسی نکالین اوسکو قبول کرتے ہین خانقاہ

زیارتون کی بہت معتقد ہین اور مرد اور عورت وہان جاکر منت اور شکرانہ دیکر دعا مانگتے ہین ور
عقیدہ اونکا دلی معلوم ہوتا ہے نہ ظاہری کیونکہ وہ علما اور خانقاہ کو بہت خیرات دیتے ہین لیکن اونکی
بیعت مین آزادی یہان تک تھی کہ اگر وہ ایسا امر کرنا چاہین جو خلاف احکام مذہب کے تھی تو وہ فورا
بیتے ہین نفس کے پیرو بھی بہت ہین +

مذہب

اصل مین یہہ سب سُنّی مسلمان ہین اور اپنی آپکو چار یاری کہتے ہین٭ فرایض شرعی کو وہ خوب جانتے ہین
نماز ـ روزہ ـ حج ـ اور زکات فرض سمجھتے ہین دائما تارک الصلواۃ آدمی کم ہین مگر اسی طرح بلا قضا
کرنے ایک کی بہی ہمیشہ پنج گانہ نماز پڑہنی والی بہت نہین ہین مگر تارک الصلواۃ کو معیوب سمجھتے ہین یہہ
لوگ خیرات بہت دیتے ہین بقدر مقدور اپنی کے امام مسجد و دیگر ملاآن اور بیوہ اور یتیم اور نابینا اور
لوہلا یا اپاہج کو اور ضعیف اور مفلسونکو خیرات دو طرح کی دیتے ہین ایک زکات مین سے جسکا ادا کرنا
فرض ہے دوسری خیرات جو اختیاری امر ہے خیرات مین کبھی کبھی نقد روپیہ بہی دیتے ہین مگر اکثر غلہ دیا جاتا ہے
اور یوسف زئی مین کوئی عشر پیداوار کا نہین دیتا روزہ ماہ رمضان بہت اچھی طرح رکھا جاتا ہے
روزہ خور کوئی کم بخت شاذ نادر ہوگا مسافر اور نابالغونکو خود اجازت ہے حج کا مبادلہ انمین زیادہ تر
اسطرح ادا کیا جاتا ہے کہ جو شخص خود حج کی واسطے مکہ معظمہ کو نہ جاوی تو بعضی اپنی طرف سی جبر بہیجدیتے ہین
اور جسی یہہ بھی نہوسکے تو وہ گرد نواح کی خانقاہون پر جاتے ہین خصوص جمعہ کے روز اکثر زیارتون پر
جاتے ہین پیر بابا کی خانقاہ نہیر مین اور کاکا صاحب کی خٹک مین بہت مانتے ہین +

خودثنائی

اور مغروری یوسف زیون مین بہت تھی ہمیشہ اپنے بزرگان اور اپنی جوانمردی کی صفت کرتے ہین اور سب

٭ الافی الحال ملا سید میر ساکن کوٹہہ کی معتقدون کو باقی لوگ وہابی کہتے ہین اور جیسا سونتہ کے معتقد جو اہل سنت جماعت ہین اونسی سخت دشمنی رکہتے ہین ملا سید میر سلیہ بابو
کہ قوم اتمان زئی اور بغیر اسد خان کوہی اسمعیل زئی کا خاندان ہے باقی تمام لوگ اخوند صاحب سوات کی معتقد ہین +

سی آخر مین یہہ کہتی ہین کہ کیا ہم پختون نہین ہین اور چونکہ یہہ قوم اوس ملک اور اون لوگونمین رہتی ہین
کہ جنکو اونکی بزرگون نے کسی زمانہ مین فتح کیا تہا اسواسطی وہ اورونکو حقیر نظر سی دیکہتی ہین بلکہ تکبیر کی سبب
سی اپنی قوم مین بہی دوسری کو اپنے برابر نہین سمجہتی ہین اور ہر کوئی اپنی آپ کو بہتر سمجہتا ہے شک
اور حسد بہی بہت ہے ایک کا فایدہ دوسری کا خار چشم ہوتا ہی گرچہ قوم کے معتبر آدمیونسی اچہی طرح
گذارہ کرتے ہین مگر غریبا ورزیر دستون پر جہان تک دست رس ہو ظلم کرتے ہین احمد شاہ ابدلی
جب پشاور مین آیا تہا تو اوسنی بنظر انتظام ملک داری اور واسطی خوش کرنی لوگونکی قوم یوسف زئی
اور خلیل - مہمند - خٹک وغیرہ کو بردرانی کا خطاب زبانی دیا تہا اوس خطاب سی یہہ اپنا فخر سمجہتی
ہین - یوسف زئی کی ہمسوانہ - ملک کے لوگ کہتی ہین کہ یوسف زئی لوگ بی رحم اور بی مروت ہین اگر کوئی
اونکی ساتہہ نیکی کرے تو اوسکا معاوضہ لازم اور ضروری نہین سمجہتی +

مہمان داری

جسکو بزبان خود میلمستیہ کہتی ہین بہت کیجاتی ہے مہمانونکو حجرہ مین کہانا اور چارپائی ملتی ہے ایک دفعہ
مؤلف خود موضع مرغور علاقہ یوسف زئی مین مہمان ہوا قدر مند مہمان کی واسطی مرغ کا شوربا جو اوپر سے
سیاہ اور نیچی سی سفید ہوتا ہی اور حلوا اور خمیری روٹی اکثر مروج ہے اور مہمان کی بہت عزت کیجاتی ہے
صاحب خانہ اکثر خود اپنی ہاتہہ سی یا اوسکا کوئی فرزند یا بہائی مہمانکی نوازش کیواسطی کہانا لاتا ہے اور ہاتہہ
دہولاتا ہے کہانا ہمیشہ گہر مین مستورات کی زیر نظر پکتا ہے جو مسافر اجنبی مفلس ہون وہ مسجد کو جاتی ہین اور
گہر گہر کا مانگا ہوا ٹکڑہ کہاتے ہین اگرچہ اسطرح مہمانداری کرتے ہین مگر جس مہمان کا لوٹنا فائدہ ہو اور
آیندہ اوسسی کچہہ دوستی یا تعلق کی امید نہو تو جب مہمان رخصت ہو کر اپنی حد سی نکل جاوی تو اوسکو
لوٹ لیتی ہین خصوصًا اما زئی اسواسطی اگر کسی مسافر کی پاس کچہہ ہو تو بدرقہ ہمراہ لیجانا ضرور ہوتا ہے
اور بدرقہ اجرت پر مل سکتا ہے یہہ بدرقہ اوس علاقہ کی خان یا سردار کا لینا چاہئی ورنہ کسی اور کا کام نہین
آتا اور ہر ایک خان کا اپنی قوم کی حد تک کا اختیار ہے اوسکے بعد دوسری خان کا بدرقہ لینا چاہئے
مگر بالفعل بدرقہ کا رواج نہین ہے +

مبادلہ چوری

اگر ایک شاخ یا قوم کا آدمی دوسری قوم کی مویشی وغیرہ چوری کری تو مالکان مال کو اختیار ھی کہ قوم سارق کا مال مویشی وغیرہ مبادلہ مین لے لیوین جو چیز پہلی چورائی گئی اوسکو دارہ یا دارہ دُو پہ کہتی ہین اور جو دوسری قوم بطور مبادلہ مال مسروقہ لی لیوی تو اوسکو بوتہ برمتہ کہتی ہین اگر ایک قوم کی آدمی کو دوسری قوم کی کسی آدمی کا قرضہ دینا ہوا اور وہ ادا نکری تو قرض خواہ کو اسیطرح کا بوتہ برمتہ کرنیکا اختیار ہوتا ھے

ننگ پختانہ

یعنی ننگ افغانی انمین بہت ھی اور تعجب کا رواج ھی ننگ پختانہ کا لحاظ زیادہ ان باتون پر ہوتا ھے ننہ واتیہ اور بدل اور میلمستیہ ننواتیہ وہ ھی کہ جو شخص بطور خواستگاری گہر مین پناہ لینی آوی تو اوسکو پناہ دینا چاہئی اگرچہ وہ دشمن ھی ہو اسطرح کی پناہ صرف گہر کی حد تک ہوتی ھے اگر اوس حد سی باہر نکل جاوی تو پہر اوسکا کچہہ ننگ گہر والی پر نہین رہتا ھے اور پہر خود پناہ دہندہ وغیرہ کو اختیار ھے کہ جسطرح چاہی اوس سی پیش آوی اس گہر آنے کا ننگ اونمین یہان تک ھی کہ وہ کہتی ہین کہ خوک جو ایک نجس چیز ھی اگر وہ بہی گہر آجاوی تو اوسکو بہی پناہ دینی ضرور ھی بدل سی مراد معاوضہ ہی جو ہر ایک نقصان کا بدلہ نقصان پہونچانے والی سی لیا جاوی اور اسطرح بدل کا لینا بہی وہ ضروری سمجہتی ہین جب بعوض جان انسان کی جان لی جاوے تو وہ قصاص ھے میلمستیہ مہمان اور مسافرون کو کہانا دیتا ھی اگر کوئی پختون ان ننگ پختانہ کی باتون پر عمل نکری تو سب لوگ اوسکو نالایق سمجہتی ہین خصوصاً بدلہ لینی کا یہانتک دستور ھی کہ پشت ہا پشت اوسکا اثر رہتا ہے اور جب بدلہ نہ لیا گیا ہو تو اولاد کو سمجہایا جاتا ھی واسطے بدلہ لینے کی

طریق ملاقات

جب آپسمین ملتے ہین تو جیسا کہ سب مسلمانون کا دستور ھی کہتی ہین السلام علیکم اور جواب ھی وعلیکم السلام اگر یہہ جواب ندیا جاوی تو سوای ترک حکم شرعی وہ لوگ بہی برا مانتی ہین اور دوست یا واقف جو مدت

سی بعد ملتی ہین تو وہ ایک دوسری کو گلی لگاکر اور اکثر تین دفعہ سر ایک دوسری کی دہنی بائین پھیرتے ہین اور کہتی ہین کہ جوڑی خہ جوڑی تکڑی خوشحالی تازہ خہ تکڑای روغیی۔ گرچہ دوسری طرف کی جواب کا انتظار نہین کرتے مگر وہ دوسرا بھی اسطرح کی الفاظ سی ادا دہند مچائی رکہتا ہی بعد اسکے چارپائی پر بیٹھکر ایک دوسرے کی گہر اور بہائی اور دوستونکی خیر عافیت پوچھی جاتی ہی اور حقہ طلب ہوتا ہے جب رستہ پر کوئی راہ گذر ملجاتا ہے یا قلبہ رانی وغیرہ کام مین آدمی مشغول دیکھتی ہین تو اوسکو کہا جاتا ہی کہ ستڑی مَشے یعنی ماندہ نہوئی کہتی مرگیدا پہ خہ چار، اور وہ جواب دیتا ہے کہ لوئی شے یہ تہ خوار نگی یعنی بڑا ہو یا نہ خوار ہو جب کوئی انکی گانو نمین جاتا ہے تو وہ کہتی ہین کہ ہر کلہ راشہ اوسکا جواب ہی کہ تیکی در شہ یا ہر کلہ اوسی اور شکرگذاری کے وقت کہتی ہین کہ خدای دو تجہ۔ خدای والوی کا یا خدای دی او ساتہ اور جب کوئی روانہ یا رخصت ہو تو اوسکو کہا جاتا ہے کہ خدای پہ امان اور اوسکے جواب مین کہتی ہین کہ خدای در سرہ نیکی اوکا غرض کہ سب اسطرح کی الفاظ دعایہ ہوتے ہین*

ننگ عورت

انمین بہت ہی پردہ داری کی رسم پختونون مین عام ہی خاندانی اور مقدور والے مستورات تو بدون پردہ کی گہر سی باہر نہین نکلتی اور عام لوگون کی عورات اگرچہ پانی بہرنے وغیرہ ضروریات کی واسطی باہر پہرتی ہین مگر اجنبی آدمی سی اپنا چہرہ بچا رکہتی ہین اور اکثر پانی شام یا صبح اندھیری مین بہرا جاتا ہی اپنی عورات پر نگرانی اور شبہ بہت رکہتی ہین اگر وہ کسی غیر آدمی کی ساتہہ باتین کرین تو اونکو مارتی ہین اور بدکاری کی سبب سی جانسی مار ڈالتی ہین عورت کی دشنام یا امور مونث ماں بہن کی دشنام انکو نہایت سخت ناگوار ہی اور اسکا بدلہ دشنام دینی والی کو مار ڈالنا ہی مگر بہگا لیجانا عورات کا اور مٹیز ابہی انمین بہت ہوتا ہی در پردہ آشنائی اور عشقبازی شوق سی کرتی ہین*

سکونت کا حال

اس قوم کی اکثر لوگ مٹی کی گہرون مین غیر بیابانہ گذران رکہتی ہین اونکی کوٹہہ ہا سکونتی چہوٹی ہوتی ہین اور مویشی کی غلاظت سی میلا اور متعفن ہر کوٹہہ مین ایکسکرہ سی زیادہ نہین ہوتا بعضی لوگ جو پہاڑون مین

باہنڈی اور ڈہوک رکہتی ہین وہ چہپر اور جہوگی ہین اپنا گذارہ کرتے ہین +

خوراک

اس قوم کی کچہہ بہت تحفہ چیز نہین ہی اپنی زمینات اور مویشی کی پیداوار کام آتی ہے سوآتہہ کی لوگ مکی اور چاول زیادہ کہاتی ہین علاقہ یوسف زئی مین گندم اور جو کی خمیری روٹی اور باجرہ بہت کہایا جاتا ہی شکر - قند سیاہ - اور شہد اور روغن زرد بہت کہاتے ہین تمباکو کا یوسف زئی مین بہت خرچ ہی اکثر آدمیونکی نیلی رنگ کی رومال تمباکو سی خالی نہین ہونگی یہہ نابکار جنس حقہ پینی کی واسطی اور نسوار چڑہانی اور منہ مین رکہنی کی لئی بہت مستعمل ہے افیون بہی کچہہ کہاتے ہین اور بہنگ اور چرس بہی بعضی شغل اور بدچلن لوگ پیتی ہین بڑی خاندانون کی بیچ ضیافت کی وقت عمدہ کہانا پکانیکی کوشش کرتی ہین +

پوشاک

سر پر اکثر سفید عمامہ گول وضع کی ڈہیلی دستار اور خلقہ فراخ اور طویل تا بہ ساق اور پرتوگ یعنی پائجامہ فراخ انکی پوشاک پوری ہوتی ہے جب ایک لونگی نیلی رنگ اور رومال سیاہ اونکی کاندہی پر ہو یہہ جملہ پارچہ دیسی پارچہ موٹی سی بنائی جاتی ہین اور میل چہپانی کی واسطی نیل سی اکثر سیاہ یا نیلہ رنگ دیا جاتا ہی ملکان و خانان کی بہی اسی وضع کی پوشش ہے مگر اونکی اچہی کپڑی سی بنتی ہے اور لٹہہ خاصہ بہی پہنا جاتا ہی عورات کی سر پر اوڑہنی - یا چادر یا چہیل یا سلاری اکثر چارخانہ خط والی ہوتی ہے - اور عموماً ایک ہی پارچہ اور ایک ہی نمونہ کی ہوتی ہین لانبا اور فراخ آستین والہ کورتا نیلہ سیاہ رنگ یا ہوا ہوتا ہی اور شلوار زنانہ ذرہ گہیرہ دار اور اکثر سوسی موٹی قسم کی ہوتی ہے یہہ لوگ بدن کی صفائی کا کچہہ بہت لحاظ نہین رکہتی بدون آبدست اور وضو اور تعمیل واجبات مذہبی کی سوای اور غسل کم کرتے ہین مرد سر پر بال نہین رکہتے اور نوخیز جوان مدت تک اپنی ریش کترانی کی سبب سے بڑہنی نہین دیتی عورات کی سر پر لمبی بال اور اکثر دو زلفین گوندکر دہنی اور بائین طرف سی گریبان کی اندر سینہ پر ڈالدیتی ہین +

شوق اور عادات طبعی

اس قوم کی اہل دول ہین باز اور عوام مین سگ اور بندوق کی شکار کا بہت شوق ہی راہزنی اور چوری

مویشی اور لفب زنی بہی کرتے ہین اور بعضون نے اپنا گذارہ اسی حرام خوری پر سمجہہ رکہا ہے بی ریش
لڑکون پر عاشق ہونا اور اونکی ساتہہ دوستی اور یارانہ رکہنا اغلام کی حد تک پہونچا ہے حُسن پرستی
بڑی شوق سی کرتی ہین اور بعضی لوگ عملداری ہا رمتصلہ مین نوکری کی شوقین بہی ہین سرکار انگریزی
کی پیدال رجمنٹون مین یوسف زئی کی لوگ بہت نظر آتی ہین بعضی اچہی سپاہی ہوتی ہین دستکاری کا
پیشہ مطلق نہین کرتی گرچہ تجارت کو ذلیل نہین سمجہتی مگر اکثر ایسی ہین جو اس کام سی واقف بہی نہین
یوسف زئی قوم خوش باجے سرود اور شعر اور غزل بہت پسند کرتے ہین اونکی باجہ نواز ایک خاص قوم
ہے میراسی یا ڈوم اونکا باجہ نقارہ سورنا طبل سارنگی رباب ہے مگر رباب پختون لوگ بہی بجاتی
ہین اور رباب کے ساتہہ گاتی بہی ہین رباب نوازی سی کوئی پختون عار نہین کرتا یوسف زئی لوگ قلعہ اپنے
اور حجرون اور سفر مین بہی غزل اور لنڈائی بزبان پشتو ایک اونچی آواز وسوز کے ساتہہ گاتی ہین
میراسی نقلین بہی کرتی ہین اور خود گیت بناتی ہین اونکی گیت مین اکثر بہادرون کی لڑائیون کا ذکر اور صفت
ہوتی ہی مگر عاشقانہ گیت اور مزاخانہ جاربیتہ بہی بہت ہوتی ہین بعضی گیتون مین بی حیا اور خراب ذکر
بہی ہوتا ہے +

عورتون کا

ناچنا گانا علیحدہ ہوتا ہے مردمان کی ساتہہ شامل نہین ہوتی مگر خاص تیوہار عیدین وغیرہ کی سوای عورات
کا ایسا مجمع خوشی والہ نہین ہوتا اکثر اوقات گہر کی معمولی کامون مین مشغول رہتی ہین اور ایک گہر
سی دوسری گہر مین پہرتی ہین اور باتین کرتی ہین اور آپسمین لڑتی ہین اور قریب کل کی خواندہ نہین
ہوتی شاید ایک یا دو ہون گے جب باہر پہرتی ہین تو چُپ رہتی ہین اور غیر محرم سی مونہہ چہپاتی ہین
یوسف زئی کی عورات کا دل بہت دلاور ہوتا ہے وہ اپنی شوہرونکو لڑائی اور خونریزی کی ترغیب
اور دلیری دیتی ہین عورات کی روزمرہ کی خانگی اور معمولی کام یہہ ہین پانی لانا دودہ رکہنا اور کہانا
پکانا چکی پر خوراک کیواسطی دانہ پیسنا اور سوت کاتنا بڑے لوگون کی مستورات ہین وہ بہی اپنی خوشی کے
ساتہہ گہر کا کام کرتی ہین لیکن وہ زیادہ اپنی آرایش اور زیورات اور بارجات اور سر کی زلفین گوندہنے
مین مشغول رہتی ہین ہاتہہ پانون پر نگریزا یعنی حنا اور آنکہون مین سرمہ لگانی کی شوق بہی خاص ہوتا

اور اپنی رشتہ دارون کی قبرون پر عورات بہت جاتی ہین خصوص جمعہ کے روز گورستان مین بہت پیر و جوان عورات پہرتی نظر آتی ہین کوئی خاموش پہرتی ہین اور قبرون پر پہول اور شیرینی رکہتی ہین اور بعضی بیٹہہ کر روتی ہین اور بین کرتی ہین اور سوز کے ساتھہ مردہ کو پکارتی ہین تو قیو نکا افسوس اور غم کرنا خاص عورتون کا کام معلوم ہوتا ہی بطرح غمی جب کوئی مرجاوی تو سب عورات اوس گنڈی کی اور دیگر ہمسایہ متوفی کے گہر جمع ہوتی ہین اور وہان وہ بین کرتی ہین اور سوتی بیٹہتی ہین اور بیٹہنی کے وقت زمین پر پاؤن مارکر پہرتی ہین اور دونون ہاتہہ پر دو رخسارہ و سینہ پر مارتی ہین حتی کہ بعضی جگری غم والونکی موہنہ اور سینہ اس دو ضرب مین سوج جاتا ہے اور نیلہ ہوجاتا ہی اس بیٹہنی والونکی آگے ایک تجربہ کار عورت بطور سرگروہ ہائے ہائی کا آواز دیتی ہے اور اوسکی آواز کی بعد سب گروہ عورات جو اوس سی پیچہی ہوتا ہے یہہ آواز نکالتا ہی ہائی ہائی ہو آئی اور بیٹہتی ہین

ذکر خانقاہ اور میلونکا

اس ملک کی لوگ جن زیارتون کی زیادہ معتقد ہین اور وہان جاتی ہین اون مین سی یہہ تین خانقاہ زیادہ مشہور ہین پیر بابا کی خانقاہ ملک بنیر مین جہنڈا کی زیارت بنا ور مین کاکا صاحب کی خانقاہ ختک کی علاقی مین و آخر الذکر پر تین چار روز تک سال مین ایکدفعہ میلہ لگتا ہی اور بہت لوگ جمع ہوتی ہین ضلع پہلی پشاور مین جہنڈا کا میلہ اور بعد رمضان کاکا صاحب کی زیارت پر ہندو اور سوداگر بیوپاری بہی بہت جمع ہوتی ہین اور میدان پر بیٹہکر ہر قسم کی چیز فروخت کرتے ہین کشتی مداریہ نیزہ بازی وغیرہ اکثر قسم کی کہیل کہیلتی ہین قمار باز اور طوائف بہی ہوتے ہین اور اس میلہ مین دشمن تک بہی ملجاتی ہین اور اپنا تنازعہ شمشیر سی فیصلہ کرلیتی ہین سرکار انگریزی کی عملداری سی پہلے ہمیشہ ان میلون پر کشت و خون ہوتی تہی فی الحال انتظام کی سبب سی اتنا فساد نہین ہے مگر تاہم چند واردات ہوجاتی ہین پیر بابا کی خانقاہ بباعث ویرانہ جگہہ پر واقع ہونیکے کوئی عام میلہ معین نہین ہوتا مگر اکثر لوگ اونکی متبرک مزار پر جاتی ہین اور مقام جوگیا نو سر جو کوہ الم کی دہار مو سوم طور نابا کی اوپر واقع ہی بہار کی موسم مین ہندو مسلمان

جاتی ہین اور تین روز تک وہان مقیم رہکر خوشی کرتے ہین اس میلہ کو ہندو لوگ رام تخت کہتے ہین اور جو لوگ ہندو جاتی ہین وہ آپسمین باچھہ کرکے دو تین سو روپیہ تک جمع کرتی ہین اور اوس علاقے کے خانکو دیتی ہین ورنہ وہ نہین جانے دیتا علاوہ انکے عیدین کی تیوہار پر لوگ اپنی اپنی گانو مین خوشی کرتی ہین اور عورات بہی جمع ہوتی ہین اور کہیلتی اور گاتی ہین اور پینگ جہولتی ہین +

حال اخوند صاحب سواتہ کا

چونکہ قوم یوسف زئی کی ملک سواتہ مین اس مشہور شخص کی سکونت ہی لہذا مختصراً ذکر انکا کیاجاتا ہی واضح ہو کہ نام اخوند صاحب کا عبد الغفور ہی ۱۲۰۸ ہجری مین یا اوسکی قریب جسکو عرصہ تہتر برس کا ہوا علاقہ بر سواتہ مین پیدا ہوی اونکی والدین کی خبر ٹہیک نہین معلوم ہوتی مگر غریب آدمی چرواہے کی طور پر تہی قوم اونکی صافی یا صابی ہی یہہ قوم قدیم سے شرنبی افغانون کی ساتہ ایک آستانہ چلاآتا بعضی لوگ قوم صافی کو سیدسے نسبت دیتی ہین اور بعضی شرنبی افغانون کی ایک شاخ سمجہتی ہین مگر قابل اطمینان صحت حاصل نہین ہوسکتی غالب ہی کہ قوم شرنبون کی ساتہ بطور وصلی کہ نسبی یہہ شاخ بنا ہوگئی ہے جب عبد الغفور صاحب لڑکا تہا تو والدین کے حکم سی مویشی چرایا کرتا تہا مگر خورد سالی عمر مین بہی خداوند کریم نی اوسکی وجود مین پرہیزگاری اسقدر پیدا کی تہی کہ جس گاؤ و میش کا دودہ پیا کرتی تہی اوسکو رسی سی باندہکر چرایا کرتا تہا۔ تاکہ حرام بیگانے زراعت نہ کہاجاوی جب اٹہارہ برس کی عمر ہوئی تو تارک دنیا ہوکر موضع بیرن گولہ مین چلا گیا پڑہنا لکہنا سیکہا اور مدت تک طالب العلم رہا آخر کو وہ گہر ہی علاقہ یوسف زئی مین آئی اور عبد الحلیم اخون زادہ کی مسجد مین رہنی لگی چند عرصہ کے بعد توروہیری مین جاکر صاحبزادہ محمد شعیب کی جو مشہور آدمی تہی مرید ہوگئی یہہ صاحبزادہ مرید تہا حافظ جی صاحب عمرزئی کا اور حافظ جی صاحب مرید تہی بنوری صاحب مشہور صاحب طریقت فقیر پیر والی کی اور وہ اسواسطی مشہور تہی کہ اونکی مرید چارون طریق سیکہتی تہی نقشبندیہ سہروردیہ قادریہ چشتیہ - اخوند عبد الغفور صاحب نی پہلا طریقہ اختیار کیا اور متصل ہنڈکی موضع بیکی لب دریا سندہ پر قیام کرکے یہہ طریق جاری کیا اور وہان ایک جہوٹی سی یعنی تنورخانہ بنایا جسمین بارہ برس تک معبود حقیقی کی عبادت کری کہتے ہین کہ بارہ برس مین اونہون نے

یہہ سمو کہا کہاکر اور پانی پیکر گذارہ کیا پہلے مین اپنی عبادت اور فضل ایزدی کی سبب سی مشہور ہوئی اور لوگ اونکی پاس آنی لگی مگر اوسی عرصہ مین سید احمد اور خادی خان کی معاملہ مین دخل دینی سی لوگون نے اونکو چہوڑ دیا تب چند عرصہ کی بعد زیارت غلامان تپہ غدر زئی مین جا رہی اور وہان پہر پہلے طرح مشہور ہوئے وہانسی موضع سلیم خان مین جاکر فرار گزین ہوی جہان بہت لوگ اونکی مرید ہوگئی اور اونکا نام دور تک مشہور ہو گیا سنہ ۱۸۳۵ء مین جب سکہہ اور افغانون کی لڑائی ہوتی تہی تو امیر دوست محمد خان نے اخوند صاحب کا نام سنکر واسطی شمولیت جہاد خیبر مین اونکو طلب کیا اور وہ بہت سی غازی اور طالب العلم لیکر خیبر مین پہونچی مگر وہان سلطان محمد خان کی منصوبہ نی معاملہ بگاڑ دیا تہا جب امیر کے فوج قبل از جنگ واپس چلی گئی تو اخوند صاحب باجوڑ کی طرف فرار ہوئی اور ہمراہیون نے اونکا ساتہہ ترک کیا چند عرصہ پہرنے کے بعد کوہ رانی زئی مین بمقام گل درہ جا رہی جہان اونکا نام زیادہ چمکا اور چند مدت پیچہی اوسکی موضع سیدو علاقہ سوات مین اونکو کچہہ زمین دی گئی جہان وہ اب تک رہتی ہین موضع سیدو مین پہونچکر اونہون نے نیک بی خیل قوم مین سی شادی کری اور اوس بی بی سے اونکی دو فرزند ہین سنہ ۱۸۶۳ء مین بمقام درہ امبیلہ جو گورنمنٹ انگریزی کی فوج سی بہنیروال وغیرہ پہاڑی لوگون نے مقابلہ کیا اونمین یہہ بہی شامل تہی ہر چند کہ اہالیان سرکار کو انکی شمولیت کی امید اس باعث کم تہی کہ پہلے انسی کبہی کوی ارادہ مخالفت نسبت سرکار انگریزی ظاہر نہین ہوا تہا لوگ بیان کرتے ہین کہ اونکی آنے کا سبب یہہ تہا کہ مولوی عبد اللہ وہابی کی روز افزون زور کی سبب سی اونکو رشک پیدا ہوا تہا اخوند صاحب کی بہت مرید ہین اور لوگ اونکی غایت درجہ تک تعظیم اور تکریم کرتا ہے نہ صرف ایک قوم یوسف زئی جسمین وہ رہتی ہین بلکہ کل شرقی حصہ **افغانستان** اور دوابہ سندساگر کی لوگ اور بعضی غربی افغانستان کے بہی جو اونکا نام سننے تعظیم کرتا ہے اور دور دور سی لوگ اونکی زیارت کی واسطی جاتی ہین اور مرجع خاص و عام ہے جو لوگ اونکی پاس جاوین اونکو لنگر سی روٹی ملتی ہے اور مرید اور پیش خدمت اخوند صاحب کی اونکو مہمانداری کا بندوبست کرتے ہین مذہب کی معاملہ مین وہ احکام جاری کرنے مین اور اونکو

سب اہل سنت جماعت مسلمان مانتی ہین اور نہایت اعلی قدر کرتے ہین اور اونکی مرید مطیع اس تمام نواح مین بکثرت ملتی ہین آخوند صاحب کی اوقات ہر ایک نیک کام کی واسطی منقسم ہین اور ہمیشہ دنکو روزہ رکہتی ہین اور منہیات اور مکروہات کا پرہیز غایت درجہ تک کرتے ہین +

مختصر قصہ درخانی و آدم خان

چونکہ یہہ قصہ اس قوم بلکہ اکثر افغانی قومون مین مشہور ہے اور یوسف زئی لوگونکی مجمع مین رباب کی ساتہہ بڑی سوز سی گایا جاتا ہے اور پشتو کی زبان مین بطور نظم منظوم ہی مگر وہ بہت طول اور اکثر خلاف واقع آمیزش سی مملو ہی قابل تحریر صرف اسقدر ہی کہ آدم خان ولد حسن خان قوم میتہہ خیل یوسف زئی ایک شوقین اور خوبصورت جوان تہا رباب نوازی مین اپنا ثانی نہین رکہتا تہا اور شکار کی بہی بہت شوق تہی اور بہت رباب نواز اوسکی مجلس مین حاضر رہتی تہی اسکی جای سکونت مین مختلف روایات ہین بعضی کہتی ہین کہ بنہیر کا رہنی والا تہا اور غالب روایت یہہ ہی کہ برّی کوٹ علاقہ سوات ہی مین اوسکا گہر تہا اور چونکہ یوسف زئی لوگ بہی اوس عہد مین اکثر کوچی رہتے تہے جب آدم خان کی کلی قشلاق کے واسطی بمقام ملاکنڈ پہونچی تو اوس جگہہ مسمات درخانی کے باپ کا گانو بہی مقیم تہا درخانی کی باپ کا نام تیرجو گی خان قوم حاجی خیل تہا ایک روز آدم خان اپنی اسپ کی نعلبندی کی واسطی مسمی باتور آہنگر کی دوکان پر آیا اور وہان مسمات درخانی بہی دوک کی درستی کیواسطے آئی تہی دیدہ بازی سی دونون کے باہم تعشق پیدا ہو گیا کہتے ہین کہ جس جگہہ باتور آہنگر کا دوکان تہا اوسجگہہ درخت فلاہ جو اوسکی دوکان کی بیخ سی سرسبز ہوا اور علامت دوکان آہنگری تا حال کوٹ ملاکنڈ پر متصل رستہ سوات موجود ہی اور اس درخت سی طرف مشرق علامت کہنڈرات باہنڈی گاہ درخانی کا موقع بتلاتی ہین اور وہان ایک چوڑا پتہر ہی جسکی نسبت لوگ کہتی ہین کہ اسپر بیٹہہ کر درخانی چرخہ کاتا کرتی تہی اور آدم خان کی باہنڈا کی نشانی اس درخت سی مغرب موجود ہی الغرض عرصہ تک اونکا تعشق پوشیدہ رہا جب مسمات نیتی سکنہ باندرہ کی جو سہیلی درخانی کی تہی شادی تیار ہوئی اور وہان درخانی بہی گئی اور اپنی حسن کے استغنا سی درخانی نے مرد و زن سی پردہ

کرنا شروع کیا مگر آخر کو مسمی میر صالح کی کوشش اور آدم خان کے رباب نوازی اور تعشق سے پردہ
چھوڑ کر باہر نکلی تب سے اونکے تعشق کا شہرہ آفاق ہوا اور چونکہ ناطہ درخانی کا ہمراہ مسمی بیاوی
ہو چکا تھا اسواسطے کوئی صورت وصل بے غم کی معلوم ہوئی بذریعہ شادی بیاوی کے
آدم خان درخانی کو والدین کے گھر سے نکال کر مسمی میر بابی والد مسمات طوطلیا زوجہ سابق
اپنے کے گھر لے گیا اور وہان پناہ گزین ہوا مگر میر بابی نے ننگ افغانی کو داغ لگا کر آدم خان
کو گرفتار کر لیا اور درخانی کو پکڑ کر بطور قیدی بیاوی کے پاس بھیجا بااین غم سے بعد چندے
آدم خان مر گیا اور مسمات درخانی قید مین ہمیشہ اپنی غمخوار کے انتظار مین اشک ریزان تھی کہ
ایک روز اوسنے آدم خان کے رباب کا آواز سنا اور جب باغیچہ سے دیکھا تو مسمی میرو قوال
آدم خان کا وہی رباب بجاتا تھا میرو سے حال انتقال آدم خان کا سنکر درخانی پر غم نے ایسا
ہجوم کیا کہ بباعث ضعف قید اور کم خوری اور غم فراق جان بحق تسلیم ہوئی اور اس قوم مین
ان ہر دو کا پاک عشق اسقدر مشہور ہے کہ لوگ کہتے ہین کہ بعد دفن دونو ایک جا قبر مین ملگئے اگرچہ
یہہ بات قابل تسلیم نہین مگر ممکن ہے کہ اونکے کسی ہمراز نے اونکو ایک قبر مین کر دیا ہو اسیطرح
اسملک مین ایک یہہ روایت اور اعتقاد بھی ہے کہ آدم خان کی قبر پر جو درخت کریر کھڑا ہے اوسکی
لکڑی سے اگر کوئی شخص ناخون بنا کر رباب سیکھے تو جلد آموخت کر سکتا ہے

ذکر قوم گگیانے کا

جیسا کہ اوپر ذکر ہوا قوم گگیانی بھی خوخی سے متعلق ہے مگر اس شاخ کی اصلیت کا حال اخوند درویزہ
اپنی کتاب مین اسطرح لکھتا ہے کہ مسمی ٹنگ ابن خوخی کی اولاد نرینہ نہین تھی صرف ایک دختر تھی
مسمات کانی باپ نے اوسکا نکاح ایک شبان موسوم بزرگ کی باتھ سے کر دیا اوس سے گگیانی پیدا
ہوا اور اوس مادری ذریعہ مسمی ٹنگ کی اولاد سے شمار ہوا گگیانی لوگ کابل تک دیگر قوم خوخی کے
ساتھہ رہے جب مرزا الغ بیگ کے وقت یہہ قوم نواح کابل مین قرار گزین ہوتی تو یوسفزئی
کے ساتھہ گگیانیون کی عداوت شروع ہوئی بنیاد عداوت اسی اوٹھی کہ ایک عورت جسکا ناطہ

خان قوم گگیانی کے ساتھہ ہوا تہا اوسکو یوسف زئی قوم کا ایک آدمی ورغلا ن کر لیگیا گگیانی لوگ اس سبب سی بہت غصہ ہوکر شدید دشمن یوسف زئی کی ہوئی مسمی جنگا قوم گگیانی کے ترغیب سے یوسف زئیون کے معتبر ملک حاکم کابل کے حکم اور حضور مین مارے گئی کابل سی بعد گگیانی لوگ ملک لغمان کی علاقہ باسول مین چلے آئی اور پہر بار بار بادشاہ کی حکم سے خارج ہو کر ننگرہار کیطرف آئی اور پہر ملک احمد زئی روہی آوری کے طور پر جا کر بوعدہ دینی ملک دوابہ جہت مقابلہ قوم دلازاک اپنی شامل ہوئی اور فتح کے بعد گگیانیون کو علاقہ دوابہ جو درمیان دریای کابل اور سوات ہے کے ہی ملا اور نیز کچھہ حصہ باجوڑ کا بہی اونکے قبضہ مین آیا تہا مگر اوس سی ترکلانی قوم نے بیدخل کر دی اب یہہ قوم اکثر دوابہ مین آباد ہے اور تعداد اسکی تخمیناً پانچہزار گہر بیان کرتے ہین انکا دستور کچھہ یوسف زئی اور بعضی باجوڑ کے لوگونسی ملتا ہے اکثر پیشہ زراعت کاری رکہتی ہین +

ذکر قوم ترکلانی کا

اس قوم کو افغان اپنی روزمرہ مین ترکانی بہی کہتی ہین مسمی ترک اس قوم کا بانی و مورث اعلی مسمی حتنی یا خوگنی کا بیٹا مسمات بستو کی شکم سے تہا جنکا حال کچھہ پہلے لکھا گیا ہے ترکلانی سی ہیچ باوجود تلاش بہت کی صحیح شجرہ نسبت قابل اطمینان نہین مل سکا اور چونکہ اوس قوم کی لوگ یہان نہین آتے اسواسطی کامل حال ملنا دشوار ہوا مگر اس قوم کے دو ہوشیار آدمیونسی جنمین سی ایک خاص باجوڑ کا رہنی والا تہا میرے ملاقات ہوئی اونکے بیان کی تحقیق سی واضح ہوتا ہی کہ ترکلانی قوم اوپر چار شاخون مین منقسم ہے سلارزئی جو درہ چارمنگ و نواگی مین بہی رہتی ہین اس شاخ کے آدمیونکی تعداد بارہ ہزار بیان کرتی ہین دوم ممند جسکی دو فرقہ ہین ککازئی اور ووڑ ممند اونکو بہی بارہ ہزار شمار کرتے ہین سوم اسوزئی جسکی تعداد اہلحہ بندان چہہ ہزار مشہور ہے چہارم اسمعیل زئی وہ بہی چہہ ہزار ہونگے علاوہ انکے براولی دو تین ہزار تیار قوم ہین +

ملک باجوڑ

جسمین یہہ قوم رہتی ہی ایک پہاڑی علاقہ سرسبز خوش ہوا ہی باجوڑ کی مغرب کیطرف ہندوکش کا

پہاڑ اور مشرق مین کوہ مقبوضہ اتمان خیل اور شمال ہی کوہ ہندوکش ہی جسمین کافر سیاہ پوش رہتے
ہین اور جنوب کوہ مہمندان ہی وادی باجوڑ میدان ہی قریب پچیس میل طول مشرق با شمال سے
مغرب یا جنوب تک اور بارہ میل شمال سے جنوب کو عریض ہی اوس مین گندم کے پیداوار زیادہ ہو
ہی بہ نسبت اور غلون کے دو بڑے قصبے ہین ایک خاص باجوڑ جسکو شہر کہتے ہین دوسرا ناوگئی ان مین
قریب ایک ایک ہزار گہر کی آبادی ہوگی اور قصبہ جندول اور میاکلے بھی باجوڑ مین مشہور ہین میدان
پنجکوڑہ کی ساتھہ ایک درہ ملتا ہی بطور وادی کے جسکا نام براول ہی براول کا کچھہ اچھا آباد اور
باقیماندہ جنگل سے لدا ہوا ہی اوس جنگل مین بہت قسم کے جانور ہوتے ہین بعضی جگہہ ایسی ہی کہ وہان
کثرت جنگل سے دہوپ بہی نہین لگتی درحاصل براول بہی متعلق باجوڑ کی ایک علاقہ ہی اوسکو سکتا ہی
لو براول کہتے ہین صرف فرق اتنا ہی کہ براول کا خان علیحدہ ہوتا ہی جو ہندوین صدی عیسوی کے بیچ قوم
ترکلانی نے جو خوخی کی شاخ ہی اس ملک کو فتح کیا غالبا قوم دیگان سے یہہ ملک ترکلانیون نے لیا ہے
اب باجوڑ کے قابض ترکلانی افغان ہین مگر دیگر قومون کے باشندے بہی اس تفصیل سے آباد ہین شمال کی
اونچی پہاڑ پر کافر جو مسلمان ہوگئی تہی رہتی ہین اونسی شمال کا فرسیاہ پوش کا علاقہ ہی قوم صافی
بارہ ہزار قوم دیگان بیس ہزار بہر دو کنارہ دریائی باجوڑ قوم شمیواری کی لوگ چار ہزار آدمی اور
مہمندکے بہی میدان باجوڑ مین خلط ملط ہوگئی ہین میدان کے رہنی والون کو ترودباری کہتے ہین الفنسٹون
صاحب اپنی کتاب مین تعداد قوم ترکلانی کے شمار آدمیونکی نہین لکھتے مگر دس بارہ ہزار گہر تخمینا بتلاتے
ہین اس اندازسے غالبا تعداد ذی روح اس قوم کے جو اوپر لکھی گئی ہی قریب صحت کی ہوگی ترکلانی قوم کے
خان اپنی ملک مین بہت اختیار رکہتے ہین اور باصطلاح زبان خود خان کو بادشاہ او باز کہتے ہین آجکل
غلام حیدر خان ناوگی مین اور فیض طلب خان جندول مین نامی اور مشہور رئیس ہے اور علاقہ براول مین
فیروز خان اور قوم اسمعیل زئی کا ملک گل محمد خان اور حیدر خان سکنہ ناوگی بڑا خان ہی و میران خان
سکنہ شہر باجوڑ بہی بیت ہو اور صاحب اختیار خان ہین یہہ خان لوگ اپنی رعایا غیراز قوم افغان سے
بابت زمینات بارانی پنجم حصہ پیداوار سی اور نصف حصہ نہری زمین سے محصول لیتے ہین اور دوکان

آہن سی بہی چہارم حصہ لیا کرتے ہین اس آمدنی کے تعداد تخمیناً ایک لاکہہ سی کم نہین ہی اور جو افغان اپنی
مملوکہ زمینات رکہتی ہین وہ لوگ گرچہ پیداوار سی حصہ معین نہین دیتی مگر بیگار اور لشکر کشی کیوقت خان کا
لشکر ہوتی ہین اور خان کو اختیار ہی کہ جرایم کی پاداش مین حسب مرضی خود سزا دیوی جلا وطنی اور تنبیہ
اور مارنے اور جرمانہ اور تاراج کا اختیار خان کو ہی مگر اکثر جرمانہ کیا جاتا ہے اور عدالت کی کام مین
بدون اندیشہ لڑائی خان بلکم دخل دیتا ہی ملکان اور سفیدریشان دیہہ فیصلہ کردیتی ہین کبہی کبہی جوار
کے لوگ غارت اور غلام پکڑ لانیکی واسطی کافرون کے ملک پر حملہ کرتے ہین اور اونسی لڑتے ہین پیشہ
قوم کا زیادہ تر کاشتکاری ہی مگر تیراہ کی لوگ آہن بنا کر فروخت کیواسطی باہر لاتی ہین اور باہر سے
لیڑا اور قند وہان جاتا ہی طریق لوہا بنانیکا یہہ ہی کہ عورات ریگ سیاہ کو محنت سی جمع کرتی ہین
فی روز ایک عورت قریب چہہ سیر ریگ جمع کرکی دوکان آہنگران مین اوس ریگ کو ڈال کر
آگ کا زور دیتی ہین اور وہ ریگ گلکر نیچے بہتی ہی اور بطور چکلے کے اول لوہا خام بنتا ہی اور پہر اوسکو
تاؤ دیکر کشتی بناتی ہین لوہا باجوڑ کا گرچہ میلا مگر بعد صفا کرنے کے اچہا ہوتا ہے لنبادر اور علاقہ
یوسفزئی اور حضرو تک فروخت کیواسطی لاتے ہین +

قوم صافی معروف صافی

اس قوم کے چہہ شاخین ہین تفصیل سے ہین قندہاری منسوزو گربز ودہیر گاگی زئی خاوی خیل
یہہ قوم اپنے آپ کو سربنی افغان سی سمجہتی ہین اور کبہی اپنی مورث اعلی صافی کو غلزئی کا
بہائی یا بیٹا بیان کرتے ہین مگر سڑبن اور غلزئی کے ساتہہ انکی کرسی نامہ کی شمولیت کسی جگہہ
تحقیقات سی نہ مل سکے الا اسمین شک نہین کہ قوم تنجی خواہ خوخی نسل سڑبن کی شامل قوم صافی بطور
وصلی کے چلے آتی ہین باعث اسکا ذکر بذیل اقوام خوخی کیا گیا اب ہماری عصر مین اس قوم کا زیادہ
گروہ مغار سنور گرہ نواح باجوڑ مین اور ملک ترکلانی اور مہمند اور اتمان خیل کے آباد ہے اور کچہہ
تگاو مین بہی کابل سے شمال رہتی ہین اور کونڑ مین بہی ہین سواتہہ مین بہی اکثر دیہات انکی ایک
دو گہر سے خالی نہین ہونگے اخوند صاحب علیہ الرحمہ سواتہہ والہ بہی اسی قوم مین سے شاخ قندہاری ہر

صافی لوگ اکثر زمینداری پیشہ اور کم آزار ہین کل افغانستان مین اس قوم کا تخمینا بارہ ہزار گھر ہوگا
مگر متفرق اور کم مشہور قوم ہے +

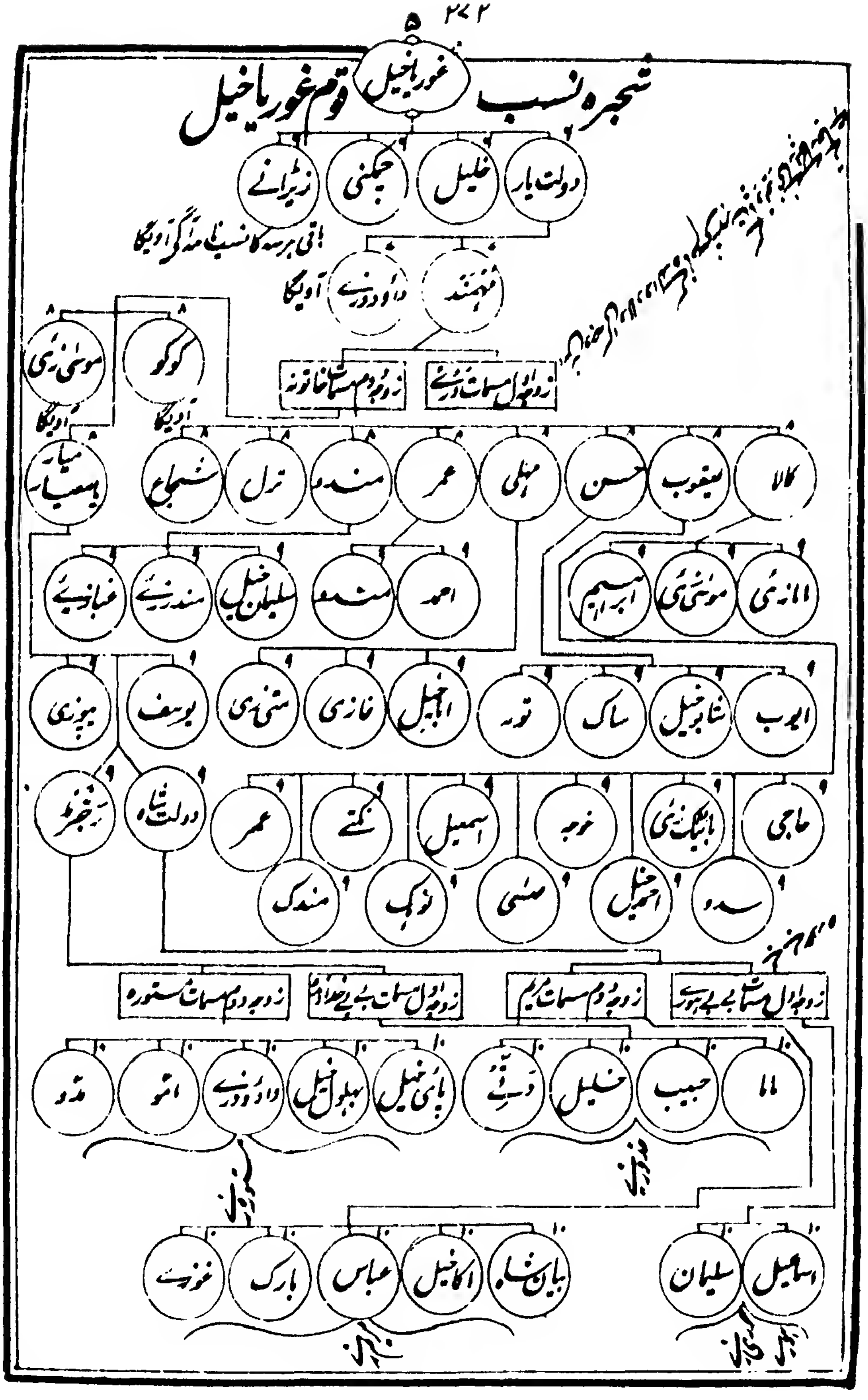

شجرہ نسب قوم غوریاخیل
غوریاخیل
دولت یار
خلیل
چمکنی
زیرانی
مہمند
داؤدزی
آویگا
زوجہ دوم مسمات خاتونہ
کوکو
موسیٰ زی
کالا
یعقوب
حسن
مہلی
عمر
مندو
ترل
الازی
موسیٰ زی
ابراہیم
احمد
سندو
سلیمان خیل
سندرزی
غبازی
ایوب
شابرخیل
ساک
تورہ
خازی
متی زی
یوسف
بیوزی
حاجی
بابکزی
خوجہ
اسمیل
کتے
عمر
دولت شاہ
سدو
احمد خیل
صلی
مندک
زوجہ دوم مسمات مریم
زوجہ دوم مسمات ستورہ
ما
حبیب
خلیل
بائی خیل
بہلول خیل
داؤدزی
اتو
مدو
بیان شاہ
اکاخیل
عباس
بارک
سلیمان
اسمٰعیل

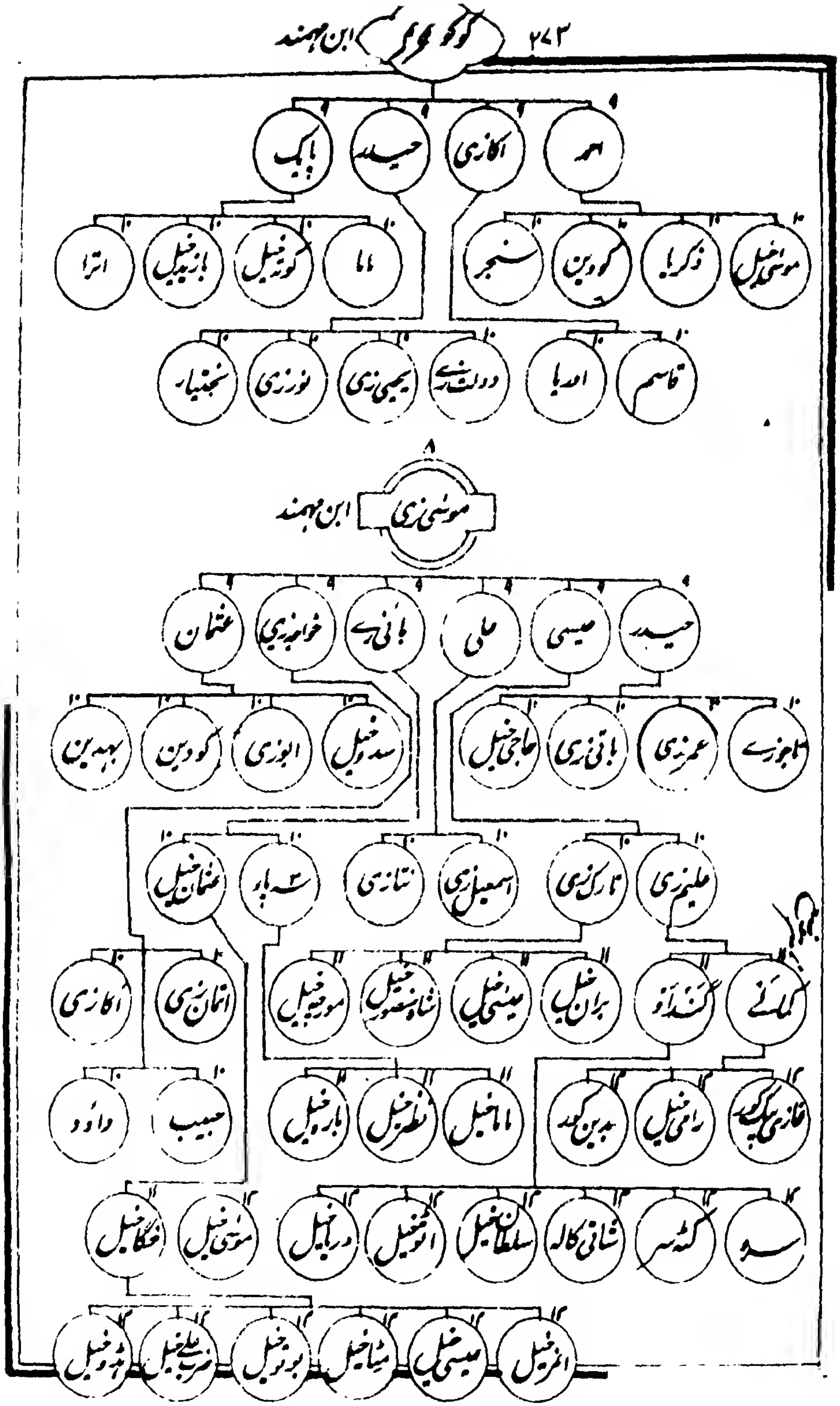

کوکو بوگر
ابن بھند
ہمر
اکازی
حیدر
بابک
موسٰی خیل
ذکریا
کوربن
سنجر
ماما
کونہ خیل
بازید خیل
اترا
قاسم
ادوبا
دولت زئے
یحیٰی زئی
نور زئی
بختیار
موسٰی زئی
ابن بھند
حیدر
عیسٰی
علی
بائی زئے
خواجہ زئی
عثمان
عمر زئی
باتی زئی
حاجی خیل
سدو خیل
ابوزی
کودین
بہدین
علیم زئی
تارن زئی
اسمعیل زئی
ستانزئی
سہ پار
عثمان خیل
کملئی
گنداو
بران خیل
عیسٰی خیل
شاہ منصور خیل
اتمان زئی
اکازی
رامی خیل
ماما خیل
نظر خیل
بارو خیل
حبیب
داؤد
کتہ سر
شانی کالہ
سلطان خیل
دریا خیل
موسٰی خیل
لنگا خیل
عیسٰی خیل
بوبر خیل
پیرو خیل

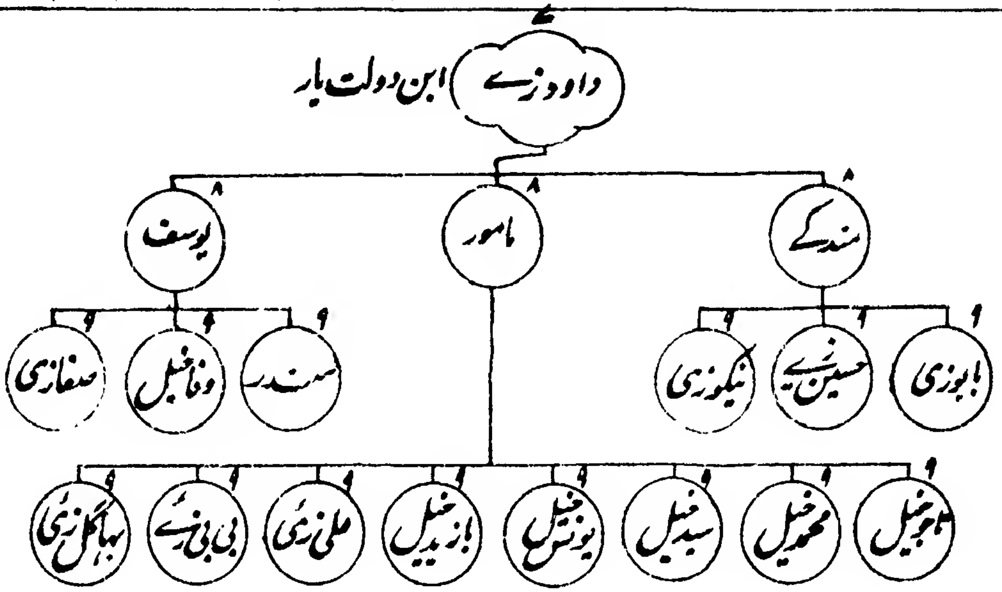

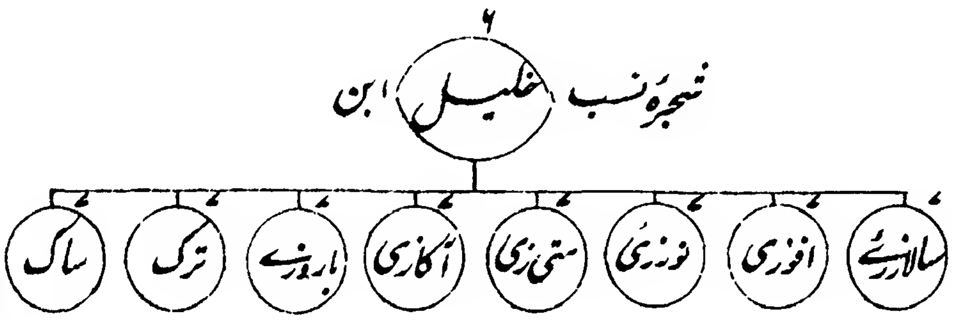

نوٹ

قوم داودزئی اور خلیل کے نیچے کی شاخوں کا شجرہ نسب مفصل نہیں مل سکا۔

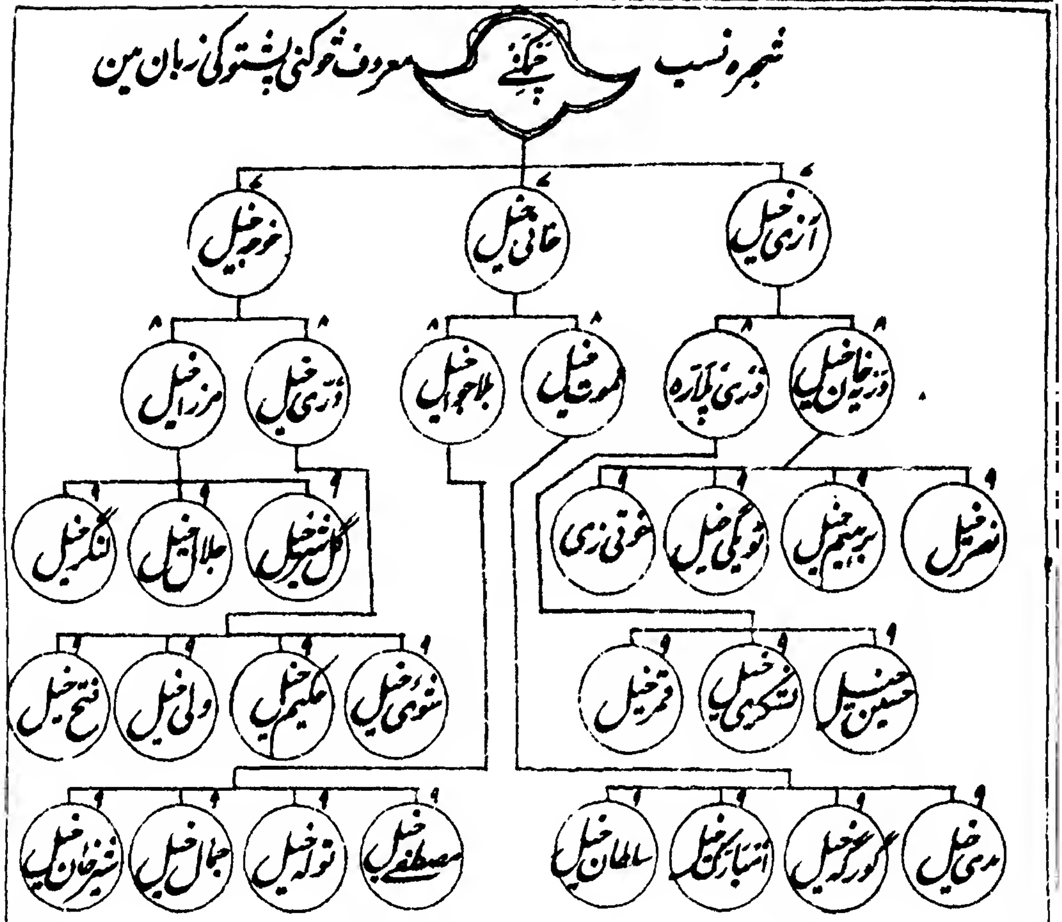
شجرہ نسب
چکنی
معروف ثوکنی پشتو کی زبان مین
آزی خیل
خانی خیل
خوجہ خیل
وزیہ خان خیل
فدری پلارہ
ممدت خیل
بلاجو خیل
وزیری خیل
مرزا خیل
نصر خیل
بربہیم خیل
توگی خیل
غوتی زی
گل شیر خیل
جلال خیل
لنگر خیل
حسین خیل
لشکری خیل
قمر خیل
شوہی خیل
حکیم خیل
ولی خیل
فتح خیل
مدی خیل
گورگہ خیل
اتبار خیل
سلطان خیل
مصطفٰے خیل
تولہ خیل
جمال خیل
شیرخان خیل

مجملاً قوم غوریاخیل

اس قوم کا شجرۂ نسب اوپر درج ہوچکا ہی جس سی معلوم ہوگا کہ یہہ قوم بہی خرشبون ابن سٹربن کی نسل سی ہے اونکا مورث اعلی موسوم غَرِیٌ یا غوریا تہا جس سبب سے مجملاً اوسکی نسل کو غوریاخیل کہتی ہین غوریا کی چہار پسر صلبی تہی ایک دولت یار جسکی فرزندون سی تہمند و داؤد زئی دو قوم ہین دوسرا خلیل تیسرا چملنی چوتہا زیران تین بہائیون کی اولاد مدت تک ایک جگہہ آباد رہی مگر چوتہا بہائی چملنی اپنی زندگی مین علیحدہ ہوگیا سبب علیحدگی اوسکا تاریخ مرصع و باب پشتو مین یہہ لکہا ہی کہ ایک روز ہر چہار برادرون نی گوسفند حلال کیا تہا اوسکو باہم تقسیم کیا مگر تقسیم کے وقت چملنی بہولا دیا اور اوسکو حصہ شوربا سی ندیا اسی بات پر چملنی آزردہ ہوکر باقی تین بہائیون سی علیحدہ ہوگیا اور ابتک اوسکے ولد علیحدہ رہتی ہی ابتدا ہی مین قوم غوریاخیل نواح قندہار مین آباد تہے جیسا کہ قوم یوسف زئی وغیرہ خُوخی کی حال مین کچہہ ذکر انکا بہی آگیا ہی وہان سی نہین معلوم کیونکر اوٹہہ کر غزنین سی مغرب رود ترنک کے کنارہ پر آباد ہوی سنہ چودہ سوا اور پندرہ سو عیسوی کے بیچ یہہ لوگ نواح غزنین مین آباد تہے بابر بادشاہ کی ابتدائی آمد مین قریب سنہ نو سو دس ۹۱۰ ہجری کی یہہ لوگ غزنین سی جنوب و مغرب رہتے تہے اور اوسوقت قریب کل کے یہہ قوم پیشہ مویشی داری اور مال چرائی کا رکہتی تہی غزنین سی جلاوطن ہونی کی غالب دو سبب معلوم ہوتے ہین ایک قوم ہزارہ کی مورچہ اور بدی سی عہدہ برا نہوسکی دوم مغل کی تسلط سی تنگ ہوکر تہہ بہ متفرق اوس ملک سی روانہ ہوکر نواح کابل و ننگرہار مین چند عرصہ قیام کیا اور جمعیت حاصل کرکے خانہ کوچ پشاور کے طرف روانہ ہوئے قوم دلازاک جو پہلے سی پشاور پر قابض تہی اونسی اس قوم کی بمقام موضع سلطان پوری جسکو لوگ جنگ پوری بہی کہتے تہے سخت لڑائی ہوئی کہتی ہین کہ شاہزادہ کامران ابن بابر شاہ کی بہی کچہہ اعانت اس قوم کو تہے دلازاکون کو اوس خونخوار لڑائی مین شکست ہوئی بعض تلوار سے مارے گئے اور بہت لوگ ہزار خانی کے نالہ مین غرق ہوئی وہ نالہ اپنی معمولی قوت اسقدر نہین رکہتا تہا مگر خدا پاک کی قدرت سی اوس روز اوس نالہ کے سر پر اسقدر کثرت سی بارش ہوئی کہ دلازاکون کی غرق آبی کے واسطے وہ سیلاب ایک

چہوٹا طوفان بن گیا اوس فتح کے بعد ملک مقبوضہ حال قوم مہمند داود زئے خلیل کے قبضہ مین آ گیا اور وسیع میدان پشاور کا اونہون نی لیلیا و لازاک دریا لنڈہ سے عبور کرکے میرہ لنگر کوٹ وغیرہ نواح مین جا آباد ہوئے بعد اوسکی جب قوم یوسف زئی کا سردار خان کجو تہا تو باہم اس قوم اور یوسف زئیون کے بمقام شیخ ٹپور بڑی سخت لڑائی ہوئی غوریاخیلون کو بہت نقصان پہونچا خصوصاً شاخ خلیل کے لوگ جو بہت لڑنی والی تہی زیادہ ماری گئی الا باوجود ہزیمت کی یوسف زئیون نے اتنی جرات نہ کری کہ اونکی مقبوضہ ملک پر قابض ہوسکین قوم کے بڑی ملک یا خان کو پشاور کے غوریاخیل ارباب کہتی ہین اور اونکی اختیارات مین تفاوت ہی بعضی جگہہ اس قوم مین زیادہ رسوخ رکہتی ہین اور بعضی جگہہ کم۔ کہہ بعضی دستور پشاور کے قومون کا اور خوراک پوشاک کچہہ یوسف زئے کے مطابق ہی زمستان مین اکثر نیلا رنگ کا سینہ بند روئی دار پہرتے ہین اور جب گرمی ہوتی ہے تو اوسکو اوتار کر ایک لمبا اور فراخ حلقہ رکہتی ہین اور سفید یا نیلی دستار سر پر ہوتی ہی ایک لونگی پشاور کے جو خواہ کمر پر اکثر باندہتی ہین یا کاندہی پر ہوتی ہے ہمیشہ پہرتے ہین بزدرانی کی بیچ پشاور کے غوریاخیل حرام خوری کے معاملہ مین نیک چلن ہین مگر چالاک اور ہوشیار اور دغا باز بہ نسبت اکثر افغانون کے زیادہ ہین حسد بہی بہت ہی جنبہ داری سی کوئی خالی نہین دشمنی کو در پردہ چلاتے ہین آدمی شکیل اور پورہ قد مضبوط ہوتے ہین ؛

مہمند

جو میدان پشاور علاقہ سرکار مین رہتی ہین قریب بارہ ہزار گہر ہونگے اونکا راہ و رسم اور تعلق بر مہمند کے ساتہہ کچہہ نہین ملتا بدون اسکے کہ ہم قوم ہین ؛

بر مہمند

کا حال زیادہ لکہنے کے لایق ہی انکو دغزہ مہمند بہی کہتی ہین یعنی مہمند پہاڑ کے رہنی والی انکی پہاڑے علاقہ کا بیان اسطرح ہوسکتا ہے کہ قوم اتمان خیل سی مغربی پہاڑ دریائی کابل تک اور اوسطرف دریای قاشقار یعنی سوادکونڑ کے مشرقی کوہ کی قریب تک یہہ سب پہاڑ بر مہمند کی قبضی مین ہین سوائے

اون پہاڑون کی وہ میدان جو اونکے پہاڑ اور دریای کابل کے مابین واقع ہی اور نیز بعضی پہاڑ
جو دریای کابل کی ملحق جنوبی کنارہ پر ہین وہ بھی اونکی بعضی مین ہین جنوبی حصہ برمہمند کی ملک کا
خیبر کے ساتھہ شامل ہے اور اسی سبب سے یہہ لوگ بعض وقت خیبریون مین بھی شمار کئی جاتی ہین انکے
پہاڑ اکثر چھوٹے مگر تھوڑا اور بڑی سخت ہین سوائی کوہ کابل سفرکہ جو دریاء کابل کی شمالے
کنارہ پر واقع ہی درخت بہت تھوڑی ہین اور برف صرف چند روز کیواسطی پڑتے ہی پہاڑ مین اکثر
جگہہ غیرآباد و ویرانہ ہی جسمین مزری کا درخت خودرو پیدا ہوتا ہی موسم چہار ماہ کیواسطی سرد ہے مگر گرما
مین گرمی نہایت سخت ہی اوس موسم کی باد سموم سی کبھی کبھی آدمی مرجاتے ہین اور مسافرون کو
اوس ہوا سی خوف ہوتا ہی کہتی ہین کہ یہہ ہوا کوہ مارسی نکلتی ہے جو دریائی کابل سی جنوب کیطرف ہی
تعداد برمہمند کے دس ہزار گھر بیان کرتے ہین اور ایک مہمند مؤلف سی تیس ہزار آدمی کہتا تھا مگر اس
ہر دو تعداد پر اعتبار کم ہی بعض ہمسایہ یعنی غیر قوم کے لوگ اور ہندکے بہی اسمین شامل ہونگے پہاڑ
مین زیادہ تر شاخ موسی زئی مہمند رہتی ہین اون مین شعبہ تارک زئی و نزعہ مرجاخیل سی سعادت
لعل پورہ والہ مشہور اور صاحب اختیار اپنی قوم کا خان ہی تارک زئی کی دو شاخین برہان خیل
اور عیسی خیل پنڈیالی مین رہتی ہین عثمان خیل مین سید امیر و تاج محمد ملک ہین حکومت عجب طرح کی
ہی خان کا اختیار بہت تھوڑا ہی بجز لڑائی کیوقت کے مگر اوسکا اثر ملکان کی اوپر زیادہ ہی اور
ملکان کا اختیار اپنی شاخ پر زیادہ ہی خان عدالت کرنے سی کچہہ بہت غرض نہین رکہتا ملک
لوگ بذریعہ جرگہ کی سب تنازعات فیصلہ کرتے ہین خان لعل پورہ والہ کو امیر کابل سی کچہہ انعام
ملتا ہی واسطہ حفاظت راستہ کے اور نیز وہ محصول لیتا ہی کاروان اور مسافرون سی جو پشاور
سی براستہ کڑنپو اور تاہترہ آنجانہ کابل وغیرہ کو جاتی ہین ان لوگون کی خوراک اور پوشاک
باجوڑکی لوگون سی موافق ہی مگر اون کی گھر اکثر چھپر اور جھوگی ہوتی ہین جسمین صرف تابستان
مین رہتی ہین انکے بڑے گانو لعل پورہ اور کامہ اور گوشتہ ہی یہہ بڑی قصبی ہین اور نیز
کوہ کے واسطی سکونت کی رکھتی ہین یہہ پہاڑی مہمند اکثر کاشتکاری مین مشغول ہین اور بعض

مویشی چرائی کیواسطی پہاڑون پر رہتی ہین اور بعض چوری اور بعض راہزنی کا پیشہ رکہتی ہین زمستان کی موسم مین دیگر کامون کو معطل کرکے بوریا بادکش چپلی وغیرہ اشیا مزری سی بناکر پشاور مین اکثر فروخت کیواسطے لاتے ہین اور غلہ اپنی ملک کی پیدا اور بڑی قصبون مین لاکر فروخت کرکے اوسکی عوض مین نمک کپڑا سفید اور موٹی ریشم کے پارجات اور لونگی وغیرہ خرید کرکے اپنی وطن مین لیجاتی ہین برہمندسی دو خیل سیاہ خیمہ یعنے کیژدی مین کوچی رہتی ہین اور شتر رکہتی ہین جو بہار کے موسم مین اپنی مویشی کے گلے لیکر دریائی ہلمند کے سر کیطرف ہزارستان کے نواح مین جاتی ہین صرف یہہ دو خیل بُرد ترانی مین سی کوچے ہین ؀

قوم داؤدزئی

ضلع پشاور کے میدان مین دریای کابل سی جنوب آبادی تخمیناً دس ہزار گہراس قوم کی ہونگی جیسا کہ شجرہ نسب مین درج ہی اس قوم کی اوپر سی بہی تین شاخ ہین مگر اوس سی نیچی بہت فرع اون شاخون سے نکلتی ہین روایت ہی کہ مُندکی پہلا بیٹا داؤدزئی کا دو زوجہ رکہتا تہا زوجہ اول سی مسمی حسین اور زوجہ دوم سی مسمیان نیکو و بابو فرزند تہے جب مُندکی مرگیا تو اوسکے میراث حسین کی ہاتہہ آئی اس سبب سی نیکو اور بابو نی ارادہ قتل اپنی بہائی حسین کا کرکے رات کو اوسکی خوابگاہ مین آئی اور چند شمشیر اوپر بستر حسین کی مارین مگر چونکہ حسین اونکی غدرسی آگاہ ہوگیا تہا اور دوسرے جگہہ اوس رات سویا تہا اس وجہ سی محفوظ رہا صبح جب ان دو بہائی شقاوت شعاری حسین کو زندہ پایا تو خوف اور شرمندگے سی وطن چہوڑ گئے آخر نیکو کے اولاد ہندوستان مین جابسی اور بابو کی تیراہ کے نواح مین چند گہر متفرق رہتی ہین اور حسین اپنی وطن مین مستقل ہوا

قوم خلیل کی

چہہ ہزار گہر اور تخمیناً باران ہزار اسلحہ بند آدمیونکی تعداد بیان کرتے ہین یہہ بہی پشاور کے میدان مین رہتی ہین انکا شجرہ نسب اگرچہ اوپر درج کیا گیا ہی مگر حال کی شاخون تک قابل اطمینان کرسی نامہ حاصل نہو سکا اس قوم کے چند گہر شہر قندہار مین معہ چند خانجات مہمند وغیرہ

بردرانی کی رہتی ہین اور وہان اونکو صرف بردرانی کہتی ہین غالبًا احمدشاہ ابدالی کیوقت سی وہان جاکر آباد ہوئی ہین شہر قندہار مین ایک علیحدہ محلہ بردرانی کا ہی اون مین سے سرگروہ شنواری قوم کے کہر ہین ؁

قوم چمکنی

شروع حال قوم غوریاخیل مین جسکی شاخ چمکنی ہی سبب علیحدگی اس قوم کا باقی غوریاخیلون سے لکہا گیا ہی یہہ قوم متفرق جگہہ پہرتی رہی فی الحال انکا ایک گانو علاقہ پشاور مین اسی نام سے آباد ہی اور باقی کل قوم چمکنی کوہ سفید مین علاقہ کرم سی شمال آباد ہے اگرچہ کوہ سفید کے چمکنی نیچے کم آتی ہین مگر ایک ہوشیار شخص اس قوم کا کوہ سفید سے میرے پاس آیا اوسکی زبانی شجرہ نسب قوم چمکنی کا اوپر درج ہوچکا ہی اوسکا بیان ہی کہ احمدشاہ ابدالی کی شمار کیوقت اس قوم کے ذی روح آدمیون کی تعداد نوہزار شمار مین آئی تہی اور فی زمانہ چہہ ہزار اسلحہ بند آدمیون کی تعداد ہی مگر مؤلف کی نزدیک اس سی کچہہ کم ہونگے اونکی علاقہ مین اکثر بارانی زمینات ہین الا بباعث سردی موسم اون مین زراعت گندم اور جو ومکئی عمدہ قسم کے بیدا ہوتے ہے کپاس اور چاول نہین ہوتی چاول علاقہ کرم سی اور کپڑا کپاس کا بنون اور بنگش اور پشاور کیطرف سی آتا ہی عمومًا انکی پوشاک اپنی وطن مین اون سفید سی بنتی ہی قوم آفریدی ان سی گوسفند خرید کر لیجاتی ہین اور شہد اور روغن زرد بہی فروخت کیواسطی بنگش اور کرم کو لاتی ہین اوسکے بدلہ مین نمک اور پارچہ اور کبہی غلہ خرید لیجاتی ہین ملکان کا اختیار قوم پر بہت ہے فی الحال شاخ آزی خیل مین سیمان اودین اور اکبر ملک ہین اور شاخ خانی خیل مین عمرخان اور رستم خان آمبارک خیل اور فتح خان بلاجوا اور شاخ خوجہ خیل مین محمد دین اور میرباش دری خیل اور لنگرخان اور حسن خان مرزاخیل ملک اور صاحب اختیار اپنی اپنے قوم کے ہین گرچہ ملکان کی واسطی کچہہ خاص آمدنی یا محصول مقرر نہین ہے مگر جہت خرچ مہمانان حسب قدر ہر ایک ملک کو زمینات مشترکہ سی کچہہ زمین سب قوم نی دی ہوئی ہے تنازعات باہمی قوم اکثر معرفت سفید ریشان وبہہ بطور جرگہ اور ملک کی فیصلہ ہوتی ہین یہہ لوگ

آپسمین فساد کم رکہتی ہین اور بابر کی پرخاش بھی منظور نہین ہی مگر قوم منگل سی کچہہ عداوت ہوتے جاتے ہی پیشہ قوم کا زمینداری ہی مگرچونکہ زمینات تنگ اور قابل گذارہ سب کے نہین ہین اسواسطی بوجہ ضرورت پیشئہ دار خصوص رمہ گوسفندان و بکریے زیادہ رکہتی ہین اگرچہ عقیدہ مذہبی انکا بطریق اہل سنت جماعت کے ہے الا مذہب کی اصول سی کم واقف اور اکثر بے علم جاہل ہین ناطہ دختران باخذ زرنقد دیتی ہین تعداد اس زر معاوضہ کی عموماً اللعہ سی لیکر سو روپیہ تک ہوتے ہے

قوم زیڑانی

غوریا کی چوتہی پسر کا نام زیڑان تہا اوسکی نسل کو زیڑانی کہتی ہین افسوس کہ باوجود کوشش قوم زیڑانی کی شاخون کا شجرہ نسب نہ مل سکا الا اسقدر دریافت ہوا کہ اس قوم کے لوگ تہوڑے اور متفرق اور ننگرہار وغیرہ نواح مین شامل تاجیک رہتی ہین اور اکثر لوگ جنکو خبر نہین انکو تاجیک کہتی ہین جیسا کہ اخوند درویزہ بابا نے اپنی کتاب مین لکہتا ہی کہ زیڑا نے اپنی دیگر بہائی غوریاخیلون سی علیحدہ ہوکر بہ ملک ننگرہار تاجیک مین ہتی ہین

قوم مُلاگوری

اس قوم کی چار شاخین ہین ایک پہاڑخیل دوسری تارخیل تیسری احمد خیل چوتہی دولت خیل انکی قومیت کی نسبت اختلاف ہی بعضی کہتی ہین کہ مورث اعلی انکا بطور وصلی قوم مہمند کے شامل ہوگیا اور دوسرے روایت یہہ ہی کہ اصل مین اس قوم کا مورث بھی مہمند کی قوم سے تہا ایک روز چند کس مہمند راہزنی کی واسطی گئی اور جب ارتکاب اس جرم کا کیا تو ایک شخص ملا یعنی اخوند جو انکے ہمراہ تہا وہ الگ کہڑا ہوکر دیکہنی لگا تو سارقون مین سی ایک شخص نی بزبان پشتو کہا کہ ملا گورے یعنی اخوند دیکہتا ہی اوس روز سی اوسکا نام ملاگوری ہوکر وجہ تسمیہ اس قوم کا ہوا اگرچہ اس روایت کی صحت مین شک ہو تاہم فی الحال یہہ لوگ پہاڑی مہمندون کی ساتہہ مخلوط اور رسم عم مین یہہ قوم

اکثر دورہ تاترہ مین رہتے ہین اور رہزنی اور زمینداری کا پیشہ رکھتے ہین کل تعداد انکے پانسو آدمی تبلاتی ہین اب ہماری عصر مین شاخ بہادر خیل کا ملک مسمی شینگی خان اور داد گل اور تار خیل مین مسمی خدری اور خیرو خان اور احمد خیل مین میر عالم ولد سکندر اور دولت خیل مین عصمت اللہ ملک ہین؛

ذکر اولاد زمند پسر دویمی خرشبون ابن سڑبن

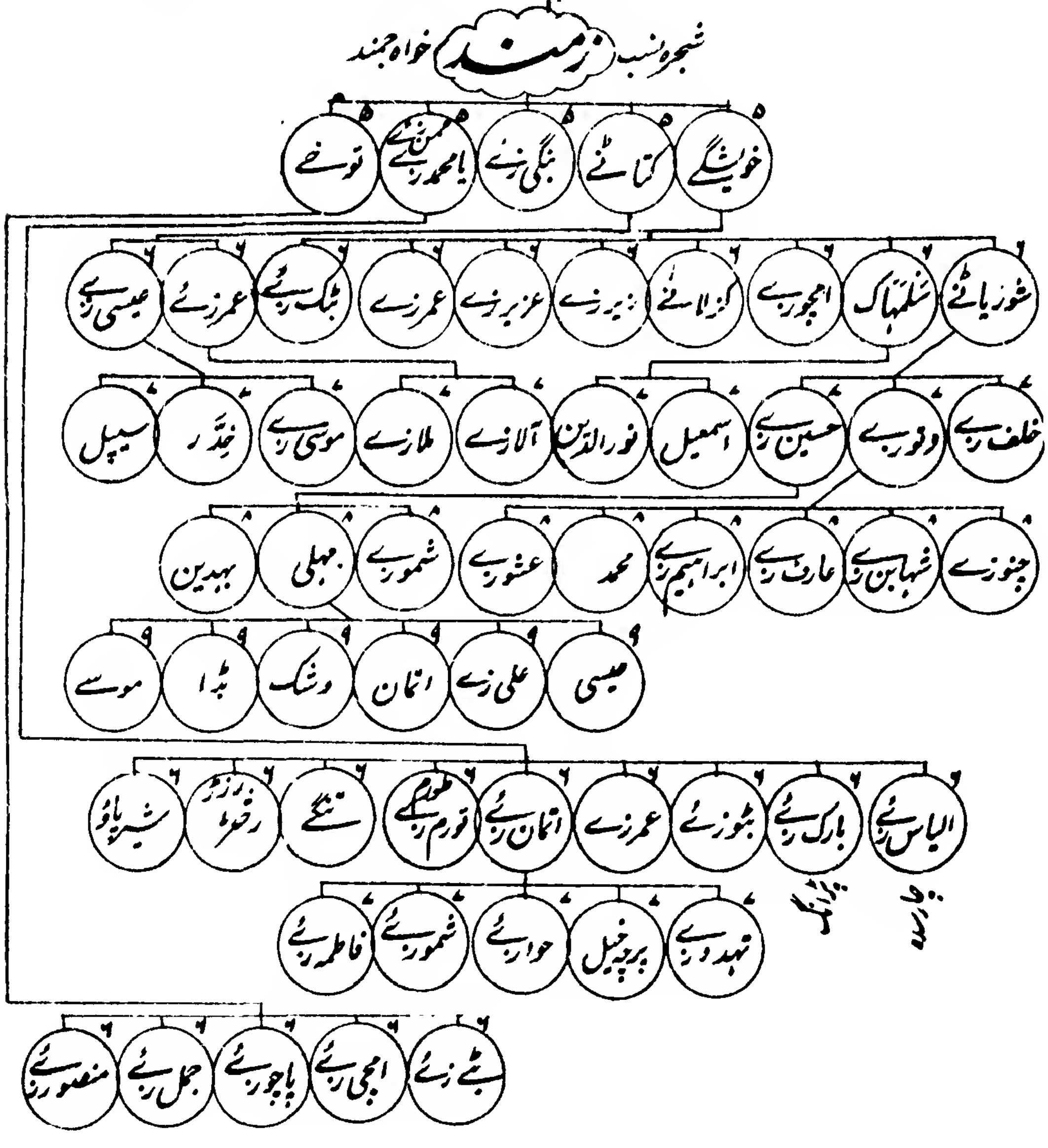

حال اس قوم کا

واضح ہو کہ قوم جمند ابتدا مین نواح قندہار علاقہ ارغسان کے متصل آباد تھی سنہ آٹھہ او رنوسو ہجری کے
بیچ علاقہ پشین جسکو پشنگ بھی کہتی تھے اس قوم کی قبضہ مین تھا قوم ترین نی زور لا کر علاقہ پشین انسے
لیلیا اور زمند جسکی بڑی شاخ خویشگی تھی اکثر پشین کی رہنے سے تنگ آکر مجبوراً اوس ملک کو چھوڑ کر
بعضے زمند ملتان مین جا آباد ہوئے اور شاخ خویشگی غزنین ہو کر کابل کے راستے درہ غور بند مین
آباد ہوئی جہان فی الحال بھی کچھہ زمند اور خویشگی آباد ہین غور بند کی علاقہ مین بادام بہت پیدا
ہوتی ہین اور خوب سرسبز ملک ہی اوسی عرصہ مین جب بابر بادشاہ نی ملک کابل پر قبضہ کرکے چند
عرصہ کی بعد ہندوستان پر یورش کا ارادہ کیا تو شاخ خویشگی اور بعض دیگر زمند جنہون نی اپنا گذارہ
غور بند وغیرہ مین تنگ دیکھا اپنی پیر کے اشارہ سی ہندوستان کیطرف روانہ ہوئے نقل ہی کہ اوس
پیر نے اس قوم کو ایک مسمار یعنی میخ آہنی دی اور کہا کہ جس جگہہ یہہ مسمار زمین مین جاوی وہی تمہارا
وطن ہو گا اکثر خویشگی اور بعض دیگر جمند خانہ کوچ کابل سی پشاور کے راستے ہندوستان کو روانہ
ہوئے مسمی سلیم خان جمند اوسوقت اس قوم کا سردار تھا جس جگہہ اب شہر قصور ہی لاہور سی مشرق
پہونچکر وطن استقامت کرکے اس قوم کی مرد اکثر زیر سرداری سلیم خان جمند بابر شاہ کی لشکر کے شامل
ہوئی جو سلطان ابراہیم لودھے کی مقابلہ کیواسطی ہند کو جاتا تھا جو لڑائی بابر شاہ اور سلطان ابراہیم
کی باہم بمقام پانی پت واقع ہوئی روایت ہی کہ اوس لڑائی مین اس قوم کے ہفت صد آدمی بابر شاہ
کیطرف سی مارے گئے اس وجہ سی بابر شاہ اور ہمایون اونپر بہت مہربانی کرتا تھا اور جب خویشگی اور زمند
قصور مین قرارگزین ہوئی تو مسمی ستبرہ نام بلوچ اپنی قوم کی جمعیت سے خشکی کیطرف سی آکر غارت اور تاراج
کرلیجاتا تھا اس دست برد کے انسداد کیواسطی ٹنک زئی اور حسین زئی اور عارف زئی اور شاہن زئے
اور کزلانی اور سلہاک لوگ مغرب کیطرف کہ جسکو برکلے یعنی اوپر والہ کا نوکہتی ہین آباد ہوئے اسی راستے
ستبرہ حملہ کیا کرتا تھا انکی سدراہ ہی اور مقابلہ سی محفوظ ہوئی اور عزیز زئی اور جنوزئے اور براہیم زئے

بطرف مشرق جسکو ٹرکلے کہتی ہین اقامت پذیر ہوئی اور باقی زمند جنکو مطلق جمند کہتی ہین طرف شمال آباد ہوئی بعد اوسکی ابراہیم زئے بباعث دشمنی قوم جنوزئی یہان سی اوٹھہ کر قصبہ خورجا مین چلی گئے اور اسیطرح اکثر سلمہاک بہی آمجوزئی اور حسین زئی کے مقابلہ سی عاجز آکر قصبہ ٹانڈہ مین چلی گئے اور کچہہ قصور مین باقی ہین اور بٹک زئی کچہہ ہیروال مین خانگی خصومت کی سبب جاکر آباد ہوئی فی زمانہ اس قوم کی زیادہ تعداد افغانستان مین نہین ہی اور اسی سبب سی افغانستان مین اس قوم کا نام بہی اکثر لوگ نہین جانتے زمند یا جمند کے چند گہر علاقہ پشین اور قندہار وغیرہ نواح مین متفرقانہ باقی ہین اور شاخ خویشگی کا ایک گروہ درہ غوربند مین رہتا ہی اور ایک گانو علاقہ ہشتنگر ضلع پشاور موسومہ خویشگی آباد ہے جسکو شجاعت خان شموزئے نے آباد کیا تہا اور چند گہر دریائی کابل کے شمال متصل علاقہ کوہی مہمند مہمند اور درہ خیبر کے بیچ بہی خویشگی وتنگی مین اور قصور ضلع لاہور مین خویشگی افغان آباد ہین جنکو وہان کے لوگ صرف قصوریہ پٹہان کہتی ہین ؛

شاخ محمد زئی یا ممن زئے

قوم زمند یا جمند سکنای افغانستان سی شاخ محمد زئی زیادہ اور آرام مین ہی یہہ شاخ باقی نسل جمند کی اخراج سی پہلی قوم یوسف زئی کی شامل نواح ارغسان سی بیدخل ہوئی اور پہر قوم یوسف زئے کی ہمراہ جیساکہ یوسف زئی کی حال مین لکہا گیا حادثات کابل وغیرہ مین متفق رہی جب یوسف زیون کی ساتہہ نینگرہار مین پہونچی تو وہان ایک خفیف تنازعہ پر یوسف زئی اور محمد زئی کی باہم لڑائی ہوئی جسمین یوسف زئی کامیاب تو ہوئی مگر وہان سی ہٹ نہ سکے اور محمد زئی لوگ چند عرصہ نینگرہار مین رہی جب ملک مشہور سردار یوسف زیون نی قوم دلازاک سی لڑائی کرنی چاہی تو اوسنی بطور تتمہ واتیہ محمد زیون کو اپنی مدد کیواسطی طلب کیا اور محمد زئی اس وعدہ پر شامل ہوئی کہ علاقہ ہشتنگر ہم لینگی چنانچہ بعد فتح کے ملک ہشتنگر کا محمد زیونکو ملا اور اب تک اونکی قبضہ مین ہی اور اونکے بڑی گانو ہشتنگر مین چارسدہ تنگی نوشہرہ پڑانگ وغیرہ ہین دستور اور رواج اور خوراک اور پوشاک انکی اکثر مطابق یوسف زئی لوگونکی ہی اور پیشہ زمینداری رکہتی ہین کل تعداد اس شاخ کی آٹہہ ہزار گہر بتلاتی ہین غالب کہ ان مین کچہہ اور قوم کی لوگ بہی شامل ہونگے

شجرہ نسب کاسی پسر سوم خرشبون ابن سڑبن

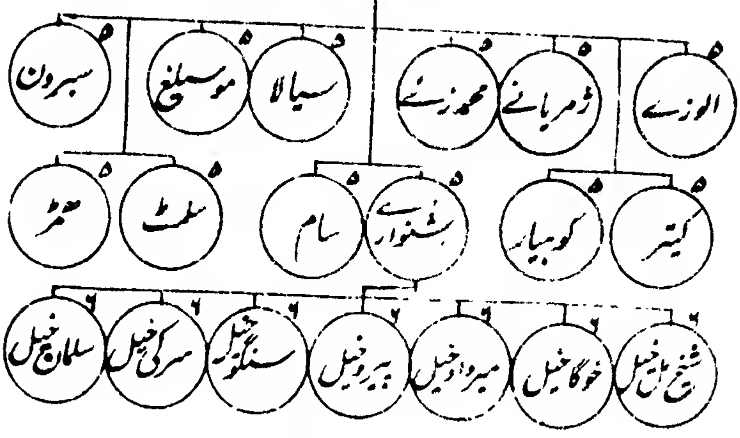

حال اس قوم کا

کاسی کی قوم سی سوای شاخ شنواری جو نواح ننگرہار مین رہتی ہی باقی شاخون کا کچھہ صحیح حال نہین ملتا اور شنواریون کا بھی بہت تھوڑا حال مل سکا اس قوم کی کسی آدمی سی باوجود تلاش مولف کی ملاقات نہین ہو سکی مگر دیگر ثقہ اشخاص سکنائی افغانستان مغربی کی زبانی معلوم ہوا کہ قوم کاسی کا اجتماع کسی خاص مقام پر نہین ہی متفرق جگہہ کوئی کوئی گھر اس قوم کا آباد ہی اور ہندوستان اور دکھن مین بھی اس قوم کی لوگ کچھہ موجود ہین غرضکہ افغانستان مین سوای شاخ شنواری کی باقی قوم کاسی قریب نابودی لگے ہی شنواری بباعث آبادی نواح درہ خیبر خیبری بھی کہلاتی ہین خیبری سوای برہمند کے آفریدی اور زکہ خیل شنواری تین قومین ہین ان تینون مین سی شنواری ذرہ نیک چلن مشہور ہین مگر تاہم لوٹ اور حرام خوری سی کم پرہیز کرتے ہین کل تعداد شنواری کی دس ہزار گھر بیان کرتے ہین مگر شنواریان باجوڑ اور درہ شیگل علاقہ کونڑ وغیرہ بھی اس تعداد مین داخل ہین اس قوم کی لوگ وادی اور نشیب مین تو واسطی سکونت کوٹھی مسقف رکھتی ہین مگر پہاڑون پر جہان گرمی کی موسم مین اکثر رہتی ہین چھپر مثل برہمندون کے بناتے ہین ہندستان مین جھونپڑی پہاڑون مین بطور غار زمین کھود کر جاے سکونت

بعض لوگ بنانی مین گرمی کی برداشت بہت کم کرسکتے ہین پیشہ قوم کا زمینداری اکثر اور نواح ننگرہار
کی شنواری انار اور بادام وغیرہ میوہ جات و دیگر اشیاء کا بیوپار بہی کرتے ہین اور بعضی لوگ راہزنی
اور لوٹ پر بہی گذارہ کرتے ہین اور بوریا بافی و بادکش دستی اور چپلی مزری سی بنانی کا اکثر پیشہ رکہتی ہین
اور یہہ چیزین پشاور اور جلال آباد مین بابت فروخت کیواسطی لیجاتی ہین فی الحال قوم شنواری کے
ہفت شاخون کے نام سی شنواری سات تپی مشہور ہین تپہ شیخ مل خیل مین ملک اکرم اور آدم خان
سرگروہ ہین اور تپہ خوگا خیل مین یوسی اور پائندہ خان ملک ہین اور تپہ سپر داخیل مین نصیر الدین
اور تپہ پیروخیل مین گنجو خان ملک ہین قریب کل ہر مرد کی پاس تلوار اور تین ثلث کی پاس بندوقین
مین بندوق کا نشانہ اچہا مارتی ہین مگر سوائی پہاڑ کی میدانی لڑائی مین کسی کام کی نہین ہین شنواری کے
ملک سی ہزارنا و مشہور ہی شنواری کی قوم سی شاخ سنگو خیل جسکی تعداد تخمیناً تین ہزار مردان اسلحہ بند
بیان کرتے ہین مشہور راہزن اور سارق ہی سنگو خیل قوم خوگیانی سی ملحق الحدود کوہ سفید کے مغربی حصہ
مین آباد ہی جنگجوئی اور دلاوری انکی ضرب المثل ہے پستہ قد اور مضبوط آدمی ہوتے ہین اسلحہ آتشبار اور تلوار کے

سوای تیہر مارنی بین و لوگ مشہور عام ہیں کہتی ہین کہ اونکی ابتدہ سی تیہر لگا ہوا کچھ عجب نہین چھوڑتا

روایت

مخزن افغانی کی تذکرہ نگار ن سیدزادہ تہا کا کرسے علیحدہ پرورش کری اور اوسی قوم کی شادی کری اور بیٹی سی اوسکی اولاد مخلوط ہوگئے اکثر نازن علاقہ قندہار میں آباد ہین اور تناور سمجھی جاتی ہین اور کہتی ہین کہ یہ طاہر آبشناس کے نسل کر ہین جو سلطان محمود غزنوی کی عہد مین آب شناسی کی کام مین یکتا زمانہ تہا اور اسکی راہبری کا بزرگ کہو دے جاتی تہین"

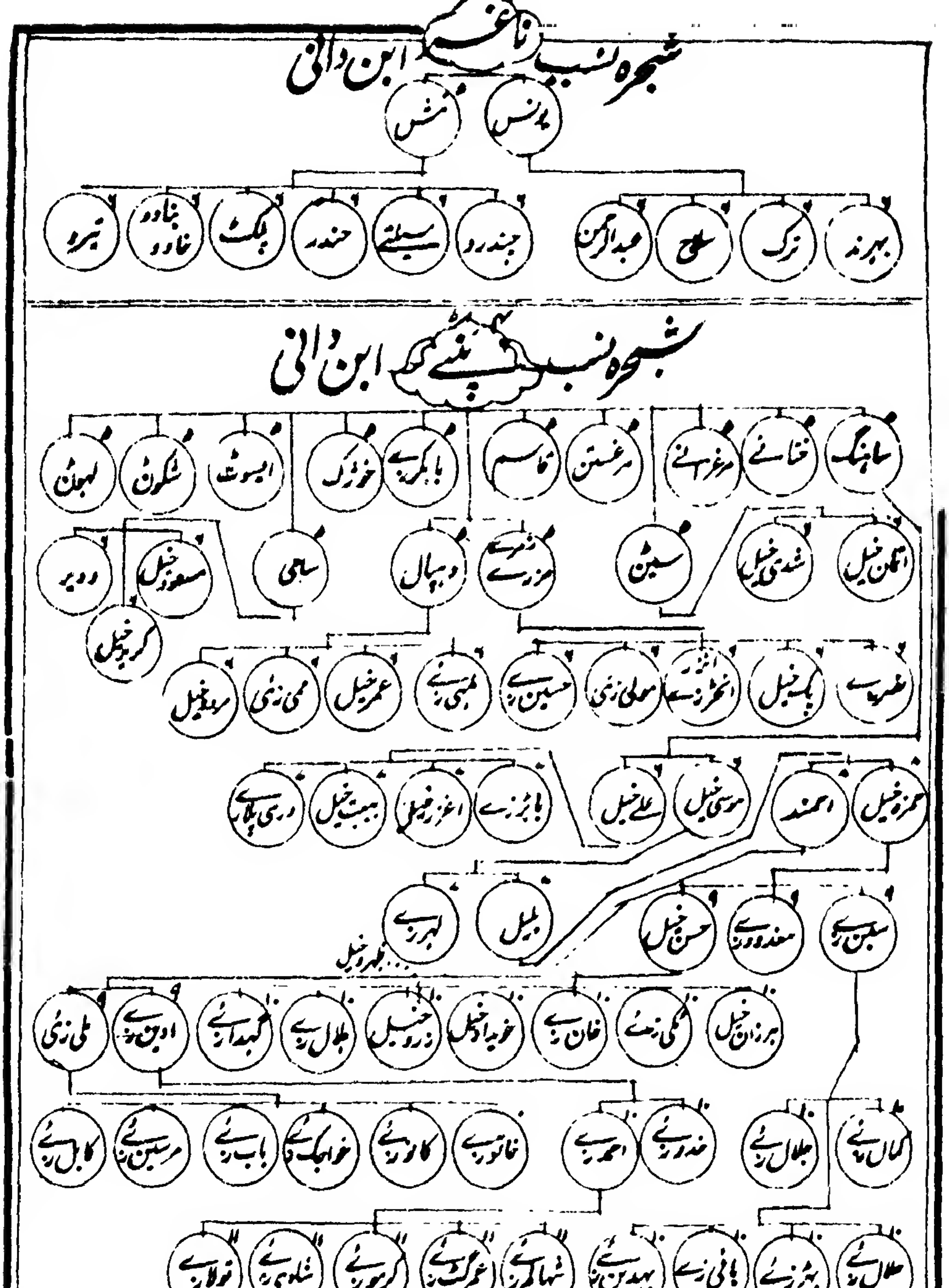

شجرہ نسب ناغر ابن دانی
پرنس
نشس
بہرند
ترک
سلج
عبدالرحمن
چندرو
سیلتی
حندر
بلک
غادوو بناوو
تیرو
شجرہ نسب بیٹنی ابن دانی
ساہنگ
ختاسنی
مرغرہنی
مرغستن
تماسم
باکرزے
خوزک
اپسونٹ
شکون
لعبان
اتمان خیل
شدی خیل
سیتن
مرزے
وہپال
ساجی
مسعود خیل
رودیر
کربخیل
غضرزے
بلس خیل
انحرزے
عملی زئی
حسین زے
امبی زے
عمر خیل
می زئی
مردخیل
حمزہ خیل
احمند
موسی خیل
علے خیل
بابڑ زے
اغوز خیل
ببت خیل
ربی بلاری
سین زے
مندوزے
حسن خیل
بلیل
لہرزے
بہلہرخیل
برزان خیل
لکی زئی
خان زے
خویدا خیل
زرو خیل
جلال زے
گبیداز زے
اوبین زے
ملی زئی
کمال زئی
جلال زے
خدوزے
احمد زے
خانوزے
کالوزے
خواہک زے
باب زے
مرسین زے
کابل زے
حلال زے
بہڑزے
بابی زے
بہدبن زے
شہالم زے
عمرک زے
کرمورزے
شلدی زے
تورلارزے
ارم زے
موسی زے
شیوزے
واردوزے
اودینہ زے

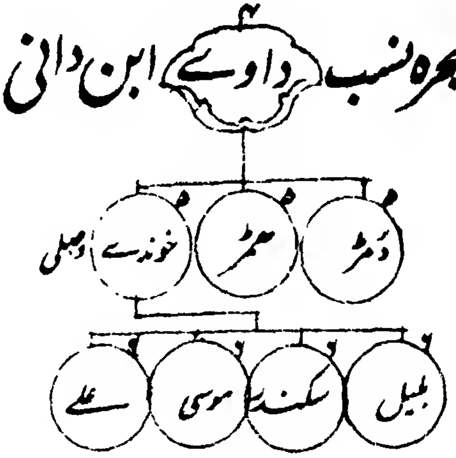

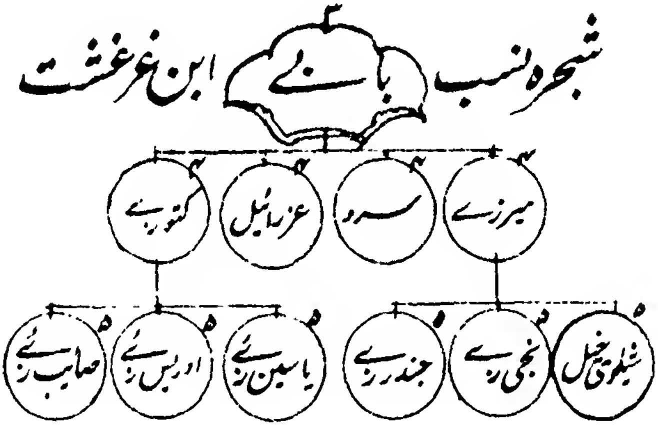

نوٹ

مخزن افغانی کی روایت ہی کہ بابی ابن غرغشت نی اپنی ہر چہار پسران کی نام باسم پاک چار فرشتگان مقربین جبرائیل ع - مکائیل ع - اسرافیل ع - عزرائیل رکہا تہا مگر باقی افغانون نی اسکی ملامت اور سرزنش کی سے اونکی نام فرزندان خود بدل کہی جیسا کہ اوپر درج ہین مگر عزرائیل کا دوسرا نام نہین لکہا گیا ہو

حال قوم غرغشت

شجرہ نسب سے معلوم ہوگا کہ غرغشت قیس عبدالرشید کا میانہ بیٹا تھا غرغشت کی اولاد کی چھ بڑے قومین ہین سے جنکی تفصیل شجرہ نسب مین درج ہی قوم کاکڑ زیادہ تر مشہور اور قوی ہی یہان تک کہ بعض لوگ کل اقوام غرغشت کو کاکڑ کی شاخین سمجھتے ہین اور ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اس قوم کے کل لوگ خود بھی اپنی آپکو کاکڑ کہلاتے ہین قوم غرغشتی کا جو اوپر شجرہ نسب درج ہوا ہی وہ کچھ مخزن افغانی سے لیا گیا اور کچھ اس قوم کی تین کس ثقہ اشخاص کی زبان سے تحریر ہوا اور اونکی زبان کا ثبوت اسطرح حاصل کیا گیا کہ تا حال ان اسم ہائی مندرجہ شجرہ نسب پر اس قوم کی شاخون کے نام مشہور ہوتے جاتے ہین باوجود اسقدر کوشش کے مولف قوم غرغشتی کا تمام شجرہ نسب حال کی شاخون تک حاصل نہ کر سکا اور میرے سمجھہ مین اس قوم کا کرسی نامہ شاخوار ضروری حد تک دریافت کرنا اب تک بھی باقی ہی گو شجرہ نسب مندرجہ بالا سے اس قوم کی بڑی شاخون کی نام اور تعلق باہمی معلوم ہو سکیگا الا تاہم ممکن ہے کہ اسمین بھی کچھ فروگذاشت ہو اور باعث شبہ اطمینان کا یہہ ہی کہ یہہ قوم دور رہتی ہے اور انکی آمد و رفت اسطرف بہت کم ہے اور جو معتبر اشخاص تین کس بسعی تمام مولف کو ملی اونکو کامل حد تک واقفیت نہ تھی پس ایسی مشکل کی حالت مین جو کچھ حال اس قوم کا مولف کو مل سکا اوسکو شاخوار ذیل مین لکھا جاتا ہی:

شاخ کاکڑ

[illegible]ن ابن غرغشت کی چار بیٹون سے کاکڑ بڑا بیٹا تھا جسکی بیشمار اولاد ایک وسیع پہاڑی ملک پر قابض ہی کاکڑ کے ملک کی شمالی حد ہی جو ملک غلزئی کی جنوبی سرحد ہی اور شمال مائل غرب علاقہ ارغسان ہی اور زیرہ حصہ توبہ کا جو قوم اچکزئی درانی کی قبضہ مین ہی مغرب اور جنوب کیطرف بلوچستان کی حد اور کچھہ سیبی ترین کا علاقہ ہے اور کوہ سلیمان کے شاخ سے تمام کاکڑ کا ملک قریب ایکسو میل ہر طرف سے چورس ہوگا اور تمام علاقہ پہاڑ اور پہاڑون سے گہرا ہوا ہی جنمین سے ایک اونچا پہاڑ شمال سے جنوب کو لمبا چلا گیا ہی اس پہاڑ کے مغربی طرف آکر آدمی شمال سے آوے تو پہلے جگہہ

جہان پہونچتا ہی سیتونا راغ ہی جو ایک اونچا سرد غیر آباد میدان خالی چرائی مویشی کی لایق ہے مگر اب کچھ آبادی ہوتی جاتی ہی اور جب کاکڑ کے علاقہ توبہ کیطرف اور جنوب کو آدمی آوے تو وہ اونچا میدان ختم ہوجاتا ہی مگر اوسکی مغرب رو بہت وادی پہاڑ کے بیچ نشیب مین ہین جنمین سے تورہ مرغہ۔ برشور۔ برین۔ توگے۔ ہنہ۔ زیادہ تر مشہور ہین۔ ان جملہ وادیون کے دہانہ مغربی طرف ہین ٭

وادی برشور

زیادہ ذکر کے لایق ہی اسکی شروع چشمہ لوٹہرہ کی پاس سی ہی اور اوسنالہ کے کنارون پر یہہ وادی علاقہ پشین تک جاتی ہی اسکی شمالی حد توبہ کا علاقہ ہی اور جنوب کیطرف ایک سخت پہاڑ ہی اس وادی کا اوپروالہ حصہ تنگ اور جنگل سے بہرا ہوا ہی مگر نیچے والہ حصہ آبادہی اور زرخیز جوکچھہ پیداوار نباتات خراسان مین ہوتی ہی وہ اس علاقہ مین بہی پیدا ہوتی ہی اگر اسکی بیچ دوسری قوم آباد نہوتی تو یہہ وادی بہی ملک پشین کا ایک حصہ تصور ہوتا کیونکہ بیچ مین کوی حد فاصل نہین ہی اس علاقہ مین قوم ترین اور سنٹیہ نسل کاکڑ کی شاخین زیادہ تر آباد ہین

ہنہ کی وادی

کا دہان علاقہ شال مین پہونچتا ہی اور اسکا سر کوتل چہپر کے متصل سی شروع ہوتا ہی اسجگہہ سی ایک بڑے سخت چڑہائی چڑہ کر ایک راستہ وادی زیارہ کو جاتا ہی شال کے علاقہ مین بہی قوم کاکڑ کی ایک شاخ آباد ہی۔ احمد شاہ ابدالی بادشاہ افغانستان نی نصیر خان والی بلوچستان کو بعوض خدمتگذاری دیا تہا فی الحال اگرچہ برای نام بلوچستان کی تعلق ہی مگر بباعث ضعف ریاست بلوچستان وہان کی لوگ خود سر سمجھی جاتے ہئے۔ علاوہ انکی چہوٹے چہوٹے علاقہ جات مغربی حصہ ملک کاکڑ کے بیچ بہت ہین گوسہ صحرا کوٹہ تودہ وغیرہ

کنچوغی

ایک تنگ وادی ہی کنڈ کے پہاڑ کی مغربی طرف اور اوسکی زمین عمدہ اور اکثر جگہہ خوب آباد ہی

بہار کے موسم مین تمام وادی اور پہاڑ ملحقہ سرسبز اور پہولون سی گلزار معلوم ہوتا ہی وادی کنجوغے
بہی اوپر سی تنگ ہی مگر تدریجاً نیچے کیطرف فراخ ہوتی جاتی ہی اور تخمیناً تیس میل تک طویل ہے جنوب
مایل غرب کو اس وادی کا وہ حصہ جو چوڑا ہی کنجوغے نہین کہلاتا اوسکی بیچ چند دیہات بہی ہین جنمین
چالیس پچاس گہر کے آبادی ہوتی ہی اونکی نواح مین آبادی ایسی ہے مگر اکثر جگہہ گلہ بان اپنی بہیڑ
بکریان چراتے ہوئی دکہائی دیتی ہین تمام سکنائی اس علاقہ کی ایک شاخ قوم سنڈیہ نسل کاکڑ سی ہین اس علاقہ
کا خان اُورگس مین رہتا ہی

علاقہ بوری

ایک وسیع اور طویل میدان آباد اور زرخیز ہے بوری کو بعضی لوگ پشاور کی میدان کی برابر آبادی اور
وسعت مین بیان کرتے ہین نہین معلوم کہ یہہ روایت صحیح ہی یا نہین مگر یہہ سچ ہی کہ یہہ علاقہ خوب آباد اور
سرسبز ہی اور یہانکی لوگ سب کاشتکاری کا پیشہ رکہتی ہین ایک اچہی ندی بوری کی بیچ جاری ہی طرف
جنوب مایل مغرب کو اور سوائی اوسکے چہوٹے پہاڑی نالون سی بہی سیراب زمینات ہوتے ہی اور چند
کاریزون سی بہی آب پاشی کرتے ہین پیداوار عمدہ ہوتی ہی یورپ کی بعضی میوہ بہی اسمین ملتی ہین مگر شفتالہ
نہین ہوتی اور لوگ گانومین کوٹہون کے اندر رہتی ہین مگر بعض گرمی کی موسم مین کوڈل بناکر گانو سی
ذرہ فاصلہ پر رہتی ہین ملک بوری مین بارہ علیحدہ شاخ آباد ہین اور یہہ تمام شاخین قوم سنجر خواہ سور ان
این تفرق نبیرہ کاکڑ کی نسل سی ایک حصہ ہین خصوص زیادہ تر قوم عرب خیل وہان رہتی ہی ان ہر ایک
شاخ کی چند گانو اپنی آباد ہین جو زیر علیحدہ علیحدہ مُنشر رہہ کے ہین گرچہ کاکڑ کے پہاڑی ملک مین اور
بہی علاقہ جات خورد اس قوم سے مملو ہین مگر بخوف طوالت اونکا ذکر ترک کیا گیا ؂

دستور اور رواج

ایسی بڑی قوم مین جیسی کہ کاکڑ ہی ایک ہی دستور اور رواج نہین ہوتا خصوصاً کاکڑ کی قوم اوپر جیسا کہ شجرہ
نسب مین دکہلایا گیا ہی بیس شاخون سی کم مین تقسیم نہین ہی اور پہر ان شاخون سی کئی چہوٹی شاخون مین تقسیم
ہوکر دور دراز ملک مین پہیل گئی ہین اسی سبب سے اونکے عادات و رسم اور پیشہ کچہہ مختلف ہوگئی ہین اور

اس کل قوم پر کوئی ایک بڑا خان نہین ہی جو کاکڑ کی شاخ علاقہ برشور مین رہتی ہے اونکا رواج اور دستور
اپنی ہمسوانہ قوم ترین سی ملتا ہے اور باقی جو مغربے کاکڑ ہین اونکی پوشاک اور دستور ایک ہی درانی
سی کچہہ موافق اور جو تنازعات باہمی قوم ہوں وہ گانو کا ملک باتفاق سفید ریشان دیہ اکثر صلح یا تجویز سے
فیصلہ کرتا ہی مگر مشرقے کاکڑون مین وہ زیادہ بی انتظامی ہی ہوری کی رہنی والی عرب خیل اکثر اپنی
لڑتے ہین اگرچہ بعضی اوقات منصف اور سفید ریش منع تنازع مین کوشش کرتے ہین مگر عموماً تلوار
سے فیصلہ ہوتا ہی اور اتمان خیل اور زمڑکے باہم بسبب اکثر دشمنی رہتی ہی۔

پیشہ

کاکڑ کی قوم زیادہ تر دو کام مین مشغول ہی زراعت کاری اور مالداری اور چونکہ زمینات زرعی اس مشمار
قوم کی گذارہ کیواسطی کافی نہین ہین اسواسطی گلہ بانون کی تعداد بھی قریب نصف کی ہوگی اپنی پیشہ مین
محنتی اور جورکش ہین پہاڑون کے بیچ سیاہ خیمہ یعنی کیشر دے چرواہون کا اور رمہ بھیڑون کی بہت نظر
آتی ہین اکثر اپنی قوم کے مقبوضہ پہاڑون مین چار یا پانچ سیاہ خیمہ ایک جگہہ شامل لگا کر چرائی کا گذارہ
کرتی ہین مگر بعضی اوقات بباعث کمی گہاس علاقہ خود یہہ لوگ ایک بڑا گروہ جمع ہوا جسمین چالیس سے
سو تک کیشر دی ہوتی ہین واسطی چرانی مویشی دوسرے قوم کے ملک مین جاتی ہین مشرقی والی کاکڑ زیادہ
بھیڑی اور بکری کی رمہ رکھتی ہین اور بیل بھی مگر مغرب والون مین شتر بھی رکھنی کا دستور ہے
دستکاری کا کام کاکڑ بہت تھوڑا کرتے ہین مگر تجارت سی عار نہین کرتے اپنی ملک سی باہر کم نکلتی ہین
بھیڑی کی اون زیادہ قندہار کیطرف انکی ملک سی جاتی ہے اور کچہہ مشرق کیجانب بھی آتی ہی گونی اور
نمدپارچات کیواسطی یہہ لوگ خود اون سی بناتی ہین اور بعض کاکڑ خصوص کوٹہ اور جنوبی طرف کی رہنی والے
غارتگری اور رہزنی راستہ درہ بولان وغیرہ بھی کیا کرتے ہین اس قوم کی لوگ ہینگ واسطی تجارت کی بہت
کے پہاڑون سی بہت لاتی ہین۔

عادات

یہہ قوم سادہ لوح ہی علم کے شوق مطلق نہین مگر قرآن شریف بعضی لوگ پڑہتی ہین ملا کی تابعدار مگر اونکو کہہ بہی خیرات وغیرہ کم دیتے ہین مکار اور تعویذ نویس اخوند اور پیرون کی معتقد ہوتی ہین گرچہ اونکے تربیت مین علمیت نہین ہی مگر تاہم دروغگوئی کم ہے مغربی کاکڑ صلح پسند اور آشتی خواہ ہین اونمین سرقہ اور ڈکیتی اور سرقہ بالجبر کم ہی مگر مشرقی اور جنوبی اس معاملہ مین اونسی کچہہ مخالف عادت رکہتی ہین تاہم بنظر کل حالات اس قوم سے یہہ بات لکہی جاسکتی ہی کہ عام چلن اس قوم کا کچہہ زیادہ خراب نہین ہی عورات مستور نہین ہوتین اور قریب ہر شام خصوص چاندنی کی راتون مین بعد فراغت طعام شبینہ مرد اور عورات علیحدہ گروہون مین بیٹہہ کر اپنی وطن کی طرز پر گاتی بجاتے ہین اور خوش طبع مخلوق ہی؛

خوراک

اس قوم مین اپنی اپنی علاقہ مسکونہ کی پیداوار اقسام غلہ کی لحاظ پر ہوتی ہی عموماً جو اور گندم اور نہری زمینات والی چاول بہی کہاتی ہین لحم بہیڑ کا زیادہ زمستان مین کہایا جاتا ہی اور قروت کو بہت خوشی کی ساتہہ کہاتی ہین مہمان نوازی کچہہ بہت تپاک سی نہین ہوتے تاہم مہمان قدر مند کو اپنے معمولی خوراک سی اچہا کہانا دیتی ہین؛

پوشاک

کاکڑون کی زیادہ تر اون یعنی پشم سفید گوسفندون سے بنائی جاتی ہی اور خود یہہ لوگ اور انکی عورات بطور نمد کے صابون اور پانی ملا کر پشم کا ایک موٹا نمد بناتی ہین اور پہر اوس سی اپنی وضع پر پوشش تیار کرلیتی ہین انکی نمدی پارچات مین سی کوسنی مشہور ہی جو قمیص کی جگہہ ایک فراخ اور لمبا فرغل کیطرح پہرتے ہین اور جاڑی کے موسم مین وہی رضائی کا کام بہی دیتا ہی کہتی ہین کہ احمد شاہ ابدالی اپنی عمر مین ایک روز توبہ کے پہاڑ پر شکار کہیلتا تہا اوس جگہہ اوسنی کوسنی پوش کاکڑون سی اس جامہ کا نام پوچہہ کر کہا کہ اسکو راحت جامہ کہنا چاہئی کیونکہ ایسی ملک مین آرام دینی والی چیز ہے اس

اوسکی پوشش اور کثرت تعداد قوم کی سبب سے افغانون مین ایک مقوله مشہور رہے که کاکڑ و ختما
دَزلَلَه ؛ گز دَ بَزوِ پِی به خَرَخَیندَلَه ؛ که هِندوَ انُو غَلَه خوڑَلَه ؛ سیر به دَ زَرِوپی نَشوَه موندَلَه ؛ جسکا معنی یہہ ہے
که اگر کاکڑ کپڑا سوتی پہنتی تو روپیه کا ایک گز بکتا اور جو ہندو غله کہاتی تو ایک سیر بہی ہاتہه نه آتا کیونکه
بہ نسبت اونکی که جتنی ہندو تر کاری خور ہین افغان اوس سی ہندوؤنکو زیاده سبزے خور سمجھتی ہین
گرچه اسمین شک نہین که اونکی پوشش زیاده ہی مگر تاہم اکثر مغربی کاکڑ صحرائی درانیون کے
مطابق کچہه وضع پوشش کی رکہتی ہین علاقه بوری کی رہنی والے کاکڑ قمیص کپڑا کا پہنتے ہین اور
سر پر بجای ٹوپی کی لونگی باندہتی ہین اور بعضی کمرکے ساتہه بہی لونگی باندہتی ہین اور دیگر مشرقی
کاکڑ بہی زیاده تر بوری والونکے ہم طرز ہین مگر درمیان کی رہنی والی کاکڑ بہت ساده لوح ہین یہه
پاجامه بہی اون کا چہوٹا زانون سی ذرا نیچے تک پہرتے ہین اور گرمی کی موسم مین کمرسی اوپر تک
اکثر برہنه رہتی ہین اور زمستان مین چمڑا گوسفند کے پوستین یا نمد کا جوغه یعنے راحت جامه استعمال
مین لاتی ہین اور بعضی ایسی بہی ہین که شلوار کا کام بہی پوستین دراز اور کوسی لیتی ہین درمیان
کی رہنی والی کاکڑون مین به نسبت زراعت کارون کی مالدار زیاده ہین اور بہیڑ کے ریوڑ کیطرح
بیل اور گائی کے گلے بہی بہت رکہتی ہین اور بعضی لوگ خیبرے لوگون کیطرح غار کہود کر اوسمین رہتی
ہین باوجود جہالت صالح طلب ور بی نقصان مخلوق ہی

مذہب

کاکڑ کی قوم جمله سنی مسلمان ہین مگر اپنی مذہبی فرائض کے احکام سی کم واقف اور سوای عمر رسیده آدمیونکی
نماز کم پڑہتی ہین خوبی انمین صرف اتنی ہی که تعصب فضول نہین رکہتے ؛

خانگی فساد

کاکڑون کے بیچ بہت کم یعنی گو غربے خیل کی بعضی شاخین آپسمین کچہه فساد رکہتی ہین اور اتمان خیل
اور ردومڑ بہی لڑتی ہین مگر باوجود کمی فساد کو ندی اور جنبه سی خالی نہین ہین

دشمن بیرونی

کاکڑون کا موروثی دشمن قوم بلوچ ہی ہمیشہ اونکے آپسمین تاخت اور کشت خون رہتی تہی اور ایک
دوسرے کے نام کے بہی دشمن ہین گرچہ بہت عرصہ سی لشکرکشی ایکدوسری کی ملک پر نہین کرتی
مگر ہر ایک فریق غنیم کی نقصان رسانی کی واسطی گہات مین رہتا ہی وہ مشہور لڑائی جو باہم سنتیہ
کاکڑ اور بلوچون کی طماس خان کاکڑ کیوقت مین ہوئی اوسکو قریب سو برس کی عرصہ گذرا ہوگا اور
حال اس لڑائی کا اس طرز پر ہی کہ کاکڑون کی تاخت سی بلوچون نی غصہ کہا کر چہہ ہزار بلوچون کا
لشکر بہ حکم نصیر خان والی بلوچستان علاقہ شال مین واسطی یورش کی جمع ہوا کاکڑ اونکے معاند خوف
لہا کر بمقام دوزنخ یا دوزک جا کر پناہ گزین ہوئی یہہ جگہہ ایک پتہردار میدان ہی اور پر اون پہاڑو
جو وادی ژورہ کے مغربی طرف مین اس موقع کی چڑہائی بہت دشوار گذار ہی اور اکثر اطراف کہڑے
پہاڑ مین جو گذرگاہ نہین کہتی بلوچون نی شال کی طرف سی اس موقع پر حملہ کرنیکا راستہ دشوار سمجہکر واونسی
ہنتہ کیجانب سی جا کر بعد عبور کرنے ایک سخت پہاڑ کے ایک تنگ وادی کی اوپر چڑہ گئی جہان سی آسان
راستہ دوزنخ خواہ دوزک قرارگاہ کاکڑون کو جاتا تہا طماس خان جو اون کاکڑونکا سرگروہ تہا اونی
غنیم کو آنی دیا جب تک سب سے آخری سخت چڑہائی تک پہونچی یہان بلوچون پر کاکڑون نی زیر حکم
طماس خان دلاور سردار کے حملہ کیا اور قریب کل کی سب بلوچ معہ فاضل خان اونکی افسر کے مارے
گئی تب سی کوئی نمایان حملہ بلوچون نی کاکڑون کی ملک پر نہین کیا ترین کی قوم سی بہی کاکڑون کی کچہہ
دشمنی تہی چنانچہ احمد شاہ ابدالی کی وقت شاخ سنتیہ کاکڑ کی بی اتفاقی کی سبب سے ترینون نی اپنے
حملون سی کچہو غانی کی کاکڑون کو مجبور اور تنگ کردیا تہا تب رئیس ورکس کا جو اپنی قوم کی بی اتفاقی
سی لاچار تہا احمد شاہ ابدالی کی پاس دادخواہ گیا جب بادشاہ توبہ مین شکار کرتا تہا اور اس رئیس
نی بادشاہ کی حضور مین اپنی سر پر آگ رکہکر فریاد کری اور بادشاہ نی اوسکی عرض سنکر اسطرح
دادرسائی کری کہ ایک دستہ اپنی فوج کا واسطی دبانی ترینون کی اونکی ملک مین بہجدیا اور قوم سنتیہ
کاکڑ کے نام ایک رقم یعنی فرمان جاری کیا کہ اپنی خان کی اطاعت اور تعمیل احکام کرو تب یہہ سب

قوم شنیٹہ باہم متفق ہوگئی جس سبب سے ترین جرات نہ کرسکے فی الحال کچہہ زیادہ پرخاش ترینون سی نہین معلوم ہوتی اور باقی اقوام ہمسوانہ سی بہی کچہہ بخت بدی نہین ہی قوم وزیری اور کاکڑ کی باہم کبہی کبہی تاخت اور لڑائی ہوتی ہی وزیری غاتگری کی واسطے تاخت کرتے ہین اور کاکڑ اطلاع پاکر اونکا تعاقب یا مقابلہ کرتے ہین جیساکہ پارسال مین سو سوار او ر پیدل وزیرون نی علاقہ ژوب کے مشرقے اور جنوبی پہاڑون مین کاکڑون کی رمہ لوٹنی کی واسطی حملہ کیا اٹہارہ وزیری ماری گئی اور چہہ کاکڑ کام آئی وزیرون کی مردی بہی وہان چہوٹ گئی

شمار قوم

قوم کاکڑ کی تعداد مین مختلف روایات ہین بعضی بارہ لاکہہ بعضی اٹہارہ لاکہہ کوئی نو لاکہہ بیان کرتے ہین ایسی اختلاف کی حالت مین صحیح اور اطمینان کی ساتہہ تعداد لکہنی دشوار ہی مگر غالبًا قوم کاکڑ کی ذوی روح پانچ لاکہہ سی کم نہین ہونگی اس قوم کی مرد گرچہ سادہ لوحی کی سبب فن سپاگری سے نہین جانتی مگر سید ہا لڑنے مین اچہی سپاہی ہین گو صاحب عزم نہین بندوق بتی دار لامبی جسکی زد دور تک ہوتی ہی اور اکثر دو پایہ رکہتی ہین اور بعضی آدمی اچہی نشانہ باز ہوتے ہین بہ نسبت تعداد اشخاص قابل اسلحہ بندی بندوق تین ربع کم ہی یعنی ایک ربع بندوق والی ہونگے تلوار قریب کل کے ہر مرد پاس ہوتی ہی مگر اکثر اپنی ملک کی بنی ہی اسلحہ پہرتے ہین سوار کاکڑون مین بہت نہین ہین گہوڑی رکہنے کا دستور کم ہے ؛

لوبہ

ہر قسم کی بازی اور کہیل کو لوبہ کہتی ہین مگر اسجگہہ لفظ لوبہ سی ایک عجیب واہیات کہیل سی مراد ہی وہ یہہ کہ اکثر اوقات بعد فراغت طعام شب ناکتخدا مرد اور دوشیزہ دختران گانوسی باہر جمع ہوکر باآواز بلند کہتی ہین ہیر مزندہ ژوندی ونے یعنی ہیر مر نہین گیا جیتا ہی اور پہر یہہ ذکر کرتے ہوئی اپنی آپکو دیوانہ کی طرح مست کردیتی ہین راوی کہتا ہی کہ ایسی حالت اور وقت مین بہت بدعت اور بدکاری باہم اون نوخیز جوان اور ناکتخدا عورات کی ہوتی ہی مگر اب یہہ رسم جو ہیر ناریک کی مریدون سی چلی تہی قریب نابودی کی ہی قوم ترین مین یہہ کہیل بنام مینسرے کے مشہور ہے ؛

ذکر قوم ناغر

شجرہ نسب دیکھنی سی معلوم ہوگا کہ ناغر ابن ڈائی کی قوم اوپر سی دو شاخ ہی اونسی نیچی کئے فرع نکلتی ہین تحقیقات سی اس قوم کا مفصل حال نہین مل سکا اتنا معلوم ہوتا ہی کہ یہہ قوم کچھہ مشہور نہین اور تہوڑی لوگ ہین جو کاکڑون کی بیچ خلط ہو گئے ہون گی ایک ہوشیار آدمی کہتا ہی کہ شاخ دمہر نسل کاکڑ کی شامل ناغر رہتی ہین ؛

قوم پنی

اس قوم کا شجرہ نسب اوپر درج ہو چکا ہی جس سی تفصیل ور تقسیم شاخوا ر معلوم ہوگی اس قوم کی بعض شاخین کاکڑ کے شامل رہتی ہین اور کاکڑ کی ملک کی شامل قوم پنی کا علاقہ سیبی ہی اگر مسافر علاقہ ڈاڈر سے پہلی منزل شمال کی طرف جاتا ہی تو سیبی مین پہونچتا ہی یہہ علاقہ سیبی ایک سخت مٹی کا میدان ہی اور بعضی جگہہ پہاڑ ہی نالی نکلتی ہین جنسی سیرابی کا فایدہ ہوتا ہی سیبی ڈاڈر کا نیل بہت عمدہ ہوتا ہی جو قندہار اور ایران مین ملتان کی نیل سی زیادہ پسند کیا جاتا ہی اور خیرپور کے نیل سی برابر سمجھتی ہین آسوٹ اور موسی خیل کاکڑون کی علاقہ سی مشرقی جانب ایک بے رونق پہاڑ اور صحرا مین رہتی ہین اور موسی خیل کی بڑی دو شاخون مین سی بلیل کی نسل زیادہ ہی جو اکثر زراعت کاری کا پیشہ رکھتی ہین اور لہرزئی دوسری شاخ بہ نسبت بلیل کے کم ہی اور اس شاخ کی لوگ زیادہ تر گابانی اور مالداری کا کام کرتے ہین شاخ لہون علاقہ چھتر اور گندر مین رہتی ہین جو ملک کاکڑ کی مغربی حصہ مین ہی انکی مسکونہ علاقہ سی نمک شورہ زمینات سی نکلتا ہی اور اس کام کے لوگ اوس نمک کو جمع کرکے بذریعہ باربرداری شتران و نرگاوان قندہار اور کاکڑ سند و خیل کی ملک وغیرہ علاقہ جات ملحقہ مین فروخت کی واسطی لیجاتی ہین اور عموماً غلہ کے مبادلہ مین اوسکو فروخت کرتے ہین بعضی وقت جب غلہ گران ہو تو ہم وزن غلہ کی وہ شور نمک دیتی ہین اور کبھی دو چند غلہ جو ملی لیتی ہین پنی لوگ دستور اور رواج مین مطابق کاکڑ کی ہین الا شاخ امزری جو اوستریانی کی ملک سے مغرب آباد ہی اوسکا دستور اور رواج قوم شیرانی سی ملتا ہی مگر شیرانیون سی نیک چلن اور کم آزار ہین کل تعداد

قوم بنی کی جو اپنی قدیمہ علاقہ مین آباد ہے قریب اسی ہزار آدمی کی تبلاتی ہین اس قوم کے اُن شاخون کا ذکر جو اور ملکون مین چلے گئے ہین اس فصل کی اخیر مین ہوگا

قوم داوی

اس قوم کی لوگ بہی تہوڑی آدمی ہین اور قوم کاکڑ کی شامل اور متعلق سمجہی جاتی ہین شجرہ نسب سے معلوم ہوگا کہ قوم داوی کی تیسرے شاخ باسم خوندی مشہور ہی بموجب روایت مخزن افغانی شاخ خوندی نسل صلبی داوی کی نہین ہی وہ اسطرح وصل ہوئی کہ داوی ابن دانی اپنی باپ کی زندگی مین کہوڑ و بیچے سوداگری کی واسطے گیا تہا اوس سفر مین اوسکو ایک عورت جمیلہ معہ اپنی پسر موسوم سید حسن کی ملی داوی نی اوس عورت سی وطن پوچہا اوسنی جواب دیا کہ خجند سی آئی ہون اور یہہ لڑکا سید زادہ ہی اوس ملک مین قحط پڑا ہی مین جاتی ہون کہ اپنی خواہر کلان کی پاس ملتان مین جاؤن داوی نی اوسکو ملتان پہونچا کر وہان اوسکی خواہر کے صلاح سی اپنی نکاح مین کر لیا حسن اوسکے پہلے شوہر کے پسر نے طریقہ لونڈی اور دزدی کا اختیار کیا مگر چند مدت کی بعد اوس مذموم پیشہ سی تائب ہوا اوسکی چار پسر ہوئی اور چونکہ حسن خجندی تہا بہ تغیر لہجہ پشتو اور اختصار لفظ افغان اوسکی نسل کو اسپنے روزمرہ مین خوندی کہتی ہین

قوم بابی

غرغشت کی نسل سی ہی جہان تک مل سکا شجرہ نسب اوپر درج کیا گیا اس قوم کا حال بہی بہت تہوڑا ملا ہی اگرچہ اسکی تعداد تین ہزار آدمی سی زیادہ نہین تبلاتی مگر افغانون مین سی بابی لوگ قندہار اور قلات نصیر کی طرف بڑی صاحب ہمت سوداگر ہین اور بنیاد معاشی اور اپنی محنت کی سبب سے آسودہ حال اور اکثر غنی ہین اس شاخ کی آدمی نیک چلن اور بامروت مشہور ہین اگر اور افغان بہی بجائے رہزنی اور لوٹ کہسوٹ کی انکی طرح حلال مال کی حصول کی کوشش کرین تو آسودگی اور نیکنامی دنیاوی کی سوای عذاب عقبی سی بہی نجات پاوین قوم بابی کی اہل دول لوگون کی پوشاک

اور خوراک اکثر امیرانہ درانی وضع سے مطابق ہے قوم بابی اور ابدالی درانی کی پورانی دشمنی تھی مسماۃ مراد د
قوم ابدالی کو قوم بابی کا خان بلا استرضائی والدین لیگیا تھا اوس بات پر دشمنی شروع ہوئی تھی
کہتے ہین کہ پہلے حملہ مین مسماۃ مراد دونی جو اوسوقت اپنی قوم ابدالی مین تھی برات کو ابدالیون کی ترکش
تیرون کی چاہ مین پہینک دئی اس دغا دہی سے ابدالیون اونی شکست کہائی اور مراد دونی مراد پائی
چنانچہ یہہ واردات بزبان پشتو منظوم ہے الا فی الحال قوم بابی اور درانی مین کچہہ دشمنی نہین

قوم مندوخیل

شجرہ نسب سے معلوم ہوگا کہ مندو جسکی نسل یہہ قوم ہے غرغشت کا تیسرا بیٹا تھا عوام مین تا ہنوز زبان زد ہے
یہہ قوم مندوخیل کی اسم سے مشہور ہے اسکی چہوٹی شاخون کا شجرہ نسب نہین مل سکا مندوخیل وادی
ژوب کے دونون کنارون پر رہتے ہین اس ژوب کا سر ہندو باغ کے پہاڑ سے شروع ہوکر مشرق
مایل شمال کو بہتی آتا ہے جب تک کہ سرباغہ کی متصل گومل سے ہوکر جنوب کو رخ پہیرتا ہے اور نالہ گومل
مشرق کو آتا ہے ژوب ایک چہوٹی سی ندی تنگ وادی مین جاری ہے اکثر پایاب ہے اوسکا میلا اور
مفید زراعت کی ہوتا ہے جب یہہ نالہ ژوب سر سے تہوڑا فاصلہ نیچے کو جاتا ہے تو ایک اچہے میدان
مین پہونچتا ہے جسمین گندم جو مکی چاول وغیرہ غلہ پیدا ہوتا ہے اس نالہ کی دونون کنارون پر مندوخیل
کی دیہات آباد ہوتے چلے گئے ہین مگر وادی ژوب کا میدان چرائی کی کام بہی آتا ہے اوسکی اوپر
بہت کثیر دوے مالدارون کی نظر آتی ہین وادی ژوب کی حد یقین ہے کہ شمالی طرف وہ ہوسکے
جو سیوناداغ کی جنوبی حد کی پہاڑ ہین اور دررہ گومل کی جنوبی پہاڑ وہ جگہہ جو درمیان ژوب
اور بوری اور پہاڑ سلیمان کی واقع ہے زمین ہری بال اور بابرکی ہے اور گوشہ مشرقی و جنوبی
مین وہ غیر آباد جگہہ ہے کہ جسپر موسی خیل اور لیسوٹ اپنی مواشی چراتی ہین سیدہا مشرق کو حسن خیل
اور راباخیل شیرانیون کا پہاڑ ہے وادی ژوب کے زمین زرخیز اور اکثر نہری ہے مندوخیلونکا
راہ و رسم اور پیشہ مطابق درمیان مین رہنی والی کاکڑون کی ہے اوسیطرح سادہ لوح اور دیہاتی
مخلوق ہے زراعت کاری اور گلہ بانی ہر دو پیشہ رکہتی ہین ۞

ذکر ان شاخونکا جو قوم کاکڑ وغیرہ عزغشتی سی دوسرے ملک مین چلی گئین

اس قوم کے بعض لوگ اپنی قدیمہ وطن سی بباعث تنگی زمین وگذارہ اور دیگر بواعث سی اور ملکون
ملکون مین جاکر آباد ہوئی ہین اون مین سی جنکا حال مؤلف کو معلوم ہوسکا ذیل مین لکھا جاتا ہے

شاخ تیمنی

تعجب کی بات ہی کہ یہہ تیمنی چار ایماق کی چوتھی شاخ مشہور ہی مگر حال کاکڑ کا راوی کہتا ہی کہ تیمن
نام کاکڑ کا بیٹا تہا اوسکی نسل سی تیمنی لوگ ہین مگر وہ بیان نہین کرسکتا کہ کب اور کیونکر یہہ لوگ اوس
ملک مین جاکر آباد ہوی جہان فی الحال آباد ہین یہہ لوگ کوہ سیاہ بند نواح ملک غور مین باقی ایماق
کے ساتہہ آباد ہین اور تیمنی کی دو شاخ ہین ایک قبچاق اور دوسری درزئی اگرچہ قوم تیمنی کے
کسی آدمی سی میری ملاقات نہین ہوئی کہ جس سی اس روایت کا حال دریافت کرتا مگر فرزند امیر
دوست محمد خان مرحوم والی کابل کی زبانی معلوم ہوا کہ تیمنی لوگ بہی اپنی آپ کو کاکڑ کی نسل
سی سمجہتی ہین اگرچہ یہہ روایت سچ ہی تو قوم کاکڑ کی ایک بڑی شاخ نواح غور ملک سیاہ بند
مین آباد سمجہنی چاہئی تیمنی کی دو شاخون مین سی قبچاق اصل ایماق اور درزئی افغان معلوم
ہوتے ہین دیکہو حال ایماق تیمنی جملہ سنی مذہب ہین اور راہ رسم مین دیگر چار ایماقون سی مطابق ہین

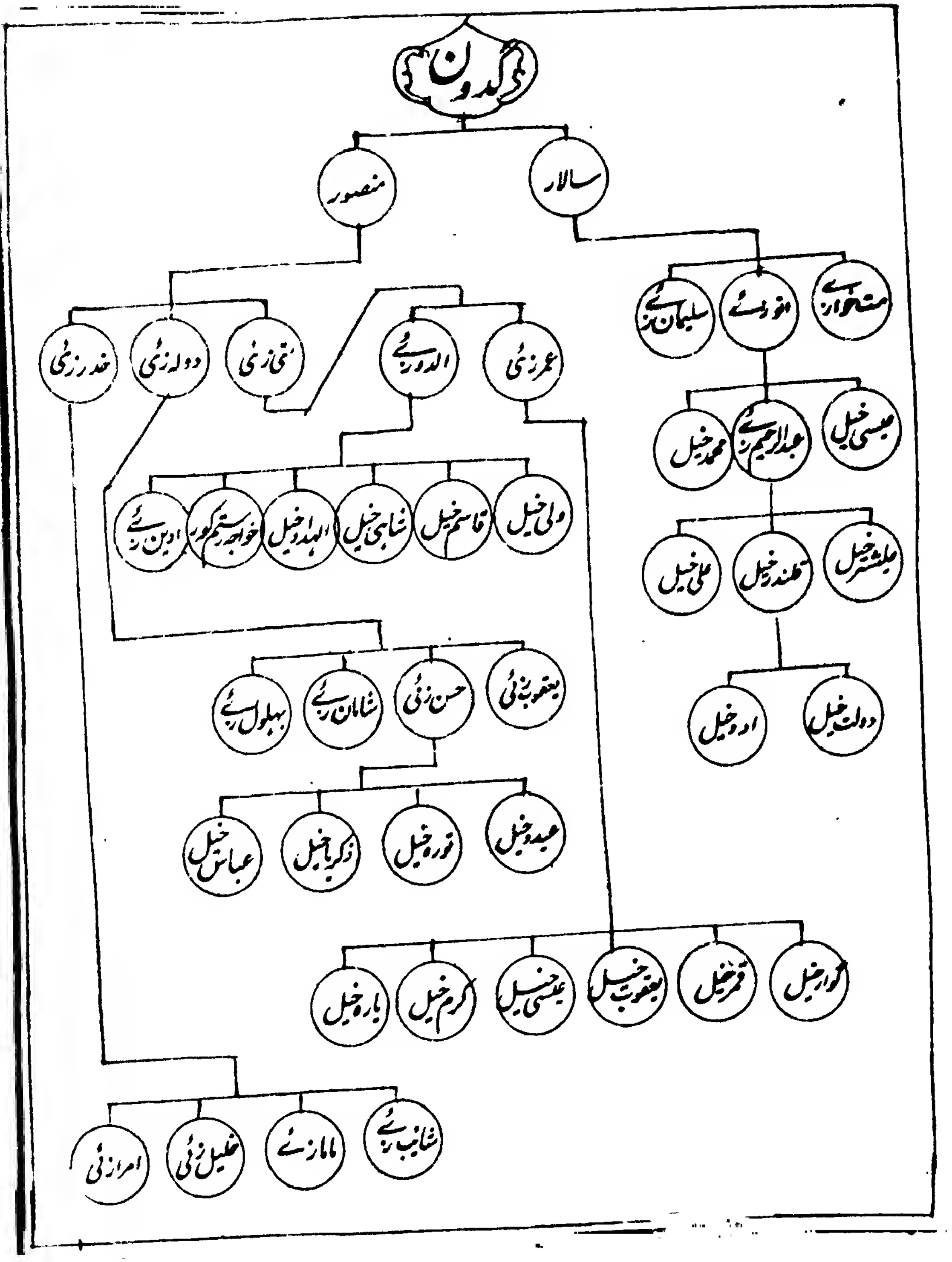
گدون
سالار
منصور
مشتوازے
اتوزئے
سلیمان زئے
عیسیٰ خیل
عبدالرحیم زئے
محمد خیل
ملیشر خیل
قلندر خیل
ملی خیل
دولت خیل
ادو خیل
عمرزئی
الدوزئے
تی زئی
دولہ زئی
خدر زئی
ولی خیل
قاسم خیل
شابی خیل
الہداد خیل
خواجہ رستم کور
ادین زئے
یعقوب زئی
حسن زئی
شامان زئے
بہلول زئے
عیدو خیل
نورہ خیل
زکریا خیل
عباس خیل
کوار خیل
قمر خیل
یعقوب خیل
عیسیٰ خیل
کرم خیل
بارہ خیل
شاتب زئے
مامازئے
خلیل زئی
امرازئی

حال قوم گدُون

واضح ہو کہ یہہ لوگ اپنی تئین قوم کاکڑ کی شاخ بیان کرتی ہین۔ شجرہ نسب اور مفصل حال قوم کاکڑ اولاد غرغشت کا اوپر درج ہو چکا ہی باوجود بہت کوشش کی ٹہیک دریافت نہو سکا کہ یہہ قوم کب

اور کہان سی آکر ملک مقبوضہ حال پر آباد ہوئی ایک شخص سفید ریش اس قوم کا ثقہ آدمی راوی ہی کہ مسمی ہاہنگ ابن ہنی کی علی خیل اور موسی خیل کی علاوہ دو پسر اور بہی تہی۔ ہر دو بباعث کشت وخون فراری ہو کر اپنی قوم سی علیحدہ ہو گئی۔ چند عرصہ سفید کوہ مین رہی اور پہر وہان سی اوٹہہ کر ہزارہ اور چہچہہ کے نواح کے پہاڑون مین اونکی اولاد آکر آباد ہوئی اگر یہہ روایت سچ ہو تو غالب ہی کہ گدون لوگ اوسکی نسل سی ہونگی اور چونکہ تیئی اور کاکڑ کو اکثر لوگ ایک سمجھتی ہین اس سبب سی گدون بہی کاکڑ کی شاخ سمجھی گئی اس قوم کی اوپر سی دو شاخین سلار زاو منصور مشہور ہین اونسی چند شاخین نکلتی ہین جو شجرہ نسب سی ملین گی اکثر گدون خصوص سلار ہزارہ کی پہاڑون مین نا موسوم دونڈ کی دونون کنارون پر علاقہ اورش تک آباد ہین ہزارہ کی گدونون کی ہچی بہت عمدہ سر سبز اور زرخیز ملک ہی۔ جو جہانگیر کے سلطنت مین بوقت بغاوت اور تباہی قوم دلازاک انہون نی رفتہ رفتہ زبر قبضہ کر لیا۔ زیادہ تر ذکر کے لایق وہ گدون ہین جو دریای اباسین سی مغرب کوہ مہابن کی جنوبی حصہ مین آباد ہین مہابن پورانہ ہندی لفظ ہی سنسکرت مین مہا بڑے کو اور بن جنگل کو کہتی ہین مہابن کا معنی بڑا جنگل ہی اور یہہ وجہ تسمیہ اس پہاڑ کی بہت ٹہیک ہی قوم گدون کے ہر دو شاخ یعنی سلار و منصور اس پہاڑ کی چوٹی سی لیکر نیچ تک جنوبی حصہ پر قابض ہین۔ گرچہ انکی چہوٹی چہوٹی باہنڈی قریب بیس کے ہونگے مگر انکی بڑی گانو صرف تین ہین۔ گندپ جسمین تخمیناً چہہ سوسی کچہہ زیادہ گہر ہون گی۔ قوم سالار کا بڑا گانو مشہور ہے قریب کل کی اسمین اتوزئے کے شاخین آباد ہین اس شاخ کی قبضہ مین دو گانو ہین گندپ اور ڈالوڑہی اور اسمین فی الحال میرباز علیسی خیل جہانگیر علی شیر خیل نواب قلندر خیل خانی محمد خیل

طوطہ علی خیل ملک اور سرگروہ ہین ؛

شاخ مت خوازی قوم سلار موضع بابینی واقع علاقہ سرکار انگریزی مین آباد ہی اشرف جو ارسلہ خان زیدہ کے عہد مین مشہور لوٹیرا تہا اور افضل ملک ہین سلیمان زئی شاخ سلار کے قبضہ مین - بادہ - شنی - کوزلاگر - پوزلا - جیپ لی دیہات خورد واقعہ یہان ہین ؛

قوم منصور کا بڑا گانو بنیاک ہی جسمین قریب تین سو گہر کے ہینگے قوم منصور مین سی شاخ آلدوزی و دولہ زی کے لوگ بنیاک مین آباد ہین عیسی خان سفید ریش ولی خیل بنیاک کا مشہور ملک ہی جسکو اپنی دیسی جرگہ اور معاملون مین لوگ بوڑہی کہتی ہین - ہاشم علی قاسم خیل قابل خان شاہی خیل میر خان اللہ داد خیل غلام شاہ محبت اس شاخ کے ملک ہین اور فتح خان دولہ زی معتبر ملک ہین خدزئی ملکا گڈہی مین رہتی ہین میسیان زئی و مہوش اس شاخ کی ملک ہین گندپ اور بنیاک کا اکثر زرعی ملک میدان ملحقہ علاقہ گورنمنٹ انگریزی کی شامل واقعہ ہی اور اس سبب سے اونکی بدعنون کے روکنی کے واسطی ہماری گورنمنٹ کو ایک معقول ذریعہ حاصل ہی گندپ اور بنیاک ملکا گڈہی دامن کوہ ملحق میدان کے واقعہ مین جنکو مین نے بچشم خود ملاحظہ کیا ان دیہات کا رقبہ اکثر بارانی اور نا قص ہے مگر جسقدر یا بندہ جات اندر پہاڑ کے ہین وہ اکثر سرسبز اور آبی زرخیز زمین ہی گندم مکی اور چاول یہان بہت ہوتی ہین زیادہ تر پیشہ قوم کا زمینداری و گلہ داری ہی گاو میش یہان کے مشہور اور عمدہ ہوتی ہین روغن زرد اور چوب عمارتی یہاں سی لاتی ہین و رتبہ اتمان نا علاقہ سرکار سی رسد اور کپڑہ و نمک خرید کر لیجاتی ہین گندپ اور بنیاک مین مجرمان مفرور علاقہ سرکار ضلع راولپنڈی وغیرہ کی اکثر پناہ گیر ہوتے ہین جنکی راہبری سی وہانکے لوگ بہی بارادہ ارتکاب سرقہ وغیرہ سرکاری ملک مین آتی ہین گرچہ یہان کے لوگ اپنی قوم کی اسلحہ بند مرد کی تعداد بارہ ہزار بیان کرتی ہین مگر باریک تحقیقات سے ایسا پایا جاتا ہی کہ پانچ ہزار اسلحہ بند مرد اس قوم کی ہونگے جنمین اسلحہ بندوق بندین قریب نصف کے کم ہین تلوار ہر ایک مرد کی پاس ہے گرچہ عموما یہ قوم جنگجو نہین مگر بعض انمین اچہی سپاہی نکلتی ہین انکی بندوقون کی زد بہ دورین فاکی بہت دور نہین ہے

غور غشتی

بہی چہچہہ ضلع راولپنڈی اور ہزارہ مین آباد ہین جیسا کہ علاقہ چہچہہ مین ایک بڑا موضع باسم قوم غورغشتی نام زد ہی موضع غورغشتی کی رہنی والی بہی اپنی آپکو کاکڑ کہتی ہین اسمین شک نہین کہ وہ غورغشت کے نسل سی شاخ کاکڑ یا بنی سی ہین ایک موضع بنگی ضلع ہزارہ مین بہی ہی اور کہین کی ملک مین بہی نہین معلوم کس تقریب سے قوم بنی کی بعضی لوگ جا کر آباد

ہوئی ہین دکھن کی ملک مین قریب ایکہزار آدمی اس قوم کا ہوگا ؛

ہندوستانی کاکڑ

ہم اوپر لکھہ چکی کہ افغانونمین ایسی کوئی بڑی قوم نہین ہوگی کہ جسکی نسل کے آدمی ہندوستان مین نہین گو اونمین سی اکثر ایسے ہین جو پچھلی قوم کی جائی سکونت سی بھی واقف نہین اور تعلق برادرانہ تو مطلق کچھہ نہین ہے اسیطرح قوم کاکڑ کا بھی کثیر گروہ ہندوستان کی بعضے اضلاع مین آباد اور حسب رضا املاک مین جیسا کہ قصبہ کوہانہ ضلع رہتک مین تفرق ہین کاکڑ کی اولاد سے ہے شاخ علی خیل کا فرعہ ابوسعید زئی وغیرہ کا کڑ آباد مین قریب تین ہزار کی روح اونکی تعداد ہو گئے روایت ہی کہ سلطان ابراہیم لودی کی عہد سلطنت مین ملک عبد المالی ابوسعید زئی کاکڑ معہ ہرسہ برادران خود و دیگر چند اشخاص کاکڑ اپنی وطن سی جاکر قصبہ کوہانہ مین آباد ہوا بعد وفات سلطان ابراہیم کی عبد المالی خود تو اپنی اصلی وطن ژوب ہی کو واپس آیا مگر اوسکی بھائی معہ اور کاکڑون کی وہان رہگئی جہان اب تک آباد ہین ضلع بلند شہر مین جو چھیانوی موضع افغانون کی ہین اور بارہ بستی جو مشہور ہے اونمین بھی بہت کاکڑ افغان ہین خصوص قصبہ خورجہ انسی پر بھی لکھا ہے کہ ضلع بلند شہر مین اس قوم کی لوگ چار ہزار سی کم نہین اور سوائی انکی اور افغان بھی وہان بہت ہین بنگال و دکھن مین بھی کاکڑ قوم کی چند گھر سنی جاتی ہین اور دیگر اضلاع مین بھی بعضی جگہہ کاکڑ دیکھائی دیتے ہین ہندوستانی کاکڑ طرز وضع رواج اور شکل و شباہت مین کسیطرح افغانستان کی کاکڑون سی نہین ملتی اور پشتو نہین جانتی

فصل سوم

بذکر نسب شیخ بیٹ معروف بٹن پسر سوئمی قیس عبدالرشید

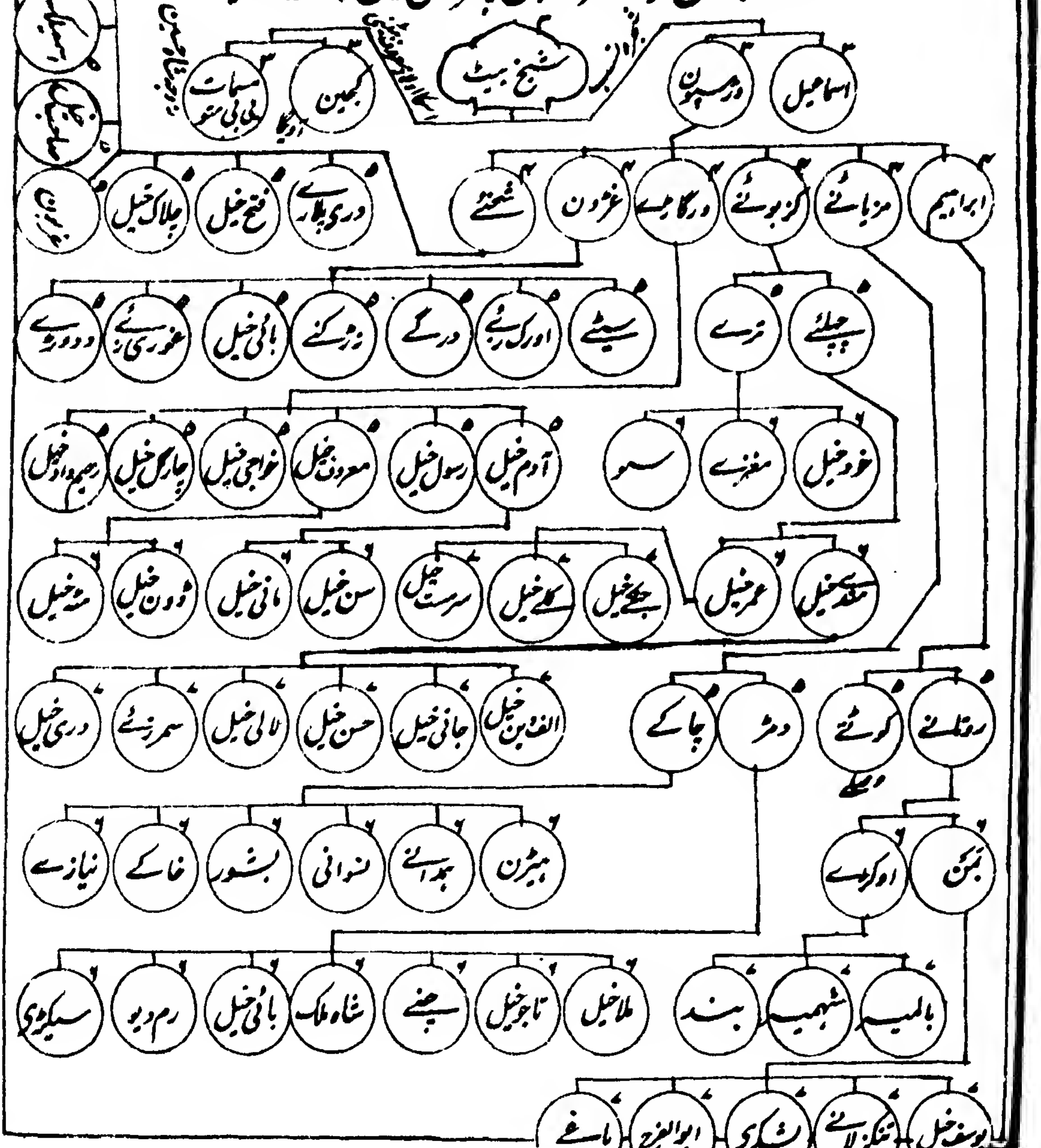

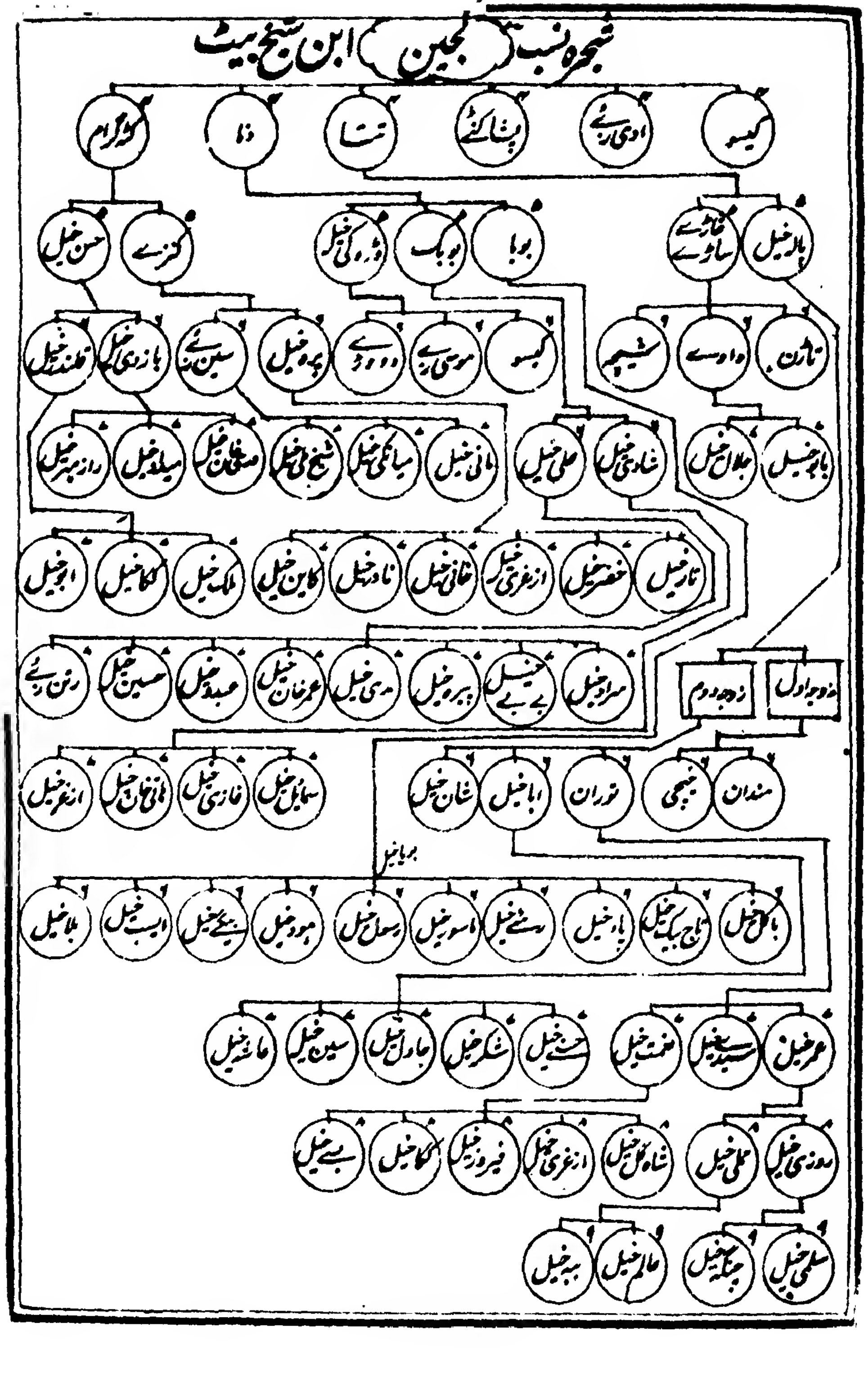
شجرہ نسب کجین ابن شیخ بیٹ
کیسو
ادی زے
پناکڑے
تتا
دا
بالاخیل
ساوڑے
بوبا
بوبک
کرزے
حسن خیل
تارن
داودے
شیمہ
کیسو
موسی زے
دودوزے
سین زے
بازی خیل
قلندر خیل
بابو خیل
جلال خیل
شادی خیل
ملی خیل
مانی خیل
میاکی خیل
شیخ بی خیل
میلا خیل
رازبر خیل
تار خیل
غضر خیل
ازغری خیل
نادہ خیل
کابن خیل
ملک خیل
کنا خیل
ابو خیل
زوجہ اول
زوجہ دوم
مراد خیل
بے بے خیل
پیرہ خیل
مری خیل
عمرخان خیل
عبدہ خیل
حسین خیل
رتن زے
مندان
توران
ابا خیل
شان خیل
سمایل خیل
غازی خیل
ازغر خیل
باکل خیل
تاج بیک خیل
یار خیل
اسور خیل
رسال خیل
ہود خیل
بیگے خیل
ایب خیل
بلا خیل
عمر خیل
سید خیل
نعمت خیل
شکر خیل
سین خیل
عائشہ خیل
موزی خیل
ملی خیل
شاہ گل خیل
ازغری خیل
فیروز خیل
کنا خیل
بسے خیل
چنگہ خیل
عالم خیل
بہ خیل

حال قوم بیٹنی

واضح ہو کہ شیخ بیٹ باقی دو بہائیون سی عمر مین چہوٹا تہا مگر اپنی نیکوئی اور خدا پرستی کی سبب سی
زیادہ مشہور ہوا اسنی خوردسالی مین عراق اور عرب تک سیر کیا بہت سی بزرگون کی صحبت سی اثر
نیک پایا قرارگاہ اسکی کوہ سلیمان مین تہی اور بعد وفات دفن ہوا نواح غزنین مین شیخ بیٹ
کی نسل کو مجمعًا قوم بیٹنی کہتی ہین وجہ تسمیہ اسکا نام مورث اعلی کا ہی جیسا کہ شجرہ نسب مین درج ہی شیخ بیٹ
کے تین فرزند نرینہ اس تفصیل سی تہی اسمعیل و ڈراشیون لجنین اسم و ربسپون کو کاتب مخزن افغانی
وغیرہ نی غلطی سی اشپون لکہدیا ہی علاوہ تین پسران کی ایک دختر مسماۃ بی بی متّو تہی جسکی شادی
شاہ حسین غوری سی ہوئی اور سکا ذکر اگلی باب مین آویگا تین پسران مین سی اسمعیل بڑی فرزند
کو سمی بتنزبن برادر کلان شیخ بیٹ کا تبرکًا ہمراہ لیگیا باقی دو کی اولاد بہ اسم بیٹنی مشہور ہے
زمانہ ماضیہ مین یہہ قوم کوہ سلیمان کی مغربی جانب آباد تہی عہد سلطنت سکندر ابن بہلول لودی مین
بسبب غلبہ قوم غلجی اپنی قرارگاہ قدیمہ چہوڑکر خانہ کوچ کوہ سلیمان کی مشرقی حصہ مین بہ درہ موسوم
گومل آکر قرارگزین ہوئی اور اکثر لوگ اس قوم کی بطور سوداگری و امیدوار ملازمی ہندوستان
کیطرف چلی گئے اور چونکہ اوسوقت ہندوستان مین افغانون کا اپنی ہم قوم بادشاہ ہونے کے سبب
سی بڑا قدر تہا قوم بیٹنی مین سی بہی بعضی آدمیون کو بڑا رتبہ اور منزلت حاصل ہوئی جیسا کہ بعد از ان
فتح خان بیٹنی ملک کو نواح بنگالہ کا خودمختار صوبہ یعنی گورنر مشہور رہا جسکو تاج و عماد قوم کرّرانی نی دغا
سے مار دیا اور اسیطرح اور بہی چند آدمی اس قوم کے بادشاہ افغنہ کے سامہنی عہدہ امارت رکہتی
تہے جو گروہ انکا درہ گومل مین آباد تہا اوسنی اپنی تعداد کی ترقی ہونی پر اپنی قبضہ کو بڑہانا شروع
کیا تا حدیکہ مقام دوتوئی تک جو کانی گورم کی نزدیک ہی جا پہونچی مسعود وزیرون سی اوس مقام پر
مقابلہ ہوا جنسی شکست کہا کر پیچہے کو ہٹی اور مقام قلعہ کرنگے سی بہی نیچی چلی آئی فی الحال قلعہ کرنگے
بہ قبضہ فرقہ شنگی شاخ بہلولزئی مسعود کی ہی جب مسعود وزیرون نی انکی مقبوضہ ملک کی کمی
کی علاوہ چہیڑ چہاڑ شروع کری تب اس قوم کے بعضے شعبی خانہ بدوش ہو کر اپنی معزز خویشو کے

امید پر ہندوستان کو چلی گئی اور جہان جہان سینگ سمائی وہان آباد ہوئی الا زیادہ گروہ ذرت
لجین کا اور اوس سے کم زرسپون کا نواح مشرقی کوہ سلیمان مین آباد رہی کہتے ہین کہ اوسوقت
کوہ گبر جو ہنون سے جانب جنوب اور ٹاک سے بطرف شمال واقعہ ہے بہ قبضہ فرقہ ذرنگار شاخ وڑسپون
بیٹنی کی تہا اس فرقہ پر قوم گنڈہ پور نے یورش کر کے بیشمار وڑگاڑی قتل کئی اور اونکا ملک لیلیا ایسی
روایت ہی کہ اوس مظلوم فرقہ کی ایک عورت حاملہ زندہ بچکر بمقام ٹکے چلی گئی بعد انقضائی ایام حمل
اوس مظلومہ کی شکم سے دو فرزند نرینہ توامان پیدا ہوئی ایک کا نام اونسے آدم اور دوسرے کا معروف
رکہا جب وہ یتیم سن تمیز کو پہونچی تو اپنی والدہ سے باقی قوم بیٹنی کا حال دریافت کر کی درہ گومل
مین اولاد لجین اور وڑسپون کی پاس مددخواہ گئی اور اپنی مظلومی سے آگاہ کر کے التجا کی کہ اگر
ملک قدیمہ ہمارا یعنی کوہ گبر واپس فتح کردو تو دو حصہ تمہاری اور تیسرا حصہ ہمکو دینا نسل لجین نے
یہہ شرط قبول کر کے لشکر کیا مقابلہ سے غالب آئی اور گنڈہ پور بہاگ کر مغربی وطن مقبوضہ حال کو
چلی گئی فتح کے بعد علاقہ مفتوحہ کو حسب شرط مقررہ دو حصہ مددگارون نے لیلیا اور تیسرا حصہ اصلی
مالکان کو ملا اوسی تقسیم مطابق اس علاقہ کا عملدرآمد رہا الا فی الحال اکثر زمینات علاقہ گبر لجین کی اولاد
سے شاخ وتا نے بذریعہ بیع و رہن اپنی قبضہ مین کر لی ہین ✤

پیشہ و عادات

اس قوم کی اکثر آدمی پیشہ زراعتکاری سے و مالداری رکہتے ہین اور بعض چوری پیشہ بہی ہین اپنی
کام مین محنتی و جوکش متحمل بردباری انکی صفت ہی ✤

طرز وضع مین

میانہ قد گندم رنگ گول چہرہ فراخ چشم متوسط اندام ہوتے ہین ✤

خوراک

گندم تابستان مین اور باجرہ زمستان کو اکثر خشک یا دوغ سے اور مہمان گوشت گوسفند سے کہاتی ہین

پوشاک مین

موٹی پارچہ سفید کے پارجات و رانون کے قمیص اکثر پہنتی ہین بسبب ہمسایہ ہونی قوم وزیری کے
پوشش زنانہ اور مردانہ کی طرز اونسی ملتی ہی سوائے عمر رسیدہ مردان کے مثل قوم وزیری کے سر پر لمبی بال رکھنی زیب تن سمجھتی ہیں

رواج شادی

سوائے قلیل فرق کی اوس مطابق ہی جو قوم وزیری کی حالات مین لکھا گیا ہی عسہ سے لیکر غایت درجہ تک
عورت کا ناطہ مل سکتا ہی پردہ داری مستورات کا رواج نہین ہی

بھگالیجانی

عورات مین اگر انکی یعنی صلح منظور ہووی تو بعوض منکوحہ کی چار سو اور منسوبہ کے دو سو نقد یا جنس دیتے
ہی اور جنس مین ایک عورت ضرور ہونی چاہئے ؛

حساب و قیمت زمین زرعی

انکی مسکونہ ملک خصوص علاقہ گبر مین آبی زمین بسبب قلت اراضی اور کثرت قوم بہت قدر مند ہی یہان تک
کہ ایک بخرہ زمین جو قریب تین کنال چار مرلہ کی ہوتی ہی بحساب اوسط سو روپیہ پر فروخت ہو سکتے
ہی انکے باہم حساب اراضی بخرہ کے ذریعہ سی ہوتا ہی ایک بخرہ مین چار کنڈگہ اور ایک کنڈگہ مین
چار پا ہوتی ہین اپنی طرز پر ایک رستہ چند ہاتھ طول بنا کر اوس سی بخرہ و کنڈگہ کی تعداد حاصل کرتے
ہین تقریبًا اندازسی اونکا ایک پا معمولی چار مرلہ کا ہوتا ہی نہری زمین بہت تھوڑے ہے بارانی
رقبہ کے خرید فروخت ارزان اور کم ہوتے ہیں ؛

جائی آبادی حال

سوائے اونکی جو ہندوستان اور متفرق علاقون مین آباد ہین ۔ اس قوم کا گروہ کثیر جو سرحد پر قیام پذیر
ہی اوسکی آبادی کوہ گبر سے شمال درہ کوٹی کی جنوب سی شروع ہو کر کوہ مذکور (یعنی سرخ کوہ) و سراغز اور اونکی دامن
سی لیکر درہ ٹاک تک ہو ضلع ملازی سی اوپر اوپر چلی گئی ہی سوائے کوہ گبر سراغز ایسا بارونق گرم ہی

کی سبزے کم دکہائی دیتی ہی یہہ لوگ بطور چہوٹے بڑے بہت چہوٹے چہپروں مین اپنی
سکونت ایک دوسرے سی فاصلہ پر رکہتی ہین انکی مغرب اندر کوہ مسعود و زبری اور مشرق
میدان پر قوم مروت آباد ہی مسعودون سی انکے پورانی عداوت چلی جاتی ہی مگر عام ایسے
نہین ہی قوم مروت سی فی الحال انکی آشتی ہی بلکہ اکثر زمینات موسی خیل و نوتا خیل مروت
کی حصہ پر یہہ لوگ کاشت کرتے ہین اور دامن کوہ میدان پر انکی کچہہ مملوکہ اراضیات اندر حد سرکار واقع
ہین اس سبب سے گورنمنٹ انگریزی کی حکومت سی کچہہ تعلق رکہتی ہین مگر تاہم مجرمان مفرور علاقہ مروت پوشیدہ انکی پاس
پہاڑ مین جا پناہ لیتی ہین اس قوم کا وتیرہ بہت جنگجوئی کا نہین الا اپنی سلحت غنیم ہمسایہ مسعود و زبری کی لحاظ سی
سامان اسلحہ ہر ایک بالغ مرد رکہتا ہی بندوق انکی توڑہ دار بہی ہوتی ہی جب کسی کوئی مہم پڑی تو لڑائی کے مستعد ہوتے ہین

شمار قوم

ترقی تعداد نسل ہٹنی مین بہ نسبت اولاد دیگر دوبہایونکی بہت کم ہوئی ہی سرحد پر تعداد نفری قابل اسلحہ بندی
اس قوم کے تین ہزار سی زیادہ نہو گی اور یہہ بہی متفرق ٹانکی درہ سی لیکر کوہ گبر کے شمال تک پہیلے ہوئی ہین مقابل
حاکمان وقت سی یہہ قوم اپنی قلت اور خرابی کے لحاظ پر پرہیز اور خوف رکہتی ہین تاہنوز انکا چلن بہ
نسبت سلطنت انگریزی کچہہ عام خراب نہین ہوا اگر پاک بہی نہین ہین +

حال ملکان

ہر ایک شعبی مین اپنا اپنا ملک ہی اور اوسکا سوای نام ملکی اور کچہہ گذارہ قوم کیطرف سی مقرر نہین ہی ملک کا
عموماً یہہ کام ہی کہ جب کوئی معرکہ یا مشورہ ہو تو اپنی شاخ کے لوگون کا جمع کرنا اور تعمیل امر مقررہ کرانی اور
منازعات باہمی اشخاص قوم بطور صلح یا جرگہ فیصلہ کرانا مسمیان الف شاہ تاج بیگ خیل و دراز باکل خیل
و چندن پائی خیل شاخ بوبا مین ملک ہین اور مسمیان تیسرا و میر اعظم و شادمانی و بالطور شاخ بوبک میز
اور لاجمیر و فتح خان شاخ ورگارا مین مسمیان ابنیدرہ و آسپ و شاہ مدد اولاد تتا مین اور ایسے
میدرہ و خاترم و عیسی فرقہ شنخی وغیرہ مین معتبر ملک ہین زیادہ تفصیل فضول ہے +

ذکر ان شاخونکا جو درج کرسی نامہ قوم بھٹنی ہین اور انکی اصلیت مین اور طرح کی روایت ہے

واضح ہو کہ فرقہ کوٹی در اصل سید ہین مسمی ابراہیم ولد ورسٹیون نبیرہ شیخ بیٹ نی ایک طفل سیندادہ بطور پسر متبنیٰ پرورش کیا اور
لڑکی کا نام کوٹی تھا جسکے نام پر یہہ شاخ ہی اوسنی بسبب رتبا نی صلبی فرزند ابراہیم سی نصف حصہ پایا اور داخل تمار قوم
بھٹنی ہوا اب بطبی اوسکی نسل سید کہلاتی ہی علاقہ مومین ایک موضع باسم کوٹی ساداو اوسکی اولاد سی آباد ہی طرز وضع شکل شباہت
نسل کوٹی کی باقی قوم بھٹنی سی مختلف ہی + دوم اولاد تنا دنا گتا
جو داخل نسل گجنین ہے اونکی نسبت یہہ روایت ہی کہ یہہ سرتنہ خانہ زاد گجنین کی تہی مگر اب قوم بھٹنی مین ایسی مخلوط ہین کہ کوئی امتیاز
معلوم نہین ہوتا حصہ اور طرز وضع مین شامل ہین بلکہ تنا اور دنا کی نسل کثرت تعداد کی سبب سے قوم بھٹنی کی پیشوا ہی +

سیوم شعبہ رتن زی کو

اصل بھٹنی نہین سمجھتے باقی بیٹنی کہتے ہین کہ مسمے علی پسر بوبک کو طفل شیر خوار مجہول النسب ملا تہا اوسکا
نام رتن رکھ کر پرورش کی اوسکی اولاد رتن زی ہے +

تیسرا باب بیچ بیان قوم متی جس سی غلزای
اور لودی اور سروانی ہین اور مجمعاً
متی کہلاتی ہین

واضح ہو کہ سلسلہ نسب متی مین اختلاف ہی روایات مختلف مین سی جو روایت صحیح اور ممکن الوقوع
معلوم ہوتی ہی اوسکو درج کیا جاتا ہی کہتی ہین کہ **خلیفہ ولید ابن عبد الملک بن مروان**
کی عہد خلافت مین **حجاج ابن یوسف** ثقفی بمعیت ایک جرار لشکر کی واسطی فتح ملک غور تعین ہوا
جب اوسکی فوج دیار غور مین پہونچی اور کامیاب ہوئی تو تفرقہ عظیم اوس ملک مین واقع ہوا اوس وقت
مین ایک جوان امیرزادگان غور سی **شاہ حسین** نام بسبب حوادث روزگار اور رنجش اقارب

اپنی وطن سی علحدہ ہوکر اتفاقاً قبیلہ شیخ بٹن ابن ویتس عبدالرشید مین پہونچا نسب شاہ
حسین کی مجمع الانساب مین اسطرح لکہی ہی کہ شاہ حسین بن شاہ معزالدین بن
جمال الدین حسین بن بہرام ابن شنسب کہ جو فرمان روای غور کا تہا اور اوسنی عہد
خلافت امیرالمومنین حضرت علی المرتضیٰ رضہ مین ایمان لاکر منشور حکومت غورستان
امیر موصوف سی حاصل کیا تہا بہرام ابن شنسب کی دو پسر تہی بڑا بیٹا شاہ جلال الدین نام تہا جسکی
نسل سی سلطان معزالدین معروف سلطان شہاب الدین غوری ایک اولوالعزم بادشاہ
ہوگذرا ہی اوسکی خاندان اور واقعات کا حال حصہ اول مین دیکہو دوسرا بیٹا بہرام کا جمال الدین
دادا شاہ حسین کا تہا مورخ خاندان غور کو ذریات ضحاک تازی شاہ فارس سی شمار
کرتے ہین جسنی جمشید بادشاہ ایران کو قتل کرکے سلطنت لی تہی بہرام سی اوپر جو سلسلہ
نسب اس خاندان کا ضحاک تازی اور حضرت نوح پیغمبر تک مخزن افغانی مین لکہا ہی
وہ تاریخ فرشتہ کی روایت سی بہت مخالف ہی اور چونکہ مولف کو کسی ثبوت کامل سی صحت
کرسی نامہ کا اطمینان حاصل نہین ہوا اسواسطی اوسکا لکہنا نہ لکہنی کے برابر سمجہکر ترک کیا ضحاک
مخزن افغانی بہرام سی ضحاک تک اونتالیس ۳۹ پشت شمار کرکے ضحاک سی اوپر چار پشت ملین حضرت
نوح نبی سی کرسی جا ملاتا ہی القصہ جب شاہ حسین ایسی غربت کی حالتمین شیخ بٹن کی پاس پہونچا
تو غالب ہی کہ اوسوقت بٹن بہت ضعیف العمر ہوگا اوس نیکبخت سفید ریش نی بمہربانی پدرانہ
شاہ حسین کو اپنی گہر مین جگہ دی اور روڑ سپون اور کجین پسران بٹنی شاہ
حسین کو اپنی بہائی کیطرح سمجہتی تہی بعدیکہ جملہ کاربار خانگی حسب صلاح اور تجویز شاہ حسین
ہونی لگی ایسی اعتبار کی حالت مین بمقتضای بشریت جوانی شاہ حسین کی ساتھ صبیہ شیخ بٹن
مسماۃ متو کی الفت پیدا ہوکر نوبت یہانتک پہونچی کہ بلا رضاء والدین سلسلہ مواصلت درست
کرلیا تا کہ چند عرصہ کی بعد آثار حمل ظاہر ہوی والدہ متو نی اسحال سی آگاہ ہوکر اپنی عاجزہ برزبان ملامت
لعو لی مگر چونکہ ہونہار ہوچکا تہا لاچار متو کی والدہ نی اسحال سی اپنی شوہر شیخ بٹن کو مطلع

کرکے صلاح دی کہ قبل اوسکے جو یہہ حال آشکارا ہوا اور خویش و اقارب کی کان تک پہونچے مناسب
ہے کہ اس دختر کو اس جوان کی عقد مین کر دیوین شیخ بڈّن نے کہا کہ اس شخص کی نسب سے واقف
نہین ہون کس طرح اس خویشی پر راضی ہون والدہ متّو نی شاہ حسین سے اصل و نسل اوسکی
دریافت کی اوسنے کہا کہ آبا و اجداد میری ملک غور کی اشراف اور حاکم تھے اگر تمکو اعتبار نہین آتا تو
کوئی اعتمادی اپنا بھیجکر تحقیق اس امر کی کر لو اوس صالحہ نے اس بات کو پسند کرکے پھر شیخ بڈّن
کو سنائی اور بڈّن نے مسمی کاغ دوڑ کو معہ مکتوب شاہ حسین اور انگشتری شاہ معز الدین جو
شاہ حسین کی پاس تھی غور مین بھیجا تا کہ حسب و نسب شاہ حسین تحقیق کر آوے کاغ نے غور مین پہونچکر
تفتیش اور استفسار اصالت و نجابت شاہ حسین بواقعی کری جملہ امرا اور سکان غور نے تصدیق
کیا تب کاغ معہ جواب خطوط واپس آیا اور اول شاہ حسین کی پاس پہونچکر اوسکو کہا کہ اصالت
اور ریاست تمہاری تحقیق کر آیا ہون کہ اظہر من الشمس ہے الا اس شرط سے ظاہر کرون گا کہ میری
التماس کو قبول کرو شاہ حسین نے عہد قبول التماس مذکور کیا تب کاغ نے ظاہر کیا کہ میری حاجت
یہہ ہے کہ میری صبیہ مسماۃ مہی کو بھی اپنی نکاح مین لاؤ شاہ حسین نے بخوشی تمام قبول کیا (ازین
چہ بہتر گل دیگر شگفت) بعد اوسکے کاغ نے شیخ بڈّن کو حقیقت نجابت و شرافت شاہ حسین سے مطلع
کیا تب اوس نے راضی ہو کر نکاح بی بی متّو کا شاہ حسین سے بند ہوا دیا اور چند عرصہ کی بعد
شاہ حسین مسماۃ مہی دختر کاغ دوڑ کو بھی اپنی نکاح مین لایا اور جبکہ پہلے حمل کے ایام پورے ہوئے
تو بی بی متّو سے فرزند نرینہ تولد ہوا اور چونکہ یہہ بیٹا قبل از نکاح بطور دزدی حمل ہوا تھا اس سبب
سے نام اوسکا غلزائی رکھا کیونکہ پشتو کی زبان مین غل چور کو اور زائی بیٹے کو کہتے مین یعنی چور کا
بیٹا اور یہہ ہی واردات وجہ تسمیہ غلزائی کی ہوئی اوسکے بعد مسماۃ مہی بنت کاغ سے شاہ حسین
کا بیٹا پیدا ہوا جسکا نام سروانی رکھا گیا اور پھر چند مدت کی بعد دوسرا بیٹا بی بی متّو سے تولد ہوا جسکو
موسوم بہ ابراہیم کیا اور ابراہیم نے باسم لودی شہرت پائی +

وجہہ تسمیہ لودی

اسطرح بیان کرتی ہین کہ ایکدفعہ جب شاہ شیخ بیٹن قشلاق سی اپنی پہاڑ مسکونہ کو واپس گیا تو اپنی بیٹی متو سے کہا کہ بسم اللہ کرکے دیگدان قدیم سے آگ نکالکر طعام تیار کرو اور میری پاس لاؤ تاکہ مین خود تقسیم کرون اور دیکہون کہ میری نواسون سی کون طالع مند ہی جب وس بی بی نی پہلے روٹی پکای تو ابراہیم نے زبان سے متو جلدی اور چالاکی سی نان لیکر شیخ بیٹن کی خدمت مین لایا اور شیخ بیٹن نی خوش ہوکر زبان پشتو کہا کہ ابراہیم لوی دی یعنی ابراہیم بڑا ہی پشتو مین بڑی کو لوی کہتی ہین اوسدن سی ابراہیم نی لودی سی ایسی شہرت پائی کہ اوسی نام پر مجمعا گل اولاد اوسکی لودی مشہور ہی الغرض جب اور بیٹی شیخ بیٹن کی پاس طعام مانگنی آئی تو اوسنی کہا کہ ابراہیم سی مانگو وہ تمکو دیویگا اور بیٹن نی ابراہیم کیواسطے دعا خیر مانگی اس قصہ سی معلوم ہوگا کہ شاہ حسین عتبی عبدالرشید کی نسل سی نہین ہی اور اوسکی فرزند غلزی اور لودی کا صرف والدہ کی طرف سی قیس عبدالرشید کی اولاد کے ساتھہ رشتہ پہونچتا ہی اور یہہ وجہہ ہی کہ شاہ حسین کی اولاد اپنی مان کی نام سی افغانون مین متی مشہور ہی اور چونکہ سروانی نی بھی بی بی متو کی قبیلہ مین تربیت پائی اسواسطی اوسکی اولاد بھی متی کہلاتی ہی اب شاہ حسین کی ہر سہ فرزندان غلزائی لودی سروانی کے ذریات کا علحدہ علحدہ ذکر کیا جاتا ہے +

فصل اول

بذکر نسل و نسب غلزئی یا غلجائی ابن شاہ حسین غوری

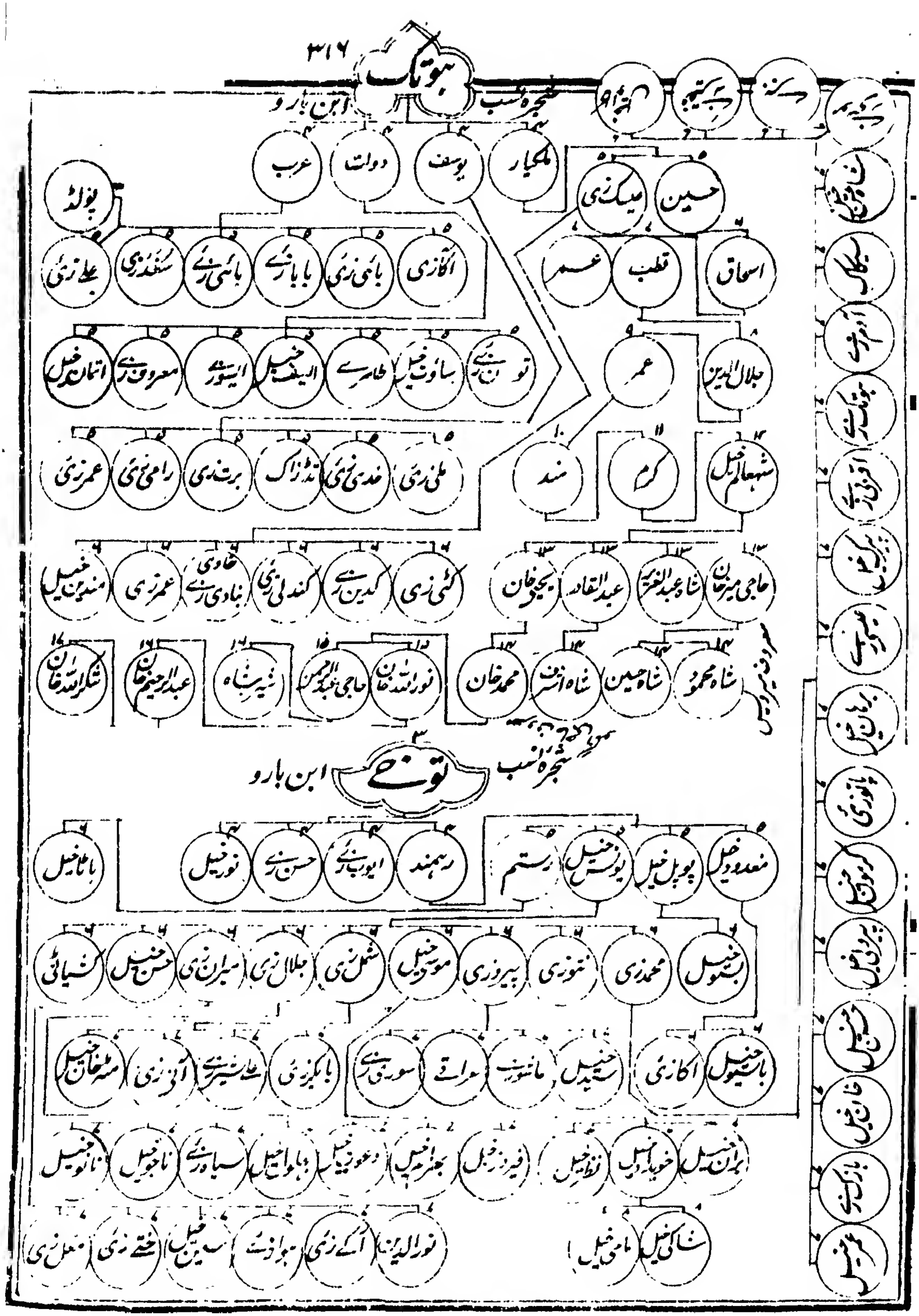
ہوتک
شجرۂ نسب ابن بارو
ملکیار
یوسف
دولت
عرب
حسین
میک زی
اسحاق
قطب
عمر
بولڈ
اکازی
بائی زی
بابائی
بائی زی
سنغز زی
علی زی
جلال الدین
عمر
تو ان زی
ساوت خیل
طاہر
الیف خیل
ایسو زی
معروف زی
اتمان خیل
شہعالم خیل
کرم
مند
ملی زی
غدی زی
تدر زاک
برت زی
رامی زی
عمر زی
حاجی میر خان
شاہ عبد العزیز
عبد القادر
یحیی خان
کنٹی زی
کدین زی
کندلی زی
بادی زی
عمر زی
مندین خیل
شاہ محمود
شاہ حسین
شاہ اشرف
محمد خان
نور اللہ خان
حاجی عبد الرحمن
نیہ شاہ
عبد الرحیم خان
شکر اللہ خان
شجرۂ نسب توخی ابن بارو
معدود خیل
پوپل خیل
یونس خیل
رستم
رہمند
ایوب زی
حسن زی
نور خیل
بابا خیل
بستو خیل
محمد زی
نتو زی
پیرو زی
موسی خیل
شمل زی
جلال زی
میران زی
حسن خیل
کشیانی
باشیو خیل
اکا زی
سید خیل
مانو زی
عراقی
سوری زی
بانگر زی
طاشی زی
آدم زی
ملا خان خیل
بران خیل
نظام خیل
فیروز خیل
جعفر خیل
باولا خیل
سیاو زی
ناخو خیل
نانو خیل
شاکی خیل
مامی خیل
نور الدین
آکے زی
سیدین خیل
ختے زی
مغل زی
سلطان
بابکر
یاسین
خان خیل
بار خیل

شجرۂ نسب ابراہیم ابن غلزی

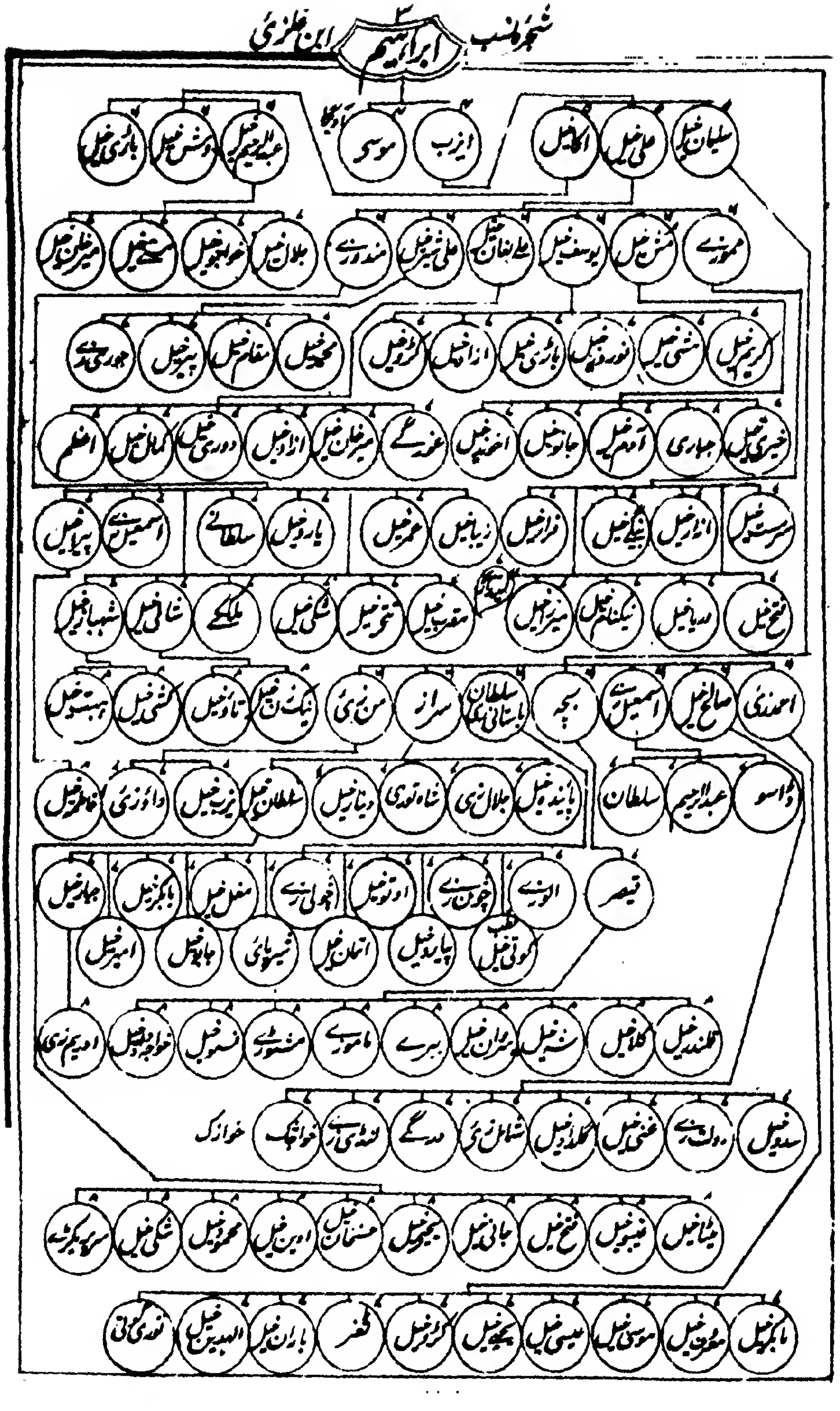

منسب نامہ موسےٰ پسر دوم ابراہیم ولد غلزی

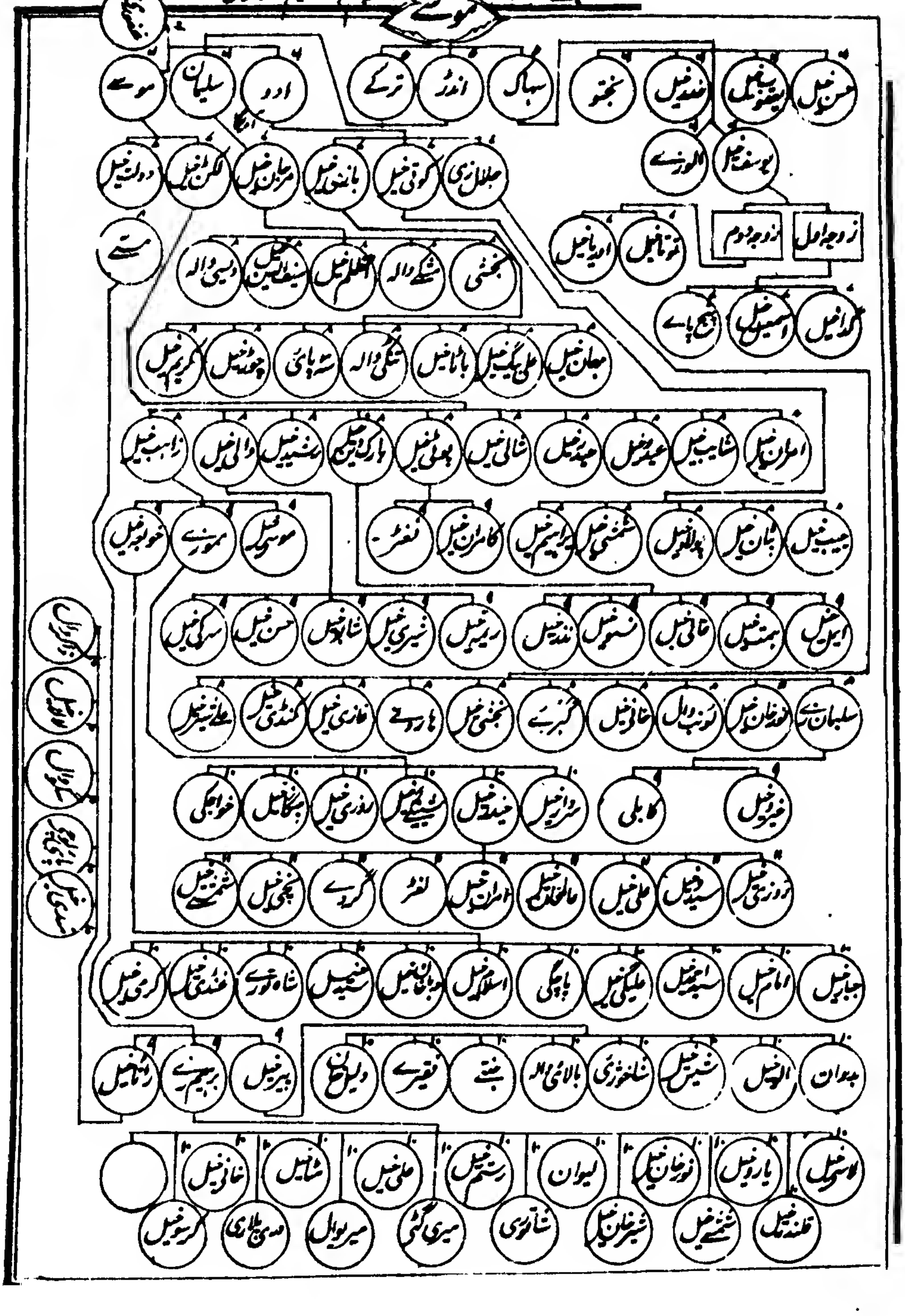

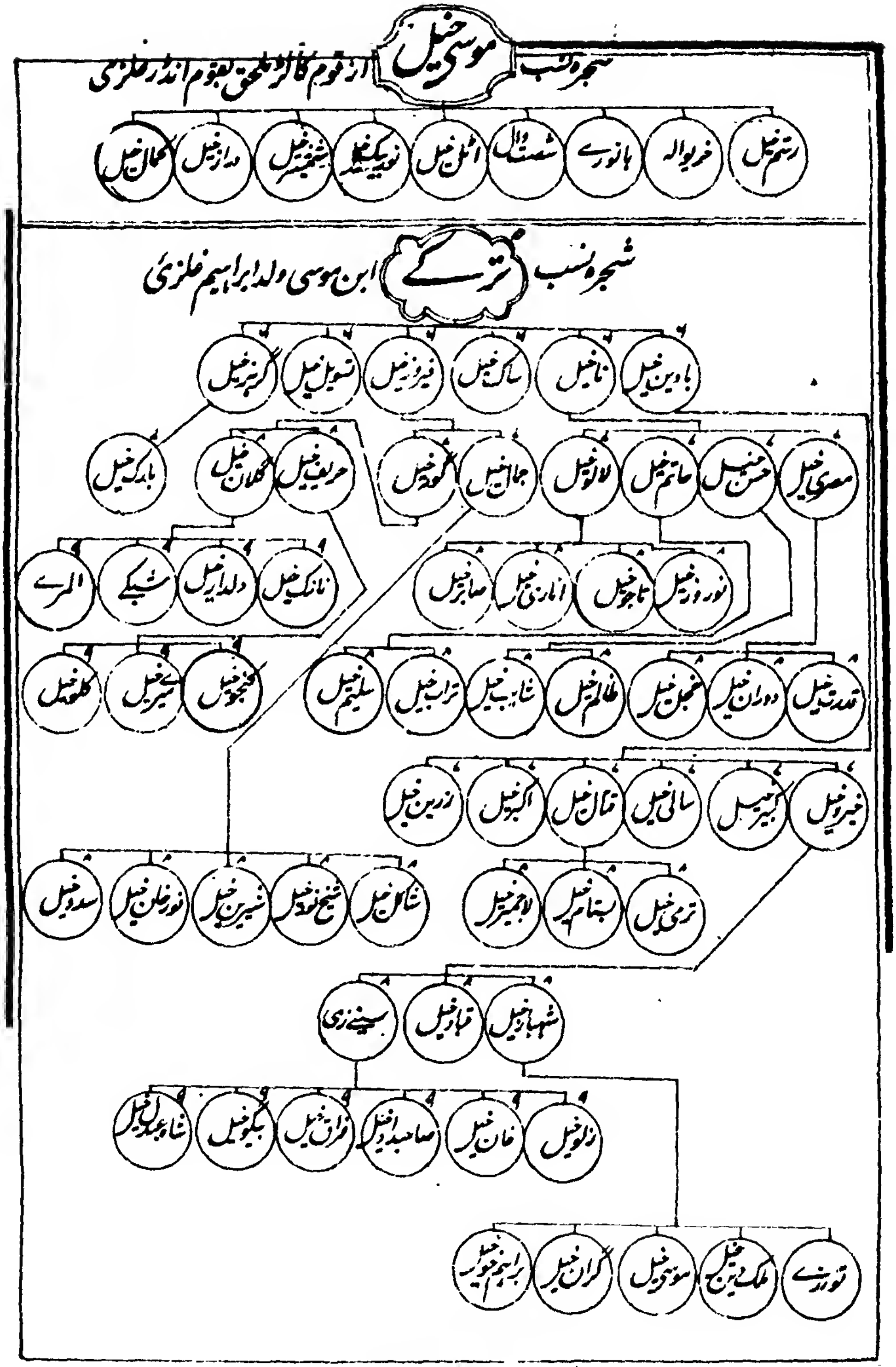
شجرۂ نسب موسیٰ خیل از قوم کاکڑ ملحق بقوم اندڑ غلزئی
رستم خیل
خرپوالہ
ہانورے
شمشاد وال
اتمل خیل
نوبیکیلہ
شیخ شیر خیل
مداز خیل
کمال خیل
شجرۂ نسب ترکی ابن موسیٰ ولد ابراہیم غلزئی
بادین خیل
نا خیل
ساک خیل
فیروز خیل
تسوبل خیل
گربہ خیل
معنی خیل
حسن خیل
حاتم خیل
لالو خیل
جمان خیل
کوہ خیل
حریف خیل
کلان خیل
بادکہ خیل
نور وز خیل
تاجو خیل
امارن خیل
صابر خیل
نانک خیل
دلدار خیل
شبکے
المرے
قدرت خیل
دوران خیل
محسن خیل
عالم خیل
شاہ بیگ خیل
تراب خیل
سلیم خیل
گنجو خیل
شیر خیل
کلوہ خیل
خیرو خیل
کبیر خیل
سانی خیل
تمان خیل
اکبر خیل
زرین خیل
ترمی خیل
بستام خیل
لاجمیر خیل
شاکن خیل
شیخ محمود خیل
نسیرین خیل
نور خان خیل
سدو خیل
شہباز خیل
قمار خیل
بیستے زی
زلو خیل
خان خیل
صاحبداد خیل
فراق خیل
بکو خیل
شاہ پسند خیل
تورزے
ملک دین خیل
سوسہ خیل
کران خیل
براہیم خیل

حال قوم غلزئی

ندی کابل کے وادی جبتک علاقہ نہنگہار کو نہ پہونچے تو قوم غلزئی کی قبضہ مین ہی بنظر طوالت ضرورت
نہین ہے کہ جو خورد وادی کوہ ہندوکش کے دہار سی جنوباً اور کوہ سفید کی سلسلہ سی شمالاً وادی کلان
دریائی کابل مین آکر شامل ہوتی ہین اونکا ذکر اس موقع پر کیا جاوی غلزئی کی ملک مین گرمی اور سردی
کا بہت فرق ہی اور اونکی پہاڑ سخت ہین غلزئی کا ملک شمال سی جنوب ذرہ مایل غرب تک تخمیناً ایکسو
اسی میل طویل اور غرب سی شرق تک پچاسی میل عریض ہوگا اگرچہ اونکا ملک مستطیل شکل کی طرح ہی مگر
بسبب کج گرد ہونی منہنی خط کیطرح گوشہ شمالی شرق کیطرف جھکا ہوا ہی اور گوشہ جنوبی غرب کیطرف ذرہ
مایل ہی موسم سب جگہ خنک ہی مگر سب سی کم سردی وادی ترنک کی نیچے کیطرف ہی اور علاقہ نعمان بھی
گرم ہی زمستان مین سب جگہ بہت سردی پڑتی ہی اور تابستان مین بھی بہ نسبت شرقی افغانستان
اور ملک درانی کی بہت سرد ہی اس باب کی شروع مین اصلیت نسب اس قوم کی اور وجہہ تسمیہ غلزئی
مفصل درج کیا گیا ہی اور شجرہ نسب بھی قوم وار جہانتک حاصل ہو سکا لکہا گیا زمانہ ماضیہ مین غلزئی کا
نام افغانوں مین سب سی بڑا تہا سترہوین صدی عیسوی مین اس قوم نی تنہا تمام اصفہان کو فتح کیا
اور سلطان روم کی فوج پر بھی فتح حاصل کی فی الحال بھی کثرت تعداد مین سب سی زیادہ اور شہرت
نام مین درانی کی بعد افغانستان مین غلزئی کی قوم ہی مولد اس قوم کا کوہ تیس تہا کہتی ہین کہ سلطان
محمود غزنوی نی اونکو اس پہاڑ سی لیجا کر مغربی افغانستان کی میدان مین آباد کیا اور کاریز کنی کا
کام اونکی سپرد کیا مگر اخیری عہد مین سلطان محمود نی باعث لوٹنی باربرداری کی بعضے غلزئیونکو قتل کرادیا
اور چونکہ اوسوقت یہہ لوگ تہوڑی تہے کم زور اور غیر مشہور رہی تاوقتیکہ بعہد عملداری تیمور
گورکان کثرت تعداد اور جنگجوئی کی ذریعہ سی زور آور ہوگئی اس قوم کی ریاست کا حال سلطان ملخی
توخی سی پہلے کا خود بھی غلزئی لوگونکو معلوم نہین ہی تحقیقات سی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ میر ویس
کے نشو نما سی پہلے محمد زئی شاخ توخی کے خاندان مین اور عیسک زئی ہوتک کی شاخ
مین اور جبار خیل ابراہیم غلزئی مین ریاست اور معتبری اپنی اپنی قوم کی تہی ایک رقم یعنی فرمان

اورنگزیب عالمگیر بادشاہ محررہ نہم ماہ جمادی الاول [illegible] سنہ ہجری مین بنام ملک ملخی توخی لکھا
ہی کہ راستہ کلات اور قرتو کا جو ارغنداب مین ہی قوم ہزارہ وغیرہ دزدان سی محفوظ رکھواسکے
معلوم ہوتا ہی کہ ملخی اوسوقت زورآور اور معتبر سردار تہا اور اوسکو سلطان کا خطاب غالبًا
اورنگ زیب نے عطا کیا کہتی ہین کہ ہزارہ لوگ کو ملخی نے چار روز مین ارغنداب سی نکالدیا
اور اوس لڑائی مین مسمی ملک مانی قوم خان خیل نی بہت مدد کی اور دلاوری دکھلائی جسوقت
سلطان ملخائی کل توران یعنی توخی اور ہوتک کا سردار تہا تو اوسوقت مسمی جبار جو مورث
جبار خیل شاخ سلیمان خیل کا ہی کل براہیم غلزئی کا ملک تہا جبار مذکور بمقام یا یاس شاہ صفوی
کی لڑائی مین مارا گیا اور کابل و جلال آباد کی راہ مین دفن ہوا قبر جبار مشہور ہی وہان بہت سردی
اور برف پڑتی ہے اور بزنگاہ دزدان اور گرگ کی ہی وہان بہت گرگ اور چور رہتی ہین اوسجگہ کو
لوگ بہت منحوس اور مذموم سمجھتے ہین اور کابلی لوگ بہت ہزلیات اور ہجو قبر جبار کی کرتی ہین
بڑا مدبر شخص تھا اکثر رواجات غلزئی اوسکی ایجاد کئی ہوئی ہین بعد سلطان ملخائی کے
حاجی میرخان معروف میرویس ہوتک مشہور ہوا یہہ میرویس سلطان ملخائی توخی کا دختر
زادہ یعنی نواسہ تہا غلزئی لوگ اسطرح قصہ کرتی ہین کہ سلطان ملخائی کی ایک دختر مسمات
نازو تھی ایک روز لڑکی اپنی ہم سن دخترون کی ساتھ ندی ترنگ کی کنارہ پر کہیلتی تہی اتفاقًا
ایک تارک الدنیا فقیر ہندوستان کیطرف سی وہان پہونچا اور اوسنی اون دخترون سی کہا کہ کون سی
لڑکی مجھکو بوسہ لینی دیگی سب لڑکیان اوسکی اجنبی صورت اور ناملایم سوال سی ڈر کر بہاگ گئین مگر
ایک مسمات نازو نی باعث پیدا ہونی اعتقاد کی ارادہ بوسہ دینی کا کیا تب اوس فقیر نی بوسہ لینی سی انکار
کرکے کہا کہ تو میری دختر ہی مین نی تمہاری آزمایش کے واسطے یہہ سوال کیا تہا جاؤ تمہاری شکم سی چار
فرزند نرینہ پیدا ہونگی جنمین سی ایک بادشاہ ہوگا کہتی ہین کہ شہعالم باپ میرویس کا ملخائی
کے پاس نوکر تھا مسمات نازو دختر ملخائی اوسپر عاشق ہوگئی اور وہ دونو بہاگ کر تا غر بہار
تو چلی گئی لیکن باشندگان اوس پہاڑ نی انکو پناہ ندی اور وہ متفرق جگہہ پہرتی رہی آخر تنہ وانی کیطو

پر سلطان ملخائی کی گھر واپس گئی اور اوسنی عقد کر کے اپنی دختر کو کچھہ زمین طبق سرہ پاڑی کی نیچے کلات
غلزی کی سامنی دیدی اور نصرا جو زہ غک سی اوسکی سیرابی کیواسطی پانی مقرر ہوا اور جو آدمی مسمات
نازو کی گھوڑا کی باگ تھامنی والی آئی کیوقت پکڑ لایا تہا اوسکو وہ زمین ملی جو کوہ بتران کی چشمہ سے
سیراب ہوتی ہی یہہ جلو دار شاخ کشیانی قوم توخی سی تہا لوگ کہتی ہین کہ نازو کو دس دن اور
رات کا پانی اوس نہر سی ملا تہا اور جلو دار کو دو دن کا ملک ملخائی دروازہ کی لڑائی مین
انجڑ گئی اور سرخ سنگ کی مابین مارا گیا مسماۃ نازو کی شکم سی شہعالم ہوتک کی چار پسر ہوی
جنکی تفصیل شجرہ نسب مین درج ہی اونمین سی حاجی میر خان معروف میر ویس جنکی ترقی جاہ کا
حال کچھہ پہلی حصہ مین لکہا گیا ہی افغانستان کا بادشاہ ہوا کہتی ہین کہ جب میر ویس ایران سے
ہوکر بیت اللہ شریف کو گیا تو اوسنی بعد ادای حج خدا پاک سی دعا مانگی کہ ہمارا ملک یعنی
افغانستان ایران کی حکومت سی علحدہ ہوکر آزاد ہو جاوی یہہ دعا مانگکر سو گیا جب بیدار ہوا
تو کیا دیکھتا ہی کہ اپنی تلوار میان سی نکلی ہوئی برہنہ پڑی ہی اوسکو فال ملک گیری سمجھکر واپس روانہ
ہوا اور جب قندہار مین پہونچا تو اوسطریق سی جیسا کہ حصہ اول مین درج ہی شاہ نواز خان
گرجی کو جو شاہ ایران کیطرف سی بگلر بیگی قندہار کا تہا قتل کرا کر خود مالک بن بیٹھا جب حاجی میر کا
قندہار پر قابض ہو چکا تو قوم توخی سی بہی مالگذاری وصول کرنیکا حکم دیا توخی نی ادای معاملہ سی انکار
کیا اوسوقت قوم توخی مین شاہ عالم ولد علی برادرزادہ سلطان ملخائی کا بڑا ملک تہا اور
خوشحال خان اوسکا بیٹا بھی لئیق جوان تہا اس تکرار پر باہم قوم توخی اور ہوتک لڑائی ہوگئی
تب توخی کی ملک ترنک سی ارغنداب کو چلی گئی اور باقی قوم توخی دو جنبہ ہوکر دو حصہ مین منقسم
ہو گئی شاہ حسن خیل اور دیگر قومین جو اب استادہ نواہ آب تازی کی گرد رہتی ہین یک آو مین جمع
ہوئین اور پیرک خیل اور دیگر اقوام جو اونکی قریب رہتی ہین وہ آموکائی مکین اکھٹی ہوئین
خاص کلات پر حاجی عادل ولد سلطان ملخائی قابض تہا اور اوسکا بیٹا مسمی بائی بڑا
دلاور اور جنگجو جوان تہا اوسنی ایک چھوٹا قلعہ ترنک کی کنارہ پر متصل کلات بنایا ہوتکو نکا قلعہ

دوسری کنارہ پر بمقام چختران تہا وسنی قوم ہوتک کو بہت دق کیا مگر آخر مخالفون نے کمین لگا کر اسکو
قتل کیا اور وہ قلعہ توخی سی لیلیا اور محمد خان معروف حاجی انگو ولد یحیی برادر زادہ میرویس کا
قلعہ دار مقرر ہوا اب اسوقت خبر پہونچی کہ نادرشاہ ایرانی قندہار کیطرف فتح کی عنان اوٹہائی ہوئی
چلا آتا ہی شاہ حسین ہوتک نے سمجہا کہ ہماری سامنی ایک قوی دشمن نادر جیسا چلا آتا ہی اور پیچہے دو
خار بغل توخی ہی مناسب کہ پہلی ایک کو درست کیا جاوی اس مشورہ پر چار ہزار سوار ہوتک قندہار
وغیرہ سی آکر بمقام پل سنگی جمع ہوئی اور پیرک خیل و تراک سکنای اموکائی پر حملہ کیا کیونکہ وہ اسوقت
کم زور تہی اور بڑی مالک توخی کی سمیان اشرف خان والہیار خان پسران خوشحال خان
ارغنداب کیطرف گئی ہوئی تہے سب تراک ماری گئے معہ زن و بچہ کی جب یہہ غم افزا خبر اشرف خان
اور الہیار نے سنی تو اونہون نے زن طلاق کی قسم کہائی کہ جبتک اسکا بدلہ نہ لیوین تو ہم ایک رات
بہی گہر رہینگے وہ ہر دو بہائی میزان اور ترین ہو کر چناران کی مقام پر جو ہرات سی مغرب ہی نادرشاہ
کے شامل ہوگئے نادرشاہ نے الہیار خان کو اصفہان مین مقرر کیا اور اشرف نے اوسکو راستہ قندہار
کا دکہایا ہرات چودہ ماہ کی محاصرہ کی بعد لیا گیا اور اوسطرح پر جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے قندہار بہی فتح ہوئی تو
ایک برج شہر کہنہ مین ملا علی غلزئی نے چند روز تک دلاوری سی لڑتا رہا مگر آخر معلوم ہوا جب قندہار پر
یورش ہو رہی تہی تو اوسوقت عبد الغفور خان ولد حاجی انگو قلات غلزئی کا حاکم تہا اور اوسکا
دوسرا بہائی عبد الرسول نام سر روضہ ملک خروٹی مین واسطی جمع کرنے لشکر غلزئی جہت مقابلہ
نادرشاہ کی گیا تہا نادر نے یہہ خبر پا کر بمقام شیبار اونپر چہاپہ کیا اور بہت مخالف قتل کرائے موسی
خان پدر مدد خان اسحاق زئی درانی معروف موسی ڈونگی شیبار کی یورش کیوقت نادرشاہ کا
رہبر تہا اس یورش مین سنے جان قوم ترکی غلزئی بہی نادر کے شامل تہا جب نادر قندہار کو واپس گیا
نوجان قوم ترکی کو معہ چار ہزار فوج واسطی لینی قلات کی مقرر کیا اور بعد فتح کی جان ترکی وہان کا قلعہ دار
مقرر ہوا اس شخص کا اپنی قوم پر بہت اختیار تہا بعد صاف کرنی قندہار اور قلات کی نادرشاہ نے اشرف خان
توخی کو غلزئیون کا بیگلربیگی بنایا اور توخی کا بدلہ ہوتک سی اسطرح لیا کہ بندہ سو گہر ہوتک کا ایران

اور ترکستان اور بعضی ہندوستان کو بہیجدئی بعد نادر کے جب احمد شاہ ابدالی بادشاہ ہوا تو اشرف
خان قلات اور غزنین کا حاکم تہا اور پہلی حملہ ہندوستان مین احمد شاہ کے ساتہہ گیا جب ہانسی ودا
آیا تو درانی سردارون نے احمد شاہ کو اغوا کر کے اشرف خان سے بدظن کر دیا کہ یہہ شخص بہت زور
آور ہوتا جاتا ہے احمد شاہ نے اشرف خان کو معہ اوسکے فرزند حلیم خان کے قندہار مین طلب کر کے
قید کر دئی اور اونکی مہر جعلی خط پر لگا کر الہیار کو اصفہان سے بولایا اور جب اللہ یار خان پہونچا تو وہ بہی
قید کیا گیا کسیکو خبر نہین ہے کہ اونکا انجام کیا ہوا بعضے کہتے ہین کہ زندان کی دیوار اونپر گر پڑی تہی اور
اوسی جگہ وہ دفن ہوگئی اسطرف تو یہہ حال ہو رہا تہا اور ابراہیم غلزئی مین بعد زوال سلطنت غلزئی کے
آزاد خان سلمان خیل سب سے نامدار اور صاحب عزم آدمی تہا جسنے ایران کی سلطنت پر دعوی کیا اور
مشہور ہے کہ آزاد خان سب سے قوی دشمن تہا کریم خان کے مخالفون مین سے ایرانی اور افغان دونو
کہتے ہین کہ بعد بڑی سخت لڑائی کے ان ہر دو کی باہم دوستی ہوگئی تہی اور جسوقت کریم خان نے
فارس کے بادشاہت لی تہے تو آزاد خان بہت برس تک اوسکی پاس عزت اور سلامت سے رہا آزاد خان
کا بیٹا افغانستان مین چلا آیا کہ اوسکی اولاد اب بہی وہان ہے الغرض احمد شاہ ابدالی نے بعد تمام کرنے کام اشرف
خان اور الہیار خان توخی کی حکومت کلات غلزئی کے سورکی خان بابکرزئی کو عطا کری مگر اوسکو
چند روز کے بعد محمد زئی توخیون نے مار دیا سورکی خان کے دو بیٹی تہے سید رحمت خان اور لشکری خان
سید رحمت خان احمد شاہ کے ہمرکاب رہتا تہا اور لشکری خان قلات مین بعد تخت نشینی تیمور شاہ سدوزئی
کے محمد امیر خان معروف اموخان ولد اشرف خان سلیمان خیل سے طلب ہو کر قلات اور توخی اور
ہزارہ ملحقہ کا حاکم بنایا گیا اور نور اللہ خان ولد حاجی انگو سردار ہوتک کا مقرر ہو کر تیمور نے
اسکو خطاب اخلاص قلیخان اور آمدنی دیرہ اسمعیل خان اور دامان اور بنون اور ورگون عطا کر کے
صاحب اعتبار بنایا اموخان کشمیر کی لڑائی مین آزاد خان کے فساد کیوقت مارا گیا اوسکی تین بیٹے رہگئے
ولی نعمت خان - فتح خان - میر عالم خان جب شاہ زمان سدوزئی تخت نشین افغانستان
ہوا تو ولی نعمت خان اپنی باپ کی جگہہ پر مقرر ہوا مگر چونکہ وہ کم عمر تہا اسواسطے مولیداد خان موسی خیل

اوسکا سرگروہ مقرر ہوا جب شہاب الدینخان ولد رحمت اللہ خان نبیرۂ الہیار خان مشہور ہونی لگا تو
توخیون مین ایک خانگی لڑائی پیدا ہوگئی شہاب الدین کے عروج کا قصہ اسطرح پر ہی کہ امین الملک
شاہی قوم بابڑ سی تہا اوسنی ولی نعمت خان کو دربار مین کچہہ سخت الفاظ کہی ولی نعمت خان
نی جواب مین امین الملک کی ہجو کی طور پر ایک پشتو کا شعر بیان کری اوس سی امین الملک سخت ناراض
ہوا اور شہاب الدین ولی نعمت خان کی زیب کی پرورش کرنی لگا اپنی جیب کے مال سی بہی اوسکو مدد
دیتا تہا اسی بیچ خانش سی قوم دو گروہ ہوگئی نصف ولی نعمت خان کیطرف اور نصف شہاب الدین
کے جنبہ دار قلات پر کبہی ایک قابض ہوجاتی تہی کبہی دوسری مولیداد خان نایب ولی نعمت خان
کا مارا گیا ایکدفعہ کچہہ گہوڑی شاہ زمان کی جو کابل سی آتی تہی راستہ پر قوم توخی کی چورون نی لوٹ لئی
یہہ خبر سنکر ولی نعمت خان نی کچہہ سپاہ ولایتی اونکی پیچھی روانہ کی سارق پہاڑ پر چڑہ گئی تہی ولی نعمت
خان خود بہی اونکا تعاقب کرتا ہوا مارا گیا تب فتح خان اوسکا بہائی دستار مختار بنا شہاب الدین اور
فتح خان کی باہم لڑائی ہوتی رہی تاوقتیکہ قوم غلزئی اور درانی کی باہم لڑائی شروع ہوئی
اور بنیاد اس جنگ کی اسطرح کہڑی ہوئی کہ جب شاہ زمان اور شاہ محمود سدوزئی بہائیون کی
بیچ فساد مچا اور احمد خان نورزئی ہراول شاہ زمان کا شاہ محمود سی ملگیا اور شاہ زمان کو اوسکی
دغا و بیوفائی کی سبب سی شکست ہوئی تو یہہ بادشاہ گردی دیکہکر غلزئیون نی یہہ ارادہ کیا کہ ہم علحدہ
خود سر ہو جاوین اس منشا پر عبدالرحیم خان ہوتک ولد نور اللہ خان نبیرۂ حاجی انکو بادشاہ
مقرر کیا اور شہاب الدین خان توخی اوسکا وزیر ہوا شہاب الدینخان کا اتفاق اور اعانت عبدالرحیم
خان نی اسطرح حاصل کیا کہ اپنی دختر مسمات صاحب جان جسپر شہاب الدین عاشق تہا اور جو زوجہ
شاہ زمان اور مادر شاہزادہ ناصر اور قیصر کی تہی معہ اوسکی سب زیورات اور فرش وغیرہ سامان
کی شہاب الدین کو دیدی یہہ قلبی مراد شہاب الدین حاصل کرکے واسطی بندکرنی راستونکی بنظر انسداد غنیم
تعین ہوا اور عبدالرحیم خان بذات خود کابل کیطرف واسطے انگیخت سلیمان خیل غلزئیون کی گیا اور تورانی
اور ابراہیم دونو غلزئی مستعد پیکار ہوئی کابل سی ایک درانی کی فوج بہیجی گئی اور اوس سی لشکر غلزئی

نے شکست کہائی ابراہیم غلزئی کی پانچ چھہ ہزار آدمی مارے گئے اور عبدالرحیم خان قلات غلزئی کو دیکھہ
آیا دوسری دفعہ دُرانی کی فوج روانہ ہوئی اور غلزئی بھی اپنا معسکر مضبوط جگہ پہاڑ پر قایم کرکے جریدہ فوج نبرد
آزمائی کیواسطے میدان کیطرف بڑہی فتح خان توخی اس سے پہلے دُرانیون کی شامل ہوگیا تہا یہہ خونخوار لڑائی
جلدک اور اموکائی کے درمیان ایک پہاڑ پر جسکا نام فارسی مین کوہ سُرخ اور پشتو مین سور غر ہے
واقعہ ہوئی غلزیون نے پھر شکست کھائی قوم توخی سے تخمیناً آٹھہ سو آدمی مارے گئے ہوتکی اکثر سوار تہے
جو بچ کر نکل گئے اوسوقت بسبب آجانے موسم زمستان کی لڑائی ملتوی ہوئی موسم بہار یعنی ۱۸۰۲ع غلزیون
مین سال قتل غلزئی مشہور ہے اس لڑائی مین غلزیونکی سردار عبدالرحیم خان ہوتک اور شہاب الدین
توخی تہا اور دُرانی کی لشکر مین عبدالمجید خان بارکزئی اور سیدال خان الکوزئی اور
اعظم خان پوپلزئی اور شادی خان اچکزئی غرض ہگی اور سمندر خان بامی زئی راو
تہے بہت غلزئی مارے گئے اور لشکر متفرق ہوا دوسری سال بہار مین احمد خان نورزئی فوج لیکر کابل
کو جاتا تہا جب وہ بمقام بلان رباط پہونچا تو شاخ جلال زئی توخی نے زیر حکم ملا زعفران نبیرہ
زادہ ملخائی اوسپر حملہ کیا مگر خود شکست کھائی اور چھہ سو آدمی مارے گئے احمد خان نورزئی نے واپس پہر
اقندھار مین آکر ایک بہاری فوج دُرانی کی معہ توپ اور شاہین ہمراہ لی اور قوم توخی غلزئی کی سرکوبی
کیواسطے روانہ ہوا مگر کچھہ فایدہ حاصل نہ کرسکا کیونکہ توخی لوگ زیر سرداری شہاب الدینخان اور فتح خان
قلات کی پہاڑ پر چڑہ گئے دُرانیون نے چند حملے اوپر کیے مگر حسب خاطرخواہ نتیجہ نہ نکلا آخر ارغنداب مین
غلزیونکی بال بچون پر حملہ کیا اور بہت سے بیگناہ آدمی قتل کردیے یہہ آخری لڑائی تھی درمیان توخی ہوتک
اور دُرانی کے بعد اسکے عبدالرحیم خان اور شہاب الدینخان کوہ مماہی کیطرف بہاگ گئے اوس سے تہوڑا
عرصہ بعد شاہ شجاع الملک نے ہکاری کے ملک مین پناہ لی تہی اوسکے ساتہہ شہاب الدینخان اور
فتح خان توخی اور شکر اللہ خان ولد عبدالرحیم خان ہوتک ملگئے جب پہر شجاع الملک
چند روز کیواسطے شاہ ہوگیا تو فتح خان اور شکر اللہ خان نے اوسکا سلام کیا لیکن شہاب الدین
خان نے اپنی زندگی مین سلام نکیا اس بات سے شاہ شجاع خفہ ہوا اور جب اوسنے یہہ سنا کہ شہاب الدین

ذ ایک قلعہ بمقام ناوک بنایا ہی تو زیادہ ناراض ہوکر گلستان خان اچکزئی کو واسطی مسماری
اوس قلعہ کی حکم دیا اور فتح خان بابکرزئی بھی اوسکی ساتھ بھیجا جب وہان پہونچکر محاصرہ کیا تو ایکروز غافل
پاکر شہاب الدین نے دُرانی کی فوج پر حملہ کیا سوارونکو بھگا دیا اور گولندازان توپخانہ کو قتل کردیا
توپخانہ کی پہیہ جلادی اور توپونمین میخ ماردین سارہ زمستان مین وہان خالی توپین پڑی رہین بہار
مین صحبت خان پوپلزئی کابل سے تازہ فوج لیکر آیا اور توپونکو پہیہ پر چڑہا کر چند روز قلعہ پر فیر کرتا رہا
مگر کچھہ فایدہ حاصل کرکے واپس چلا گیا اور وہ قلعہ ۱۸۳۹ء تک کہڑا رہا جب بوقت فوج کشی کابل سرکار
انگریزی کی سفرمینائی اوڑا دیا القصہ بعد واپس جانے صحبت خان پوپلزئی کے شہاب الدین اور
فتح خان بہت مدت تک اپسمین لڑتے رہے اور عداوت اسبات سے زیادہ ہوگئی کہ فتح خان نے
شہاب الدین کی بھائی میر محمد کو جسکی دلاوری کی تعریف اب بھی لوگ کرتے ہین علاقہ خاکہ مین
ماردیا تہا یہہ دشمنی فتح خان کی زندگی تک رہی اور ہر فصل مین دونمین لڑائیان آپسمین ہوتی
تہین جب فتح خان مرگیا تو شہاب الدینخان فاتحہ پڑہنی کیواسطی سمندخان ابن فتح خان کے
پاس گیا سمندخان کی وقت سے یہہ عداوت دوستی سے مبدل ہوئی سمندخان نے شہاب الدینخان کی دختر سے
اپنی شادی کری اور اپنی دختر شہاب الدین کے نبیرہ منصور خان کو دی اور تب سے خانگی فساد
طی ہوا بعد اوسکے امیر دوست محمد خان والی کابل نے اپنی حکمت عملی اور جرات سے چند دفعہ کی
یورشمین توخی کو ایسا پایمال اور کمزور کیا کہ انکی سرکشی کے زہراب شہاب الدین کے خاندان کی جمعیت
بھی بہت کم ہوگئی ہے سلطان خیل غلزیون پر وزیر محمد اکبر خان اور خود امیر دوست محمد خان نے
فوج بھیجکر بہت سی فتوحات حاصل کرین اور ایسی گوشمالی دی گئی کہ فی الحال باوجود کثرت تعداد ظاہرا
ارادہ بغاوت نہین کرسکتی اور نہ بمثل سابق کل قوم غلزئی مین ایک کوئی رئیس کل ہی ہر شاخ مین
معتبر اور ملک مثل رعیت کے ہین اور زر مالگذاری سب سے وصول کیجاتی ہے +

تقسیم و تعداد قوم غلزئی

اس قوم کو عوام الناس غلط مشہور غلجی بھی کہتے ہین جیسا کہ شجرہ نسب مین درج ہی اور یہہ قوم غلزئی

دو حصہ مین منقسم ہی ایک توران دوسرا براہیم اور پھر ہر دو نام غلزئی کی دو نو پسرونکی اسم سی دونکی
اولاد کو پہونچی ہین توران بڑا بیٹا تھا اوسکی اولاد پہلے درجہ کی قوم سمجھی جاتی ہی توران کی قوم دو حصہ
مین تقسیم ہوتی ہی ایک ہوتکی دوسری توخی ان دو شاخون سی شعبی اور شاخونکی بہت نکلتی ہین جنکی
تفصیل شجرہ نسب سی ملیگی ابراہیم کے دو بیٹے تہے مگر اوسکے چہہ بیرونکی نام چہہ بڑی شاخین ابراہیم غلزئی
کی مشہور ہین اس تفصیل سی **سلیمان خیل - علی خیل - اکا خیل** یہہ ہر سہ شاخ مجمعاً اپنی مورث
کے نام سی ابراہیم کہلاتی ہین جو تہے **سہاک** پانچوین **اندڑ** چہٹی **ترکے** انمین سی بہی آگے بہت شاخین
نکلتی ہین اونکی تفصیل جسقدر حاصل ہوئی شجرہ نسب مین ہر ایک شاخ کے ذیل مین درج کئے گئے مگر اونکے
سلسلہ پیوستگی کی نسبت کامل اطمینان نہین ہی الا غالب کہ قریب صحت کی ہوگا حصول شجرہ نسب قوم
غلزئی مین بہت کوشش کی گئی بلکہ مولوی **محمد نسیم** ہماری فرستادہ کو جو واسطے حصول شجرہ
مفصل اس قوم کے پہاڑ مین بہیجا گیا تہا خطرہ جان اور نقصان مال وہان اٹھانا پڑا ایسی لاچاریکی
حالتمین احتیاطاً گذارش ہے کہ اگر ناظرین کچھہ خفیف تفاوت الحاق شاخہا شجرہ غلزئی ملاحظہ کرین
تو پھر عذر پذیر کہین اب ہر ایک بڑی شاخ مندرجہ بالا کا حال معہ تعداد اور جای سکونت تفصیل وار
درج کیا جاویگا +

ہوتک

غلزئی کی قوم مین ہوتکی کی شاخ اس سبب سی پہلے درجہ کی سمجھی جاتی ہے کہ بادشاہ غلزئی ہوتکی اس شاخ
سی تہے ہوتک کی شاخ مین پہلے بہت لوگ تہی مگر بوقت زوال و انتقال سلطنت غلزئی انکی تعداد بہت
کم ہوگئی **نادرشاہ** ایرانی نی بعد فتح قندہار پندرہ سو گہر اس قوم کا ترکستان و ایران اور ہندوستان
یطرف متفرق کردیا کہ اونمین سی بخارا اور بلخ مین اور مازندران اور دیگر صوبہ ایران مین آباد ہین
فی الحال افغانستان مین تخمیناً آٹھہ نو ہزار گہر ہوتکی قوم کے ہونگے اور پھر قوم اکثر **مرغہ** اور دونو طرف
باری غزا اور **سور غر** یعنی کوہ سرخ مین بستی ہین **عیسک زئی مرغہ** اور اتاغر مین اور ملی زئی
کی شاخ کبر دیی زنگل اور غابولان مین شعبہ برت زئی اور غنائی مین اور آکا زئی خرنائی اور دندیا
مین اور توون زئی بمقام سورئی اور نمر زئی مندا ؤمین رامی زئی اتاغر مین رہتی ہین اور پھر ملک

ہوتک کا قندھار سے چار منزل مشرق شمالی اور قلات غلزئی سے ایک منزل طرف شرق جنوبی سے شروع ہوتا ہے فی الحال اس قوم میں **میر عالم خان** نبیرہ زادہ **عبدالرحیم خان** ہوتک اور صمد خان بڑے خان ہیں اور اونکے ماتحت ہر شاخ میں چھوٹے ملک ہیں +

توخی

قوم توخی قبل از عروج خاندان ہوتک قوم غلزئی میں پہلے درجہ کے تھے اور سلطان **ملخائی** جو توخی کے شاخ سے تھا کل توران قوم کا سردار ہو گذرا ہے مگر بسبب ترقی پاجانے خاندان ہوتک کے بعد قوم دوسرے درجہ پر سمجھے گئے قوم توخی کی تعداد انریبل **الفنسٹن صاحب** بارہ ہزار گھر لکھتے ہیں مگر مؤلف کی تحقیقات سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فی الحال افغانستان میں پندرہ ہزار گھر سے کم اس قوم کی تعداد نہیں ہوگی توخی کی ملک میں مشہور جگہہ قلات غلزئی ہے توخی لوگ وادی ترنک میں پل سنگے سے لیکر علاقہ شیبار تک اور اوسکے نواحات میں آباد ہیں اور وادی ارغنداب کا شمالی حصہ ملحق ملک ہزارہ بھی اور سیزانہ توخی کے قبضہ میں ہے اور وادی ناوہ کے جنوبی اور بالائیہ حصہ میں اور خاکاک میں بھی کچھ توخی آباد ہیں بابکرزئی جنگیر اور سراسپ اور شاہ مردان اور ناوہ میں رہتے ہیں اور باقی تمل زئی شیبار اور ہلتاغ اور سنداں وغیرہ میں آباد ہیں اور توخی کا ایک محلہ شہر کابل کے متصل دہ افغانان میں ہے منصور خان فی الحال توخی کا معتبر خان ہے +

سلیمان خیل

کل قوم غلزئی میں سے شاخ سلیمان خیل تعداد میں زیادہ ہے اکثر روایات سے سلیمان خیل کی تعداد درمیان چالیس اور پچاس ہزار گھر کے پائی جاتی ہے بعضے ناواقف اونکو وسیع ملک پر پھیلے ہوئے دیکھکر قریب ایک لاکھہ خانہ سلیمان خیلوں کا بیان کرتے ہیں مگر یہہ غلط ہے انریبل **الفنسٹن صاحب** انکی تعداد بیس اور تیس ہزار گھر کے درمیان لکھتے ہیں یہہ قوم غلزیوں میں سے ایک جرار اور جنگجو فرقہ ہے اور ایک وسیع ملک پر قابض ہیں انکی شاخوں کی تفصیل شجرہ نسب سے معلوم ہوگی انکی چار الوس مشہور ہیں مگر بلحاظ ملک مسکونہ وہ دو حصہ میں تقسیم ہوسکتے ہیں یعنی جنوبی اور شمالی ان ہر دو حصہ میں سے جنوبی طرف قیصر خیل

اور سپل زئی خواہ اسمعیل زئی پہلے درجہ کی ہین یہہ لوگ معہ دیگر شاخہا ملحقہ کے جنوبی حصہ مین ابن تفصیل سے رہتے ہین علاقہ کوہہ واز مین آدین خیل تسوخیل قلندر خیل تنگی خیل شاہ توری جلال زئی کاخیل محمود خیل تشن خیل وغیرہ رہتے ہین اور نصف زرمت خصوص جنوبی حصہ زرمت کا سلیمان خیلونکے قبضہ مین ہے اور علاقہ نانی غزنی متعلق کتہ واز بھی انسے پر ہے اور وازی خواہ و دیگر علاقجات ملحقہ مین بھی متفرق رہتے ہین شمالی تقسیم مین ستانی زئی خواہ سلطان زئی اور احمد زئی پہلے درجہ کی قومین ہین انمین سے ستانی زئی تعداد مین زیادہ ہے انکی شاخین جبار خیل بابکر خیل کابل اور جلال آباد کے راستہ پر ہیرنی مین مشہور ہین بمقام تیمور ہ غربی درہ للندر زاور تمام میدان کے علاقہ مین جو کابل سے دو منزل غربی ہے پیارو خیل آباد ہین اور تیزین اور جگدلک اور سرخ رود اور گندمک بابکر خیل اور جبار خیل اور نعمان مین بھی ہین درہ علی شنگ مین کچہہ جبار خیل رہتے ہین جنکا مشہور سردار محمد شاہ خان چند سال سے مرگیا ہے اور اسیطرح نواح کے درہ جات اور علاقونمین یہہ قوم پہیلے ہوئے ہے احمد زئی لوگ لوہگر کے مشرقی حصہ مین اور التمور اور سپیگہ اور سرخ آو مین بدامن غربی کوہ لبیر رہتے ہین مگر اپنی مویشی شرق کیطرف جلال آباد تک چرانے کیواسطے لیجاتی ہین ۔۔

علی خیل

جیساکہ شجرہ نسب مین درج ہے سلیمان کا [illegible] بہائی علی تہا جسکی نسل علی خیل کہلاتی ہے کل علی خیل کے تخمینا [illegible] گہر شمار کرتے ہین علاقہ زرمت یا زرمہ جسکو پشتو مین زرمل کہتے ہین نصف علی خیل کا [illegible] قوم مین سے شاخ مندوزئی کا ایک شعبہ اسمعیل زئی [illegible] کوئی [illegible] علاقہ خوست مین انکے تخمیناً [illegible] علی خیل [illegible] بہت [illegible] علاوہ انکے اور بھی متفرق [illegible] کے علاقہ مین [illegible] ہین ۔

آکاخیل

بہت تہوڑے ہین اور انکا ملک مستقل سکونت والا کوئی نہین ہے بعضے مقرمین رہتی مین اور اکثر پوندہ

لری اور دوڑی یعنی گلیم بافی کرتے ہین اور جو پوندہ ہین وہ باربرداری کیواسطی نر گاؤ زیادہ
رکہتی ہین اور دوڑ یعنی گلیم بافت اکثر اکاخیل ہوتی ہین گویا اونکا موروثی پیشہ ہی اور سیاہ خانہ یعنی
شیردی پیوندگان اور جوال اور گونی وغیرہ اسبا سامان بہت بناتی ہین اور اس پیشہ سی باعث
اشیار احتیاجی پیوندگان نفع اوٹہاتی ہین اور دیگر افغان اس پیشہ کو ذلیل سمجھتے ہین کاکڑ لوگ دوڑ
و پیشہ ور کہتی ہین اور جب کوئی شخص کاکڑ کو پیشہ ور کہی تو دشنام سی اس خطاب کو کم نہین سمجھتے
ہین کہ آکاخیل کل افغانستان مین ایک ہزار گھر سی کچھہ کم ہونگی +

اندڑ

یہہ قوم اکثر علاقہ شلگر نواحات جنوبی غزنین مین آباد ہی اور یہہ وسیع اور میدان علاقہ قریب کل کے
اندڑ کے قبضہ مین ہی اور جامراد مین کچھہ اندڑ رہتی ہین اور شاخ جلال زئی کچھہ ملک زرمت مین بھی
آباد ہی ایک گانو اندڑ کا شیبا ر ملک توخی مین ہی کل تعداد اس قوم کی قریب اٹھارہ ہزار گھر کے تبلاتے
ہین اندڑ کے شامل ایک شاخ اسمی موسی خیل قوم کاکڑ سے بطور وصلی ہوگئی ہی کہتے ہین کہ کسی شخص موسی خیل
کاکڑ نے اندڑ کی قوم سی شادی کری تہی اوسکی نسل سی یہہ موسی خیل ہوئی جنکی شاخون کا شجرہ اوپر
درج ہو چکا ہے اکثر موسی خیل علاقہ واغز شلگر سے مغرب کیجانب متصل کوہ ہزارہ مین اور بعض بمقام پناہ
محال گیرو شلگر سی جنوب رہتی ہین اور بطور ہمسایہ تمام افغانمین ایک دو گھر رہتی ہین +

ترکی

اس قوم کی بھی پندرہ ہزار گھر افغانستان مین ہین دو ثلث سی کچھہ زیادہ مستقل سکونت رکھتی ہین اور
قریب ثلث ثالث کی کوچی رہتی ہین انکا اصلی ملک علاقہ مقر اور ناوہ ہی بنسبت تعداد قوم کی ملک
مقبوضہ انکا تہوڑا ہی کیونکہ علاقہ مقر علی خیل اور خروٹی کی قبضہ مین بہت ہی اس کمی اراضی کے سبب
سی قریب ایک ثلث اس قوم سی رمہ داری اور گلہ بانی کا پیشہ اختیار کیا اس قوم کی کوچی لوگ شروع موسم
خزان مین واسطی قشلاق کی قندہار کیطرف جاتی ہین اور بہار کی موسم مین واپس مقر کو آنا شروع
کرتی ہین کہ اس آنی جانی کے سبب زبان پشتو بہ نسبت قوم ترکی ایک مثل مشہور ہی جو ذیل مین درج کیجاتی ہے

چہ چونگشی وائی قرتزلی وائی مقر چہ چونگشی وائی غار ترلی وائی قندہار

چونگش مینڈک یعنی بقہ کو کہتے ہین اس مثل کا معنی اور مراد یہہ ہی کہ جب مینڈک شروع موسم گرما میں ٹرکا آواز کرتی ہین تو ترکی قوم کی کوچی لوگونکو مقر اپنا وطن یاد آتا ہی اور ایلاق کیواسطی گرما مین واپس جاتی ہین اور جب مینڈک بسبب تاخت لشکر سرما غار کہتا ہی تو ترکی قشلاق کیواسطی قندہار جاتی ہین یہہ مثل مشہور عام ہی فی الحال محمود خان والد خان ترکی اور زمان خان اور نادر خان اور مرتضے خان اور میر احمد خان خان اور ملک کلان اس قوم کی ہین +

اسحاق معروف سہاک

سہاک کی نسل کا شجرہ اوپر درج ہوچکا ہی کل تعداد قوم سہاک کی تخمیناً ہفت ہزار گھر تلاؤ ہین سہاک کی شاخونمین سی یوسف خیل زیادہ ہین قوم سہاک کا تیسرا حصہ علاقہ خروار مین آباد ہی اور کچھہ زرمت مین بھی ہین باقی علاقہ لغمان اور بکتوت اور تگاؤ مین رہتی ہین اور کچھہ لغمان وغیرہ درہ جات جنوبی کوہ ہندوکش مین بھی ملتی ہین بعضے لوگ آندڑا اور ترکی کو پسران سہاک سی سمجھتے ہین مگر یہہ بات غلط صحیح ہے سہاک اندڑا اور ترکی کا بہائی تہا +

غلزئی جو دیگر ملکونمین متفرق ہین

سوای اون علاقجات مقبوضہ کی جنکی تفصیل قوم وار اوپر درج ہو چکی ہی کل افغانستان مین متفرق دو دو تین تین اور کم زیادہ ہر علاقہ کی اندر غلزئی پائی جاتی ہین اور یہہ لوگ بطور ہمسایہ کی متفرق ہین اور افغانستان سی باہر جیسا کہ ترکستان اور ایران مین بہت غلزئی ہین ان ملکون مین اکثر نادرشاہ ایرانی کی وقت سی آباد ہوئی مگر ایران مین اپنی عروج کی وقت سی کچھہ گہٹی تہی اور بلخ مین ہزدہ نہری اکثر غلزئی ہین اور بخارا مین اوزبک کی فوج مین نوکر بھی ہین اور یہہ ترکستانی غلزئی راہ رسم اور خوراک پوشاک مین ٹہیک مطابق اوزبک کی ہوگئی ہین اور علاقہ نرمان شیر ملک کرمان اور حبس اور اصفہان مین بہی چند گہر غلزیون کا سنا جاتا ہے اور کچھہ ہندوستان مین بہی ہین اور بیرونی غلزئی جن ممالک مین رہتی ہین وہان کی سکنا ئے کیطرح بود و باش مین ہوگئے

ہین روم کی دار السلطنت مین چند آدمی غلزئی داغستان سے جاکر آباد ہوئے الغرض کہ افغانی قومون مین سے اس قوم کے آدمی دور دراز ملکون مین نظر آتے ہین +

دستورات غلزئی

ایسی بڑی قوم مین جیساکہ غلزئی ہے اور وسیع ملک مین پہیلی ہوئی آباد ہے ایک طرح کی رواج اور دستورات کا ہونا کم ممکن ہے اسحالتمین مختلف رواجات قوم وار لکہنی بہت ضروری نہ سمجہہ کر ترک کیگئی اییز اور انتظام قوم غلزئی کا بالکل درانیون کے دستورات سے علحدہ ہے اس قوم کے خان اور ملکان کا اختیار فی الحال ایسا نہین ہے جیساکہ اقوام درانی کے سرخیل رکہتے ہین چند عرصہ پہلے اس سے قوم غلزئی کے بہی بعضے خان بڑے صاحب اختیار ہوگذرے ہین جیساکہ شہاب الدین توخی عبدالرحیم خان ہوتک مہتر موسیٰ خان سلیمان خیل محمد شاہ خان جبار خیل عزیز خان بابکر خیل وخانا احمدزئی شاہجہاں سلیمان خیل وہسلے خان ترکی اور آدرومایا موسیٰ خیل اور مولیداد خان اور خدائی نظر خان ماسہاک اور بہادل خان اندڑ وغیرہ اب بہی انکی خاندانون مین معتبری اور عزت باقی ہے مگر بطرز سابق امیر دوست محمد خان نے انکا اختیار نہین چہوڑا انتخاب عہدہ ملکی اور خانی کیواسطے زیادہ تر لحاظ موروثیت کا ہے مگر امیر کابل اور حکام موقعہ اوسی خاندان مین سے زیادہ روپیہ دینے والے کو ترجیح دیتے ہین تربیت اور اخلاق اس قوم مین اختلاف ہے صحرانشین اور پہاڑی اخلاق مین خراب ہین خصوص اکثر سلیمان خیل سارق اور رہزن اور عہدشکن ہوتے ہین مگر لوہ گروالی اچہے ہین غلزئی جو کابل کے چاردہہ وغیرہ ملحق نواحات مین بستے ہین وہ محنتی اور انہی امیر اور خان کی تابعدار ہین پوشاک اور بعضے دیگر دستورات مین کابل کے شہریون سے موافق ہین خوراک مین گندم کی تیری روٹی اور قروت اور روغن زرد اور لحم گوسفند زیادہ صرف ہوتا ہے اور پوشاک مین عموماً ایک فراخ آستین پیراہن اور اوسکے اوپر بغل قبا سینہ واز چوغہ خوردکی

طرح اونکا انگرکہا اوڑہتی ہین اور موسم سرما مین بہیڑی کی چمڑی کی طویل اور فراخ پوستین اکثر پہنتے
ہین سر پر خراسانی وضع چرکین کلاہ ہوتی ہی مگر متمول اور معتبر خاندان خصوص شہر کلان مین یا اونکی
قریب رہنیوالی خوراک پوشاک اچہی رکہتی ہین آپسمین خانگی فساد اور پرخاش بہت ہی اونکی باہمی گوندیونکی
تفصیل لکہنی بہت طویل ہی مگر بڑی قومونکی دشمنی جتا دینی ضرور ہی ہوتک اور توخی کی باہمی دشمنی کا حال
اوپر لکہا گیا ہی فے الحال اگرچہ ظاہرا اونمین لڑائی نہین مگر دلونکی صفائی بہی نہین ہی سلیمان خیل
اور اندر کے باہم بہی دشمنی ہی اور شمالی سلیمان خیل قوم سہاک سی بہی کچہہ عداوت رکہتی ہین ممونے
ناخی علی خیل اور یوسف خیل شاخ سہاک کی آپسمین پورانی دشمنی جو تنگرا علاقہ خاو و برپا ہوئی تہی اوسکا
اثر ابتک چلا جاتا ہی علے ہذالقیاس ایک قوم کی بہی چہوٹی شاخین خانگی دشمنی سی خالی نہین ہین اگرچہ
بیرونی غنیم کے مقابلہ کے واسطے عموماً متفق ہوجاتی ہین مگر ایسی وقت مین بہی اونکی قلبی عداوت اپنی
دشمن کے نقصان پہونچانیمین کوتاہی نہین کرتی قوم غلزی کا بیرونی زبردست غنیم درانی ہین جنکی
عداوت اور دشمنی کا حال اوپر لکہا گیا ہی مگر فے الحال درانی اور غلزی کی باہم کوئی لڑائی جہگڑہ نہین ہی
سوای درانی کی باقی غیر اقوام جو غلزی کی ہمسوایہ ہین اونسی بہی کبہی کبہی لڑائی فساد ہوجاتا ہی غلزی کو مرد
اچہی سپاہی ہوتی ہین لوگ کہتے ہین کہ بنسبت تعداد مردمان ایک ربع اسلحہ بندوق کم ہی بندوق نادہ
بتی دار مگر چقماق بہی ہین تلوار ہر ایک مرد کی پاس ہوتی ہی اور بعضی پستول اور چہورا بہی رکہتی ہین اور
سوارون کے پاس نیزہ بہی ہوتا ہی شادی اور غمی کی دستورات اونکی باقی افغانون سی کچہہ بہت
مخالف نہین ہین روپیہ یا جنس لیکر دختر کا ناطہ کرتے ہین اور اس شیربہا کا نام **ولور** لیتے ہین جب
نامزدی یعنی منگنی ہوچکی تو داماد اپنی خسر کے گہر مین آتا جاتا ہی اور اپنی منسوبہ کی ساتھہ رہتا ہی اور اس عجیب
رسم کو چنغل بازی کہتی ہین بعضی وقت اس چنغل بازی کا نتیجہ یہہ ہوتا ہی کہ دختر اپنی والدین کی گہر حاملہ یا صاحب
اولاد ہوجاتی ہی مگر اکثر ایسی حمل کو حرامی سمجہکر اسقاط کرا دیتی ہین یا معصوم نوزائیدہ کو پارچہ مین لپیٹ
کر راستہ پر ڈال دیتی ہین تاکہ کوئی اور رہگذر شخص اوٹہا لیجاوی اور اگر بوقت نامزدی ایجاب قبول
شرعی ہوجاوی تو اوس اولاد کو ضایع نہین کرتے غلزی لوگ ملا اور اخوند کی تابع ہوتی ہین سب سنی

مسلمان ہین تعصب بہت رکہتی ہین مگر احکام شرعی کو عوام اچہی طرح بجا نہین لاتی اور نماز روزہ کو صحرا نشین غلزی بہی کم ترک کرتی ہین اور ہر گانو مین مسجد ہوتی ہی مگر مسجد کے پاس ایک نشست گاہ عوام ہوتی ہی جسمین حقہ پینا وغیرہ بدعت مروجہ عامہ کو عیب نہین سمجہتے اور نشست گاہ مین جو ہم دیوار مسجد کے ہوتی ہی ہمیشہ سردی کی موسم مین آگ جلا کرتی ہی اور لوگ جمع رہتی ہین اور اسکو آتش خانہ کہتی ہین بحقیقت وہ آتش خانہ بہی مسجد ہی صرف ایک فٹ اونچی دیوار ان مین حد فاصل ہے اور آتشخانہ مین بوقت محراب قلیان رکہنی کی جگہہ بنی ہوئی ہوتی ہی چنانچہ غلزیون کی نسبت کہا جاتا ہی کہ غلزیون کی مسجد دو محرابی ہوتی ہین ایک مغربی امام کا دوسرا مشرقی قلیان کا +

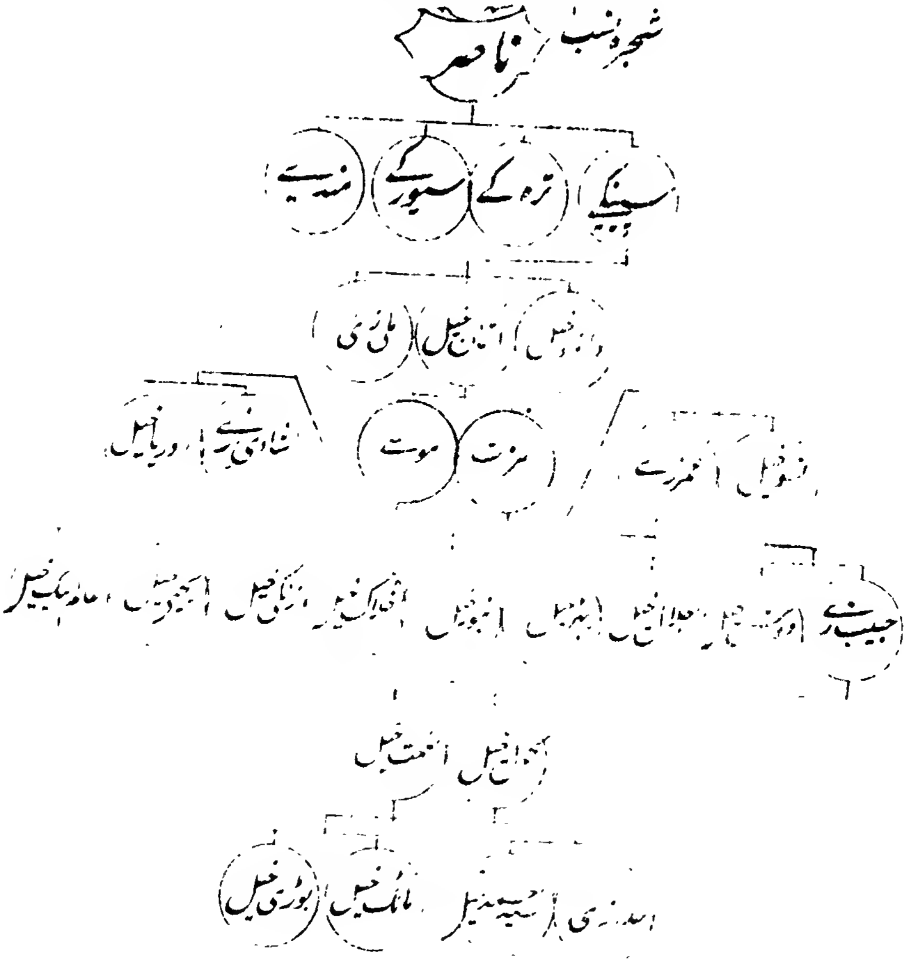

یادداشت

ایک ثقہ شخص قوم ناصر نے شجرۂ مندرجہ بالا لکھاکر بیان کیا کہ فی الحال قوم ناصر تین حصہ پر منقسم ہے
تو ر ناصر عمر زئی کو کہتے ہین سرہ یعنی سرخ ناصر نسو خیل کو کہتی ہین اور سپین یعنی سفید ناصر
ملی زئی کی نسل ہیں مگر راوی کہتا تہا کہ یہہ تسمیہ غلط مشہور ہی اصل مین سپین اور تور اور سور
وہ تہے جو اوپر شجرہ مین ہو گئے الا مولف اس معاملہ مین کچہہ زیادہ اطمینان کی ساتہہ نہین لکہہ سکتا
البتہ تور یعنی سیاہ ناصر اور سرہ یعنی سرخ ناصر مشہور ہین ٭

ذکر قوم ناصر

شجرۂ نسب اس قوم کا سلسلے ناصر انکی مورث اعلی تک جسقدر حاصل ہو سکا اوپر درج ہو چکا ہی ناصر لوگ
اپنی تئین غلزئی کی شاخ سمجہکر قوم ہوتک سی شمولیت بیان کرتے ہین اور ہوتکی انکو اپنا رعیت بتلاتی
ہین نہ کہ ہمقوم مگر یہہ دو نو ادعا غلط معلوم ہوتی ہین بعضے ناصر شاہ حسین غوری جو غلزئی
اور لودی کا باپ تہا اوسکو اپنا مورث بتلاتی ہین اور بعضی سادات سی نسب ملاتی ہین ایسی اختلاف کی
حالتمین مولف بدون حالات موجودہ پورانے امورات کی نسبت کچہہ نہین لکہہ سکتا بعض لوگ کہتی
ہین کہ ناصر بلوچ کی قوم سی علحدہ ہوی ہین اگرچہ انکی زبان پشتو ہی اور افغانونمین خلط ہین مگر دگا
چہرہ اور شکل افغانونکی خصوصاً غلزئی کی موافق نہین ہی غالباً ایسا پایا جاتا ہی کہ یہہ قوم یا اسکا مورث
بطور وصلی قوم غلزئی کی ساتہہ اکر شامل ہوا کل قوم ناصر کے پندرہ ہزار گہر شمار ہوتی ہین جنمین سی قلیل لوگ
علاقہ کوہ دامن نواح کابل مین بمقام کاہ درہ اور شکر درہ اور حاجی کک وغیرہ آباد ہین
اور مستقل سکونت رکہتی ہین اونمین سی خواجہ میرخان بڑا خان ہی اور قلندر بادشاہ ایک عالم فقیہ
مشہور ہی باقی قریب کل کے جملہ قوم ناصر کی زمین نہین رکہتی اور ہمیشہ پوئندہ اور کوچی رہتی ہین بد بن نظر
اونکی پوئندہ گریکا طریق جہاں تک معلوم ہو سکا لکہا جاتا ہی بہار کے موسم مین دامان شرقی سی جاکر متفرق
ہوتک اور توخی کی ملک مین ہر ایک قبیلہ اپنی چند کیژدیان علحدہ لگاکر رہتی ہین اور مال تجارت قندہار

اور کابل وغیرہ اطراف مین لیجاکر فروخت کرتی ہین اور اپنی رمون سی برّہ اور گوسفند لیجاکر بیچتی ہین اور
جب گہاس کی کمی ہوئی تو اکثر وسط تابستان مین ایک یا دو کیشردی کا ایک دیرہ بنکر بتلاش گہاس
جہت چرائی گلہ مویشی اور رمہ چہوٹی چہوٹی منزلونمین مال چرائی کرتی ہین شروع خزان مین جرگہہ جمع ہو
لیتے ہین اور کہاڑتی ہین اور گرم سیدان یعنی دامان واقع ضلع دیرہ اسمعیل خان کیطرف کوچ کرتے ہین پہلے
کوچ کیوقت دو حصون مین منقسم ہوکر روانہ ہوتی ہین نیان اور مشر قوم کی تجویز کرتے مین کہ پہلے کونسا حصہ
روانہ ہو بعد طی کرنے چند منازل کے یہہ ہر دو حصے بمقام کنزور متصل گومل جمع ہوتی ہین اور اسجگہ سب پوندہ
لوگ دامان کیطرف جانیکواسطے آتی ہین جب یہہ لوگ اپنی سفری قرارگاہ سی روانہ ہوتی ہین تو غیر آباد
ملک سی گذرتی ہین جسمین سوائی اپنی ہمراہیونکی اور کوئی نہین دیکہتے مگر جب کنزور کے نزدیک پہونچتی ہین
تو اکثر راستی دیگر اقوام کی مویشی کی گلون سی بند پاتی ہین بعضے وقت دو قوم کی رمہ اور گلہ تنگ راستہ
مین شامل ہوجاتی ہین اور کبہی کبہی پہلی پیچہی جانیکی تکرار پر لڑ پڑتی ہین آخر یعنی مجمع معہ گلہ مویشی اور رمہ اور
آدمی اور کیشردیونکی کنزور مین پہونچتی ہین پہلے وقت مین اس مجمع کی تعداد تیس ہزار تک پہونچ جاتی
تہی مگر فی الحال عموما ہر ایک قوم پوندہ کی اپنی علحدہ گروہون مین آتی ہی اسواسطی اتنی لوگ ایک
جگہ جمع نہین ہوتی الغرض دن کیوقت لعبہ لوگ واسطی چرائی مویشی کی پہیل جاتی ہین اور رات کو بحفاظت
تمام جمع رہتی ہین ہر قوم کا چلویشتے واسطی انتظام مقرر ہوکر دامان کیطرف کوچ کرتی ہین اوسوقت وزیری
لوگ انکی لوٹنی کی تیاری کرتے ہین اور اپنی پہاڑون مین اونکی گذر کے قریب جمع ہوتی ہین اور ایک
یا چند جاسوس اونچی پہاڑ پر پوندون کا کاروان دیکہنی کے واسطے بیٹہاتی ہین جب قافلہ نظر آیا تو
گروہ سارقان وزیری بارادہ غارت مال ناصرون پر حملہ کرتی ہین اور جسقدر خرابی اور نقصان پہونچا
سکین دریغ نہین کرتی اون خطرناک ایام مین جو یہہ معاملہ ہفتہ عشرہ تک رہتا ہی ناصر لوگ ہمیشہ تیار رہتے
ہین اور چلویشتی خانگی تکرارونکو بند کرکے باہر کے غنیم کا حملہ روکنی کیواسطی بیدار رہتی ہین تمام قوم شامل
رہتی ہی اور چلویشتے آدمی منتخب کرتے ہین واسطے حفاظت راست اور چپ اور سامہنے اور پیچہے کے اور یہ
گروہ محافظان اکثر پیادہ اور کوئی سوار نوبت بنوبت مستعد رہتی ہین اور باقی ناصر مرد اور زن

مویشی کے گلہ اور رمہ کو ہانکتی ہین اور سب مرد مسلح واسطی مقابلہ حملہ غنیم تیار رہتی ہین مگر وزیری لوٹیری ہر سال سنگین خفیف نقصان پہونچانے سے درگذر نہین کرتی اور ناصر بلکہ کل پوندہ لوگونکی سخت دشمن ہین اسطرح غنیم کے ملک سی اکثر براستہ درہ ژرگئی باہر نکلکر میدان دامان پہونچتے ہین دامان پر ہر قبیلہ کی اپنی اپنی جگہ ہی جہان اوسکو زمستان مین قیام کرنا ہوتا ہی چرائی کے واسطی جہان اچھے چراگاہ ملے وہان اپنی مویشی کی گلے اور رمہ لیجاتے ہین اب اونکا وقت بیکام اور بیفکری گذرتا ہی اور سرکار انگریزی کی حسن انتظام کی امن سے اونکو آرام ملتا ہی ایسی بیکاری کی حالتمین شکار کا شغل کرتے ہین عورات سب کام کرتی ہین روٹی پکانا اور پانی لانا اور دیگر خانہ داری کی معمولی کامون کے سوای لکڑی ہیمہ سوختنی لانا اور کیژدی کہڑا کرنا بھی عورات کی ذمہ ہی مردمان کا کام صرف یہہ ہی کہ بہیڑی اور شتران اور مویشی کی گلے چرانے اس کام کے واسطے تہوڑی آدمی کافی ہوتے ہین ناصرون کی تجارت کا حال پہلا حصہ مین شامل حالہ پوندگان درج ہو چکا ہی قوم ناصر کی عورات اکثر مستورہ ہوتی ہین حسن بھی اچھا ہی جب زمستان گذرچکا اور کوہ تخت سلیمان کی برف پگہلنے لگی

توقوم ناصر کی متفرق شاخونکی ملک ایکروز معین کرکی کسی موقعہ پر بڑی ملک یا خان کی پاس بطور جرگہ کے جمع ہوتی ہین اوس معرکہ مین یوم اور راستہ واپسی مقرر ہو کر یوم معینہ پر کیژدین گرا کر اوسی طریق سی جیسا کہ آئی تہی بہار کے موسم مین واپس جاتی ہین اور یہہ ہی معمول اونکا ہمیشہ ہر سال رہتا ہی پوندہ ناصر کا گذارہ تجارت اور اپنی مویشی سے ہوتا ہی اپنی بہیڑی کی اون سی کیژدی اور گلیم اور گونی وغیرہ سامان ضروری بناتی ہین اور بہیڑی کی چمڑہ کی پوستین بھی بنائی جاتی ہے اور مادہ بہیڑی کے شیر سی مکہن اور پنیر اور قروت بھی بناتی ہین گوسفند کا گوشت ضیافت اور مہمانداری کی وقت کام آتا ہی مال اری شتران وگاوان خصوص رمہ ہای بہیڑی انکے بہت ہین اور ہمیشہ اس خواہش و تلاش مین رہتی ہین کہ اپنی مویشی کی خوراک بہم پہونچتی رہے ناصرونکی کیژدئین چہوٹی اور سبک ہوتی ہین عموماً اونکے گہر کی جایداد بوقت کوچ سوائی مویشی کے یہہ ہی ایک دو جوڑہ پوشاک کی اور آرد کے گونی اور ایک دو مسی اور مٹی کے برتن اونکی پوشاک

مشرقی اور مغربی افغانونکی مابین ہی اس قوم کی لوگ اکثر میانہ قد گندم گون بدنقش ہوتی ہین
مگر بعض بعض ملکس وسکی بے آزار اور راست باز مخلوق ہی خان اور ملک کلان کا اختیار بہت ہی
لوگ عبدالرحیم خان ہوتا ہے کی وقت سے کچہہ محصول ہوتک کی خان کو دیتی ہین ہوندہ نا صرون
کا بڑا ملک شاہزاد خان ایک نیکبخت آدمی تہا جو سال حال مین مرگیا مدت خان اور اللہ داد
خان میر عالم خان دوست محمد خان وغیرہ بہی ملک ہین +

حال قوم خروٹی

شجرهٔ نسب

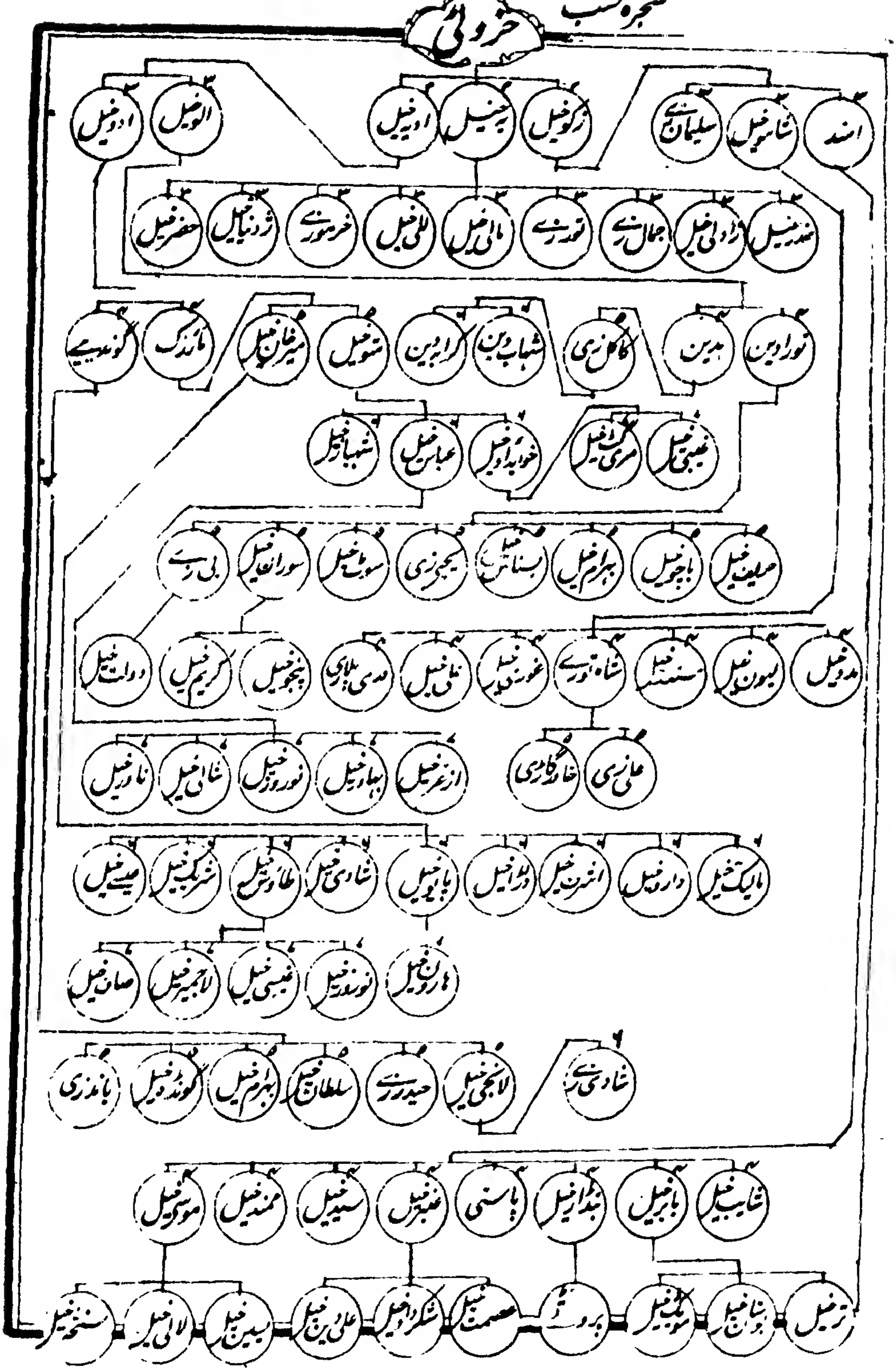
خروٹی
اسند
شاہو خیل
سلیمان زی
ترکو خیل
یحیٰ خیل
ادیہ خیل
الو خیل
ادو خیل
خدر خیل
ازادی خیل
جمال زی
تمد زی
مالی زخیل
لٹی خیل
خرموزے
ژرد نیال
حضر خیل
نور ادین
ہدین
کاکل زی
شہاب دین
کرا دین
شتو خیل
میر خان خیل
ماندک
گوندیے
غیبی خیل
مری خیل
خوابد ادین
عباس خیل
شہباز خیل
صلیب خیل
باجو خیل
بہرام خیل
بسنا خیل
یحیٰ زی
سوبت خیل
سوران خیل
بی زی
مدو خیل
لیون خیل
سمند خیل
شاہ توری
غورسند خیل
نلی خیل
مدی بلال
پنجو خیل
کریم خیل
دولت خیل
عالی زی
خال گادی
ازغر خیل
بہادر خیل
نوروز خیل
شاہی خیل
نادر خیل
مالک خیل
دار خیل
اشرف خیل
ڈرا خیل
بابو خیل
شادی خیل
طاؤس خیل
شرنگ خیل
میسے خیل
ہارون خیل
نوسفد خیل
غیبی خیل
لاجمیر خیل
صالح خیل
شادی زی
لاجی خیل
حیدر زی
سلطان خیل
بہرام خیل
گونڈ خیل
باندزی
شایب خیل
بابر خیل
بندار خیل
باسنی
غبیر خیل
سید خیل
ممند خیل
موسی خیل
ترخیل
بوتنا خیل
موبک خیل
برو تر
عصمت خیل
شکر ادین
علی برخ خیل
بیمن خیل
لالی خیل
سنخہ خیل

ذکر قوم خروٹی

یہہ لوگ اپنی تئین غلزئی کی شاخ سمجھتے ہین اور اونمین سی بعضے کہتے ہین کہ ہم قوم توخی سی علحدہ ہوئی
مگر غلزئی اس قوم کو قبول نہین کرتے اور وہ اسطرح نقصہ کرتے ہین کہ سہاک اور ابرٔب دونون
ایک روز استی بر جاتی تہے آگے سے ایک خر پہ بار رہا مالک اتا ہوا نظر پڑا ابرٔب ذکھاکہ خر میرا ہی اور
سہاک ذکھاکہ بار یعنی بوجہہ میرا ہی جب انکو دیکہا تو اوس بار مین ایکطرف نان آرد جو اور دوسریطرف
ایک لڑکا شیر خوار شعد دم پایا سہاک اوسکو گھر لایا اور بلحاظ بار خرا ور شمولیت نان جو جسکو بزبان
پشتو روٹہ کہتے ہین خرر وٹہ اوس معصوم کا نام رکہا جب بالغ ہوا تو اپنی خاندان کی کسی دختر سے
شادی کرادی اوسکے شکم سی خروٹہ کی تین پسر ہوئی جنکی اولاد کا شاخ وار شجرہ اوپر مندرج ہے بنظر
اسمیت مورث اعلے مجمعاً اس قوم کو خروٹی کہتے ہین اس قوم کی تعداد تخمیناً چہہ ہزار گھر بیان
کرتے ہین خروٹی لوگ اون پہاڑون مین رہتے ہین جو گتہ واز کی مشرق کیطرف کوہ سلیمان کی متعلق
کوہ برمل تک ہین خروٹی کی ملک کا ایک حصہ علاقہ وزگون ہی جسمین پرمولی خواہ برملی قوم تاجک
کی ایک شاخ رہتی ہی خروٹی قوم کے قبضہ مین بعضی تنگ میدان ہین جسکے بیچ اونچی اور سخت پہاڑ ہین
اونکی چار بڑے گانو ہین جن مین سی سر روضہ سب سی بڑی مین پانسو گھر ہین سوای پیوندہ خروٹیون
کی باقی اکثر خروٹی زمینداری کا کام کرتے ہین اونکا زرعی وغیرہ ملک اگرچہ گتہ واز سی اچہا ہی مگر سال
مین صرف ایک فصل ہوتا ہی اور برف کی نیچے تین ماہ زمستان مین رہتا ہی غلبہ اونی نر اور مادہ گاو
سی کرتے ہین اور بسبب پہاڑی ملک ہونیکی بہیڑ سی بکری کو زیادہ رکہتے ہین اور اونکی پاس
شتر بہت ہین جو میدان مین چرتی ہین اکثر امورات مین جنوبی سلیمان خیلون کیطرح ہین مگر پیوندہ
خروٹی مطابق دیگر پیوندونکی ہوتی ہین اور زبان مین بھی فرق ہی قوم وزیری اور جدران اور برملی
کے ساتہہ انکی سخت دشمنی ہے قوم وزیری اور خروٹی کے باہم مابہ النزاع علاقہ برمل ہے اسی پہاڑ
کا اکثر حصہ وزیری اور خروٹی مین جھگڑا اور کشت وخون ہوتی ہے بنیاد اس فساد کی عصر احمد شاہ ابدالی
مین اوٹہی کہتے ہین کہ اوسوقت قوم وزیری کا ملک سنے قبنر شاخ توجیلہ خیل سے تہا اور خروٹی کا

ملک شمس الدین نام تہا خروٹی کہتے تہے کہ برمل ہمارا ہی اور وزیری کہتے تہے کہ ہم قابض ہین اور جبکہ نزاع حد صلاح سے گذر گئی تو پشتو مین ایک مضمون منظوم بنایا گیا جو واسطے تشریح حال کے بیان درج کیا جاتا ہے

بیت پشتو

برملی پنغلہ ښجلئ چنیٹہ پہ پیشیہ   شمس الدین وائی چما دہ قمر وائی چما پہ غیږ کښی الشیہ

جسکا معنے اور مراد یہہ ہی کہ

برملی مراد علاقہ برمل دوشیزہ دختر کی زلفین چہوڑی ہوی یعنی اراستہ ہی شمس الدین یعنی خروٹی کہتے ہین کہ ہماری ہی اور قمر ملک وزیران کہتا ہی کہ میری بغل مین رکہی ہوی یعنی میری قبضہ مین ہی آخر اسی تکرار پر باہم وزیری اور خروٹی لڑائی ہوئی اوس لڑائی مین شاخ مازرک کو خروٹیون نے اپنی شامل نکیا آخر وزیرون سے شکست کہائی اور تب مازرک سے مددخواہ ہوئے کہ اس معاملہ مین بہی ایک پشتو کا فرد ہی تب سے مازرک کی شاخ ذ علحدہ نام حاصل کیا پیترملی اور جدران سے بہی بباعث ہمسوانہ ہونے کے اونکی سخت دشمنی ہی مستقل سکونت والے خروٹیون کو بسبب موسم اپنی ملک کے لازم ہے کہ وہ کچہہ کام زمستان مین نکرین خزان کے اخیر سے پہلے یہہ لوگ ہیمہ سوختنی کا ذخیرہ جمع کرتے ہین اور سرما مین اونکا صرف یہہ کام ہی کہ برف اپنی چہتون سے دور کرتے ہین یا ایک گہر سے دوسرے گہر کو جانیکا راستہ برف ہٹا کر بناتی ہین اور جو خروٹی غریب ہین اور چار ماہ کی سختی نہین اٹہا سکتے تو وہ گرم ملک کو جاتے ہین اور اپنے ساتہہ سب بیل اور شتر اکثر لوگون کی لیجاتے ہین یہہ لوگ دریا لونی کے جنوب تک جاتے ہین اور برمل اور وانہ کیطرف بہی آتے ہین بہار کے موسم مین پہر اپنی جگہ کو واپس چلے جاتے ہین یہہ مدہ لوگ انکو غوایوال خروٹی یعنی گاؤدار کہتے ہین ابتدا مین تین سو گہر نے اپنے حصہ زمین کو چہوڑ دیا تہا اور وہ مثل ناصرون کے پوندہ ہو گئے تہے یہہ عمل تخمیناً ستر برس سے ہوا خروٹی لوگ پہلے وقت پوندہ گری اختیار کرنیکا سبب یہہ بتلاتے ہین کہ بسبب تنگ ملک ہونے کے اور پہاڑ گرد نواح کے وہ آبادی ترقی نہین کر سکتے تہے اور باعث سایہ درختان جو اونکے پہاڑ پر بکثرت ہین اونکے

مویشی کے واسطے گہاس اور چارہ کافی میسر نہین ہو سکتا تہا جب انکی قوم زیادہ ہوئی تو باعث
تنگی زمین وہ تنگ آئی کیونکہ ہر ایک آدمی کی میراث اوسکے زرینہ اولاد مین بموجب حصص شرعی تقسیم
ہوتے تہے اور وہ حصہ قلیل ہونے کے سبب سے ہر ایک شخص کے گذارہ کے واسطے کافی نہین تہا اسواسطے
بہت لوگ اپنی زمین اپنی بہائیون کے واسطے چہوڑ کر چرائی اور پوندہ گری کے کام مین مصروف ہوئے
بعدش چنانچہ خروٹی پوندون نے اپنی ہمت اور عزم سے کام تجارت مین دولت حاصل کرنی شروع کی اور سب
ہی پوندون کی تعداد بڑہتی گئی مگر تاہم مستقل سکونت والی خروٹی بہ نسبت پوندہ خروٹیون کے
زیادہ ہین فی الحال پوندہ خروٹی بجز ہمقومی اور کچہہ خروٹی کے ملک سے غرض نہین رکہتی اور یہہ لوگ
جب دامان اور دیگر شرقی ملکون سے واپس جاتی ہین تو خروٹی کے ملک مین نہین جاتی بلکہ مغربی
افغانستان مین بعلاقہ شلگر نواح غزنین وغیرہ کو چلے جاتی ہین اور مال تجارت لیکر جریدہ مرد دو
کے ملکونمین روانہ ہوتی ہین اور کثیر دی اور عیال اطفال معہ رمہ اور مویشی مواقع مناسب پر جہان
اچہے چراگاہ ہو رہتی ہین اونکو دوش وال یعنی شتروار رکہتی ہین انکی تجارت کا حال پہلے باب مین درج
ہو چکا ہی یہان صرف اسقدر لکہنا باقی ہی کہ خروٹی پوندہ اب تجارت کے معاملہ مین خوب مشہور ہوتی
جاتی ہین اور دولتمندی مین بہے اچہی ترقی حاصل کی ہی فی الحال خروٹیون کی مشہور ملک مسلے

روشن خان ابن شادی خان شاہو خیل زکو خیل اور سرور خان بن حکومت خان الوخیل

علاوہ اسکے پوندہ خروٹیون مین احمد خان اور محامد اور نظر شاہ اور عمر خان اور کریم خان
ملک ہین اور پوندہ خروٹیون کا دستور اکثر مطابق ناصر پوندون کے ہے +

قوم خدوزئی

یہہ قوم اکثر علاقہ مقر مین شامل علی خیل غلزئی آباد ہی اور مقر مین اپنی حصہ کا ملک رکہتی ہین اور متصل
شہر قندہار دہہ خوجہ مین بہی تخمیناً دو گہر اس قوم کا ہی یہہ لوگ اپنی تئین کبہی سید کہتی ہین کبہی پوپلزئی
درانی اور کبہی غلزئی غالباً شاخ غلزئی کی معلوم ہوتی ہی مگر سلسلہ نسب اسکا اوپر تک نہین ملتا کہ

افغانستان مین قریب دو ہزار گھر اِس قوم کی ہونگی اور پیشہ زمینداری رکھتی ہین ٭

قوم زرمریانی

یہہ قوم استانہ قوم نوخی کا ہی اور اپنی تئین سید سمجھتے ہین اکثر یہہ لوگ توخی کی ملک مین تہی ہیز مگر کابل سی قندہار تک متفرق ایک دو گھر اکثر جگہ رہتی ہین پیشہ زمینداری اور بعضی تجارت اور نوکری بہی کرتی ہین کل افغانستان مین قریب ایک ہزار گھر اس قوم کا ہوگا اور نیک چلن قوم ہے ملازمی اور تجارت بھی کرتے ہر دو پیشہ مین ترقی اور دولتمندی پاتی ہین ٭

O

شجرہ نسب ابراہیم معروف لودی ابن شاہ حسین

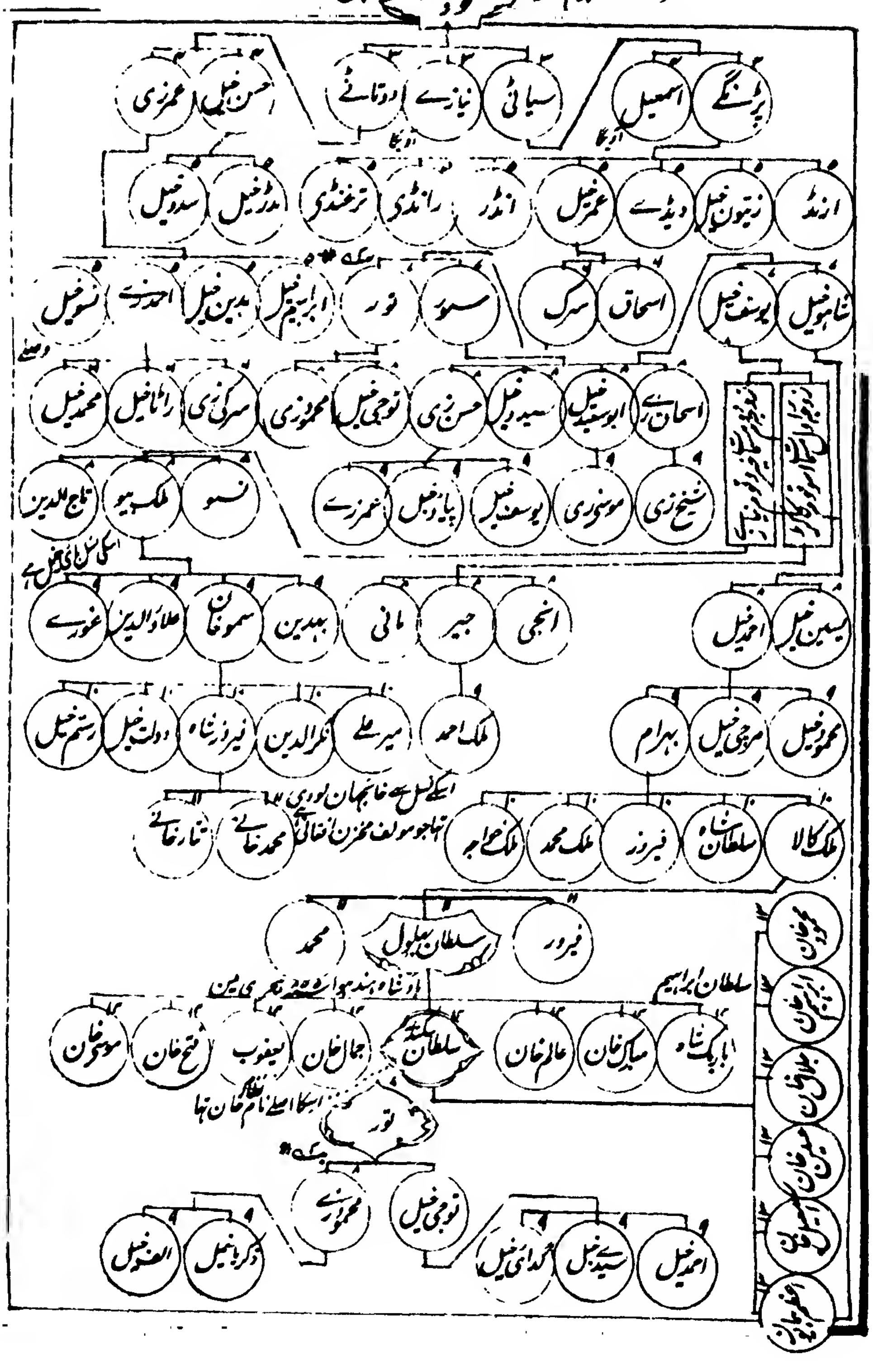

شجرہ نسب اسمعیل بن سیانی

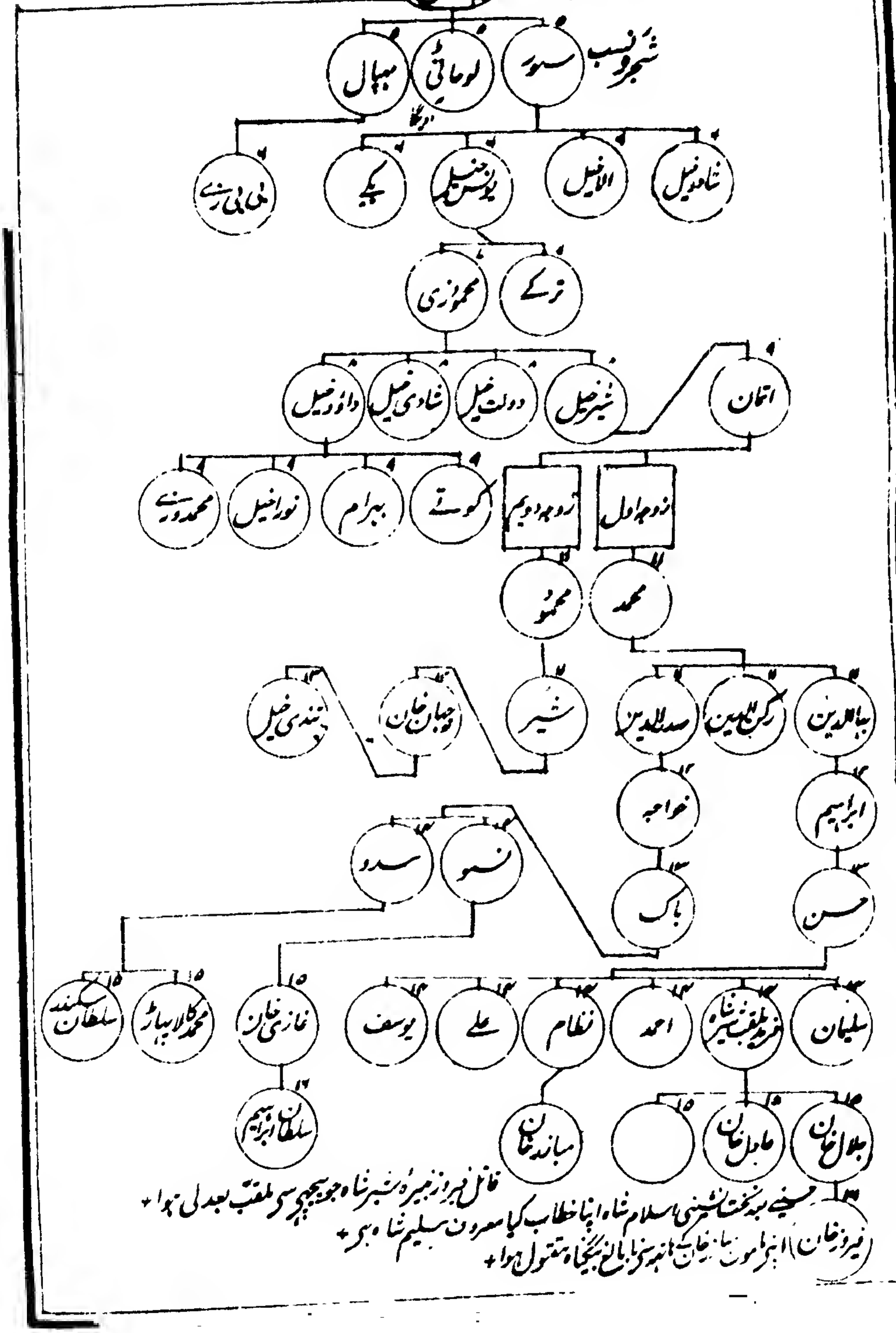

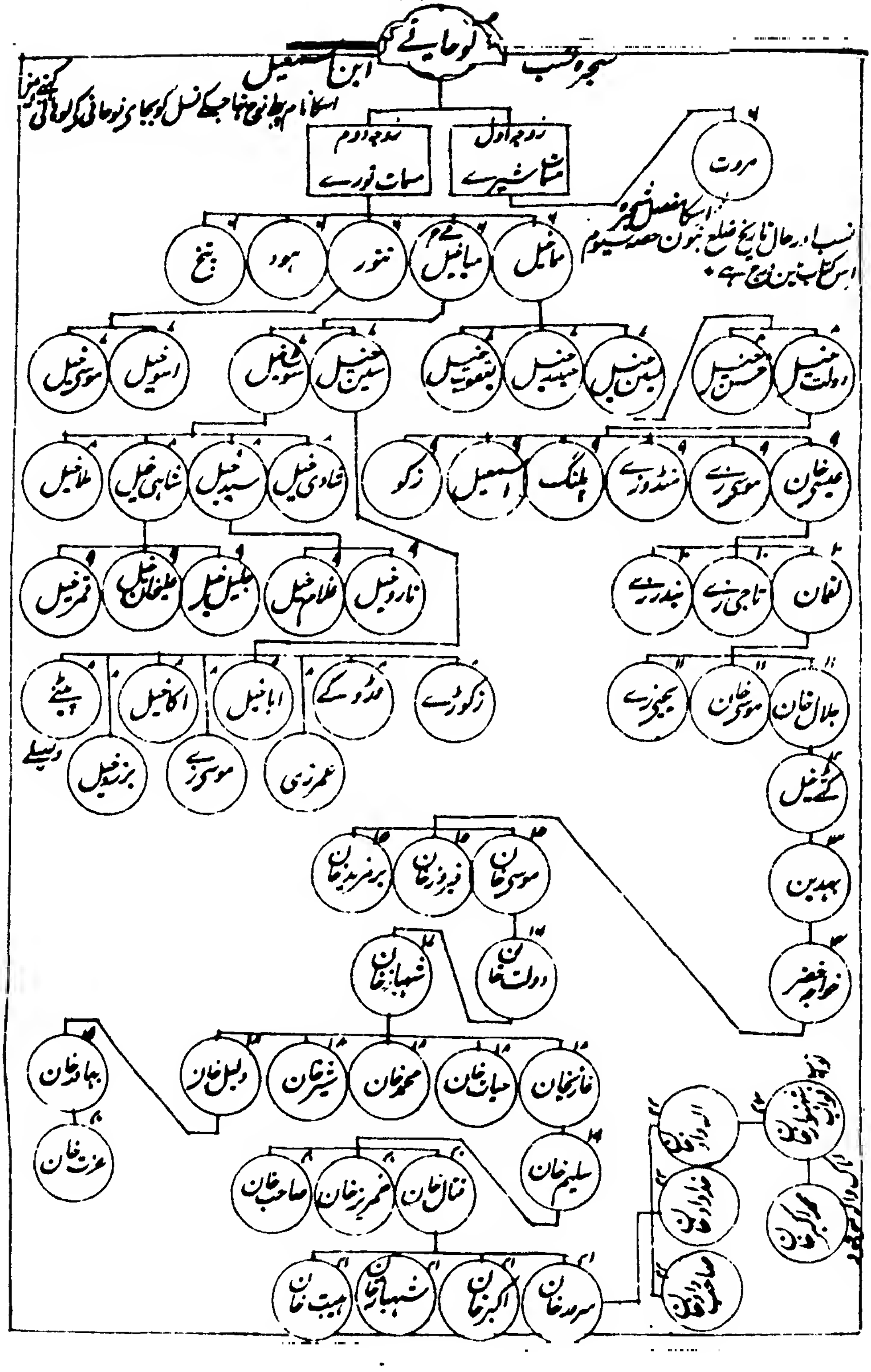
لوحانی
ابن اسمٰعیل
زوجہ اول
مسماۃ شیرے
زوجہ دوم
مسماۃ نورے
مروت
مائیل
میانیس
تنور
ہود
پنغ
دولت خیل
حسن خیل
میں خیل
حیدر خیل
یعقوب خیل
سین خیل
سو خیل
اسو خیل
موسیٰ خیل
عیسیٰ خان
موسیٰ زے
شندوزے
پلنگ
اسمٰعیل
زکو
شادی خیل
سید خیل
شاہی خیل
ملا خیل
نارو خیل
غلام خیل
علی خیل
عمر خیل
لقمان
تاجی زے
بندر زے
جلال خان
موسیٰ خان
یحییٰ زے
زکورے
اکا خیل
پیچے
عمرزی
موسیٰ زے
برنی خیل
موسیٰ خان
فیروز خان
شہباز خان
دولت خان
بہادر خان
عزت خان
خانزمان
حیات خان
محمد خان
شیر خان
سلیم خان
صاحب خان
سرور خان
اکبر خان
شہباز خان
ہیبت خان

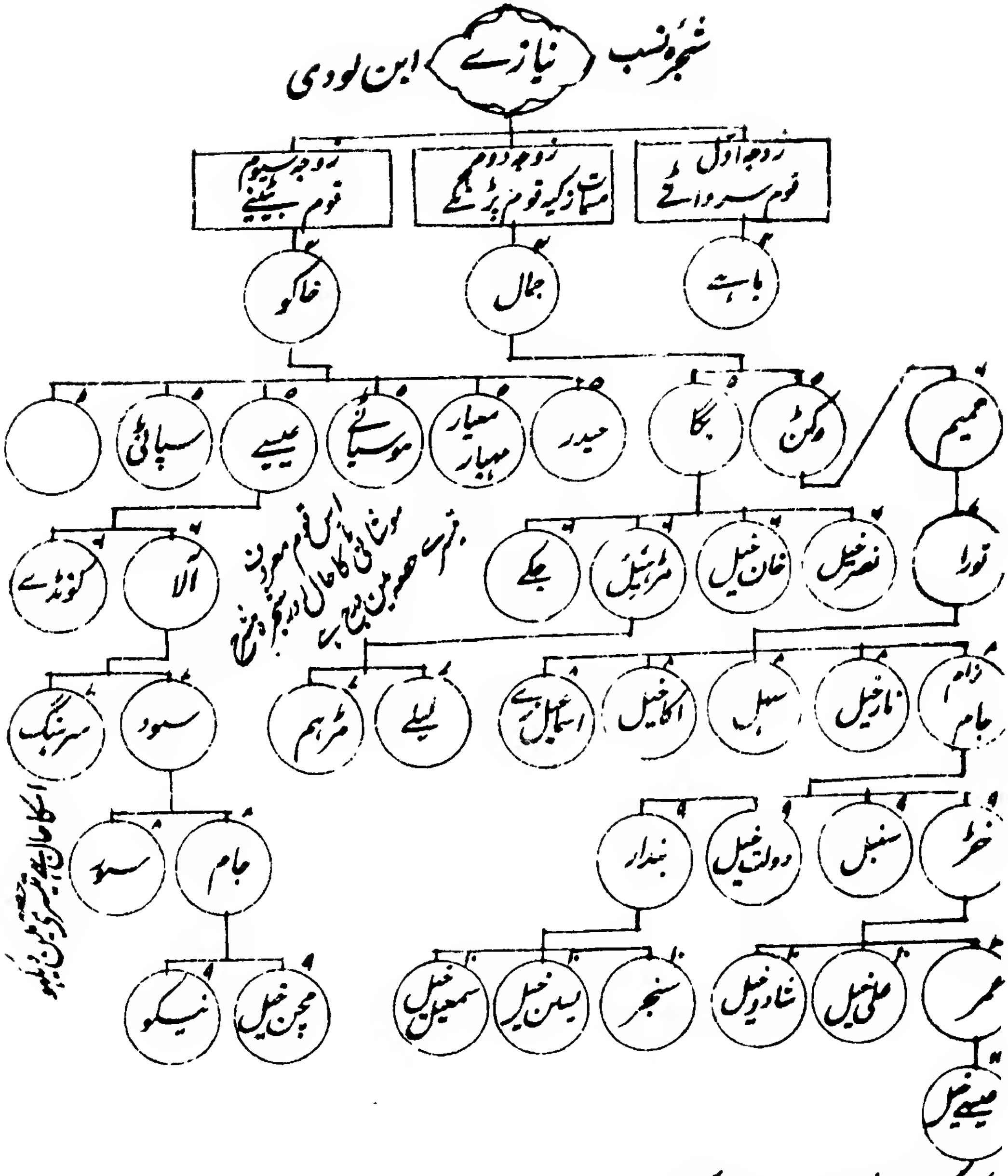

بکا ذکر مفصل مع شجرہ نسب تیسرے حصہ اس کتاب
مین مع ہے ۔

حال قوم لودی

شجرہ نسب دیکھنی سی معلوم ہوگا کہ ابراہیم معروف لودی جسکی نسل سی یہہ قوم ہی شاہ حسین کا بیٹا تھا حسب و نسب شاہ حسین کے معہ وجہ تسمیہ لودی اسباب کی شروع مین مع ہو چکے ہین جیسا کہ شجرہ مین لکھا ہی اور پسر اس مشہور قوم کے تین شاخ ہین سیانی نیازی دوتانی اب ہماری عصر مین یہہ قوم افغانستان کی زبردست قومون مین شمار نہین ہوتی خدا پاک کا شان ہی ایک وہ زمانہ تھا کہ اس قوم مین سی چند بادشاہ تمام ہندوستان کی مالک ہو گذری ہین اور اب یہہ لوگ مغلوب سمجھی جاتے ہین ان اقوام فاغنہ کی تاریخ دریافت کرنے سی کہ جو زمانہ گذشتہ مین اکثر ہندوستان کے طرف چلے گئی تھے معلوم ہوتا ہی کہ عموماً ایسی قومون کا زور افغانستان مین نہین رہا جسکی نظیر اس قوم کے شاخون سے حاصل ہی فی الحال افغانستان مین سیانی ابن لودی کی اولاد سی شاخ لوحانی بہ نسبت دیگر شاخہائی لودی کی تعداد اور استعداد مین فوقیت رکھتی ہی اوسکی بعد دوسرے درجہ پر قوم نیازی ہی مگر اس قوم کے لوگ سوای عیسی خیل اور سرہنگ کی باقی اکثر متفرق اور مغلوبانہ گذران رکھتی ہین دوتانی بہت تھورے ہین اب اس قوم لودی کی ہر ایک شاخ مشہور کا حال تفصیل وار جہان تک دریافت ہو سکا ذیل مین درج ہے +

شاخ پڑنگے

سیانی ابن لودی کی دو بیٹون سی پڑنگی بڑا بیٹا تھا جس سے یہہ شاخ چلی ہے ابتدا مین اس شاخ کے لوگ مغربی افغانستان مین آباد تھی وہان سی اوٹھہ کر کوہ سلیمان سی مشرق علاقہ دامان مین بمقام ٹاک اور روڑی آباد ہوئی بہت مدت تک اس ملک پر قابض رہی تا وقتیکہ بعہد بابر شاہ قوم دولت خیل میا خیل و مروت وغیرہ شاخہای لوحانی نے جبراً و غضباً یہہ علاقہ اون سی لیلیا اکثر پڑنگی ماری گئی اور باقیماندہ متفرق ہو کر اپنی ہم قوم پڑنگیون کے پاس ہندوستان کے مختلف اضلاع مین جا آباد ہوئی فی الحال افغانستان مین پڑنگی قوم کا نام بہے کوئی شخص شاذ و نادر

جانتا ہی مگر ہندوستان مین متفرق جگہہ بنام لودی افغان اس قوم کی لوگ آباد ہین روہڑ اور لودیانہ
اس قوم کا آباد کردہ ہی دکہن مین بہے چند گہر اس شاخ کے سُننے جاتے ہین وہ شخص جسکے سبب سی کل
قوم لودی نے شہرت اور نام پایا وہ اسی شاخ پڑنگی مین سی تہا اوسکا قصہ مختصر اس طرح پر ہے +

قصہ بہلول لودی بادشاہ ہند

شجرہ نسب سلطان بہلول کا اوپر مفصل درج ہوچکا ہی روایت ہی کہ چند افغانان لودی آپس مین برادر
مصاحب ہوکر ہمیشہ واسطی سوداگری کے ہندوستان مین آتے جاتے تہے اوس جماعت مین سی بعہد
سلطنت سلطان **فیروزشاہ** باربک ملک بہرام جو جد ملک بہلول لودی کا تہا اپنی بڑی بہائی سے
رنجیدہ ہوکر ملتان مین آیا اور وہان ملک **مردان دولت** حاکم ملتان کا نوکر ہوگیا اور
جب **خضر خان فیروزشاہ** کیطرف سی ملتان کا حاکم ہوا تو ملک **سلطان شاہ** چچا بہلول کا
اوسکی پاس ملازم ہوکر گروہ افغانون کا افسر ہوا مساعدت بخت سی بیچ اوس لڑائی کی جو **خضر خان** نے
ملو اقبال خان کے ساتہہ کی تہے **سلطان شاہ** نے عین کارزار مین مقابل **ملو اقبال خان** کے
ہوکر اوسکو قتل کیا اس نمایان خدمت کی سبب سی خضر خان کے سرکار مین بدرجہ اعتبار پہونچکر خطاب
اسلام خانی اور حکومت سہرند حاصل کی دیگر بہائی اوسکی ساتہہ رہتی تہے مگر ملک **کالا** باپ بہلول کا
نصیر خان صوبہ دار ملتان کے پاس عہدہ دار ہوا اور کہانگرون کے محلہ مین رہنی لگا ایک روز بنابر
انجام کار مفوضہ ملک **کالا** بیرونجات مین گیا تہا پیچہے بباعث کثرت بارش ناگہان سقف خانہ اوسکے
بی بی پر جو حمل سی پوری دنون تہی گر پڑی گرچہ اس صدمہ سی وہ نیکبخت تو جان بر نہوئی مگر اوسکی شکم سی
زندہ فرزند نکال لیا گیا جسکا نام بہلول رکہا یہہ وہی بہلول ہے جسکو خدا پاک نے پیچہے سے کل
ہندوستان کا بادشاہ بنا دیا الغرض جب بہلول کا باپ ملک کالا نیازیون کے ساتہہ لڑکر مارا گیا
تو بہلول اپنے چچا **اسلام خان** مخاطب سلطان شاہ کے پاس جو حاکم سرہند تہا جا رہا اور وہان اوسکی جبلی عزم
اور دانائی کے جوہر ظاہر ہونے لگے **سلطان شاہ** نے اپنی دختر بہلول کو دیکر بجائے خود دستاً مختار ہونے کی
وصیت کر گیا بعد شہادت سلطان **مبارک شاہ** کی **سلطان محمد شاہ** نے بہلول کو بباعث حسن

خدمات ور دلاوری اپنا فرزند کہا اور سرہند سی لیکر ملتان تک تمام پنجاب اوسکو جاگیر مین عطا کری اور حسرت
گہکہر کی تنبیہ بہلول کے ذمہ فرمائی حسرت نی بہلول کو ترغیب اخذ سلطنت دہلی دیکر خود بہی اوسکا خیرخواہ
ہوا تب سی بہلول کے دماغ مین خواہش سلطنت نے تقاضا کیا اور روز بروز اپنی قوت زیادہ کرنے لگا جب کہ
سلطان محمد شاہ نے انتقال کیا اور علاؤالدین فرزند اوسکا اپنی باپ سی بعد سست تر
تخت نشین دہلی ہوا تب تو بہلول کے تخت نے توقف ناگوار سمجھکر جیتی کری علاؤالدین تو بداؤن
مین جاکر بادہ عشرت مین سرنگون ہوا اور بہلول بمدد سرغر حسام خان اور حمید خان کافساد
مٹاکر بتاریخ ہفدہم ماہ ربیع الاول ۸۵۵ھ ہجری مطابق ۱۴۵۰ء تخت نشین دہلی ہوا اور علاؤالدین سست
مزاج نی بداؤن پر قناعت کری بہلول کو لکہا کہ میرے والد سلطان محمد شاہ نے تمکو اپنا فرزند کہا تہا
مین بہی اپنا بڑا بہائی سمجھتا ہون سلطنت تمہاری حوالہ ہی الغرض بہلول نے عنان سلطنت کو اپنی ہاتہہ
مین لیکر سلطان اپنا خطاب کیا اور اشہب ہمت کو اکثر اضلاع چہار دانگ ہندوستان مین جولان دیکر
بہت سرکشون کو زیر دست مطیع کر لیا اور واسطی تقویت اپنی کے جسقدر ممکن تہے افغانستان سے افغان
منگا کر اپنی فوج مین بہرتی کئی اور فرمان جاری کیا کہ جو افغان ہندوستان مین سوائی سپاہ گری کوئی اور
پیشہ کری تو اوسکا مال لوٹ لیا جاوی بہلول بڑا صاحب ہمت و فہیم بادشاہ تہا سلطان حسین
جونپوری کی ساتہہ چند لڑائیان لڑا اور غالب آیا آخرکار اڑتیس برس کے سلطنت کی بعد ۸۹۴ھ ہجری مطابق
۱۴۸۸ء مین رخت ہستی اس جہان سے اوٹہا لیا تب اوسکا بیٹا نظام خان

سلطان سکندر

کے خطاب سی جانشین اپنے باپ کا ہوا نہایت دلیر اور مدبر صاحب وقار حلیم اور کریم تہا اٹہائیس برس او
بجماہ سلطنت کرکے راہی عالم بقا ہوا۔

سلطان ابراہیم

بعد وفات سکندر کے ابراہیم خان بیٹا اوسکا بخطاب سلطان ابراہیم بادشاہ ہوا اوسکی بہائی
جلال خان نے اپنی آپ کو بادشاہ جلال الدین مشہور کرکی فساد مچایا دوسرے طرف سی شاہزادہ

عالم خان ابن سلطان بہلول سلطان علاؤالدین اپنا لقب کرکے مدعی سلطنت کا ہوا جب تاب مقابلہ ابراہیمی کی نہ لاسکا تو کابل مین محمد بابر بادشاہ چغتہ کے پاس چلا گیا اور ہندوستان مین اکثر امرا صاحب رتبہ سلطان ابراہیم کی ناہمواری اور ایذا رسانی سے تنگ کر دیئے خرابی اس خاندان کی ہوئی از انجملہ دولت خان لودی حاکم لاہور نے علم مخالفت بلند کرکے ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ کو تحریص فتح ہندوستان دیکر لایا اور بمقام پانی پت باہم محمد بابر بادشاہ اور سلطان ابراہیم خونخوار لڑائی ہوئی جسمین بابر نے فتح حاصل کی اور ابراہیم اوس معرکہ جانستان مین مارا گیا اور بادشاہی دہلی وآگرہ کی بخاندان صاحبقران انتقال پایا ایام بادشاہی سلطان ابراہیم لودی کی بیست برس تھی بعد ابراہیم کے پھر کوئی شخص خاندان بڑنگی سے بادشاہ نہین ہوا

حال قوم سوری

شجرہ کو دیکھو جس سے معلوم ہوگا کہ بڑنگی ابن سیانی کا دوسرا بھائی اسمعیل تھا اسمعیل کے تین پسر تھین منجملہ سوز پہلا بیٹا تھا جسکی نسل سوز خواہ سوری کہلاتی ہے لفظ سوز کا معنی پشتو کی زبان سے سرخ نکلتا ہے الغرض سوز کا خاندان بڑنگی کے ساتھہ دامان پر آباد تھا اور یہان سے متفرق ہوکر ہندوستان اور افغانستان مین آباد ہوئی گرچہ تاہنوز چند گھر بڑنگی اور سوری خاندان کی دامان کے علاقہ مین رہتے ہین اور علاقہ چھچھ ضلع راولپنڈی مین بھی قریب تیس گھر لودیونکی آباد ہین مگر افغانستان مین یہہ خاندان قریب نابود ہی کی ہے +

ذکر شیر شاہ سوز

سوز کی خاندان کو سرخرو اور روشن کرنیوالہ شیر شاہ سور تھا جسنی بہت خوبی اور انتظام کے ساتھہ سلطنت ہند کری شجرہ نسب اس خاندان کا شیر شاہ کے نبیرہ سے لیکر اوپر لودی تک مشرح شاخوار درج ہو چکا ہی شیر شاہ کی سلطنت گیری اور اس خاندان کا ہندوستان مین آنے کا حال اسطرح پر ہی کہ بعہد سلطنت سلطان بہلول بڑنگی لودی اکثر افغان بموجب فرمان بہلول جہت نوکری ہندوستان مین آئے تھی اوسوقت ابراہیم سوز دادا شیر شاہ کا معہ اپنی فرزند موسوم حسن کے بشوق نوکری ملک روہ یعنی کوہستان

حصه شرقی افغانستان سی ہندوستان مین آیا اور امیران بہلول مین سی ایک امیر کے پاس نوکر ہو کر چند عرصه رہا
فیروزہ مین جسکو اب ہمارے عصر مین صرف حصار کہتی ہین اور چند مدت پرگنه نارنول مین رہا حسن ابن ابراہیم چند عرصه
بواڑہ مین مثہی خان کی توسل سی رہا اور سلطان بہلول کے عصر مین حسن کو فرزند پیدا ہوا جسکا نام فرید
رکہا گیا سلطان سکندر لودی کی عہد مین جب جمال خان کو حکومت جونپور عطا ہوئی تو اوسنی حسن سور کو
جو ملازم قدیم اوسکا تہا رعایت کرکی سہسرام سوار خواصپور ٹانڈہ جاگیر عطا کری اور پانسو سوار کا سردار بنایا حسن کے آٹھ
پسر تہی ان مین سی فرید اور نظام ایک والدہ سی تہی جنکی والدہ قوم افغان سی تہی اور دیگر فرزند اوسکی غیر قوم افغانی کی بطن
سی تہی حسن بسبب عورت کی اہتمام کی سبب سی فرید اپنی رشید پسر سی ناراض ہو گیا اور فرید آگرہ مین بتوسل دولتخان
لودی کی ابراہیم شاہ کے حضور رہنی لگا جب حسن فوت ہو گیا تو فرمان جاگیر پدری حاصل کرکے فرید اپنے
جاگیر مین واپس گیا اور اوسکی سوتیلے بہائی سلیمان اور احمد محمد خان سور حاکم چوند کی پاس مدد خواہ
ہوئی جب ابراہیم شاہ لودی محمد بابر بادشاہ سی لڑکر بمقام پانی پت مارا گیا اور بہادر خان ولد
دریا خان لوحانی نے جو ابراہیم شاہ کیجانب سی حکومت ملک بہار رکہتا تہا خودسری اختیار کرکے
سلطان محمد اپنا خطاب کیا فرید ابن حسن سلطان محمد کی سرکار مین جاکر ملازم ہوا ایکروز اوسکی ہمرکاب
شکار مین گیا تہا شکارگاہ سی ناگاہ شیر ظاہر ہوا فرید نے اوسکی مقابل ہو کر بزخم شمشیر ہلاک کیا دلاوری سے
سلطان محمد نے خوش ہو کر فرید کو بخطاب شیرخان بلند آوازہ کیا اور نوازش روزافزون سی بڑہی درجه کو
پہونچا اور سلطان محمد نے لایق دیکہکر اپنی چہوٹے فرزند جلال خان کی اتالیقی اوسکو تفویض کری چند مدت
کی بعد شیرخان رخصت لیکر اپنی جاگیر مین آیا اور جب میعاد رخصت پر واپس نگیا تو محمد خان حاکم چوند
نے موقع پاکر سلطان محمد سی سلیمان اور احمد برادران مفرور شیرخان کی سفارش کری اور اجازه
پاکر اول شیرخان کو واسطے تقسیم کر دینی حصه جاگیر کہلا بہیجا جب اوسنی منظور نکیا تو فوج کشی کرکے شیرخان کو پہلے
حمله مین بیدخل کر دیا مگر شیرخان صاحب عزم سردار نے جنید برلاس سی جو ایک میران بابری مین سے
تہا مدد لیکر پہر اپنی جاگیر بزور شمشیر چہین لی پہر تو روز بروز اپنی قوت بڑہانے لگا اور لشکر کثیر فراہم
نوکر رکہکر داعیه سلطنت گیری ہندوستان کرکے ہمایون ابن بابر بادشاہ پر غالب آیا اور حضرت

اعلی اور شیر شاہ اپنا خطاب کرکے تخت نشین ہندوستان ہوا مفصل قصہ ان واقعات کا تاریخ فرشتہ
مین درج ہی آخر قلعہ کالنجر کی فتح کرنے مین مصروف تہا کہ حقہ بار باروت نے آگ لی اور اوس شعلہ جانستان سے
شیر شاہ معہ شیخ خلیل مرشد اپنی کے اور ملا نظام دانشمند اور دریا خان سروانی جل گئی اور لشکر جنہون
نے اپنی بادشاہ کا یہہ حال دیکہہ کر بہ جرأت تمام اوسی روز قلعہ کو فتح کر لیا فتح کی خبر پاکر بتاریخ بارہوین ربیع الاول
۹۵۲ سنہ ہجری مین شیر شاہ نے جان بحق تسلیم کری جو ۱۵ سال امارت اور چہہ سال بادشاہی کی عقل اور تدبیر
میں ایسا اوسکی مشہور ہین رفاہ عام مین ہمہہ تن مصروف تہا واسطے آرام مسافران بنگالہ سے لیکر دریائی سندہ تک
ہر پانچ کروہ مین شارع عام پر سرائی پختہ معہ چاہ و مسجد تعمیر کرائی کہ ابتک اکثر جگہہ وہ سرائین موجود ہین +

سلیم شاہ

جب شیر شاہ فوت ہوا تو عادلخان اوسکا بڑا بیٹا ولیعہد دور تہا عیسی خان حاجب اور دیگر امرا کے
مصلحت سے جلال خان چہوٹا فرزند شیر شاہ کا جو نزدیک تہا بخطاب اسلام شاہ تخت نشین
ہوا جو عوام مین سلیم شاہ کے نام سے مشہور ہے یہہ بادشاہ سفاہ مزاج اور بےرحم تہا اپنی بڑے بہائی کو ہلاک کیا
آخر نو سال چند ماہ کی سلطنت کرکے راہی ملک عدم ہوا

محمد شاہ سور المشہور بعدلی

جب سلیم شاہ نے اس جہان ناپائدار کو چہوڑا تو اوسکا فرزند فیروز خان بارہ برس کی عمر کا تہا بمقام گوالیر
حسب اتفاق امرا تخت نشین ہوا ابہی تین روز نہین گذرے تہے کہ مبارز خان ابن نظام خان برادر زادہ
شیر شاہ نے ناخدا ترسی کی ساتہہ اوس شاہزادہ معصوم بیگناہ کو بطمع سلطنت قتل کر دیا اور خود تخت نشین
ہوکر اپنی آپ کو باوجود ایسی ظلم کے ملقب بسلطان محمد شاہ عادل کیا اور عوام الناس اوسکو عدلی کہتے
تہے الغرض سلیم شاہ کا انتقال گویا سلطنت افغانون کا زوال تہا عدلی کے سوائی رشتہ داران
شیر شاہ مین سے کسی نے سلطان سکندر اور کسی نے سلطان ابراہیم اپنا نام رکہکر خانگی فساد مچایا تین چار سال فتنہ
و فساد رہا کہ ناگاہ ۹۶۲ سنہ ہجری مین پہر ہمای سلطنت ہمایونیہ نے اوپر بسیط ممالک ہندوستان سایہ سعادت
ڈالا اور سلطان سکندر سور بیرم خان ترکمان سپہ سالار ہمایون بادشاہ سے منہزم ہوکر کوہ سوالک کیطرف فرار

ہوگیا اور ابراہیم شاہ بہی سے سلمان کررانی کے غدر اور وخارت ملک اوڑیسہ مین مارا گیا اور عدلی خضر خان کی لڑائی مین قتل ہوا اور اسطرح افغانی سلطنت کی بیخ ہند کی زمین سے اوکھاڑ دی گئی بعد اونکے افغانون مین سے کوئی بادشاہ ہندوستان نہین ہوا +

حال قوم لوحانی

شجرہ نسب دیکہنی سے واضح ہوگا **نوخان** ابن **اسماعیل** کے دو زوجہ سے چہہ بیٹے تہے کہتے ہین کہ اسکا اصلی نام نوح تہا نوحان سے معروف ہوکر اوسکی نسل نوحانی کہلاتی ہے مگر افغان اپنی روزمرہ مین لوحانی یا لوہانی یا نوانی کہتے ہین نوحان کے پہلے زوجہ مسمات **شیری** سے **مروت** ایک بیٹا پیدا ہوا جسکی اولاد اپنی مورث کی اسم پر مروت مشہور ہے اور مروت کی قوم کو بعضی لوگ سبین لوحانی بہی کہتے ہین مگر یہہ لفظ مشہور عام نہین ہے **نوحان** کی دوسری منکوحہ **مسمات** **نوری** سے پانچ بیٹے ہوئے جنکی اولاد کو شاملًا **تور** لوحانی بولتے تہے مگر یہہ لقب کم مستعمل ہے اب قوم لوحانی کی ہر ایک شاخ مشہور کا ذکر مختصرًا ذیل مین کیا جاتا ہے +

شاخ مَروت

کا شجرہ کرسی نامہ اور حال اس کتاب کی تیسرے حصہ مین درج ہے کیونکہ قوم مروت ضلع بنون مین بستی ہے اور اس ضلع کی عام اور قوم وار تاریخ تیسرے حصہ مین لکہی گئی ہے +

شاخ دولت خیل

شجرہ نسب دیکہنی سے معلوم ہوگا کہ **مسمّی تمّا** ابن نوحان کی تین بیٹون سے **یاسین** کے اولاد سے دولت خیل کی شاخ چلی ہے بہ نسبت باقی اولاد **تمّا** کی شاخ دولت خیل نے تعداد اور اختیار مین ہسقدر فوق حاصل کیا کہ باقی خورد شاخین تمّا کی نسل سے متعلق دولت خیل کے سمجہی جاتی ہین دولت خیل سے نیچے پانچوین پشت مین **لٹی خان** پیدا ہوا جسکی اولاد لٹی خیل کے اسم سے مشہور ہے کہتے ہین کہ قوم لوحانی کی تمام شاخین جیسا کہ لٹی خیل وغیرہ دولت خیل اور میان خیل مروت تتور وغیرہ قبل از سکونت ٹانک سب بطور پوندگان مالدار تہے اور کچہہ تجارت کا پیشہ بہی رکہتے تہے اگرچہ اکثر قیام اونکا علاقہ کٹہ وانہ مین تہا جسکے جنوبی حصہ مین کچہہ زمینات زرعی بہی انکا موجود تہے مگر کوہ وانہ وغیرہ علاقہ ملحقہ مین جہان اچہی چراگاہ ملتی تہی وہان

لوحانی تنے کے مالداروں کی کثیر رمی جا لگتی تھی اور کبھی کبھی دامان علاقہ ٹانک کی طرف بھی زمستان گذارتی
تھے جب کہ علاقہ کٹہ واز اوس تشریح سے جیسا کہ قوم مروت کے حال مین لکھے گئی ہے قوم سلیمان خیل غلزئی
نے لوحانیوں سے لیلیا تب سے تابستان وانہ مین اور زمستان دامان ٹانک پر انکی آمد و رفت ہونی لگی اور
ہر ایک اقوام لوحانی ایک شخص رئیس قوم بنام نہاد خان کہتے تھے اوس خان کی تحت مین ملکان و معتبران
ہر خیل اور نائی کی ہوتی تھے کہ باتفاق رای خان و ملکان بندوبست امورات اوس قسم کا ہوتا تھا مگر تمام
قوم لوحانی کی سرداری اور خانی تعلق بہ خاندان کٹی خیل تھے جو دولت خیل کی ایک شاخ ہے کہتے ہین کہ
قبل ازین قوم دولت خیل وغیرہ علاقہ ٹانک مین قوم بیٹنی شاخ لودھی سکونت پذیر تھے اور زمیندار دریا گل ٹانک
کی بھی وہ ہی تھے اور چونکہ پوئیندگان اقوام لوحانی بموسم زمستان بعلاقہ ٹانک فرو کش ہوتی تھے اور اکثر
اوقات اونکی مال مویشی سے زراعت تلفی بیٹنیان واقع ہوتی تھی اور نوبت بنزاع و شرارت پہونچکر باعث دشمنی
شدید فریقین کی ہوئی آخر بعہد **محمد بابر بادشاہ** جب خاندان بیٹنی وغیرہ مغضوب سلطانی ہوئی اور
وقت خاندان کٹی خیل سے **شہباز خان** نے جو مخاطب **بخان زمان** تھا کل شاخہای لوحانی یعنی دولت خیل
تتور میان خیل مروت وغیرہ کو اپنے ساتھ بمصلاح و متفق کر کے داعیہ غصب ملک ٹانک بیٹنیوں سے مصمم کر کے
تمام لوحانی کا لشکر جمع کیا اور دیگر پوئیندہ قوموں سے بھی جو بیٹنیان سکنہ ٹانک سے تنگ تھی مدد لیکر قوم بیٹنی
سکنہ ٹانک اور روڑی پر حملہ کیا چند لڑائیوں کے بعد لوحانی زیر سرداری **شہباز خان خانزمان** آگے
بیٹنیون پر غالب آئی اور اونکو مقتول او مجروح کر کے باقیماندہ کو دربدر کر دیا اور ٹانک پر شہباز خان نے
قبضہ کر کے بمعیت قوم خود دولت خیل وغیرہ ٹانک مین سکونت پذیر ہوا اور زمینداری کل علاقہ ٹانک معہ سیاہ
ٹانک اوپر چار حصہ کی منقسم کری ایک حصہ **دولت خیل** ایک حصہ **تتور** ایک حصہ **مروت** ایک حصہ **میان خیل**
ایک حصہ جب سال اختتام کو پہونچتا تھا تو خانان مروت و میان خیل خان زمان رئیس کٹی خیل دولت خیل
کی خدمت مین جاتی تھے اور وہ بقدر مناسب بابت چہارم حصہ ہر ایک فریق کو دیکر رخصت کر دیتا تھا مگر تتوری اوس
علاقہ مین سکونت اختیار کر کے اپنی حصہ پر قبضہ پایا اور خود کاشت کر کے نفع اوٹھاتی تھے مروت لوگون نے اوپر تقسیم
اور حساب چہارم حصہ اپنی کے خانزمان کٹی خیل سے نزاع پیدا کر کے بداعیہ قبضہ حصہ خود ٹانک پر حملہ کیا اور دولت خیلون نے

پر غالب آکر اونکو معہ رئیس خارج لیا اور خود قابض ہوگئے رئیس کٹی خیل نے جبیل خان سردار قوم گندہ پور سی جو اوسوقت بطور ہو بندہ دامان پر آ رہا تھا مدد لیکر مروتون سی مقابلہ کیا اور مروت تاب مقابلہ لاکر تاک کو چھوڑ آئے اور خانزمان سنے حصہ چہارم مروت کر بہ ضبط کر لیا مگر تاہم جب کوئی خان مروت کا جاتا تھا تو اوسکو خالی واپس نہین کرتا تھا اوس لڑائی سی تھوڑا عرصہ بعد میان خیل کا چہارم حصہ ضبط کر لیا گیا اور کل علاقہ تاک کی مالک سوائی زمینات مقبوضہ توران دولت خیل ہوئی جو ابتک قابض ہین اور چونکہ دولت خیل بذات خود اسقدر علاقہ کا تردد نہین کر سکتی اسواسطے اونکی ساتھہ ہمسایہ یعنی رعیت لوگ بہت آباد ہین دولت خیل لوگ معہ اپنی رعیت کی تخمیناً آٹھہ ہزار گھر ہونگی اونکے چند گھر بمقام کارندہ اور موضع زمیہ اور کافر قلا افواج کابل مین بھی رہتی ہین اوسکم حیثیت ہین +

حال ریاست اس خاندان کا

ہم اوپر بیان کر چکی ہین کہ قدیم سی ریاست اس قوم کے متعلق بہ خاندان کٹی خیل کی چلی آتی ہے مگر ہر ایک رئیس اپنی ہمقوم دولت خیل سی برادرانہ سلوک رکہتا تھا جب نوبت ریاست قتال خان بن سلیم خان پہونچی تو اوسنی اپنی قوم پر کچھہ سختی کری اور حد معتدل سی زیادہ سخت مزاج ہوا اس سبب اور نیز اسکی راہ سی چند مردمان کٹی خیل دولت خیل نے مشورہ کر کے قتال خان معہ اکبر خان فرزند اوسکی قتل کر دیا اور سرور خان بڑا بیٹا قتال خان کا بجگہ بھائی ظفر خان برادر گل خان علاقہ مروت مین چلا آیا اور چند ہزار روپیہ اپنی باپ کی دوست سی قرض لیکر کابل مین بادشاہ افغانستان کی پاس دادخواہ گیا بادشاہ نی چار ہزار فوج معہ چند التواپ کی زیر سرداری عبدالرحیم خان ہوتک غلزئی سرور خان کی مدد اور اوسکو اپنی باپ کی جگہہ پر مستقل کرنیکی واسطی بھیجے گل خان ماموں سرور خان تاک کی حکومت کو نہ سنبہال سکا جسوقت سرور خان بادشاہی فوج کی اعانت سی تاک کی نزدیک پہونچا تو گل خان نے باوجود دشمنی سرور خان کی دولت خیل لوگون کو سمجہایا کہ سرور کی تابعداری کرو اور سرور خان نے قسم کی ساتھہ عہد کیا کہ گذشتہ بات در گذر سمجھینگی اور کسیکو آسیب نہین پہونچایا جاویگا دولت خیلون نے سرور خان کی خانی قبول کرلی مگر وہ عہد معافی والا صرف اوسوقت تک قایم رہا کہ جب تک سب معتبرین اور ملک دولت خیل کی سرور خان کی پاس جمع ہوئی اوسوقت

سرور خان نے اٹھارہ کس کلان و معتبر کہ جنمین سے زیادہ اوسکی باپ کی قتل کے مشورہ مین شریک تہی قتل کر دیئے
اوسوقت گل خان مارا نہین گیا تہا مگر پیچہی سے تہوڑی تکرار پر سرور خان نے اوسکو بہی مروا دیا اب اوسکی دشمن
صاف ہو چکی تہے اور ریاست اوسکی بہ استحکام کافی شروع ہوئی کوئی ہمقوم مخالف اوسکی مقابلہ کی لایق نہین
رہا تہا اور اپنی باپ کی قاتلون کو تدریجاً جیسی اوسکی ہاتہہ مین آتے رہی قتل کراتا رہا اور اپنی قوت بڑہاتا رہا اوسنی
پانسو سپاہی اپنا ملازم رکہا اور علاقہ ٹانک مین قلعہ تعمیر کرایا اور باغ لگوایا معاملات ملکداری مین انصاف
سی سیاست کو زیادہ پسند کرتا تہا اگرچہ ادنی رعیت اوسکی حکومت سی ناراض نہین تہی مگر دولت خیل لوگ جنکی
نخوت اور خودسری کو اوسکی سیاست نی نیست کر دیا تہا نہایت تنگ اور ناراض تہے مگر باوجود اسکی اوسنی ایسا
بندوبست کیا کہ کوئی سر اوٹہا سکا ہر طرح کی آمدنی علاقہ ٹانک اوسکا اپنا مال تہا مگر دولت خیل لوگونسی وہ کچہہ محصول نہین لیتا تہا سخاوت
اوسکی مشہور ہے جب گنڈہ پور و میان خیل کے لشکر پر اوسنی فتح پائی تو اوسکی حکومت اور قوت بہت بڑہ گئی آخر اپنی ہمچشمون مین بہت سا رسوخ
اور نام پیدا کر کے سرور خان نے سمت ۱۹۰۱ بکرم مین وفات پائی تب الہ داد خان اپنی باپ کی جگہہ
دستار مختار ہوا ابہی ایکسال کامل اوسکی مسندنشینی کو نہین گذرا تہا کہ سمت ۱۹۰۲ بکرماجیت مین کنور نونہال سنگہ
معہ فوج سکہان بہ ملک دیرہ و دامان آیا اور بہ بند و بستی ریاست ٹانک اور دورنگی اہلکاران و مصاحبان
ریاست مذکور سنکر نسبت الہ داد خان اور اوسکی ریاست کی ارادہ مخالف کر کی ٹانک کیطرف فوج کشی
کری الہ داد خان نی بلحاظ ارادہ نونہال سنگہ و عدم امید وفا اپنی سرداران و مصاحبان سی مع قبایل
و فرزندان و اسباب منقولہ کوہ وزیران مسعود مین پناہ گزین ہوا اور ٹانک پر سکہون نے قبضہ کر کے موجب نشان مخبری
اور تجسس مخالفان الہ داد خان اندر پہاڑ کی اوس قلعہ مین جو سرور خان نے بنایا تہا اور سب اسباب اسلحہ و آلہ
روپیہ وغیرہ سامان جو الہ داد خان نے محفوظ جگہہ سمجہکر اوسمین رکہا تہا جا کر سب مال و دفینا غارت کیا
الہ داد خان کی بیوفا مصاحب اکثر اوسکی دشمنون سی مل گئے تب وہ لاچار ہو کر از راہ معہ عیال امیر
دوست محمد خان والی کابل کے پاس مدد خواہ گیا اور جب اوسجگہہ سی کچہہ اعانت میسر نہوئی تو کوہ وزیران مسعود
مین واپس آیا اور چونکہ کنور نونہال سنگہ نی ٹانک کو طلب خانان ملتانی مین بطور جاگیر پائندہ خان خواجکزئی
و حیات اللہ خان سدوزئی اور عاشق محمد خان علی زئی کو عطا کیا تہا الہ داد خان مدت

مدت تک سکھون اور ملتانیون کے ساتھہ لڑتا رہا اور ہمیشہ ٹانک پر لڑائی اور خونریزی تیار رکھتا تھا اسی کشت
مین ایام زندگانی کو تمام کرکے فوت ہوئے الہ داد خان کے دو بیٹون مین سے **محمد شاہ نواز خان** درپے
حصول ابھی موروثی ریاست کے ہوا اوسکی خوش نصیبی سے بعد محاربات سنہ ۱۸۴۶ع لاہور مین گورنمنٹ انگریزی کی
جانب سے ریزیڈنسی مقرر ہوئی تب **محمد شاہنواز خان** ہمید جعفر سے لاہور مین گیا اور کرنیل **سر ہربرٹ**
ایڈوارڈس صاحب کے حضور مین مشرف ہوا جو اوسوقت لاہور مین اسسٹنٹ ریزیڈنٹ تھے اور اسیوقت لینے کشمیر کے
شیخ امام الدین سے ہمرکاب صاحب ممدوح کشمیر کو گیا اور وہانسے پھر لاہور کو آیا اور لاہور سے ہمرکاب ایڈوارڈس صاحب
اخیر سنہ ۱۸۴۷ع مین بنون مین آیا اور بنون سے ٹانک اور ڈیرہ اسمعیل خان ہوکر صاحب موصوف کے ہمراہ واپس لاہور
کو گیا اور سنہ ۱۸۴۸ع مین بموجب استحقاق قدیمہ اور عنایت **ایڈوارڈس صاحب** کی حکومت موروثی ٹانک محمد شاہنواز خان
کو عطا ہوئی کہ تاحال مالک و رئیس ٹانک کا ہے ہنگامہ اور مفسدہ سنہ ۱۸۵۷ع کے بعد بموجب حسن عقیدت و خدمات لائقہ
از پیشگاہ گورنمنٹ ہند خطاب نوابی معہ خلعت فاخرہ عطا ہوا کہ اب **نواب محمد شاہنواز خان** ٹانک والا
مشہور ہے جنکو جاگیرداری مجسٹریٹ کی اختیار بھی سرکار نے تفویض فرمائی +

شاخ میاخیل یا میے خیل

شجرہ نسب اس قوم کا اوپر درج ہوچکا ہے میاخیل کو میان خیل بھی کہتے ہین نیچے کی شاخون کا شجرہ نسب
عطاء اللہ خان تحصیلدار کی معرفت حاصل کیا گیا ہے مگر احتمال ہے کہ سلسلہ مین کچھہ فرق ہو کہتے ہین
کہ زمانہ قدیم مین میان خیل لوگ جملہ پوئندہ تھے تجارت اور مالداری کا پیشہ رکھتے تھے جیسا کہ دولت خیل کے ذکر
مین کل اقوام لوحانی کی آمد کا حال بعلاقہ دامان لکھا گیا ہے اوسی سبیل سے یہہ قوم بھی دامان پر آیا جایا کرتے
تھے اور میان خیلون کی مستقل سکونت سے پہلے خاص ڈرابن اور علاقہ ڈرابن اور چودہوان مین قوم سروانی
سکونت پذیر تھی جب کہ **خانزمان** رئیس کٹی خیل نے قوم ہزنگی کو ٹانک اور قوم سوری کو روڑی سے بیدخل کیا
اور ٹانک پر دولت خیل قابض ہوگئی اور روڑی ویران ہی تو اوس سے چند برس بعد فیمابین قوم بختیار جسکا
حال آگے آویگا اور قوم سروانی قابضان سابق ڈرابن وغیرہ تکرار تلفی زراعت جنگ واقع ہوا مال کار

قوم بختیار نے جو شریک میاخیلون کے تھے سرداران کو شکست دی اور جو قتل سے بچے اونکو خارج کیا اور پھر میاخیلونکی
صلاح اور اعانت اور شمولیت سے علاقہ دراین وغیرہ پر بالاتفاق قبضہ کر لئے اراضیات بارانی کو اوپر چار
حصہ کی تقسیم کیا تین حصہ میاخیلون نے لئے اور چوتھا حصہ بختیار والون نے اور زمینات آبی کو جسطرح کہ اب ہین
آپسمین تقسیم کرلیا اور پھر دو فتح مند قوم سے بعضی لوگ مستقل سکونت کو پسند کر کے زمینداری مین مصروف ہوئے
اور بعضی بدستور سابق بتجویز قوم پوئندہ رہے چنانچہ زمانہ حال تک ہر دو قسم میاخیل اور بختیار بدستور موجود ہین یعنی بعض
زمیندار اور بعض پوئندہ تجار کوئی شاخ میاخیل کے ایسی نہین ہوگی جسکی لوگ تھوڑے بہت ان دو کامون مین
منقسم نہون مگر سید خیل اور شادی خیل قریب کل کے مستقل سکونت اور پیشہ زمینداری کی کہتے ہین میاخیل پوئندون
مین سے بعضی سوداگر بڑے دولتمند ہین اور سب سے پہلے پیشہ تجارت دور دراز ملکون مین پوئندون مین میاخیلون
نے شروع کیا جنکا نام اس کام مین بخارا سے کلکتہ تک مشہور ہے میان خیلون کا خان تھوڑا اختیار رکھتا ہے اور جو نصف
میان خیل پوئندہ ہین اونکی شامل سے ایک رشتہ دار خان یا کوئی معتبر ملک مدار المہام ہوتا ہے اور خانہ نشینی لوگ
لوجے کیوقت انتظام رکھتے ہین مگر بدون وقت لڑائی کی اونکا کچھہ اختیار نہین ہوتا جب میاخیل پوئندے بموسم
زمستان دامان کو آتی ہین تو اونکے مال مویشی شتر بکلوات کی میدان مین چرائی کیواسطے جاتے ہین یہہ قوم بے آزار
اور نیک چلن ہے مدت سے خانی اس قوم کی شاخ سید خیل کے خاندان خدو خیل مین چلی آتی ہے چنانچہ اب بہی
عظیم خان خدو خیل معتبر خان دراین کا ایکہزار روپیہ پنشن سالانہ سرکار سے پاتا ہے اور موسی زئی مین **میر عالم خان**
بڑا ملک ہے کل تعداد قوم میان خیل کے تخمیناً تین ہزار گھر ہین جنمین سے چہارم حصہ بختیار ہونگے اور چند گھر دوتانی اور
مشہی بہی انکے شامل ہوتی ہین

حال قوم بختیار

بعضی لوگ انکو سید کہتے ہین اصل مین یہہ لوگ ملک ایران سے آئے تھے جنکے ہمقوم بختیار اب بہی بہت ہین
ایران مین اصفہان سے جنوب اور مغرب کو اور کچھہ بخارا مین بہی ہین دراہند یعنی دراین مین سقو کے
تخمیناً آٹھہ یا سات سو گھر ہین اور تخمیناً پانسو گھر مزغہ مین رہتے ہین جو بختیار دراین مین رہتی ہین وہ بالکل میاخیل
کے ساتھہ نفع نقصان اور جرگہ مین شامل ہین اور جیسا کہ اوپر درج ہوچکا ہے چہارم حصہ انکو بعد فتح اس ملک کے

ملا تہا جیسا کہ حال قابض ہین مرغہ کے رہنے والے بختیار گرچہ انکی ساتہہ نہین ہین مگر دراصل ایک ہی ہین اور نازک وقت مدد دینی کیواسطی تیار ہین بختیار وہین بہی بعضی ہو بندہ سوداگر بڑی صاحب عزم تجار ہین میاخیل لے کسی اور افغانی قوم سے انکا کرسی نامہ نہین ملتا +

حال قوم تتور

یہہ قوم تعداد مین بہت تہوڑی ہی تخمیناً تین سو گہر سے زیادہ نہین ہونگے تاک سے مغربی طرف آباد ہین انکا دستور اور رواج مطابق دولت خیل کے ہے اور اکثر پیشہ زمینداری رکہتے ہین +

شاخ ہودا و ریج

ان شاخونکا پتہ سوائی نام جو کرسی نامہ سے ملا ہی اور کچہہ نہین ملتا اور نہ انکا نام مشہور ہی اگر کوئی اس شاخ کے ہونگے تو وہ باقی نوحانیون مین ایسی مخلوط ہونگے کہ امتیاز حاصل نہین ہو سکتا اغلب ہی کہ کوئی شاذ و نادر ہوگا

حال قوم نیازی

شجرہ نسب سے معلوم ہوگا کہ نیازی ابن **لودی** کے تین زوجہ سے تین فرزند تہے اونمین سے مسمی **باہی** جو سروانی کے دختر سے تہا وہ خدا پرست اور معاملات دنیوی کیطرف کم متوجہ تہا نیازیونکی ابتدائی سکونت نواح غزنین مین تہے جہان اب بہی چند گہر اس قوم کے موجود ہین سلطان **بہلول لودی** کیوقت سے ہندوستان کیطرف یہہ لوگ آئی **شیر شاہ سوری** کی سرکار مین بڑے بڑی معزز عہدونپر نیازی سردار مختار تہے **ہیبت خان** نیازی جسکا خطاب **اعظم ہمایون** تہا لاہور کا صوبہ دار ہو گذرا ہی نیازیونکی قوت ہندوستان مین اسقدر جلد بڑہگئی کہ **سلیم شاہ سوری** سے اونہون نے سخت مقابلہ کیا مگر اس سرکشی نے اونپر تباہی ڈالی یہہ قصہ مفصل تیسرے حصہ مین لکہا گیا ہی فی الحال افغانستان مین سوائی عیسی خیل اور موشانی اور سرہنگ کی جسکا کرسی نامہ در تاریخ تیسرے حصہ مین درج ہی اور کوئی شاخ نیازی کی مشہور اور قوی نہین ہے اور اکثر جگہہ متفرق چند چند گہر اس قوم کے سنے جاتے ہین علاقہ بنگش مین توغ اور دیگر متفرق مقامون مین نیازی رہتے ہین اور چند خانہ قندہار مین اور غزنین مین اور کوہ گر اور کابل کی نواح علاقہ شینو کی مین بہی آباد ہین اور ہندوستان مین بہی کچہہ سنے جاتے ہین مگر بباعث قلت تعداد اور کمی استعداد مغلوبانہ گذران رکہتے ہین **مٹہل نیازی**

اور گنڈہی اور متہی پیوندگری اور سوداگری کا پیشہ کرتے ہین اور بجارہ آسودہ حال جسقدر کہ ہندوستان مین نام اور زور پیدا کیا تہا اوسیقدر اب افغانستان مین کم زور اور کم تعداد ہین اور بباعث مختلف جگہہ سکونت کی رواج اور دستور بہی مختلف ہے +

حال قوم دوتانی

شجرہ نسب دوتانی ابن لودی کا اوپر درج ہوچکا ہی یہہ قوم تعداد مین بہت تہوڑی ہے دو سو گہر سی زیادہ نہین ہونگے دوتانی مین سی بعضی لوگ پیوندہ مین جو کارتجارت بہت عزم سی کرتی ہین اور پیوندہ سوداگرون مین سی مشہور ہوتے جاتے ہین اونکی بود وباش اور کوچ مثل دیگر پیوندگان کے ہے مگر بعضی دوتانی علاقہ واڑہ مین رہتی ہین یہہ علاقہ قوم شیرانی سے ہری پال سی شمال کیطرف ایک میدان اور پہاڑون پہاڑون کے واقع ہی جنکی ڈہال گومل کی طرف آتی ہی آب وہوا واڑہ کی اگرچہ صحت بخش مگر سرد نہین ہی مچہر بہت ہوتا ہی اور گرمی کی موسم مین قوم وزیری کی لوگ بہی وہان جاتے ہین اور اوسکی کچہہ زمینات زرعی بہی اپنی قبضہ مین کرلی ہین مگر تاہم دوتانی لوگ کا ایک کوٹ اور گاؤن واڑہ کی وسط مین موجود ہی اور دوتانی واڑہ کی رہنی والی اکثر پیشہ زراعت کاری رکہتی ہین اور تعداد مین انکی گہر کم ہونگی باوجود اس قلت کی وزیری قوم نی اونکو اوس علاقہ سی بیدخل نہین کرسکا ہی کبہی قوم کاکڑ گلہ بان بہی اونکی جنوبی اور مغربی ملک مین چرائی کی واسطے آتی ہین مگر انسی تعرض نہین کرتے جو دوتانی پیوندہ مین اونکا رواج اور دستور مطابق دیگر پیوندونکی ہے اور واڑہ کی رہنی والی دوتانی قوم وزیری کی قریب طرح کی خوراک پوشاک رکہتی ہین + سلیمان خیل غلزئی کے لوگ واڑہ پر آنکہہ رکہتی ہین +

حال قوم خیسور

یہہ قوم اپنی آپ کو نسل لودی سی شمار کرتی ہے مگر باقی اقوام بالودی انکی شمولیت سی انکار کرکے کچہہ اور نسبت دیتی ہین شجرہ نسب ذریات لودی کا جو ہر طرح کی باریک تحقیقات سی حاصل کیا گیا اوسمین کہین بہی شمولیت خیسور کی نہین پائی جاتی گرچہ یہہ قوم تہوڑی ہی مگر اپنی ملکیت کا ملک کہتی ہین انکا مسکونہ ملک دریای سندہ کی مغربی کنارہ پر واقع ہے ملک خیسور سی شمال علاقہ عیسی خیل اور مغرب ایک چہوٹا پہاڑ مینالہ یا پلیا اور مروت واقع ہی اس قوم کی اکثر کوتاہ قد گندم گون لاغر اندام آدمی ہوتی ہین انکی تعداد تین سو گہر سی زیادہ نہین

ہوگگر جنپسور ونکی ساتہہ اور لوگ متفرق رعیت بہت آبادی میوہ خرما، انکی علاقہ مین بہت ہوتاہی اکثر جنسون میری
سی باسم عمرخیل مشہور ہین +

حال قوم بلچ

یہہ قوم بہی کبہی خاندان نیازی اور کبہی خاندان دولتخیل کے ساتہہ اپنا کرسی نامہ ملاکر اپنی آپکو ذریات لودی سے
بتلاتی ہین مگر سوای اونکی اپنی بیانکی اور کچہہ ثبوت اس روایت کا حاصل نہین ہوا یہہ لوگ بہت تہوڑی ہین انکی زیادہ
سکونت موضع پنیالہ مین ہے جو کوہ غنڈ نیج بدین کی نیچی جنوبی طرف متعلق ضلع ڈیرہ اسمعیل خان کے ہی اور ایک خاندان اس قوم کا
موضع ہیسلان علاقہ میانوالی مین آبا ہی اور ہر دو جگہہ اپنی ملکیت رکہتی ہین خرما، پنیالہ کی مشہور ہین +

بیستم فصل بیچ بیان اولاد سروانی

شجرهٔ نسب شیخ سروانی ابن شاہ حسین

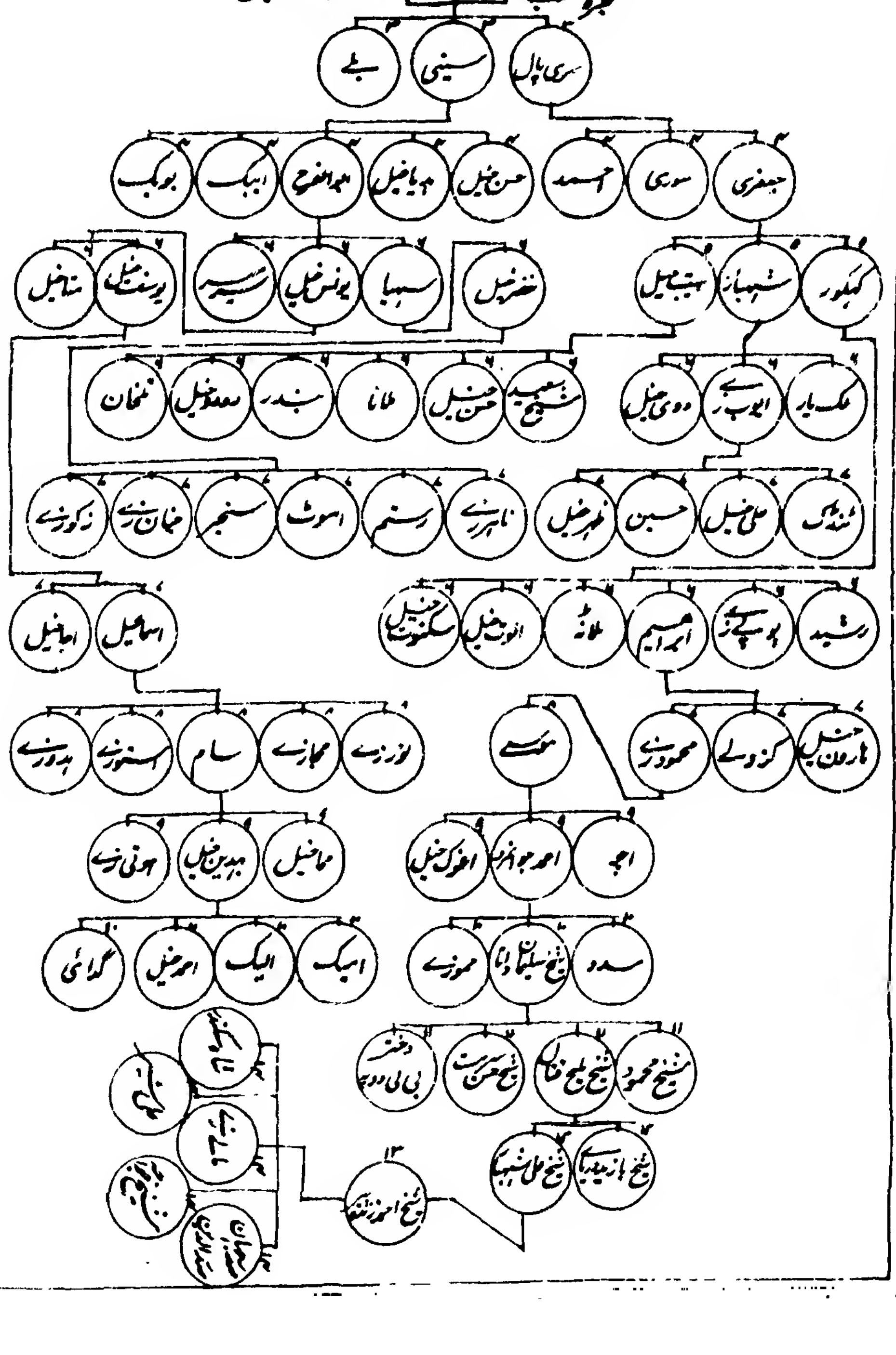

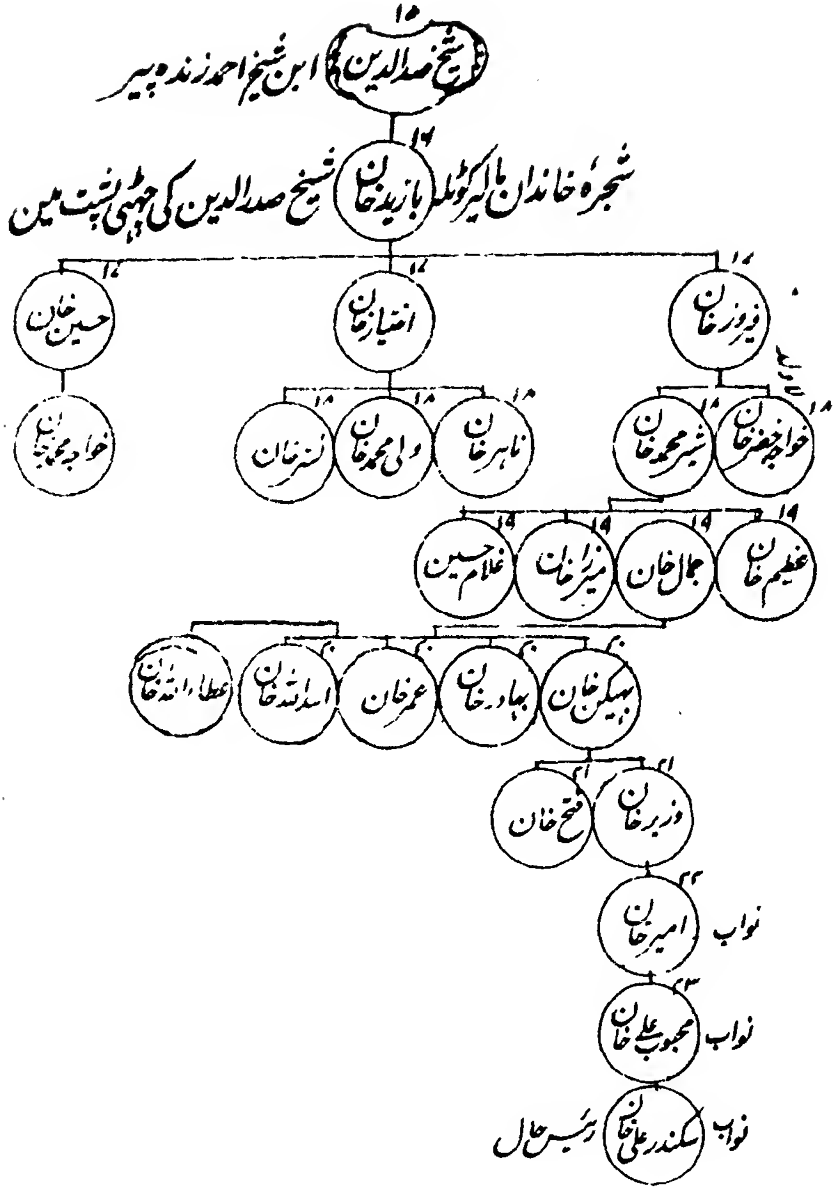

شیخ صدرالدین ابن شیخ احمد زندہ پیر
شجرہ خاندان مالیرکوٹلہ
بایزید خان شیخ صدرالدین کی چھٹی پشت میں
فیروز خان
اختیار خان
حسین خان
خواجہ جعفر خان
شیر محمد خان
ناہر خان
ولی محمد خان
لشکر خان
خواجہ محمد خان
عظیم خان
جمال خان
میرزا خان
غلام حسین
بھیکن خان
بہادر خان
عمر خان
اسد اللہ خان
عطاء اللہ خان
وزیر خان
فتح خان
نواب امیر خان
نواب محبوب علی خان
نواب سکندر علی خان رئیس حال

حال قوم سروانی

کہتے ہین کہ بعد سلطنت **شہاب الدین غوری** یا اوس سی کچھ بعد **اولس** سروانی نے اوس
شہر درہ بند معروف دراہن اور چودھوان و علاقہ جات متصلہ تصرف کرکے زمیندار اور مالک دراہن
کے ہوئے اور ریاست اس قوم کی تعلق بخاندان **سرپال** خصوصاً باسلاف **شیخ ملیح قتال** کے
چلے آئی دراہن قدیم مدت سی خراب اور ویران پڑی ہوا اور یہہ دراہن جو حال مین آباد ہی آباد کی ہوئی
شیخ ملیح قتال سروانی کی ہی چنانچہ نشان دروازہ طرف شمالی دراہن بنام شیخ ملیح قتال تا حال موجود ہے
مگر اوس وقت شہر دراہن بارونق اور چاردیواری و عمارات با اسلوب رکھتا تھا فی الحال ہوا
آب جاری اور درختان سرسبز اور کچھہ رونق نہین ہے بہت مدت سروانی اس علاقہ پر قابض
رہی اور پھر بعہد **ہمایون** بادشاہ خارج ہوئے سبب زوال دو امر تھے اول کم قوتی و کمی تعداد اور
دوم مغلوبی پہلے خرابی کم قوتی والی اسطرح حاصل ہوئی کہ ایک شخص قوم سوری شہر روڑی کا رہنے
والا ایک عورت سوریہ کو ورغلا کر قوم سروانی کے پاس دراہن مین پناہ گزین ہوا قوم سوری
کے لوگون نے اپنی مجرم اور عورت مذکورہ کا باز و طلب کیا سروانیون نے دینا باز و ہنا بگیرانہ
کا خلاف ننگ افغانی سمجھکر عوض زن مفرورہ پنج نفر عورات دوشیزہ دینی منظور کین مگر
سوریون نے تکبر اور تعصب کی سبب سے ایک عورت کی بدلی پانچ دوشیزہ لینی نامنظور کرکے مستعد
پرخاش اور قتال کی ہوئی دوسری طرف سے قوم سروانی کے لوگ بھی ننگ افغانی کے جوش مین
پہلوتہی کرنیکو عار سمجھکر آمادہ پیکار ہوئے آخر بمقام دراہن کہنہ جو ویرانہ پڑے تھے فیما بین لشکرین
متخاصمین مقابلہ اتفاقانہ عظیم واقع ہوا اکثر مردمان کاری دونو قوم جنگجو کے مارے گئے جب باقیماندگان
ہر دو گروہ نے مقتول ہونا اکثر مردمان جانبین کا دیکھا تو بہت پشیمان ہوئے اور زیادہ اوس سے مقابلہ
لوازمہ سمجھکر ایکدوسری کی قتل سے ہاتھہ اوٹھا لیا اور ہر ایک فریق نے اپنے مقتولان کو جو ہزارہا تھے
چھوٹے چھوٹے قبرین کھودکر سپرد خاک کیا اور اپنی جای سکونت کو واپس ہوئے اس جاہلانہ فساد سے نتیجہ

یہہ حال ہوا کہ اوس روز سی سروانی اور شوریٰ دونو قومین ایسی کم زور اور کم تعداد ہوگئین کہ کسی مخالف قوم سی توفیق مقاومت کی نرہی اور بعد اوسکے جب شروع سلطنت ہمایون مین قوم میا خیل بو حانی اور بختیاری نی باقیماندہ سروانی پر حملہ کیا تو تہوڑی سی شوخی کی بعد سروانی کچہہ قتل ہوی اور باقیماندہ مغلوب ہوکر علاقہ دراہن سی بیدخل ہوی اور یہہ علاقہ میا خیل اور بختیاری کی قبضہ مین آیا سروانی جو بہت تہوری رہگئی تہے کچہہ منتشر ہوگئی اور کچہہ مالیر کوٹلہ کی رئیس کے پاس جو اسی قوم مین سی تہا چلے گئی مولف کی اپنے مملوکہ دیہات کی قصبہ مین آبادی موضع واہ سی تخمیناً ایک میل مشرق مایل بگوشہ شمالی ایک بارانی زمین کی بیچ جسکو چکاراً میرا کہتے ہین کہنہ کہنڈرات کی علامات جسکو قرائن سی والہ بند کہتی ہین ویران پڑا ہی غالب ہی کہ یہہ اون سروانیون نی بنایا جو یہان سی خارج ہوکر بطور خانہ بدوش اوسطرف کو گئی تہے فی الحال افغانستان کی بیچ تو اس قوم کو نابود سمجہنا چاہئے علاقہ چہچہ ضلع راولپنڈی مین چند گھر سنے جاتی ہین اب مولف کی زمانہ مین اس قوم مین سی ذکر کے لایق خاندان مالیر کوٹلہ کا ہے

حال خاندان مالیر کوٹلہ

شجرہ نسب اس خاندان کا تا رئیس موجودہ حال اوپر درج ہوچکا ہی اوس سی معلوم ہوگا کہ **شیخ احمد** زندہ پیر جو سروانی مورث اعلے اپنی سی سرپال کی شاخ مین تیرہوین پشت تہا اوسکے پانچ بیٹون مین سی بڑا بیٹا **شیخ صدرالدین** معروف صدر جہان جو متقی اور زاہد خدا پرست آدمی تہا اپنی اصلی وطن دراہن سی بتقریب سیر ہندوستان کی طرف گیا اور بمقام مالیر پہونچکر ایک نالہ دریای ستلج کی کنارہ پر جسکی نشان اب بہی معلوم ہوتی ہین **شیخ صدر جہان** نی بہیر بطور تکیہ بنا کر عبادت **الہے** مین مشغول ہوی اور زمانہ مین آبادی مالیر کا نام ونشان بہہ نہین تہا وہان ایک موضع چہوٹا سا معروف جہوم سی تہا شیخ صدر جہان کی عبادت خانہ کی قریب ایک عورت ضعیف قوم مالی مسلمان بیشتر سی رہتی تہی اور وہ صالحہ اولاً مرید اور معتقد شیخ موصوف کی ہوئی جب صدر جہان نی سلطان **بہلول لودی** کی دختر سی نکاح کرکے ارادہ آبادی دیہہ کیا تو لفظ مالی مین ایک حرف ر جو شروع اسم پاک نام رب یعنی خداوند تعالی کا ہی ابزاد کرکے نام اوس آبادی کا مالیر رکہا اور سلطان **بہلول** کی دختر نی شیخ صدر جہان کو واسطے شادی

حاصل ہوئی کہ جب سلطان بہلول بارادہ سلطنت گیری دہلی جاتا تہا تو اوسکا قیام ایکروز تکیہ شیخ صدر جہان
کے قریب واقعہ ہوا اور اونسے ملاقات حاصل کر کے بدریافت کرامات اونکی اپنے دل مین عہد کیا کہ اگر مین دہلی
پہنچکر کامیاب ہوا تو اپنی دختر کی شادی اس خداپرست شخص سے کردونگا چنانچہ خواہش ایزدی سے
وہ مراد بہلول کی برآئی اس سبب سے اوسنے بنظر ایفاء عہد اپنی دختر کی شادی شیخصاحب کے ساتھہ کردے
اور بارہ گانو اور جہیز مین مع ضلع خورد معہ دیگر لوازمات شادی مین اونکو دئے بعد اوسکے شیخ صدر جہان نے
دوسری شادی بخاندان راجپوتان کری آخر ۱۵۱۵ء مین رحلت فرمائے عالم بقا ہوا اور وسط صحن درگاہ
مالیر خاص مین قبر اونکی بنائی گئی جو اب تک زیارت گاہ خاص و عام ہے حسب مرضی الہی جو اولاد اونکی
از شکم شاہزادی ہوئی وہ مجاور خانقاہ شیخصاحب کے ہوئے کہ ابتک اونکی اولاد سے مجاور رہین اور روپیہ وغیرہ
چڑہاوا اونکو ملتا ہے اونمین کچہہ لوگ خلیفہ اور کچہہ مجاور کہلاتے ہین مگر دونو فریق ملقب بخانصاحب ہین اور
جو اولاد شیخ صدر جہان کی از بطن راجپوتانی ہوئی وہ مالک جاگیر و رئیس ہوئے **صدر جہان** اور
بازید خان کے مابین پانچ یا چہہ پشت کا کرسی نامہ سلسلہ وار نہین ملسکا مگر بازید خان سے جو رئیس حال سات
نو پشت اوپر تہا شجرہ نسب اس خاندان کا لکہا گیا ہے اوسی بازید خان نے متصل مالیر دوسرا شہر معروف کوٹلہ
معہ شہر پناہ پختہ و خندق آباد کیا اور بہت سے دیہات جاگیر موروثی پر دخل اپنا کر لیا اور بود و باش مالیر چہوڑ
کر کوٹلہ مین سکونت اختیار کرے اور کوٹلہ خاص مین مکان ریاست گاہ بنایا دیگر بہائی یکجدی اوسکے بدستور
مالیر مین رہے بعد وفات **بازید خان** اوسکے پسرون مین سے **فیروز خان** رئیس ہوا جو بڑا خوش اقبال
اور صاحب حکومت تہا اوسکے بعد **شیر محمد خان** فرزند اوسکا جانشین ہوا جو ۱۷۰۵ء مین ہمراہ
فوج ناظم سرہند ہوکر **گورو گوبند سنگہ** پیشوا سکہان سے لڑا اور حسب الحکم شاہ دہلی معہ فوج واسطے گرفتاری
ایک سردار روہیلہ رئیس بدایون کے گیا اور اوسکو گرفتار کر کے حاضر کر دیا **عالمگیر اورنگ زیب**
کے عہد سلطنت مین فوت ہوا اوسنے اپنے عہد ریاست مین ایک موضع بنام شیرپور آباد کیا تہا کہ اب وہ موضع
بقبضہ والی پٹیالہ کے ہے اوسکے بعد **غلام حسین خان** کی ریاست کیوقت ۱۷۳۲ء مین **عثمان یار
خان** روہیلہ جسکے باپ کو **شیر محمد خان** گرفتار کر لایا تہا بجمعیت کثیر واسطے تسخیر علاقہ مالیر کوٹلہ آیا
اور غلام حسین خان نے بنظر مصلحت وقت جنگ سے صلح بہتر سمجہکر شادی مسمات بلاقن کی ہمراہ **عثمان**

یار خان کو کر دی چنانچہ وہ ڈولا وغیرہ لیکر اپنی ملک کو چلا گیا بعد انتقال غلام حسین کے گرچہ اولا
اولاد اوسکی موجود تھی مگر جمال خان بیٹا شیر محمد خان کا رئیس مالیرکوٹلہ ہوا ۱۷۱۲ء مین جمال خان
لڑائی سرہند مین مارا گیا اور اوسکا بڑا بیٹا بھیکن خان رئیس ہوا اوسکے عہد مین احمد شاہ ابدالی
دہلی کو آیا اور اوسنے اس خاندان پر بہت نوازش فرماکر حدود مقبوضہ کو وسیع کیا اور رتبہ معزز و بحال
ہوا ۱۷۶۳ء مین فیما بین آلا سنگہ مورث مہاراجہ پٹیالہ و بھیکن خان لڑائی ہوئی جسمین بھیکن خان
مارا گیا اور شہر سرہند قدیم جسمین نیاز خان از جانب بادشاہ دہلی حاکم تھا سکھون کے ہاتھ سے ایسا غارت
اور تباہ ہوا کہ اب تک ویران پڑا ہے بھیکن خان کے بعد بہادر خان اوسکا چھوٹا بھائی مسند نشین
ریاست ہوا ۱۷۶۶ء مین وہ بھی سکھون سے لڑکر عالم آخرت کو سدھارا اور بہت سا علاقہ ریاست کوٹلہ مالیر
کا قبضہ والی پٹیالہ وغیرہ کے آگیا بعد مارے جانے بہادر خان کے عمر خان اسد اللہ خان عطا اللہ
خان اوسکے چھوٹے بھائی اپنی اپنی نوبت پر حکومت کرکے فوت ہوئے ۱۸۱۰ء سے ظہور ریاست خاندان بھیکن خان

اولاد اکبر مین آئی مگر اس سے دو برس پیشتر اخیر ۱۸۰۸ء کو رنجیت سنگہ والی لاہور نے اپنی فوج لیکر
ریاست کوٹلہ وغیرہ کی طرف کوچ کیا اور عطا اللہ خان رئیس کوٹلہ مالیر سے قریب ڈیڑہ لاکھ روپیہ
نذرانہ لینا قرار پایا عطا اللہ خان نے کچھ روپیہ نقد ادا کیا اور باقی کے واسطے والی پٹیالہ و جیند
و نابھہ وغیرہ کی ضمانت کرا دی اور ضامنون نے تھانجات اپنی بعوض زر ضمانت علاقہ مالیرکوٹلہ مین بٹھا دئے
خوش نصیبی رؤسا و ملک محفوظہ خصوص خاندان مالیرکوٹلہ سے اوسی سال یعنی شروع ۱۸۰۹ء میں حسب استدعا
رؤسائے جنرل اکٹرلونی صاحب از طرف گورنمنٹ انگریزی واسطے حفاظت اور انتظام ملک کی علاقہ
انبالہ و لودہیانہ وغیرہ تشریف لائے اور بنظر مصلحت ملک داری بذات خود جنرل صاحب نے کوٹلہ مین
جاکر بعد دریافت حال تھانجات والی پٹیالہ و نابھہ وغیرہ ضمانت داران بہ تحکم اوٹھا دی اور قبضہ مالیرکوٹلہ
والونکا بدستور کرا دیا اور رنجیت سنگہ کے ساتھ دریائے ستلج حد مقرر ہوکر گورنمنٹ انگریزی کا
عہدنامہ ہوگیا اور تب رؤسائے نواح پنجاب نے ٹھنڈا سانس لیا اگرچہ اوسوقت عطا اللہ خان رئیس بقید
حیات تھا مگر وزیر خان فرزند کلان بھیکن خان نے واسطے حصول ریاست پدری اپنے کے جنبو

جرنیل صاحب دعوی کیا ابھی مقدمہ تحقیقات وراثت ریاست کوٹلہ مالیر دایر تھا کہ عطاء اللہ خان رئیس نے وفات پائی اور ریاست از طرف گورنمنٹ انگریزی ۱۸۰۸ء مین بنام وزیر خان نسلاً بعد نسلاً مقرر ہوئی اور عطاء اللہ خان کی اولاد اپنی خاص علاقہ جاگیر پر قابض ہے وزیر خان نمبر ۱۸۲۱ء مین فوت ہوا اوسکا ایک بیٹا امیر خان تھا جو اپنی باپ کی جگہ مسند نشین ریاست ہوا امیر خان سے پہلے رئیس مالیر کوٹلہ ملقب بخانصاحب تھے گورنمنٹ انگریزی کی عنایت سے از عہد ریاست امیر خان مخاطب بنوابصاحب بہادر ہو گئے نواب امیر خان ۱۸۴۶ء مین فوت ہوئے بجای انکے نواب محبوب علیخان فرزند اونکا مسند آرا ہوا اخیر ۱۸۵۹ء مین انہون نے بھی اس دار ناپایدار کو چھوڑا اب نواب سکندر علیخان صاحب خلف الصدق اونکی مالک ریاست ہوئے جو فی الحال موجود ہین ایک ہوشمند شخص کا قول ہے کہ صرف ڈھائی لاکھ روپیہ سالانہ کا علاقہ ریاست ہے جسمین سے ایک لاکھ خاص ذات نوابصاحب کیواسطے اور باقی سب برادران اور حقداران مین تقسیم ہوتا ہے +

باب چہارم
مشتمل بر حال اولاد کرڑان کے

واضح ہو کہ کرڑان کو آبا و اجداد کی حالات مین بہت مختلف روایات ہین اور چونکہ وہ روایات اوسکی اولاد کے فرقہ ہای کلان کی بابت ہوتی ہین سو واسطے احتمال و شناسائی کا بھی ہے قوم دلاز جو کرڑان کی نسل سے ایک بھاری گروہ تھا وہ کہتے ہین کہ کرڑان کا باپ سید قاف تھا اور اوس سے اوپر اٹھویں پشت مین حضرت امام حسین سے کہ ہی جا ملتا ہے ہین اور قوم خٹک کرڑان کا باپ سے ہوئی تبلا کر سڑبنی افغانون سے اپنا نسب ملاتی ہین اور قوم خٹک کے بعض کہتے ہین سال آدمی کہتے ہین کہ کرڑان کسی شہزادہ کا بیٹا تھا اور فرقہ خوکیانی کہتے ہین کہ وہ شیخ عبداللہ ورمڑ کا فرزند تھا گرچہ اوسکی قومیت مین اسقدر کثیر اختلاف ہے الا اتنا مرتبہ بعض قومین اوسکی اولاد سے متفق ہین کہ کرڑان

ایک طفل نوزائیدہ شیرخوار اوسجگہ سی ملا تہا کہ جہان لشکر کسی کا رات قیام کر کے صبح کوچ کر گیا تہا اور
چونکہ یہہ معصوم ایک کڑاہی آہنی کی نیچے سی پایا اوسکے بدلہ مین سے عبداللہ قوم اورمڑنی بایا تہا اور بزبان
پشتو کڑاہی کو کڑ بڑی کہتی ہین اسواسطے موسوم بہ کرڑان ہوا ایسی امر کا واقعہ ہونا بعید از امکان
اور قیاس کے نہین ہی ایک پشتو کی پورانی کتاب مین یہہ بات لکہی ہی کہ یہہ لڑکا فشلاق کی وقت
مغربی افغانستان مین ملا تہا ان روایات سی یہہ بات پیدا ہوتی ہی کہ کرڑان قیس عبدالرشید کی
اولاد سے نہین تہا مگر خداوند کریم نے اوسکی اولاد کو اسقدر زیادہ کیا کہ اب کسی دوسری قوم افغان سے
تورہ افغانی اور جنگ جوی مین کم نہین ہے الغرض عبداللہ نے بسبب نہونے اولاد نرینہ کے بطور پسر متبنیٰ
کرڑان کی پرورش کری اور جب وہ سن بلوغ کو پہونچا تو اپنی دختر سی اوسکی شادی کرادی جس سی دو فرزند
پیدا ہوی ایک سے کودی دوسرا ککی ان ہردو کی اولاد کا شاخ وار شجرہ نسب لکہا جاتا ہی کرڑان کی نسل
کے جملہ اقوام کو مجمعاً کرڑانی یا کرلانی کہتے ہین قوم دلازاک اورکزی منگل خوگیانی آفریدی خٹک
وزیری ستنیک یعنی بوجی اور دوڑ جدران اتمان خیل یہہ سب فرقہ نکلا نسل کرڑان سے ہین انکے
پیچی شاخوار کرسی نامہ شجرہ نسب مین دیکہو گے +

قبل از تحریر کرنے شجرہ نسب ککی پسر دویمی کرڑان مختصراً ذکر بعض حالات اولاد کودی کے قوم ہای کلان کا
کیا جاتا ہے +

حال قوم دلازاک

کودی ابن کرڑان کا پہلا بیٹا دلازاک جسکی اولاد نے بہت ترقی پائی اور یہہ قوم بڑی جرار تہی سب
افغانون سی پہلے خیبر کے راستی نکلکر بسبب ضعف راجہ لاہور جیسا کہ پہلے حصہ مین ذکر ہوا پشاور پر جو اوسوقت
مشہور بشہر بگرام تہا یورش کری اور بزور شمشیر قابض ہو کر اپنے قبضہ کو بڑہاتی رہی تا وقتیکہ دریای
سندسی مشرق بہی دور تک اونکا قبضہ ہوگیا عہد سلطان محمود غزنوی مین انکا گروہ کثیر بسرداری ملک
یحیی بوقت یورش سومنات شامل لشکر محمود تہا بعضے کہن سال اس قوم کی اپنی بزرگون سی سینہ بسینہ خبر بیان
کرتی ہین کہ ابتدا مین جب قوم دلازاک حصہ مشرقی افغانستان مین داخل ہوی تو اونسی پہلے سرخ کافر
ضلع پشاور اور کنارہ غربی و شرقی دریای سندہ پر آباد تہی قیاس کہتا ہی کہ وہ لوگ جنکو یہہ سرخ کافر کہتے

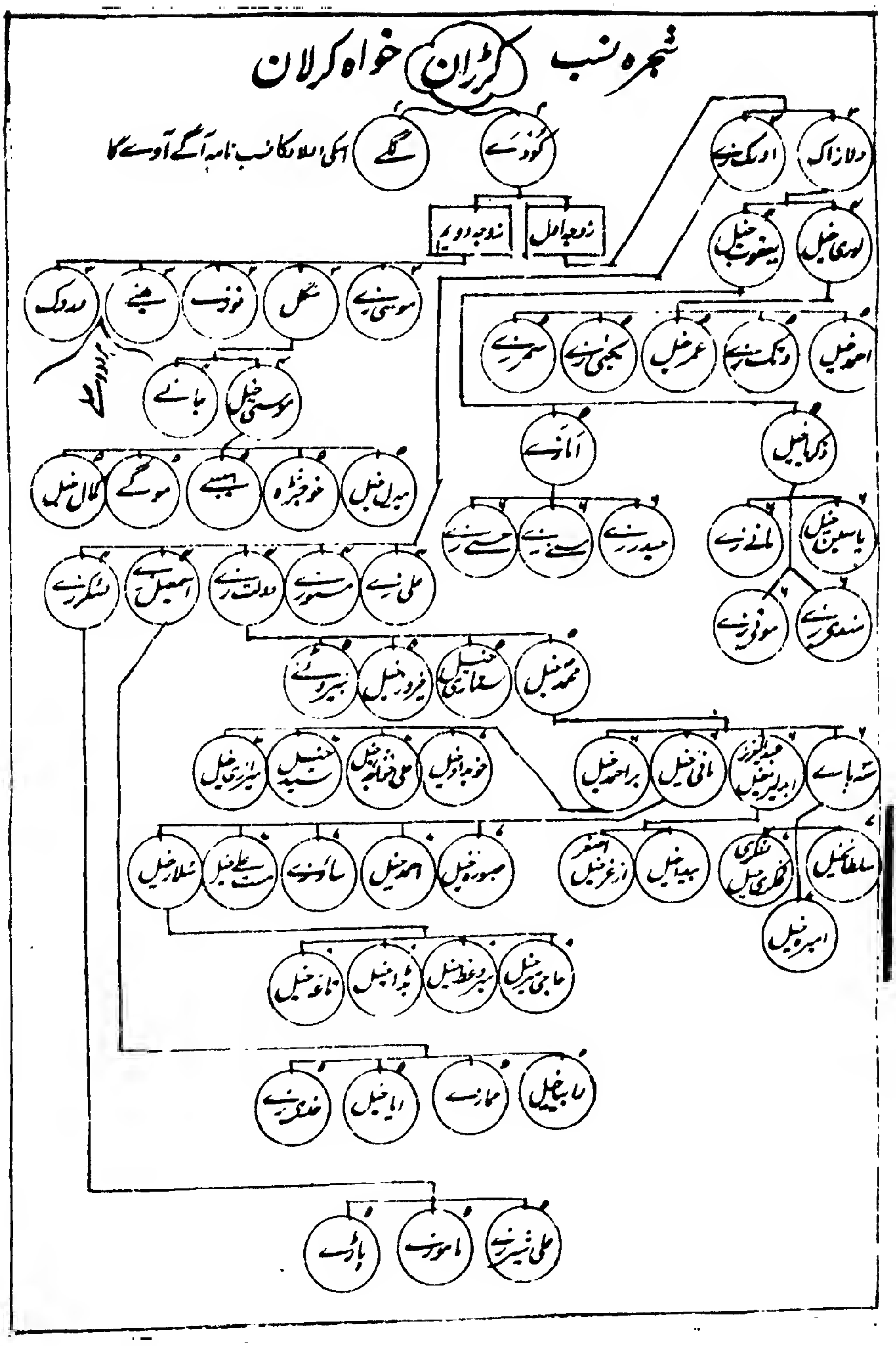

شجرہ نسب کرڑان خواہ کرلان
گگے
کوڑے
اسکی اولاد کا نسب نامہ آگے آوے گا
زوجہ اول
زوجہ دوم
اورکزے

ہین قوم گریک اور بکٹرین کی نسل سی ہونگی اور ابتدا مین ویگان اور اصل سواتہیون کی مورث بہی اسی ملک حدود ضلع پشاور اور راولپنڈی مین جلال آباد تک آباد تہی جنکو دلازاکون نی تدریجاً دامن کوہ ہای سواتہہ او دنبہیر کیطرف ہٹا یا اور اپنی قبضہ کو پہیلایا الغرض اِس قوم کی عہد حکومت مرزا الغ بیگ تک بڑی مشہوری ہی الاجب وہ اپنی جمعیت کی زور بازو پہ نخوت کی راہ سی نازان ہونی لگی تب گردش زمانہ نی اونکی غرور کو اسطرح معذور کیا کہ اول قوم خلیل و مہمند نی جو کابل کی طرف سی پشاور کو آئی تہی ہزیمت کہا پشاور چہوڑنا پڑا اور ثانیاً اوس صراحت سی جیسا کہ دوسری باب مین لکہا گیا یوسف زی وغیرہ اقوام سی مشتملہ شکست فاحش کہا کر علاقہ چچہہ و ضلع ہزارہ مین دریای سندہ سی عبور کرکے داخل ہوی اور وہان اپنی پہلی عادات لوٹ مار کے شروع کرین اس فتنہ اندازی کی سبب سے جہانگیر بادشاہ نی جسکے عہد سلطنت مین یہہ فسادانگیز تہے وہ تباہی اونپر ڈالی کہ جو گذشتہ وحادثات سی بہی بدتر تہے جو بچ رہی اون مین سی اکثرون کو مع عیال و اطفال ملک دکہن مین بہیجکر متفرق آباد کیا جہان اب بہی بہت دلازاک ہین اور کچہہ ضلع ہزارہ مین رہگئی اونکی اپنی تکبر اور بغاوت نی یہہ نتیجہ پیدا کیا کہ اتنی کثیر قوم سی زمانہ حال ہین چند متعدد گہر ضلع ہزارہ مین اور کوئی کوئی خال خال گہر علاقہ چچہہ مین اور کچہہ ضلع پشاور مین باقی ہین گویا افغانستان مین اس قوم کو نابود سمجہنا چاہیے

حال قوم اورک زئی

اِس قوم کی بڑی شاخین پانچ ہین جیسا کہ شجرہ نسب مین تفصیل ہی اونمین سی چند شعبی نکلتی ہین اکثر آبادی اِس قوم کی پہاڑی ملک مین کچہہ واقع ضلع کوہاٹ اور اکثر اوس ضلع کی حدود سی باہر کوہ سفید کی مشرق اور تیراہی جنوب کی وادیون مین ہی بموسم گرما را و خطرناک اوقات مین تیراہ کا پہاڑ انکی ملجا ہی قوم بنگش سے پہلے کوہاٹ پر اورک زئی قابض تہے تخمیناً چار سو برس کا عرصہ ہوا کہ بنگشون نی بعد سخت لڑائیون کے کوہاٹ اِن سی لیلیا مگر پہر بہی تکرار ملک گیری اِن ہر دو اقوام مین بہت کشت خون ہوتی رہی ایسا مشہور ہی کہ ایک دفعہ ہر دو معاند قومونکی ملکان متعل در ہمند واسطی تجویز صلح کے بطور معرکہ یعنی جرگہ جمع ہوئے

ہر ایک قوم چاہتی تہی کہ اس صلح مین میدان علاقہ جو زرخیز تہا ہمکو ملی اس سبب سی اتفاق صلح نہین
ہو سکتا تہا اور قریب تہا کہ پہر لڑائی ہو اتنی مین ایک سوار دور سی آتا ہوا اوس جرگہ ملکان کو نظر آیا
چونکہ ہر دو قومین لڑائی سی تنگ تہین اس سبب سی اسبات پر اتفاق کیا کہ اس سوار سی جب نزدیک پہونچی
تقسیم ملک باہم قوم بنگش و اورکزئی کا سوال کرین جو وہ کہدیوی فریقین کو منظور ہی اس قرار
پر اتفاق کرکے دعای خیر اور قسم سی محکم کیا اتنی مین وہ سوار جسکا نام دائی اور قوم کا مطرب تہا نزدیک
پہونچا تب ہر دو جانب داروں نی اوس سی اس معاملہ مین استفسار کیا اوسنے گہوڑی پر سی بزبان پشتو فی
ملاکر یہہ جواب دیا کہ (دا ئی خوٚد سی و ایئی چہ سمہ د بنگش غرد اورکزائی) جسکا معنی یہہ ہی کہ دائی تو اس
طرح کہتا ہی کہ میدان بنگش کا اور پہاڑ اورکزئی کا اتنا کہکر اوسنے گہوڑا دوڑاکر بہاگ گیا اورکزئی اوسکو
مارنی کے واسطے دوڑی مگر بنگشونکی اعانت سی بچکر نکل گیا کہتی ہین کہ اوس روز سی اس عجیب تقسیم کے بموجب
عملدرآمد ہی گو اسمین پورا عمادنہین گیا قوم اورکزئی کی لڑنیوالی آدمیون کی تعداد سولہ ہزار
بیان کیجاتی ہی سب شاخونسی دولت زئی اور مسوزئی کی تعداد زیادہ ہی دولت زئی مین سی محمد خیل کی
نسل بڑہ گئی ہے محمد خیل اہل تشیع اور باقی سب قوم سنی مذہب مسلمان ہین سید محمود تیراہ والا کو شیعہ
لوگ بہت مانتی ہین اسمین قوم کا دلخواہ اتفاق نہین ہی اور دو گوندی مین کل قوم منقسم ہے ایک گوندی
سَمَل اور دوسری گوندی گاڑی ہین شجرۂ نسب مین ہر ایک شاخ کے نام پر حرف س سی مراد گوندی سمل
اور حرف گ سی گوندی گاڑہ کی مراد لینی چاہی اس قوم کے نفع نقصان کی شامل چار پانچ قومین اور بہی ہین
جو درحال اورکزئی نہین مین مگر اونکی ملحق گنی جاتی ہین جیساکہ قوم علی خیل کی پانچ شاخین حسب ذیل
برہیم خیل سوکڑی اختان تسور اگندہ تبلی اور قوم میشتی جسمین سی ماماز ئی حیدر خیل بادی خیل ہین اور
اور شیخان جسکی دو شاخ ہین مرزا خیل رنگین خیل اور عزیز خیل فتو خیل جو اوپر سی ملا خیل ہین اور ہر
ایک شاخ کلان مین چند چند ملک ہین حال مین سید محمود ساکنہ تیراہ کی اکثر آدمی اس قوم کی خصوصًا
شاخ محمد خیل بہت معتقد ہی اس سبب سی شیعہ مذہب پہیلنے جاتے ہے اس قوم کے چارون طرف
مخالف قومین آباد ہین اسلحہ بندوق قریب کل کے ہر مرد آدمی کے پاس ہوتی ہے تلوار اور چہورا

قلات ساخت تیراہ سی کوئی بالغ مرد خالی نہین ہوگا اور اکثر تفنگچہ اور بعض پیش قبض بہی رکہتی ہیز
اور کرئی جنگجو اور سپاہی قوم ہے انکے وبہی ہندوقونکی زد سوائی جزایلونکی ورنہین ہی مگر یہ
لوگ نشانہ بازاچہی ہین آدمی پوراقد اور متوسط اندام مگر محنتی ہوتی ہین زیادہ تر پیشہ زراعت کاری
اور قلیل المالداری گلہ بانی کا رکہتی ہین اونکا مزروعہ رقبہ اکثر بارانی ہی مگر ایسا عمدہ کہ بہت جگہ دو فصلے
ہین ہی مکی و گندم وجو غلون مین زیادہ پیدا ہوتی ہین شلغم اور کدو اس کثرت سی ہوتی ہین کہ اونکو
خشک کرکے دوسری فصل تک کہاتی ہین اور دال ہر قسم کی ہوتی ہی اونمین سی کوزخی بہت ہوتی ہیز
انکے اپنی ملک کی پیداوار خوراک کی واسطی سالانہ مکتفی ہوتی ہے مگر پوشاک کے واسطی خرید کرنا بس کی
ضرورت ہوتی ہی کوہاٹ اور پشاور اور خوست سی پارچہ سفید و سوسی کا خریدا جاتا ہی ایام تنگی و قحط میز
بشرطیکہ پیداوار غلہ معمولے علاقہ بنگش و کرم و خوست سی غلہ خرید کرلیتی ہین علما لوگ کا اختیار بہت ہی
جو تنازعات باہمین قوم خفیف ہون وہ عالم یا ملک دیہہ فیصلہ کرتا ہے خانگی دشمنی بہت ہی اور اکثر
دوگندیون کی باہم کشت خون رہتی ہی قدر مند مہمان کی ضیافت بڑی تپاک سی کیجاتی ہے مگر خوراک
کسیف ہی نان مکی اور گوسفند پولہ ناقص و ضیع کرکے آتش پر کباب کردہ کہاتی ہین +

حال قوم منگل

یہ قوم تخمیناً چہہ سو برس کا عرصہ ہوا کہ بشمولیت قوم ہنی علاقہ بنون مین آباد تہی اوس طریق پر جیسا کہ
قوم شیتک بنون چی کی حالات مین ذکر ہوا ہی جب انکو شیتکون کی غلبہ سی بنون کا علاقہ چہوڑنا
پڑا تب یہہ لوگ ملک خوست و کرم سی جانب مغرب کی پہاڑون مین جاکر آباد ہوئی اور اب تک وہان
آباد ہین قوم جدران جو اونکے جنوبی ہمسایہ ہین انکی پورانی دشمن ہین انکی پوشش مین رسمی اون کا

کپڑا اور خوراک مین گندم و جو بہت مستعمل ہے پیشہ مال چرائی زیادہ اور زراعت کاری کم ہی یہہ
فرقہ زیادہ جنگجو نہین ہی تعداد اسکی تخمیناً کل ذی روح بارہ ہزار مشہور ہے تہیر خاش بہت کم ہی جلا لکہ
لونڈی ہین اون اور مویشی فروشی پر انکا زیادہ گذارہ ہی علاقہ خوست اور زرمد سی غلہ خرید کرلاتی
ہین جاہل اور کم آزار مخلوق ہی بلہ اور شہتیر اپنی پہاڑون سی لاکر خوست مین فروخت کرتی ہین یکہ

ثقہ شخص اس قوم کی ایک عجیب رسم بیان کرتا ہی کہ جب کسیکے گھر فرزند نرینہ پیدا ہو تو اوسکا نام اگر کوئی مہمان اوس گانو مین اوس روز آوے تو اوس مہمان کے نام پر رکھتے ہین یا کسی بڑے امر کے اسم پر جو اوس روز واقع ہوا ہو +

قوم مقبل

قوم منگل سے شمال اور قوم جاجی سے غرب دشوار گذار پہاڑ مین ایک چھوٹی قوم موسوم مقبل رہتی ہے گر اوسکا حال زیادہ نہین ملسکا اور علاقہ خوست مین بھی بمقام لکن بطور ہمسایہ چند گھر رہتے ہین سادہ لوح اور کم آزار لوگ سنے جاتے ہین +

شجرہ نسب ککے پسر دومی کرڑان

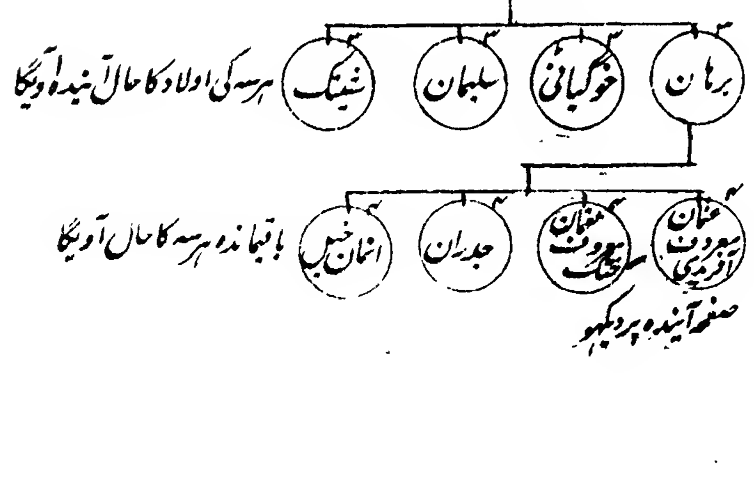

صفحہ آیندہ پر دیکھو

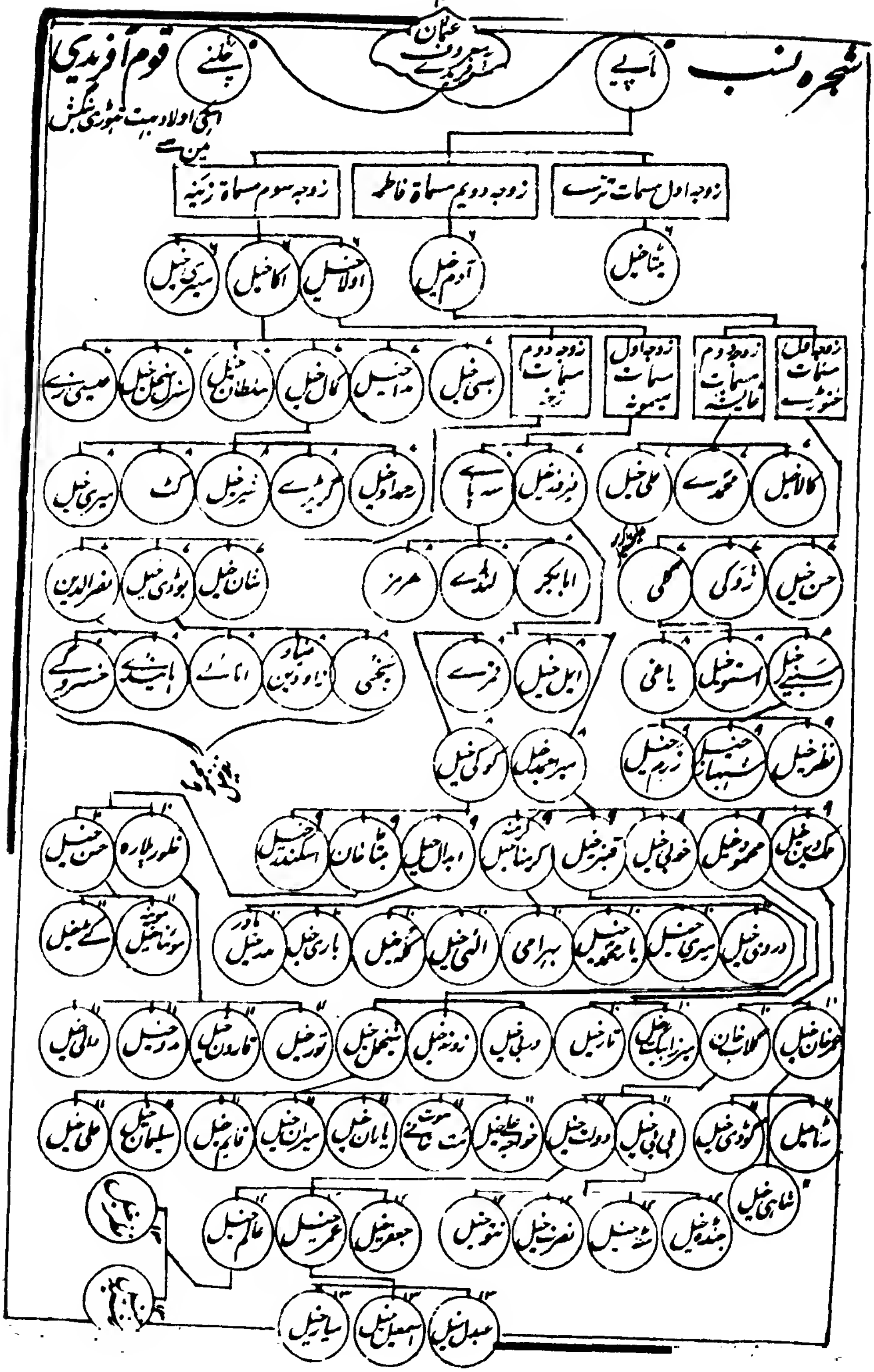
شجرہ نسب قوم آفریدی
عثمان المعروف آفریدے
ناپے
چلنے
زوجہ اول مسمات ترسے
زوجہ دویم مسماۃ فاطمہ
زوجہ سوم مسماۃ زینبہ
آدم خیل
اولا خیل
اکا خیل
سپیرئ خیل
زوجہ اول مسمات خوشیے
زوجہ دوم مسمات عایشہ
زوجہ اول مسمات بسمیرہ
زوجہ دوم مسمات
بسی خیل
مدا خیل
کمال خیل
سلطان خیل
عیسیٰ زے
کالا خیل
محمدے
ملی خیل
میروخیل
عبداخیل
میری خیل
حسن خیل
زروی
ابابکر
لنڈے
ہرمز
شان خیل
نصرالدین
سپیائے
استو خیل
یامی
ابن خیل
نظر خیل
زریم خیل
کوکی خیل
ملک دین خیل
محمود خیل
خونی خیل
قمبر خیل
اسکندر خیل
حسن خیل
دروی خیل
سیری خیل
بہرامی
الٰہی خیل
باری خیل
مدا خیل
گلاب خان
تار خیل
تور خیل
ملی خیل
سیران خیل
سلیمان خیل
شاہی خیل
دولت خیل
نوح خیل
جعفر خیل
عمر خیل
عالم خیل
نصرت خیل
عبدل خیل
اسمعیل خیل
سیا خیل

حال قوم آفریدی

اس قوم کا مورث اعلی مسمی عثمان تہا وجہ تسمیہ آفریدی کی یہہ تھی کہ ایک روز چند مہمان مفلس و دردمند اوسکے
گہر آئی موسم سرما تہا سردی کی سبب سی ایک دوسری کی متصل ہو بیٹھی جب عثمان اوپر سی آیا تو اوسنہون نی
پوچہا کہ یہہ کون ہے تب اوسنی بزبان پشتو یہہ جواب دیا کہ دا ہم آفریدہ دخدائی دے یعنی یہہ بہی آفریدہ
یعنی پیدا کیا ہوا خدا کا ہے اوس روز سی بنام آفریدہ نام زد ہو کر کثرت استعمال سی آفریدی مشہور ہوا
اوسکی اولاد کو مجمعًا آفریدی کہتی ہین جسقدر مشہور شاخین اس قوم کی ہین اونکی نام شجرہ نسب مین ملینگے
سب سی زیادہ تعداد مین مسمی اولا کی اولاد اولاخیل ہی اوسمین سی فیروز خیل اور اوسنی میر احمد خیل زیادہ
ہین یہہ قوم بڑی جنگجو اور راہزن ہی اور پہاڑ دشوار گذار کی سکونت کی سبب سی اونکو اپنی آزادی کی
عزورت ہی اس قوم کی بڑے ملجا علاقہ تیراہ ہی گرچہ تیراہ کی متعلق بہت سا ملک کوہی ہی مگر اچھا موقع پہاڑ کی
اوپر ایک ٹکڑہ میدان کا خوش ہوا اور سرد جگہہ ہی پہلے تیراہ پر دیگر قومین قابض تہین آفریدیون نی
بزور شمشیر اونسی لیلیا اصلی تیراہی جو کچہہ باقی رہ گئی تہے وہ تیراہ سی مغرب ننگرہار کی طرف چلی گئے اور جہانگیر
کی دور سلطنت مین مسمی احداد بیرو پیر روشن معروف پیر تاریک جسکا قصہ اورکزئی کی حال مین لکہا گیا ہے
آفریدیونکا پیر ہوا اوسکی چالاکی اور اعانت سی آفریدیون نی تیراہ سی اتمان خیلونکو بیدخل کرکے اور اورک
زیون سی بہی لڑائی کرکے شمالی حصہ تیراہ پر اپنی قبضہ کو پہیلایا یہہ جرار قوم مشرقًا حد جنگان متصل زیارت
کاکا صاحب سی لیکر مغربًا کوہ راجگل اور علاقہ خیبر مین حدود ننگرہار تک پہاڑی ملک کے اوس حصہ پر جو
ضلع پشاور کی حدود سی جانب جنوب و غرب پیوست ہی قابض ہین اور انسی جنوب قوم اورکزئی اور
بنگش اور کوہ سفید مین چمکنی اور مغرب مین سنگو خیل شینواری اور شمال کیطرف مہمند انکی ہمسایہ مین
ان قومونسی فی الحال کچہہ سخت لڑائی جہگڑا نہین ہی مگر اورکزئی سی پرانی عناد کی سوا سمل اور
گار ہے ہر دو گندی کی سلسلہ کی لحاظ سی اور نیز شیعہ اور سنی مذہبی تکرار سی فساد رہتا ہی اور سنگو خیل
شینواری کی ساتہہ بہی کوکی خیل آفریدیون کی کشت خون ہوجایا کرتی ہی آفریدی سب سنی مذہب
مسلمان ہین کل تعداد قوم کی اسلحہ بند مردمان کی بموجب شمار احمد شاہ ابدالی اونیس ہزار حسب تقسیم

ذیل تھی ملک دین خیل معہ شاخہا ملحقہ تین ہزار جو علاقہ میدان تیراہ مین آباد ہین قنبر خیل بشرح ایضا
تین ہزار وہ بھی میدان تیراہ مین رہتی ہین کوکی خیل حسب صدر تین ہزار جو راجگل اور نواح خیبر مین
آباد ہین زخہ خیل تین ہزار میدان تیراہ مین سکونت پذیر ہین اکاخیل وزران مین اور تہ ہای بارہ مین -
نیزی منفرق پہاڑ مین تین ہزار آدم خیل چار ہزار جو کوہاٹ سی شمال درہ مین اور پہاڑ جو مشرق کو خٹک کی
حد سی جا ملتا ہے اوسکے جنوب اور شمال دونو طرف آباد ہے فی الحال یہہ شمار درست نہین آتا ہر ایک بڑی
شاخ کی تعداد کی تفاوت کی ساتہہ ایسا پایا جاتا ہے کہ علی العموم بہ نسبت اوس شمار کی تعداد مین ترقی ہے
اگرچہ اصلی پیشہ اس قوم کا زمینداری ہی مگر شغل زراعت کاری اس سبب سی کم ہے کہ جس پہاڑ مین یہہ کثیر
گروہ آباد ہی اوسمین سوائی علاقہ میدان تیراہ کی زمینات زرعی بباعث ناہمواری پہاڑ و نالہ کم ہین اس
قوم کا گذارہ سوای زمینداری کی لوٹ کہسوٹ راہزنی اور سرقہ اور ہیمہ سوختنی اور نمک اور کاہ فروشی
پر بھی ہی پہاڑون کی دامن سے خشک لکڑی اور کہاس بیلون و گدہون پر لاد کر اکثر پشاور کی بازار مین
جا، فروخت کرتے ہین پشاور مین اکثر منڈی کی اندر جدہر دیکہو آفریدیون کی بیل اور شتر لدی ہوی نظر
آوینگی اور اسی طرح نمک سنبر ضلع کوہاٹ کی ڈرنگ یعنی نمکسار سی بیجاکر فروخت کرتے ہین خصوص آدم خیل
نمک کا بیوپار زیادہ کرتے ہین اس قوم کی آوارہ لوگون مین عادات چوری و غارتگری دلنشین ہین با
خصوص قوم زخہ خیل اور کوکی خیل اپنی عادت مین زیادہ مشہور ہین پشاور سی کابل کو خیبر کے راستے
مسافرون کی گذرگاہ مین انہون نی پرخطر کر رکہی ہین امیر کابل سی جو روپیہ واسطی کہلا رکہنی راستہ خیبر کے
انکو ملتا ہے اوس سی بہی کچہہ فایدہ حاصل نہین ہوتا کیونکہ اکثر وہ روپیہ ملک اور معتبر و روی دار شخص
کہا جاتی ہین اور اونکی قوم بدستور مسافر کی گہات مین رہتی ہی اگر بموجب حصہ رسد کسیکو پہونچی تا ہم اوسپر
صبر نہین کرتے ہین کوہاٹ سی پشاور کو جو رستہ درہ مقبوضہ آدم خیل سی جاتا ہی اوسمین بہی انکی بدعت کثر
ہوسکتی ہے اور بعض وقت اونکی فساد سی باوجود ملنی مواجب یعنی انعام بصلہ کہلا رکہنی درہ کے رستہ بند ہو جاتا
ہے اس سی یہہ بہتر ہوگا کہ ایک سیدہی سڑک کوہاٹ سرکاری علاقہ کے اندر اٹک کو نکال دی جاوے
انکی خوراک مین گندم چاول اور مکی اور جو - اکثر کام آتے ہین پوشاک مین موٹا کرباس یا اون سفید کالی

قمیص اکثر پہنتے ہین واسطے رفع ضروریات خوراک و پوشاک اُنکو آمدورفت علاقہ پشاور لابدًا مطلوب ہے
اور اونکی بدعتون کے روک اور معاوضہ لینے کے واسطے یہہ ایک عمدہ سبب ہی مرد اِس قوم کی لاغراندام
مگر مضبوط محنت کش اور اکثر پورہ قد ہوتی ہین اسلحہ تلوار اور سِلاوَہ یعنی چھورہ وڈہال تسمہ باف
ہر ایک جوان آدمی اپنی گہرون مین رکہتا ہے بندوق انکی چقماق اکثر غدار جنکی زد دور تک ہوتی ہے
اور تفنگچہ بہی ایک دو رکہتے ہین تلوار خصوص چہورہ تیراہ کا برش مین مشہور ہی بعض آفریدی بہت اچہے
نشانہ باز ہین لوگ کہتے ہین کہ تعداد بندوقون کی قریب کل اسلحہ بند مردمان کی پوری ہی باہم قوم کی دو گوندی
ہین ایک سمل دوسرا گاڑہی ملک دین خیل زخہ خیل اکاخیل سپاہی قمری گوندی سمل مین شمار ہوتی ہین
اور قنبر خیل کوکی خیل گوندی گاڑہ مین داخل ہین اور آدم خیل درمیانہ گذران کرتے ہین کبہی سمل کے
ساتہی اور کبہی گاڑے شامل ہوجاتے ہین الا بلالحاظ گوندی بعض وقت نیچی کی شاخون مین بہی خانگی
فساد ہو پڑتا ہے گرچہ کشت خون اور دشمنی آپسمین بہت ہی الاخطرہ دشمن بیرونی کی وقت آپسمین
متفق ہوجاتی ہین مگر شاخ آدم خیل کی عداوت اونا خیل اور اکاخیل کے مزرعہ دل مین بوی ہوئی ہے
جب قوم کو کوئی مشکل وقت پیش آتا ہے تو ہر ایک شاخ کی ملک یکجا جمع ہوکر مشورہ کرتے ہین اوس
مشورہ مین جو تجویز ٹہری اوسکی تعمیل اپنی اپنی ملک کی سرکردگی مین ہر ایک شاخ کرتی ہی فی الحال ملک دین
خیل مین مدت خان ولد خان بہادر جسکا بیٹا اعظم خان ہی اور قمر خیل مین محمد غوث ولد شیر محمد خان او
کوکی خیل مین عبداللہ نور اور زخہ خیل مین بوستان و فیروز ولد الہ داد اور اکاخیل مین سلطان محمد اور
سپاہی اور قمری کا سراج الدین اور شاخ آدم خیل مین سمیان عادل و خنگو و شاہولی و بابری
و پائندہ خان ملک ہین قوم آفریدی مین گائی بہت ہین اور گہوڑی بہی رکہتے ہین قاطر اونکی ملک کی
اچہی ہوتی ہے اور بہت پالتے ہین رمہ گوسفندان اور بکری کی گرچہ ہین مگر بہت کثرت سی نہین آدمی چند
شتر بہی رکہتے ہین جنسِ نمک وغیرہ کا بیوپار ہوتا ہے قوم آفریدی سی اچہی سپاہی پیدا ہوتی ہین اکثر
نوخیز جوانون کو سرکار انگریزی کے پیدل پلٹنون مین بہرتی ہونے کی شوق ہے چنانچہ حال مین متفرق
جگہہ قریب دو ہزار اس قوم کے لوگ سرکاری فوج مین نوکر ہونگی اس قوم مین گروہ کثیر جسکی تعداد فی الحال

اکہزا گہر سی زیادہ بتلاتی ہین ملک کہن ہندوستان مین آبادہی اور کچہہ پانی پت مین بہی بستی جاتی
ہین اور لودیانہ کے ضلع مین بہی چند گہر ہین ہندوستان مین انکو جہانگیر بادشاہ بسبب مفسدہ پردازی سے
اور شمولیت اولاد پیر تاریک لیگیا تہا اور کہین اور پانی پت مین متفرق آباد کئی اوس وقت رستم خان
آفریدی مشہور تہا جسکا خاندان پانی پت کو بہیجا گیا چند گہر کشمیر مین بہی ہین اور ٹونک مین بہی کچہہ ہین
اور بیس گہر آفریدیون کی مسعود وزیری کی ملک مین آباد ہین جنمین سی چار گہر خاص کانی گرم مین ہتی
ہین ✤

شجرہ مسمی لقمان معروف خٹک ابن برہان نبیرہ کرڑان

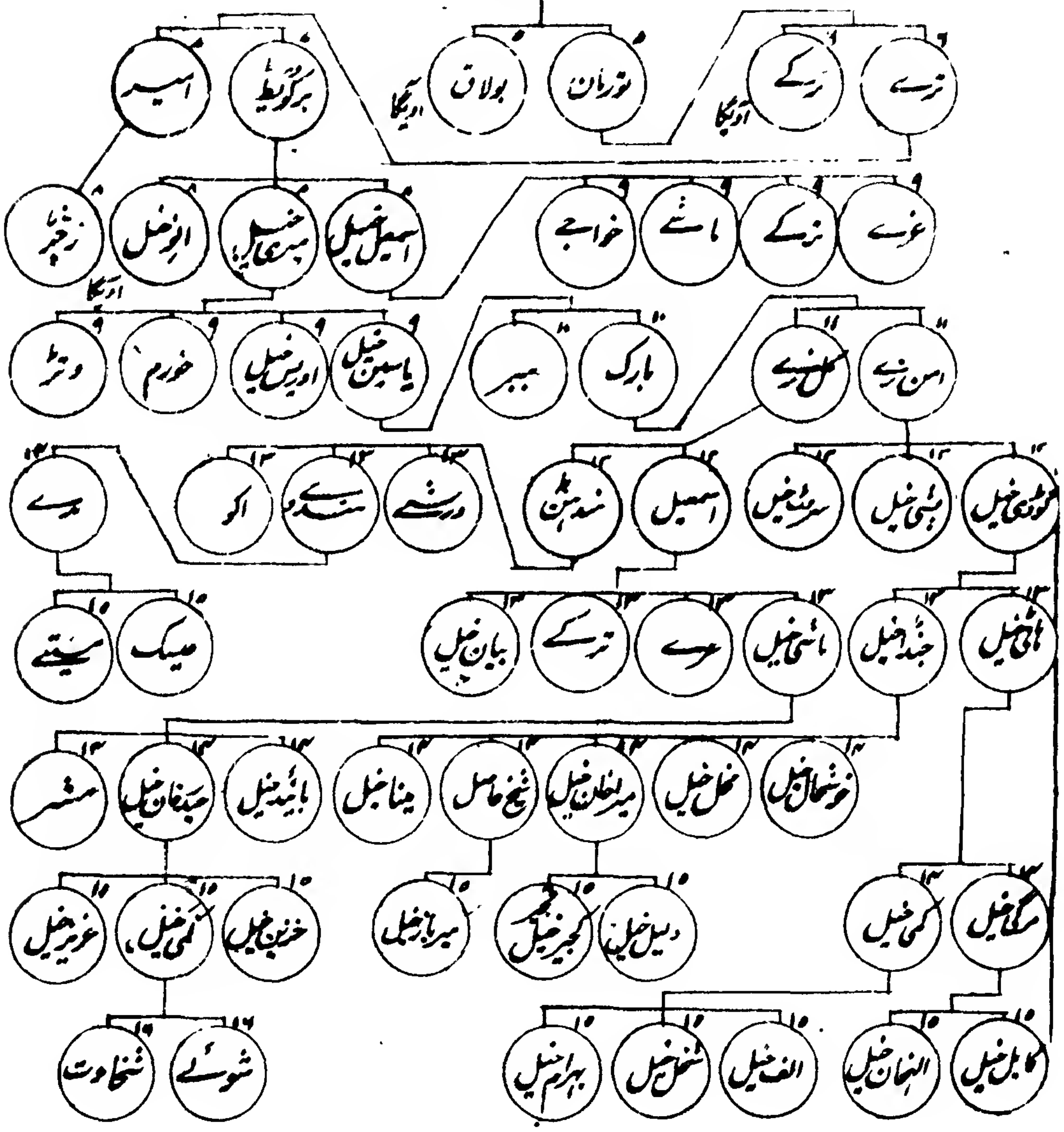

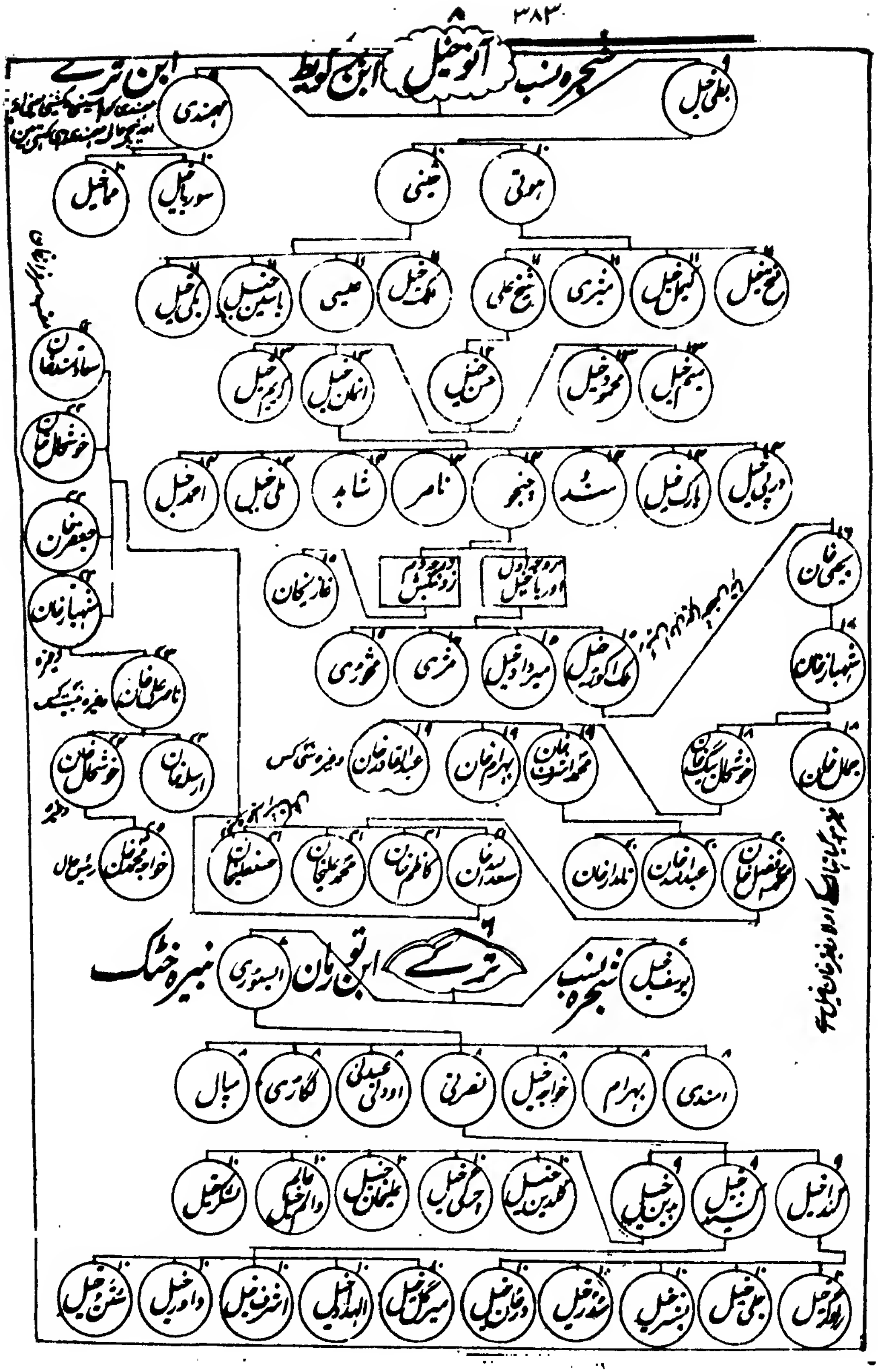

شجرہ نسب آکوخیل
مہندی
سوباخیل
مماخیل
ہوتی
منیری
ملک خیل
عیسی
محمود خیل
کریم خیل
سند
شاہد
احمد خیل
خوشحال خان
جعفر خان
شہباز خان
اسلم خان
میرداد خیل
جمال خان
بہرام خان
عبدالقادر خان
سعداللہ خان
کاظم خان
شجرہ نسب ترے
یوسف خیل
اسپوری
خواجہ خیل
بہرام
نصرتی
سپال
اشرف خیل
داود خیل

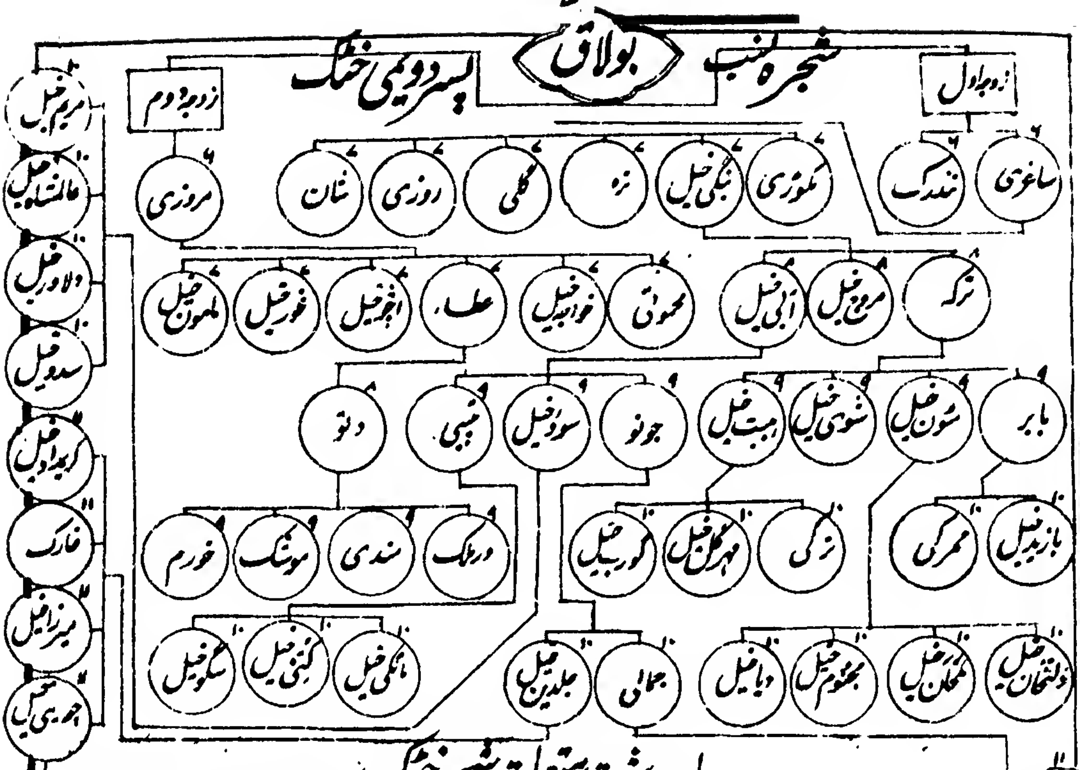

یادداشت متعلق شجرہ خٹک

واضح ہو کہ قوم مغلکے وسنی و وریاخیل و خلوزی اصل مین خٹک نہین ہین بہت عرصہ ہوا کہ اونکی مورث قوم خٹک مین آکے آباد ہوا اور خٹکوں سی شادی کر لی رفتہ رفتہ ایسی مخلوط ہو گئی کہ اب بہی خٹک کہتی ہین قوم مغلکے کسی مغلکی نسل سی ہین جنہون خٹکون سی شادی کر لی تہی وسکی اولاد معروف بمغلکی ہوئے اور قوم سنی بہی خٹک نہین ہین سنی نام ایک شخص قوم لاناک سی تہا کسی خٹک گہر شادی کر کی سسرال مین رہا اوسکی اولاد مشہور بہ سنی ہی اور یہہ ہر دو قومین بطور اصلی قوم بولاک خٹک کے اوس مین شامل ہین قوم وریاخیل کا بیان ہی کہ ایک عورت جسکے مسمی مہندی نے نکاح کیا اپنی پہلے شوہر کا پسر مسمی وریا ہمراہ لائی مہندی نے بلحاظ عورت کے وریا کو بہی حصہ مین شامل کیا اور سنی کہتی ہین کہ خٹک کی دختر سی شادی کی تہی جسکی نسل کو وریاخیل کہتی ہین اور قوم خلوزی مسمی شید پسر یعقوب قوم خلیل کی اولاد سی ہین شید کو ہے زمانہ ماضیہ مین مسمی علیخان خٹک کے دختر سی شادی کر کے خٹکون کی ملک مین سکونت اختیار کر لی اوسکی نسل بنام زوجہ اش خلوزی مشہور ہوے اور دیگر زئی بہی معلی ہے یہہ ہر چہار قومین داخل دفتر ہین اور برحصہ پاتی ہین اور خٹک کہلاتی ہین + حال قوم خٹک کا مورث اعلی اس قوم کا مسمی لقمان عرف تاگر تہا انکا عرف باعث تبدیل اسم لقمان بہ خٹک کے نام بہ بیان کیا جاتا ہے کہ لقمان مذکور ایکدن مع اپنی ہمرا دران مسمیان عثمان و اتمان و جدران صحرا مین شکار یا کسی اور کام کو واسطی جاتی تہی اتفاقا جابجا عجیب کہ جنکی پوشاک سی اونکی نا کدخدائی کی علامت ظاہر تہی دیر سے طرف آتی ہوئی دیکہین اونہوں نے آپس مین صلاح کر کہ یہہ

بتا اسکا یہی قرعہ اندازی کر سوئی ایک ایک عورت انمین سی ہر ایک لیلیوں لقمان سب مین بڑا تہا اوسنی کہا کہ پہلی انمین سے
ایک لیلیوں باقیماندہ مین پر تم قرعہ اندازی کر لینا اسی خیال سے لقمان نے اپنی عورت سے ایک عورت بدن و شکنی چہرہ اسکی صرف آلِ استر
پوشاک دیکھکر اپنی نام پر کر لی اور باقیماندونے قرعہ اندازی کی سوئی سی ایک ایک عورت لیلی جب انکو دیکھا تو لقمان
بیچارہ کے حصہ مین ایک سیاہ فام آفت نالہاتا آگئی تہی مگر ننگ کے مارے مین سبب کہ اوسپر اوسکا نام لگ گیا تہا لاچار قبول کرنی
پڑی جب باقی بہائیونکو لقمان کا یہ حال معلوم ہوا تو ہنسی مین بزبان پشتو کہا کہ لقمان پہ خٹ لاڑ یعنی لقمان
مٹی مین پہنس گیا پشتو زبان مین یہ مثل مشہور ہے کہ جب کوئی شخص کسی کام سی درماندہ ہو جاوی تو اسکو پشتو مین کہتی ہین کہ پہ خٹ لاڑ
عجیب سبب سے لقمان نے خٹک کے نام سے شہرت پائی کہ سب اسکی نسل اسی نام سے مشہور ہے خٹک کے اسی عورت سے جسکا نام سپیا تہا دو فرزند بر
پیدا ہوے ایک ترمان دوسرا بولاق کل قوم خٹک انہین دو بہائیونکی اولاد ہے کہ ہر ایک کا شاخ از شجرہ سی حال معلوم ہوگا تورانکی اولاد
بہ نسبت بولاق کے بہت زیادہ ہے تورانکی دو بیبیان تہی جیساکہ کرسی نامہ مین لکہا ہے تری بہت لایق تہا جسنی جملہ اولاد تورانکی
تری کی نام پر مشہور ہے ذکر واقعات ماضیہ جسطرح سی کہ ملک مقبوضہ حال پر قابض ہوگئی ہین واضح رہے کہ ابتدا
مین قوم خٹک کوہ شوال مین آباد تہی یہہ پہاڑ کوہ سلیمان کا ایک حصہ ہے مغربی بنو کا ہے اور فی الحال اسپر قوم وزیری قابض ہین اس
جگہہ سی عرصہ تخمیناً چہہ سو برس کا ہوا کہ ہمراہی قوم منگل و حنی بنونکی علاقہ مین داخل ہوئی زمین ویان موسوم سدر او جہیر
فی الحال قوم بیرن خیل و سپیرکی وزیران احمدزئی تہل مین اوس وقت اسموقعہ پر خٹک آباد ہوئی جبکہ قوم ہنی و منگل کو فرقہ شیتکو
نے اسطرح جیساکہ تاریخ بنون مین لکہا گیا ہے بنونکی علاقہ سی بیدخل کیا تب خٹکونسی بنوچیونکی عداوت شروع ہوئی اسوسطی زمین سکونت
کو چہوڑ کر جانب کوہ شمالی شرقی جو ملک معروف کوہ خٹکان ہے چلی گئی کر بوغہ و تیری و چوترہ ولاچی و شکر درہ پر آباد ہوگئی یعنی
سند قابض ہوگئی اور چونکہ یہہ پہاڑ اوس وقت اکثر غیر آباد تہا بدون مقابلہ اونکی ہاتہہ آیا اوس عہد مین نسی سی لیکر کوہاٹ تک قوم
اورکزئی آباد تہی مغربی جانب سی بتدریج قوم بنگش خانہ کوچ آئی تہی اونسی اورکزیون کی لڑائی ہوئی خٹکون نے
جنکی پہلی سی اورکزئی کی ساتہہ کچہہ پرخاش تہی موقع پاکر اونس بنگش کی اعانت کری اورکزیونسی کوہاٹ بنگشون نے لیلیا
اور ریسی و ہتیالہ زیرہ تورہ خیرہ تک خٹکونکی قبضہ مین آگئے بنگش اور خٹک کی باہم ایک پہاڑ درمیان کدا خیل و اہی حد
مقرر ہوئی کہ ابتک وہی حد ہی بعد اسکی جیساکہ خٹک کی قوم مین زیادتی ہوتی گئی ویسا ہی اپنا قبضہ بتدریج بڑہاتی گئے اور
ادہر سلسلہ وسیع ملک پر قابض ہوگئی جو فی الحال اونکی تصرف مین علاقہ یوسف زئی واقعہ پشاور دریا کابل معروف زیدہ

کی شمالی کنارہ سی لیکر کالا باغ اور عیسی خیل اور مروت اور وزیری ضلع بنونکی حد تک دریای سندہ کی مغربی کنارہ پر سے
خٹکان کا ملک بیچ گردی کی ساتہہ شمالاً وجنوباً طویل ہے کابل کے دریا سی نمک کے پہاڑ کے جنوب تک
قریب سو میل کے طویل ہوگا اور اوسط عرض غرباً وشرقاً تخمیناً چالیس میل ہوگا انکی حد اکثر مشرق کی طرف
سندھ مگر اونکی ایک شاخ ساغری شہر کھنڈ ضلع راولپنڈی اور اوس سی جنوب ماڑی تک بکنارہ شرقی
دریای سندہ بھی قابض ہوگئی ہی مگر سوای شہر کھنڈ و نواح اوسکی باقی شرقی کنارہ والی خٹک مغلوب ہین
ملک خٹک کی مغربی حد قوم آفریدی اور بنگش وغیرہ سی ملتی ہی اور جنوب ضلع بنون کی اقوام جنوبی
حصہ ملک خٹک مین سخت پہاڑ ہین سب ملک خٹک سرکار انگریزی کا رعیت ہی علاقہ خٹک جسکا اوپر
بیان ہوا اور جو دریاء کابل معروف لنڈہ سی جنوب کو ہی اوسکی سوای علاقہ یوسف زی مین تخمیناً چودہ
ہزار روح قوم خٹک کا متفرق آباد ہی +

حال ترقی مراتب رئیس خٹکان

جیساکہ سب اس قسم کی قومون مین دستور ہی کہ ہر ایک شاخ مین ایک یا چند شخص ملک کی خطاب سے نامزد
ہوتی ہین ایسی ہی ملک اس قوم کی بہی تہی اپنی شاخ کے مردمانکی سرگروہی مین لوٹ مار اور رہزنی کا شغل
رکھتی تہی ازان جملہ درویش محمد معروف چنجو شاخ حسن خیل بعہد سلطنت اکبر بادشاہ کی اپنی کام مین مشہور
دلاور تہا اوسکا بیٹا ملک اکوڑ بہی اوس سی کم نہین تہا پشاور اور لاہور کا شارع عام دریای سندہ سے
مغربی جانب نوشہرہ تک مسافرون پر اونکی قوم کے اعمال نے وبال بنا رکھا تہا خود ملک اکوڑ اٹک سے
چھہ میل مغرب ایک پہاڑ پر قرار گزین تہا اور درہ گیدڑ گلی سی نوشہرہ تک مسافرونکا شکار سمجھا جاتا تہا -
جب اکبر بادشاہ ہندوستان سی کابل کو آیا اور قلعہ اٹک کی بنیاد رکہی وس سال اکبر نے اعلی انتظام
شاہراہ عام و انسداد رہزنی اشتہار جاری کیا اور زمیندار ان معتبر نواح کو طلب کرکے ملک اکوڑ کو خدمت
نگہبانی شاہراہ تفویض فرمای اور اسکی عوض مین خیرآباد سی نوشہرہ تک اور تنبہسے موسو درہ تک دریا
شاہی سی اکوڑ کو جاگیر عطا ہوی زرتو زئی اور سپین خاک بہی اوسکو دیا گیا اور نیز کچھہ حق اوسکا بابت سیر
گذر اکوڑا پر مقرر ہوا اوس وقت سی ملک اکوڑ معاملہ لینی لگا بولاق کی شاخ کی لوگونسے جو تہا حصہ پیداوار

زرعی سے اور دو روپیہ فی قلبہ لیتا تہا اور روپیہ سالانہ حکومت فی چاہ وصول کرتا تہا اگرچاہ خود لگا دیوے
تو روپیہ لیوی جنیر آباد سے نوشہرہ تک شاخ تیری کی لوگ آباد تہی اون سے دسوان حصہ پیداوار اور
نر بی اور مے روپیہ فی نجرہ زمین محصول لیتا تہا اور نیل ناشہ سے خورم اور سینے تک دو روپیہ فی گہر بوہا
لیاجاتا تہا اور علاقہ خٹک کے نمک بنر کا یہہ بندوبست کیا کہ خٹا کی کان پر قوم خٹک کے واسطی نو بیل کے
بار بہا ایک روپیہ محصول اور آفریدی وغیرہ کے واسطی فی روپیہ ہفت بیل کے بار مقرر تہی اور فی بار شتر ایک روپیہ
محصول یعنی قیمت مقرر تہی اور کان مالگین پر بارہ بیل کے بار ایک روپیہ پر اور مین بار شتر فی روپیہ مین تہے
اوس عہد مین اور کوی کان نمک نہین تہی جو نرہ پر صرف فی گہر پانچہ روپیہ بوہا کی طور دیا جاتا تہا اور
پیداوار معاف تہی ملک اکوڑ نے بستہ مین ایک سرای بنام خورد آباد کی جسکو اکوڑا کہتی مین اب منہدم مین
تعصب مذہبی بہت تہا اہل ہنود خصوص جوگیون کا جانی دشمن تہا چنانچہ اوسکی جوگی کشی اسقدر مشہور ہے
کہ جب بمقام اٹک اکبر بادشاہ کی دربار مین باریاب ہوا تو بادشاہ نے اوس سے دریافت فرمایا کہ تمنی کسقدر
جوگی مارے ہونگی ملک اکوڑ نے جواب مین عرض کیا کہ مجکو اور کچہہ شمار یاد نہین ایک منڈہ وکان ہر ایک
جوگی مقتول کا صبوح گلے مین رکہنا رہا کہ اونسے کئی مٹکے پُر ہین خدا جانی ایسی سنگدل محافظت پر اسقدر
کسقدر حفاظت ہوئی ہوگی الغرض ملک اکوڑ نے اکبر شاہی نوکر ہونیکے بعد اکتالیس برس حکومت کرکے
آخر شاخ بولاق کی لوگون نے بمقام پیر سباک درمیان اکوڑا و نوشہرہ ملک اکوڑ کو مار دیا بعد اکوڑ کے
یحیی خان بڑا بیٹا اوسکا رئیس اپنی قوم کا ہوا اسکی وقت مین قوم یوسف زئی منڈر اور خٹکون کی باہم
خوب دشمنی چلی آٹہہ برس حکومت کرکے یحیی خان معہ اپنی فرزند عالم خان کے مارا گیا تب بیٹا اسکا
شہباز خان جانشین ہوا یہہ رئیس بڑا عقلمند تہا چاہی کہ دانائی کے ساتہہ انصاف بہی ہو سو وہ کہان
ہوا نفسانی کی تہوڑی امور سے اس نے کتنی ہی بندگان خدا بکُشا دے اپنی قوم اور یوسف زئی کی بیفایدہ
لڑائیون مین مروا دئی آخر کو نتیجہ یہہ ہوا کہ اکتیس برس کے بعد سر پہ آپ کی علاقہ یوسف زئی کی لڑائی کی
مین جہان غارت گردن کی تعاقب مین گیا تہا مارا گیا بعد شہباز خان کے خوشحال خان بیٹا اوسکا شاہ
جہان بادشاہ کے حکم سے قوم خٹک کا رئیس ہوا بادشاہ کی حکم سے خوشحال خان نے اپنی قوم کی فوج ہمراہ

بیکر علاقہ اجمیر مین بوقت یورش قلعہ تاراگڈہ جسمین ایک باغی راجہ تہا بہت نمایان خدمت کرے
جب بعد فتح قلعہ لاہور مین واپس آکر باریاب ہوا تو شاہجہان نے چار لاکہہ روپیہ نقد عطا کیا اور دیڑہ
لاکہہ سالیانہ کی جاگیر اس شرط سے مقرر کی کہ پانسو سوار اور ایکہزار پیدل سپاہ واسطے خدمات شاہی پر
آمدن سے نوکر رکہہ کر حاضر باش رہا کرے پچاس برس تک خوشحال خان کی تحت مین ختک رہے
اس عرصہ مین یوسف زی اور مندڑ کے ساتہہ کئی لڑائی ہوئین چند بار غالب اور مغلوب ہوتا رہا
الاہوشیاری کی سبب خلاف مرضی شاہجہان کے امورات خطیر مین دخل نہین دیتا تہا اگرچہ مندڑ اور
یوسف زی سے بباعث اپنے دیرانی عداوت کراتا تہا مگر اس لڑنے کو خدمت بادشاہی ظاہر کرتا تہا کیونکہ مندڑ
اور یوسف زی اوس عہد مین مغضوب سلطانی تہی بدین حکمت اوس نے شاہجہان کے عہد مین بڑا
رتبہ پیدا کرکے طریق ریاست کو درست کیا طبع موزون رکہتا تہا اکثر شعر بزبان پشتو خصوص ایک دیوان
پشتو اوسکا یادگار ہے باوجود سب اوصاف کے اوسکی حالات اور واقعات پر خیال کرنے سے معلوم ہوتا ہے
کہ عزم اور حرص مفرط نے گہیرا ہوا تہا اسی سبب سے انجام بخیر نہوا اورنگ زیب بادشاہ نے اپنی عہد مین
ناراض ہوکر خوشحال خان کو قید کر دیا تہا بیس برس قید کے بعد جب بہائے نواح پشاور مین سرکشی ہوگئی تب
اورنگ زیب نے بنظر مصلحت ملکداری خوشحال خان کو رہا کرکے بعطای اسپ خاص اور خلعت
عزت کے ساتہہ رخصت کیا گہر مین پہونچکر خوشحال خان نے اپنے فرزند اشرف خان کو اپنی جگہہ دستار
مختار بنایا بہرام خان دوسرا بہائی اشرف خان کا جو باپ سے مخالف تہا اپنی دستار مختاری کے
دعوی سے بہائی اور باپ کا دشمن بن گیا اور کاکا صاحب کے فرزند ضیاء الدین نے بہرام خان کی
اعانت کری اس سبب سے اشرف خان نے ضیاء الدین کو قید کر لیا اس بات سے اورنگ زیب نے
ناراض ہوکر اشرف خان کو قید کر لیا اور اوسنے قید مین خودکشی کرکے سختی اور بے عزتی سے جان چہوڑا
اوسکی جگہہ محمد افضل خان بیٹا اشرف خان کا رئیس ہوا مگر بہرام اوسکا چچا اپنی خاندان کا دشمن
ٹہنڈا سانس نہین لینے دیتا تہا یہہ سب غم دیکہکر خوشحال نے حسرت کے ساتہہ دار ناپایدار کو چہوڑا
اور جب بہرام بہی مرگیا تو محمد افضل خان نے اٹہہ برس تک مستقل حکومت ختک کی کری لیکن اور

نیک آدمی تہا محمد افضل خان کے ہشت فرزند تہی جنمین سی ذکر کی لایق دو ہین محمد علی خان اور
سعد اللہ خان معروف شہید خان محمد علی خان اکوڑا مین رہتا تہا اور سعد اللہ خان تیری مین
بعد وفات محمد خان کی اونکی آپسمین بے اتفاقی ہوکر لڑائی ہوئی محمد علی ٹیری کو واسطی لڑائی گئی
مگر شکست کہا کر واپس ہوا سعد اللہ خان نے اوسکا تعاقب کرکے اکوڑہ سی بہی بیدخل کر دیا سعد اللہ خان
کے آٹہہ فرزند تہی - سعادتمند خان خوشحال خان جعفر خان - افضل خان شہباز خان پنج کس
ایک والدہ سی نصر آفت ایک مان سی اور لطف اللہ خان اور رن مست خان علیحدہ مادر سی جعفر خان
سب سی بڑا لا ولد مرگیا اور خوشحال خان کو اوسکی باپ نی سب سی ہوشیار سمجہکر ٹیری کا حاکم بنایا اوسوقت
محمد شاہ دہلی کا بادشاہ تہا اور نادر ایران کا جب احمد شاہ ابدالی ہندوستان کو جاتا تہا تو سعادتمند خان
ابن سعد اللہ خان کو معہ چند سپاہ خٹک نوکر کے ہمراہ لیگیا لشکر خان پسر محمد علی خان نی جو نوشہرہ مین
رہتا تہا بعد چلی جانے سعادتمند خان ہمرکاب شاہ درانی کے اکوڑا پر حملہ کیا اور سعد اللہ خان کو معہ
ایک پسر کے قتل کرکے اکوڑا لوٹ لیا یہہ ناخوش خبر خوشحال خان کو بمقام ٹیری پہونچی فوراً لشکر لیکر
اکوڑہ کو روانہ ہوا اور لشکر خان کو ملک بہیر کی طرف بہگا دیا لشکر خان اپنی متعلق بہیر مین چہوڑ کر
دکہن مین نواب منو خان کی پاس جاکر نوکر ہو گیا خوشحال خان نے اس حال سے احمد شاہ درانی کو
اطلاع دی شاہ درانی نے لشکر خان کو گرفتار کراکر سپرد سعادتمند خان کی کیا جسنے اپنی باپ و
بہائی کی قصاص مین قتل کر دیا احمد شاہ ابدالی نی اپنے فرمان کی ساتہہ خوشحال خان کو ٹیری مین
اور سعادتمند خان کو اکوڑا مین حاکم مقرر کیا جب مرہٹہ کی فوج احمد شاہ سی لڑنے کیواسطی اٹک تک
پہونچی تو خوشحال خان حاکم ٹیری بادشاہ کی جانب سی اونکی ساتہہ لڑنے کو گیا اور بمقام حسن ابدال
مرہٹونسی لڑکر شہید ہوا احمد شاہ نے پشاور سی روانہ ہوکر مرہٹونکو شکست فاحش دی اور سعادتمند خان
کی سعادتمندی اور دلاوری سی خوش ہوکر سرداری کی خطاب کے ساتہہ جہلم تک اوسکو حاکم بنایا
اور شہباز خان بجای خوشحال خان شہید کے ٹیری کا حاکم ہوا احمد شاہ کی فرزند تیمور شاہ درانی نے
اپنی سلطنت کی عہد مین سعادتمند خانکو خطاب سرفراز خان عطا کیا خٹکون کے خانان سی آخری

رئیس جسنے کل علاقہ خٹک پر مستقل حکومت کری یہہ ہی سرفراز خان تہا اوسکے بعد ریاست خٹک کی دو شاخ ہوگئین ایک مغربی علاقے کی خان جو ٹیری مین رہتی تہے دوسری مشرقی شاخ کے جو اکوڑا اور جہانگیرہ مین مالک تہی مختصراً ہر ایک شاخ کا علیحدہ ذکر کیا جاتا ہے ۔

اول مغربی شاخ

بعد وفات سردار سرفراز خان کی شہباز خان حاکم ٹیری چہوٹا بہائی اوسکا حاکم اکوڑا بہی ہوا لا اوسنی نیک بختی کے ساتہہ اپنی برادر زادگان یعنی آصف خان ۔ نور اللہ خان ۔ اشرف خان ۔ وغیرہ پسران سردار سرفراز خان سی آصف خان کو حکومت مشرقی خٹک یعنی اکوڑا کی عطا کرے اور خود ٹیری کا یعنی مغربی خٹک کا حاکم رہا سردار شہباز خان کی تین فرزند تہے اونمین سی منصور خان کو اپنا جانشین کرکے کنارہ کش ہوا منصور خان نی چند عرصہ کے بعد اپنی بہائی ناصر خان یا ناصر علی خان کو حکومت سپرد کرکے دستار مختار بنایا ناصر علی خان دس برس تک حاکم ٹیری کا رہا ناصر علی کے دو فرزند ایک بی بی سی تہے ارسلہ خان اور خوشحال خان بعد وفات ناصر علی خان کے شاہ محمود سدوزئی کی بادشاہت مین ارسلہ خان رئیس ہوا شاہ محمود نی ارسلہ خان کو معزول کرکے اوسکی فرزند فیروز خان کو باپ کی جگہہ دی ارسلہ خان کو نادر علی خان ولد منصور خان نی ہلاک کردیا اور فیروز خان نی خوشحال خان کو ٹیری مین مقرر کیا چار برس کے بعد فیروز خان مرگیا تب فیروز کا بیٹا عباس خان جانشین اپنی باپ کا ہوا یہہ بات ہوتی ہی باہم عباس خان اور خوشحال خان جنگ شروع ہوا خوشحال خان کو عباس خان نے مار دیا اور کل جایداد اوسکی بیوہ مسمات فرخندہ جسکو مونا نی کہتی تہی اور ایک بڑی عقلمند بی بی تہی اوسکو ملی باوجود ماری جانی خوشحال خان کی ٹیری کی لوگون نی عباس خان کی حکومت نامنظور کری اور نادر علی خان ولد منصور خان کو درخواست سی واسطی حکومت کے طلب کیا یہہ وہ ہی نادر علی ہی جسنے ارسلہ خان کو قتل کیا تہا چہہ ماہ کے بعد مسمی ستی خان ملازم ارسلہ خان نی اپنی آقا کی بدلہ مین نادر علی کو ماردیا اور بلاغ خان یا نجمل بہائی اوسکا مالک ہوا اور رسول خان ولد حسن خان نبیرہ سردار شہباز خان کو ٹیری کا حاکم بطور نائب مقرر کیا اس عرصہ مین عباس خان ولد فیروز خان نی لاہور سی رنجیت سنگہ کے

خالصہ فوج لاکر ٹیری کو فتح کر لیا رسول خان نی آفریدیون مین پناہ لی اور فرخندہ بیوہ خوشحال خان معہ
خواجہ محمد خان اپنی متبنی پسر کے چوترہ مین پناہ گزین ہوئی عباس خان نی رسول خان کو آفریدیون سی
منگا کر بعد قید رکہنی دو سال کے اپنا نائب ٹیری مین مقرر کیا اوس سی تہوڑی عرصہ بعد سردار یار محمد خان
اور سردار سلطان محمد خان بارکزئی برادران امیر دوست محمد خان نی عباس خان کو فریب
سی پشاور مین طلب کر کی بدادن زہر ہلاک کر دیا تب رسول خان مستقل حاکم ٹیری کا ہوا آٹھ گہوڑی
اور دس شتر بطور نذرانہ کوہاٹ کی گورنر کو جو نواب صمند خان بارکزئی کوہاٹ کا صوبہ تہا دیا کرتا تہا
اور کان نمک مالگین کی آمدن بہی وہی لیتا تہا خواص خان برادر عباس خان نی سکہون کی مدد سی چہہ ماہ تک
پہر ٹیری کو زیر حکومت کیا مگر جب کنور کہڑک سنگہ نی اوسکو قید کر دیا تو پہر رسول خان ٹیری کا مالک ہوا
سردار سلطان محمد خان بارکزئی نی اوسکو معزول کر کی بلند خان کو حاکم بنایا اس شرط سی کہ پانچہزار
روپیہ نقد اور آمدن کان مالگین سرکار درانی کو ملا کری گی ایک برس کے بعد رسول خان نی جو فوج سکہہ
لی بنوتن کو ائی تہی اوسکی اعانت سی پہر ٹیری لیلی اور شیر دل اپنی بیٹا کو فوج سکہہ مین بطور یرغمال
بہیجا تہا جو لاہور سی بہاگ آیا اس سی دو برس بعد سردار پیر محمد خان بارکزئی نی ٹیری پر حملہ کیا
بعد اقبال اطاعت بارہ ہزار معاملہ ٹیری کا سوائی آمدن کان مالگین وجتہ مقرر ہوا ایبان سیدن شاہ
نی خورم اور سینی کا ٹہیکہ چہہ ہزار پر اور رسول خان نی بارک وغیرہ علاقہ ٹیری کا چہہ ہزار پر لیا
اور [illegible] انہون نے اپنی ملازم کان مالگین اور جتہ پر واسطی وصول معاملہ مقرر کئے [illegible] بندوبست چار سال
تک رہا اوسکے بعد سولہ ہزار روپیہ مقرر رہا اوس سی چار برس بعد جب سکہون نے پشاور کو فتح کیا
اور ہری سنگہ پشاور مین داخل ہوا پیر محمد خان بارکزئی براستہ ہنگو و کرم کابل کی طرف چلا گیا
اوسکے دوسری ماہ مین سکہہ حاکم کوہاٹ مین پہونچ گیا اور جب عطر سنگہ سندہانوالیہ کوہاٹ کا حاکم
ہوا تو اوسنی سیدن شاہ مخالف رسول خان کی ہمراہی مین ایک سکہہ فوج ٹیری کی فتح کی واسطے
متعین کری اور بعد فتح کی شہباز خان ولد ارسلہ خان اور سیدن شاہ لاچی اور ٹیری مین مقرر
ہوئی اور ایک سکہا شاہی تہانہ بمقام ٹیری مقرر ہوا اور رسول خان بہاگ گیا بائیس ہزار ٹہیکہ

مقرر ہوا اور آمدنی محصول نمک بہی ٹہیکہ دار کی تفویض ہوئی جس وقت عطر سنگہ نی ایک سیرغال
سیدن شاہ سی طلب کیا تو وہ روپوش ہوگیا اور شہباز خان نی بہی اسطرح کیا تب بلند خان
یا بلبل خان کو ٹیری کی ریاست ملی جب ضلع کوہاٹ سرکار سکہان سی سردار سلطان محمد خان
بارک زئی کو دیا گیا تب خٹکون نے رسول خان کی انگیخت سی جو قریب ڈہائی سو سپاہ سکہہ تہا ٹیری
مین تعین تہا اونپر یورش کرکے قتل کردیا اور رام سنگہ اونکا افسر بہی مارا گیا رسول خان ٹیری پر قابض
ہوگیا سلطان محمد خان بارک زئی نی رسول خان سی زر معینہ سکہان سی زیادہ روپیہ طلب کیا تو اوسنی
تین ہزار روپیہ کوہاٹ مین داخل کرکے باقیماندہ روپیہ کے واسطی ٹیری کو آیا مگر وہان پہونچکر اطاعت
ترک کی یہہ خبر سنکر سردار سلطان محمد خان نی فوج کشی کری تب رسول خان ٹیری چہوڑکر ہٹ گیا
اور بلند خان و سیدن شاہ نی ستائیس ہزار روپیہ معاملہ دینا کرکے علاقہ ٹیری پر قابض ہوگئی دوسری
لڑائی کی بعد رسول خان نی لاچار سلطان محمد خان بارک زئی کی پاس پشاور مین جاکر دس اسپ
اور بیس شتر اور چالیس ہزار نقد سالانہ معاملہ دینا کرکے حکومت ٹیری کی حاصل کری اور یہہ مشخصہ
منظور کیا گیا اور رسول خان اپنی وفات تک جو اس سی بعد ہفت برس کو واقعہ ہوئی بدستور
قابض رہا اور سلطان محمد خان بارک زئی نی اپنی پوتا کو رسول خان کی دختر سی منسوب کیا اور
اپنی دختر رسول خان کی پسر فتح جنگ خان کو نکاح کردی یہہ ہی سبب ہے کہ وہ اسقدر عرصہ تک
اپنی جگہہ پر قایم رہا رسول خان نے مسماۃ بی بی فرخندہ بیوہ خوشحال خان سی نکاح کیا تہا جسکے شکم سی
فتح جنگ خان بیٹا رسول خان کا پیدا ہوا لوگ کہتی ہین کہ وبا کی بیماری سی رسول خان مرگیا تب
فرخندہ اوسکی بیوہ نی بباعث کم سن ہونی فتح جنگ خان اپنی پسر کے خواجہ محمد خان اپنی متبنی
پسر کو جو حال مین رئیس ہے رسول خان کی جگہہ مقرر کیا خواجہ محمد خان خوشحال خان کا فرزند ہے دوسری
زوجہ سی ماہ دسمبر ۱۸۴۸ء مین جب میجر ٹیلر صاحب کوہاٹ کی راستی فوج لیکر بنون کو آیا تو خواجہ محمد
خان نی ہر طرح سی صاحب کو مدد دی جب ٹیلر صاحب تعینات بنون ہوچکی تو سردار سلطان محمد خان بارک زئی
نی خواجہ محمد خان خٹک کو پشاور مین طلب کیا اور جب پہونچا تو اوسکو قید کرکی ٹیری اپنی فرزند
محمد سرور خان کو دی اور سید خان اوسکا نائب مقرر کیا خوبی قسمت اوسکی سی کسی طرح خواجہ محمد

کا حال کرنیل لارنس صاحب کے سماعت مین آیا اور اس خوف سے سلطان محمد خان نے خواجہ محمد خان
کو رخصت کر دیا پیچھے سے رسول خان کی بیوہ فرخندہ نے ختک کا لشکر جمع کرکے محمد سرور خان بارک زے
کو ٹیری سے ہٹا دیا اوسنے اس بلوہ مین خواجہ محمد خان ختک کی شراکت سمجھکر فوراً اپنے بھائی خواجہ محمد خان
بارک زئی کو بمقام کوہاٹ پیغام بھیجا کہ خواجہ محمد ختک کو قید کرلو بخت کی راہبری سے اتفاقاً وہ
قاصد جسبا ئی کی راستے مین خواجہ محمد خان ختک کو ملگیا اور بدون شناخت پیغام تبلا دیا یہ خبر
پاکر خواجہ محمد خان جلد ٹیری کو چلا آیا اور وہان بدستور حکومت کرنے لگا جب سلطان محمد خان کوہاٹ
کو آیا تو اوسنے ٹیری پر لشکرکشی کا ارادہ کیا مگر بباعث ورود چٹھی ممانعت کرنیل لارنس صاحب کے
باز رہا ۱۸۴۸ء مین سرکشی سکہان کی وقت خواجہ محمد ختک گورنمنٹ انگریزی کا خیر خواہ رہا
اور اپنا رشتہ دار شہباز خان میجر ٹیلر صاحب کی کمپ مین بمقام لکی مروت بھیجدیا جب سردار محمد
اعظم خان نبون سے اور خواجہ محمد خان بارک زئی کوہاٹ سے ہٹائے گئے تو اونہون نے ٹیری کو لوٹ
لیا اور خواجہ محمد ختک کنارہ کرگیا بعد رفع فساد سکہان سرکار انگریزی نے پہلے سال نقد مشخصہ ہے
گذرانی وصول کیا اور دوسرے سال تشخیص واجب ہوکر آمدنی محال نمک سرکاری ہوگئی اور علاقہ کا
مشخصہ رعایتی مقرر ہوکر تاحین حیات خواجہ محمد خان کی سپرد ہوا اور انتظام عدالت سرکار نے اپنی تعلق رکہا
رسول خان کا فرزند فتح جنگ خان قریب عالم شباب کی مرگیا لوگ کہتے ہین کہ اوسکو پوشیدہ زہر دی
گئی تھی اس سے تھوڑا عرصہ بعد فرخندہ نے بھی وفات پائی تب سوای خواجہ محمد خان کی اور کوئی
وارث لایق اس رتبہ کی نہ رہا سنہ ۱۸۵۷ء کی بلوہ مین خواجہ محمد خان بہت اچھی نیت کی ساتھہ خدمات سرکار
مین مشغول رہا اس خیر خواہی کی صلہ مین علاقہ ختک مغربی اوسی مشخصہ پر نسلاً بعد نسلٍ خواجہ
محمد خان کے نام عطا رہوا اور اپنی علاقہ جاگیر مین ۱۸۶۱ء کو اختیار مجسٹریٹ ماتحت درجہ اول سرکار
نے تفویض فرمائی اب خواجہ محمد خان مستقل مالک اس علاقہ کا ہے اور خیر خواہ سرکار

حال مشرقی شاخ کا

جیسا کہ اوپر ذکر ہوا سعادتمند خان جسکا خطاب سرفراز خان تہا اوسنے کل ختک کی حکومت کری

اور اوس وقت دار الریاست خانان خٹک کی اکوڑا تہا سردار شہباز خان اپنی بہای سرفراز خان
کی تجویز سی ٹیری کا حاکم تہا جب سرفراز خان نی وفات پائی تو اوسکے بہت سی فرزندون مین
سی آصف خان اور نور اللہ خان دو کس مشہور تہی مشرقی خٹکان کا خان آصف خان ہو گیا نور اللہ
خان کی بہی بہت فرزند تہی ایک چہوٹون مین سی فیروز خان فوج درانی کے ہمراہ کشمیر کو گیا اس
ذریعہ سی عزت اور نام پیدا کرکے جب واپس آیا تو اپنی چچا آصف خان کی ساتہہ فساد کیا اور آصف خان
کو یوسف زئی کی طرف نکال دیا اور خود مالک بن بیٹہا فیروز خان کی بعد اوسکا بیٹا عباس خان
دستار مختار رہا اور یہہ اوس وقت خان ہوا جب سکہون نی پشاور پر حملہ کیا جس وقت مہاراجہ
رنجیت سنگہ نی دریای سند کو عبور کیا تب عباس خان نی کسی طور رنجیت سنگہ کی جان بچا رکہی اور
وفادار خیر خواہ رہا اسکے بدلہ مین مہاراجہ نی اوسکو عہدہ خانی پر مستقل کیا اور دستار دوستی کے
طور بدلائی بارک زئی حاکم پشاور یہہ خبر سنکر عباس خان سی بدظن ہوئی اور اوسکے مار ڈالنی کا
ارادہ کیا اس منصوبہ سی عالم خان اور کئی کو معہ جرگہ سفید ریشان عباس خان کے پاس بہیجکر
دغا سی بطور مہمان اوسکو پشاور مین بولایا جب عالم خان کی ہمراہی مین پشاور مین پہونچا تو
یار محمد خان بارک زئی نی اوسکو قید کر دیا اور چند روز بعد اوسکو زہر کہلا کر ہلاک کیا عباس خان
کا ایک بہائی خواص خان تہا جو لاہور مین سکہون نے قید کیا اور جب رنجیت سنگہ بہت بیمار ہوا
تو سب قیدی رہا کئی گئے اوس وقت خواص خان بہی رہائی پاکر گہر کو آتا تہا بمقام خوڑہ علاقہ خٹک
مین محمد افضل خان ولد نجف خان نے اوسکو بیگناہ قتل کر دیا نجف خان ولد آصف خان باپ محمد
افضل خان کا اکوڑا کا مالک تہا نجف خان کی ایک خواہر میر احمد خان ولد سردار زردادخان
سی شادی ہوئی تہی اوسکی شکم سی تین دختر پیدا ہوئی جنمین سی ایک کی ساتہہ سردار سلطان محمد خان دوسری
سی پیر محمد خان تیسری کے ساتہہ سید محمد خان برسہ برادران امیر دوست محمد خان بارک زئی نے
نکاح کیا اس رشتہ داری کی سبب سی نجف خان چند سال حاکم رہا اور بارہ ہزار روپیہ سالانہ سردار
سلطان محمد خان کو دیتا تہا جب ہری سنگہ سپہ سالار پنجاب نی پشاور کو فتح کیا تو نجف خان نیلاب

کی طرف بہاگ گیا جہانگیرہ مین سکہون نی قلعہ بنایا اور سب میدانی علاقہ خٹکونکا خالصہ کر
کرلیا خٹک مشرقی کے خانونکی واسطی صرف پہاڑی علاقہ جاگیر مین اس شرط سی مقرر کیا کہ رستہ اٹک اور
پشاور کو اپنی حد تک کہلا رکہین گے نجف خان کو خواص خان کی فرزند نی جسکی باپ کو محمد افضلخان
ولد نجف خان نی مارا تہا اوس بدلہ مین ہلاک کر دیا بعد وفات نجف خان کی اوسکا بیٹا محمد افضل
امیر دوست محمد خان کی حکم سی باپ کی جگہہ مقرر ہوا اور دوسرا رقیب اوسکا جعفر خان ترہ بور خواص خان
کا تہا محمد افضل ولد نجف خان اور جعفر خان کی جاگیر پانچہ ہزار سالانہ کی تہی اوسکی بیج آمد محصول
میر بحری بہی تہی جب جنرل ایوے ٹیبلے یعنی مشہور جرنیل ابو تبیلہ سکہونکی طرف سی پشاور کا حاکم تہا
تو اوس وقت کئی دفعہ جاگیرات مین تغیر تبدل ہوتا رہا گردشی سکہان ۱۸۴۸ء مین جعفر خان نے
چتر سنگہ مفسد کو مدد دی اور کرنیل ایڈورڈس صاحب کے ساتہہ دغا کیا محمد افضل خان کی اعمال پر بہی خواص خان
کا بیگناہ قتل کرنا ایک داغ تہی مفسدہ ۱۸۵۷ء مین گورنمنٹ انگریزی کی خیر خواہ رہی اس سبب سی بدستور
مشرقی خٹک کی وہ رئیس ہین اور سرکار سی جاگیر بہی عطا ہے محمد افضل خان بعطائی پنشن عمال گہرہ
علاقہ یوسف زئی مین سے تہا

حال نفاق واتفاق باہمی قوم

جیسا کہ اکثر افغانی قومون مین عداوت اور حسد اندرونی ہر ہوا ہی اوسی طرح قوم خٹک کی باہم بہی
عداوت ہی علیحدہ علیحدہ جنبہ داری اور حسد بہی بہت ہی اپنی ہمسر یا قوم کی کسی معتبر کی خاص بہبودی
اور ترقی اچہی نظر سی نہین دیکہتی اپنی ہمچشم کی گرانی کی فکر مین رہتی ہین پورانی عداوت کا حال
یہہ ہی کہ اول باہم شاخ میری خیل و ایسوٹی ایک تہوڑہ پر تکرار ہو بہت لڑائی اور کشت خون
ہوی فرقہ انوخیل نے بہی اپنی بہائی بند میری خیلونکی مدد کی اس شمولیت نی شاخ ایسوٹی
کو زبون کر دیا پہر قوم انوخیل کے فرقہ ساغری کی ساتہہ ایک عورت مسماۃ شکر خانونہ کی تنازعہ پر
سخت دشمنی پیدا ہو کر دونو طرف سی بہت آدمی مارے گئے آخر دونو کمزور ہو کر صلح کر لی۔
اسطرح اوریا خیل اور باقی مہندی کے مابین بدعوے ملک موسوم ششم چند سال بدی رہے

اور پہر میری خیل و مندن و اسمعیل آپسمین لڑتے رہی اور میری خیل اور اسینی کی باہم کرات مرات لڑائی ہوتی رہی جسمین میری خیل بہت ماری گئے بطی خیل اور بولاق کی فرقہ مین بڑے سخت عداوت رہی ملک اکوڑ مشہور اور یوسف خان نی اوسی نفاق مین جان کہوئی ملک اکوڑ کے ماری جانے سی سب تری کی اولادنے اتفاق کرکے شاخ بولاق کو چند عرصہ کے واسطی ملک سی خارج کردیا کہ وہ لوگ چند عرصہ یوسف زئی کے ملک مین سرگردان رہی اور کچھہ باجوڑمین جار آباد ہوی مگر نازوخان ملک فرقہ بولاق شہباز خان سی صلح کرکے پہر اپنی موروثی ملک مین آیا غرض کہ اسی طرح قوم خٹک کی اکثر شاخون مین عداوت اور دشمنی موروثی چلی آتی ہے اب انتظام سلطنت انگریزی اونکو ظاہر کشت وخون سی مانع ہی مگر دلون کے صفائی نہین جہانداری بالائی خوب رکہہ جانتے ہین عداوت کو در پردہ چلاتے ہین +

حال قوم خٹک کی عداوت کا ساتہہ دیگر اقوام ہمسوانہ کے

خٹکون کی چارون طرف کوئی ایسی قوم نہین ہے جس سی اونکی عداوت یا لڑائی نہ ہوئی ہو پہلی خٹکون مین سی شاخ انوخیل نے قوم بنگش فرقہ درسمند کے ساتہہ بڑی لڑائی کری دونو طرف سی بہت آدمی ماری گیی مگر خٹک حسب خاطرخواہ کامیاب ہوی اور پہر فرقہ میری خیل اور نصرتی نی قوم عیسی خیل وسرہنگ جو نیازی ہین اور خٹکونسی جنوبی ملک پر قابض تہی کئی دفعہ لڑائی کری بعد اونکی قوم مروت شاخ لوحانی سے تنکرار ملک تہل واقع حد شمالی ضلع بنون خٹکونکی ایسی شدید جنگ ہوی کہ جسمین صدہا آدمی ماری گئی پہر قوم وزیری کی ساتہہ فرقہ میری خیل خٹک کا میدان پڑا باوجود اتفاق قوم وزیری وزیرونے خٹکون کو اوس علاقہ پر دخل نکرسکا جسپر قابض ہونا چاہتی تہی ایک دفعہ قوم تری و بولاق ہردو فرقہا خٹک نی اتفاق کرکے کوہ سگیسر جنوبی دامن کٹہہ واقع ضلع شاہپور تک قوم اوان پر دست درازی کیے اور پہلا حملہ مین اسقدر

کامیاب ہوی کہ علاوہ غارتگری مال مینمار کی صدہا مرد عورت قوم آوان قید کر لاے اور بہت سا
لیکر اونکو رہا کیا مگر حملہ ثانی مین نقصان اوٹہاکر ہٹ گئی پہر قوم آفریدی کی ساتہہ تین دفعہ لڑائی ہوے
سب سی زیادہ عداوت اُنکی قوم یوسفزئی و مندڑ کی ساتہہ تہی پہلی لڑائی مصری باندہ کے
پاس ان ہر دو معاندا قوام کے باہم ایسی شدت سی ہوی کہ یوسفزیون کی معتبر ملک اوس
لڑائی مین مارے گئے اور دوسری طرف سی یحیٰی خان خٹک بہی معہ چند دیگر رفقا کی مارا گیا
بعد اوسکے کئی لڑایون مین یوسفزئی غالب اگر بہاڑ تک انکو ہٹا لاتے تہے اور بعض مین
خٹک اونکو مرغوزتک دبا لیجاتے تہے قصہ کوتاہ یوسفزیونکی ساتہہ اسقدر انکا جہگڑا رہا
کہ جسکی تشریح اس مختصر مین نا ممکن ہے نی زمانا کسی قوم سی نہ انکی لڑائی ہی نہ جہگڑا ہی چپ چاپ
اپنی ملک مقبوضہ پر متصرف ہین اور بہر حال اوس تباہی اور لڑائی کی وقت سی اب اس قوم
کو دولتمندی و آسودگی مین فوق ہے یہہ آرام اور خاموشی اونکو اپنی جبلی طینت سی حاصل
نہین ہوا بلکہ سلطنت انگریزی کا حسن انتظام ہر ایک قوم کے حقوق کی محافظت کی واسطی
ایک سپر بن گیا ہی جسکے سبب سی نہ انکی حقوق مقبوضہ مین کوی خلل ڈال سکتا ہی نہ یہہ کسی پر
دست اندازی کر سکتی ہین اس قوم کی جوان آدمیونکو پیدل فوج کی بہرتی ہونیکے شوق ہے
بعض اچہی سپاہی ہوتی ہین ❊

ذکر پیشہ و عادات

عموماً قریب کل کے اکثر آدمی پیشہ زراعت کاری و زمینداری رکہتی ہین مگر اس کام مین عمدہ
محنتی نہین ہین پیشہ سوداگری اور نمک فروشی بہی کرتے ہین کاہل مزاج اور آرام طلب زیادہ
ہوتی ہین ہر ایک گانو مین ایک یا چند مکان نشستگاہ عام بنام ہنا د حجرہ رہتا ہی اوسمین اکٹہی
بیٹہکر حقہ پینا اور ادہر اودہر کے بیفایدہ باتین مارنی بہت مروج ہی اپنی مطلب براری کی واسطی
جہوٹہہ بولنے کو عیب نہین سمجہتی ❊

طرز وضع اور خوراک پوشاک

سوای خاندانی آدمیونکی خوش شکلی کم ہے مگر اکثر بورہ قد اور مضبوط آدمی ہوتی ہین پوشاک مین سوتی سفید کپڑا بہت پہنا جاتا ہے اور خوراک مین باستثنای چند دولتمندونکی موسم سرما مین باجرہ کا غلہ اور گرما مین گندم بہت کہای جاتی ہے گوشت کی ساتہہ گندم کی خمیری روٹی اور باجرہ کی ساتہہ دودہ بہت پسند کرتے ہین اور نان خمیر تاؤ کی بہت اچہی اور اتنی بڑی پکاتی ہین کہ ایک روٹی چند آدمی کو کافی ہوتی ہے ٭

رواج شادی وغمی

دستور ہی کہ نکاح اور نسبت کی ہونی پر اور دولتمندون مین فرزند نرینہ کی پیدا ہونے یا ختنہ کرنے کے وقت خوشی کیجاتی ہے اور اپنی قریب تر رشتہ دار اور دوست اوس خوشی کی شمولیت کی واسطی بولای جاتے ہین اور تماشا کی واسطے اکثر لڑکے بی ریش جنکو لختی یا گدیدونے کہتی مین ناچتے ہین اور نیز اس قوم کی جوان عمر کی مرد دہل اور سُرنای کی آواز پر بچاس بچاس یا اس سے کم و بیش یکجا جمع ہوکر اور تلوارین برہنہ کرکے تال کے ساتہہ ایک تماشہ اثر ناک کرتی ہین اوسکی دیکہنے والونکو شمشیرونکی چمک اور تیزی سی آدمیونکا پہیرنا اور باوجود ایک صف مین قریب قریب کہڑا ہوکر تماشا کرنے اور کسیکو تلوار سی آسیب نہ پہونچنی سی عجیب فرحت پیدا ہوتی ہین بزبان ملک اس کہیل کو بہانگڑہ کہتی ہین شادی مین زیادہ خرچ کرنے کو اپنا فخر سمجہتے ہین شادیون مین روغن زرد اور گوشت گندم کی روٹی کی ساتہہ انہین عمدہ کہانا ہی باوجود سب خوشی کی یہہ رسم بہی ادنی قسم کی لوگونمین ہی کہ ناطہ یا نکاح کی وقت والدین عورت زر نقد حسب مقدور خواہندہ و دہندہ معاوضہ دختر مین لیتی ہین عموماً تعداد اس زر نقد کی عشرہ سی لیکر ایکسو تک ہی تعین تعداد زر مین ان باتونپر بہی لحاظ کرتی ہین کہ عورت جوان ہے یا صغر سن خوبصورت ہی یا بدصورت اول کے دونو صورت مین زیادہ اور پچہلی دونو حالت مین کم روپیہ لیا جاتا ہی معزز خاندانون مین برعکس اسکی بوقت شادی اپنی دختر کو بطور رواج یعنی جہیز کچہہ کہہ سی بہی نقد و دیتی ہین برات کی ساتہہ عورات بہی جاتی ہین رسوم نکاح خوانی معمولی مین خوانندہ نکاح کو ایک روپیہ ملتا ہی — **غمی کا** یہہ رواج ہی کہ جب کوئی مرجاوی تو بعد

دفن کے اول رات سب گاؤنکی لوگ اوسی میت کی وارثان کی روٹی کہاتی ہین اور جب دور کے رہنی والے
اوسکی رشتہ دار وغیرہ تعزیت کی واسطے آتی ہین تو علاوہ رہی وہ بیچاری وارث حسب مقدور ماتم کی سلوک صحبت مال سی بہی
زیربار ہوجاتی ہین + **رواج طلاق** اس قوم کی کمتر آدمیون مین مروج ہی کہ جب عورت شوہر کی ساتھ
آباد نہو یا شوہر کا دل اوس سی بسبب آوارہ گردی اوٹہہ جاوی تو کسی قدر روپیہ لیکر عورت کو طلاق دیدیتی ہین اور عورت
وہ دینی والہ شخص بشرطیکہ کسی اور سی بدمعاملہ ہوا کی لیتا ہی الا اس قسم کی طلاق میں عورت کا بابت حق مہر کچہہ دعوی نہین رہتا +

رواج تقسیم میراث

جائداد غیر منقولہ سی عورات کو حصہ نہین دیتی جائداد منقولہ متوفی سی اوسکی دختران یا خواہران خواہ اونکی
شادی دوسرے خاندان مین ہوگئی ہو بطور ہبہ اگر جائداد منقولہ سی کچہہ جہیز وارثان نرینہ دیدیوین
تو ممکن ہی الا اونکی حق مین داخل نہین اس معاملہ مین احکام شرع سی رواج کا زیادہ برتاو ہی اور یہہ رواج
پسند عام ہی وارثان نرینہ مین بشرط نہونے اولاد پسری کی تقسیم بموجب احکام شرع کی ہوتے ہے +

تخمینًا شمار قوم

اب اس قوم کی حالات کو ختم کرنیکی واسطی یہہ امر باقی رہا ہی کہ تخمینًا تعداد مردمان قابل سلحہ بندی تحریر
لیجاوی سو اس معاملہ مین شہرہ عام یہہ ہی کہ خٹک شصت ہزار ہین الا مؤلف کو یہہ تعداد کچہہ زیادہ
معلوم ہوتی ہی غالبًا کل قوم خٹک تخمینًا پچاس ہزار مرد ہوگا اگرچیہ شاخوار تعداد کی تفصیل میرے پاس
موجود ہی مگر چونکہ وہ تعداد بموجب شمار عہد اورنگ زیب عالمگیر کے لکہی ہی اسواسطہ فی الحال اوس سے
مطابقت نہین ہوسکتی +

شجرہ نسب زوران یا جذران پسر سومی برہان بیرہ کلی

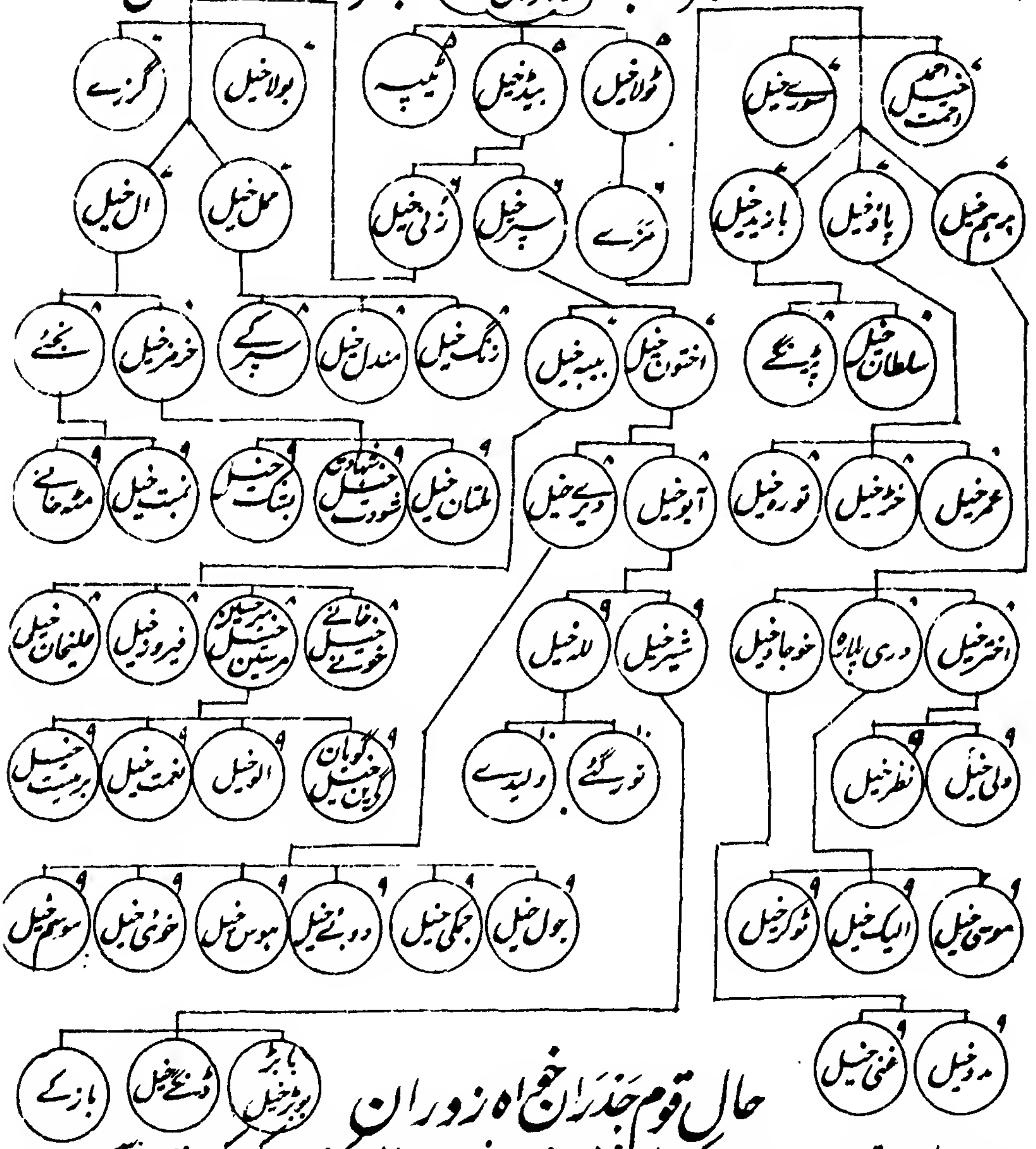

حال قوم جذران خواه زوران

یہہ فرقہ پہاڑی قوموں میں سی ایک بڑی محنتی مخلوق مشہور ہی جائی سکونت اسکی ملک خوست سے مغرب اور علاقہ زرمت سی مشرق کی پہاڑ سرسبز میں ایسا مشہور ہی کہ بوقت ضرورت اس قوم کے پندرہ ہزار سی زیادہ آدمی اسلحہ بند موجود ہو سکتی ہیں خصوص ان میں شاخ اختون خیل کثرت تعداد میں زیادہ ہی یہہ شاخ علاقہ شمل میں جو ملک خوست کی مغربی حدود سی ملا ہوا ہی زیادہ رہتی ہی انکی پہاڑی ملک میں

آب روان اور سبزہ صحرائی اور درخت چیل وغیرہ کی طولانی ہوا کی خنکائی انسان کو فرحت بخشتی ہی باوجود
ان صفتون کی زمین قابل زراعت بہت کم ہی یہان تک تنگی ہی کہ پتھر جوڑ کر اور اوسپر مٹی ڈال کر

کہیتی کرتے ہین اس سبب سی اس قوم کا قوت اپنی ملک کی پیداوار پر نہین چل سکتا سال بسال دیکھا
جاتا ہی کہ در بدر واسطی مزدوری کی پہرتے ہین خصوص چاہ کنی او مٹی کا کام مثل دیوار ریختہ وغیرہ بہت اچھا
کرجانتی ہین خوراک مین مکی وجو وگندم وچاول کہایا جاتا ہی خوست کی علاوہ سی غلہ گندم ومکی خرید کر لیجاتے
ہین اور اسی احتیاج کی سبب سی باوجودیکہ یہہ قوم حقیقتاً رعیت حاکم کا بالکل نہین ہی مگر بوقت فوج کشی کسی جانب
کی حاکم مذکور کو بطور حشر ہی اپنی قوم سی مدد دیتے ہین انکی کوہ سکونتی مین سیب آنار اور بادام اکثر پیدا
ہوتے ہین مگر بذات خود اس قوم کو شوق سوداگری نہین ہی باہر کے بیوپاری خرید کر لیجاتے ہین اکثر آدمی
مفلس اور تہیدست ہوتی ہین مگر حرام خوری وچوری انمین کم ہی اونکی چارون طرف اس تفصیل سی غیر قومین
آباد ہین مشرق خوست وال مغرب بملک گردیز وجنوب غلجی شمال مائل مشرق منگل اور کچہہ توری ان قومون
مین سی قوم غلجی اور منگل کی ساتہہ انکی عداوت ہی مگر حال مین کوئی لڑائی جھگڑا نہین آپسمین ٹولا خیل اور
بند خیل کی دشمنی ہی سبب فساد خانگی یہہ ہوا کہ تخمیناً تیس برس ہوئی مسمیان عمبر وگو ر سوری خیل وتین کس
دیگر فرقہ مزائی اپنی قوم سی رنجیدہ ہوکر فرقہ سپر خیل مین جا ہمسایہ ہوئی اور اپنی قوم سوری خیل کا اجڑ
مار کر لیگئی غارتگرون کے پیچھے قوم مزائی نی تعاقب کیا اوس تعاقب مین لڑائی ہوکر مسمی دودکے للہ خیل
ومست خی سپر خیلون کی طرف سی مارے گئی اور مسمی آدم مزائی دوسری طرف سی مارا گیا اوسی بات پر
ایسی عداوت ہوئی کہ متفرق لڑائیون مین قریب چہہ سو آدمی فریقین سے مارا گیا اور اب تک بدستور
عداوت چلی ہوئی ہی ہر ایک شاخ مین ایک ایک کلان ملک ہی جسکے اختیار مین اوس شاخ کی عنان
ہے فی الحال مسمی بیدک وعزت وفقیر وجمک ملکان قوم اختون خیل مسمیان خرڈ وعلی شیر قوم بیبا خیل
اور شہمند ملک قوم زنی خیل مسمیان بیرک ولد استان ونیاز خان ولد مستا خان ملکان مزائی ہین
اس قوم کی پوشش مین زیادہ تر سفید اون کا قمیص اور موٹا پارچہ کا فراخ پاجامہ مستعمل ہی پانو مین گھاس

کے چیلے ہر ایک کو ہوتے ہیں باوجودیکہ اس قوم کا اپنا طریقہ جنگجوئی نہین ہی تاہم مخالف قومین ہمیشہ
کی خطر سے انکی آئین ہے کہ جو بالغ جوان اپنی گہر مین اسلحہ نہ رکہی اوسپر ایک بیل جرمانہ یعنے تاغہ لیا لگے
اہل مجلس کہاجاتی ہین اسی لحاظ سے اسلحہ انکی پاس پورے ہی مرد اس قوم کے جسیم اور مضبوط ہوتے
ہین ؛

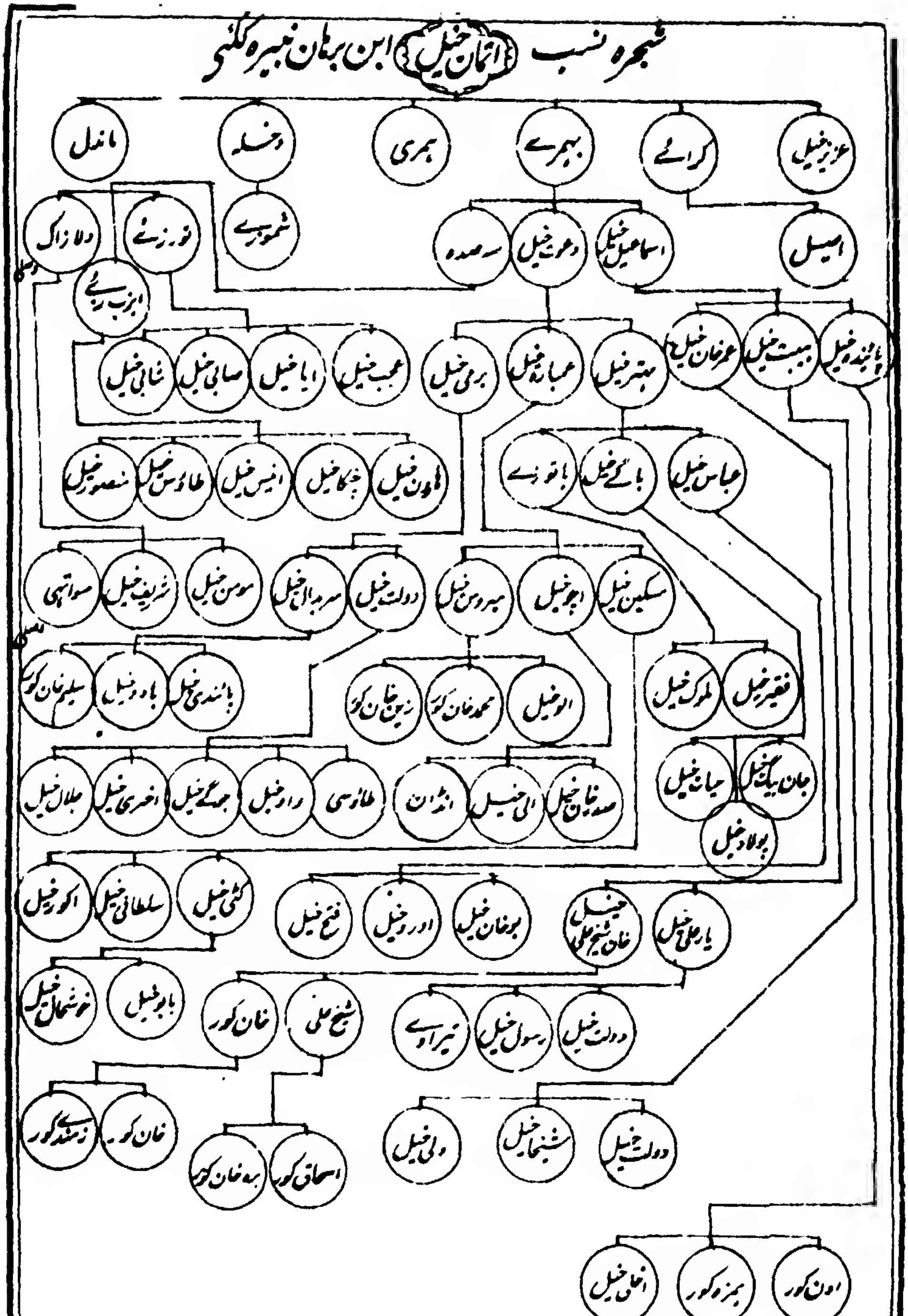
شجرہ نسب اتمان خیل ابن برہان نبیرہ ککنی
عزیز خیل
کرامے
بہرے
ہمری
دخسلہ
ماندل
اسیل
اسماعیل خیل
دمر خیل
سرصدہ
شموبے
نورزئے
ولازاک
پائندہ خیل
ببت خیل
عمرخان خیل
بہتر خیل
عبادہ خیل
برّی خیل
عجب خیل
ایا خیل
صابی خیل
شابی خیل
عباس خیل
بائے خیل
باتوزے
اوون خیل
انیس خیل
طاؤس خیل
منصور خیل
سکین خیل
اجو خیل
دولت خیل
موسیٰ خیل
شریف خیل
سواتی
فقیر خیل
ملک خیل
محمد خان کور
پائندی خیل
بارو خیل
سلیم خان کور
جان بیگ خیل
میان خیل
بولاد خیل
صدہ خان خیل
الی خیل
طاؤسی
دار خیل
جمعہ خیل
جلال خیل
یارعلی خیل
خان شیر علی خیل
برخان خیل
اور خیل
فتح خیل
کٹی خیل
سلطان خیل
اکور خیل
دولت خیل
رسول خیل
میراوی
شیخ علی
خان کور
بابر خیل
خوشحال خیل
دولت خیل
ولی خیل
اسحاق کور
بدہ خان کور
خان کور
اون کور
ہمزہ کور

حال قوم اتمان خیل

شجرہ نسب اس قوم کی بیچ والی شاخون کا بدون اولاد عمرہی بہت تہوڑا ملا ہی کر سی نامہ سی معلوم ہوگا کہ اتمان خیل بہی کرڑانی کی نسل سی ہین یہہ قوم چودہوین صدی عیسوی کی شروع مین ٹاک اور گومل کے پہاڑون سی اوٹہہ کر بشمولیت قوم یوسف زئی کابل اور ننگرہار کے راستی پشاور کو آئی اور وہان سی دوآبہ اور ہشت نگر مین یوسف زئی کی شرم شریک رہی جب دلازاکون سی یوسف زئی وغیرہ اقوام متشکلہ سی بمقام میرہ لنگر کوٹ یا اکبرہ کیورہ لڑائی ہوئی تب اس قوم نے باوجودیکہ دلازاک انکی ہم قوم کرڑانی تہی یوسف زیون کی طرف ہوکر لڑائی مین بہت کوشش کری کہتی ہین کہ اوس لڑائی مین اتمان خیلون نی واسطی بناہ زد تیرون کی چرم خام وخشک گاومیش وگاؤ کی آگی رکہہ کر اوسکی سہارہ سی جوانان تیرانداز غنیم پر حملہ کرنے کے واسطی بہت آگے بڑہتے گئی اور ایسی نمایان کوشش سی اقوام متفقہ نی دلازاکون پر فتح حاصل کی مگر یوسف زیون نی اتمان خیلون کی ساتہہ کچہہ نیکوئی نہ کری چند عرصہ تیراہ کیطرف آئی جب یہان سی بی پایہ ہوئی تو علاقہ ارنگ برنگ کو چلی گئی جہان ابتک آباد ہین اتمان خیل کا پہاڑ سواتہہ اور باجوڑ کے بیچ جنوبی حصہ کوہ مین واقعہ ہی اونکے پہاڑ کا مغربی سرا باجوڑ کی جنوب تک اور شرقی سرا مالک سواتہہ کے جنوب تک پہونچتا ہی اور کئی بڑی دیہات انکی علاقہ سمہ یوسف مین آباد ہین انکی پہاڑ کا شمالی حصہ کچہہ آبادہی اور پہاڑ کی سلامی ڈہال پر پتہرون کی تین سی لیکر دس فیٹ تک بناکر اور مٹی ڈالکے ہموار کر کے قابل زراعت کی زمین بناتی ہین اونکا مزروعہ رقبہ اکثر بارانی ہی سوای ان پہاڑون کے اتمان خیل کی قبضہ مین ایک میدان ہی باجوڑ کے کنارہ پر اور دو لمبی وادی ہین جو سواتہہ کیطرف جاتی ہین اور تیہ بائی زئی علاقہ میدان یوسف زئی کی گوشہ شمال شرقی مین شاخ عمری کی نسل سماعیل ملا عوت خیل سہ سدہ آبادہی انکی دیہات کی تفصیل ملک یوسف زئی کی بیان مین درج ہوچکی ہی تعداد اولاد عمری کے اسلحہ بند مردمان کی دو ہزار تک ہی مشہور لونبرے اور جنگجو ہین الا جنوری ۱۸۵۲ء کی فوج کشی سرکار انگریزی نی اور کرنیل جان نکلسن صاحب کمشنر پشاور کے تدابیر نے اونکا زور توڑ دیا اب سیدہی رعیت کے طرح گذارہ کرتے ہین زیادہ تر پیشہ میدان کی اتمان خیلونکا زمینداری ہی پہلے سرقہ بالجبر اور لوٹ کہسوٹ

پر زیادہ دل لگاتی تھی اور ہندو پکڑ لیجاتے تھی اور ان سی روپیہ بطور جرمانی لیکر چھوڑ دیتے تھی آزاد ملک ساکن مباخان سرغنہ اس گروہ غارتگران کا گولی کی ضرب سی لنگڑا ہو گیا ہے محمد علی ملک کو ہ کا ایک معتبر آدمی ہی باتمان خیل اپنی ملک سی باہر کم نکلتی ہین اور پہاڑون مین سکونت انکی مثل قوم افریدی کی متفرق ہی اکثر جگہہ ایک ایک دو دو گھر رہتے ہین اونکی بڑی گانو دس سی لیکر سولہ گھر تک ہوتی ہین اور اپنی شاخ مین ملک ہوتا ہی ملکان اور خان کا اختیار بہت نہین ہی مگر آپسمین خانگی فساد اور لڑائی بہت رکھتی ہین اکثر جاہل اور بی علم مخلوق ہی پیشہ زراعت کاری اور مالداری اور دزدی رکھتی ہین بعض باجوڑ کے آہن کا بیوپار بہی کرتے ہین اونکی پوشاک باجوڑی لوگون کی طرح کل تمان خیل تخمیناً دو ہزار گھر ہوگا اس قوم مین کچھہ گھر بعلاقہ کوہ دامن کابل سی شمال رہتے ہین اور کوہ دامن والی اتمان خیل میوہ فروشی کا کام کرتے ہین ایک قبیلہ انکا کوچی ہی جو گرما مین ننگرہار اور سرما مین کابل کو جاتے ہین

شجرہ نسب خوگیانی ابن ککی نبیرہ کرران

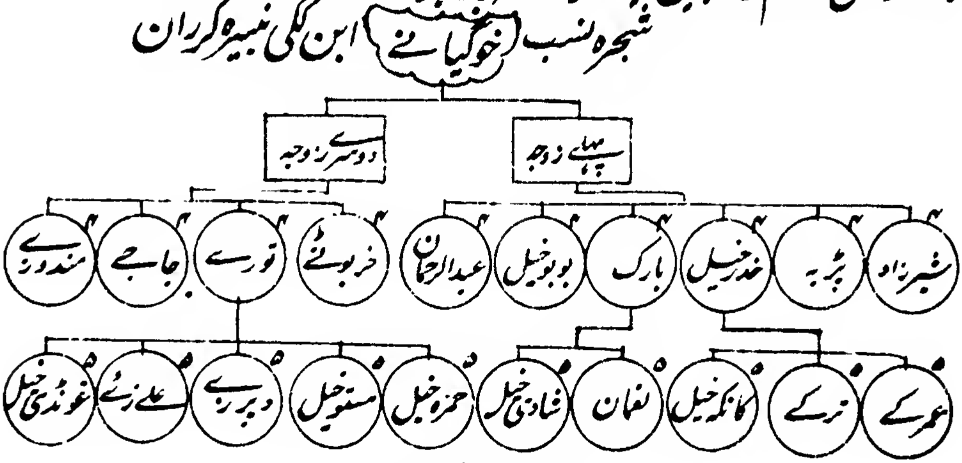

حال قوم خوگیانی

اس قوم مین سی فرقہ شیرزاد خدرخیل بارک بوبو علاقہ ننگرہار سی مغرب کوہ سفید کے شمال غربی مین آباد ہین ان مین سی شیرزاد کی نسل بہت ہی شاہجہان بادشاہ کے اول سنہ جلوس مین باہم فرقہ شادی خیل و لقمان اولاد بارک کی تھوڑی تکرار پر سخت عداوت پیدا ہوئی شاخ لقمان نی خدرخیلون کی مدد سی شادی خیلون کو مغلوب کر لیا تب شادی خیلون نی قوم غلجائی کی پاس جا پناہ لی غلجیون

نے اونکی اعانت پر کمر ہمت باندہ کر ہمراہی سعید خان صوبہ کابل اونکے مخالفون سے سخت لڑائیان کر
لیتے ہین کہ اون فسادون مین ایک ہزار سے زیادہ آدمی اولاد بارک سے ماری گئی آخر کو شیرزاد و
مندر خیل اطاعت سلطانی مین آئی اور فساد رفع ہوا فی الحال خوگیانی ایک مشہور قوم ہی اونکا پہاڑ سخت
سے انگور اور توت اور انار اور انجیر کا میوہ اونکے ملک مین پیدا ہوتا ہی تین ماہ برف بہت
پڑتے ہی اکثر پیشہ زمینداری اور بعض مالداری بہی رکہتے ہین مگر اپنے ملک سے باہر کم نکلتے ہین جنگجو قوم ہی کل تعداد
انکی سوائے توری اور جاجی کی پانچہزار گہر بتلاتی ہین اس قوم کی جو شاخین ملک خوست مین رہتی ہین
اونکا حال آگے آویگا:

شاخ توری

ملک خوست سے شمال کوہ سفید سے جنوب رود کرم کی ہر دو کنارہ پر بعلاقہ موسوم کرم آباد ہی یہہ علاقہ پہلی قوم بنگش
کے قبضہ مین تہا بنگشون پر انہون نے غلبہ کرکے لیلیا مگر بنگش تاہنوز کرم مین مغلوب قوم توری کے بہت
ہین موسوم الیمین جو پایان کورم مین رہتے ہین وہ بہی بنگش کی نسل سے مشہور ہین شاخ توری مین پانچ شگوفی
ہین جنکی تشریح بقید تعداد مردم اسلحہ بند و نام ملکان موجودہ حال اس تفصیل سے کی جاتی ہی حمزہ خیل تین ہزار
مسمی ادمک ملک کلان ہی مستو خیل دو ہزار فقیر علے و شنبک ملک ہی دپر زے تین ہزار مسمی غلام برادمند
علی خان متوفی اونکا ملک ہی علی زئی دو ہزار دوست محمد و زبد علی ملک ہین غونڈی خیل دو ہزار مسمیان
نور علی و اللہ نور اونکی ملک ہین جملہ بارہ ہزار مرد اسلحہ بند قوم توری کا بتلاتی ہین عموماً سب قوم پیشہ
زراعت کاری رکہتے ہے بعض سوداگری میوہ فروشی وغیرہ بہی کرتے ہین اونکے ملک مین چاول اور مکی
اور جو زیادہ پیدا ہوتے ہین اور گندم بہی بہت ہوتے ہی اور ماش بہی بکثرت پیدا ہوتی ہین اونکی ملک کے
پیداوار اپنی ضروریات سے بڑہکر علاقہ جات متصلہ مین بہی جاتی ہی سکنائے علاقہ کرم کے خوراک زیادہ تر چاول
مگر عمدہ نہین ہوتی اور نان گندم و مکی و جو سے ہوتی ہی گوشت گوسفند کہاتی ہین مگر تہوڑا پوشاک مین موٹا
سوتی کپڑا کام آتا ہی ایک پیراہن فراخ اور سر پر اکثر ٹوپے بوضع خاص اور بعض دستار سفید یا لونگی
باندہتے ہین اور شلوار پاچہ تنگ اوپر سے فراخ ہوتی ہی اور بعض پیراہن کی اوپر پشمی شالکی موٹے

اُون کی سینہ وار پہرتے ہین کرپاس ہون اور خوست سی خرید کر لیجاتی ہین اپنی ملک مین کپاس نہین
ہوتی ہی حمزہ خیلون سی دو سو گہر کوچے رہتی ہین بموسم سرما تل بلند خیل کے پاس اپنی مویشی لی آتے ہین
اور گرما مین کوہ سفید کو چلے جاتی ہین تلہ خیل تخمیناً دو سو گہر مشہور سارق اور رہال سر وقہ لینی والے ہین ملک
کُرم مین ایک ایک قلعہ حاکم کابل کا بنایا ہوا موجود ہی اور راوسمین کچہہ سپاہ کابلی رہتی ہے اس
سبب سے یہہ قوم رعیت اور رعایا تحت ریاست کابل سمجھی جاتے ہین فی جریب یعنی فی بیگہہ ایکروپیہ آٹھ آنہ کابلی سالانہ
محصول اراضی دینا پڑتا ہی علاوہ اسکی ایک روپیہ فی خانہ دُودی کی نام پر لیا جاتا ہی اراضی زرعی قریب
کل کے نہری ہی اور پانی رود کرم سی سیراب ہوتی ہی قوم توری کل شیعہ مذہب ہی اور اہل سنت جماعت
مسلمانون کی دشمن ہین الامہان داری اور ننگ افغانی مین بہت اچھی ہین بدرقہ اونکا اپنی ملک مین
بی خطر ہے دلاور اور جنگجو قوم ہی اسلحہ پورہ رکہتی ہین باہم قومون کا اتفاق نہین نصف قوم کے جنبہ دار
سید محمود سکنہ تیراہ سی اور نصف ثانی کی بادشاہ میان اور سید گل وغیرہ سیدان رافضی سکنہ
کرم سی ہے اہل غرض پیرونکا تنازعہ آپس مین لڑاتا ہی ؛

شاخ جاجی

یہہ قوم ملک توری سی مغرب درہ مابل شمال بفاصلہ کوہ مقام پیواڑ اور اوس سی پری ایوب وغیرہ
مین آباد ہی خوراک اور پوشاک مین قوم توری کی موافق مگر عقیدہ مذہبی مین برعکس توری کی جاجی
سب سنی مسلمان ہین اسی سبب سے توری اور انکی باہم ہمیشہ لڑائی ہوتی ہی کل تعداد اسلحہ بند مرد ناز
جاجی کی تخمیناً پانچ ہزار بیان کرتے ہین مہمان داری اور ننگ افغانی مین بہ نسبت توری کے
جاجے ناقص ہین ؛

تنقیح قومیت توری وجاجے

خوشحال بیگ خٹک جو ہمعصر شاہجہان بادشاہ کا تہا اپنی بیاض مین قوم توری اور جاجی کو نسل کرڑان
سی لکھہ کر داخل اولس کرزانی یا کرلانی سمجھتا ہی اور اس قوم مین سی بعض آدمی اس قول کی تصدیق
کرکے اپنا کرہی نامہ خوگیانی ابن ککز ولد کرڑان سی اوسیطرح جا ملاتی ہین جیسا کہ شجرہ نسب مین درج ہی

مگر بعض کہتی ہین کہ مسمیان توری اور رجاج دونو بہائی قوم اوان کی شاخ مونڈ سی تہے اپنی بہائی بندون سے ناراض ہوکر دریای سندہ کی مغرب کو چلی آئی اونکی اولاد نی ترقی پاکر ملک مقبوضہ حال کو اپنے قبضہ مین کرلیا تورے کے نسل توری اور رجاج کی اولاد جاجی مشہور ہوئی گرچہ اسمین شک نہین کہ قوم مونڈ علاقہ تلہ گنگ ضلع جہلم مین آباد ہے مگر اس روایت کا کچہہ ثبوت نہین ملتا کہ یہہ لوگ مونڈ مین مؤلف کے نزدیک خوشحال بیگ کا قول معتبر معلوم ہوتا ہی اب ایسی مخلوط ہین کہ کچہہ امتیاز افغانون سی نہین ہوسکتا اور سوای پشتو کی اور کوئی زبان نہین جانتی اور جنگجوئی مین مشہور نہین ہین

حال قوم پڑبہ

پڑبہ دراصل خوگیانی کی ایک شاخ ہی مگر فی الحال ایسی علیحدہ ہین اور باقی شاخہا مشہور با اسم خوگیانی سی اسقدر دور ہین کہ وہ خود بہی نہین سمجہتی کہ ہمارا تعلق کچہہ خوگیانی سی ہی یا نہین قوم پڑبہ کی حسب ذیل شاخین ہین مردی خیل میا خیل تسبی خیل سردار خیل محمود خیل تری زی تلی زی آشی زی ڈڈہ خیل پوچی خیل کل تعداد اس قوم کے اسلحہ بند مردم کے ایک ہزار کہتی ہین اور یہہ سب لوگ علاقہ خوست مین رہتی ہین اور رواخل سپین گوندی کی ہین ایسا سنا جاتا ہی کہ ابتدا مین کل علاقہ خوست قوم کرڑانی کی شاخہای خوگیانی وغیرہ کے قبضہ مین تہا جہانگیر کے عصر مین قوم غلجی کی بعض شاخون نے علاقہ زیدی سی خروج کرکے زیادہ حصہ ملک خوست کا انسی لے لیا اور شاہجہان کی سلطنت مین خانگی فسادون نے زیادہ کمزور کر دئے ایسا مشہور ہے کہ زمانہ ماضیہ مین قوم پڑبہ کے اسلحہ بند مردمان کے تعداد تین ہزار نفر تک تہی اب صرف ایکہزار رہین پیشہ اس قوم کا عموماً زمینداری بعض کچہہ قلیل تجارت بہی کرتے ہین حاکم خوست کی ماتحت ریاست کابل کی رعیت ہین

قوم عبد الرحمان خواہ دربان

یہہ قوم بہی ایک شاخ کرڑانی کی ہی اسکی چہہ شاخین لوگ بیان کرتے ہین حاجی خان خیل سودے خیل احمد خیل اصلی اور رنڈی خیل کو ہنڈے منگس وصلی ان ہر چہہ شاخ کو مموڑے بہی کہتی ہین اور منوزے بہی اونکو بولتی ہین مگر ورزی خیل بہی داخل متون ہی راوی کہتا ہے کہ متون دراصل خوست کے ایک

علاقہ کا نام ہی اوسکی سکونت کی سبب سے سکنای ہی ہون خواہ مخواہ کہلانی لگے کل تعداد اس قوم کی ایکہزار مرد بیان کرتے ہین پیشہ زمینداری رکہتی ہین ؛

دیگر شاخہای قوم کرڑائی سکنہ خوست

قوم سبری تین ہزار ملی چہہ سو لنڈر دو سو اکینی ایکسو قدم ایکسو ہارون خیل ایکسو یہہ قومین داخل جنہ سپین گوند علاقہ کم خوست مین آباد ہین اور قوم بلکن جسکی چہار شاخین حسب ذیل ہین بری خیل تلث خیل شادی زئی ایوب خیل ہر چہار شاخ کی تعداد ایکہزار مرد اور قوم صادق دو سو علی شیر ایکسو بکر خیل ایکسو لون خیل داخل تور گوند علاقہ خوست مین آباد ہین اور یہہ سب داخل قوم کرڑائی ہین انمین سے انکا حال یہان درج کیا گیا خوست کی ملک مین غلجی اور کرڑا دو مختلف قومین آباد ہین اور زبان اور رسم رواج مین مطابق عموماً شاخہائی کرڑائی داخل سپین یعنی سفید گوند کے ہین اور غلجی وغیرہ داخل تور یعنی سیاہ گوند کے سمجہی جاتی ہین اور یہہ تور اور سپین دونون گوندی کی باہم سخت عداوت ہی تور گوند مین قوم اسمعیل خیل اور سپین مین قوم تنی جسکا مفصل حال آگی آویگا مشہور جنگجو ہین سکنای خوست کی تربیت اور اخلاق خراب بتلاتی ہین لہو لعب اور واہیات پسند لوگ ہین اور نوخیز جوان کتنی عرصہ تک ریش کو بڑہنے نہین دیتی اور اوصاف رکہتی ہین خوست والی مخلوق کی خوراک مین زیادہ تر گندم اور چاول اور مکی مستعمل ہے اور پوشاک اکثر کرپاس کی ہوتی ہی سر پر نیلہ دستار اور پیراہن نیلہ یا آبی رنگ اور جوان آدمی اکثر سرخ اور زرد ابریشم کا کام اوسکی گریبان اور پشت تک کرتے ہین شلوار اکثر سوسی کی مگر عمر رسیدہ سفید پارچہ کی پہرتے ہین اور عورات کے سر پر چادر اور پیراہن دراز چین دار بشکل پوشاک عورات وزیری اور عورتین کم مستور رہین بدکاری بہت ہی سرمہ بہت لگاتے ہین اور سواری اور نیزہ بازی کی بہت شوق ہے ناچنا گانا بہت پسند کرتے ہین تیوہار اور خوشی کے ایام مین ایک قسم کا ناچ جسکا نام بزبان خود مندار ہی مرد ناچتے ہین اور غزہ کرتے ہین عورات پر عاشق ہونا بہت مروج ہی میلہ رہتی ہین علم کا شوق نہین رکہتی حکومت کابل سے بباعث سختی حکام موقع ناراض بلکہ نالان ہین متعصب مخلوق ہی ؛

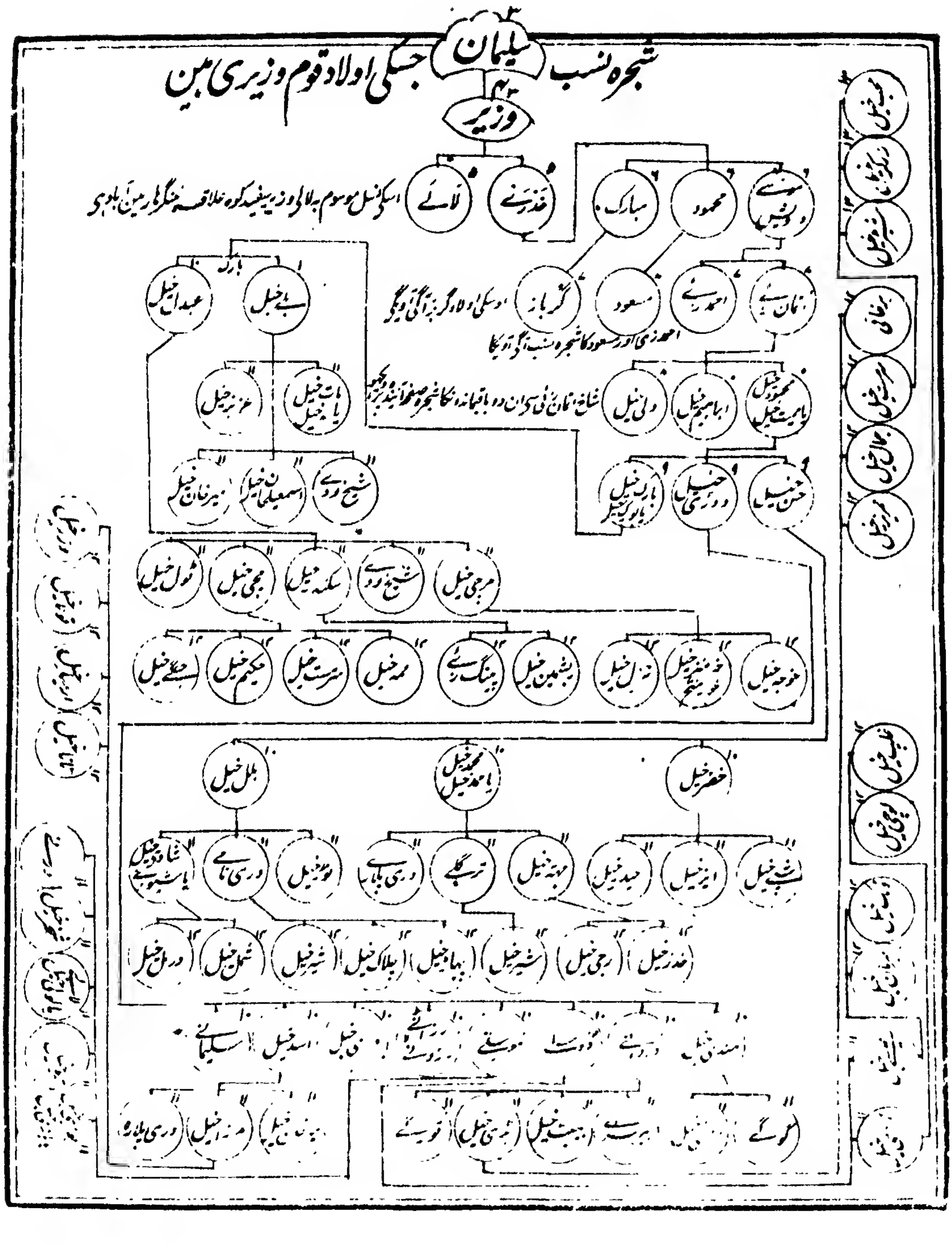

شجرہ نسب سلیمان جسکی اولاد قوم وزیری ہین
وزیر
لالی
خدرنی
موسی درویش
محمود
مبارک
احمدزی
مسعود
گربز
احمدزی اور مسعود کا شجرہ نسب آگے دیا
بائی خیل
عبدائی خیل
ابراہیم خیل
ولی خیل
حسن خیل
خوجہ خیل
مرجی خیل
بلل خیل
خضر خیل
ترگلی

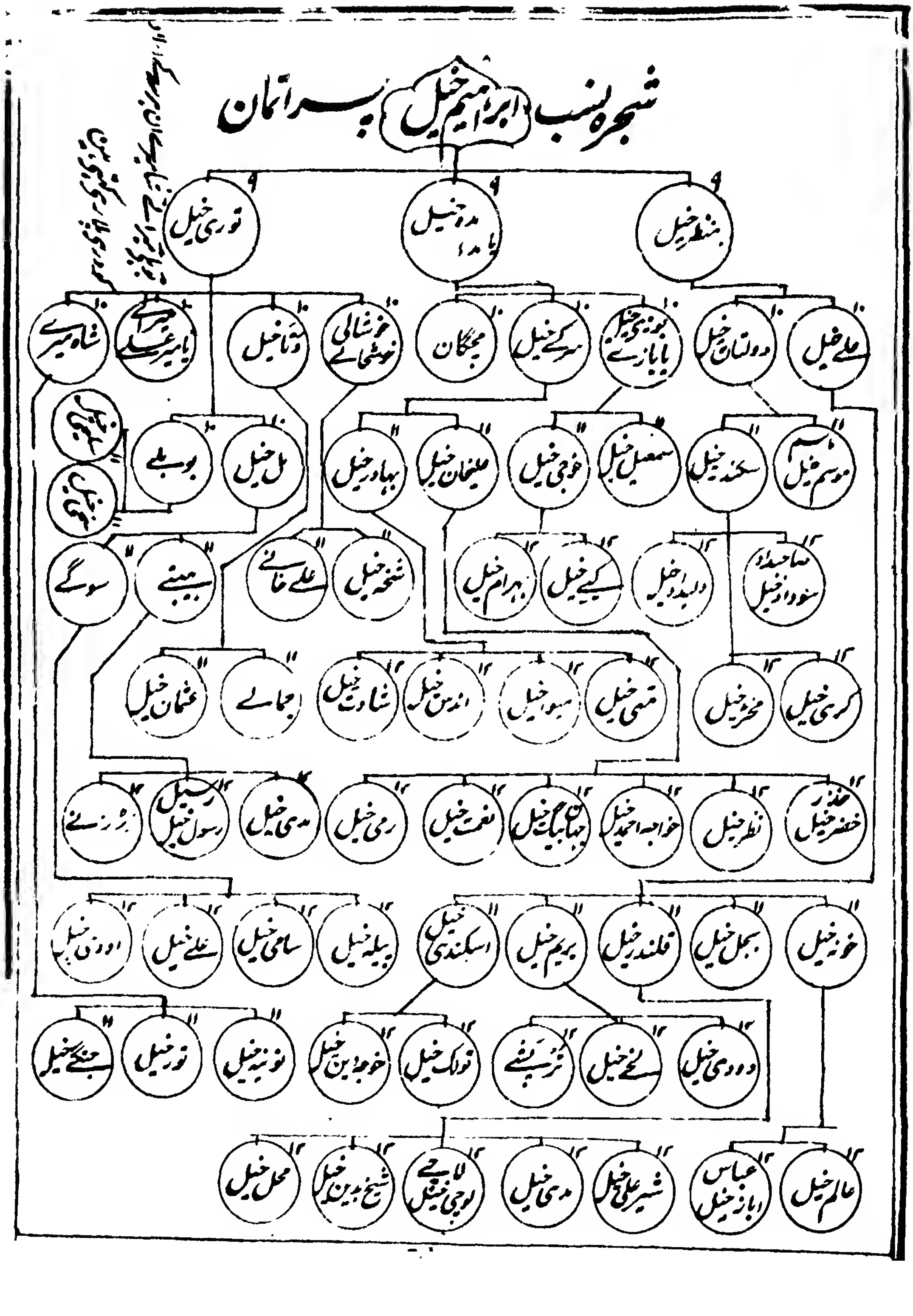
شجرہ نسب ابراہیم خیل پسر اتمان
بنظر خیل
مدہ خیل
توری خیل
علی خیل
دوستان خیل
موسیٰ خیل
سرکے خیل
مجگان
خوشحال
وتا خیل
شاہ بیری
موسم خیل
سکندر خیل
سمعیل خیل
خوجی خیل
سلیمان خیل
بہادر خیل
ل خیل
بوبلے
سوگے
بیبنے
شیخہ خیل
علی خانی
بہرام خیل
کیبے خیل
والبد خیل
سوداد خیل
کرمی خیل
مختر خیل
متی خیل
میو خیل
اندین خیل
شاورت خیل
جماسے
عثمان خیل
خضر خیل
نظر خیل
خواجہ احمد خیل
بہابک خیل
نعمت خیل
رمی خیل
مدی خیل
رسول خیل
بر زسے
خونہ خیل
بسل خیل
قلندر خیل
بریم خیل
اسکندری خیل
پیلہ خیل
سامی خیل
علی خیل
اوونی خیل
دودی خیل
سنگے خیل
تر ببنے
تولک خیل
خوجد بن خیل
نونیہ خیل
تور خیل
جنگے خیل
عالم خیل
اباز خیل
شیر علی خیل
مدی خیل
لوجی خیل
شیخ بدین خیل
محل خیل

ولی خیل ابن اتمان

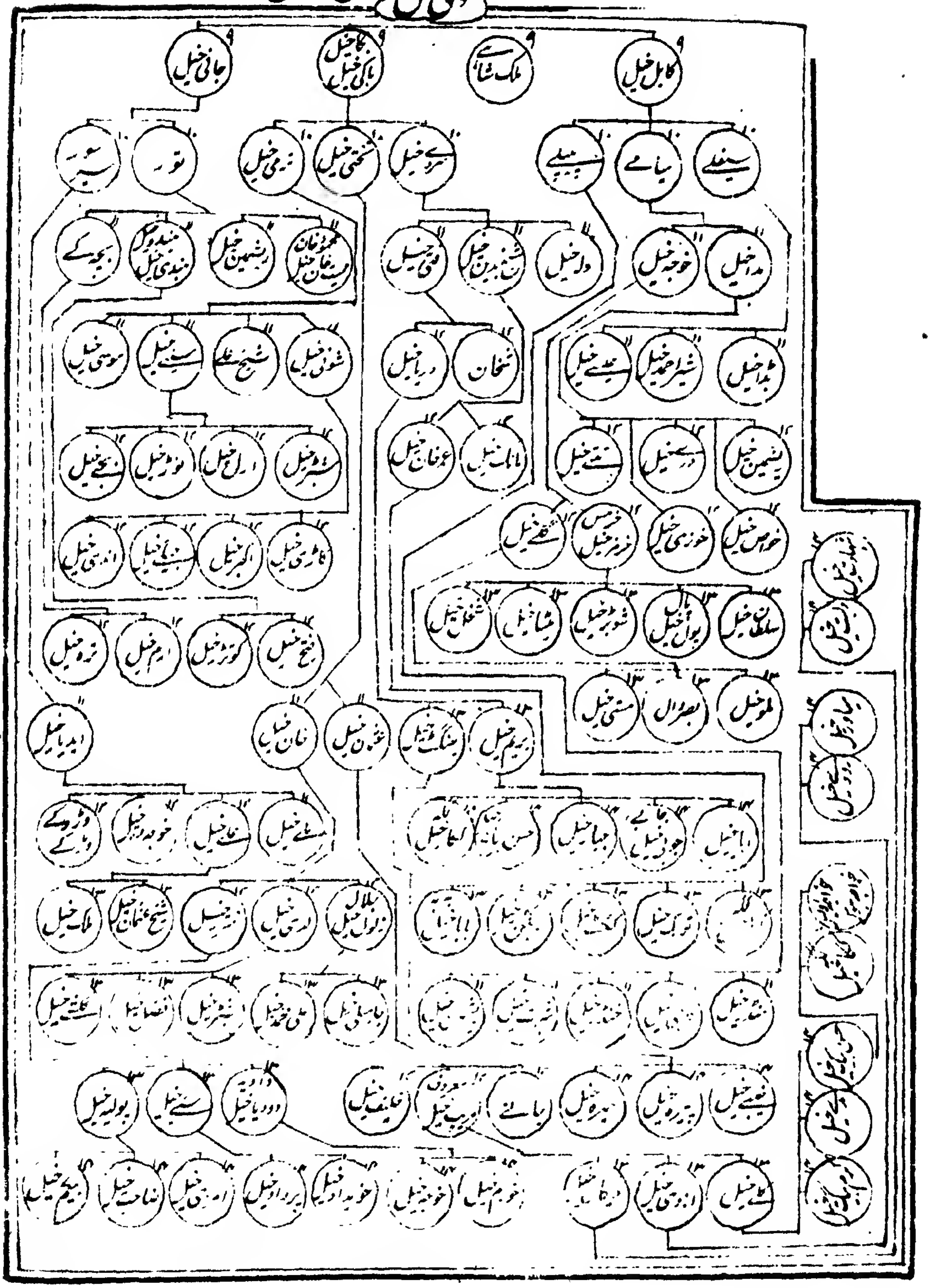

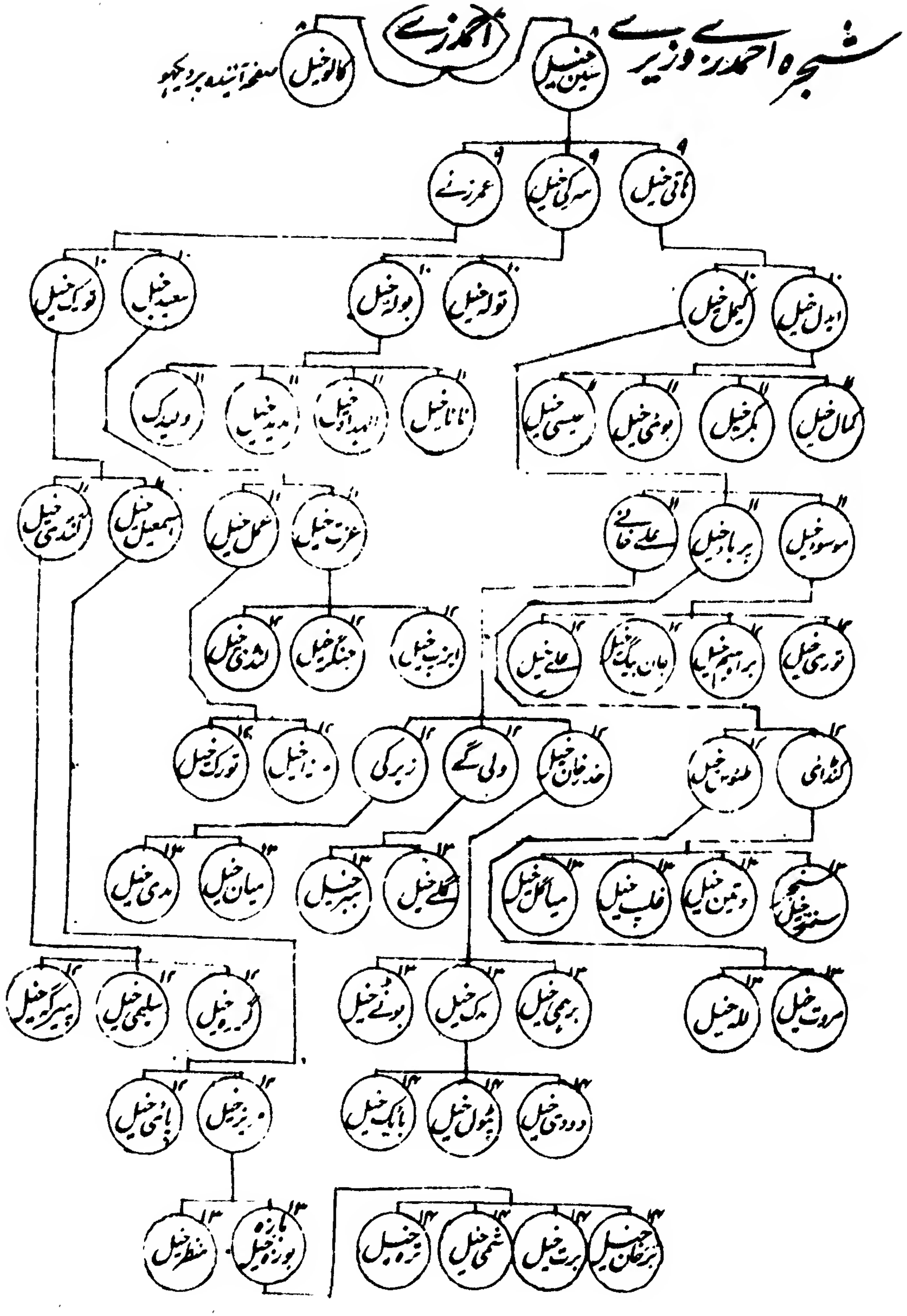
شجرہ احمدزے وزیری
احمدزے
سین خیل
کالوخیل صفحہ آئندہ پر دیکھو
ہاتی خیل
سرکی خیل
عمرزئے
ابدل خیل
کیمل خیل
بولہ خیل
سعید خیل
کمال خیل
بکر خیل
موسی خیل
عیسی خیل
نانا خیل
ویدک
اسمعیل خیل
عزت خیل
موسو خیل
پرباد خیل
علے خانے
توری خیل
براہیم خیل
جان بیگ خیل
علے خیل
جنگر خیل
کنڈاہی
زبرکی
ولی گے
میان خیل
مدی خیل
گلے خیل
بمبر خیل
علب خیل
میائل خیل
سلیمی خیل
پیرگرہ خیل
بوتے خیل
مروت خیل
لالہ خیل
بائی خیل
دودی خیل
بائک خیل
منظر خیل
بورہ خیل
برت خیل
شمی خیل

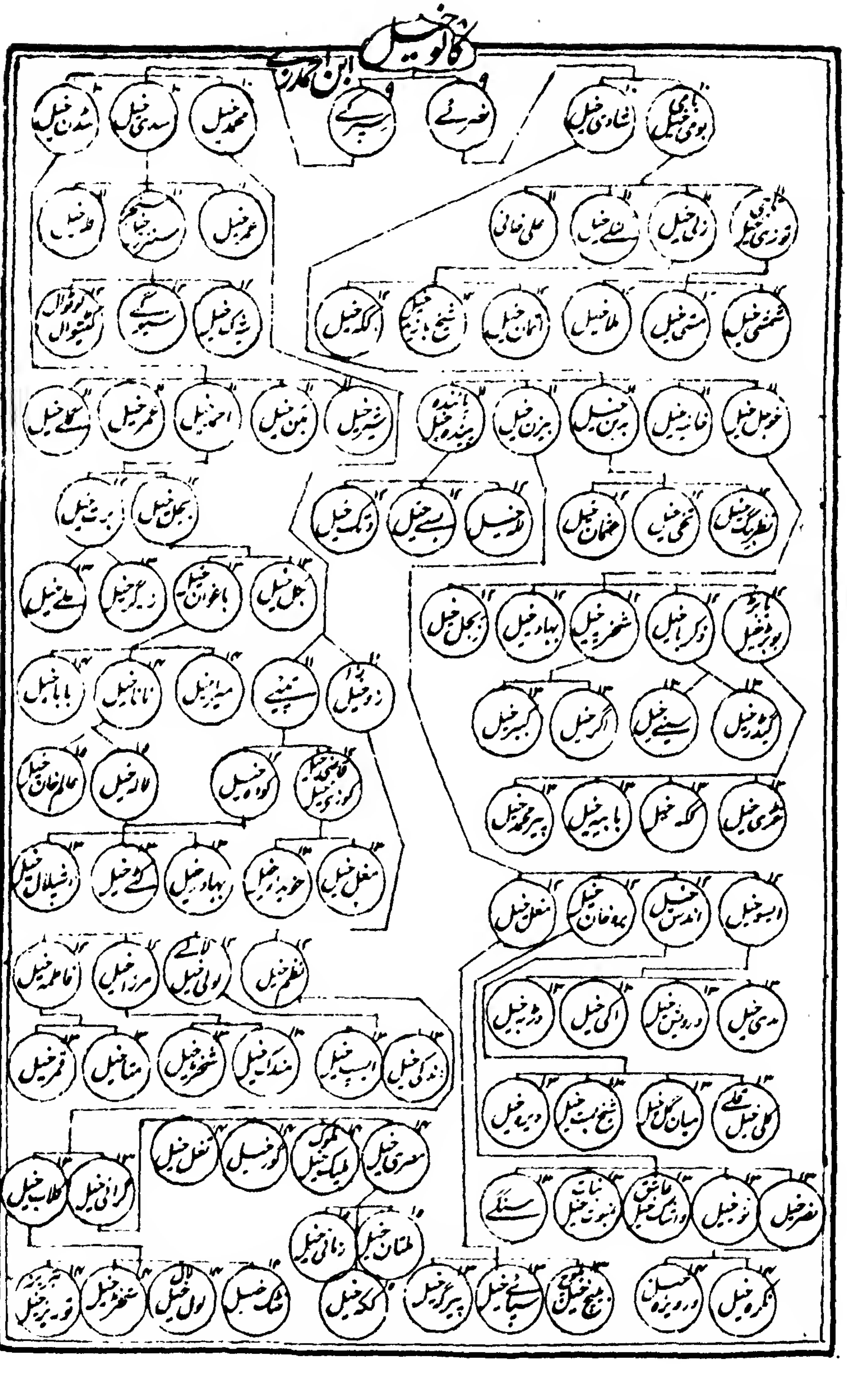
کالو خیل
ابن احمد زے
محمد خیل
عمر خیل
شادی خیل
بوبی خیل
ملا خیل
شیخ بایزید خیل
خوجل خیل
خانہ خیل
برزن خیل
پنبدہ خیل
شیر خیل
احمد خیل
بجلی خیل
علی خانی
عثمان خیل
بادا خیل
بہادر خیل
بجل خیل
باغوان خیل
نانا خیل
بابا خیل
گبند خیل
اکبر خیل
بابیر خیل
پیر محمد خیل
شمری خیل
کلہ خیل
لالہ خیل
عالم خان خیل
گوہ خیل
بہادر خیل
مغل خیل
اندس خیل
ایسو خیل
بہادر خان خیل
مدی خیل
اکی خیل
مرزا خیل
عالم خیل
لوی خیل
قمر خیل
متا خیل
شیخ بت خیل
میان گل خیل
کلی خیل
نصر خیل
نو خیل
سنگے
معری خیل
گور خیل
تغل خیل
کلاب خیل
گرانی خیل
ملتان خیل
زمانی خیل
کلہ خیل
پیرگ خیل
سیاہ خیل
شیخ خیل
نکرہ خیل
لول خیل
شک خیل

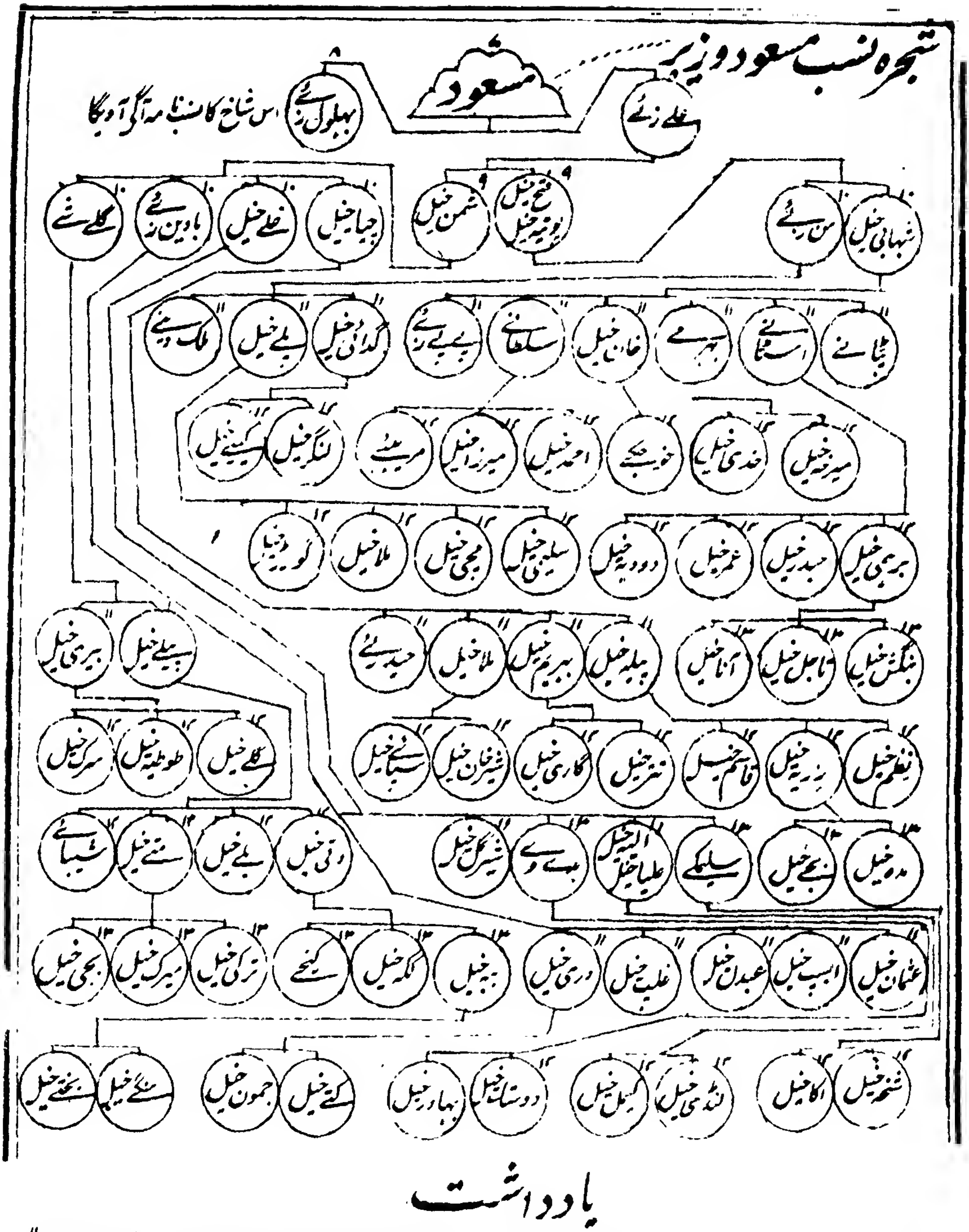

یادداشت

واضح رہے کہ دراصل مسعود کے دو بیٹے تھے ایک مسمی علی جس سے قوم علی زئی چلی ہے دوسرا بہلول جس کی نسل سے قوم بہلول زئی ہے علی کے دو پسر تھے ایک مسمی فتح جس کی اولاد

نامزد بمنع خیل اور عوام میں پوتیہ خیل ہی دوسرا اسمی سمن جسکی ذریت معروف بہ شمن خیل ہی دراصل شمن خیل بہی ملی زئی ہی مگر بوقت حصول قبضہ ملک مقبوضہ
بسبب یادہ ہونی جنج کی ترتیب میں انکو میسر حصہ ملا اس سبب سے شاخ شمن خیل نے اپنا علیحدہ نام پیدا کیا ورنہ حقیقتاً شمن مسعود کا بیٹا نہیں بلکہ پوتا ہی ٹا

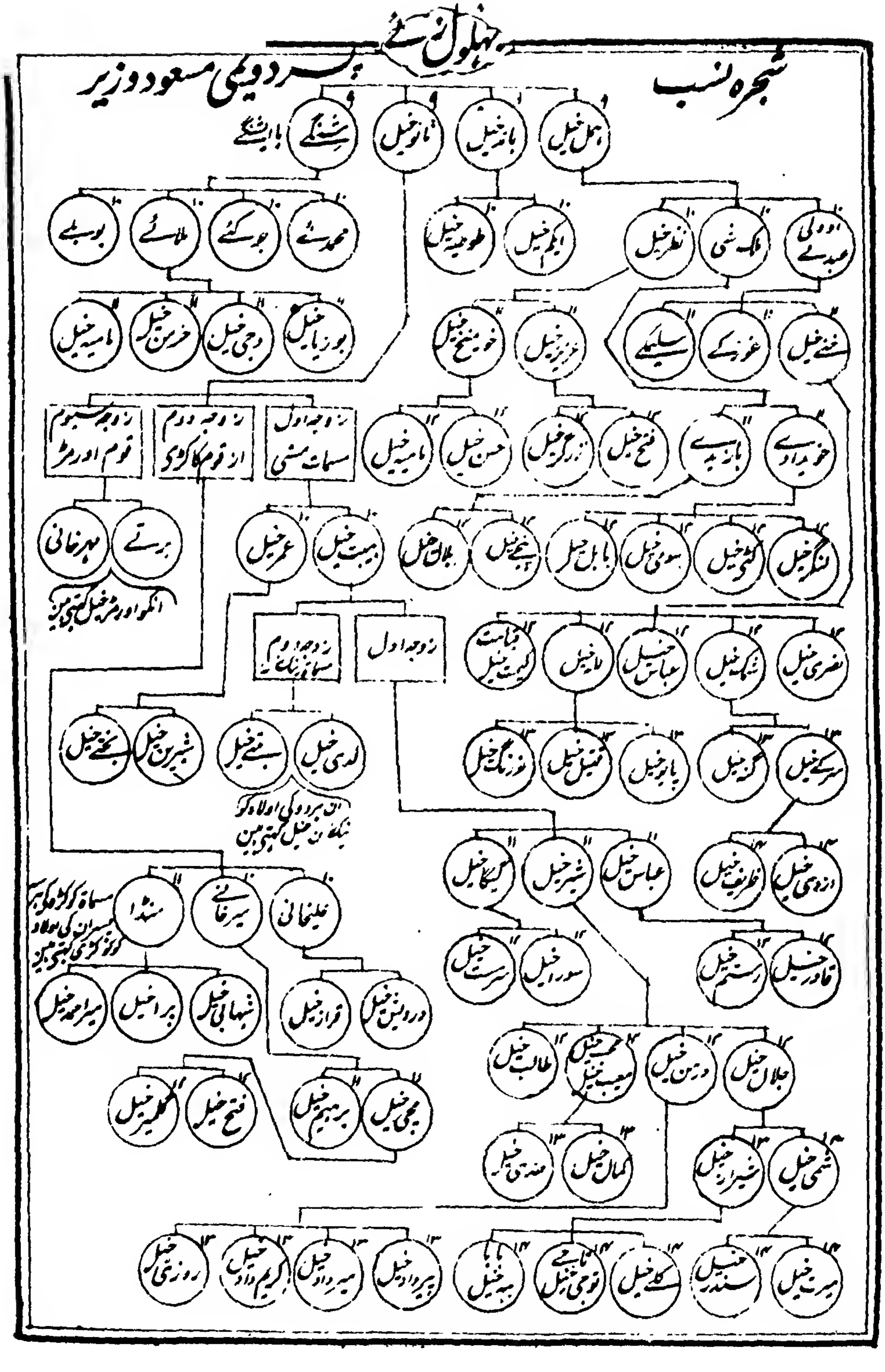

بہلول زئے
شجرہ نسب
پسر دویمی مسعود وزیر
ہمل خیل
بانز خیل
ناز خیل
شنگی
بابشنگی
اوولی عبدئے
ملک شی
نظر خیل
ابکر خیل
طوطیہ خیل
محمد سئے
جدکئے
ملائے
بوربلے
ختئے خیل
غوزکے
سلیکی
خونخ خیل
خرزخیل
بوزیا خیل
وجی خیل
خرین خیل
مامیہ خیل
زوجہ اول سماۃ مشی
زوجہ دوم از قوم کاکوی
زوجہ سیوم قوم اورمڑ
خوبدادی
بانزیدی
فتح خیل
زرگرخیل
حسن خیل
مامیہ خیل
لنگر خیل
کشی خیل
سوی خیل
بابل خیل
پنجے خیل
بلال خیل
بیبت خیل
عمر خیل
ہرتے
مہر خانی
انکو اورمڑ خیل کہتے ہیں
زوجہ اول
زوجہ دوم سماۃ زنانئی
نصری خیل
شکہ خیل
عباس خیل
ماخیل
قیامت گیت خیل
سرکے خیل
گرہ خیل
پایرخیل
قمیش خیل
غوزنگ خیل
لدی خیل
بستئے خیل
شبربن خیل
بخنے خیل
ان بردو کی اولاد کو ننگہ ن خیل کہتے ہیں
ازوبی خیل
ظریف خیل
عباس خیل
شیرخیل
مریکا خیل
علیخانی
سیرخانی
منڈا
سماۃ کرکوئی کے پسران کی اولاد کوکرکوئی کہتے ہیں
قادر خیل
رستم خیل
سوری خیل
سرست خیل
درویش خیل
قراز خیل
شہابی خیل
براخیل
میراحمد خیل
جلال خیل
دریمن خیل
محمد خیل حبیب خیل
طالب خیل
یحیی خیل
براہیم خیل
فتح خیل
کلمیر خیل
شمی خیل
شیراز خیل
کمال خیل
صندی خیل
میرت خیل
سندر خیل
کلئے خیل
توجی خیل
بابہ خیل
پیرداد خیل
میرداد خیل
کریم داد خیل
روزی خیل

حال قوم وزیری

شجرہ نسب مفصل شاخوار اس قوم کا اوپر درج ہو چکا ہی یہہ شہرہ عام کہ وزیر جسکی نسل سی یہہ جرار قوم ہے کسی بادشاہ کا وزیر تہا مطلق غلط ہی دراصل وزیرا وس شخص کا اسم تہا جسکی اولاد یہہ قوم ہی جیساکہ اب بہی اکثر اس ملک مین وزیر یا امیر آدمیون کی نام رکہہ جاتی ہین سو اسیطرح مسمی سلیمان نبیرہ کرزان نی اپنے فرزند کا نام وزیر رکہا جو مورث اعلی اس قوم کا ہوا وزیر مذکور کے دو فرزند تہی ایک کا نام خضری اور دوسرے کا نام لالی کہتی ہین کہ اوسوقت یہہ شخص شال اولاد شیتک متصل کوہ شوال او علاقہ برمل مین رہتی تہے اتفاقاً مسمی لالی پسر دوئمی وزیر سی شیتک کی اولاد مین سی کوئی شخص مارا گیا تب لالی بخوف انتقام گیری بہاگ کر ننگرہار کے ملک مین چلا گیا اور وہان جاکر شادی کرلے کہ اب بہی اوسکی اولاد سی ایک قوم موسوم لیلا یا لالی وزیرا وسطرف کوہ سفید کے نواحات مین آباد ہی باقی رہا مسمی خضری پہلا بیٹا وزیر کا جسکے تین فرزند ہوئی موسی معروف درویش اور محمود اور مبارک آخر الذکر کا بیٹا گربز تہا موسی کو اسواسطے درویش کہتی تہے کہ وہ شخص پرہیزگار اور زاہد تہا کہ اب بہی اوسکی اولاد اوسکو ولی کامل سمجہکر اوسکی قبر پر جو علاقہ برمل مین ہی چڑہاوا اور صدقہ گذرانتی ہین مگر افسوس کہ اوسکی اعمال نیک کی پیروی نہین کرتے موسی درویش کی دو پسر تہی ایک اتمان جسکے اولاد کو مجمعاً اتمان زئی کہتی ہین دوسرا احمد جسکی نسل کو احمد زئی کہتی ہین اور اوپر سی ان ہر دو کی نسل یعنی موسی کی ذریات کو شاملاً درویش خیل یا درویش وزیری بہی کہا جاتا ہی اور وزیرے لوگ اپنی روزمرہ مین اتمان زئی اور احمد زئی کو شاملاً درویش کی لفظ سی امتیاز دیتی ہین موسی کی دوسرے بہائی محمود کا بیٹا مسعود تہا جسکی نسب کو مسعود وزیر کہتی ہین اب سرحد پر جو تین آباد ہین اونکی تفصیل یہہ ہے اتمان زئی احمد زئی مسعود ان ہرسہ مین بہت شاخین اور شگوفی ہین جو شجرہ نسب سی معلوم ہون گی مولد اس قوم کا کوہ برمل تہا جو کوہ سلیمان کی ایک دہار ہی جیساکہ اس قوم کے تعداد مین افزونی ہوتے گئے ویسی ہی یہہ لوگ تدریجاً اپنی ہمسائون پر بزور اتفاق خود غالب آکر پہیلتی گئے سب سے پہلی کوہ سلیمان کے پہاڑی علاقون مین سی علاقہ شوال اور اوسکی نواح اس قوم کے قبضہ مین آیا جہان پہلی قوم شیتک وغیرہ آباد تہے

اوسی عہد مین بباعث قحط سالی قوم اور مرجو شہر کانی گورم وغیرہ علاقہ متصلہ مین آباد تہے غیر آباد ہوکر اکثر علاقہ لوہ گر واقعہ ریاست کابل و دیگر ملکون مین چلے گئی قلیل لوگ اوس قوم کے رہگئی تہے قوم مسعود وزیری نے موقع پاکر یورش کری اور پہلی حملہ مین علاقہ بدر اور شہیر پر قابض ہوگئی کانی گورم وغیرہ کی نواح پر قبضہ کرنے کے وقت اوس قلیل گروہ باقیماندہ اور مرون نے جو مقابلہ کیا اونسی وزیرے غالب آئی بعد شس قوم بیٹنی کو بہی درہ ٹانک اور اوسکی متصلہ پہاڑون سی خارج کرکے اپنی قبضہ کو پہیلا لیا اور دوسری طرف شمال کی جانب شاخ اتمان زئی اور احمد زئی بڑہتے گئی اور جن مخالف قومون سی اونکا مقابلہ ہوا اونکی بی اتفاقی اور اپنی اتفاق کی سبب سی اونپر کامیاب ہوئے اور بتدریج اپنی حدود محروسہ کو بڑہاکر اوس ساری وسیع ملک پر متصرف ہوگئی جو فی الحال اونکی قبضہ مین ضلع کوہاٹ کی حد سی لیکر ضلع ڈیرہ اسمعیلخان کی سامہنی والہ درہ تک ہی طولاً بہمود ہ فاصلہ اس سرحد کا ایکسو چالیس میل ہوگا مجمل جغرافیہ انکی ملک کا اس کتاب کے پہلے حصہ مین درج ہوچکا ہی مگر مؤلف کو منظور رہی کہ انکی بعض مشہور پہاڑی علاقون کا ذکر مفصل کیا جاوے ؛

علاقہ شوال

شوال سرسبز پہاڑون کی بیچ بطور وادی مشرق سی مغرب تک تخمیناً بارہ کوس طویل اور جنوباً و شمالاً چہہ کروہ عریض ہی خوب سرسبز اور درختان نشتر اور صنوبر یعنی چلغوزہ اور دیودار وغیرہ سی مملو سایہ اور گنجان جنگل اس وادی کی کنارہ کی پہاڑون پر بہت ہی بارش اکثر ہوتی ہی اور تین ماہ برف بہی پڑتی ہی اور بہت وزیرون کی پہاڑی علاقہ سی سوای کوہ پیر غل شوال سرد جگہہ ہی اس وادی کی بیچ ایک نالہ کوہی موسوم بریالی جسمین کچہہ پانی بہی جاری رہتا ہی واقع ہی اس علاقہ کے سر کی طرف زمین موسومہ ڈبرہ میامی اور ملکشی کابل خیل وزیری کا ملک ہی اور کابل خیل سی نیچے بکاخیل رہتی ہین اور اونسی نیچے جانی خیل یہہ علاقہ قوم اتمان زئی کی شاخہاء مندرجہ بالا کی ملکیت ہی اس تفصیل سی کہ نصف اوپر والہ کابل خیل اور ملکشی کا ہی اور دوسر انصف نیچے کے طرف تین حصہ ذیل پر منقسم ہے بکاخیل ایک حصہ جانی خیل ایک حصہ اور ملکشی ایک حصہ یہہ قومین ایلاق کی طور پر گرما کی موسم مین وہان جاتی ہین اور سرما مین اکثر نیچے چلی

آتی ہین وہان زرعی زمینات بہی رکہتی ہین ؛

علاقہ شکی

یہہ علاقہ پہاڑون کے بیچ ہموار شکل وادی واقع ہی شمال مایل غرب سے جنوب مایل شرق تک تخمیناً گیارہ کوس طویل اور تخمیناً تین کوس اوسکا عرض ہوگا کنارون پر بہت درخت عمارتی وغیرہ ہین اسکے سر پر ملک شم اور میامی شاخہای اتمان زئی وزیری اور اوسکی نیچے شادیخیل و نیاخیل بدین خیل کا حصہ ہی اور اسکی پائین دو تک ہاتی خیل ہین اور ایک کنارہ پر سدن خیل بہیر کے رہتی ہین اور سب سے نیچے حصہ مین قوم مسعود وزیری کی شاخہای بہلول زئی وعلی زئی آباد ہین ؛

علاقہ بیرمل

ملک وزیری کی غربی حصہ مین پہاڑون کی بیچ علاقہ برمل بطور وادی کی ہی مشرق سی مغرب کو تخمیناً اٹہارہ کوس اور تخمیناً چار کوس عرض ہوگا اس وادی مین اکثر زمین ہموار ہی اور کئی چہوٹی وادی اسکی متعلق ہین سب سے عمدہ قطعہ اس مین زمین مرغہ ہی جسمین سپیلے اور پیلی شاخین کابل خیل کی اور رہیگئے رہتی ہین زرعی زمینات اس علاقہ مین بہت ہین مگر برمل مین قبضہ وزیران ہر موسم مین نہین رہ سکتا زمستان مین اکثر قوم سلیمان خیل اور خروٹی وغیرہ غلجی واسطی چرای مویشی کی کوہ برمل مین چلی آتے ہین تب سوای کوٹ کی وزیرا ونکی خوف سی وہان نہین رہ سکتی اور موسم گرما مین وزیری لوگ اپنی مال مویشے اور رمہ وہان جا چراتی ہین سوای علاقہ مرغہ بلسقی برمل مین قبضہ زراعت کاری وزیرونکا نہین ہے شروع موسم خزان مین اپنی مویشے کے گلی لیکر واپس چلی آتی ہین موسی درویش انکی مورث کی قبر بمقام زینداو زعلاقہ برمل مین ہی اور وزیری اوسکا بہت ادب کرتے ہین ؛

رزمک

ایک چہوٹی اور عمدہ وادی چہہ کوس طویل اور چار کوس عریض معتدل الہوا قطعہ ہی اور اوسمین میت خیل اور تورے خیل شاخ اتمان زئی وزیرے رہتے ہین

علاقہ شم

بھی اوس کے ملحق ہی جسمین درخت اور سبزی بہت نہین ہی مگر آب وہوا اچھی ہی اور اوسمین میت خیل اور برہیم خیل اور شاخہاے اتمان زئی آباد ہین ✤

درہ خیسوز

شرقاً وغرباً طویل ہی وادی علاقہ دوڑ سے جنوب واقعہ ہی اوسکا پانی اچھا ہے خیسور کے سر پر میت خیل اور وسط مین توری خیل اور نیچے منگ سین مین وڑ وکے آباد ہین اور پانی خیسور کا معتدل اور خوشگوار ہی ✤

شہرنہ

علاقہ دوڑ سے مغرب چھہ کوس طویل اور ایک کوس عریض ایک چھوٹی وادی ہے شہرنہ مین مداخیل اور اوسکے نیچے مدرخیل اور دوڑ کے متصل مغربی حد بر شنزرخیل شاخہاے اتمان زئی وزیری رہتی ہین ✤

شرنکے

درہ شکتو کے سر پر توری خیل اور مسعود وزیر کے مابین علاقہ شرنکے قوم عمرزئی وزیری کا وطن ہے

شیرہ تلہ وغیرہ شمالی ملک

وزیروں کی ملک کا شمالی حصہ خراب اور ناقص ہے چھوٹے اور گرم پہاڑ ہین جنمین کوئی بڑا درخت سرد ملک کا نہین ملتا اور برف نہین پڑتی درخت پولاہ اور بعض جگہہ زیتون اور پیلو کا درخت ہوتا ہے اس جنوبی حصہ مین شیرہ تلہ پہاڑون کے بیچ ایک اچھا وسیع میدان ہے مگر اسمین زراعت کوئی نہین کرتے میت خیل اور توری خیل اسپر قابض ہین علاوہ اسکے ونڈی جسمین میت خیل رہتے ہین اور نالہ کیتو حسن خیل مدرخیل توری خیل کا مقبوضہ اور نالہ کرم علاقہ بنگش سے نیچے متفرقہ کابل خیل اور خرخنے ملک شنی قوم کا اور گیسنڈائی اور زنگڑہ لنگی خیل زلی خیل وغیرہ کا ہے شہیدان توجیا خیل کا اور سپیرہ لگڑی سرتوغا برفنتو گوشر وسنم خرسینہ ہاتی خیل وزیروں کا ہے اور تل وغیرہ زمینات مقبوضہ علاقہ بنون کا ذکر آگے آویگا ✤

علاقہ وانہ

یہہ علاقہ ملک وزیری کی جنوبی حصہ مین درہ گومل سے شمال اون اونچی پہاڑون مین واقعہ ہے کہ جنکی جنوبی سلامی کی ڈہال درہ گومل تک جاتی ہے وانہ ایک وادی ہے شمال سے جنوب کو بیدرہ کوس لمبی اور تخمیناً چوڑی اسکے بیچ ایک توی یعنی نالہ ہے جسمین کچہہ پانی بہی جاری تہا ہے یہہ نالہ جنوب کو جاکر گومل مین شامل ہوتا ہے اس نالہ کے دونو کنارون پر آبی زمین بہت عمدہ قسم کی ہے اور کل وادی قابل زراعت ہی مگر کل سے چہارم حصہ نہری رقبہ اور باقی بارانی ہے نہری زمین مین ہر قسم کی پیداوار ہو سکتی ہے اور علاقہ بنون کے زمین سے قسم مین مطابق ہی موسم اس علاقہ مین تابستان کو نہایت گرم ہے اور مچہر اسقدر کثرت سے ہوتا ہے کہ آرام سے نیند نہین ہو سکتی علاقہ وانہ کے وسط مین قوم دوتانی شاخ لودی مستقل سکونت رکہتی ہے اور اونکا ایک قلعہ بنا ہوا ہے مگر اوسکی دیگر نواحات پر وزیری قابض ہوتی جاتی ہین زلی خیل شاخ احمدزئی وزیری جو درہ گومل کے مشہور راہزن ہین وہان ہمیشہ رہتی ہین اور کنگی خیل تجل خیل توجیا خیل ہاتہی خیل سرکی خیل بیزن خیل پائندہ خیل خونیا خیل شاخہائی احمدزئی وزیری وہان تابستان کو جاتے ہین زمین موسومہ ڈب اور ہندی ہاتہی خیلون کی اور مشرق کی طرف شیننہ بیزن خیل اور تجل خیلون کی ہے مگر وسط کو دوتانی نہین چہوڑتی +

علاقہ بدر

ایک وادی ہے طولاً شمال سے جنوب مایل بشرق کو شہر کانی گورم تک پانچہ کوس طویل او تقریب ایک میل عریض ہوگی اسکے سر پر قوم شنگی وغیرہ شاخ ہا بہلول زئی مسعود اور کچہہ پائندہ خیل احمدزئی اور باقی کل بیزن خیل احمدزئی رہتے ہین اور اونسی نیچے سڈن خیل شبیر کے ہین اونسی نیچے بہر مسعودی رہتی ہین +

دیگر علاقجات مسعود وزیری

سوائے علاقہ بدر کے جسمین کچہہ مسعود رہتی ہین مسعودون کے ملک مین علاقجات ذیل قابل لکہنے کے ہین

اول درہ جسمین مشہور شہر مکین ہین دوم حنوزہ ثانی سیوم میدان چہارم دوہ توی جو بعد ملجانے بدرا اور رمہ کے نیچے دوتوی یعنے دوناا کہلاتی ہے اور درہ تاک اندر کوہ اور کوہ باڑ خواہ بوڑا زنگاڑہ اور شہیر اور شکتوا اور کرمشتو ہین انمین متفرق دیہات کے اندر جو اکثر چہوٹے چہوٹے ہوتے ہین مسعود وزیری آباد ہین +

مساکن قوم وزیری

یہہ قوم متفرق سکونت رکہتی ہین اور سوائے شہر مکین وحیث دیگر دیہات کے اکثر پہاڑی گانون انکے بیس گہر سے کم ہوتے ہین زیادہ تر گذارہ اس قوم کا جو ایلات سینی کوچے ہین سیاہ خانہ یعنی کنیزدی مین جس کی تعریف آگے آوے گی اور پوزی یعنے بوریا خانہ جو بطور سائبان کے ہے اوسمین ہوتا ہے نہایت تکلیف سرا اور میدان علاقہ بنون مین جہیر یعنی خس خانہ اکثر رکہتے ہین اور زیادہ جمع رہتے ہین اور پہاڑی وزیر مستقبل سکونت والی ہی مگر یہہ اکثر قشلاق اور ایلاق رکہتے ہین مگر قشلاق یعنی نزرگا زمستانی کے واسطی اکثر چہوٹے چہوٹے پتہرون کے بنے ہوئے کوٹہے جنکا سقف بڑی ہوئی اور مضبوط لکڑیون سے ہوتا ہے رکہتی ہین مگر بہت تنگ اور خراب اکثر مویشی بہی اوسی ایک کوٹہہ مین ہوتی ہے اور پہاڑون کی سلامی مین متفرق سکونت رکہتی ہین اور کوچی وزیر بہی جب ایلاق کے واسطی کنیزدی اور پوزی پہاڑ مین جا لگاتے ہین تو وہ بہی بدون خطرناک وقت کے متفرق ایک ایک دو دو کنیزدی اور پوزی اپنی اپنی زمین کی سر پر یا اپنے چراگاہ مین جا نصب کرتے ہین +

ایجاد آئین وزیری

اب دیگر حالات متعلقہ اس قوم سے پہلی اوس پہلو آئین کی تشریح کی جاتی ہے جو اس قوم کا خانگی دستور العمل ہے واضح ہو کہ اس آئین کو یہہ لوگ باصطلاح زبان خود دونیزہ ونرخ کہتے ہین جسکا معنی وزیری عرف اور نرخ ہے اس آئین کے سبب سے اپسمین اتفاق اور کاریکو اسطی کانی ضبط رہتا ہے اور اسباب کیو اسطی اون کا رواج اور اوسکا نتیجہ ایک دلیل ہے کہ آئین خواہ کیسی ہی ناقص ہو بہرحال بے آئینی سے بہتر ہے کہتی ہین کہ ابتدا مین اس قوم کے بیچ بہی مثل دیگر آزاد پشتون قومون کے کوئی دستور مقرر نہین تہا اور چونکہ یہہ

قوم خصوصاً شاخ احمد زئی و اتمان زئی بطور خانہ بدوشان کوچی رہتے تہی جہان اچہی چراگاہ دیکہی وہان چند روز کیشرد ی لگا کر گذارہ کیا اور پہر اوس جگہہ سی مال مویشی لیکر چلہ یا ایسی آوارہ گردی اور کم حفاظت کے سبب سے اور دیگر قومون کی دشمنی کے باعث سی ضرورت پڑی کہ واسطے اتفاق اور انفصال معاملات باہمی کوئی رواج مقرر کیا جاوی ایسے وقت مین ایک مقدمہ مابین فرقہ شادی خیل و فرقہ سپیر کے وزیران ایسا برپا ہوا کہ جس سے نفاق قوم نمودار تہا یعنی ایک عورت اکتخد اسمات گرانی قوم شادی خیل کہی محمد خیل سپیر کی گہر بدون رضامندی والدین چلی آئی تہی اور اوسکے واپس لیجانے کے واسطے شادی خیل لشکر اپنی قوم کا جمع کر کے محمد خیلون پر چڑہ آئے تہے اور قریب تہا کہ دونون فرقون مین شدید کشت خون ہو اوس تنازعہ کے فیصلہ کے واسطے اکثر ملکان کلان ہر ایک شاخ وزیران جمیع ہوئی اور اوس جہگڑہ کو صلح سے طی کر کے جہت انتظام آیندہ اس آئین کو ایجاد کر کے اوسی مجمع مین تقریر کی گیی اور سب نے اسکی اتفاق کیواسطے دعا خیر کری اوس جرگہ مین بڑے ملک و راس آئین کی زیادہ موجد و صلاح کار سمیان اسکندر ولد مدی قوم توری خیل و جبر مست خیل و کاجی کا بل خیل باعانت دیگر ملکان تہے بعض ہوشیار آدمی اس قوم کے کہتے ہین کہ دس یا بارہ پشت گذرے ہین جسکا عرصہ تخمیناً تین سو برس سی کچہہ اوپر ہوگا جب یہہ آئین بنا کر جاری کی گیی اور اب تک مروج ہے ناظرین باخبر کو دیکہنے سے معلوم ہوگا کہ اس رواج مین کوئی کوئی اصول شرع اور کچہہ پرانے وقت کے بی سر و پا دستور کو ملا کر ایک عجیب ڈہنگ کی آئین کو اپنی قوم کے حالات و طبائع کے موافق بنا لیا ہے جسکو ذیل مین قسم وار درج کیا جاتا ہے +

آئین وزیریہ

اوّل قتل اگر کوئی شخص کسی مرد کو جان سی مار دیوے تو مقتول کے وارثان کو اجازت ہے کہ قصاص مین قاتل کو مار کر اوسکا گہر باہر لوٹ لیوین اگر فوراً ہاتہہ نہ پہونچی تو جب دسترس ہو خواہ رستہ پر یا گہر مین چوری یا زوری جیسا موقع ملے اوسکو قتل کرین جب تک اصل قاتل زندہ رہی تب تک جائز نہین ہی کہ بدلہ مین اوسکے پسر یا کسی دیگر رشتہ دار کو مارا جاوے اگر قاتل اپنی موت سی بدون کرنے

نیکی یعنی صلح جسکا ذکر آگے آویگا مرجاوے تب وارثان مقتول قصاص مین اوسکے فرزند نرینہ یا یا اوسکے بہائی اگر وہ نہون تو جو قریب تر وارث نرینہ قاتل کا میراث خوار ہو ایک کس کو مار سکتے ہین الغرض حق قصاص کا بدون نیکی یعنی صلح کرنیکے نہین جاتا [illegible] عورت کو مرد کے قصاص مین نہین مارتے ✤

امتیاز از قتل

بندوق سی مارنا یا ایک ضرب چہوری یا خنجر یا پتہرون سے ہلاک کرنا یا گلوے گہونٹنا یا ذبح کرنا یہہ سب مرگ برابر ہے الا تلوار کے زخمون سی قتل کرنا سب مرگون سے سخت سمجہکر اسکا یہہ امتیاز کیا ہے کہ اگر کوئی آدمی بندوق یا اور آلہ سے قتل کیا جاوے لیکن اوسکے معاوضہ مین قاتل کو تلوار کے متعدد زخمون سے مارا جاوے تو اوس معاوضہ لینے والے کو مبلغ ایک سو روپیہ وارثان مقتول ضربات تلوار کو دینا پڑیگا اگر پہلا اور پچہلا دونو مقتول تلوار سے مارے گیے تو پہر کچہہ امتیاز نہین ہے عموما ان مین چہوری سے مارنا زیادہ مروج ہے

پاداش قتل عورت

اگر عورت کو بیگناہ مار دیا جاوے تو بہی قاتل پر قصاص لازم نہین ہے اوسکا معاوضہ یہہ ہے کہ قاتل کا پاؤن دہنا یا ناک کاٹ دیوے سبب اسکا یہہ ہے کہ عورت کو مرد سی رتبہ مین نصف سمجہتے ہین ✤

طریق صلح قتل

واسطے صلح قتل مبلغ ایک ہزار دو سو ذمرہ نیک یعنی خون بہا مقرر ہے بخوف انتقام جسکے غایت کی کوئی میعاد نہین اکثر قاتل خواہان صلح ہوتا ہے الا وارثان مقتول صرف ایسی [illegible] مین صلح کرنے پر [illegible] ہوتے ہین اول سمجہین کہ ہم کم قوت ہین اور قصاص لینے کیواسطے ہاتہہ نہین پہونچیگا دوم اگر قاتل کو مارا جاوے تو اوسکے وارث زیادہ قوی ہین بدی سی باز نہ آوینگے یا آنکہ قاتل نے کسی اور قوم کے پاس جا پناہ لی ہو اور فرقہ پناہ دہندہ زبردست ہے جب وارثان مقتول صلح کرنے پر راضی ہوئے تو طریق صلح یہہ ہے کہ قاتل کا باپ یا بہائی یا کوئی رشتہ دار معہ چند ملکان اپنی قوم یا فرقہ پناہ دہندہ بطور جرگہ ننہ واتیہ بہیجے روے آور ہمراہ لیکر وارثان مقتول کے پاس جاکر ایک ہزار دو سو خون بہا جسکو بزبان خود ذمرہ نیک کہتے ہین دینا کرتا ہے واضح رہے کہ یہہ ایک ہزار دو سو صرف برائے نام اور سد باؤ کے تعداد مقرر ہے در اصل

اسقدر زر نقد دینے نہین پڑتے بلکہ اسی تعداد کی معاوضہ مین جنس کم قیمت بہت زیادہ جمع کے نام پر ملکان فریقین کی تجویز سے دلائی جاتی ہے جیسا کہ ایک عورت خواہ شیرخوار طفلک ہی ہو تو بھی ایک سو کے عوض اور فی اسلحہ بندوق یا تلوار اگرچہ وہ حقیقتاً دو روپیہ کی ہو تو بھی عہ اور فی راس مویشی خواہ گوسالہ دو سالہ ہو تو بھی عہ اور بھیڑی بکری فی شاخ عہ پس اس قسم کی جنس دیکر ایک ہزار دو سو کا نام پورہ کر دیتے ہین جب اسطرح نیکی ہو جاوی تو پہر حق قصاص نہین رہتا مگر بعض اوقات ایسا بھی ہو جاتا ہے کہ بعد نیکی بھی قصاص لیکر بجنس مال نیکی واپس دیدیتے ہین مگر اس دفعہ کا استحقاق اوسوقت ساقط ہو جاتا ہے کہ جب اصل قاتل مر جاوے یا بجنس مال نیکی موجود نرہے اور عورت کا خون بہا مرد خون بہا سے نصف یعنی چھ سو ہے باقی شرائط مطابق اوسکے ہین ✦

طریق تحقیقات قتل

اگر کوئی شخص رات کو مارا جاوے یا کوئی گواہ رویت نہو یا کسی اور دلائیسے از قسم مغروری وغیرہ قتل کا جرم ظاہراً کسی پر ثابت نہو اور وارثان مقتول باحتمال عداوت یا کسی اور وجہ سے کسی پر شبہ کرین اور شخص مشتبہ منکر ہو تو چاہیئے کہ معرکہ ملکان مین اوس مشتبہ کی قوم کا ایک سو مرد علیحدہ علیحدہ قسم قران شریف کی اوٹھاوین کہ یہہ مشتبہ اس جرم کا مرتکب نہین ہوا اور ہمکو اسکی بیگناہی کی تسلی ہے تب وہ مشتبہ بری ہے اگر سو آدمی قسم اوٹھانے کیواسطے پورہ نہو سکی تو جتنے آدمی موجود ہو سکین مکرر مکرر قران اوٹھاوین کہ جملہ سو دفعہ قسم کیجاوے مثلاً بیس آدمی ہین تو اون مین سے ہر ایک پانچ پانچ بار حلف قران مجید صفائی مدعا علیہ کا اوٹھاوینگے کہ جملہ سو قسم پوری ہو جاوی درصورتیکہ ایسا کوئی گواہ صفائی ملخود مشتبہ ہو تو خود وہ مدعا علیہ فدہ ذمہ دیر کے بعد کلام اللہ شریف پر سو دفعہ ہاتہہ لگا کر قسم اوٹھاتا جاوے کہ مین مرتکب اس جرم کا نہین ہوا تو بریء بری ہے اگر قبل از اس قسم کے تحقیقات کے وارثان مقتول مشتبہ آدمی کو بدون ثبوت ظاہری قصاص مین ہلاک کر دیوین تو وہ بھی بانی بریت اوسیطرح سو آدمی یا چند آدمیون سے یا خود سو دفعہ حلف قران مجید اسبات کی کر نیکر کہ فی الواقعہ قاتل تہا جسکو ہمنے مارا اور سوا لینی قصاص کے اور کچھہ عداوت اس سی نہین تہی

رکہتی ہین تحقیقات قتل عورت مین صرف پچاس حلف کافی سمجہتے ہین اگر بعد اوٹہانے سو یا پچاس قسم کے پہر بہی مار دیوین تو یہہ فعل داخل قتل عمد ہے اور اوسپر آئین قتل عمد جاری ہوگی ◆

پاداش ضرر جسمانی

یہہ لوگ ایسی ضرر کو جس سے کوئی اندام مثلاً ہاتہہ پانو یا ناک کاٹا جاوے یا آنکہہ اندہی ہوجاوے نیم مرڈے یعنی نصف مردہ کہتی ہین اسکا بدلہ اوسیقدر ضرر پہونچانا ہے جسقدر ضرر رسیدہ اوس کو پہونچا تہا اور اگر صلح ہوجاوے تو نیم مرڈے کا پورا یعنے خون بہا سے نصف حق چہہ سو روپیہ کی جنس ضرر رسیدہ کو دینی پڑیگی اگر بالکل عضو بیکار نہو مگر کسیقدر کم قوت اور ناکارہ ہوجاوے تو جسقدر نقصان پہونچا اوسیقدر حسب رسد معاوضہ بہی ملیگا مثلاً نصف قوت ہاتہہ کی کم ہوگئی تو اصل معاوضہ سے نصف ناغہ کم ہوگا سوائے بیکاری عضو باقی زخمون کیواسطے حسب ذیل ناغہ یعنی جرمانہ معین ہے سر پہ تلوار یا چہرا سے زخم لگی تو فی انگشت زخم پہونچی للعہ ناغہ اور پتہر سے سر پہ زخم ہو تو فی انگشت عنہ اگر بندوق یا تلوار یا خنجر کا زخم چہرہ یا پیشانی یا گردن پہ لگے تو فی زخم خفیف عہ روپیہ جرمانہ اگر ان ہی آلہ کے ساتہہ کمر سے اوپر ساعدین اور گردن کے نیچے تک زخم پہونچی تو فی زخم سو روپیہ اور کمر سے نیچے پانو تک فی انگشت عنہ ناغہ ہے زدوکوب خفیف جس سے کوئی ضرب نہ پہونچی اوسکے مبادلہ مین مدعی کو جایز ہے کہ اپنے بہائی یا دیگر مددہندہ کی ہمراہی مین مدعا علیہ کو پکڑا اور زمین پر گرا کر ذرہ سا دبا دیوے اس امر کو شرمندہ کرنا کہتی ہین جب اسطرح گانو کے چند آدمیون کے سامنے مدعا علیہ کو شرمندہ کر دیا تو پس مدعی کی حق رسی ہوگئی اگر مدعا علیہ اسطرح شرمندہ ہونا نہ چاہئے تو اوسکو اختیار ہے کہ تین روپیہ مدعی کو ناغہ دیکر صلح کر لیوے چنانچہ اس شرمندگی سے سبکی سمجہکر تین روپیہ ناغہ دینے پر راضی ہوجاتے ہین ◆

سزای زنا بجبر

اگر کوئی شخص جبراً کسی عورت سے زنا کرے تو عورت بری اور زانی کا ناک یا پانو کاٹ دیا جاتا ہے اس جرم کے ثبوت کیواسطے اگر گواہ رویت ہو تو بہتر ہے ورنہ وہ عورت مظلومہ وقوع جرم سے تین روز کے اندر اپنے موضع کے لوگونکو

مجمع مین کہہ دیوے کہ فلانہ شخص اسیطرح اس جرم کا مرتکب ہوا ہے تو بس یہہ ثبوت کافی ہے الا اگر مدعا علیہ عذر کرے کہ عورت نے عداوت سی میرا نام لیا ہے تو پہر اوس عورت کا وارث مثلاً شوہر یا باپ یا بہائی اور خود وہ عورت قران شریف کا حلف کریگی کہ عداوت سی یہہ تہمت نہین لگائی گئی تو پہر کوئی عذر مدعا علیہ کا نہین سنا جاتا در صورتیکہ عورت ۳ روز تک اس دعوی کو ظاہر نکرے تو بعد اس میعاد کے دعوی زنا بجبر نا مسموع ہے

پاداش جرایم متعلق مال

اول چوری اگر کوئی شخص اپنے وزیران سے کسی کا مال چورا دی تو اوسکی یہہ سزا ہے کہ بجنس مال مسروقہ واپس کرے بشرط عدم موجودگی مال مسروقہ کے دوگونہ قیمت ادائے کری اور علاوہ اسکے ناغہ یعنی جرمانہ مین ایک گوسفند قیمتی ۵ر سارق واسطے خوراک مدعی اور اوسکے ہمراہیان کے حلال کریگا یا ۵ر نقد دیویگا اور نیز ایک ٹبہ بہی مدعیکو دیویگا ٹبہ کا معنی یہہ ہے ایک دختر مجرم کی جو ابہی تک پیدا نہین ہوئی مگر آئیندہ کبہی پیدا ہوگی مدعا علیہ لکہلے کہ آئیندہ جو پہلی دختر پیدا ہوگی وہ مدعیکو دیونگا پس اگر وہ دختر کبہی زندہ پیدا ہوکر مرجاوے تو مدعیکا حق اوسکے مرجانے سی ساقط ہوگیا بشرطیکہ وہ پیدا نہو تو مدعا علیہ کے پسر پر یعنی قرضہ ہو جاتا ہے اور اوسکو دینی پڑتی ہے یا بیع ادا کرنی پڑتی ہے قیمت ٹبہ کی فی ٹبہ [illegible] روپیہ ہے اگر مدعا علیہ لکہے کہ مین ٹبہ دینے کا اقرار نہین کرتا یا پیدا نہین ہوتا تو اوسکے معاوضہ مین [illegible] دیکر برات حاصل کرسکتا ہی الا اگر مدعی کہے کہ مین ٹبہ نہین لیتا تو ٹبہ کی قیمت نصف ہو جاتی ہے عہ گویا قیمت ٹبہ کی بلحاظ خواہش مدعی یا مدعا علیہ کم و بیش ہوسکتی ہے اگر سارق تعداد مین ایک سی زیادہ ہون تو ہر ایک پر ایک ایک ناغہ گوسفند اور ایک ایک ٹبہ لازم آتا ہے مگر مال مسروقہ ایک ہی دفعہ یا اصل یا دوگونہ لیا جاتا ہے بشرطیکہ مدعا علیہ اس آئین کی تعمیل بطور صلح کرنے پر راضی نہو تو مدعیان کو اختیار ہے کہ مدعا علیہ یا مدعا علیہم کے مال مویشی کو شوبلہ کرین لفظ ژوبلہ سے باصطلاح زبان وزیران اوس مال مویشی وغیرہ حیوانات خانگی کو جان سے ماردینا مراد ہے جو مدعیان مدعا علیہم کے

مال کو بعلت چوری یا غارت گری راہزنی نقصان رسانی مال مبتعہ دار و ضرر رسانی ہمسایہ یعنی پناہ گیرندہ بصورت عدم تعمیل آئین نیکی ہلاک کرین جب اسطرح شودبلہ ہو جاوے تو پہر مدعی کا کچھہ استحقاق ناغہ وغیرہ نہین رہتا مگر اوس شودبلہ مین مدعا علیہ کی ایک ہی بہیڈی ماری جاوے بلکہ اگر شودبلہ کی نیت سے مدعا علیہ کے مال میں جاکر تلوار میان سے نکالی جاوے تو بہی مدعیکا شرم و ناغہ پورا ہو گیا +

طریق تحقیقات چوری

اگر بجنس مال مسروقہ موجود نہو اور نہ کچھہ دیگر ثبوت ظاہری ہووے مدعا علیہ مشتبہ منکر ہے تو ایسی حالت مین باتمیاز وقت سرقہ اسطرح تحقیقات کیجاوے گی اوّل اگر مدعی دعویدار ہے کہ میرا مال بوقت شب بذریعہ نقب یا اور طرح چوری گیا ہے تب مدعیکو دو گواہ ثبوت سویت یا قرائن پیش کرنے چاہیئے بشرطا عدم موجودگی گواہان مدعا علیہ منکر کو قران مجید کا حلف دیا جاوے اگر وہ حلف کر گیا تو بری ورنہ چور ہے اگر شخص ماخوذ مشہور بدمعاش یا سارق ہو تو حسب درخواست مدعی گرم لوہا یا گرم پانی سے اوسکو آزمایا جاویگا دوم اگر مدعی کہتا ہے کہ چوری میری دن کو ہوئی مدعا علیہ مشتبہ منکر ہے تب مدعی قرآن کا حلف کرے کہ مجھکو بصدق دل یقیناً معلوم ہے کہ میرا چور یہی ہے تو بس بدون کسی اور ثبوت کے مدعا علیہ مذکور پر جرم ثابت ہو کر قیمت مال مسروقہ معہ ناغہ وثبہ ادا کرنی پڑے گی صرف اسقدر رعایت ہوگی کہ قیمت مال مسروقہ دوگونہ نہین لی جاوے گی +

یادداشت ڈاکہ زنی وراہ زنی

اگر کوئی وزیر اپنی قوم مین سے کسی کی بہیر یعنے قافلہ کو جو موسم گرما کے شروع مین کوہ شوال و برمل وغیرہ کو جاتے ہین یا واپس آتے ہین لوٹ لیوے یا دست اندازی کرکے نقصان پہونچاوے یا کسی گانو یا کثیر دے سے بطور غارت گری کچہہ مال لے جاوین تو اوس بہیر یا گانون مین سے ہر ایک شخص شاملاً یا متفرقاً اختیار رکھتا ہے کہ مرتکبان مین سے ہر ایک کی مال مویشی از قسم شتر گہوڑا گائے بہیڈی بکری جو ملے اوسکو ہلاک کرکے رسم شودبلہ پورا کرے جب اسطرح شودبلہ ہو جاوے تو مدعیان کی شرم یعنی ہتک عزت اور مدعا علیہم کے جرم کا مبادلہ ہو جاتا ہے الا

مال غارت شدہ کا یعنی حق بدستور مرتکبان کے ذمہ رہتا ہے بصورتیکہ قبل از ارتکاب رسم نوبلہ دعا ملیہم ملیح
کرنی چاہیں تو اسطرح ممکن ہے کہ بعوض شرم وجرم اٹھارہ عورتین ہمین سے نو نو ولی یعنی نائیدہ شدن اور نو نو
یعنی جو اب تک پیدا نہین ہوئین مدعیکو دیوین اگر عورتین نہ ہوئین تو فی عورت نو ولیہ ... روپیہ اور
فی شیہ غیر نائیدہ دیت جانا چاہئے ناغہ ہمراہ اصل مال قیمت مال مسروقہ دعویدار کو دیکر جہاپ چہوڑا دین مگر ملحوظ رہے
کہ اس ناغہ کے معاوضہ مین بہی اوسیطرح جنس کا کثر خرچ ہے جیسا کہ خون بہا مین +

یاداشت نقصان رسانی مال

اگر کوئی شخص قوم وزیر مین سے کسی کے مویشی کو بذریعہ زہر دہی وغیرہ تلف کرے تو مطابق آئین جو ترکے اوس کے پہنچانا چاہئے اگر درختان میوہ دار کے کاٹنے سے نقصان پہونچایا ہو تو فی درخت میوہ دار سو روپیہ ناغہ ہے اور کوٹہہ یا کنبر دی لوانگ لگا دینے کے بدلہ مین بہی ایک سو روپیہ معین ہے علاوہ اسکے قیمت مال سوختہ کی مرتکب کو دینی پڑیگی اگر اوس آتش زدگی مین کوئی آدمی مرجاوے تو مجرم پر جرم قتل عمد عاید ہوکر آئین قتل کے مطابق تعمیل ہوگی مگر اسمین اتنی شرط مطلوب ہے کہ مرتکب کو ارتکاب کے وقت اتنا معلوم ہو کہ جس کوٹہہ یا کمبر کو مین آگ لگاتا ہون اس مین انسان خفتہ یا بیدار موجود ہے +

طریق بدرقہ

بدرقہ لفظ مشہور ہے جب کوئی شخص راہگذر خواہ کسی مذہب یا قوم کا ہو اور وہ کسی وزیر کو کچہہ معاوضہ دیکر یا دوستانہ بطور بدرقہ ہمراہ لیکر انکے ملک کے راستہ پر جاوے اور اوسکے مال یا جان کو کوئی وزیر باوجود موجود اور رفیق ہونے بدرقہ کے نقصان پہونچاوے تو اوس بدرقہ اور اوسکی قوم کا مرتکب پر مثل آئین غارت گری استحقاق بدلہ لینے کا ہوتا ہے وزیری بدرقہ پر بہت اعتبار نہین چاہئے +

ہمسایہ داری

سوائے رعیت ہمسایہ کے یہہ لوگ اوسکو بہی ہمسایہ کہتے ہین کہ جو شخص دوسری جگہہ کوئی جرم کرکے بہاگ کر کسی قوم وزیران مین جا پناہ لیوے طریق ایسی ہمسایہ ہونے کا یہہ ہے کہ شخص مفرور ایک گوسفند ذبح کرکے کانونا دہندہ کے ملک یا اور معتبران دیہہ کو کہانا کہلا کر اونسے کہتا ہے کہ مین نے فلانے آدمی کا یہہ گناہ کیا مثلاً قتل یا

چوری یا زناکاری یا عورت بھگا لانا اب مین تمہارا ہمسایہ ہون جس جس شخص نے اوسکی روٹی کھائی تھی وہ ہر ایک فرداً او رشاملاً اوسکو اپنا ہمسایہ سمجھکر شریک ہوجاتا ہے اگر وہ مفرور اونکا ہم قوم ہے تو جہان تک ممکن ہو صلح کرانے کے واسطے حسب آئین وزیری کوشش کرتے ہین اگر صلح نہ ہوا و بحالت ہمسائگی اوس مجرم مفرور او کوئی اونکا ہم قوم نقصان اور ضرر پہونچاوے تو اوس شخص پر ہمسایہ والون کا سترم جیسا کہ خانگری کے جرم کے واسطے ہے ویسا ہی ہوگا سوائے مجرمان مفرور کے دوسرے قسم کا ہمسایہ وہ ہوتا ہے کہ جسکا کچھہ حق موجب قواعد آئین وزیری کے یا قرضہ یا زمین کسی دوسری اپنی ہم قوم سے لینا ہوا ور وہ شخص مروسے او نکے یا کسی فعل کا مرتکب ہوکر بموجب دعوی مدعی فیصلہ اوسکا حسب رواج وزیری نکرے تب وہ مدعی کسی زبردست آدمی یا قوم کا اوسی رسم کے ساتھہ جیسا کہ اوپر درج ہے ہمسایہ بنکر انتقام اور بدلہ اونکی مدد سے لیتا ہے کچھہ شک نہین کہ ہمسایہ گری کا ننگ اس قوم مین بہت ہے اور اسکی باعث سے اونکے اوناحقون مین یہہ بھی ایک بڑا ناحق ہوتا ہے الا اونکا اپنے قوم کے ربط وضبط کے واسطے اور آئین مروجہ کی تقویت کیواسطے مفید ہے کیونکہ جب ایک شاخ مین سے کسی شخص نے گناہ کیا تو دوسرے شاخ والے اوسکو مدد دیکر اخراج ملک و نقصان سے بچاتے ہین اور اونکے دباؤ سے صلح بھی ہوجاتی ہے اور آئین کی تعمیل مجبوراً بھی کرنی پڑتی ہے +

جرایم متعلق نکاح و طریق حراست عورات

پاداش زنا

اس قوم مین زنا کے جرم قبیح کو قتل کے برابر سمجھتے ہین اسواسطے مباح ہے کہ جب وارث عورت مثلاً شوہر یا بھائی اوس عورت کو کسی شخص کی ساتھہ زنا کرتا ہوا یا ایک لحاف مین سوتا ہوا دیکھے تو ہر دو زناکار کو جان سے ہلاک کردیوے الا اگر خاص مطابق صورت ہائے بالا زناکاری مین نہ دیکھے مگر قوی یقین اونکی بدکاری کا ہو یا کہ عورت منکوحہ یا غیر منکوحہ کو وارثان کے گہر سے ہمراہ بدکاری بھگا لیجاوے تو یہہ رواج ہے کہ اوس عورت کو جان سے مار دیا جاوے اور مرد کا جب موقعہ ملے ناک یا پانو کاٹ دیا جاتا ہے اگر ایسی صورت واقعہ ہو کہ عورت کو شوہر بعلت بدکاری مار دیوے اور اوسکے آشنا مرد کو حسب شرح بالا ضرر شدید نہ پہونچاوے تو اوس عورت کے بھائی یا باپ اوس شوہر پر یہہ دعوی کر سکتے ہین کہ یا اوس مرد متہم کا ناک کاٹو یا ہمارا نیم مرے کا قرضہ تمہارے پر ہے اور اس دعوی پر اونکو اختیار ہے کہ اگر وہ نیم مرے کا یعنی حق ادا نکرے تو اوس شوہر کا ناک یا پانو کاٹ دیوین اسی باعث سے اکثر امور زنائی بدون

ناک کٹنی نہین بجز اسکے ہو سکتا ہے کہ مرد متہم بعد مارے جانے عورت آشنا کے چھ سو روپیہ کی جنس بطور جرمانہ دیکر صلح کر لیوے اوس جنس مین نصف شوہر کا حصہ ہے اور نصف والدین عورت کا ایسی صلح کرنے سے اوس زانی کا ناک پایا نوبچ سکتا ہے +

آئین مقدمات در رغلانیدگی عورت

اگر عورت منکوحہ یا غیر منکوحہ کا بہگا لیجانیوالہ صلح کرنی چاہے تو دمڑہ نیک یعنی خون بہا کے برابر ایکہزار دو سو کی جنس جس مین بعاوضہ عورت مذکورہ دو جوان عورتین ضرور ہونی چاہیئے مدعی وارث یا شوہر کے آگے ادا کرکے کلی برات حاصل کر سکتا ہے جب اسطرح صلح ہو جاوے تو شوہر اوس عورت کو طلاق دے دیتا ہے اور اوسکا آشنا، فرار کنندہ اوس سے نکاح کر لیتا ہے اگر بجنس عورت واپس دیجاوے تو بھی شرم یعنی ننگ غیرت دیا داش برم مین تین سو روپیہ کی جنس کم حیثیت کے زیادہ بیس بر دیجاوے گی اگر نہ دیوے تو ناک کٹوائے اور جب ناک کٹا تو عورت بھی ماری جاوے ورنہ ناک کٹا کا مدعلیہ ہو کر اوسکو شرم دیوے +

استحقاق حراست عورت

ناکتخدا دختر کو باوجود بلوغت اور بیوہ عورت کو باوصف آزادی مطلق اختیار نہین ہے کہ بدون رضامندی اپنے وارثان کے کسی غیر شخص سے بمرضی خود نکاح کرین اگر کوئی ایسا کرے تو اوسپر موجب آئین بہگا لیجانے عورت کے فتوی دیا جاوے گا ناکتخدا دختر کا ولی باپ یا بہائی یا چچا اور بیوہ کا شوہر متوفی کا بہائی وغیرہ میراث خور نرینہ سرپرست ہوگا اگر ناطہ نسبت کے بعد مرد منسوب جاوے تاہم اوس دختر منسوبہ کو بطور میراث وارثان شخص متوفی اپنا حق سمجھتے ہین اکثر ایسا ہی ہو جاتا ہے کہ منکوحہ یا منسوبہ بیوہ کے معاوضہ مین وارثان شوہر کی منشا سی تک زر نقد خواہش مندسے لیکر اوسکو دوسری جگہہ نکاح کرنے کی اجازت دیتے ہین الا اگر شوہر متوفی کا بہائی اوس بیوہ سے نکاح کرنے پر مستعد ہو تو اول حق شفعہ اوسکا سمجھا جاتا ہے اور وہ بیرحم بہائی اپنے عزیز دوست کا حق برادری بعد وفات اوسکے اسطرح بجا لاتا ہے +

طریق تعمیل قواعد آئین

واضح رہے کہ جتنے قواعد آئین کے ہر ایک امر کے متعلق لکھے گئے ہین اونکی تعمیل کے واسطے کوئی حاکم یا منصب حاکمانہ

نہین ہے انکی رواج کے قواعد حسب حالات اون کے ایسی ہین کہ وہ فریقین کو تعمیل کرنے کے واسطی خود رغبت دلاتے ہین خصوص مدعا علیہم کو خوف انعام سخت جو ثبت ہارنے اوسکے لینی کا استحقاق مدعیان کو ہوتا ہے جلد صلح ہونے کی خواہش دلاتا ہے اور نیز دباؤ اونکا جنکے پاس مدعی واسطی تعمیل کرانے آئین کے ہمسایونکا جاتا ہے عمدہ تقویت ہی +

جو زرمعاوضہ یا تاوان

بموجب آئین صلح مدعا علیہ قبول کرے مگر پیچہے سے بسبب انکاری یا تمرد ادا نکرے تو وہ حق بمنزلہ قرضہ دیوانی کے ہوجاتا ہے اور جیساکہ قرضہ کے معاملہ مین بعد ثبوت بصورت عدم ادائے مدعی اختیار رکہتا ہے ویسا ہی واسطی وصولی اس زرمقررہ کے بہی مجاز ہے کہ اگر اپنی جرات رکہتا ہو تو زرمطلوبہ کی تعداد تک مدیون کا مال مویشی یا دیگر جایداد منقولہ خواہ چوری یا زوری سے لے جاوے اگر اپنی قوت نہو تو کسی دوسری شخص زبردست کا ہمسایہ بنکر اونکی اعانت سے تعمیل کراوی اسطرح کے حقوق مین مدعا علیہ مدیون کا مال جسطرح بن سکی لیجاوی تو اوسکو زبان خود شوخہ کہتی ہین اگر شوخہ یعنی مبادلہ مین چوری کرکے مال لیجاوے تو بہی یہہ فعل داخل جرم نہین ہے اگر تعداد واجب الطلب سے زیادہ قیمت کا مال شوخہ مین لیجاوے تو وہ بطور سالہنگ بمنزلہ گرو مدعی کے پاس رہتا ہے جب مدعا علیہ زرمقررہ دیدیوی تو بجنس مال واپس لیجانیکا استحقاق رکہتا ہے +

طریق حلف

عموماً اس قوم مین حلف قران مجید کا اس تقریر سے کیا جاتا ہے کہ اول مجہی خدا پاک کی اور پہر اس قران ورا اسکے معنون کی قسم ہے کہ مین فلانی بات مقصودہ سچ کہتا ہون اور طریق حلف یہہ ہے کہ مسجد مین یا کسی اور صاف نمازی جگہہ مین چادر بچہاکر اوسپر قران شریف رکہا جاتا ہے اور حلف بردار بعد وضو اوس فرقان پر ہاتہہ رکہکر تقریر حلفانہ کرتا ہے علاوہ اسکے جیساکہ یورپ زمانہ کے بعض سادہ لوح قومون مین آگ اور پانی سے آزمایش کرنے کا رواج تہا اوسکی قریب قریب اس قوم مین بہی گرم لوہا اور گرم پانی سے جسکو اپنی زبان مین کہنیاڑ و تودہ کہتی ہین آزمانے کی رسم ہے بالاخصوص مقدمات چوری مین اور ادن مدعا علیہم شخص

کیواسطے کہ جنگی بدچلنی اور بدمعاشی عام مشہور ہوا اور حلف قران جہوٹہہ پراوٹہانے سے کچہہ پرہیز نہو
جب ایسے مدعا علیہ کو مدعی اسطرح آزمانا چاہے اور ملک دیہہ اوسکی بدچلنی کی تصدیق کرے تب کیہا ... یا
تودہ ہو اوسکو آزمانے مین کہیا رٹیہہ ہے کہ بقدر ایک روپیہ کلدار کے آہن مدور بنا کر اور دوکان آہنگر کے
مین رکہکر اوسکو آگ دیتے ہین اور جب گرمی سے سرخ مانند آتش کے ہوجاوے تب اوس مرد مشتبہ کے
اول سب پارچات اوتار کر ستر کے واسطے ایک کپڑا چہوڑ کر اوسکے بدن کی تلاشی اسواسطے کر لیتے ہین کہ
شاید کوئی تعویذ محافظ سوخت آتش اوسکے پاس نہو جب یہہ سب ہوچکا تب اوس مدعا علیہ کے
دست راست پر ہفت قطعہ چہوٹے چہوٹے کاغذ قطر کر رکہدیتے ہین اور اوسکے اوپر کف دست پر فوراً
دوکان سے سرخ شدہ لوہا نکال کر رکہتے ہین اور اوس مرد کو درمیانہ چال سے نہ بہت جلد اور نہ سست
ہفت قدم چلاتے ہین جب ساتوین قدم پر پہونچا تو لوہا ہاتہہ سے ڈالدیتا ہے وہ شخص ملک اسپے انصاف (منصف) اگر
اوسکے ہاتہہ کو دیکہتے ہین اگر اوس آہن کی آگ نے وہ ہفت پارچہ کاغذ جلا کر اوسکے ہاتہہ پر بہی داغ سوختگی ڈالدیا تب
بدون کسی اور ثبوت کے اوسپر چوری ثابت ہوگئی تودہ کا اصلی معنی گرم ہین مگر اس جگہہ یہہ مراد ہے کہ ہانڈی مین
اسقدر پانی گرم کرکے کہ جس سے زیادہ گرم ہونا غیر ممکن ہو شخص مشتبہ کو کہا جاتا ہے کہ دست راست کے تین انگشت
سے تین دفعہ اوس گرم شدید پانی کو چلو مین ڈالکر اوس ہانڈی مین سے باہر پہینکتا جاوے اگر اس استعمال سے
اوسکے ہاتہہ کی انگلیون پر آبلہ پڑگیا تب اوسپر جرم ثابت ہے ورنہ بےگناہ ہے ہمکو بڑی طرفہ تماشا یہہ ہے کہ اس
آزمائش کے صدق پر اونکا خوب اعتقاد ہے اور کہتے ہین کہ جو بیگناہ ہوا وسکو آسیب نہین پہونچتا اور جو
گناہ ہو وہ کبہی نہین بچتا ؛

حال تقسیم ملک

ابتدا مین اتمان زئی احمد زئی مسعود ہر سہ شاخ کلان کی باہم تین حصہ مساوی پر اپنا موروثی پارہ تقسیم
نہا الا جب مسعود ان دو قومون سے علیحدہ ہوکر ملک مقبوضہ اور مرد وتینی پر قابض ہوگئی تب سے اونکا
تعلق تقسیم انسے کچہہ نرہا اتمان زئی اور احمد زئی کا آپسمین نصفا نصف حصہ ہے اگر کوئی جدید علاقہ دونو
قومین متفق ہوکر لشکرکشی کرکے لیوین تو اوسکے دو حصہ کرکے آپسکی شاخون مین اسطرح تقسیم کرینگے کہ قوم اتمان زئی
مین شاخ ولی خیل ایک حصہ شاخ میت خیل ایک حصہ شاخ ابراہیم خیل ایک حصہ اور فرقہ احمد زئی مین

نصف پاسنی یعنے پہاڑ کی رہنیوالے اور نصف کشتنی یعنے نیچے تہل کی رہنیوالے اور اوس اپنی
نصف کو اپنی شاخون مین حسب تفصیل ذیل تقسیم کرتے ہین

اول پاسنی۔ زلی خیل ایک حصہ۔ کنگ خیل ایک حصہ۔ توجی خیل ایک حصہ۔ نجل خیل خانیا خیل ایک حصہ۔ سرکی خیل ایک
دوم کشتنی۔ سپیرکے ۲ حصہ۔ ناتہی خیل ۲ حصہ۔ بیزن خیل ۱ حصہ۔ عمرزے ۱ حصہ۔ پائندہ خیل بین خیل ۳ با
یعنی پاسنی اپنے نصف حصہ کو پانچ حصہ پر اور کشتنی دوسرے نصف کو پونے نو حصہ پر تقسیم کرتے ہین۔ قوم مسعود
اپنی فرقہ مین تین جگہہ حصہ کرتے ہین بہلول زئی ایک حصہ علی زئی ایک حصہ شمن خیل ایک حصہ واضح
رہے کہ انکی حصص باستحقاق کرسینامہ مورث اعلی نہین ہوتی بلکہ توغ کے لحاظ پر ہوتے ہین۔ لفظ توغ سے
مراد خرچ تورہ یعنی لشکرکشی و مہمان وغیرہ ہر قسم کا نقصان جس جس شاخ نے بوقت ملک گیرے اول یا
تہا اوسی مطابق حصہ پاتی ہے اکثر ایسا ہے کہ توغ مین ایک شاخ کا حصہ دوسرے شاخ کے شامل ہو
گیا ہے اور پہر ایک شاخ نے آپسمین خانگی ویش یعنے تقسیم کے واسطے بموجب کرسی نامہ چہوٹے حصص
جنکو بزبان پشتو ڈڈی کہتی ہین بنا رکہی ہین اور ہر ایک شخص ہر ایک ڈڈی یعنی حصہ کہاتا ہے اور اوس حصہ مطابق اپنے
نفع نقصان کا شریک ہوتا ہے اور تعداد ڈڈی کی غیر معین ہے اول وقت مین ڈڈی ہر ایک مرد لڑنیوالا
اور لڑائی کے خرچ کرنیوالے کے حساب پر فی کس ایک ڈڈی مقرر ہوئی تہی اور پہر جس خاندان کی
اولاد بہت ہوگئی تو اوسمین وہ ڈڈی یعنی حصہ بہت چہوٹے حصص پر منقسم ہوگئی اور ان چہوٹی حصص کو نوے
ڈڈی یعنے جدید حصہ کہتے ہین اور جس خاندان مین اولاد کم ہوئی اونکے ڈڈے سالم رہے یا تہوڑی جگہہ پر
منقسم ہوئے غرضکہ مقدار ڈڈے اور تعداد مردون کی بہ ہر ایک ڈڈے کی تعداد اراضی مساوے
حساب پر نہین ہوتی اور خرچ توغ حسب رسد ڈڈے کی کرتی ہین ؛

رواج تقسیم میراث

اگر کوئی شخص سوای فرزند نرینہ چہوڑنے کے مرجاوے تو میراث اوسکی باہم وارثان نرینہ حسب حصص
شرع محمدی تقسیم ہوگی عورات کو برعکس شرع میراث سے حصہ نہین دیا جاویگا پس جو حصہ بموجب تقسیم
شرعی مونثات کا ہوتا ہے وہ بہی حسب رسد حصص وارثان نرینہ اپنے حصون کے شامل کرلیتی ہین تقسیم میراث

متنازعہ عموماً معرفت ملکان دیہ یا کسی اخوند کے ہوتی ہی بیوہ عورت اگرچہ کسی خاص حصہ کی حقدار نہین ہو سکتی الا جبتک اپنی شوہر متوفی کی حق مین بیٹھی رہی تب تک مستحق نان نفقہ اور گذارہ کی ہوگی اور سامان استری دمین جسکو بزبان وزیران تن تیخ کہتی ہین عورت کا مال ہی وارثان شوہر اوس سی کچھہ غرض نہین رکھتی بعد وفات عورت کی اگر اوسکی اپنے شکم سے اولاد نہو تو عورت کی والدین استری دمین عورت مذکور کے پیچھے خیرات کر دیتا ہی اگر خود رکھہ لیوی تو بھی جایز ہے وصیت یا ہبہ انمین بہت کم ہی اگر شاذ و نادر کوئی وصیت کرکے مر جاوی تو اوسکی تعمیل بھی کم ہوتی ہی ؛

متنازعات اراضی

جھگڑا زمین کا بابت حقیت انمین بہت کم ہی کیونکہ ابتدائی دخلیابی سی ہر ایک اپنے حصہ پر قابض چلا آتے ہین ہر ایک کو اپنی ڈوڈے یعنی ... ...بخوبی معلوم ہی البتہ فک الرہن اراضی کی متنازعات ہوتے ہین اور انکا تصفیہ اس آئین سی کیا جاتا ہی کہ اگر مرتہن بابت مدعے راہن سی منکر ہی تو مدعیکو اپنی ملکیت اور رہن کی ثبوت کی گواہ دینے چاہئین بشرطیکہ مدعی ثبوت سی قاصر ہے تو مدعاعلیہ اپنی مالکیت کی ثبوت مین گواہ دیوی اگر گواہ نہین رکھتا تو مدعاعلیہ منکر کو حلف قرآن شریف کا کرنا پڑیگا جب وہ حلف اس بات کا کرگیا کہ اراضی متنازعہ میری موروثی ہی مدعی کی ملکیت یا رہن سی نہ مین نہ آگاہ ہون نہ میرا باپ مرتے وقت مجکو اطلاع دیگیا تب دعوی مدعی ساقط ہی درحالیکہ متنازعہ نسبت کمی بیشی تعداد زر رہن کی ہی تو اوسکی واسطے مرتہن کو اختیار ہی کہ جسقدر روپیہ حق اپنا سمجھی راہن سی کلام اللہ شریف کے اوپر رکھا کر اوٹھا لیوی ایسی حالت مین راہن کچھہ عذر نہین کر سکتا ؛

متنازعات نسبت قرض

قرضہ کے معاملہ مین بھی مدعاعلیہ کے انکار کی صورت مین بشرطیکہ موجود ہونے گواہان مدعی یا مدعی خود حلف کریگا یا مدعاعلیہ کو دیگا اگر مدعاعلیہ حلف نہ کرے تو زر متدعویہ دیوے واضح رہی کہ اس قسم کے جملہ متنازعات مالی اور دیوانی مین زیادہ حصر اوپر حلف فریقین کے ہے اور باوجود ایسی خفیف آئین کے تحقیقات کے کم ناحق ہوتی ہی جسکا باعث یہہ معلوم ہوتا ہی کہ معرکہ ملکان یا مجمع مردمان دیہ مین جھوٹہ حلف قرآن

کا زیادہ تر بسبب بدنامی عام منتا زمین یا گواہان مین سے بمجمع عام کوئی شاذ اوٹہاتا ہی ॥

طریق انفصال مقدمات باہمی

یہہ ہی کہ جب باہم دو اشخاص وزیری یا دو شاخ اس قوم مین کسی امر کا تنازعہ از قسم اراضی یا معاملات دیوانی یا فوجداری یا عورت کا ہو جاوے تو اونکو اپنی دوست یا ملک دیہ یا دیگر سفید ریشان موضع فہمایش کرتے ہین کہ اگر خود برضامندی سے فیصلہ نہین کر سکتے ہو تو معرکہ یعنی جرگہ بطور درمیان یعنی ثالثان پسند کر کے فیصلہ کرا لو اور آپسمین جہگڑا نہ کرو اگر جانبین نے تقرری معرکہ منظور کری تو دو یا چند اشخاص وزیری اپنی یا دوسری شاخون کے ملک یا معزز منتخب کر کے درمیان مقرر کرتے ہین اور تب وہ معرکہ یعنے جرگہ جمع ہوتا ہے اور جانبین کی دوست اور گوندیدار بہی اپنی اپنے جنبہ والے فریق کے پاس جمع ہوتے ہین اور ہمیشہ گوسفند ذبح ہو کر اہل جرگہ وغیرہ حاضرین کو فریقین کہانا دیتے ہین معرکہ یعنے جرگہ وزیری کا خرچ خوراک فریقین کی حیثیت سے بہت زیادہ ہوتا ہے کبہی کبہی ایسے خرچ کی تعداد دو تین سو روپیہ تک پہونچ جاتی ہی علاوہ از ثالثان اور گوندیداران طرفین عام لوگ وزیرے معرکہ کی خبر سنکر ناخوردنی کیواسطے گروہ در گروہ چلے آتے ہین اور متخاصمین ایسے فضول لوگون کو بہی بحصہ مساوی بانٹ کر کہانا کہلاتے ہین اور کسیکو آنے یا کہانا کہانے سے منع نہین کر سکتے اگر منع کرین تو بدنامی اور سبکی ہوتی ہے جو فریق کہانا دینے اور خرچ معرکہ سے انکار کرے تو اوسکی نسبت اکثر یہہ فتوی دیا جاتا ہی کہ اسمقدمہ مین یہہ جہوٹہا ہی ورنہ خرچ کرنے سے گریز نہ کرتا اور درمیان یعنی ثالثان جرگہ کو ہمیشہ عمدہ کہانا اپنی قسم کے کہانون مین سے ملتا ہی یعنے لحم گوسفند اور روغن زرد برنج یا اکثر گندم کی روٹی کی ساتہہ دیا جاتا ہی الغرض اسطرح کے نان خوری تب تک رہتی ہی جب تک کہ درمیان فیصلہ اخیر نکرین اور وہ عمداً طول دیتی ہین جب اہل جرگہ کی مرضی کے واسطے فیصلہ ہوئے تب وہ فریقین کا بیان زبانی معرکہ مین سنتے ہین اور بعد سماعت تقریر کے اونسے پوچہتے ہین کہ تم ہر دو ہمکو واک یعنے اختیار دیتے ہو کہ جسطرح مناسب سمجہین فیصلہ کر دیوین اگر وہ اختیار دیدیوین تو بلالحاظ آئین خود بطور صلح ایک تجویز رضامندی جانبین کر دیتی ہین اگر وہ اختیار صلح نہ دین تو بموجب مسئلہ شرعی جو بعد ایک اخوند کے

سمجہا جاتا ہے یا بموجب آئین وزیری اپنی فیصلہ کی تجویز اہل معاملہ کو سنا کر جرگہ برخاست ہوتا ہے اگر اوس تجویز سے تمامی رضامند ہین تو یہہ فیصلہ قطعی ہے اگر ایک فریق تجویز دریان سے ناراض اور اپنی حق مین بے انصافی سمجہتا ہی تو اوسکو اختیار ہی کہ دوسرے جگہہ کی دریان یعنی معرکہ سے اس تجویز کی نظر ثانی کراوے اگر دوسرا معرکہ بہی پہلی دریان کی راے سے اتفاق کرے تو پہر فیصلہ قطعی ہے اگر اونکا رائی پہلی تجویز سے مخالف ہو تو وہ بانی وجوہات ناقصی فیصلہ سابق اور نظیرین شکست چند فیصلہ جات ماضی ظاہر کرکے اپنی تجویز جدید بیان کرتے ہین اور پہر اوس تجویز سے بہی فریق ناراض کو اختیار عدم تعمیل کا ہی بصورتیکہ کوئی فریق اول یا ثانی دفعہ تقرر جرگہ دریان سے انکار کرے اور یا بموجب آئین وزیری یا شرع محمدی انفصال مقدمہ نہ کراوے تو دوسرے فریق کو اختیار ہی کہ بذریعہ بدی یعنے دشمنی اوس کے مال اور جایداد سے بدلہ لیوے یا نقصان پہونچاوے اگر وہ مظلوم خود کمزور ہے اور بدلہ نہین لے سکتا تو دوسرے زبردست قوم یا شاخ مین جاکر گوسفند ذبح کرتا ہے اور خود اور نیز جایداد وشے متنازع فیہ مثلاً زمین یا مویشی یا روپیہ یا عورت جسپر تنازع ہوا اون لوگون کا ہمسایہ بناتا ہے جب ہمسایہ بن چکا تو پہر اوس کا شرم یعنے ننگ اونکو ہو جاتا ہے جن کا ہمسایہ بنا اور وہ لوگ دوسرے فریق کو کہتے ہین کہ اس مدعی ہمارے ہمسایہ کی ساتہہ فیصلہ شئے مدعا بہ از روئے آئین وزیرے یا

یا شریعت کرو ورنہ فیصلہ جایداد متنازعہ سے جو ہمسایہ ہو چکی ہے غرض نہ رکہو اکثر تو اونکی دباؤ سے فیصلہ معتدل ہو جاتا ہی ورنہ آپسمین دشمنی شروع ہو کر ایک دوسری کا مال جو ہاتہہ آوے غنیمت کی طور سمجہا جاتا ہی اور اگر اوس ہمسایہ کی مال یا جان کو دوسرے فریق کی جانب سے بایام ہمسایہ گری نقصان پہونچے تو جنکا ہمسایہ ہوا تہا اونکا شرم اور ہرجانہ نقصان پہونچانیوالی پر مثل غارتگری کی ہوتا ہی جسکی تعداد اوپر درج ہو چکی ہے غرض کہ سب سے آخر طریق فیصلہ کا دشمنی اور زور ہے جو شخص زبردست ہوا وہ غالب آیا مگر اس طریق کی اختیار کرنے سے پہلے بہت کچہہ تدابیر فیصلہ کیواسطے کیجاتی ہین اور گرما کی موسم مین جب یہہ لوگ پہاڑ مین جمع ہوتے

ہین تو وہان سر جگہہ اور فرصت کی ایام مین زیادہ تر معرکہ وانفصال تنازعات کا کام ہوتا ہی اور اکثر بسبب خوف ایزادی خرچ ونقصان فیصلہ اول پر اکتفا کرتے ہین؛

ستر وزیر یعنی کلان وزیر

قوم اتمان زئی وزیری مین سی شاخ میت خیل اور بدی خیل فرع توری خیل اور بیبلی کابل خیل کو باصطلاح خود ستر وزیر کہتی ہین اور نیز انہین تین خاندانون کو بزبان پشتو خود دری نغے سے خواہ دری لغری جسکا لفظی معنی تین جہولے ہین مگر مراد اسکی تین دودمان یعنی خاندان سی ہی اگر کوئی سنگین مقدمہ ہو یا جو فیصلہ ہو سکے یا کسی مسئلہ آئین مروجہ مین اتفاق نہو اور دریان یعنی منصف مختلف فیصلہ کرین تو یہہ تین دودمان ستر وزیر مین سی جو آدمی آوے یا اوسکے پاس واسطی تجویز کے فریقین جاوین اور جو فیصلہ اور تشریح مسئلہ آئینی ان تین دودمان کا ثابت کردیوی وہ بہر قطعی ہی گویا آئین وزیرے کے مجتہد اعلی وہ تین لغری کے خاندان ہین اور سبب اس پیشوائی اور ہونی اختیار قطعی فیصلہ کا ہر سہ دودمان کو یہہ ہی کہ آئین وزیرے کی موجدان تین خاندان کی مورث تہی جیسا کہ ابتدا مین ذکر ہوا ہی؛

حال ملکان

قوم وزیری مین انتخاب عہدہ ملکی کیوقت کچہہ موروثیت کی پابندی نہین ہی گرچہ بلحاظ موروثی خاندان کا بہی کچہہ ہوتا ہی مگر اصل مین مستعد آدمی کیواسطی کوئی امر مانع نہین ہی کہ وہ ملکی کا نام اپنی واسطی حاصل نکرسکے نشہ میٹرتیہ یعنے خوب مردی جسکی ذریعہ سی ملکی کا نام حاصل ہو سکتا ہی یہہ ہی اول ماشام توره یعنی شام کی تلوار جس سی مراد مہمان کو روٹی دینا ہی دوسرا آدمی زیرک یعنی ہوشیار ہو اور معرکہ یعنی جرگہ مین گفتگو ہوشیاری اور دلایل سی کری اور اپنی قوم کے بہبودی اور ننگ بچانے ہر حال مین ملحوظ رکہی اور رشوت خور بہی نہ ہو اور سخن کا پختہ ہو تو ایسی شخص پر قوم کا اعتبار ہو کر باسم ملکی اپنی شاخ کا پیش رو ہو جاتا ہی اور موروثی ملک کا خاندان جو اوسکے لیاقت کی برابر نہو وہ اوسکا مطیع ہو جاتا ہی اور تغیر و تبدل ملک سی آپسمین دشمنی کم ہوتی ہی کیونکہ اوسمین کچہہ آمدن یا فایدہ نہین ہی اور اسطرح جب اوس پہلی مستعد آدمی کی اولاد سی کوئی لایق نرہی تو اوسی شاخ کی دوسر خاندان سی کوئی پیدا ہو جاتا ہی اور یہہ دستور

کا اسبات کا شاہد ہی کہ اوسمین جملہ برابر اور یک رنگ بہائی سمجھتی ہین ملک کا اختیار سوای فراہمی معرکہ
بہت تہوڑا ہی اور جرگہ مین بہی بلا اتفاق اکثر اہل جرگہ بخصوصیت ملکی کچہہ اختیار نہین ہی اور اپنے
قوم کے فریقین مین بہ لحاظ ناراضی کسی فریق کے بلا استمال ثالثان دیگر بارضامندی فریقین فیصلہ
نہین کرتے اگر کسی انتظام عام کیواسطی اہل جرگہ کوئی تجویز کرین تو وہ تجویز ملک اپنی قوم کو سناتا ہی
لڑائی کی تجویز کی تعمیل اور فراہمی فشون سترامیر اور حلوشینکان کی معرفت ہوتے ہی ملکان کو
سوای روٹی اور کچہہ آمدن نہین ہی جسکا ملک مہمان ہو تو اوسکی واسطی اکثر گوسفند ذبح کیا جاتا ہی فی الحال
نجیب خان ولد سوہان خان قوم احمد زی کا اور آدم خان قوم اتمان زئی کا بڑا ملک ہی باقی ملکان
کے نام شاخوار فہرست تعداد اور شمار اقوام سی معلوم ہونگے ؛

رواج ناطہ یعنی نامزادی

عہد نسبت کا یہہ طریق ہی کہ مرد کی والدین کی طرف سی ایک ہم قوم آدمی معتبر عمر رسیدہ والدین دختر
کی گہر واسطی درخواست ناطہ جاتا ہی اگر وہ ناطہ دینی پر راضی ہوئی تو اوس شخص درخواست کنندہ کو کہتی
ہین کہ ساتہہ روپیہ نہایت سو تک بقدر مقدور جانبین نقد روپیہ جسکو باصطلاح زبان خود جیڑ نے
کہتی ہین لی آو تب ناطہ دیا جاویگا یہہ پیغام پاکر روپیہ مطلوبہ پیدا کرکے بہمراہی پانچ دس آدمی والدین
دختر کے گہر جاتی ہین اور ایک دو گوسفند اپنی خوراک کیواسطی ہمراہ لیجاتی ہین بعد فراغت ان شبینہ
اوس دختر کے وارث مثلاً باپ یا بہائی کی دامن یا ٹوکری مین شمار کرکے وہ زر نقد جسکا نام جیڑ
ہی ڈالدیتی ہین اوسمین سی حسب درخواست بعض ہمراہیان والدین مرد دو یا چار یا کسیقدر روپیہ
واپس کرکے باتے رکہہ لیتی ہین اور گوسفند ذبح کرتے ہین جب یہہ رسم ہو چکے تو عہد ناطہ کا پختہ ہو گیا
پہر اوس سی کوئی نہین پہر سکتا بعد اختتام اس رسم کے مرد کی جانب والے آدمی صبح اپنی گانو کو
واپس چلی جاتی ہین بعد بس ایک عجیب رسم ہوتی ہے یعنی جب لڑکا اپنی سسرال مین آتا جاتا ہی تب اوسکو
ایک گوسفند لیجاکر معہ اپنی چند رفقا کی سسرال کی گہر مین اوس گوسفند کو پکاتی ہین اور خود اور نیز گانو
والون کو بہی کہلاتی ہین اس رسم کا نام خزنزرہ یعنی گدہا باندہنا کہتی ہین اور جب گدہا باندہا گیا تو اوس
صبح جس برتن مین اوس لڑکا منسوبے روٹی کہائی اوسمین دو تین روپیہ ڈالدیتا ہے اور اوسکے

معاوضہ مین سسرال یا ایک انگشتری نقرہ یا ایک لونگے یا ایک جوڑہ یا پوش یا ایک رومال یا رچہ سفید جسپر سرخ ریشم کا کام ہوتا ہی دیتی ہین اور پہر خوشی کی رسم جو ایکدوسرے کے والدین یکدیگر کے گہر مین جاکر روٹی کہاتی ہین پورہ کرکے ناطہ کی رسوم کو ختم کرتے ہین اس قوم مین عہد شکنے ناطہ کی تنازعات بہت ہی کم ہوتے ہین ؛

طریق بیاہ و نکاح

یہہ دستور اس قوم مین اچہا ہی کہ جبتک مرد و عورت بالغ نہون تب تک شادی نکاح نہین کرتے جب دونون طرف مد بلوغت کو پہونچے تب ایکروز شادی کا معین کرکے مرد والی گانوسے فی لہر یا فی آدمی جو برات کی ساتہہ جاوی ایک اوڑنے یعنی ایک پیمانہ غلہ مکی یا گندم جسکا وزن عموماً دو سیر ہی لیا جاتا ہی اور جسدن برات جاوی اوس سی پہلی کچہہ غلہ یا آرد یا مکی کا دلیہ جیسا جسکا مقدور ہوا اور ایک یا چند گوسفند اور کسیقدر قند سیاہ اور اوس دولہن کی پارچات لیکر تین چار عورات اور پانچ چہہ مرد روانہ ہوجاتے ہین اور اوس دختر والون کے گانو مین پہونچکر روٹی اوس جنس سی جو ہمراہ لیجاوین طیار کرتے ہین اول وس طعام مین سی سکتائی وہہ مسکونہ دختر کہا وین گی اور اوسکے بعد شام کیوقت برات جسمین تعداد آدمیون کی حسب حیثیت جانبین کم و بیش ہوتے ہی جا پہونچتی ہی اور پہر اور سوٹون کی زد عورات اور طفلان وہہ سی کہاتی ہوئے گانو مین داخل ہوکر وہ کہانا جو پہلے انکی اپنی طرف کی آدمی جاکر پکاتی ہین کہا کر نندا رہ یعنی تماشا دہل زنی اور مردون کی ناچنی کا تمام رات ہوا کرتا ہی چہار پائی یا لحاف یا اور کسیطرح کی خدمت مہمانی کا دستور نہین ہی موسم سرما جاڑے کے تکلیف آگ کی تپنی سی کم ہوتی ہی صبح وقت اگر والدین دختر صاحب مقدور ہوئی تو ہر ایک جاجی کو خشک روٹی یا مکی کا دلیہ ہاتہہ مین دیکر رخصت کر دیتی ہین اور اوس عورت کو بدون نکاح پڑہانے کے دولہن کی پارچات پہنا کر گہوڑی یا بیل پر سوار کرکے لیجاتے ہین مگر اوسکا شوہر دو یا تین روز سسرالون مین اونکے تسلے خاطر کیواسطے رہتا ہی تیسرے روز اپنی گانو مین واپس جاکر اخوند کو بلاکر

دولہن منتظر کی ساتہہ نکاح پڑہاجاتاہی بعد نکاح کی دسوین یا بیسوین روز عورت اپنی والدین کی گہر جاتی ہی
دو ہفتہ کے بعد والدین اوسکی شوہر کے کسی بہائی یا اور رشتہ دار کے ساتہہ اپنی دختر کو اسطرح پر
روانہ کرتے ہین کہ بہت سی روٹیان پکاکر ایک آدمی کی سر پر اوٹہواکر اور ایک یا چند گوسفند یا بیل
یا گائی بقدر مقدور دیکر رخصت کرتے ہین اور اس آخری رسم کو ستروِ نیز کہتے ہین وہ روٹیان
شوہر کے گانو مین ٹکڑہ ٹکڑہ کرکے بانٹ دیتی ہین اجرت نکاح خوان غیر معین ہی مگر اکثر ایک روپیہ
کم دیا جاتا ہی ؛

طریق ماتم داری

اگر کوئی شخص مرجاوی تو دستور ہی کہ بعد دفن کرنے میت کی اوس خاندان یا چہوٹی قوم کی لوگ جسکا ماتم ہوا ہو دوسری
قومون کی گہر روٹی منقسم ہوکر کہاتی ہین اور اس رسم کو بزبان خود شل گری کہتی ہین اور جب کوئی دور
سی مہمان فاتحہ اور تعزیت کیواسطی آتی ہین تو ایک گوسفند یا چند روپیہ ہمراہ لیجاتی ہین اور اوسکی گہر
جاکر گوسفند ذبح کرکے وہ مہمان بہی کہاتا ہی اور دیگر لوگ بہی جو اخوند میت کو غسل دی اوسکو میت کے
پارچات جو اوسنی مرنے کے وقت پہنی ہوئی تہی مزد مین دیتی ہین اور جنازہ کی ساتہہ بقدر مقدور
اسقاط مین گوسفند یا بکرے وغیرہ مویشی خیرات کرتے ہین ؛

طریق تورہ یعنی اجتماع لشکر

جب اس قوم کو کسی دوسرے فرقہ پر یورش کرنی کی ضرورت ہوتی ہی تو ہر ایک شاخ کی ملکان کسی ایک
یا چند موقعہ معینہ پر جمع ہوکر دعا خیر کرتے ہین کہ دشمن قوم پر فلانی موسم مین تورہ یعنی لشکرکشی ہوگی اور ہر ایک
قوم کی بالغ آدمی کو اوس لشکر مین آنا ہوگا اور بعد دعا خیر کے اوس معرکہ مین کوئی سید یا پیر یا اخوند یا کوئی
اور متبرک آدمی ملک وغیرہ جسکی پرہیزگاری کی لوگ قایل ہون تین پتہر جنکو بزبان پشتو دری کانی
کہتی ہین اوپر نیچی رکہہ کر خلے یعنی ایک چہوٹی دہیر سے بناتا ہی اور سب اہل معرکہ کو مخاطب کرکے کہتا ہے کہ
جو کوئی شخص اس جرگہ کے مشورہ کی تعمیل سی انکار یا عمداً پہلوتہی کرے تو یہہ خلے اوسکی پیچہ پڑے یا اثرے
یعنے اوسکو بد دعا کا اثر پہونچی اور اوسکا خانہ خراب ہو اور یہہ بد دعا سب اہل معرکہ سی ہوتی ہے

ور سب کہتی ہین کہ پنیخو یعنے پانچون بمعنی کل کی جانب سی یہہ خلے اوسکی بموجب بڑے جو برخلاف اسمشورہ اور اقرار کے ہوا اور یہہ وہ خلے بنانیوالا اوسکو تہہ سی گرا دیتا ہی پنیخو بمعنے پانچہ کے لفظ سی اسطرح کے جملہ پشتون اقوام کی اصطلاح عام مین کل قوم سی مراد لیجاتی ہی مثلاً اگر کوی شخص بیان کری کہ پنیخو وزیرون کی یہہ صلاح ہی یا پنیخو بنون یا پنیرو مروت تو اوس سی سمجہنا چاہئی کہ وہ کل قوم اس لفظ مین داخل ہی اور ہر خورد و کلان قوم کے واسطی بجای لفظ کل کے پنیخو کا لفظ مستعمل ہے غرض کہ جب اسطرح دری کا ٹی کا خلے بن جاوی تو پہر اوس مشورہ کی تعمیل خوف سی ہر کوئی کرتا ہی اور یہہ لوگ کہتی ہین کہ اگر کبہی شاذ و نادر کوی شخص اس عہد کے مخالفت کری تو اوسکو نقصان مال و جان کا پہونچتا ہے اور یہہ دری کا ٹی کا ہر مشورہ اور عہد مضبوط کی واسطی ضرور بنایا جاتا ہی عموماً یہہ لوگ اپنی معاند فرقہ پر دو سمین مین یورش کرتے ہین یا موسم بہار بماہ مارچ و اپریل اور یا شروع موسم خزان مین بماہ اکتوبر و نومبر جب موسم موعودہ آپہونچا تو ہر شاخ کا ملک اپنی اپنی گروہ کی آدمی جسقدر کہ جمع ہو سکین ہمراہ لیکر اوس موقع پر جہان لشکر کا جمع ہونا قرار دیا جاوی حاضر ہوتا ہے اس لشکر کا کوچ قابل دید ہوتا ہی ہر ایک مرد کی پاس گوڈی جرمی چند سیر آرد خشکہ سی جو ایک آدمی کی واسطی ہفتہ یا عشرہ کافی ہو بہرا ہوا موجود ہوتا ہے اور ڈہال تلوار پورانی یا رچہ نسی بندہی ہوی اور بندوق توڑہ دار اکثر ونکی کاندہی پر رکہی ہوی گروہ در گروہ دہل بجاتے ہوی مقام معینہ کو جاتی ہین ؛

تقسیم کار حرب

جب جای مقررہ پر پہونچی تو سب ملکان متفق الرای ہوکر دو ملکان کو اختیار کل دیتی ہین جنکو سنہ ملک یعنی ملک کلان کہا جاتا ہی اور اونکا یہہ کام ہوتا ہے کہ ہر ایک شاخ کو موقع مناسب پہ معین اور نظم و نسق صلح بدہی اونکی مرضی پر بشرط اتفاق دیگر ملکان منحصر ہی فی زمانا قوم اتمان زئی مین مسمی آدم خان مد خیل اور احمدزئی مین نجیب خان ولد سومان خان سنہ کے ملک کلان ہین سوای ملکان کلان کے ایک شخص بنام ستر امیر یعنی بڑا امیر مقرر ہوتا ہی اور اوسکی ماتحت چند شخص بنام کم امیر یعنی چہوٹی امیر نامزد ہوتے ہین اور ہر ایک امیر کے ماتحت بقدر ضرورت ابیز

سی لیکر سو آدمی ہوتا ہی جنکو بزبان خود خلوشتہ یعنی محصل کہتی ہین سترامیر کی ذمہ یہہ خدمت ہی کہ لشکر
گاہ مین حاضر رہکر بوقت لڑائی حسب ایما ملکان کلان اپنی رائی سی ہر ایک شاخ کو علیحدہ علیحدہ
گروہ مین منقسم کر کی بسند جنگ کری جدا جدا اگرچہ ہو نہین ہر ایک شاخ کو اسواسطی یکجا جمع رکہتی ہین کہ ہر شاخ
کی مرد ایک دوسری کی دیکہتی دلاوری اور زور آزمائی کی میدان مین تفوق چاہتی ہین اور نیز یہہ اور لشکر گاہ کی حفاظت
کا بندوبست رکہی تیسرا کام سترامیر کا یہہ ہے کہ جب شاخ کی آدمی سہل انگاری یا انکار تمردانہ سی سپاہیون
پر حاضر نہ آوین تو اونکی فراہمی کی واسطی ایک ایک چہوٹا امیر معہ محصلان ماتحت کی تعینات کرے
ان خلوشتون یعنی محصلان کو بڑا اختیار رہتا ہی شخص انکاری یا غیر حاضر پر بموجب رواج وزیری
یہہ ناغہ یعنی جرمانہ معین ہی کہ اوسکا ایک بیل یا دو گوسفند خلوشتی حلال کرکے کہا جاوین اور
باقی رسد بہی اوس سی لیجاوینگی اگر ناغہ ادا کری اور لشکر کی شمولیت سی بہی انکار کری تو خلوشتون
کو اختیار ہے کہ اوسکا گہر لوٹ لیوین یا جلا دیوین اگر اوس غارت گری کی ارتکاب مین صاحب
خانہ مزاحمت کری تو خلوشتی اوسکو جان سی مار سکتی ہین اور ان سب افعال کا بموجب آئین وزیری
اونپر کچہہ الزام عاید نہین ہو سکتا مگر اونکی بے اعتدالیون کا سترامیر نگران حال رہتا ہی واقعہ سال
[illegible] کی موسم خزان مین شاخ احمدزی و اتمان زی کے اکثر فرقون نے قوم داوڑ کی فرقہ بائی
خیل پر جو بنون سی مغرب تیس میل علاقہ داوڑ کے مغربی حصہ مین رود توچی کے کنارہ پر آباد ہے
اس سبب سی یورش کی کہ اوس راستہ وزیرون کی بہیر جو بموسم گرما شوال کو اور شروع سرما مین
واپس تہل کو آتی ہے فرقہ بائی خیل نے مزاحمت کرکے نوبت کشت خون تک پہونچائی تہی اور تین
سال سے اونکا آپسمین عناد چلا آتا تہا جب تورہ جمع ہوا تو موضع ٹنڈی دیہہ سکونہ فرقہ دشمن کا
وزیرون نی محاصرہ کر لیا اور باوجودیکہ لشکر وزیری پانچہ ہزار سی بہی زیادہ تہا اور بائی خیل
محصور پانچہ سو سی بہی کم تا ہم قریب چار ماہ محاصرہ رہا اور وزیر اسقدر جان بچا کر لڑتے تہے
کہ اتنی عرصہ مین فریقین کے کل نو آدمی کام آئے آخر کار وزیرون نے سرنگ لگائی جنمین
سی ایک کی اوڑنے پر اور اپنی باقیماندہ قوم کی مدد سی مایوس ہوکر محاصرین گہبرا گئے اور عین حملہ

گے وقت صلح کریگے وہ گا تو وزیرونکو دیکر آپ باہر نکل گئے اور علاوہ اسکی اونسی تین ہزار نقد
بھی لیکر اوس موضع کو مسمار کرکے اپنا جابجا تو بناکر چار سو وزیری شاخ کا اوسمین آباد کیا اور بعد
اس کامیابی کی آئندہ کیواسطے رستہ جاری رہنے کا اطمینان لیکر لشکر وزیری متفرق ہوا جب انکا
لشکر پہاڑ مین جمع ہو رہا تھا تب وزیرونکی دو تین ملک میری پاس بھی آئی کہ سرکار انگریزی
ہمکو کچھہ مدد عطا کرے ورنہ یہہ اجازت تو ضرور دیوے کہ بموجب اپنی رواج کے ان وزیری
توموں سی جو اس موسم کو بیکاری ہین کی ایذا رسانی مین ہماری ثلاثہ پشتی پیش آئین مگر چونکہ سرکار
کو ایسی باہر کی فسادونسی کچھہ غرض نہین تھی لہذا یہہ درخواست اونکی نامنظور ہوی +

وزیری اسب اور سواری

واضح ہو کہ وزیروال گھوڑے محنتی تنومند سرکش تیز ہوتے ہین قد متوسط اکثر مایل بکوتاہی کوچک سر
لنوتی یعنی سر دو گوش خوبصورت اور نوک دار سم مضبوط اور پوٹھہ صندوقی وضع ہوتا ہی بنیاد نسل
ان گھوڑونکی باوجود بہت تحقیقات صحیح معلوم نہین ہوتے مگر دو تین گلہ کے گھوڑی مشہور ہین
جیساکہ دغلو گلہ یعنی سارقان والہ گلہ دخدن گلہ تیسرا اور مر گلہ اس تین گلہ کی گھوڑے زیادہ
مشہور ہین ایسا قیاس ہوتا ہے کہ پہلی کبھی وزیری لوگ کوئی اچھا گھوڑا چوری کرکے لائے
ہین اور اوسکی نسل سی وزیروال گھوڑے ہونگی وزیری اسب وزیرون کے پاس بہت کم
خوراک اور زیادہ محنت کھینچتے ہین اس وجہ سے جب وہ کسی متمول کے پاس فروخت ہوئے
تو خوراک اور خدمت سی جلد موٹی اور خوش شکل اور کام کے لائق بن جاتے ہین محنتی ایسے
ہین کہ تمام روز سواری سی سیر نہین ہوتے مگر فی زمانا انمین اچھی گھوڑے کمیاب ہین قوم وزیری
کی سوار قابل دید ہوتی ہین اکثر پاؤن مین مزری کی چپلی رکاب کو پڑی ہوی اور کہنہ زین اور کہنہ
و میلہ لباس پہ تلوار باندھی ہوی کسی کے پاس بدشکل نیزہ اور کسی کے پاس چھوٹی بندوق اور تفنگچہ
وخنجر ہوتا ہی فی الحال قوم کابل خیل اتمان زی اور ممیت خیل اتمان زی اور زلی خیل احمد زی
کے بیچ زیادہ گھوڑے اور سوار ہین اور قوم مسعود مین دو سوسے زیادہ سوار نہین ہونگے

سوای تاخت اور ڈاکہ زنی میدانی لڑائی مین انکی سوار کسی کام کے نہین ہین ٭

طریق اجتماع جہت ارتکاب چوری وغارتگری

اس قوم مین غارت گری اور چوری جبلی عادت ہی خصوص شاخ مسعود اس پیشہ مین نمبر اول ہی اِن وارداتونکی ارتکاب مین اونکو اپنی دلاوری کا غرور رہتا ہی رہزنی رہتہ ورہ گومل کی علاوہ باستثناء اپنی قوم کی دیگر ہمسوایہ اقوام کی مال کو شکار سمجھتی ہین طرفہ جہالت یہہ ہی کہ گورنمنٹ کی رعایا کی مال مسروقہ کو یہان تک شیرِ مادر حلال سمجھتی ہین کہ کفن آخرین بھی اکثر باعث تعصب اوس ہی بناتی ہین ہر ایک شاخ مین چند اشخاص مشہور ہیت وال سارق جنکو باصطلاح زبان خود ہیاورتی یعنی دلاور کہتی ہین موجود ہین اور اکثر وہ آپسمین ہمراز ہوتی جنکبھی جاسوس کی معرفت یا بذات خود آمد کسی قافلہ یا مال مویشی و شتران وغیرہ کسی موقع ممکنہ چوری یا چراگاہ متصلہ کوہ سنی یا دیکھی تو اپنی محرم راز اور ہمراہیونکو جمع کرکے جسقدر آدمیونکی واسطی اوس حرام شکار کی ضرورت سمجھی اونکو تیار کیا جب دس آدمیون تک گروہ بوقت شب بارادہ چوری جاوی تو اونکو قلہ جمع لفظ غل یعنی چور کہتی ہین اور اوس سی زیادہ سو تک کے گروہ کو غدی کہتی ہین اور انکو اوبہ تڑاک بولتی ہین اور جب غدی اور تڑاک مین سوار بھی شامل ہون تو بعد ارتکاب جرم اوسکو تاخت بولتی ہین جب دو سو سی زیادہ آدمی تاخت کی واسطی جمع ہون تو اوسکو لشکر کہا جاتا ہی اِن گروہونکی سرکردگی عموماً ہیاورتی یعنی دلاور آدمی کو ہوتی ہے جب گروہ مذکور اپنے پہاڑ سی بارادہ چوری وڈکیتی میدان علاقہ سرکار کی طرف روانہ ہوی تو جس جگہہ اونکی اپنے پہاڑ کی حد ہے وہان چند ہمراہیان کمدل جنکو بزبان خود وزیری ثمارا آتی یعنی دیدہ بان کہتی ہین چھوڑکر سب فالتو اسباب از قسم پارچات فضول اور پاپوش وغیرہ اونکی حوالہ کر جاتی ہین اور باقیماندہ تلاش جرم کے واسطی جاتی ہین موقع مقصودہ پر پہونچکر سرگروہ اپنی ہمراہیونکو دو کامونکے واسطی منقسم کرتا ہے اوّل گدّوتونے یعنی داخل ہونی والے دوئیم دَرُو دَنی یعنی کہڑا ہوکر خبر رکہنی والی پہلی طایفہ کو وہ پیاو ڈرے نقب لگانے یا مال نکالنی مین اپنی ساتہ شامل

رکہتا ہی اور دوسری کو بجہت حفاظت سارقان مشغول سرقہ اور بشرط اطلاع مستحفظان ظلوم کے اونکی مزاحمت کی واسطی مقرر کرتا ہے اِن کم بخت محافظونکی ہاتہہ مین گول قسم کا تہہار یکر مین خنجر اور تلوار اور غارت گری مین اکثر ونکی پاس ڈہال تلوار اور بعضون کے پاس بندوق وتفنگچہ بہی ہوتا ہی جب کسی مالک کو خبر ہوی تو سب سی پہلے اُن محافظونکی یہہ عادت ہی کہ اوس حقدار کو جو اپنی مال بچانے کے واسطی چیخہ یعنی شور یا گرفتاری مجرمان کا مستعد ہوا وہ تہہارتے مین اگر اونکی ہمراہی بہاگ نکلی تو خیر ورنہ بشرط احتمال گرفتاری کسی رفیق یا اپنی کے خطرناک ضرب نیزہ گیرندہ کی جان کے درپے ہوتے ہین گرچہ ابتدای مین قتل عمد غارت گری اور سرقہ مین شرارتًا ہی جاتی تہی مگر اب عمومًا ہمچون حالات مین جیساکہ اوپر ذکر کیا گیا ہے قتل کے درپے ہوتے ہین بعد ارتکاب واردات جہان تک جلد ہوسکے مال مسروقہ کو اپنی پہاڑون مین لیجاتی ہین جب اوس موقع مشروع پہاڑ محدودہ اپنی پر پہونچی تو گروہ خاربائی جو وہان معہ اسباب فالتو چہوڑ گئی تہی اونکی واسطی روٹی جنکو کاک کہتی ہین اور پتہر پر پکایا جاتا ہے پہلی سی تیار کر رکہتی ہین وہ روٹی کہاکر برای رفع ماندگی و کوفت راہ کی گروہ سارقان اوس جگہہ سو رہتی ہین اور خاربائی فورًا مال مسروقہ لیکر تازہ دم آگے کو روانہ ہوتی ہین ایک شخص آرام گیرندون سی ان خوابیدونکی پہرہ پر کہڑا رہتا ہے تاکہ اگر دور سی کوئی گروہ غنیم تعاقب کنندہ نظر آوی تو اونکو بیدار کرکے آگی کو روانہ ہوجاوین

تقسیم مال مسروقہ

مال مسروقہ کی ایک حصہ کو ڈڈی کہتی ہین سارقان کا سرگروہ موقعہ واردات کی قریب پہونچکر اپنے ہمراہیان کو کہتا ہی کہ جو شخص نقب لگاوی یا اندر داخل ہو یا مویشی نکالی اوسکو فی کس دو ڈڈی یعنی حصے مینگے اور جو باہر رہینگے اونکو فی کس ایک ڈڈی پس مرتکبان مین اسپر انداز اور لحاظ پر تقسیم ہوتا ہی مگر سرغنہ کو بہ نسبت دیگران ایک یا دو حصہ زیادہ ملتا ہی اور گروہ سرباہین کو فی کس ایک کنڈگے یعنی حصہ کا چہارم دیا جاتا ہے اور مال مسروقہ جو بارتکاب غارتگری حاصل ہوا ہو سوای ایک حصہ فی مرتکب اسلحون پر بہی تقسیم کیا جاتا ہے مگر جسکے پاس صرف

ایک تلوار ہو تو وہ اس ایک حصہ معمولی مین شامل ہے اور فی بندوق یا تفنگچہ ایک ڈودمی اور فی سپر نصف ڈڈمی مقرر ہے پس اس حساب سے جس مرد کے پاس بوقت ارتکاب چوری ایک بندوق اور ایک تفنگچہ اور ڈہال تلوار ہوی تو وہ ساڑہی تین حصہ پاوے گا مگر اسمین اتنی شرط ہے کہ وہ شخص یہہ اسلحہ ہمیشہ رکہتا ہو نہ کہ خاص اوسی روز واسطے زیادتی حصہ کے باندہ لئی ہون غالباً یہی سبب ہی کہ اکثر وزیری اپنا نام پیاوڑہی یعنی دلاور مشہور کرنیکے واسطے سب اسلحہ رکہتی ہین +

سبیل انتقال مال مسروقہ

مال مسروقہ از قسم بہایم پہاڑ مین لیجا کر اکثر قوم سلیمان خیل وغیرہ غلجیے پر فروخت کرتی ہین یا قوم توری تنگی خوست کیطرف لیجاتے ہین یا علاقہ خٹکان کے بعضی مباگان خرید شتران کرتے ہین اور مال مسروقہ از قسم پارچہ وغیرہ جیسے جان اکثر وزیران مین فروخت ہو جاتا ہے خریداران مال مسروقہ کی اکثر شمارقان کی سرغنون سی آشنائی اور رابطہ بنا ہوا ہے جب چوری کا مال اپنی پہاڑ مین لیگئی تو سوای گہوڑونکے اور جلد فروخت ہو جاتا ہے +

حال اتفاق و نفاق باہمی قوم

جو کچہہ افغانستان کی جملہ اقوام کا حال میری تحقیق سی دریافت ہو سکا اوس کی یہہ بات ثابت ہو کہ جسقدر اتفاق اور پرہیز نفاق اس قوم مین ہے کسی دوسرے پشتون قوم مین اوسکی نظیر نہین ملتی اسکا سبب سوای اوس بگہر آئین وزیری کے اور کچہہ نہین معلوم ہوتا مگر تاہم تقاضای بشریت جاہلانہ کسی کسی شاخ مین عداوت ہو کر نوبت کشت و خون تک پہونچ چکی ہے چنانچہ شاخ اتمان زئی مین باہم فرقہ ممیت خیل و برہم خیل مدت تک دشمنی سخت رہی اور فرقہ تورے خیل و عبدلی خیل بہلول زئی مسعود کی باہم بہ تنازعہ زمین موسوم رزمک عرصہ تک عداوت رہی کہتی ہین کہ یہہ عداوت بسبب پورانی آئین مذکور کے ایجاد سی پہلی کی شروع ہے فی زمانا اگرچہ آپسمین لڑائی جہگڑا نہین مگر دلونکی صفائی بہی نہین اور ایک دوسری

عداوتی فرقون کی بہلائی نہین چاہتی سال حال مین قوم بکا خیل و ممبت خیل شاخہای اتمان زئی وزیری کی باہم بتکرار عورت لڑائی اور کشت و خون ہوئی اور قوم سپیرکی احمدزئی اور مسعود وزیری مین بہی بتکرار غارت گری مال و بہیر یکدیگر پرخاش شروع ہوئی اور تجویز جمع کرنے تورہ وزیران درویش خیل ہے مگر شاید صلح ہو جاوی گی +

حال عداوت ہمراہ دیگر اقوام ہمسوآ

وزیر جملہ اقوام ہمسایہ ہر چہار طرف کی غنیم ہین الا انکو اتنی عقلمندی حاصل رہی کہ جس قوم سے عداوت کری اوس قوم مین سی ایک جزو کو اپنی گوندی یعنی جنبہ اکثر بنا لیتے تھے زمانہ گذشتہ مین قوم بنوچی کی ساتھہ شاخ احمدزئی اور اتمان زئی کی بدعوی ملک گیری اکثر لڑائیا آج مین اور شاخ مسعود کی قوم بیتنی اور اور مڑ کی ساتھہ بسبب اخراج ملک نہایت دشمنی تھی اور فرقہ میری خیل قوم خٹک کے ساتھہ چند جھگڑی ہوئی قوم مروت شاخ لوحانی کی ساتھہ پورا عناد تھا مگر اکیس برس کا عرصہ ہوا کہ شاخ احمدزئی کی سوہان خان ملک کلان نے کچھہ باعث اپنی بوتانی عداوت کی اور کچھہ بسبب درخواست نصف گوندی) مروت بجمعیت چھہ ہزار لشکر کی مروت کی شاخ بیگو خیل اور سکندر خیل پر بمقام لکی حملہ کیا اوس لڑائی مین مروتون کے گروہ قلیل نے جنگی ہمراہی مین حسن خان بنیوسہ بہی تہا داد مردانگی دیکر وزیرونکی لشکر کو شکست عظیم دی اور پنسو کی قریب وزیر زخمی ہوا اور مارا گیا اگر اوس وقت مروت منہزموں کا تعاقب دور تک کرتی تو انکا بہت نقصان ہوتا فی الحال ان قوموں کے ساتھہ ظاہر لڑائی جھگڑہ وزیرون کا بسبب محروسہ ہونی سلطنت سرکار انگریزی کی نہین ہے فی زمانہ انکی برملا دشمنی قوم غلجائی اور قوم توری سکنہ کرم اور قوم خروٹی و دوڑ و میاخیل کے ساتھہ ایسی ہے کہ ہر سال قلیل خفیف کشت خون ہی بیخ درخت عناد کی مضبوط ہوتی جاتی ہے اور قوم کاکڑ کے بعض فرقہ جو بموسم گرما انکی پہاڑی ملکون کے قریب چرائی مویشی کو آتے ہین اونسی بہی اونکی خفیف سی پرخاش شروع ہے اور ایسی علامات معلوم ہوتی ہین کہ اپنی دلاوری کی نخوت اور مشکل ملجا کوہی کی بہروسی پر اونکو بہی دشمن

بنا دیے گئے باوجود اسقدر دشمن کے بھی کہ انکی مقبوضہ حدود مین کوئی دخل نہین کرسکتا یہہ دوسرونکو دبانے مین

سرگذشت ہمراہ بادشاہان

اس قوم کی لوگونکا قدیم سے پیشہ رمہ داری اور مال چرائی ہونے کے باعث اور پہاڑی ملجا ہونیکے سبب بادشاہان ماضی سے تعلق کم رہا ہے اور اسی وجہ سے وزیری لوگ اپنی آزادی کو فخریہ بیان کرتے ہین کہ ہمنی اس سے پہلے کبھی کسی بادشاہ کو ملنگ نہین دیا تھا بادشاہ اورنگزیب عالمگیر کی فوج سے دو دفعہ اس قوم نے مقابلہ کیا جب سکھون کی فوج بنون مین آئی تو سانیسان وغیرہ کی قتل سے اپنے آپ کو بچا رکھا غرض کہ گورنمنٹ انگریزی سے پہلے کسی سرکار کی رعایا نہین کہلائی اور انگریزی گورنمنٹ کی حکومت بھی صرف اُن شاخون پر حاوی ہے جو موسم زمستان ضلع بنون کی حدود تھل وغیرہ مین آکر خرکش ہوتے ہین اور میدان کی علاقہ مین اونکو ملکیت زمینات بذریعہ قبضہ سابقہ یا عطاء سرکار حاصل ہوئی ہے باقی اکثر قوم فی الحال بھی بدستور آزاد پہاڑون مین آباد ہین سب سے پہلے جس حاکم نے وزیری قوم کی بعض شاخون کو رعیت بنایا وہ کرنیل ہربرٹ اڈوارڈس صاحب تھا ماہ دسمبر ۱۸۴۷ء مین جب صاحب ممدوح ہمراہی جرنیل ورین کورٹ لنڈت واسطے نظم و نسق علاقہ بنون مین آئے اور پرگنہ بنون کی سرسری پیمایش واسطے تشخیص جمع مالگذاری شروع کرتے تب قوم وزیری نے جنکی زمینات علاقہ بنون مین تھی معرفت سوہان خان ملک کاکان وزیری اس جہت سے اعتراض کیا کہ ہمنی کبھی کسی بادشاہ کو ملنگ نہین دیا اب بھی آزادی معاملہ اور پیمایش اراضیات مقبوضہ سے بند رہنے گیارہ تاریخ ماہ دسمبر ۱۸۴۷ء کو یہہ خبر کرنیل اڈوارڈس صاحب تک پہونچی تو صاحب ممدوح نے بعد غور کامل ایک اشتہار بزبان فارسی جاری کیا جسکی خوبی اور اجرا کنندہ کا استقلال اوس سے ظاہر ہے چونکہ وہ اشتہار کارآمد ہے بدینجہت نقل اوسکی بجنسہ ذیل مین درج کیجاتی ہے +

نقل اشتهار

اشتهار از پیشگاه حضور هربرت ادوارڈس صاحب بهادر اسسٹنٹ رزیڈنٹ لاهور واقعه منعقده هم ماه
دسمبر ۱۸۴۸ء مقام ممش خیل برملکان وزیران هاتی خیل و بیزن خیلان عمرزئی سرکی خیل و محمد خیل
سودن خیل و بکی خیل جانی خیل وغیره که برای جرگه فراهم شده اند واضح باد که بانیجانب چنین معلوم
می شود که از وقت بدرآمدن ملک بنون از سلطنت بادشاهان خراسان که تخمیناً عرصه بست و پنج
سال یا سی سال شده باشد قوم وزیران که درمیان خود اتفاق میداشت و بنوچیان درمیان خود
نااتفاقی و بدسلوکی میداشتند لهذا وزیران از کوهستان فرود آمده در زمین بنون که زرخیز است
بود و باش اختیار کرده درجه بدرجه یعنی سال بسال زمین از تصاحبات بنون در قبضه خود آوردند و چنین
ملک گیری که ایشانان در ملک بنون نمودند باید دانست که دران هنگام اینچنین ملک گیری کردند که
نه کدامی آئین و نه حاکم بر سر بنون مقرر بود اگرچه آئین بنون همین بود که درمیان خود حق کدام کس
نشناخته اند و حق زمین بطرف اوست که طاقت میداشت هرگاه که دیگران از غیر وطن آمده
همین نمونه نقل کردند چه جای فریاد که غیر وطنان هم فرض شد رسم ملک قبول کردن حالا آن وقت رفت
و گذشت و سرکار لاهور تجویز فرموده اند که ملک بنون در ریاست پنجاب شامل باشد چنانچه آینده یک
قلعه و فوج کلان و حاکم آئین در ینملک موافق پنجاب خواهد شد مدعا تجویز این است که معامله سرکار بدون تکلیف
و کشمکش گرفته شود لهذا جریب کشی در هر یک ته شروع کرده است که چه قدر زمین است و قبضه کدام
کس است و معلوم باد که نزد هر کسیکه زمین علاقه بنون ثابت خواهد بود خواه وزیر خواه ختک خواه دیگر مردمان
او را معامله ادای سرکار برابر و یک آئین کردن خواهد بود طرفداری و رعایت در حق کسی قوم خورد و یا
کلان زور آور کم زور نخواهد شد و هر شخصیکه زمین در بنون میدارد و در طایفه بنوچیان آمده است و آنچه
ملک سوان خان میگویند که وزیران تا حال گاهی کسی بادشاه را معامله نداده اند حالا چگونه بدهند هنگامیکه ایشان

در وطن خود باشند این دلیل معقول است که تا حال وطن شما خالص وزیرکمان حاکم نیست و مهاراجه صاحب مهاراجه گلاب سنگه
بهادر بکوه وزیران هیچ غرض نمیدارند ولیکن وقتیکه ایشان در ملک دیگر بیایند آئین و رسوم آن ملک

قبول کردن ضرور است و اگر ایشان از ادای معامله سرکار آئین پسند خاطر نیست تا زمین نزد آن کس گذارند
ایشان بقا انداگرفته و در تحت خود آورده بودند و ایشان در آن کوه مبارک جای دلنشین پرورند که
معامله دادن نمی افتد و زراعت گندم نمی شود و این سخن را یقین دانند که از ایشان با معامله سرکار اینجا
خواهد گرفت و بایند و شمشیر ایشان از ملک بنون بدر خواهد نمود و باید دانست که این قدر افواج همراه
اینجانب موجود است که تمامی قوم وزیران را تباه کردن می توانم ولیکن یقین اینجانب این نیست که
ایشان اینچنین موقوف و بی عقل خواهند بود که آن زمین که در عرصه سی سال در قبضه خود آورده‌اند دریک
روزه خواهند گذاشت یا از فکر دادن حصه جزوی تمامی فصل درگذاشته خواهند رفت چنانچه از همه شرط
ایشان امیدهم - اول اینکه آنچه زمین از تپه جات بنون زرخرید باشد بلاشک در تحت ایشان خواهد ماند
و زمین که بعد از عرصه پنجسال در قبضه کسی وزیر آمده است در قبضه او خواهد ماند اگر کم از پنجسال باشد
شرط باشد که زمین وزیر گرفت و بنوچیان برای آن جنگ و قبضه نکردند تا در قبضه وزیر خواهد ماند
دوئم اینکه هر قدر زمین که در قبضه وزیران است موافق رسم و آئین بنون که آدهیکند از فصل خریف
و آئنده فصل بفصل دادن خواهد شد سوم این که تمامی آن چراگاه فراخ که تهل میگویند که حد او بطرف
مشرق سرحد زراعت ختکان یعنی زراعت اتم کر و نصرتی و سواد بطرف جنوب دره تنگ بطرف
مغرب مچن خیل و دریای کرم و تپه جات سورانی و بطرف شمال از جائیکه دریای کرم از کوه در ملک بنون
می آید این همه تهل برای چرانیدن مال شتران و گاوان و گوسفندان وغیره جانوران عنایت گردیده
بشرطیکه تابعداری و دادن نذرانه دو نیم صد دنبه فربه سالیانه بدهند و تقسیم این نذرانه در میان قوم
خود موافق اندازه خورد کلان نمایند و هرگاه هیچ قوم وزیران از کوه فرود بیایند باید که هر یک ملک
از قوم خود پیش کاردار حاضر شده شمار قوم خود در کتاب کاردار بنویسانند که چه قدر در تهل آمده
چهارم آنکه هر قدر زمین در تهل زراعت و کشتکاری خواه خود خواه از مضارعه خواهند کرد
حصه ششم آن دادن خواهد افتاد پنجم اینکه چونکه مردمان اقوام وزیران در تهل و تپه جات بنون
پراکنده هستند در میان ایشان و سرکار سوان خان وزیر ملک مقرر خواهد شد سوان خان مذکور وزیر

ششم اینکہ آیندہ درمیان وزیریان و بنوچیان دشمنی و عداوت مسدود خواہد شد و خون باشد
نہ غارت و نہ خشک کردن آب زراعت و اگر کسی وزیری خود را مظلوم داند تا بخدمت اینجانب حاضر
گردیدہ استغاثہ و نالش نماید فقط بلکہ بر مضمون اشتہار ہذا مطلع شدہ درمیان خود صلاح و مشورت
کردہ بزودی جواب صاف یعنی اقرار یا انکار عرض دارند +

جب یہہ اشتہار پہونچا تو اوسکی مضمون نے ان وزیری لوگون کو جنکی زمینات علاقہ بنون اور زیر کوہ
تہی خواب غفلت سی بیدار کیا سب معرکہ ملکان نے حکم اور شرایط مندرجہ اشتہار کو قبول کیا اور بلحاظ
شرایط اوس حکم کے جو زمینات نہری تہہ جات بنون مین وزیریونکی مضبوط تہی اونپر کل بیداوار سی
چہارم حصہ حق سرکار بتجویز ہو کر مشخصہ تشخیص کیا گیا جیسا کہ عام بنوچیونکی شرح تہی مگر حکام وقت تشخیص
جمع بندوبست کی وقت رعایت خاص اور زمی مشخصہ حق قوم وزیری کی کرتی رہی الا قوم بکاخیل اس
زمی سی محروم ہین اور تہل وغیرہ زمینات کا مشخصہ کل بیداوار مین سی ششم حصہ پر مشخص ہوا اونکا
سوای قوم بکاخیل سب وزیری زر مشخصہ کو کچہہ بار گران نہین سمجہتی اور بلا دقت وصول ہوتا ہے
اب ہم اوس بدعتانہ طریق کا ذکر کرتے ہین کہ جو ابتدای عملداری سی آجتک گورنمنٹ انگریزی کی ساتہہ
اس قوم کا رہا ہی - یہہ بات مشہور ہے کہ قریب کل قوم کے آدمی چور ہین اور چوری مین اونکو
اپنی دلیری اور اتفاق کا غرور ہی تا وقتیکہ اونکو روپیہ بطور چٹی نہ ملی تو اونکا قاعدہ ہی کہ اپنی ہمسایون
پر حملہ کرتے ہین جب وہ گورنمنٹ کی مغربی حد پر اکمیو چالیس میل طول فاصلہ تک ہمسایہ ہو گئی تو اول ابتدا
گورنمنٹ کی جانب سی ہر طرح یہہ کوشش کی گئی کہ اونکو راضی رکہا جاوی لیکن ابتدا ہی سی احمدزئی
اور اتمانزئی کی بعض فرقون نی اور مسعودون کی کل قوم نے نہایت مخالف نیت ظاہر کی اور
ہمیشہ حملہ کرتی رہی سرحد سی کئی میل کے اندر بہی کوی مسافر یا کاروان محفوظ نہین تہا تا وقتیکہ کوی جمعیت
اوسکی ساتہہ نہو وزیریونکو اسبابکی سمجہنی کا ظرف نہین تہا کہ یہہ دو امر متفق رہ سکتے ہین کہ راضی رکہنی
کی خواہش ہی ہو اور بزور نقصان کی عوض لینی کی قابلیت بہی ہو اور یہہ بات تو بہت دور ہے
کہ اونکو یہہ اعتبار ہو کہ گورنمنٹ اونکی پہاڑون کی اندر اونکو سزا دینی کی قدرت رکہتی ہی بلکہ حقیقت

مین اونکو یہ یقین تہا اور امید تہی کہ ہمیشہ سرحد پر تکلیف اور ایذا رسانی سی اور غارتگری مجرم اور بیزار آدمیونکو اپنی پہاڑون مین پناہ دینی سی سرکار انگریزی آخرکار خوشی سی اونکو روپیہ کی طمع دیکر اپنی طرف کر لیگی ایسی ایسی خام خیالات اور نا تجربہ کی طمع سی انہون نی سرحد پر ہمیشہ فساد اور جھگڑا کیا جنگی تیاریات پیدا اور ایک مرتبہ خود ہندون پر بہی انہون نی جماعت کثیر سی حملہ کرنی کا اندیشہ ظاہر کیا جو موافق تہا سرکاری سرحد پہ واقعہ مین اونکو تکلیف دیتی تہی اور بعض اوقات جب موقعہ مناسب پا کر مدد نہ پہونچ سکی تہی گاؤن کو لوٹ لیا اور مسافرون اور رعایا سرکار کی لوٹ اور مار سی جہانتک قابو چلا دریغ نہ کیا آخرکار سنہ ۱۸۵۹ع کی اخیر مین بعد اسکی کہ مصلحت آشتی اور حفاظت کی تین سال سی زیادہ تک آزمایش کی گئی اور اکثر تکلیفون اور سبکی کی برداشت ہوتی رہی کرنیل نیان تگلسن صاحب ڈپٹی کمشنر بنون نی گورنمنٹ کی منظوری اسواسطی حاصل کی کہ شاخ احمدزئی کی فرقہ عمرزئی پر جو بنون کی شمالی پہاڑون مین رہتی تہی اور جو ایک واردات سنگین کرکے علاقہ تہل سی پہاڑ کو چلے گئی تہی اور وہان اپنی آپ کو مستوجب سابق اور بہی زیادہ مستوجب تدارک بنا دیا تہا حملہ کیا جاوی رات کو کوچ کرکی ناگاہ اونپر حملہ کیا کچھہ آدمی اونکی مارے گئے بعض گرفتار ہوئی اونکی جھونپڑیان جلادی گئین اور اکثر مویشی اونکی سرکاری علاقہ مین پکڑ لائی گئی غرضیکہ یہہ یورش کامیاب ہوئی اور اوس وقت سی عمرزئی سیدھی ہوگئی اور جرمانہ کرنی سی واجبہ ادا کیا سرکاری علاقہ مین آنیکی اونکو اجازت ہوئی اور اوس زمانہ سی حال تک اونکا چلن صاف رہا ہی ایک حملہ بامراد اسواسطی کافی تہا کہ جو تعلق کل احمدزئی کی قوم سی سرکار کا تہا وہ خاطر خواہ ہو بعد سرزنش عمرزیونکی بنظر ضرورت فرقہ کابل خیل قوم اتمانزئی پر سرحد کوہاٹ پر تین مرتبہ حملہ کیا پہلی مرتبہ ۱۸۵۰ء مین ماہ کی یورش اسواسطی کافی ہوی کہ جو دعوی سرکار کا تہا اوسکا فیصلہ مصالحت سے ہوگیا دوسری مرتبہ ۱۸۵۶ء مین گروہ ایذارسان پر ناگاہ رات کو کوچ کرکی حملہ کیا گیا اور جب انہون نی دیکھا کہ سرکاری فوج نی چارون طرف سی اونکو گھیر لیا ہی اور مقابلہ سی کچھہ امید بہتری نظر نہ آئی تو انہون نی سرکاری رعایا کی قاتل جو اونسی مانگی گئی تہی حوالہ کردئی اور محفوظ رہی تیسری مرتبہ اسی شاخ کابل خیل پر ماہ دسمبر ۱۸۵۹ء مین اس سبب سی یورش ہوئی کہ کپتان مچم صاحب کی قاتلونکو حوالہ کرنی

جنکو اونہون نے پناہ دی تہی انکار کیا اور اپنی موقعہ مکان کی مضبوطی کی بہروسا کیا اور نتیجہ یہ ہوا کی سپاہ سے لڑائی کی اور شکست کہائی اور اونکی خیمہ گاہ یعنی کنبہ دری اور مال علاوہ بہت سے جانورون مویشی کی سرکار کی ہاتہ آئی آخر اونہون نے مجبور ہوکر جو شرایط سرکار چاہتی تہی منظور کرلی ب شاخ جو وزیریون کا ذکر کیا جاتا ہے یہہ قوم تینون شاخون مین سے اسبات مین سب سے زیادہ مشہور اور لایق ہی کہ اونکی گذر زیادہ تر لوٹ اور جبر اور تشدد پر ہی اور اس بات پر کامل بہروسا کرکے کہ پہاڑون تک رسائی اور دخل نہین ہوسکتا ہی اونکا طریق ابتدا ہی سے آخر تک بدعتی رہا ہی اور کوئی مہینا اونکی واردات سنگین سے خالی نہین رہا ماہ مارچ سنہ ۱۸۶۰ء مین ایک دیسی افسر اور بارہ سوار رسالہ پولیس جنہون نے غارتگرون کا تعاقب پہاڑون کے اندر زیادہ دور تک کیا تہا گہیر مارے گئے اور اوسی سال کے ماہ نومبر مین اس قوم کی قریب تین ہزار آدمی جمع ہوکر ٹانک کی سامنے درے کے اندر اس نیت سے آئے کہ اوس شہر کو لوٹین سپاہ سرکاری پچاس میل کا کڑا کوچ کرکے پہونچ گیا اسواسطے اونکا ارادہ پورا نہوسکا سنہ ۱۸۶۰ء اور پہر سنہ ۱۸۶۱ء مین اس قوم پر سپاہ کی یورش کیجانے کی تجویز منظور ہوئی مگر چند دیگر ضرورات کی سبب سے تعمیل مین توقف ہوئی کئی سال تک تدارک سے بچے رہنے کے سبب سے دلیر ہوکر اور اسبات پر توقع کرکے کہ اگر اونکی پہاڑون کی اندر دخل کرنے کا عزم کیا جاویگا تو اوسکا مقابلہ حسب مراد کرینگے مسعود لوگ ۱۳ مارچ سنہ ۱۸۶۰ء بلا کسی حیلہ اور تکلیف ۔۔۔ کی چار ہزار آدمیونکی جمعیت لیکر کلان ملکانکی سرکردگی مین شہر ٹانک کی لوٹنے کی ارادہ سے میدان مین چلے آئے اتفاق حسنہ سے [illegible] جو اوسی روز مین سوار تہے اونکو ایسی وقت پر خبر پہونچ گئی کہ اس حملہ کی واسطے ایسو پچاس ۱۵۰ شمشیر جمع ہوجانے کی مہلت مل گئی سپاہیان سرکار کی بہادری اور قواعد آموزی کی سبب سے پہاڑی لوٹیرے یونکو شکست فاحش ہوئی اور سو آدمیون سے زیادہ ان غارتگرونکی مردے چہوٹ گئے سرکار کی جانب سے تہوڑے آدمی مگر بہت گہوڑے ضایع ہوئے یہہ ہرعت اس قوم کی جرایم کی کاسہ کو بہردینے کے واسطے کافی متصور ہوئی نواب گورنر جنرل صاحب نے حکم دیا کہ اس قوم کی پہاڑون کی اندر سپاہ جانی چاہئے اور پچہلے جرایم کا عوضانہ اور آیندہ کی واسطے اطمینان بزور لینا چاہئے جب یورش کرنیکے واسطے حکم پہونچا تو سپاہ ضروری جمع

کرکو اوس مقام پر جہان نہایت گروہ کو ذلت حاصل ہوئی تھی برگیڈیر جنرل چمبرلین صاحب جو فسلر
لشکر سرکاری تھی خیمہ زن ہوئی لیکن سپاہ کی متعرف ہونی سے پہلی مالکان مسعود کی پاس ایک اشتہار بھیجا گیا
اوس اشتہار مین جو خیرخواہی سرکار کی اونکی پہاڑون کی اندر دخل کرنے سے پہلی درج کی گئی اور اونکو
اطلاع دی گئی کہ ایک مدت معین تک اونکو اجازت ہی کہ سرکاری لشکر مین اگر جو دعوی سرکار
انگریزی کی نسبت اونکا ہی پیش کرین اور اگر وہ لشکر مین نہ آوین گی باوجود دعوی سرکار کی طرف سی مین
اونکو قیدیان نکرینگے تو خود ملکان اون اور مرنی قوم سے مثل دشمنونکی سلوک کیا جاویگا اور سزا دیجاویگی
اور اونکا خون اونکی ہی اپنی گردنون پر ہوگا برگیڈیر جنرل صاحب کی اس معقول اشتہار کا کچھہ جواب حاصل نہ
اور لشکر مین خبر پہونچی کہ مسعود لوگ پہاڑ کی اندر جنگ کے واسطی آمادہ ہین زیادہ توقف کو بیجا ناضرور ہوا چنانچہ
سولہ اپریل ۱۸۶۰ع کی صبحکو برگیڈیر جنرل چمبرلین صاحب نے خیمے اوکھاڑ دئی اور پانچہ ہزار ایکسو چہاونی لڑنے
والی آدمیونکی جمعیت سی ٹانک کی سامہنے جو دہرہ ٹانک نام نامی ہی سرحد سی عبور کرکے پہاڑ مین داخل
ہوئے پہلی اس سپاہ کا مقابلہ بہت خفیف ہوا اندر پہونچکر بہ نظر مصلحت سپاہ سرکار کو دو حصہ مین تقسیم کیا گیا
زیادہ جمعیت اور پہاڑی توپین لیکر خود برگیڈیر جنرل چمبرلین صاحب شاہون کیطرف روانہ ہوی اور ایک
دستہ سپاہ کا جسکی تعداد قریب دو ہزار کے تہی بمقام پلوسین جو جنڈولہ سی آگے بڑھکر چار میل کے فاصلے
سے زیر حکم لفٹننٹ کرنیل لمسڈن صاحب کی چھوڑا گیا جنرل چمبرلین صاحب کی فوج نے بدون مقابلہ بسیار
ملک غنیم کا دیکھہ لیا اور دیہات جلا دئیے اور زراعت نقصان کری مگر پلوسین والی دستہ پر ۲۳ اپریل سنہ الیہ کی
صبحکو تین ہزار ذی بردن نے شبخون کیطرح حملہ کیا اور پکٹ یعنی ہراول کو بالکل کاٹ ڈالا اور اونمین سی قریب
پانچہ سو دلیر آدمی لشکر مین گھس آئی اور جہانتک اونکا ہاتھہ پہونچا انسان حیوان جو سامہنی آیا تہ تیغ کیا گرچہ
ابتدای مین بسبب ناگہان اور دفعتاً حملہ ہونے کے سپاہ سرکاری مین کچھہ گھبراہٹ اور بی ترتیبی ہوگئی تھی مگر
تہوڑی دیر کے بعد سپاہ نے جان سنبھالا گرکہا ہزارہ کا پلٹن نے رفل و تلوار کی زور سی وزیرونکو پیچھے ہٹا دیا اور دور
تک مغروروں کا تعاقب کرکے بہت وزیری ماری اور اسیطرح یہہ نازک فتح ہوی جب دونو دستہ فوجکی ملگئی تو تمام
فوج روانہ ہوی چار تاریخ مئی تک کوئی مقابلہ نہ ہوا اوس روز دریہ بریڑہ کی بیچ اور دونو کنارہ کی پہاڑون پر قریب

هفت هزار مسعود لوگ فوج سرکاری کے سد راه اور جنگ آوری کیواسطی جمع تهے یهه دره بهت دشوار گذار اور
تنگ تها غنیم نے دره کی راسته آمد و رفت کو خوب مضبوط کر لیا تها مگر جنرل صاحب سرکاری نے ایسی حکمت سی لڑائی
کری که جلد وزیرونکو بهاگنا پڑا مسعود وزیری کی ملک جو اس لڑائی مین حاضر تهے کهتے هین که همنی اس دره کی روکنی اور
سخت مقابله کیواسطے تین گروه بنائی تهے اسطرح پر که ناس دمین شمن خیل شانی کے لوگ تهے اور شمالی پهاڑ
کے اوپر بهلول زئی اور جنوبی جانب پوتیه خیل علی زئی تهے شمن خیل اپنا فخر کرتے هین که سب سی پهلی بهلول زئی اور
اوپر والی لوگ بهاگی الغرض بعد اس لڑائی کے پهر مسعودون نے کهین سامهنی مقابله نهین کیا اور سی مهینا کی پانچویں تاریخکو
سپاه آگی بڑهی اور ره اصیل کوچ کرکے کانی گورم کی پاس جو ایک مشهور شهر اوسملک کا تها اور جسمین قوم اورمڑ اور کچهه
سید رهتی تهے قیام کیا یهانکی بیگناه لوگونکی استدعا سی کچهه روپیه لیکر یهه شهر غارت کرنی اور جلانی سے محفوظ رکها گیا
چند روز کے قیام کی بعد فوج سرکاری نے اپنا رخ شمال کیطرف پهیر دیا اور گیاره تاریخ کو قصبه مکین کی پاس ٹهرے
یهه قصبه قوم مسعود کا بڑا شهر هے اوسمین سامان اهنی بنتا هے اور بیوپاریان اهن قوم عبدلی وغیره مسعود آسوده
حال رهتے هین باوجود فهمایش مکرر کے جب مسعود راسته پر نه آئی تو مکین غارت کر دیا گیا اب سرکاری سپاه کا کام
موقوف هوا اور فوج بنون کیطرف پهری اور غنیم کی زراعت اور مال تلف کرتے هوی مسعودونکی حد عبور
کرکے اتمان زئی وزیری کی ملک مین داخل هوئے دره خیسور کی اوپر پهونچنی تک مسعود وزیری کی سوار
کچهه پیچهه اور پهاڑون پر دق کرنے کیواسطے آتے تهے مگر مقابله کیواسطی سامنے کبهی نهین لگا ۱۸ تاریخ کو سپاه
واپس دوسری راسته ضلع بنون کی سرکاری حد مین پهونچ گئی اور یهه بڑا معامله آسانی سے طی هوا یهه یورش
انتظام سرحد کیواسطی خوب کامیاب هوئی اور ان پهاڑی همسایون کی دل پر یهه بات نقش هو گئی هی که هم سخت
پهاڑون کی پهر دو پر سرکار انگریزی کی دشمن بنکر محفوظ نهین ره سکتی هین اور نیز اونکو اپنے اعمال کی بدله مین کامل
سزا ملی اور اونکا ملک دیکهه لیا گیا اور نقشه بن گیا جس سی آئنده کیواسطی اونکو خوف اور عبرت هی جو مسعود ملک
مولف سی ملی اونکا اپنا بیان هے که ان لڑائیون مین همارے دو سو اسی [۲۸۰] آدمی مارے گئے اور زخمی اس سے زیاده
هوئے اونمین سے ایکسو پانچ آدمی ٹانک کی حمله مین مارے گئے تهے اور چهتیس [۳۶] آدمی بریره کی لڑائی مین اور باقی
پلوسین والی حمله مین وه خود قبول کرتے هین که همارا بهت نقصان هوا اور اونکی بڑی ملکان سے جنگی خان
سلمی خیل اور لوٹ خان شهابی خیل اور جلال ملک شاهی میرات هیبت خیل وغیره مارے گئے وه لوگ

کہتے ہین کہ توپ کی اوازسے ہماری قوم کو بہت خوف تہا مگر اوس سے ہمارا بہت نقصان نہین کیا ظل بندوق
نے زیادہ نقصان کیا ہے بعد اس یورش کے باوجود تنگی غلہ اور نقصان افلاس و بندش بہیر مسعودون نے
نادر بہٹ کی ساتہہ سرکار سے آشتی کی درخواست نہین کری لیکن ایک سال کی آزمایش سے اس
دلیری کا نتیجہ خراب دیکہہ کر اونہون نے ارادہ صلح کا ظاہر کیا تب گورنمنٹ پنجاب نے بذریعہ تار برقی حکام
سرحد کے واسطے قبول درخواست صلح اسطرح ہدایت فرمائی کہ بندوبست صلح ہر سہ شاخ کلان مسعود کی ساتہہ
بطور علیحدہ کیا جاوے اور ہر ایک شاخ سے اقرارات مفصلہ ذیل لئے جاوین اول یہہ کہ آئندہ کیواسطے
صلح کامل اور سرکار سے عہد کرین دویم اگر آئندہ کو سرکار کی ساتہہ قوم مسعود وزیری کے لوگ بدی کرین تو سرکار
اون تینون بڑی شاخون مین سے اوسی شاخ سے کہ جسمین سے گناہگار ہوئی مواخذہ کریگی سویم یہہ کہ اگر منجملہ
کسی ایک شاخ مین سے کوئی وزیری بدی کرے تو ہر شاخ باقیماندہ سے اوس مجرم کو کوئی پناہ اور مدد نہ دیجاوے
چہارم یہہ کہ اگر کسی ایک قوم کا وزیری چوری کرے تو باقی ہر دو قوم کے لوگ مال مسروقہ کو اپنی حد مین نہ آنے
دیوین پانچوین یہہ کہ ہر سہ شاخ سے ضامن آکر سرکاری علاقہ مین بطور یرغمال کے زیر نظر سرکار کی سکونت
کرین اور اونکو واسطے گذارہ کی خرچ مناسب ملیگا اور سرکار اون کے ساتہہ سلوک کریگی اور معتبران مسعود کو سمجہایا
جاوی کہ مع اون شرایط مواخذہ مندرجہ بالا یہہ بہی کہ علاقہ سرکار مین اگر کسی قوم سے یا ہر سہ قوم مسعود سے نقصان
ہوگا تو تاحق رسی صاحب نقصان کے یہہ صرف اوس قوم کی نسبت کی جاویگی جس کے ذمہ نقصان ثابت ہوگا
اور حق رسی مظلوم عوض ہر قسم جرم کے بموجب رسم کے اپنے حق رسی مجرم دیگر اقوام اندر اس سرحد کی کرائی جاوے
یہہ سب شرایط مسعودون نے منظور کری اور ہر قوم کے ملکان کا ایک بڑا جرگہ سوائے شاخ شنکی کے جمع ہوکر
واسطے انعقاد شرایط صلح بنون مین آئے اور روبرو صاحب ڈپٹی کمشنر کے عہدنامہ صلح کا تحریر ہوا اوسکی نقل
ذیل مین درج کیجاتی ہے نقل اوس صلحنامہ کی جو ماہ جون ۱۸۶۱ء مین بمقام بنون بحضور کپتان منرو صاحب
ڈپٹی کمشنر از جانب ملکان ہر سہ شاخ قوم مسعود وزیری تحریر اور تصدیق ہوا +

صلحنامہ مذکور

مایان کہ مسمیان عمر خان ولد جنگی خان قوم سلیمی خیل و بارک خان ولد سید شاہ خان و بہرام ولد تیمور و
مزدور و زرا ولد قاسم خان و ملیشان ولد رپا خان قوم نہۃ خیل و شہلی ولد میر احمد و ولایت ولد جان

ولطوطی ولد غفار قوم کوری خیل و داؤک ولد محمدی و سوہان خان ولد شیرک وزیری ولد مہمان خان و لیخان
ولد تاجر خان و گلان ولد قتال خان و عیسے گل ولد باری و علی ہیبت خان ولد مراد خان و بیدل ولد محمد
قوم شہابی خیل و میرخاک ولد حالت قوم گریزہ و گل شاہ ولد شیر محمد قوم سید امین آباد ملکان حاضرین مع اخل
قوم کلان علی زئی مسعودان آمدہ ایم و خواہش صلح سرکار والا از دل و جان بموجب اقرار مفصلۂ ذیل میدہیم

دفعہ اول

کہ مایان برضا رضامندی خود ہا آمدہ برائی آئندہ ہمراہ سرکار صلح میکنیم و کردہ ایم کہ بران قایم و مستحکم خواہیم ماند

دفعہ ثانی

کہ اگر آئندہ از قوم مایان کسے مرتکب بدی و بدکاری بملک سرکار گردد تا سرکار دولت مدار مواخذہ آن
ہمراہ ما قوم علیزیان خواہد فرمود مثلاً اگر کسے شخص منجملہ اقوام علیزیان مرتکب بدی کدام قسم ہر چہ باشد
در ملک سرکار گردد تا سرکار والا مواخذہ آن ہمراہ مایان تمام قوم علیزیان خواہد فرمود خواہ بہ تبلیغ

داری بہیر خواہ بایفائی شرایط مندرجہ اقرار نامہ ہذا +

دفعہ سوم

اگر کسے منجملہ اقوام بہلول زئی و شامن خیل بعلاقہ سرکار کدامی جرم نمودہ بحد مایان آید تا مایان اورا
بہیچ وجہ پناہ و مدد نخواہیم داد و نہ مال مسروقہ آوردہ او را نزد خود ہا خواہم داشت +

دفعہ چہارم

کہ اگر کسے از رعایا سرکاری کدامی جرم بعلاقہ سرکار نمودہ برائی پناہ گیری بحد مایان آید تا مایان ہرگز او را
بحد خود ماندن نخواہیم داد و نہ مال آوردہ او را نزد خود ہا خواہیم داشت و خصوصاً خواجہ یوس و قمر یزدین
و یار گل قاتلان صاحب بہادر را بحدود خود ہرگز نخواہم گذاشت +

دفعہ پنجم

بابت بدی سخت یعنی جنگ و تاخت مردم مسلح وغیرہ ضامن ہستیم ہرگز نخواہد شد و در باب دزدی اینقدر ذمہ وا
نخواہیم کہ ہرگز نخواہد شد الا تا مقدور خود ہا در مسدود کردن آن کوشش خواہیم کرد لیکن ہرگاہ کہ نقصان

در صورتیکه سرکار از قوم ملیزیان شود دزدی یا قتل یا آتش زنی وغیره عوض آن بموجب تفصیل ذیل از همیران مایان سرکار را گرفتن اختیار است +

بابت خون بها	بابت زخم یا ضرب شدید که از آن عضوی کسی ناکاره شود	بابت زخم خفیف موافق قدر زخم	بابت آتش زنی یا دیگر نقصان بموجب قدر

دفعه ششم

برائی صداقت اقرار خود ما دو نفر معتبر عمالان معتبر حسب پسند سرکار چنانچه یکی معه قبایل و یکی جریده بمقام ټانک یا بنون بسال خواهیم نشاند اگر تا یکسال چیزی بدی بر کاری ملک سرکار از قوم ملیزیان بوقوع نیاید تا رهائی یرغمالان خواهد شد و اگر در این عرصه نقصان علاقه سرکاری گردید و حق رسی مالک مال علاقه کما حسب شرایط مندرجه بالا از مایان نشد پس در باب رهائی و عدم رهائی یرغمالان اختیار سرکار است چونکه در باب منظور نمودن شرایط بالا این جانبان ذمه داری کامل برائی آئنده در سرکار والا کرده ایم لهذا درخواست بطور اقرارنامه به سرکار والا گذرانیده امیدواریم که سرکار والا اقرارنامه هذا را منظور فرمایند المرقوم ۱۹ جون ۱۸۶۱ء

العبد عمر خان العبد یارک خان العبد ببر گل العبد حسین خان

العبد زار محمد خان العبد علی خان العبد شجاع خان العبد ولایت خان العبد طوطی خان العبد داؤک خان

العبد سوهان خان العبد رزی خان العبد دلیخان العبد ... ان خان العبد غنی ... خان العبد علی بیت خان العبد بیدل خان

امروز اقرار نامه هذا را اسمیان مذکوره بالا بهمین رضا مندی خود نزد برزی کپتان منرو صاحب بهادر ډپټی کمشنر ضلع بنون و نواب محمد شاه نواز خان بهادر ټانک واله و سلطان محمود خان تحصیلدار لکی مروت بگرفتن قلم بدست صاحب ډپټی کمشنر بهادر بحضور خواندن کلمه و فاتحه خیر تصدیق صحیح کردند المرقوم ۱۹ جون ۱۸۶۱ء

صلح نامہ کسان مندرجہ ذیل ملکان قوم شمن خیل

بموجب شرح مندرجہ بالا

پیرزال خان صاحب خان الہداد خان تمردین خان معین الدین خان اشادینجان مادل شاہ عباس خان وزیر الدین سورکہ نان منصب خان خواجہ میہ خان الہ یار خان سیدمیر سیدامین این جملہ حاضرین اصالتاً از طرف خود و وکالتاً و مختاریتاً از طرف کسان ذیل قوم مذکورہ شیر علیخان، پردل خداداد حسین

صلح نامہ ملکان مندرجہ ذیل قوم بہلول زئی بموجب شرح ایضاً

تاج محمد ولد احمد - لاہی ولد روری و میسر ولد الہ یار - یار محمد و مسک ولد مہربان - کمدی ولد عزنا - بہودی ولد شہل قایم خان ولد علی - برخوردار ولد نامدار - درانی و شکر ہیر و بہر ادران - بہوجڑ ولد محمد اقوام تاتاخیل - میرات ولد صورت قوم شنگی - خواجہ احمد و بدا قوم ایضاً - قلندر شاہ ولد سمند قوم بندخیل ستانا ولد سمند قوم مرصع - دلانی ولد شتہ یان - این جملہ ملکان حاضرین از خود قوم بہلول زئی اصالتاً از طرف خود مختاریتاً از طرف جملہ ملکان دیگر اقوام بہلول زیان خصوصاً از طرف کسان ذیل زبردست و سید و نبی قوم شنگی و اخلاص و سوار قوم نظر خیل و فتح خان قوم ملک شاہی - بموجب شرائط این صلح چہہ کس یرغمال ہر ستہ قوم سے فی قوم دو کس بہائی بیٹے ملکان کے سرکار کی تفویض کے لئے جنمین سے تین کو بنون مین اور تین کو ٹانک مین سکونت کی جگہہ ملی اور ۱۲ روپیہ ماہواری جنکو اور ۵ روپیہ ماہیانہ عیال دار کیواسطے تنخواہ مقرر ہوی ابہی ایک سال صلح کو نہین گذرنے پایا تہا کہ فرقہ شنگی جو قوم بہلول زئی مین سے ہے اور اوسکا ملک مسمی نبی شنگی جو صلح کیوقت حاضر نہین تہا اوس نے کابل سے واپس آکر شرارت کری اور چند واردات چوری کی علاوہ پانچہہ گرا سکٹ تیسرے پنجاب رسالہ کی اور ایک گلہ بان ٹانک کی سرحد پر قتل کئے گئے ان جرایم کے سبب سی جنمین قوم بہلول زئی کا فرقہ شنگی ملوث تہا اور ایسا معلوم ہوا کہ پوتیہ خیل علی زئی کے آدمی بہی کوی شامل تہے اسواسطے ان ہر دو شاخونکے آدمی گورنمنٹ کی علاقہ مین گرفتار کئے گئے اور شمن خیل بباعث عدم شمولیت بری رہے آخر ساڈہی چار ہزار روپیہ اونکی بہیر وغیرہ سے جرمانہ

وصول ہو کر قید سے رہا ہوا مگر اس جرمانہ کی ایصال سے بعض شاخین جو اپنی آپ کو بیگناہ سمجھتی تہی نہایت ناراض ہین ۰۰ سال کے بعد یرغمال رخصت کئے گئے اور اگرچہ حال مین سخت بدی یا خباثت کے ساتہہ واردات مین اس قوم کی جانب سے کم ہوتی ہین مگر سرقہ مویشی وغیرہ واردات چوری سے باز نہین آتی اس سبب سے بموجب شرائط عہد نامہ کے اکثر اونکی بہیر گرفتار ہو کر معاوضہ مال مسروقہ لیا جاتا ہے اور اون کا یہہ حال ہے کہ تہوڑے مویشی ہر جان نذر ویش +

حال حصول قبضہ اندر حدود ضلع بنون

فرقہ آہی خیل تپہ بیکے بیزن خیل پائندہ خیل عمرزی تپہ کے خیل تبن خیل شاخہا احمدزی وفرقہ بکاخیل نرئی تپہ ملک شی شاخہا اتمان زی نے جسطرح اور جس سبب سے ضلع بنون کی حدود مین واسطے زمینات موسومہ تہل اور ورغز وغیرہ زیر قبضہ کے ہین اوس کا مفصل حال ذیل مین درج کیا جاتا ہے واضح ہو کہ ابتدا مین قوم وزیری کا ہمیشہ رمہ چرائی اور نمک فروشی تہا زراعت کاری سوائے قلیل زمینات واقعہ اندرون کوہ نہین رکہتے تہے قریب دو سو برس کا عرصہ گذرا ہے کہ شاخ احمدزی اور اتمان زی کے بعض شعبون نے واسطے رمہ چرائی تہل اور ورغز واسن کوہ مین بموسم زمستان آنا شروع کیا اوسوقت تہل شمالی ومشرقی پر اکثر قوم مروت کا قبضہ تہا اور زمین مندرا ون اور تہل ذنک وغیرہ مغربی حصہ تہل کا قوم سورانی بنوچی کے قبضہ مین تہی اور قوم مروت قوم سورانی اور خٹک کے ساتہہ اکثر اس تہل کے تکرار پر لڑا کرتے تہے وزیری لوگ صرف بطور گلہ بانی زمستان مین متفرق ہو کر چراگاہ تہل وغیرہ مین رمہ چرائی کرکے شروع موسم گرما کو کیشہ ودی او کہاٹیال بچہ او مویشی لیکر پہاڑ کو چلے جاتے تہے سوائی چرائی مویشی اونکا ملکیت زمین یا قبضہ سے کچہہ اور تعلق یا سروکار نہین تہا اور زراعت کاری اور قلبہ رانی کی بالکل شوق نہین تہی زمین جو نالہ توچی سے جنوب کو واقعہ ہے اکثر غیر آباد مگر چراگاہ قوم مروت کی تہی یا نچہ پشت زمین کی مدت تخمیناً ڈیڑہ سو برس ہوئی کہ بکاخیل اور جانی خیل شاخہا اتمان زئی وزیری نے ورغز پر اپنی مستقل قبضہ کو قایم کیا اور سب سے پہلے مستقل قبضہ بنیاد انہون نے رکہی +

حال قبضہ وزیر علاقہ وغیرہ

اس طرح پر ہے کہ اس موقعہ پر چند عرصہ وزیران بکاخیل وجانی خیل بذریعہ چرائی مویشی موسم سرما مین آیا کرتے تہے اور چونکہ یہہ جگہہ اون کے پچہلے کوہی علاقہ کے ملحق الحدود تہی اسواسطے ملنے والا قوم بارک زئی شاخ میری سے پانی توچی مانگ کر ایک ڈیال موسوم برلشتی جاری کرکے زمین کو مزروعہ کرنا شروع کیا اور پہر اور دیالین جاری کرکے اپنے قبضہ کو مضبوط کیا تب بکاخیل وزیری اور بارک زئی بنوچی کی باہم دشمنی بہ تکرار پانی توچی و چراگاہ پیدا ہوکر نوبت کشت وخون تک پہونچی جانی خیل وزیری اس فساد مین بسبب مشرقی جانب چراگاہ ہونیکے علیحدہ رہے الا قوم میری نے اپنی نخوت سے اونکو اسطرح دشمن بنایا کہ ایک شخص قوم جانی خیل گرفتار کرکے اسکو تکلیف دینی شروع کری اور جب اوسنے کہا کہ مین جانی خیل ہون تو اونہون نے جواب دیا کہ تم جانی خیل قوم کے لوگ اپنی ریش منڈوا ڈالا کرو تاکہ اس علامت سے قوم بکاخیل اور تمہاری امتیاز ہو یہہ خبر پاکر جانی خیل بکاخیلون کے شامل ہوگئے اور دونو فرقون نے مجمعاً تورہ کرکے قوم میری بارک زئی کے قریب شصت کس آدمی لڑائی مین ماردئی اور یہہ فساد اونکا تب تک رہا جب احمد شاہ ابدالی نے قوم بکاخیل وزیری اور میری بنوچی کی باہم پانی توچی کی تقسیم واسطے سیرابی زمینات زرعی اسطرح کری کہ فصل ربیع کی زراعت کیواسطے کل پانی وزیری لیا کرین اور فصل خریف کے موسم مین کل پانی بنوچی لگایا کرین کیونکہ فصل خریف کے موسم کاشت برداشت مین وزیری لوگ پہاڑ کو چلے جایا کرتے تہے یہہ تقسیم وزیری لوگون کے واسطے مفید تہی مگر بنوچیون کیواسطے فصل ربیع کا نہایت نقصان تہا شروع عملداری گورنمنٹ انگریزی مین کرنیل اڈوارڈس صاحب کی تجویز اور جنرل نکلسن صاحب کے حکم سے وہ دستور منسوخ ہوکر ہر دو فصل مین نصفا نصف پانی باہم وزیری بکاخیل اور بنوچی مقرر کیا گیا بنون کے جنوبی و غربی وزیران اتمان زئی جب اسطرح قبضہ پاچکے تو قوم محمد خیل وزیری سپیرکی شاخ احمد زئی کے ہمراہ قوم داؤد شاہ بنوچی جو علاقہ بنون کے مغربی شمال حصہ مین آباد ہین دشمنی شروع ہوئی اس فساد کی بنیاد یہہ تہی کہ ایک شخص قوم پاپہ

ساکنہ علاقہ بنگش داؤدشاہ کی بازارون سے کچھہ بضاعت خرید کرکے براستہ کرم بنگش کو واپس
جاتا تہا کہ وزیریان محمد خیل نے اندر کوہ متصل علاقہ داؤد شاہ رہزنی کرکے اوسکا مال غارت کرلیا
وہ سوداگر بستانہ چھینواکر واپس آیا اور داؤدشاہ کی قوم سے دادخواہ ہوا ملکان داؤدشاہ نے چیغہ
یعنی تعاقب کرکے چند نفر قوم وزیری محمدخیل پہاڑ سے پکڑ لائے اور اونکو بطور بتوخہ یعنی مبادلہ قید کیا
وزیریون نے اکثر مال مسروقہ واپس دیکر اپنی قوم کے آدمی رہا کرائے اوس سے چند عرصہ بعد بارہ
خان محمد خیل مشہور اختیار دار ملک قوم احمدزئی وزیری کا برادرزادہ کو جو بطور بدرقہ آیا تہا
داؤدشاہون نے ماردیا تب وزیری لوگ توڑہ جمع کرکے داؤدشاہ پر چڑہ آئے دوسری طرف سے
اکثر بنوچی بتورائی منڈان عیسکی تپے جمع ہوکر داؤدشاہ کی شرم شریک ہوئے باہم قوم وزیری
اور بنوچی کرانہ کرم کے متصل لڑائی ہوئی بنوچیون نے شکست کہائی الا وزیریونکی جانب بہی بہت
نقصان ہوا اس سبب سے باوجود فتح پانے میدان کے وزیری دور تک تعاقب نکرسکے دوسرے
سال شروع موسم خزان مین وزیری لوگ پہر حملہ آوری کے ارادہ پر جمع ہوئے یہہ خبر سنکر تمام قوم
داؤدشاہ نے مرنے مارنے پر اتفاق کرکے یہہ مشورہ کیا کہ ہر کوئی مرد اپنے فرزند کو جو رکہتا ہو
سوار کرکے میدان جنگ مین ہمراہ لیجلے تا کہ ارادہ گریز باقی نرہے اس دفعہ یا ہم سب میدان مین
لڑکر مرجاوینگے یا قوم وزیری مقابلہ کن کی بیخ نچہوڑینگے ہر چند کہ ایسی مستقل دلاوری کا انجام ہوچکنے
عادات سے بعید تہا الا یہہ خبر سنکر غنیم کو خطرہ پیدا ہوا اور سمی ملک وزیریان نے آدمی بہیجکر
صلح کرلی اور توڑہ وزیریان طرف عیسکی کی چلا آیا داؤدشاہ لوگ اپنی دیال پر ماتی بطور چوکی
بناکر پانی لایا کرتے تہی کیونکہ جن وزیریون کی خویش اقارب لڑائی وغیرہ مین داؤدشاہون
کے ہاتہہ سے مارے گئے تہے وہ بذریعہ توڑا لذ بند اور کاٹنے دیال کے کمی پانی کا نقصان
پہونچاتے تہی ایک روز شخص وزیری دیال مین مارا گیا جب پہر بدی ہو گئی مگر قوم
داؤدشاہ کی شاخ گنشر جو توڑہ گوندہ سے مین تہی اور شاخ مشہرکی باہم برابر دشمنی خانگی
ہوگئے تہی اس سبب سے وزیری قوم کم مقابلہ کے لایق نرہی شاخ بہدن خیل سے پیرکے

وزیری جو گوندید ار قوم کشتہ واوڈ شاہ کی تہی اونکو کشتہ کے لوگون نے اپنی سکنا مین رسوم
بنا دی بٹ وزیری اور کشتہ وران نے اپنا حصہ اوس زمین سے قوم محمد خیل وزیری کو دیا تب سے جسکو
عرصہ تخمیناً سو برس کا گذرا ہے مغربی حصہ تپہ داوڈ شاہ وادسکی [illegible] مستقل قبضہ
سے کے وزیرت سے جو [illegible] ان خاندان مین قوم وزیری کا بڑا ملک باز خان محمد خیل وزیری
تہا اور اسکے بعد تخمیناً شصت سال گذری ہونگے کہ سرمست خان حسینی و سکندر خان
موسکی و دیگر ملکان سپین گوندی بنوچیون نے قوم محمد خیل وزیری کو ایک گہڑی متصل زیارت
خواجہ عبد اللہ صاحب وہانہ نالہ کورم کے سامنے واسطے تنگی قوم کشتہ زوجی جو تور گوند مین تہے
بنوا دی اوسکی ذریعہ سے کرم کا کنارہ محمد خیلون کے قبضہ مین آیا اور تخمیناً چالیس برس ہوئی
کہ موضع ختی کرم کی بر آمد زمین مین وزیرون نے بنایا اور تپہ داوڈ شاہ مین بعض زمینات بذریعہ
رہن وغیرہ اپنی قبضہ مین کری تب سی برابر قابض چلی آتے ہین اور دشت قوی بشمالی تہل پر رمہ
چرائی کرتے رہی اور تدریجاً اپنی غلبہ سے قوم مروت اور خٹک کو ہٹاتے گئی اور قوم سورانی
اور جنڈو خیل بنوچی سے [illegible] اور تہل دو بک و منک کچہہ قصاص دو کس وزیران
کے بدلہ مین کچہہ زمین باز سے لی لئے اور چشمے اور آل سے خٹکون کو ہٹایا باوجود خالی کرالینے
اس وسیع تہل کے اونکا قبضہ کاشت کاری بہت قلیل تہا صرف رمہ چرائی کے شوق تہی
تخمیناً چالیس پچاس برس سے تہل پر بعضی بعضی جگہہ کاشت کاری شروع کری سبب
اس عدم کاشت کی دو معلوم ہوتے ہین اول شوق کم تہی دوسری دعوی داران تہل
یعنی قوم مروت اور خٹک بہی اون کو بے غم نہین چہوڑتے تہی شروع عملداری سرکار انگریزی
مین جب کرنیل اڈوارڈس صاحب نے کل تہل شمالی پر رمہ چرائی وزیران کی
اجازت فرمائی اور پیچہے سے صاحبان اضلاع نے ملکان قوم وزیری کو تہل غیر آبادی
جو ملکیت سرکاری سمجہا جاتا تہا زمینات واسطے آبادی عطا کری اور مخالفان کے خطرہ
اور حملہ سے انتظام سرکار نے محفوظ کر دیا اور تہل پر پیداوار غلہ گندم اور شخود بہت ہونے لگے

نب شوق تلابہ رانی اور زمینداری عام ہو گئی ہر شخص وزیری خواہشمند ہی کہ تہل غیر آباد بقیمتاً
سے ... کار واسطی آباد بیکے زمین دیوی اور یہ شوق اون کی اچھی ہے اکثر تہل آباد ہو تا جاتا ہے

نہری زمینات

بارانی رقبہ کے قبضہ کا حال اوپر لکھا گیا اور آبی زمینات علاقہ بنون خصوص تپہ منده خیل
سورانی مین جو وزیران عمرزی وغیرہ کے پاس آئی ہین وہ عموماً بذریعہ رہن بنوچیون سے
حاصل کئے ہین نہ کہ جبر سے اور سبب اس رہن کا عہد افغانی مین اکثر یہہ ہوا کہ وزیری لوگ
مرتہن بنوچیون سے زمینات رہن لیکر خود قبضہ کاشت نہین کرتے تھے بلکہ اکثر راہن خود کاشت
کیا کرتے تھے اور وزیری لوگ جب موسم زمستان مین پہاڑ سے نیچے آتے تھے تو قابضان
سے کچھہ قدر غلہ تکی وغیرہ بابت حق رہن واسطے آوگرہ کی لیکر اوسکو غنیمت سمجھتے تھے
اور اسطرح غلہ معینہ پر زمین کے دینے کو اجارہ کہتی ہین جب بنوچیون نے ایسی سادہ لوح
مرتہن دیکھی تو خفیف زر رہن پر زمینات رہن کر دی لوگ کہتی ہین کہ جب اول وزیری لوگ
علاقہ بنون مین داخل ہوئے تو ایسی ناواقف تھی کہ زراعت سبز ہلدی کو تمباکو جانتے تھے اور
نیشکر کے بوٹہ کو بنجی سے کہودیتی تھے کہ اسکی جڑ مین روڑی قند سیاہ ہو گی ایسے مرتہنان
پر رہن کرنے سی بنوچیون کو زمین کے چلے جانیکا خطرہ نہین تہا دوسرا تپہ مندی خیل مین عمرزئی
وزیری کے ہاتھہ اکثر زمینات کا رہن ہو جانے کا یہہ سبب تہا کہ عملداری درانی مین قلنگ
یعنی مالگذاری ہمیشہ مالک زمین سے وصول ہوا کرتی تہی مرتہن معاملہ سے باوجود قبضہ زمین
بری تہا سمی چیاڑ ملک قوم چاوزی سورانی نے ایکدفعہ حاکم درانی کو نذرانہ مان کر یہہ
تجویز کری کہ مرہونہ زمینات کا قلنگ مالکان سے نہ لیا جاوے اس مشورہ کی امید پر
چیاڑ نے اپنی اکثر زمینات قوم وزیری پر رہن کر دی تاکہ قلنگ سے سبکدوش ہون
اور وزیری لوگ خود پہاڑی ہین اون پر قلنگ نہین ہو گا مگر دیگر ملکان کی نارضامندی
کے سبب سی یہہ منصوبہ نہ چلا ہیکا سب زمینات مرہونہ و مقبوضہ کا قلنگ چیاڑ سے لیا گیا

جس سے وہ برباد ہوا اور زمینات بھی منتقل ہوگئین تب سے وزیری لوگ قابض چلے آتے
ہین اکثر اب اپنی قبضہ مین کر لئے ہین اور حصہ پیشقدمیان کو دی رکھے ہین اور قلیل اجارہ
اور بعض رہن در رہن ہوگئے ہین اب جو کوئی فک الرہن کا دعوی کرتا ہے تو وزیری لوگ
اپنی میراث پدری یا جدی بتلا کر دعوی رہن سے اکثر انکار یا لاعلمی ظاہر کرتے ہین اور چونکہ
ایسی پورانی رہن کا کچھہ مضبوط ثبوت ہوچی پیش نہین کرسکتے اور نیز بموجب شرط اول
اشتہار کرنیل ایڈوارڈس صاحب مجریہ ہفتدہم ماہ دسمبر ۱۸۴۷ء کے وزیری مقدمہ جیت لیتے ہین
ذیل مین ایک نقشہ درج کیا جاتا ہے جس سے تخمیناً رقبہ مقبوضہ وزیران اندر حدود ضلع بنون
معہ تعداد جمع و انعام ملکان وغیرہ معلوم ہوگا مگر نسبت تعداد رقبہ اس سبب سے صحت کا اطمینان
نہین ہے کہ پیمایش معتبر کل رقبہ کی نہین ہوئی +

فہرست اراضی مقبوضہ قوم وزیری اندر حدود سلطنت گورنمنٹ انگریزی

نمبر	[illegible]	[illegible]	تعداد اراضی تخمیناً: آباد	غیر آباد	میزان	تعداد جمع: ناگزاری	بابت منفعت	میزان	تعداد انعام: [illegible]	[illegible]
۱	[illegible] خیل	میر اکبر جعفر وغیرہ	[illegible]	[illegible]	کنال [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	٠
۲	سکیے	نجیب خان	[illegible]	[illegible]	دو لکھ کنال	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	٠
۳	[illegible] خیل	بہما خان	[illegible] ہزار	[illegible] ہزار	کنال [illegible] ہزار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	٠
۴	پائندہ خیل	بریم خان	[illegible] ہزار	[illegible] ہزار	کنال [illegible] ہزار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	٠
۵	سرکی خیل	لال میر شاہ داد	[illegible] ہزار	[illegible]	کنال [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	٠
۶	اتی خیل	علیم بندہ وغیرہ	دو لاکھ [illegible] ہزار	[illegible] ہزار	دو لاکھ کنال [illegible] ہزار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	٠
۷	محمد خیل	فضل شاہ	[illegible] ہزار	[illegible] ہزار	کنال [illegible] ہزار	[illegible]	٠	[illegible]	[illegible]	٠
۸	عمرزئی	[illegible]	[illegible] ہزار	[illegible] ہزار	کنال [illegible] ہزار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	٠
۹	[illegible]	[illegible] وغیرہ	[illegible] ہزار	[illegible] ہزار	کنال [illegible]	[illegible]	٠	[illegible]	[illegible]	٠
۱۰	[illegible] خیل	جان بہادر [illegible] شاہ وغیرہ	[illegible] ہزار	[illegible] ہزار	کنال [illegible] ہزار	[illegible]	٠	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۱	[illegible] خیل	حسن خان وغیرہ	کنال [illegible]	[illegible] ہزار	کنال [illegible]	[illegible]	٠	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۲	[illegible]	عاصم [illegible] سردار [illegible] رضا خان	[illegible] ہزار	[illegible] ہزار	کنال [illegible] ہزار	[illegible]	٠	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۳	جانی خیل	کلاب	[illegible]	[illegible] ہزار	کنال [illegible] ہزار	[illegible]	٠	[illegible]	[illegible]	[illegible]
میزان کل			[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		[illegible]

طریق کوچ

شاخ احمد زئی و اتمان زئی کے اکثر فرقے بماہ اپریل و مئی شروع موسم گرما کوہ سلیمان کے علاوہ شوال و وانہ و تیرہ وغیرہ سرد پہاڑی ملکون مین جاتے ہین اور شروع موسم خزان مین بماہ اکتوبر نومبر دامن پہاڑ یا میدان ملک کو واپس آتے ہین اور پہنچ کر دونون ملکوں مین کم زیادہ ہر ایک فرقہ کی جو نواح ہین ان مین زمستان کو رہتے ہین ملکیت اراضی واقعہ ہے کیونکہ علاقہ پہاڑی مذکورہ بالا انکی قدیمی ملکیت رہا ہے اور تحصیل وغیرہ بھی پیچھے سے لیا جب یہ لوگ اوپر پہنچ جاتے آتے ہین تو ان کی محنت قابل رحم ہوتی ہے مین نے بار ہا بچشم خود انکا کوچ دیکھا عورات پر بڑی مشقت ہوتا ہے ایک قافلہ کے ساتھ [illegible] کی تھی جسکی پشت پر ایک مشک پانی کی اور [illegible] پر ایک [illegible] ایک تیر [illegible] چوبی [illegible] اسکی اجڑ کو بھی ہانکتی تھی اور جب [illegible] ہوتا تھا تو اسکو دودھ بھی پلاتی تھی اور اسی طرح پانچ چھہ برس کا ایک لڑکا تھا جو گلہ شتران کو ہانکے جاتا تھا پاؤن سے برہنہ جب تیز اسکے پیرو بہت اور پاؤن مین کانٹا لگتا تو بے کسی [illegible] بیٹھ کے [illegible] اسکو نکال کر اپنے کام مین مصروف ہوتا تھا اور باوجودیکہ دھوپ سخت تھی مگر سر سے برہنہ تھا اس حال سے اور مضبوطی اس قوم کی ظاہر ہوتی ہے بالغ مردون کے پاس اسلحہ اور گوڈے چمڑی جسمین آرد زاد راہ ہوتا ہے اور راجڑ کو ہانکتے جاتے تھے ایسی سخت دھوپ مین کوچ تھا کہ معاذ اللہ راستے کی منزل طے کرنے کو وقت اکثر نہین [illegible] آفتاب کوچ کرتے ہین [illegible] آرام کرتے ہین اور اپنے مویشی اور اجڑ کو چراتے ہین [illegible] پہنچاتے ہین اور ایام سفر مین ہمیشہ خشک روٹی گندم یا مکئی یا جو کی کھاتے ہین اور اگر پیاس لگے تو خام [illegible] ہی پھانک لیتے ہین ؂

دستور کیژدی یا کیژدے

ان کوچی قوموں مین واسطے رہایش کے ایک چھوٹا خیمہ مثل بد وضع چھولداری کی بکریون کی پشت کا بنا ہوا ہوتا ہے اوسکی سیاہ پشت سے بطریق گونی مانند دری کی چوڑی لمبی بقدر مطلوب بنائی جاتی ہے اور اوسکو بزبان پشتو کیژدی کہتے ہین اور یہہ دو قسم کی ہوتی ہے ایک موسم سرما کی جو ذرہ کلان اور دو چوبی ہوتی ہے اور دوسری گرما کی جو سفر مین بہی کام آتی ہے چھوٹی ہوتی ہے قیمت اونکی آٹھہ روپیہ سے لیکر بیس روپیہ تک فی کیژدی ہوتی ہے بموسم سردی سب گہر کے آدمی مرد عورت شامل ہوکر اوسکے اندر بچہا زمین پر سوتے ہین الا جسنے تازہ شادی کی ہوتا ہو فی الحال کیواسطے جبتک کہ شوق تازہ شادیکی رہے باقی کنبہ سے ذرہ علیحدہ اوسی کیژدی مین اسقدر پردہ سی ہوتا ہے کہ بیچ مین بطور آڑکے کچھ اسباب رکہا جاتا ہے باوصفیکہ طول اوس کیژدیکا چار گز سے اور عرض تین گز سے زیادہ نہین ہوتا تاہم جاڑے کی شدت مین بقدر گنجایش مویشی بہی اپنے شامل اوسکے اندر رکھتے ہین +

تقسیم کار خانگی درمیان مرد و عورت

جسکی پیسنے و پانی لانے اور دیگر معمولی خانگی کاموں کے سوا جب مرد فصل کاٹتے ہین تو اوسکا خرمن پر جمع کرنا اور بچہا کو سفندان کو چرانا اور لکڑی سوختنی اور گہاس لانا اور مردونکی قمیص کا اور دوسرے کپڑا بنانا عورات کے ذمہ ہے اور سفر مین جب پہاڑ کو جاتے آتے ہین تو پانی کی مشکین اوٹھانا انکی گویا معمولی خدمت ہے اور سفر مین بار لادنا اور اسباب لیجانا بہی عورات کے ذمہ ہے باوجود اسقدر محنت دینی کے پہر بہی اونکی بیقدری بہت ہے یہانتک کہ عورات کی قاتل پر قصاص لازم نہین

پیشہ و عادات

ابتدا مین اس قوم کے اکثر آدمی پیشہ کاروبانی اور رمہ چرانی اور نمک سبزی فروخت کا رکہتے ہے حال مین اکثر اپیشہ کاشت کاری و مالداری و رمہ چرائی گوسفند اور اون فروشی وغیرہ سے اپنا گذارہ معاش کرتے ہین اونکی بہیڑ یونکی اون گرچہ عمدہ قسم کی نہین ہوتی کیونکہ میلہ اور آلودہ کاٹی

جاتی ہے مگر انکی کوسفند خوراک اور کلانی مین اسقدر عمدہ ہوتی ہین کہ اول درجہ کا کوسفند آٹھہ
غایت دس روپیہ تک بکتا ہے وقلیل سوداگری نمک و مویشی و پارچہ سوسی و سفید و روغن زرد
کی رکہتی ہین و نیز ہندو وغیرہ بیوپاریان جو ملک خوست اور داوڑ سے آتی جاتے ہین انسے باخذ اجرت
بدرقہ کرنا اور باقی ہمیشہ چوری و رہزنی رکھتی ہین نسبت زمانہ ماضیہ حال مین نیک معاشونکی تعداد بوجہ
فرقہ سے زیادہ ہوگئی ہے حصول علم کا شوق مطلق نہین حال مین چند ملکان نے میرے ساتھہ
وعدہ کیا ہے کہ ہم اپنے فرزندونکو علم مروجہ کی تعلیم مین مشغول کرینگے دیکہا چاہئی اس نیک عہد کی ایفا البتہ
فوجمین بہرتی ہونیکی کچھہ خواہش نہین اپنی ملک سی باہر سفر کرنا مطلق معدوم ہے کوئی قادر وزیر ایسا ہوگا
کہ جسنی اپنے ملک کی حدود سے چالیس کوس تک باہر سفر کیا ہو قریب کل کے ایسی مین کہ جنہون نے
اپنے وطن کی حدود سے باہر پانو بہی نہین رکہا سوداگری کیواسطے دور کی ملکونمین کوئی بہی نہین جاتا
اس قوم مین مثل دیگر پشتون قومونکے حجرہ یعنی مکان نشست مردانہ نہین ہوتا اپنے اپنے گہرونکے سامنہ
اپنی کنبے کی مرد عورت زمین یا چٹایونپر بیٹہے رہتی ہین اور جب کوئی مہمان اوے تو اوسکو علیحدہ بیٹہکا
بموسم زمستان آگ جلادیتے ہین اور میزبان مرد بہی اوسکے پاس جا بیٹہتے ہین جب خاص ضرورت
مردمان کی جمع کرنے کی ہو تو ایک میدان مین جمع ہوتی ہین اور اس مجمع مین حقہ پینا اور اپنی مویشی اور
زراعت کی باتین کرتے ہین اور بہلول خیل مسعود واردات رہزنی اور چوری کے قصے جو گذرے
ہین یا آئندہ جنکی تدبیر ہے اکثر کرتے ہین مسعود وزیری نسوار بہت چڑہاتے ہین اور اوہا کی سوداگری
کا ذکر عبدلی مسعود اپنے مجمع مین کرتے ہین بہنگ اور چرس پینے والی تہوڑے آدمی تارزی کی شاخ
مین اور شعبہ محمد خیل احمد زئی مین ہین شراب کوئی نہین پیتا لولی بازیسے نفرت کلی ہے جہوٹہہ
بولنے سے کچھہ پرہیز نہین ہے مگر ایسی سادہ تقریر سے بولا جاتا ہے کہ تہوڑیسی تحقیق کے بعد تمیز راست
و دروغ کی ہوسکتی ہے جو ہماری عدالتونمین اس قوم کے مجرم بعلت سرقہ وغیرہ ماخوذ ہوکر آتے
ہین تو وہ اپنی بریت کی سہل وجہ انکا سمجہتی ہین اور اور بعض دفعہ اپنی صفائی کے گواہ مال مسروقہ
کے حصہ خور اور اپنی رشتہ دار بلکہ جو سرقہ مین شریک تہے وہ بہی لکہادیتی ہین اور ایسی گواہ ہمیشہ مفید مطلب عالہ

شہادت دیتی ہین +

خوراک

کہانے مین عموماً گندم یا مکی اور جو کی روٹی اور گوسفند کا گوشت زیادہ کام آتا ہے مکی کا دلیہ اکثر کہایا جاتا ہے سفر مین اور نیز شکار کو جاتے وقت جو غیرہ سفر مین بہ کاک پکا کر کہاتے ہین کاک اوسکو کہتے ہین کہ اول پتہر آتش مین گرم کرکے اوپر آرد لپیٹ کر خفیف آگ کی خاک مین اونکو دبا دیتے ہین جب حسب خواہش جب پختہ ہو جاوین تو نکالکر اور پتہر سے اوتار کر کہاتے ہین قند سیاہ کو شربت اور روغن مین گوندہ روٹی کہانا بہت مزہ دار طعام ہے اور آدمی بہت کہانا نہین جاتا سب سے عمدہ کہانا انکے نزدیک یہ ہے کہ روغن زرد کے ساتھ ملا کر کہاتے ہین اور گوشت اور چربی گوسفند گندم یا مکی کی روٹی یا چاول کے ساتھ پلاو انکی ابتدائی

الا اس قسم کا طعام سوائے غریب اور قریب الزمان اور دولتمند آدمیوں کے باقی لوگونکو سالہا مین میسر نہین ہوتا اور طریقہ کہانا انکی یہ ہے کہ سب گہر کے مرد آدمی یا جتنے آدمی مہمان ہون ایک بڑی تنک یعنی چوبی طشت اور یا کونڈول یعنی کلی تغار مین طعام ڈالکر اگر شوربا یا شربت یا ایسی چیز روغن میسر ہو تو اوسمین مشترکا کو ٹکر شامل کہاتے ہین اور جو فضلہ انکا بچ رہتا ہے وہ عورات علیحدہ بیٹہہ کر کہاتے ہین اس قوم مین مرد عورت بلکہ شوہر زوجہ بہی کبہی شامل ہو کر کہانا نہین کہاتے ان لوگونکی سحر خیزی مشہور ہے مگر بوجہ عبادت حقیقی کے واسطے نہین ہے بلکہ انکی معمولی عادت ہے کہ صبح صادق سے پہلے سب مرد و زن اوٹہکر عورات روٹی پکانا شروع کرتی ہین اور مرد انکی خدمت مین آفتاب سے پہلے نان خورش کہاکر اپنے اپنے کام مین مصروف ہوتے ہین کہانا پکانا عورات کی معمولی خدمت مین داخل ہے کیونکہ سوا خود اونکے فرودگاہ مین جب وہ پہاڑ کی طرف کوچ کر جاتے ہین واسطے دیکہنے مستورات کوچ مقام کر گیا اور دیکہا کہ اوس کمپ مین شام کیوقت ہر طرف آگ جلتی ہے اور وزیری عورات جو مستور نہین ہوتی روٹی پکا رہی ہین اور وزیری مرد بیٹہے ہین پتہر کے بڑے موٹے تابہ پر کوئی گندم کی پتلی آب آمیز روٹی شلیہ پکاتی ہے اور اکثر نان جو کی پکا رہی ہین ونکی جو اور مکی کی روٹی موٹائی مین دو انچ سے کم نہین

ہونگی اور جب ذرہ سی دونون طرف روتی کے تابہ پر خشک ہو چکی تو تابہ سی اوتار کر چولے کی گرم
خاکستر او خفیف آگ مین دبا دیتے ہین جسمین وہ خوب سرخ ہو کر پکتی ہین تب نکالکر کہاتی ہین
علاوہ معمولی غلو بکری اون کے پہاڑ مین درخت خرنجہ کا پہل جسکا نام ترپنکے یعنی شاہ بلوت
اوسکو کوٹ اور خشک کرکے چکی مین پیسکر مفلس لوگ دو قحط اور تنگی کے ایام مین اکثر
دزیری آرد جو کے ساتہہ ملاکر روٹی بنانے سے اپنی شکم پری کرتے ہین اور ایک اور بوٹی
موسوم ترہ کے چوڑے پتی خشک کرکے آرد بنا کر خاص لسی مین کہاتے ہین اس قوم کے
اپنی مقبوضہ پہاڑ مین چند اقسام میوہ سے تر او خشک پیدا ہوتی ہین جسکو یہہ لوگ بہت
عزیز او غنیمت سمجہتی ہین او انکو بتفریق سے بیان کرنا مناسب ہی پہلی وہ میوہ جات
کہ جو سوائے مالکان اور اون کے عزیز اقربا اور دوستون کے باقی عام قوم کو قیمت
سے میسر ہوتے ہین متدتہ یعنی ... آلو بعض جگہہ پہاڑ مین بہت ہی اکثر غلہ جو و مکی کے ہموزن
یا چارانہ فی باہیل فروخت ہوتے ہین اگرچہ غلہ گندم کے مساوی بیچتے ہین مگر بہت نہین ہے الوچہ
اور آنار رنگر ناقص اور ترش باد رنگ جو مکی کی زراعت مین اکثر کاشت کرتے ہین - کدو کو و زیری
لوگ پختہ اور خام دونون طرح کہاتی ہین - ہندوانہ مگر بہت نہین ہوتا چلغوزی یا زنغوزی جسکو ہندی
مین نیزے کہتی ہین درخت چیل کا پہل یہہ درخت پہاڑ مین جو دزوہی الا ہر ایک اپنی مقبوضہ حد تک
اختیار فروخت کا رکہتا ہی مگر ایسا ارزان کہ دو من روپیہ پر بہت سا جنگل ان درختون کا پہل لینے کے
واسطے فروخت کیا جاتا ہے اور علاوہ اپنی شکم پوری کی بازارون مین فروخت کیواسطی لاتی
مین کشلنی بہی اسی قسم کا ایک ثمر ہی ترہ کی ایک شیرین ترش آمیز میوہ ہی دوسرے
قسم کے وہ میوہ جو مفت پہاڑون مین خودرو ملتی ہین اور یہہ لوگ خوب سیر ہو کر کہاتی ہین ثمر توت
جو بہار کے موسم مین بہت کثرت سی کہایا جاتا ہی اور مسعود و زیری تو خام بہی کہاتی ہین گوزگوزہ
ایک چہوٹے سے بوٹہ کا سیاہ رنگ ثمر تازہ بتازہ خوب مزہ دار ہوتا ہی اور یہہ لوگ معہ گٹہلک کہا
جاتی ہین شنو لنی یا شلوئے جو درخت زیتون کا میوہ ہی اور شیروہ اور منوانیہ اور شتو ر گے

انجرنے یعنی گوناپہ یہہ پہاڑی میوہ انکی عمدہ خوراک ہی اور میوہ گوزہ گوزہ کو تو صحت افزا بہی کہتی ہین ؛

پوشاک

اول لباس مردانہ دستار موٹا کپڑہ کی اکثر تین گز سی ہفت گز تک طول مین عموماً سیاہ نیلہ رنگ اور قوم توری جیل سرخ عنابی رنگ اور باقی سفید مگر اسقدر بوسیدہ اور کہنہ ہوتی ہین کہ سوائی آسودہ حال ملکان کی باقی لوگ شاید تمام عمر مین ایکدو دستار کو پورہ کرتے ہین اور چادر یا ردا جسکو بزبان خود بلکی بولتی ہین سفید موٹا کپڑے کی اور اکثر پہاڑ مین کمل سفید رنگ کی اوڑتی ہین اور بعض ملک لوئی بہی کہتی ہین قمیص اگر پارچہ کا ہو فراخ بلا چین اور چین دار اندر کہہ کو خلقہ یا انگلوٹ کہتی ہین عموماً موٹی اون کا فراخ انگرکہہ اکثر خود رنگ جسکی گریبان اور پردہ پیشبند پر ریشم اور سوت سرخ اور زرد کا کام اونکی عورات کرتی ہین اور اس اونی انگرکہہ کو بزبان خود شڑے کہتی ہین بہت پہناوا ہی قیمت اوسکی ایک روپیہ سی لیکر دو روپیہ تک ہوتی ہی اور پائجامہ مردانہ سفید موٹے پارچہ کا [illegible] اور مسعود کی غنی لوگ اون کا بہی پہنتی ہین اور بعض ملکان معتبر بڑے گہیرہ دار پائجامہ [illegible] بوقت آنی حضور حکام بہی پہنتی ہین لباس زنانہ عموماً عورات کے سر پر نیل کا سیاہ رنگ [illegible] ہوا موٹا پارچہ کی ردا جسکو بزبان خود ٹکرے کہتی ہین اور عمر رسیدہ عورتون کی سر پر موٹا پارچہ کا چہوٹا دوپٹہ اپنی مٹی کا رنگ دیکر خاکی کیا ہوا ہوتا ہی اور نازنین عورات جنکو یہہ لوگ [illegible] کہتی ہین اور نازہ کتخدا بجائی ردا جہنی نام پارچہ جسکو سالا ہی کڑہو سرخ سیاہ زرد رنگ سے منقط ہوتی ہین اور پالونگی جسکا کنارہ ریشمی ہوتا ہی اوڑہتی ہین اور کورتہ زنانہ جسکو بزبان خود [illegible] خت کہتی ہین دو قسم کا ہوتا ہی ایک نجالانہ خت اور دوسرا گریوانہ خت پہلی قسم کا ناکتخدا دختر پہنتی ہین اور وہ اکثر موٹے کپڑے کی سرخ چہینٹ کا ہوتا ہی اور اوسکے گریبان پر کچہہ کام نہین ہوتا اور نہ چین ہوتی ہی دوسرا قسم شادی کی ہوئی عورتین پہنتی ہین اکثر موٹا پارچہ سرخ کیا ہوا یا سیاہ ہوتا ہی اور اوسکی گریبان کی گرد تمام سینہ پوشش پر اکثر سرخ اور زرد ریشم یا سوت کا

کام اپنی ہاتہہ سی مونتات کرتے ہین اور سینہ سی ذرہ نیچے تمام کورتی کی گرد چین اسقدر ہوتے ہین کہ
ایک گون معلوم ہوتا ہی سینہ سی اوپر چست اور تنگ اور اوس سی نیچے فراخ گہیرہ دار پیشواز کے
طرح ہوتا ہی طول مین گردن سی لیکر عورت کی پانوتک لمبا ہوتا ہی اور شلوار یا آزار کتخدا عورتین
اکثر نیلے اور پیلی سوسے چند اقسام ہی جسکو بزبان خود بگلی اور زیر خیش اور نوز خیش کہتی ہین اور
بناتی ہین طرز ساخت اوسکی یہہ ہی کہ تا بزانو چین دار مثل پائجامہ کے وضع ہوتی ہی اور نیچی تنگ
پائجامہ کیطرح معلوم ہوتی ہی اور زانو سی اوپر فراخ اور مفلس وزیران کوہستانی کی عورات قلیل
بنظر کفایت ایسا بہی کرتے ہین کہ زانو تک بقدر ایک ایک گز سوسی کی چین دار پٹی بناکر زانو کے پاس
خوب مضبوط باندہ دیتے ہین اور اوسکو بزبان خود دو ریلے کہتی ہین زانو سی اوپر شلوار نہین ہوتی
اوسکا کام بہی مثل کشمیر کے لوگون کی خت یعنی پیراہن سی لیتی ہین فی الواقعہ ایسی چہولداری کے
ہوتی جو تا بثتالنگ طول ہوتی ہی شلوار کی چندان ضرورت بہی نہین ہی اور ناکتخدا دختر ین سفید
موٹا پارچہ کی پرتوگ یعنی شلوار اوسیطرح زانو تک چوڑی دار اور اوپر گہیرہ دار پہرتے ہین ناکتخدا
دختران جنکو بزبان خود نجلے یا پیغلے کہتی ہین اور کتخدا عورات مین شناخت کے واسطے وزیرون
مین یہہ مشہور علامت ہی کہ ناکتخدا سفید پائجامہ اور چہینٹ سرخ کا سادہ کورتہ بلا چین رکہتی ہین
اور مطلب یہ سیارہ عورات برعکس اونکی لمبا اور چین دار اور گریبان دار کورتہ اور سوسی کی شلوار
پہرتے ہین اور پانو مین چپلے چرمی اور اکثر تو مزرئے جو ایک قسم کا پہاڑی بیٹہ ہی

اوس سی خود گہاس کی چپلی کی طرح بناکر مرد اور زن پہنتی ہین کورتہ سرخ پارچہ کا یا نیلہ جسکی گریبان
اور سینہ پر کام کیا ہوا ہو عورات وزیری بہت پسند کرتی ہین موٹا پارچہ جسکو خمتا کہتی ہین
اور رنگ دار بہی اکثر احمد زئی اور اتمان زئی وزیری بنون کی بازار سے اور مسعود ٹانک
اور بنون سی خرید کرکے لیجاتی ہین اپنی ملک مین پیدا وار کپاس نہین ہوتی اس جنس کی خرید
ہمیشہ باہر سے ہوتی ہی ❖

شوق سرود

یہہ لوگ اصل موسیقی سے مطلق واقف نہین مگر اپنے دل بہلانے کیواسطے انمین بہی حسب حال قوم سرود اور ناچنا گانا مروج ہے چنانچہ ایک باجا جسکو بزبان خود سرینده بولتے ہین اور بہت بدوضع لکڑی کا بناکر اوسکے اوپر تین تانت رود آکی لگاتے ہین اور پہر ایک کمانی خورد جیسا کہ سارنگی بجلانیکے ہوتی ہے گہوڑا کی بال سے بناکر اوس سے بجاتے ہین اگرچہ اس سرینداکا آواز صرف مغزخراشی ہے مگر وزیری لوگ اسپر ایسے عاشق ہین کہ جہان سرینده کا آواز سنا سب کام چہوڑکر وہان جمع ہوتے ہین اور سرینده کی آواز پر بڑے شوق سے کہڑے ہوکر ناچتے ہین اور چکر مارتے ہین اور سرینده بجانے والے کی سر پر تال لیتے ہین ور اسطرحکا ناچنا اور سندری گانی بلاشادی ایہی رسم عام ہے اور ناچنے گانیکے وقت چہوٹا بڑا کوئی شرم نہین کرتا جہان مجمع ہوا اور سرینده بجا وہان ناچنا شروع کیا علاوه سرینده کے آجڑسے اور گلہ بانون کے پاس ایک نے کی بانسے ہوتی ہے جسکو دروستے کہتے ہین اور اوسمین پانچ سوراخ ہوتے ہین وہان کی ایک کنارے پر رکہہ کر پہونکتے ہین اور اون سوراخ پر ہاتہہ مارنے سے ایک اثرناک آواز نکلتا ہے اور اوس آواز پر بہی گلہ بان اور آجڑی لوگ جمع ہوکر ناچا کرتے ہین اور شادیون مین ڈہل کی آواز پر سندرے اور ناچنے سے شور مچاتے ہین غرض کہ ناچنا گانا انمین ایک بڑی خوشی اور شوق ہے مگر انکے شوق کے برابر سرود اونکا مزه دار نہین ہے عورات گرچہ سندری گاتی ہین مگر ناچتے نہین ڈہل اور سرنا میراسی یا ڈوم بجاتے ہین وزیرونکا اپنا باجہ صرف سرینده اور درودے یعنے بانسری ہے

طرز وضع اور طبیعت

اس قوم کے اکثر آدمی تنومند اور محنتی اور پوره قد ہوتے ہین خوش شکل کم بعضا وے چہره گول چشم فراخ پیشانی کینہ توز زود رنج تنگ پرور اور طامع ناعاقبت اندیش اور شاخ ... کی شناخت کا ایک اور نشان عجیب ہے کہ اس قوم کے دانت ۲۹ یا ۳۰ ہوتے ہین اور بہت چہوٹے چہوٹے گہسے ہوتے اور دوسرا اکثرون کی پیٹہہ پر دوشانہ سے آگے جہکی ہوئی خمدار معلوم ہوتی

ہے اکثر اس قوم کے آدمی ساری سر پر لمبی بال تا بہ شانہ رکھتے ہین گرچہ اونکو صاف رکھنے کا ارادہ نہین ہوتا الا تاہم تیل یا روغن زرد سے چرب رکھتے ہین اکثر پوشاکین اسقدر چرکین اور میلی ہوتے ہین کہ رنگ اونکا مایل سیاہی ہو جاتا ہے صابون کا خرچ قریب عدم خرچ کے ہے کئی آدمی ایسے ہین کہ جنہون نے سال تک کپڑا صاف نہین کیا جسجگہہ بے نماز ہونے کا شبہ ہو تو اوس موقع کو پانی سے دہو ڈالا پاک کرلیا ؛

مہمانداری

یہہ لوگ اپنے ہم قوم اور آشنا مہمانون کی ضیافت بڑی تپاک سے کرتے ہین آٹھہ سے زیادہ مہمان ہون تو ضرور اونکی واسطے گوسفند حلال کیا جاتا ہے بشرط معتبر مہمان ہونے کے کم کیواسطے بھی اور جملہ گوشت سوائی کلیجی یعنے آنتین معہ سر و پا مہمانون کے سامنے پکایا جاتا ہے تاکہ شبہ خود خوری کا نہو جب پک کر تیار ہوگیا تو آٹھہ آٹھہ آدمیون کی واسطے علیحدہ علیحدہ تہال پر تین حصہ لحم کا کرکے آگے رکھہ دیا اور صاحب خانہ اکثر اپنے ہاتہہ سے ہر ایک مہمان کے ہاتہہ مین موٹا ٹکڑا گوشت کا معہ استخوان اور چربی کا پکڑا دیتا ہے شوربا کے ساتہہ کہانیکو چاول پختہ معہ روغن یا گندم کی روٹی حسب مقدور میزبان اور اکثر تو مکئے کا دلیہ دیا جاتا ہے یہہ تشریح میری چشم دید ہے کیونکہ ایکدن پہاڑ غیر علاقہ کے اندر مین بھی اتفاقاً مہمان ہوا تہا سبب اوسکا یہہ تہا کہ ایک سنگین مجرم معزور سابقہ بارادہ ارتکاب جرایم اپنے گروہ کو لیکر بنون سے تخمیناً ۲ میل درہ خیسور پہاڑ کے اندر جاگزین ہوا تہا اوسکی تدارک کیواسطے ۹ فروری ۶۳ء کو قریب سو سوار جن مین اکثر ملکان رعایا وغیرہ تہے ہمراہ لیکر شبا شب پہاڑ کے اندر براہبری و رہبری ان خیرخواہ سرکار چلا گیا بعد گرفتاری چند مجرمان جب واپس آتے تہے تو جو قوم پہاڑ کے اندر ہماری خیرخواہ تہی اوسکی ملک نے سامان مہمانی تیار کر رکھا تہا بموجب درخواست اونکی جب جاکر دیکہا تو گوسفندون کی چربی پر گہاس لپٹا ہوا اور اسطرح ہر ایک اندام پختہ کیا ہوا تیار تہا مین نے اپنے ہمراہیان کو اجازت کہانیکی دی اور چونکہ اکثر میرے

بہی وزیر تہی اونہون نے اس خوشی سے چربی کو کہایا اور تعریف کری کہ جس سے معلوم ہوتا تہا کہ یہہ کہانا
ان لوگون مین نہایت درجہ کا عمدہ ہی ہرچند کہ ایسے نازک موقع پر توقف کا بچانا ضرور تہا مگر بلحاظ
دل شگفتی اوس خیرخواہ کی جسنی اپنے بدلون کی جمعیت سے باہر سے وایسی کر راستہ کے حفاظت
بہی کری تہی اپنے ہمراہیون کو اجازت دی لئی جس سے اوسکو نہایت خوشی ہوئی ور جو
مہمان اور رہنج تو یہ یعنی لشکرکشی کیوقت ہو وہ بموجب حساب توزیع اپنے اپنے حصہ کا ہر کوئی ادا
کرتا ہے اور باقی مہمان خانگی بعض شاخون مین توشنگ کے حصہ پر ۔ بعض مین اپنے شوق اور
مقدور پر مہمان نوازی ہوتی ہے اور طعام مہمانی تین قسم کا ہوتا ہے اول سب سے عمدہ قدر کا کہانا
مہمان کے واسطے یہہ ہے کہ گوسفند ذبح کرکے معہ ذم اونکے یعنے چکی چرب پکا کر حسب مقدور چاول
یا نان گندم یا مکی یا دلیہ مکی یعنی اوگرہ کہلاتے ہین اوسکو دمزہ مرغی اور یا شکارہ وترہ کہتے ہین
کونڈ سے مرتے یعنے روٹی جو روغن زرد کے ساتہہ گندم وغیرہ کا نان کہلایا جاوے تیسرا
وچنہ مرے یعنے خشک روٹی جسکو چہ نگانہ بہی کہتے ہین اور دوسرے قسم مین مرغ خانگی پکا کر طعام
دینا بہی شامل ہے مگر مہمان کے واسطے کبہی چرگ یعنے مرغ ذبح نہین کیا جاتا مگر گشتینی وزیرون
مین اب مرغ حلال کرنے کی رسم ہوگئی ہے غرضکہ مہمان داری مہمان کے حیثیت پر کرتے ہین قدرمند
اور معزز مہمان کے واسطے اچہی اور دوسرے کے واسطے ناقص مہمان داری ہوتی ہے جو اجنبی مسافر
ہو اوسکو وظیفہ مانگ کر گذارہ کرنا پڑتا ہے مگر اخوند اور ملا کی نام پر اجنبی جاہل بہی مہمانی کہا سکتا
ہے مہمان کیواسطے لحاف اور چارپائی تو کم میسر ہوتی ہے مگر ایک چہوٹے دری اون کی قدرمند
مہمانون کو دیتے ہین جو زمین یا چٹائی پر اوبڑیا بچہا کر گذارہ کرلیتے ہین اور ہندو مہمان کی بہی
مہمانداری کرتے ہین اور مہمانی کو بزبان خود ملمستیہ کہتے ہین ؟

حال آسودگی و افلاس

یہہ لوگ ابتدائی سے نہایت افلاس کی حالت مین تہے عملداری سرکار انگریزی مین جن شاخون کو
تہل کی زمین پر امن تمام تردد کاشتکاری حاصل ہوا وہ آسودہ ہوگئے ہین اور سوائے اونکے

جو شعبی پہاڑ مین آباد ہین اون مین بہی پیشہ سوداگری والی مرفہ حال ہین اور باقیماندہ لوگ خصوص مسعود سواے سوداگران آمین بدستور تہیدست ہین اور بچشم خود دیکہتی ہین کہ نیک معاش والی روز بروز دولتمند ہوتی جاتی ہین شاید سادات چوری کو ذلیل سمجہکر اوس پیشہ کی طرف رجوع ہون جسمین دین دنیا کا بہلا ہو ؛

حال پیداوار غلہ

انکی مسکونہ ملک کوہی مین گندم جو مکی برنج پیدا ہوتے ہین پہاڑ مین زمینات انکی بہت کم ہے اونکی پیداوار سالانہ خوراک کیواسطی کافی نہین اور بسبب قلت زمین اور نہر کی جو ستخت قدر اوسکا یہان تک ہے کہ ایک دیاستہ زمین جسکی بوہی بحساب اوسط عہ روپیہ فروخت ہوتی ہی دیاستہ بزبان خود ، اگر طول رسہ کو کہتی ہین اور وہ گز دو فٹ تین انچہ کا ہوتا ہے ایک رسہ مذکور طول اور نیم رسہ عرض سے جو زمین حاصل ہوتی ہی اوسکو ایک دیاستہ زمین کہتی ہین دیاستہ سے مراد طناب ہی + زمین تہل مقبوضہ بعض فرقہ شاخ احمد زئی مین اکثراً گندم و نخود اور رمضانیف مین باجرہ اس کثرت سے پیدا ہوتی ہین کہ اونکی اپنی خوراک سے دہ چند زیادہ بچتا ہے جو فروخت کرکے نفع اوٹہاتے ہین ؛

ذکر مذہب واعتقاد

کل قوم وزیری اہلسنت جماعت حنفی مذہب مسلمان ہین مگر علم مذہبی بلکہ قرآن شریف کا پڑہنا بہی انمین کم مروج ہے اور عقاید اسلامیہ اکثر اسمًا و رسمًا جانتی ہین نہ علمًا باوجود اسکی تعصب مذہب کا انمین مفرط ہے مذہب کی پاس بہت رکہتی ہین غیر مذہب کے لوگونکا مال لوٹ کر کہانا صواب سمجہتی ہین بلکہ گورمنٹ انگریزی کی حدود کے اندر رہنی والے مسلمانون کا مال بہی حلال جانتے ہین گرچہ مسجدین اور اخوندان ہین کم ہین مگر نماز اکثر پڑہتی ہین خصوص قوم اتمان زئی وزیری اور شاخ احمد زئی سے شعبہ سپیرکے اور قوم مسعود سے عبدلے اور علی زئی زیادہ نمازگذار مشہور ہین قوم اتمان زئی مستقل سکونت والون کو اکثر مسجدین بہی ہین گو کہ یہہ لوگ نماز کے جملہ فرائض

اور واجبات اور قواعد رکوع وسجود سی بخوبی واقف نہین ہین مگر تاہم بہ نہید خود فرض کو ادا
کرتے ہین آخوند اور ملا کا قدر انمین بہت ہی اونکی زبان سی جو کچھہ نکلے اوسکو سند سمجھتے ہین وزیری
اخوند بھی علم تھوڑا رکھتے ہین اور وعظ یا خطبہ مجمع عام مین اچھی طرح نہین پڑہ سکتی تعویذ نویسی اکثر
سادہ لوح قوم کو اپنی فریب کے دام مین جلد پھنسا کر نذرانہ ور شکرانے لیتی ہین اخوند کا کام یہہ ہے
کہ امامت کرکے نماز پڑہاوے اور چہوٹے لڑکون کو نماز سکہاوین نکاح پڑہانا اور جنازہ پڑہنا بہی اخوند
کا کام ہی اور میت کو غسل بہی اکثر وہ دیتا ہی اور میت کی کہنہ پارچیات اوسکو ملتی ہین اور نیز مردوا
غا کا عشر یا اسقاط میت وغیرہ خیرات سی اخوندون کا گذارہ ہوتا ہے مگر اکثر اخوند لوگ مفلس
ہوتی ہین اور بعض آسودہ حال ماہ رمضان کا روزہ فرض سمجھتے ہین مگر جو پہاڑی اور جابجا
وزیر ہین اونکو ماہ رمضان کی بہی خبر نہین ہوتی کہ کب آیا ہی مین نے سنا ہی کہ میدان کے
رہنے والی وزیرون سی کوئی شخص آخر رمضان مین پہاڑ کو گیا اور وہان جا کر کہا کہ آج عید
ہوگی پہاڑی وزیرون مین سی ایک شخص نے کہا کہ شکر الحمد للہ روزہ بہی گذر گئے اور ہمکو
خبر بہی نہوئی کہ ہمارا غاڑہ یعنے گردن اس گناہ مین نہین پکڑی جاوے گی کیونکہ ہمکو رمضان
کے آنے کی خبر نہین تہی اسواسطے بری ہوگئی جب یہہ لوگ کوچی پہاڑ سی آنے جانے کا سفر کرتے
ہین تو جس منزل پر جا کر ڈیرہ کیا وہان کسی اچہی موقعہ پر ایک ایک پتہر رکہہ کر مسجد کی علامت بنالیتے
ہین اور آخوند جو گانو کوچی کی ہمراہ ہو اوسکا یہہ اذان دیتا ہی اور جماعت کے ساتہ نماز ادا
لیجاتی ہی بعض شبان اور پہاڑی گلہ بان وزیری ایسے ہین کہ جنہون نے نماز کا سبق نہین
پڑہا بہ حیثیت مجموعی یہہ بات لکہی جا سکتی ہے کہ انمین واقفیت دین کی بہت کم ہے ؛

ذکر مویشی و مالداری

وزیری گہوڑون کا ذکر اوپر ہوچکا ہے اس قوم مین سب سے زیادہ بہیڑی گوسفند کے گلے ہین
خصوصا شاخ احمد زئی بہیڑی کی رمہ بہت رکہتے ہین جو زمستان مین تہل پر اور گرما مین پہاڑ کوہ
سلیمان کی دہارون مین لیجاتے ہین نر بہیڑی اکثر بنون کی بازار وغیرہ اطراف مین فروخت

کی جاتی ہین اور مادی واسطی ترقی نسل رکہتی ہین انکی ملک مین بشمار گلّے بہیڈی سفید اور
خود رنگ کی چرتے نظر آتے ہین اون بہیڈی کی فروخت سی نفع اوٹہاتی ہین بکری کی رمہ پہاڑی
وزیری رکہتی ہین تہل پر آنی والون کی پاس بکری کم ہوتی ہے شتر بہے اکثر رکہتی ہین خصوصاً کوچی
لوگ جو اپنا گہر کا اسباب اور کیشر دے سفر کے وقت اونپر لادکر لیجاتے ہین اور نمک کی سوداگری
بہی انپر ہوتی ہی نر بچہ اپنی قوم کے سوداگر وغیرہ لوگون کے پاس فروخت کیجاتی ہین وزیروال
شتر اکثر چہوٹے چہوٹے بی مہار اور محنت کش ہوتے ہین اور چہوٹی عمر مین اونپر پالان ڈالا جاتا ہے
گاومیش یہہ لوگ مطلق نہین رکہتی اور نر گاؤ و مادہ گاؤ بہت ہین مگر پستہ قد اور لاغر اکثر سیاہ
رنگ ہوتی ہین یہہ لوگ کہتی ہین کہ پہاڑ مین سیاہ رنگ والا مضبوط اور محنت کش رہتا ہے
اس باعث سی اکثر سیاہ فام سانہڈ کی نسل بڑہاتی ہین ابہی بچہ یکسالہ ہوتا ہی کہ اوسکو لادنا شروع
کردیتے ہین اور طرفہ بیرحمی یہہ کہ شیردار مادہ گاؤ بہی لادی اور قلبہ رانی سی کبہی نہین چہوڑتے
خر مرکب ہر گہر مین ہوتے ہین خصوصاً کوچی لوگ تہل پر آنی والی پانی کی مشکین لادنی کیواسطے
لابدا رکہتی ہین اور جسکی پاس نہین ہین وہ سفر کے وقت بیل اور خر مرکب پر اپنا اسباب وغلہ
بار کر لیجاتے ہین ؛

سگ وزیری

اس قوم مین واسطی حفاظت ریوڑ و گہر کے سگ رکہنی کا بہت دستور ہے اور اونکی کتّے ایسی خبردار اور
اچہے ہوتے ہین کہ اونکی ہوتے سارق کامیاب نہین ہوسکتا اور اچہی لڑنے والے مضبوط اور قدآور
ہوتے ہین مگر شکار کا شوق اس قوم مین نہین ہے ؛

بیماری

وزیری قوم مین باوجود عدم احتیاط غذا اور میلہ اور چرکین رہنی کے بسبب تازہ ہوا پہاڑ کے
بہت تہوڑی قسم کی ہوتی ہی چیچک کی بیماری ہے سوا اسنے قوم مسعود کے باقی وزیری چہوٹے
یا بڑے بہت تہوڑے مرتے ہین اس قوم کے کوچی شاخون مین تپ کی بیماری ہوتی ہی جب وہ

گرم ملک سی سرد پہاڑ کو جاتی ہین یا سرد جگہہ سی گرم ملک کو آتی ہین تو اونکو چند روز تپ آتا ہی اور اوسکو گرم سرد کہتی ہین تپ دق اور تپ محرق بہی ہوتا ہی ہر قسم کے تپ کا علاج عموماً ترون اچول یعنی چمڑہ ڈالنا ہے اور اوسکی ترکیب یہہ ہے کہ تازہ تازہ گوسفند ذبح کرکے گرم گرم چمڑہ اوسکا برہنہ بدن پر پہیر لیتی ہین پشم والی طرف اوپر رہتی ہی اگر دو تین چمڑہ ڈالنے سے اچہا ہوگیا تو بہتر ورنہ زیادہ بہی ڈالی جاتے ہین یہان تک کہ آخر کو مریض مرجاوے یا بیماری چہوڑ دیوے اور اکثر چمڑہ ڈالنے سے اچہا ہو جاتے ہین اوسکا ظاہرا فایدہ یہہ معلوم ہوتا ہی کہ پسینہ یعنی عرق آنے سے بدن کہلجاتا ہی اور تپ بہاگتا ہی چار پہر تک ایک چمڑہ رکہتی ہین اگرچہ ہوا اور پانی کی پرہیز ہے مگر وزیری کچہہ بہت پرہیز نہین کرتے علاوہ اسکی تپ کیواسطی جمالگوٹہ کا مسہل یعنی جُلاب بہی لیتی ہین اور موسمی تپ کیواسطی گندم کے آرد کو پانی مین ملاکر اور پتلا کرکے آگ پر گرم کرتے ہین اور اوسمین ہلدی اور سیاہ مرچ اور اجوائن ڈالکر گرم گرم نوش کرجاتی ہین اور اوس سی عرق آکر تپ اکثر رفع ہوجاتا ہی مسعود وزیری تپ دق اور محرقہ اور چیچک کی بیماری سی بہت ڈرتے ہین جس گانو یا کیژدے مین ایسا بیمار ہو وہان کبہی نہین جاتی بسبب سادہ لوحی وزیری لوگ جن اور پری کی سایہ سی بہت ڈرتے ہین اور اکثر بیماریون کو سایہ پری اور جن سمجہکر حیلہ ساز اور تعویذ نویس اخوندون کی طرف رجوع کرتے ہین اور اس آسیب کی صدمہ سی محفوظ رہنے کیواسطی تعویذ لکہاکر اور اوسکو چمڑہ مین لپیٹ کر گلہ مین ڈالتی ہین کوئی کم وزیری تعویذ سی خالی ہونگے اور ہر ایک کی گلے مین چند چند تعویذ ہوتے ہین اور اوسکی معتقد ہین اخوند تعویذ نویس اکثر فی تعویذ ایک روپیہ چار آنہ نذرانہ یا شکرانہ لیتی ہین اور اس سادہ لوح قوم کو اپنی فعل کا معتقد کر رکہا ہی؛

معدنیات

سوائی اوس سنگ کی جس سی آہن بنتا ہی اور کسی چیز کی کان انکی علاقہ مین تاہنوز نہین معلوم ہوئی ترکیب لوہا بنانی کی جو کوہ مسعود وزیری مین بنتا ہی اسطرح وہ لوگ بیان کرتے ہین کہ پہاڑ نواح مقام مکین بابڑ وغیرہ مین بطور کان نمک کہود کر سیاہ رنگ کا پتہر جس سی کچہہ چمک بہی نکلتے

سے اور وزن مین بہ نسبت اور پتھرون کے زیادہ سنگین ہوتا ہی نکالتی ہین اوس پتھر کو توڑکر ریزہ ریزہ کرتے ہین اور واسطی بچاؤ ہوا اور بارش کی مثل ٹپ خیمہ گول چھپر کے نیچے دوکان جسکو بزبان خود منڈو کہتی ہین مانند چھوٹے بھٹے چونہ کی بناتی ہین اور اوس دوکان مین دو حصہ کوئلہ اور تیسرا حصہ سنگریزہ مذکور ڈالکر دکان کے چمڑے گہالون سی اوسکو بہت تاؤ دیتی ہین جب خوب تاؤ آیا تو لوہا گل کر سرخ رنگ ہوجاتا ہی اور دکان سے نیچے بہی نکلتا ہے جسکی اوپر سی باوزار آہنی میل دور کرتے جاتی ہین اور لوہا آگ رکہا جاتا ہے اس پہلی تاؤ کی آہن کو کچا یعنی خام متّرہ کہتی ہین اور اوسکا نرخ دوکان پر بیس سیر فی روپیہ ہوتا ہی اور پہر اوسکو دوسری دوکان پر تاؤ دیکر پختہ کرتے ہین اور کشتی جسکو یہہ لوگ کڑکئے یا پاسے کہتی ہین بنائی جاتے ہین اور اوسکا نرخ پہاڑ مین دس سیر فی روپیہ ہی ان کانون پر کسی کا حاکمانہ اختیار نہین ہی جو مسعود وزیر جا بجا بنالے مگر آپس مین کانین اور اونکا موقوفہ تقسیم کیا ہوا ہی اور جو لوہا ملک مین بنتا ہی وہ اکثر علاقہ وزیرگون مین جاکر فروخت کرتے ہین قوم من رنسئے ٹاک اور ڈیرہ اسمعیلخان کی طرف اور قوم لوکڑے بہاول زئی و اسمائی شہابی خیل علاقہ مروت ضلع بنون کی جانب لاکر فروخت کرتے ہین اور مسعود قوم کے بیوپاری کہتی ہین کہ تقریبًا پچاس ہزار کا آہن سال بسال نکلتا ہی اور خام و پختہ بنکر فروخت ہوتا ہے بمقام مکین شاخ عبدلئے کے لوگ کڑچھی آفتابہ تاوہ اور پیالہ و ہیم وغیرہ بناکر چارون طرف کے نواح کے ملکون مین فروخت کرتے ہین عمومًا اسطرح کا سامان اور لوہا وزیرگون کے علاقہ مین قوم پرملی حزید کر غزنین اور کابل و قندہار و غلجیون کے ملک مین فروخت کرتے ہین اور قوم مسعود وزیری کا زیادہ تر گذارہ اسی آہن فروشی پر ہے اور بیوپاریان آہن بہ نسبت دوسرے فرقہ کے آسودہ حال ہین

تخمیناً شمار قوم

ذیل مین ایک فہرست جس سی ہر ایک شاخ کلان کی تعداد اور پیشہ وجائی سکونت نام ملکان معلوم ہو درج کی جاتی ہے [illegible]

فہرست مذکور

اول تفصیل قوم اتمان زئی

نمبر شمار	نام شاخ مشہور عام — [illegible]	نام شاخ مشہور عام — [illegible]	تعداد [illegible]	نام ملکان	جائی سکونت	پیشہ
۱		میت خیل محمود خ	۳۵۰۰		حسن خیل بمقام کیتو دوزی خیل در وکبنوکی سرحد نورک خیل وغیرہ متفرق	کاشتکاری و نمک فروشی کرایہ کشی
۲		سنطر خیل منشخ	۶۰۰	بلال قمر دین	متفرق	کاشتکاری و رمہ داری
۳		مدخیل مداخ	۲۵۰۰	آدم خان تیاخیل	کوہ موسوم گوڑ بالائی سا دوڑ	”
۴		توری خیل	۳۰۰۰	ایغر تکتے تریاین معروف شیخ علدار اخوند وغیرہ	تشیرہ تلہ درہ خیسو	کاشتکاری و تبلہ فروشی یعنی شہتیر وبازو کی فروخت نزد رٹینے و رسول خیل سارق
۵		کابل خیل	۳۲۰۰	ملک دین رحمت شاہ عالم شاہ وغیرہ	رود کرم کے کنارہ پر اندر کوہ	کاشتکاری و چوری
۶		ملک شاہی ملک شی	۴۰۰	صالح	اکثر علاقہ تہانہ میران دامن کوہ گبر	”
۷		بھائی خیل	۱۰۰۰	القداد تبجے رضادار تیرم شاہ کریم خان	”	” و بہیمہ فروشی
۸	[illegible]	سرہ خیل	۴۰۰	قاسم سردار	درعزہ علاقہ مذکور	”
۹	”	تختی خیل	۶۰۰	حسن شاہ سردار جنگ بہادر	”	”
۱۰	”	نرمی خیل	۵۰۰	حسن خان کریم خان کٹہ میر	”	” و چوری
میزان کل			۱۵۷۰۰			

دوم تفصیل قوم احمدزئی

نمبر شمار	نام شاخ مشهور عام: شاخ	نام شاخ مشهور عام: زیر شاخ	تعداد	نام ملکان	جائی سکونت	پیشه
۱	بیزن خیل	حاجی خیل	۱۲۰۰	غلیم تبندر شجاع	تهل متصل حدود خشکان	زراعت کاری
۲	"	سرکی خیل	۸۰۰	لعل میر	متفرق	" وجوری
۳	"	عمرزی	۸۰۰	لنڈک بیگے وخدیخان	تهل رگونتی	زراعتکاری وهیمه فروشی
۴	ازدرخیل	بوری خیل بابیمخ	۲۵۰۰	کریم خان تبران ایسب	متفرق	بیوپار نمک وهیمه فروشی فرقه زنے خیل اکثر جوری
۵	خانی خیل	خانیه خیل	۴۰۰	فوجدار	تریپ متصل کرم	هیمه فروشی
۶	"	خوجل خیل	۱۲۰۰	تمست آخان ابشم گوند امزان	تل بلند خیل سر بنگو علاقه کوهات تک	نمک فروشی و رمه داری
۷	"	بدین خیل	۵۰	رضا خان	تهل علاقه سرکار	کاشتکاری
۸	"	بزن خیل	۸۰۰	میراکبر جعفر	اکثر بمقام سدرا دن علاقه بنون اور کچهه پهاڑمین	کاشتکاری وسوداگری مویشی
۹	"	پینده خیل پایندوخ	۳۰۰	برهم خان	تهل	کاشتکاری و رمه داری
۱۰	...	شدن خیل	۶۰۰	نجیب ولد سومان	ایضاً سدرادن	کاشتکاری
۱۱	"	محمد خیل	۶۰۰	فضل شاه وشاهجهان مدامان	کناره کرم دامن کوه حد سرکار	کاشتکاری هیمه فروشی
۱۲	"	سخی خیل	۶۰۰	.	اندر کوه	کاشتکاری وجوری
میزان کل			۹۸۵۰			

سیوم تفصیل قوم مسعود وزیری

نمبر شمار	نام شاخ به ورجام [illegible]	[illegible]	[illegible]	تعداد [illegible]	نام ملکان	جائی سکونت	پیشه
۱	[illegible]	[illegible]	شهبان خیل	۱۳۰۰	گلاب، مهر جان زر بلند، میر بابا و	کوه باڑه وغیره متفرق	آہن فروشی و جوری کم کاشتکاری
۲	"	"	بیرن زئے	۲۳۰۰	نوربان ولد جلی خان سرفراز، بارک	متفرق اندر کوه	" دور و بیابانی و بله فروشی
۳	"	[illegible]	جیانی خیل	۶۰۰	تیرزال، تیرول بینار بن، بامعین الدین	شبهمیر و میدان	"
۴	"	"	خانے خیل	۵۰۰	.	" متفرق	"
۵	"	"	بدرن زئے	۸۰۰		"	"
۶	"		گلاب شاه کلیشے	۱۰۰۰	قمردین، میر حسین، خوردے	مقام غوزلامه کلینے گومل سے جانب مشرق	آہن فروشی اکثر
۷	[illegible]	[illegible]	عبدلے	۲۵۰۰	زنجیر، دست سعید	اکثر کمین وبعض متفرق	آہن فروشی و کاشتکاری
۸	"	"	ملک شے	۸۰۰	اخلاص طوار زے	کاسے گومل سے اوپر پہاڑ میں	" و جوری
۹	"	"	نظر خیل	۹۰۰	فتح خان	"	اکثر کاشتکاری
۱۰	"	"	بلند خیل	۳۰۰	میربابا و ولد مشعل	کمین	" کاشتکاری
۱۱		[illegible]	بهت خیل	۱۴۰۰	تاج محمد، میر غضب، جهانگے	متفرق	" مع جوری
۱۲	"	"	جو خیل	۲۰۰	شاه دیدار	کمین	کاشتکاری
۱۳	"	"	توراوست	۶۰۰	شاه مراد، دورانی تنجی، شیراز	متفرق	آہن فروشی و کاشتکاری و جوری
۱۴	"	"	وزیر خیل	۲۰۰	گل میر	"	"
۱۵	"	"	شنکے اینشنکے	۱۲۰۰	نبی ولد مالکی وغیره	اکثر در کوه طاک	" جوری زیاده
میزان کل				۱۴۵۰۰			

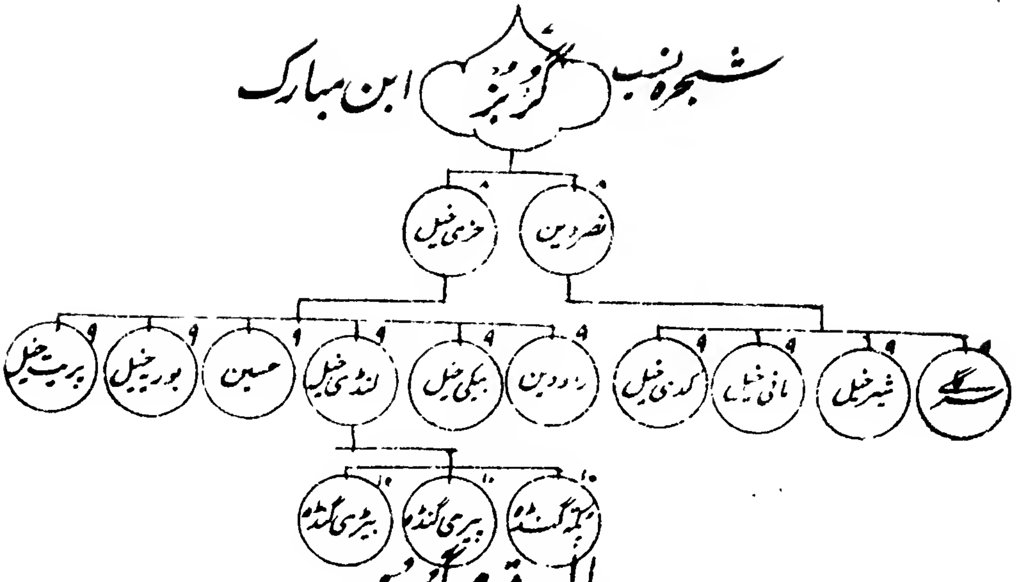

حال قوم گربز

قوم وزیری کا شجرہ نسب دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ مسمی وزیر ابن سلیمان مورث اعلی قوم وزیری کے
دو پسر تھے اونمین سے مسمی خدری بڑے بیٹے کے تین فرزند تھے سب سے چھوٹا مسمی مبارک تھا جسکا بیٹا مسمی
گرباز ہوا اور اوسکی اولاد گربز کہلاتی ہے گرچہ حقیقت مین گربز بھی قوم وزیری کی ایک شاخ ہین مگر
فی الحال ملک اور دستور اور رواج مین ایسے علیحدہ ہوگئے ہین کہ اونکا ذکر باقی قوم وزیری
سے علیحدہ کرنا پڑا کہتے ہین کہ ابتدا مین گربز لوگ مسعود وزیری کے شامل اونکے پہاڑ کے شمالی
حصہ مین رہتے تھے چنانچہ درہ شکتو اور رکوہ باڑ مین تا حال بعضی کہن سال وزیری قوم گربز کے
وقت کے پانی چڑہانے اور رگہروں کی علامت بتلاتے ہین دو سو برس سے کچھہ زیادہ عرصہ گذرا ہے
کہ یہہ لوگ اسجگہ سے خارج ہوئے اور سبب اخراج یہہ بیان کرتے ہین کہ کوہ گبر مین پہلی شاخ و نگاہ
قوم ہٹنی آباد تھے گربز لوگون نے اونپر یورش کرکے قتل عام کری اور رکوہ گبر اپنے قبضہ مین کر لیا
بعد چند مدت کے جیسا کہ قوم ہٹنی کے حال مین لکھا گیا ہے شاخ کجین ہٹنی نے اس قوم پر لشکر کیا اور
سخت لڑائیون کے بعد قوم گربز نے شکست کھائی اور رکوہ گبر پھر ہٹنیون کے قبضہ مین آیا اور چونکہ گربز ان
فسادون مین کم زور ہوگئی تھی اسواسطے ایسی بیتابانہ ہوئی کہ کل وزیری ملک کے مغربی اور شمالی گوشہ

مین ملک خوست سے مشرق مایل جنوب اور دوڑ کے علاقہ سی شمال غربی کی پہاڑون مین جا آباد ہوئے
انکی پہاڑ سی ملک مین دو ماہ زمستان مین برف پڑتی ہی اور چونکہ پہاڑ کے رہنی والی گہر بز اکثر بوریا
کی چہولداری بنا کر رہتی ہین اونکی سلامی چٹایون کی چہولداری سی برف کنارون پر گرکر تین چار فیٹ تک
باہر سی بوریا کی بنیاد کو دبا لیتی ہی یہہ قوم مفلس مگر جنگجو ہی خوست کی مشرقی مایل جنوبی گوشہ پر انہون نی حملہ
کرکے کچھہ میدان علاقہ قلیل خوست کا اپنی قبضہ مین کر لیا تہا اسواسطی ریاست کابل کی حکومت فی الحال انپر
موثر ہی اور علاوہ محصول زمین کی جو بحساب فی جریب دو روپیہ کابلی ایک فصل مین لئی جاتی ہین دو روپیہ
دودی یعنی فی گہر کے حساب سی حاکم خوست انسی وصول کرتا ہی پوشاک اور دستور اکثر خوست کی رہنی والی
قومون سی مطابق ہی مگر طرز وضع اور قد قامت رنگ اور شکل قوم وزیری کے موافق ہی گر بز لوگ سود نیان
مین باقی قوم وزیری کے شامل نہین ہین مگر اونکو اپنا بہائی سمجہتی ہین آئین وزیری پر پہلی وہ بہی عمل
کرتی تہی مگر اب نہین کامل تعداد اسلحہ بند مردمان اس قوم کے کیہزار کہتی ہین عموماً کاشتکاری
اور مالداری کا پیشہ رکہتی ہین مگر بعض سوداگری اور بدرقہ کا کام بہی کرتے ہین جاہل اور بی علم لوگ
ہین خوست کی ہمین اور تورگوندے کے شمار کیوقت یہہ قوم ہمین گوندسے کے ذیل مین منسلک ہوتے ہین

قوم لالی خواہ لیلی وزیر

اس قوم کی تعداد پنجہزار مرد اسلحہ بند لوگ بیان کرتے ہین اور کوہ سفید کے شمالی و مغربی نواح مین
رہتی ہین یہہ لوگ بہی ایک شاخ قوم وزیری کی ہین اپنی باقی قوم سی علیحدہ ہوکر اوسطرف جانے کا سبب
یہہ بیان کرتے ہین کہ لالی ابن وزیر اپنی باپ کے ساتہہ کوہ شوال مین رہتا تہا اتفاقاً اوسکی ہاتہہ سی شیتک
کی اولاد سی کوئی شخص مارا گیا تب بخوف انتقام بہاگ کر قوم خوگیانی مین چلا گیا اور وہان اوس قوم
سی شادی کر لی جسکی اولاد اب اس تعداد تک پہونچی دوسری روایت یہہ کہ وہ شخص کوئی عورت
مسمات لیلی ورغلان کر بہاگ گیا اور اوسنی راستی پر بڑے دلاوری کرکے قوم شینواری کی چند
سارقان کو جنہون نی اوسکی معشوقہ سے پانی مانگ کر شرارت کری تہی قتل کیا اور مسمات لیلی سی اوسکی
چند فرزند ہوئے جنکی نسل اب مشہور ہی باوجود بہت کوشش کی اس قوم کے کسی آدمی سی مولف کی
ملاقات نہین ہو سکی اور یہی وجہ ہی کہ شجرہ نسب نیچی کی شاخون کا حاصل نہین ہو سکتا ؛

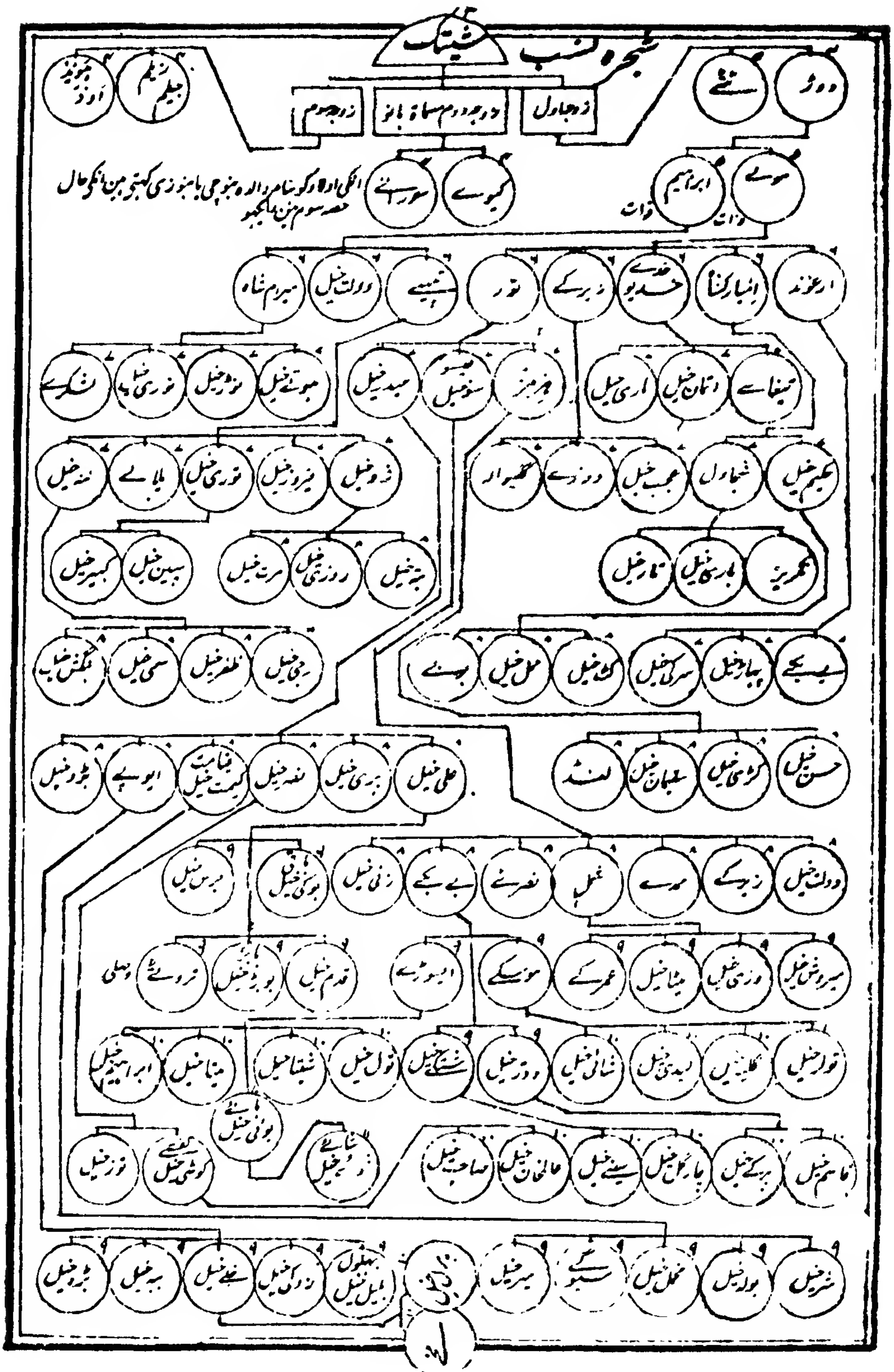
شجرہ نسب شیتک
زوجہ اول
زوجہ دوم مسماۃ بانو
زوجہ سوم
موسے
ابراہیم
کبوسے
سورانے
انکی اولاد کو بنام والدہ بنوچی یا بنوزی کہتے ہیں انکا حال حصہ سوم میں دیکھو
ارغوند
انبارکنا
خدبو
زبرکے
تور
بیرام شاہ
اتمان خیل
اری خیل
حبیب خیل
شجاول
ممل خیل
حسن خیل
سلیمان خیل
علی خیل
دولت خیل
زبرکے
نصرنے
زنی خیل
میرس خیل
مینا خیل
قدم خیل
ابراہیم خیل
مینا خیل
تول خیل
عاسم خیل
صاحب خیل
توز خیل
بولہ خیل
ممل خیل
میر خیل
بیبہ خیل

واضح ہو کہ اصل نسل دوڑ کی رہی ہی جو پیچہے لکہی گئی مگر چند قومین متفرق اسمین اور بہی مدت سی شامل چلی آتی ہین گو وہ دوڑ کی اولاد
نہین مگر دوڑ کہلاتی ہین اور حصہ دنفع نقصان دوڑ کی ساتہہ شامل انکی تفصیل یہہ ہی ملخ ایکہزار عبدک ایکہزار دریہ خیل ایکہزار
دو سو امخانی یا امزوبی ایکہزار تروی شامل عبدک وحیدر خیل انکا شاخوار شجرہ ذیل مین درج ہے

اول ملخ

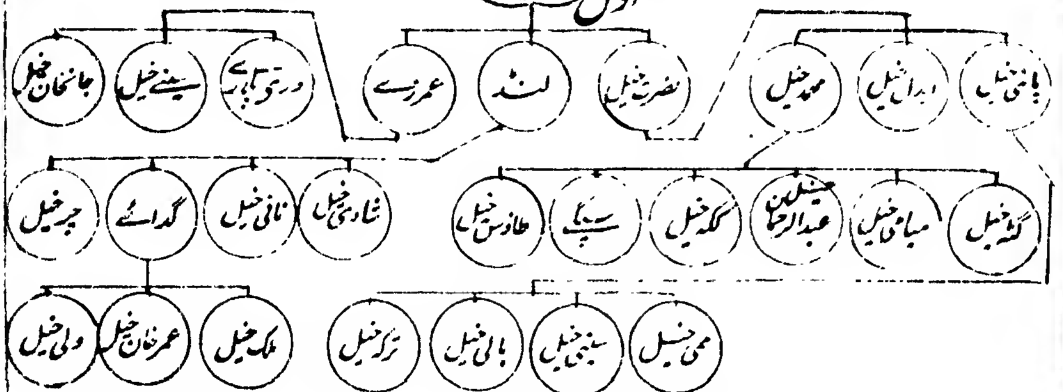

دوم عبدک

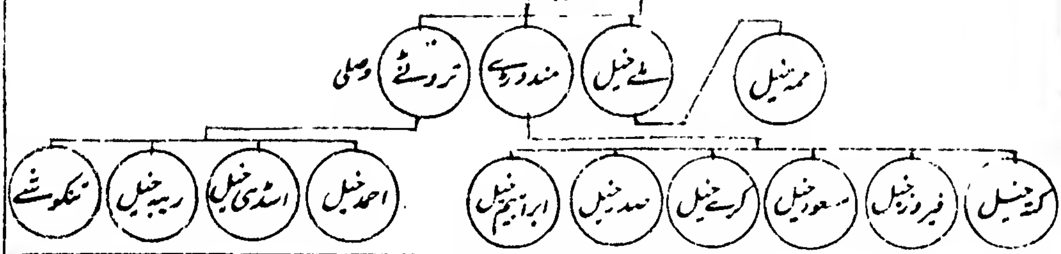

سوم دریہ خیل

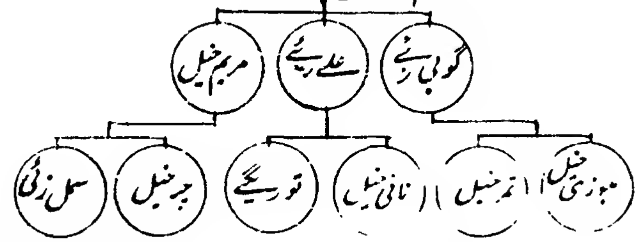

چہارم امخانی امزوبی

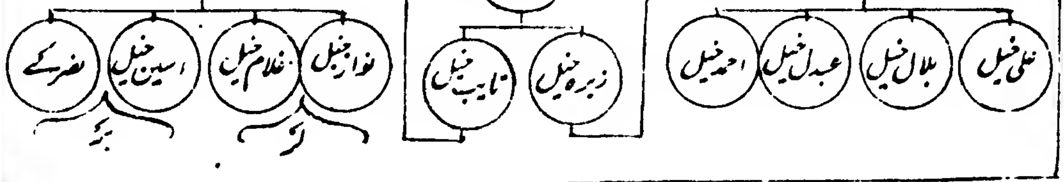

حال قوم دوڑ

واضح رہے کہ جیسا نسب نامہ شجرہ مین درج ہے یہہ قوم بہی شیتک کی اولاد سے ہے جسوقت کی اولادکینو نے
دنور انی معروف بنوچی کی شوال سے علاقہ بنون کی طرف آئے اوسی عہد مین جسکو تخمیناً پانچسو برس سے
کچہہ اوپر عرصہ گذرا ہے یہہ فرقہ بہی اندر کوہ رود توچے کے بردو کنارہ پر آکر آباد ہوا باوجود دریافت
مزید یہہ حال نہین کہلتا کہ انسے پہلے اس موقع پر جسکو فی الحال ملک دوڑ کہتے ہین کوئی آباد تہا
یا کہ غیر آباد موقعہ دیکہہ کر یہہ لوگ آباد ہوئے سماعی روایات اور دلایل موجودہ سے آخرالذکر حال
قرین قیاس معلوم ہوتا ہے اس قوم کی پورانی تاریخ نہین ملتی کہ بادشاہان وقت سے انکا کسطرح
تعلق رہا ۱۱۱۲ہجری مطابق ۱۶۹۶ء مین جسکو ایکسو اٹہہ ستہہ برس ہوا بعہد سلطنت اورنگ زیب
جس سال مین کہ شاہزادہ بہادر شاہ نے ملک بنون فتح کیا اوسی سال علاقہ دوڑ پر بہی بارہ ہزار معاملہ مقرر
کرکے ایک شخص مسمی سید حسین نام کو حاکم دوڑ مقرر کیا چند عرصہ تک اوسنے بمشکل اوقات گذارے
کرے آخر جب علاقہ بنون کا انتظام سست ہوا تو دوڑ بہی چہوٹ گئے تاوقتیکہ نادر شاہ ایرانی نے دوبارہ
ایسی سختی سے مطیع کرے کہ تا عہد زمان شاہ درانی بارہ ہزار معاملہ ادا کرتے رہے الاکوئی حاکم مقرر نہیں
تہا سال دو سال کے بعد ایک افسر درانی معہ کچہہ فوج کے آکر بنام نہاد بارہ ہزار جو کچہہ ہاتہہ لگا وصول
کرکے لیگیا فتح خان بارک زئی کی حادثات مین شاہ زمان نے بموجب درخواست ایک پیر سید کے دوڑون
پر بارہ ہزار معاملہ معاف کردیا جسکی عوض مین قوم دوڑ اوس اپنے محسن سید کی اولاد کو فی قلبہ کچہہ قلیل
غلہ پیدا وار سالیانہ سے دیتے رہے تب سے آزاد چلے آتے ہین حال مین بسبب دباؤ قوم وزیر اس فرقہ
کی خواہش ہے کہ گورنمنٹ انگریزی ہمکو بہی اپنے سایہ عاطفت مین جا دیکر ممالک محروسہ کے شامل کرے مگر
چونکہ ہماری گورنمنٹ کو اسطرف کچہہ حدود دبڑہانے اور ملک لینے کا منشا نہین ہے اسواسطے باوجود درخواست
محروم رہے پار سال اس قوم مین ایک افواہ مشہور ہوگئی تہی کہ سرکار انگریزی ہمارا علاقہ امیر کابل
کو تفوا ص کرنا چاہتی ہے اس فضول خبر کو سنکر اونکے بعض شاخون نے پہر استدعا کری تہی کہ ہمکو اطاعت
گورنمنٹ انگریزی با عذر منظور ہے کسی اور بیرحم حاکم کے ہاتہہ مین ہمکو سرکار نہ ڈالے ہرچند کہ یہہ خبر

بالکل چہوڑ دیتے تہی اور ہرگز ہماری سرکار کو بلا سبب باہر کے علاقون مین دخل دینا منظور نہین تہا
تاہم اس امر سے یہہ بات صریح معلوم ہوتی ہے کہ سرکار انگریزی کے انتظام عادلانہ نے ہمارے
ہمسایہ آزاد قوم پر کسقدر اثر کثیر کیا ہی اور اونکو بہی اس امر کے سمجہنے کا موقعہ ملا ہی کہ منصفانہ سلطنت
سی رعایا کو امن چین دیتی ہی اس قوم کے آدمی بہت جنگجو نہین ہین میانہ قد متوسط اندام گندم گون
مایل بہ زردی آرام طلب کاہل مزاج عیش ولہو پسند سفلہ طینت ہوتے ہین بدعہدی اور بےمروتی
مین مشہور ہین عورات اور طفلان بی ریش پر عاشق ہونا بہت مروج ہی اور اس معاملہ مین کل
افغانستان کی قومون مین سی پہلی درجہ کی بدکار ہین اور ایک طفل بی ریش پر جب چند آدمی عاشق
ہوتے ہین تو رقیب ایک دوسرے سے سبقت لیجانی کی خواہش سی اور معشوق کو اپنی طرف مایل کرنے
کیواسطی چند گوسفند وغیرہ ذبح کرتے ہین اور رات کو رقیب کے رشک کیواسطی گوسفند ذبح شدہ کو
بعض وقت اونچی دار پر لٹکا کر رقیب کی گہر کے پاس کہڑا کرتے ہین جب صبح وہ یہہ حال دیکہتا
ہے تو وہ بہی اوسیطرح کرتا ہی اور اسطرحنا نقصان مال تب تک ہوتا رہتا ہی کہ جب تک ایک فریق
مغلوب نہ ہوجاوی یا وہ معشوق اون مین سی کسی ایک کو اپنی دوستی کیواسطی منتخب نہ کرلے
بعض وقت اس بدعت کی تکرار پر باہم کشت خون ہوجاتی ہے اور اسی بات پر گانو مین بہی
گوندیاری رہتی ہے اور جس لڑکے پر اوسکے عاشق ایکدوسرے کے رشکانہ ترغیب سے زیادہ
گوسفند ذبح کرین وہ فخر کرتا ہے اور سرمہ اسقدر بے حد تک لگاتے ہین کہ گرد نواح آنکہونکا
گوشت تک سیاہ ہوتا ہی اور اکثر جوان آنکہون کو سندور سے سرخ کرتے ہین بعض ایک آنکہ سرمہ سیاہ
سی اور دوسری سندور سی سرخ کرتے ہین کبہی اونکی آنکہین اس خراب سرمہ سی خالی نہین ہوتے
ایک اور سفلگی شوق اونکی یہہ ہی کہ اپنے سر کی دستار مین ہر ملک کی ہر قسم کا پہول بہت رکہتے ہین
اکثر معہ شاخون کے غرضکہ اونکی عادات نہایت قبیح ہین اور اس سفلیہ شوق مین اونکو بیہودہ
سمجہنا چاہیے پوشاک اونکی اکثر کرباس سیاہ رنگ کی مگر نہایت چرکین اور میلی اسقدر کہ جسقدر
چرکین ہونا ممکن ہی اور اونکا تعفن دور تک پہونچتا ہی اور اپنی پوشاک کو خوشی سے چرکین کرتے

بین کیونکہ جو زیادہ چرب ہوا وسکو روغن خور جانکر فخر سمجھتی ہین اور روغن زرد بہت ادہار
جاتا ہے اور چرب ہاتہہ اپنی چہرہ و پوشاک پر ملتی ہین اور روغن سے تر رومالی جیب میں
رکہتے ہین اور لنگوٹی مین باندہتی ہین تمام جوان آدمی اپنی ریش کو اول عمر مین بالکل
مونڈہ ڈالتی ہین اور بعض منقاش سے نکالتی ہین اور تیس برس کی عمر سے چالیس برس تک مقراض

سے مورچہ بیٹہ کاٹتی ہین اور عید کی ایام مین بعض آدمی ایکطرف کی ریش اور بروت مونڈ ڈالتی ہین
عادات چوری قلیل اپنی علاقہ مین رکہتی ہین مگر باہر چوری کیواسطی نہین جاتی خصوص سرکار انگریزی کے
ملک مین باوجود قریب ہونے کے شاذ نادر مرتکب ایسی واردات کی ہوتے ہین اکثر پیشہ زراعت
کاری رکہتی ہین اور بعض یعنی گورست ماری مین محنتی ہین اور بعض بیوپار بہی کرتے ہین مگر اپنی ملک
سے باہر نکلنا ناگوار ہے سب سے لمبا سفر انکا بنون اور خوست تک ہوتا ہی یہہ تیس میل کا سفر بہی کوئی
چیدہ آدمی بیوپاری گوارا کرتا ہے انکی ملک مین تمباکو اکثر پیدا ہوتا ہے جسکو بنون مین لاکر
فروخت کرتے ہین کپاس اور غلہ اپنی ملک کی پیداوار ضروریات قوم سے زیادہ ہوتی ہے زمین
زرعی اعلی قسم کی ہے مگر سواے دوذرہ یا نیشکر اور ہلدی کاشت کرنیکا رواج نہین ہے باہر سے
خصوص بنون کی طرف سے کرباس اور تریاق یعنی افیون بہت جاتی ہے اور داوڑ لوگ
تمام افیونی ہین بلکہ بعض عورات بہی افیون کہاتی ہین اور قلیل مرد ایسے ہونگے جو افیون
یا چرس اور بنگ کا نشہ نہ رکہتی ہون بنگ سبز کو بہی کو خشک کرکے حقہ مین پیتی ہین شراب کا نام بہی
نہین جانتی مگر باقی خبیث نشون سے وقت زوال سے لیکر تمام شب سیاہ مست رہتی ہین باوجود اس بدعت کے
نماز کو کم چہوڑتے ہین مگر اسکو سما ادا کرتے ہین نہ کہ نماز با نیاز بخشوع اور خضوع پڑہتی ہین اس قوم
کا وزیرے اولس یختہ غنیم ہے وصف ایسی قوی غنیم بیرونی کے آپسمین انکا اتفاق نہین کل شمار
تخمیناً مردمان اسلحہ بند اس قوم کا بارہ ہزار مشہور ہی اس تعداد مین دیگر چار فرقہ متفرق جنکا علیحدہ
کرسی نامہ اوپر درج ہے شامل ہین انکی ملک مین جو بہت پرانی عمارات منہدمہ کے کہنڈرون کی

نشان وہان دورو سے اوپر کو چلے جاتے ہین اونسے ایسا قیاس ہوسکتا ہی کہ ہندو یا اہل گریک یعنے یونانیون کی حکومت مین اس راستے سے افغانستان مغربی کی طرف کوئی شارع عام تہا اس قوم کے مردمان کو بالکل نوکری فوج کی شوق اور نہ سپاہ گری کے لائق ہین ؀

شجرہ نسب تمنے ابن شیتک

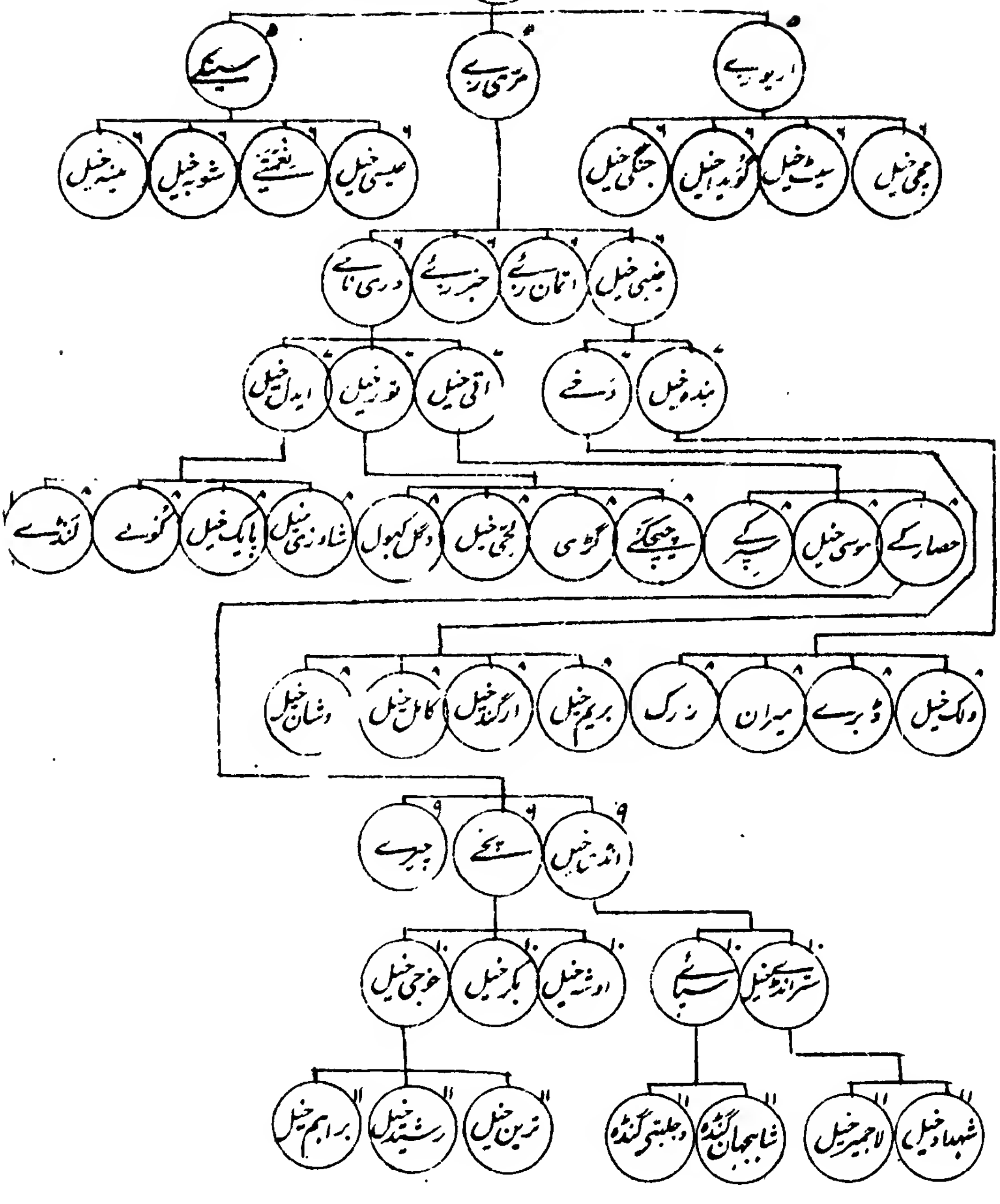

حال قوم تنے

شجرۂ نسب اس قوم کا اوپر درج ہو چکا ہے یہہ لوگ اپنی تئین دوڑ کا بھائی سمجھتے ہین اور تعدد ان
کہتے ہین کہ تنے سمی کاغ ڈوم کی نسل سے ہین دریافت سے ثابت ہوا کہ یہہ قوم بھی ایک شاخ کرّا رانے
خواہ کرلانی کی ہے کہتے ہین کہ تنے کے صلبی پسر دو کس تھے ایک ارتی جسکی نسل اریوزی ہے دوسرا
مرہی جسکی اولاد مرہی خیل کہلاتی ہے اور سمی سپنکی ایک طفل شیر خوار کو سمی مرہی اپنے
تنے نے پرورش کری اوسی کی اولاد سپنکئے مشہور ہے یہہ قوم علاقہ خوست کی گوشہ غربی وجنوبی
مین آباد ہے اکثر پہاڑ مین رہتے ہین اور بعض دامن کوہ مین اور انکا بڑا گانو موضع ورگے
میدان مین ہے جسمین پانسو گھر ہونگے لوگ کہتے ہین کہ ایکہزار اسلحہ بند آدمی اس موضع سے
حملہ مین سوار ہے موضع ورگی سے کہ جو انکی سب دیہات سے بڑا ہے دیہات ذیل بھی اونکے
بڑے گانو مین شمار کی گوخہ ترخے آتمان اس قوم کی سکونت مستقل ہے اور مستقف
کوٹھہ رکھتے ہین انکا مغربی پہاڑ خوب سبز اور سایہ دار ہے اوسمین اشکار بھی پکڑے
جاتے ہین کل ذی روح اس قوم کے تخمیناً دس ہزار آدمی ہونگے اونمین سے تین ہزار
اسلحہ بند مرد مشہور ہین اسلحہ بندوق بہ نسبت تعداد اسلحہ بندون کے ایک ربع کم ہے
تلواران جملہ تین ہزار کے اس سے جو شخص بندوق نہین رکھتا وہ تلوار کے ساتھہ سپر یعنی
ڈہال ضرور رکھتا ہے یہہ قوم بڑی جنگجو اور دلاور سپاہی ہے ملک خوست کے گوندے
شناسی کیوقت تنے وسپین گوندے مین شمار کرنا چاہئے قوم سمعیل خیل وغیرہ تور گوندی کے
ساتھہ انکی سخت دشمنی ہے اور اپنی ہمت سے اکثر غالب رہتے ہین پیشہ کل قوم کا زراعت کاری
ہے رقبہ انکا اکثر بارانی اور کچھہ نہری بھی ہے بعض تمباکو وغیرہ اجناس کی سوداگری
بھی ملتان تک کرتے ہین مگر عموماً اپنے گہرون سے باہر نکلنا انکو پسند نہین ہے گرچہ بباعث تندی
سکوت میدانی برائے نام حاکم خوست کی ماتحت سمجھکر تعدادی ایکہزار روپیہ سالانہ مالیہ
بطور نعلبندی انپر مقرر ہے مگر ان مین سے دوسو روپیہ انعام ملکان مجرا دیکر باقی آٹھہ سو روپیہ

مالیہ مین اجناس از قسم نعل سپان و بیل و کڑچھہ وغیرہ سامان آہنی جو اکثر انکے علاقہ
خصوص موضع کوٹہ مین بنتا ہے وصول ہوتا ہی اور یہہ وہ آپسمین خانگی تقسیم اپنی شرح مقررہ
پر کرلیتے ہین باوجود اسقدر زرمی محصول کہ اکثر یہہ قوم اپنی دلاوری کی غرور اور سخت ملجا کے
بہروسہ پر حاکم خوست سی باغی ہوجایا کرتی ہے گرچہ آپسمین خانگی دشمنی بہت نہین ہی مگر تاہم عداوت
سی خالی نہین کل قوم کے آپسمین دو گوندی ہین ایک گوندی مین اریوزئی اور سپینکی اور دوسرے
مین مرتی خیل تعداد مین آخر الذکر گوندے کے لوگ زیادہ ہین اور اوتمان زئی خیل کے لوگ
بہت ہین مرتی خیل ہین ہی دوستانہ ایک طرف اور جنبی خیل اتمان زئی جنبرزے دوسرے
طرف کچھہ پرناس رکھتی نہین فی الحال کل خان اور کل ملک بہت ... ان کی شاخ مین اور
اسمعیل اور دگل شاخ جنبی خیل مین اور زمان فقیر اور بشیر احمد و دلاور وغیرہ اس قوم کے
ملک اور مدار المہام ہین تنومند ... قد گندم گون خوش رنگ آدمی ہوتے ہین پوشاک انکی
اکثر قوم دوڑ کی طرح ہی مگر بعض پیشمی اندر کہہ بہی پہرتے ہین اونکی شلوار بڑی گہیر دار سوتی
کی ہوتی ہے نہایت چرکین اور میلہ رہتی ہین اخلاق مین جب دوڑ کے بہائی ہین تو
اونسی کچھہ تہوڑا سا ہے اچھی ہون گے عورات کی عشقبازی بہت کرتے ہین مگر ننگ افغانی
مین بہ نسبت دوڑون کے بہت اچھے ہین پہاڑ کے رہنے والے ننگی رمہ بکری اور رمیدا اور
رمہ گوسفندان بہت رکہتی ہین اور گلہ گاؤ بہی بہت ہین خوراک اونکی غلہ گندم اور جو
اور زرار زن سی ہوتی ہے مگر اکثر آرد جو اور گندم مین ایک بہل یعنی ثمر موسوم شاہ بلوط
جسکو پشتو مین پرنگے کہتی ہین کوٹکر اور بعد پیسنے کے ملا کر کہاتے ہین خوراک اور پوشاک
انکی نہایت کثیف ہی ؛

پانچوان باب

بیچ بیان متفرق اقوام سکناے افغانستان جنکا ذکر افغانون کے متعلق نہین لکھا گیا

اس باب مین سب سے پہلے ان اقوام کا حال لکھا جاتا ہے کہ جو افغانون کے شمار مین داخل ہین اور اپنے آپ کو سید سمجھتے ہین واضح ہو کہ بختیار اور استرانی متعلق قوم شیرانی اور مشوانی قوم کاکڑ مین اور ہنتی اور قوم وردگ اقوام کرلانی اور خوندے قوم داوتے اور سپندزئے قوم ترین اور غرشین قوم میانہ مین اور کوثر قوم ہنتی مین یہہ جملہ نو قومین حسب تفصیل مندرجہ بالا اقوام افغانیہ کے متعلق ہین اور اگرچہ اپنے آپ کو بر ملا سید نہین کہا ذکر چونکہ جن اقوام افغانیہ سے ملحق ہین اونکے کرسی نامہ مین بھی ان کا نہین ملتا اسواسطے در پردہ آپکو سید تصور کرانا چاہتے ہین الا چونکہ عوام اونکے سادات کی معترف نہین ہین اسواسطے وہ یہہ کہتے ہین کہ جب ہم قبیلہ سادات سے نکلکر [illegible] پیوست ہوئے اور نسبت اور خویشی اور راہ و رسم اس قوم کا اختیار کیا تو ہم سید کہلانے [illegible] ادب اور احسان سے دور رہے اور ہمارے بزرگ بھی یہہ بات کہہ گئے ہین کہ جو لوگ ہمارے [illegible] اور سے آپکو سید سمجھیگا وہ ہماری اولاد سے نہین ہے سو اگرچہ یہہ وصیت فی الصدق کی گئی تھی تو [illegible] مخالف یہہ عمل ہوتا ہے مؤلف کو جو کچھہ حال ان شاخون کا تحقیقات سے حاصل ہوا ذیل مین قوم وار درج کیا جاتا ہے

حال قوم بختیار

صاحب مخزن افغانی نسبت اصلیت قوم بختیار لکھتا ہے کہ ایک جوان سید زادہ اسحاق [illegible] اوش توابع بغداد سے بنا بر تفرقہ روزگار غربت سفر اختیار کرکے کوہ سلیمان مین [illegible] آیا اور قوم شیرانی سے ایک عورت مسمات شجنی نام اپنے نکاح مین لایا اوس [illegible]

اوسکا نام ابوسعید رکہا گیا آخر جو بسبب خوبی طالع بختاور کے لقب سے مشہور ہوکر رفتہ رفتہ بختیار
مشہور ہوگیا اوسکی نسل سے بختیار لوگ ہین الا مؤلف کے نزدیک یہہ روایت کامل ثبوت نہین
رکہتی ہے بحوالہ تحقیقات آنریبل الفنسٹن صاحب لکہا گیا ہے کہ بختیار لوگ ایران کے ملک سے افغانستان
مین آئے ہین فی الحال تخمینًا پانسو گہر علاقہ مرغہ مین آباد ہین اور یہہ قوم نیک چلن اور تجارت پیشہ
سے کرتی نامہ بختیار کا مخزن افغانی مین صرف اسقدر درج ہے

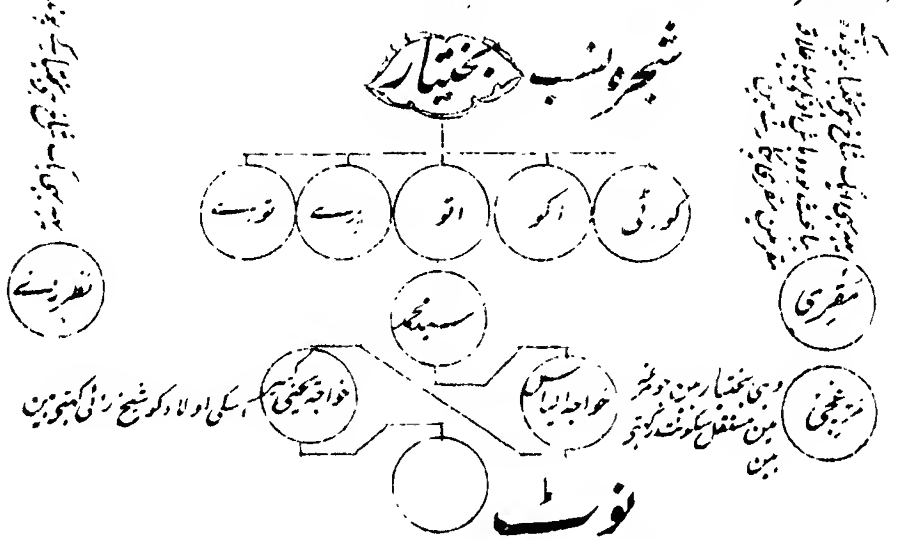

نوٹ

مؤلف کے نزدیک یہہ شجرہ نسب کامل نہین ہے مگر افسوس کہ باعث عدم میسر ملاقات اس قوم کے کسی ہوشیار آدمی کے
ضروری حد تک قوم کا کرسی نامہ حاصل نہو سکا۔

ذکر اُن چہار قومون کا جو امورث اعلیٰ سید محمد گیسو دراز سمجہتی ہین

واضح ہو کہ اوستریانی خواہ اوسترانی جن مین سے گنڈہ پور بہی ہین اور مشوانی اور وردگ اور
ہنی یہہ چار قومین اپنا کرسی نامہ بدری سید محمد گیسو دراز کے ساتہہ اس تقریب سے جا ملاتی ہین کہ
بیچ زمان حیات شیرانی کے وہ سید صاحب کوہ سلیمان مین آکر افغانان کے شامل رہنے لگا بظہور
کرامات اونکی کررانی اور شیرانی اور کاکڑ اوس سید کے معتقد ہوئے اور امیر تیمور گورگان

کی خطرناک یورش سے حالانکہ امیر تیمور راس راستہ بھی نہین گذرا بذریعہ دعاء خیر سید
موصوف کے محفوظ و منصور رہ کر سرداران ہر سہ قوم یعنے کاکڑ اور شیرانی اور کرڑرانی نے اپنی
اپنی دختران ناکتخدا اوس سید کے پیش کش کین اور سید محمد گیسو دراز ان ہر سہ کے ساتھ نکاح
شرعی کرکے بیبی لگا چلنے سے چار فرزند پیدا ہوئے شیرانی کے دختر سے دو ستریانی اور کاکڑ کی دختر سے مسوانی
اور کرڑرانی کی دختر سے دو فرزند پیدا ہوئے وردگ اور ہنی اور جب سید محمد گیسو دراز ہندوستان
کی طرف تشریف لیگئے تو اپنی ہر سہ منکوحہ افغانیہ کو معہ فرزندان جو انکے شکم سے پیدا ہوئے تھے الدیز
مستورات کی گھر چھوڑ گئے اور اپنے جد مادری کے گھر مین ان لڑکون نے تربیت پاکر بعد سن بلوغت
شادی بھی افغانون کے گھر سے کری اسواسطے افغانون سے خلط ملط ہوگئے اس روایت کی تصدیق
مین گرچہ مؤلف کو تامل ہے مگر مطابق تاریخ کا ثبوت بھی کافی دستیاب نہین ہوا الا حسن قد ضعیف
اور سقم اس روایت مین یہ ہے کہ انکو نباد دینا گویا اور روایت کی تضعیف ہے بلکہ دوش ہوتا ہے
اول مخزن افغانی مین جو یہہ لکھا ہے کہ بیچ زمان حیات شیرانی کے سید محمد گیسو دراز کوہ سلیمان میں
آیا یہہ قول ضعیف ہے کیونکہ نیچے خود مصنف مخزن افغانی لکھتا ہے کہ مترین ابن قیس عبد الرشید
کا نبیرہ شیرانی تھا اور قیس عبد الرشید کو ہم عصر جناب ختم المرسلین کے بتلاتا ہے اور سید محمد گیسو دراز
سنہ ہجری کے بعد ہندوستان مین گئے تو کیا یہ ممکن ہے کہ مترین کا نبیرہ شیرانی جو قیس عبد الرشید
کی چوتھی پشت مین تھا آٹھوین صدی ہجری تک جیتا رہا تاریخ فرشتہ مین دیکھو کہ سنہ ہجری
مین جسکو زمانہ حال تک چار سو بتیس برس گذرے ہین سلطان فیروز شاہ بہمنی کی عہد سلطنت
سید محمد گیسو دراز دہلی کی طرف سے دکھن مین گئے اور حسن آباد گلبرگہ کے متصل خانقاہ
بنا کر وہ گوشہ نشین ہوئے جہان مرقد دراز کا تا حال زیارت گاہ خاص و عام ہے احمد شاہ
بہمنی جو سنہ ہجری مین تخت نشین سلطنت دکھن ہوا تھا وہ سید محمد گیسو دراز کا مرید اور
معتقد خاص تھا جسنے بہت سے دیہات اور قصبات اونکی خانقاہ کے واسطے وقف کردئے اور
تا حال اولاد سید محمد گیسو دراز کی دکھن مین موجود ہے مگر نہ اس کثرت سے جتنا کہ افغانستان

کے لوگ اونکی اولاد ہونے کا ادعا کرتے ہین دوسرا کرسی نامہ سید محمد گیسو دراز کا جو صاحب مخزن افغانی نے سید موصوف سی لیکر گیارہوین پشت مین حضرت امام حسینؓ کے ساتھہ جا ملاتا ہی مؤلف کی نزدیک آٹھہ سو برس کی واسطی گیارہ پشت تھوڑی ہین کیونکہ بعد زمانہ جناب حضرت محمد مصطفیٰؐ کے بموجب حساب اوسط کم سی کم تین پشت ایک صدی مین منقضی ہونی چاہیئی تہی سیوم سوائی مخزن افغانی اور کہانی ثبوت واسطی تسلیم اس روایت کی حاصل نہین ہوتا اور قیاس مین نہین آتا کہ اگر یہہ قومین سید محمد گیسو دراز کے اولاد ہی ہوتے تو جب ۹۱۰ھ ہجری مین محمد بابر بادشاہ افغانستان مین آیا تو اوسوقت وردگ اور گنڈہ پور ایسے لوگ اسقدر تعداد مین کیون ہوتے جتنی کہ تہے کیونکہ سید محمد گیسو دراز اور محمد بابر بادشاہ کی بیچ صرف ایکسو برس کا عرصہ گذرا تہا تو کیونکر قبول کیا جاوے کہ ایک صدی مین ایک شخص کی اسقدر اولاد ہوگئی تہی جتنا اوسوقت وردگ اور گنڈہ پور اور مشوانی اور تمنی کا اوس تہا علاوہ اسکی تاریخ بنون کی دیکھنے سے جو اس کتاب کے تیسرے حصہ مین ہے معلوم ہوگا کہ بوقت حیات شیخ شاہ محمد روحانی قوم بنوچی نے قریب ۸۰۰ھ ہجری کی ملک بنون قوم اور منگل سی لیا اور یہہ وہی قوم ہینی ہین جو اپنے آپکو سید محمد گیسو دراز کی نسل سی سمجھتی ہین حالانکہ سید محمد گیسو دراز اوس قوم کی آبادی ملک بنون کیوقت سی قریب سو برس کی پیچھے پیدا ہوئی تو کبھی ممکن نہین ہی کہ اولاد اپنی مورث کی پیدائش سے بہی پہلی ملک گیری کری ایک اور طرفہ روایت یہہ ہے کہ وردگ اپنی نسبت کہتے ہین کہ ہمکو ملک مقبوضہ حال سلطان محمود غزنوی نی واسطی آبادی کی عطا کیا تہا سو سلطان محمود غزنوی کا زمانہ سید محمد گیسو دراز کی پیدائش سی قریب چار سو برس کے پیشتر تہا اگر یہہ قول انکا صحیح ہو تو جنبا ابزا پاتا ہی کہ سید محمد گیسو دراز کی اپنی پیدائش سی چار سو برس پہلی اونکی اولاد کیونکر ملک آباد کر سکتی تہی ان وجوہات کے نتیجہ پر غور کرنے سے بعض ثقہ افغانون کا یہہ مقولہ بی وجہ نہین معلوم ہوتا جو وہ کہتے ہین کہ افغانستان مین جو لوگ اپنی حسب و نسب سی واقف نہین ہین وہ سید محمد گیسو دراز کو اپنا مورث بتلاتے ہین اور جو مخزن افغانی مین یہہ فقرہ لکہا ہی کہ عہد سلطنت سلطان بہلول لودی وغیرہ مین ان اقوام کی نسب کا مذکور ہوا تہا یہہ بات کچھہ اصل نہین رکھتی کیونکہ سلطان بہلول

لودہی اور سید محمد گیسو دراز ہم عصر یا قریب العہد ہونے کے تہے سنہ ۸۵۵ ہجری مین سلطان بہلول تخت نشین دہلی ہوا اور ۸۲۵ھ تک سید محمد گیسو دراز دکہن مین زندہ موجود تہے سو اس تیس برس کے عرصہ مین سید موصوف کی اس قدر اولاد نہین ہوسکتی تہی جس قدر اس جاٹ قوم کے لوگ اوسوقت تہے اور نہ اس قلیل عرصہ مین گنجایش اختلاط یا نسبت بہ تعداد اولاد سید محمد گیسو دراز مین ہوسکتا تہا پس ایسی صورت مین مؤلف بدون حالات موجودہ حال اطمینان کے ساتہہ بابت نسب ابتدائی ان اقوام کی کچہہ رائے نہین لکہہ سکتا تہا مگر حالات موجودہ قوم وار لکہی جاتے ہین البتہ اونکی طرز وضع اور شکل وشمایل سے شرافت پائی جاتی ہے ⁂

قوم ستوریانی خواہ اوسترانی

شجرہ النسب اوسترانے معروف اوسترانی

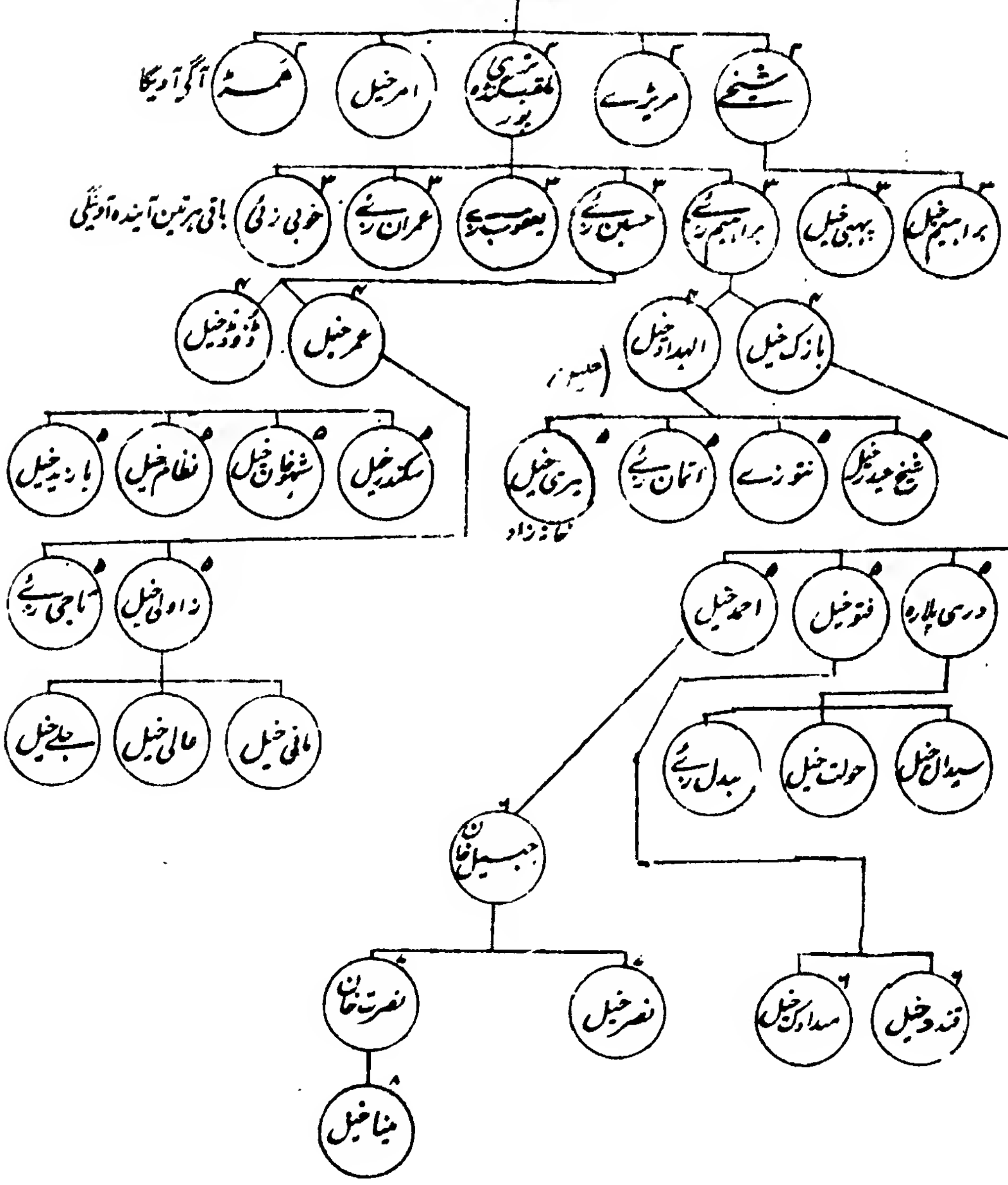

شجرہ نسب یعقوب زئی ابن گنڈہ پور

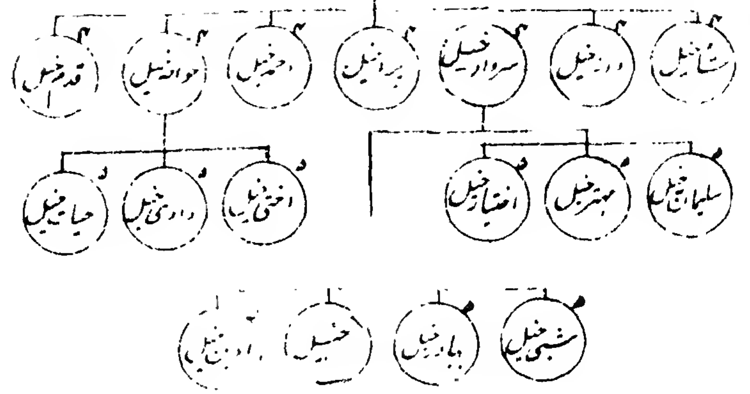

تفصیل اولاد عمران زئی ابن گنڈہ پور

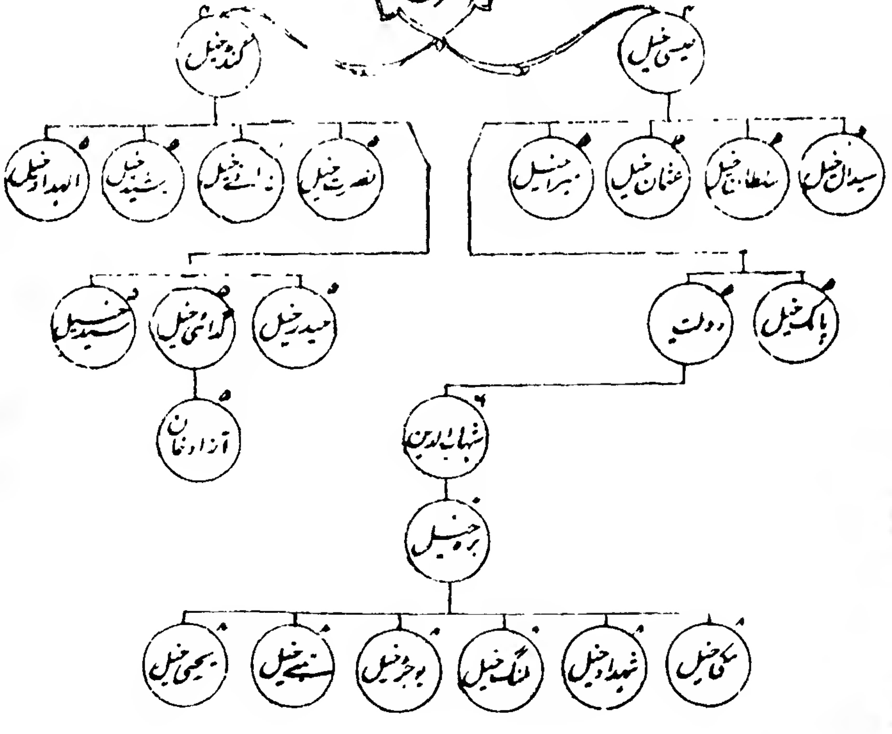

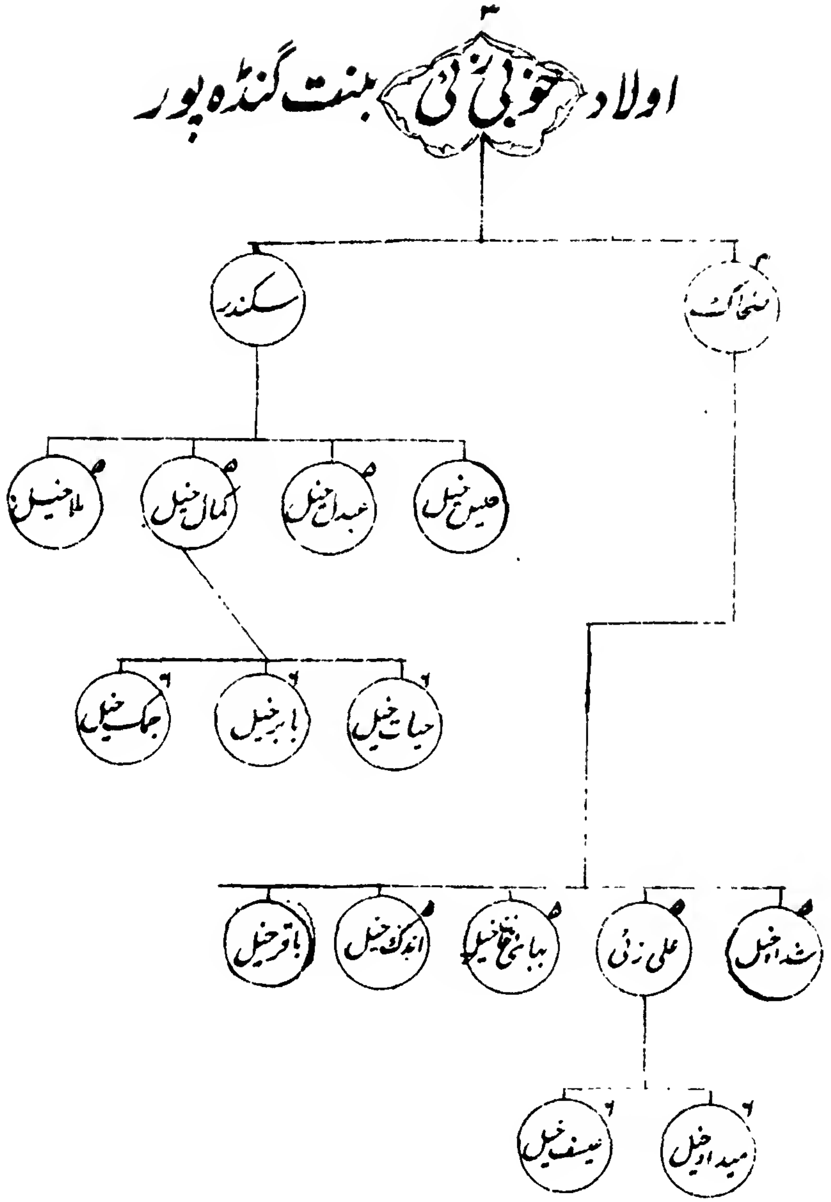
اولاد خوبی زی بنت گنده پور
سکندر
ملاخیل
کمال خیل
عبدال خیل
جمک خیل
بابر خیل
حیات خیل
باقر خیل
اندک خیل
علی زئی

تفصیل شاخہائے وری پلارہ مشہور بہ گنڈہ پور

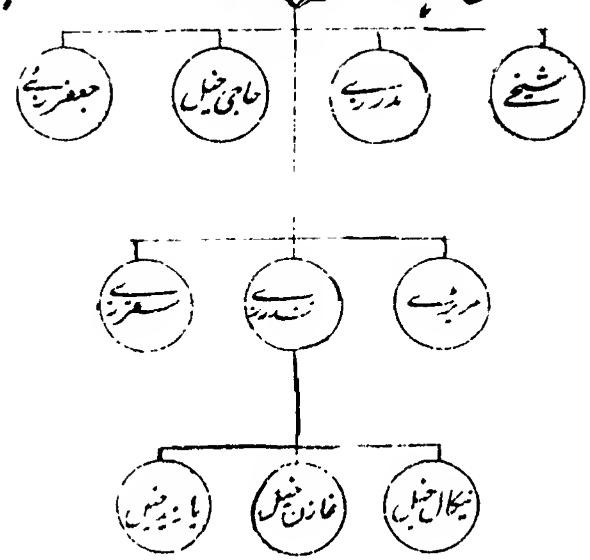

اطلاع

واضح ہو کہ شیخی اور مرہزے بھائی گنڈہ پور کے تھے جنکا نام اوپر درج ہو چکا ہی اور نفع نقصان مین داخل نلہ دری بلارہ کی ہوئی اور سفرزی اور خندرزی ارم شیرانی سی ہین وہ بھی بطور وصلی داخل نلہ درے بلارہ کے ہوئے ہ

علاوہ انکی

شاخ اتزی قوم شیرانی سی نکلکر ابراہیم زی شاخ گنڈہ پور کے ساتھہ شامل ہوئی اور شاخ موسٰی زی جسکے چار شگوفے حسب ذیل ہین بختی خیل سین خیل خواجزی نظر خیل قوم غرغشت سی نکلا حسین زئی گنڈہ پور کے ساتھہ شامل ہوئی اور قوم راتہ زئی جسکی چار شاخین بدین تفصیل ہین علیخان خیل، مالی خیل، ملی خیل کتی خیل قوم یوسف زئی سی علیحدہ ہو کر یعقوب زئی گنڈہ پور کے ساتھہ وصل ہوئی پس یہ اخیر گنجیہ بودلہ وصلی ہین مگر حصہ ورسم مین ایسی مخلوط کہ سوائی علیحدگی نسب اور کچھہ تمیز نہین ہو سکتی ہے

تاریخ قوم گنڈہ پور

اصلیت نسب کا حال جیسی درج ہو چکا ہی شجرہ نسب دیکہنے سے معلوم ہوگا کہ ستوری معروف استرانی
کے پانچ پسر تہے اس تفصیل سی ترین ملقب گنڈہ پور او شیخی او مرزی ہی دامران ہر چہار کی
اولاد مجتمعاً گنڈہ پور کہلاتی ہے اور ان مین سب سے زیادہ تعداد مین ترین ملقب گنڈہ پور کی نسل ہے
پانچوان بیٹا ستوری کا ہمڑ تہا فی الحال صرف ہمڑ کی اولاد اپنی مورث اعلی کی نام سی او ستریانی یا
او سترانی مشہور ہین جنکا ذکر اخیر مین آویگا کہتی ہین کہ ابتدا مین تمام قبایل ستوری معروف او سترانے
مغربی افغانستان مین بمقام موسومہ ستریانی (رجاہ) کہ جو ہفتہ منزل قندہار سی بگوشہ شرقی و شمالی
واقعہ تہا سکونت رکہتے تہے اور جملہ پسران ستوری سی مسمی ترین گنڈہ پور خوب صورت تہا بیچ زمانہ
زندگی ستوری کے ایک دختر دوشیزہ رئیس قوم شیرانی مفتون حسن گنڈہ پور ہوکر بلا رضامندی
والدین گنڈہ پور کے گہر چلی گئی اور گنڈہ پور نے اوسکو حسین دیکہہ کر ارادہ عقد نکاح کا کیا ستوری
باپ گنڈہ پور اور دیگر بہائی اوسکی مانع ہوئے مگر گنڈہ پور باز نہ آیا اسی سبب سے ستوری
اور اوسکی دیگر پسران نے گنڈہ پور سے رنجیدہ ہوکر ترک مکالمت اور قرابت کی کر دی بدینوجہ
گنڈہ پور مقام ستوریانی (رجاہ) سی معہ متعلقان اور وابستگان اپنے کے بہائی اور باپ سے
ناراض ہوکر بمقام زمین موسومہ تروی کہ بفاصلہ دو منزل خفیف ستوریانی (رجاہ) سی ہی سکونت
پذیر ہوا اور باپ نے اوسکو گنڈہ پور سے ناقص بیٹا کہا یہہ ہی وجہ تسمیہ گنڈہ پور ہوکر مبادلہ اسم
تری ہوا اور باپ نے یہہ بہی کہا کہ تمنی بدون رضا میرے اس عورت سی نکاح کیا ہی تمہاری اولاد
ہمیشہ بدی سی خلاص نہین ہوگی گر دشمنی بیرونی نہو تو خانگی فسادین مبتلا ہونگے مگر اولاد تمہاری
بہت ہوگی الغرض گنڈہ پور مقام تروی سکونت پذیر ہوکر کاروبار زمینداری کرنے لگا اور کاریز
کہودی اوس عاشق معشوقہ ملوحہ کے شکم سی تین پسر مسمیان ابراہیم اور حسین اور عمران اور چوتہی
دختر مسمات خوبی پیدا ہوئی اور یعقوب جو تہا بیٹا دوسرے زوجہ سی ہوا گنڈہ پور نے اوسکی جگہہ

وفات پائی اور اوسکا بیٹا ابراہیم خان دستار مختار ہوا کہتے ہین کہ اولاد شیخ وامراد و رمرشری
سے جب ترقی دولت نسل گنڈہ پور کی دیکھی تو سکونت ستوریانی (رجاہ) کی ترک کرکے گنڈہ پورون
کے شامل زمین شروری مین آباد ہوئے اور تب سے حصہ اور نفع نقصان مین انکے شامل رہے اور
اونکی نسل بہی مشہور بہ گنڈہ پور ہے اور تب سے گنڈہ پورون مین سے بعض ہوندہ اور بعض میندار
کا پیشہ کرنے لگے بموسم زمستان دامان کو اور تابستان مغربی افغانستان کو جاتے تہے اتفاقاً
ایک سال مین بعہد ریاست جبیل خان گنڈہ پور جب گنڈہ پور لوگ خانہ کوچ دامان کی طرف
آتی تہی تو بسبب غیرت مستورات مے خدل قوم لہون غرغشت گنڈہ پورون کے ہاتہہ سے قتل ہوا
اس واردات کے سبب سے قوم لہون اور لوگون نے اس قوم پر یورش کری اور چونکہ خدل شاخ
براہیم زئی کا آدمی سے مارا گیا تہا باخ عمران زئی نے ایسی نازک وقت مین اپنی باقی قوم سے
علیحدہ ہوکر دامان کی طرف چلے آئے اور دامان سے بہی گذر کر دریاے سندہ کو عبور کیا اور
جولستان تہل مین بمقام (رجاہ) گدائی قرار گزین ہوئے دوسری طرف قوم لہون نے چند اشخاص
گنڈہ پور قتل کئے گرچہ پہلی دفعہ اپنی جرات سے گنڈہ پورون نے ہجوم کرکے لشکر لہون کو
شکست دی مگر دوسری دفعہ لہون اپنے بہائی بند قوم کاکڑ کی مدد لیکر پہر انتقام لینے کے واسطے
روانہ ہوئے اور چونکہ کثرت تعداد کاکڑ مشہور ہے ہزارہا مردمان مسلح گنڈہ پور کے ملک کے
طرف روانہ ہوئے گنڈہ پور بہ نسبت تعداد غنیم کے عشیر بہی نہین تہے مقابلہ ایسے سخت دشمن
سے دشوار سمجہکر لاچار اپنی موروثی ملک زمین شروری سے بیدخل ہوئے اور شمال کی طرف اپنی پیپا
خیمہ جا لگائی تب سے بیوطن ہوکر مثل دیگر ہوندگان چہہ ماہ مغربی افغانستان مین اور چہہ ماہ مشرقی
دامان مین رہتے تہے نالہ ٹکواڑہ سے جنوب کوہ سلیمان کی شرقی دامن تک گنڈہ پورون کی کیژدے
نظر آتے تہے اور بمقام روڑی کہنہ خاص جبیل خان رئیس کا قیام ہوا تہا اور اوسوقت پیشہ انکا
صرف مالداری اور گلہ بانی کا تہا تاوقتیکہ خان زمان رئیس کٹی خیل مٹان والے نے بسبب دشمنی
قوم مروت گنڈہ پورون کو اپنی اعانت کیواسطے دامان پر رہنے کی استدعا دی سب معرکہ گنڈہ پور

نے بعد مشورت بمصلاح کری کہ ایک شخص ہرگہ سی مثل ہو بندہ معزبی افغانستان جاوی اور ایک
آدمی ہرگہ کا داماں پر رہی اور جو داماں پر رہین اخراجات اونکا خانزمان خان نے اپنے ذمہ بدل لئی اس
قرار داد کے بموجب نصف گنڈہ پور بمقام روڑی قرار گزین ہوئی اور دوسرا نصف بدستور سابق
مغربی افغانستان کو گیا پس ماندگان کیواسطی خان زمان خان نی ٹانک سی بہت غلہ او رخرچ بہجا
اور قلبہ ران معہ سامان قلبہ واسطی آموخت او رشوق کاشتکاری گنڈہ پوران روانہ کئی اور بہوتنی
پانی باندہکر کاشتکاری کری اور بہت زراعت پیدا ہوئی غرض کہ خان زمان کئی خیل کے بندوبست
اور ذریعہ سی گنڈہ پور دوبارہ مالک ملک کے ہوئی اور تدریجا اکثر مردمان گنڈہ پور نے سکونت اور
زمینداری روڑی کی اختیار کی اوس سی تہوڑے عرصہ بعد ابراہیم خان وغیرہ پسران نور زمان خان
رئیس میان خیل گنڈہ پوروں کی ہاتہہ سی ماری گئی اور سدن سی میان خیل اور گنڈہ پوروں کے
باہم ایسی دشمنی ہوئی کہ جسکا اثر تاحال باقی ہی نور خان میان خیل نی اپنی فرزندوں کی انتقام لینی
کے واسطی تمام قوم لوحانی کو سوای شاخ دولت خیل اپنی ساتہہ متفق کرکے اور بلوچ بہی اپنی ہمراہ لیکر
روڑی پر جاکر گنڈہ پوران کو محاصرہ کیا چند لڑائیون مین فریقین کی خصوص باہر والون کی آدمی بہت
مارے گئے آخر بوساطت وکیلان خانزمان رئیس دولت خیل اس شرط پر مابین گنڈہ پور اور میان خیل
صلح قرار پائی کہ گنڈہ پور روڑی سی اوٹہہ کر ٹانک یا درمروت کی طرف چلی جاوین اور لشکر لوحانی
میان خیل وغیرہ ہمراہی اونکی بعوض خون پسران نور خان شہر روڑی کو جسمین اوس وقت اکثر
جہپر تہے آگ لگا دیوین اور ایک برس کی بعد گنڈہ پور واپس آکر پہر آباد ہوون بہ تعمیل اس اقرار
کے گنڈہ پور لوگ معہ عیال خود ٹانک کی طرف آئی اور وہان سی مروت ہوکر بنون کی طرف گذرانی
ایک سال کے واسطے چلے آئی اور میاخیلون نے روڑی کو آگ لگا کر خاک سیاہ کر دیا اور دراہن
کیطرف چلے گئی بعد ایکسال معینہ گنڈہ پور بنون سی واپس آکر پہر روڑی مین آباد ہوئی

تقسیم اراضی و آب سیاہ

جب گنڈہ پوروں نی مستقل سکونت روڑی پر حاصل کری تو آب سیاہ اور اراضی زرعی کو اوپر

چہہ نلہ کے حسب تفصیل ذیل تقسیم کیا شاخ یعنی نالہ براہم زئی ایک حصہ خاص جمیل خان رئیس کہ جو قوم براہیم زئی سے تہا ایک حصہ شاخ حسین زئی باشتمال موسی زئی ایک حصہ نالہ العفو معہ رانہ زئی ایک حصہ اور شاخ خوبی زئی ایکحصہ دربی بلارہ ایکحصہ کرہ بیچی سی جب آزاد خان ولد گدائی خان عمران زئی معہ قوم خود واپس آکر روڑی مین بشمولیت جملہ گنڈہ پوران آباد ہوا اور اپنی تدابیر سی رئیس کلان گنڈہ پوران کا بنا اور ٹکواڑہ کو آباد کرایا تب شاخ براہیم زئی کو ملک ٹکواڑہ سی اس شرط کی ساتہہ حصہ دیا گیا کہ براہیم زئی جو رقبہ روڑی اور لونی سے دو حصہ کہاتی ہین اون مین سی ایک حصہ عمران زئی کو دیوین اور ٹکواڑہ سی ششم حصہ لیوین چنانچہ براہیم زیون نی یہہ بات منظور کری اور کل علاقہ مقبوضہ گنڈہ پوران جسطرح کہ حال تک ہی اوپر چہہ نالہ کے منقسم ہی یعنے ابتدائی تقسیم مین بوقت غیر حاضری قوم عمران زئی کہ جو براہیم زیون نے دو حصہ لئے تہے اونمین سی ایک حصہ عمران زئی کو دیا گیا اور باقی تقسیم بحال رہی اور کل اراضی اور پانی روڑی کو بطور قسمت شصت کسہ اور فی کسہ دو سو ڈوڈی اور سر ہر قوم کو کسہ مقرر کیا اور کل آمدن مشترکہ کو بحساب ڈوڈی یعنی حصہ مقررہ ہر قوم آپسمین تقسیم کرلیتی ہین اور پیچہ خانگی تقسیم بلحہ الکی بیشی تعداد حصہ داران قوم یا خاندان غیر معین ہی اور کم زیادہ ہو جاتی ہے +

رواج ماضی

گنڈہ پور لوگ مجمعًا اپنی قوم کے گروہ کو تومن کہتی تہے پہلی آزادی کیوقت مین تومن کا یہہ کام تہا کہ باتفاق اور صلاح سب قوم کے ایک شخص لائق عمومًا موروثی خاندان سی انتخاب کرکے بنام خان مقرر کرتے تہے اور چند کسان دیگر ہر ایک زو سی ایک یا دو شخص قابل کار اور معتبر منتخب کرکے بنام معرکہ یعنے جرگہ مقرر کئے جاتی تہے کہ ہر ایک کام ملکی اور مالی اور فوجداری اور فیصلہ منازعات باتفاق رای خان اور معرکہ کے انجام پاتا تہا علاوہ خان اور معرکہ کے ایک شخص لائق اپنی قوم سی بنام غلوبشتی کالان معین ہوتا تہا اور دو ٹرا غلوبشتہ بطور نائب خان اور

معرکہ کے ہوتا تھا اور اوسکی اور اوسکی ماتحت ہر پنج خانہ یا نہ مرد کی پیچھے ایک سردار بنام چلویشتہ
خورد معین ہوتا تھا اور چہوٹے چلویشتون کی تعداد صد ہا ہزار تک پہونچتی تہی اور اونکا
کام یہہ تھا کہ جو تجویز خان اور معرکہ باتفاق رائی مقرر کرے اوسکی تعمیل قوم سے کرانی
چلویشتون کی ذمہ تہی خصوص مخالف قوم سی لڑنے کے وقت فراہمی لشکر قوم چلویشتی بڑی جستجو
سے کرتے تھے مثلاً اگر کبہی کسی قوم ہمسوانہ سی تعرض یا مزاحمت یا نقصان گندا پورکی آدمی یا مال
ملک کو پہونچے اور گنڈہ پور لوگون مین سی بعضون کی مرضی لڑائی ہمراہ اوس مخالف قوم
کے ہوا اور بعضون کی نہو تو حصر اس مشورہ کا اوپر رائی خان اور معرکہ کے ہوتا تھا جب خان
اور معرکہ متفق رائی ہوکر تجویز لڑائی منظور کرتے تھے تو پہر کسی کو استحقاقاً اختیار انکار کا نہین تھا
اور چلویشتی کلان کو خان اور معرکہ سے واسطے تعمیل اوس مشورہ کی حکم ہوتا تھا اور وہ اپنی ماتحت کے
چلویشتی یعنی محصلان کو جمع کرکے بعد حصول اجازت خان اور معرکہ سی ہر ششناله مین تعین کرکے حکم دیتا
تھا کہ اتنی عرصہ مین فی ناله سی اسقدر سوار اور پیدل فراہم کرکے موجود کرو کہ فلانی مخالف قوم
لڑنا ہی اس حکم کی تعمیل احسن طرح ہوتی تہی اور لڑائی کے دنون مین چلویشتی کلان بطور سپہ سالا
ر ماتحت خان لشکر کا سرگروہ ہوتا تھا اور واسطی خرچ اور مقتول اسپان جو بالاشتراک امر مقصودہ
کی لڑائی مین مارے جاوین یہہ تجویز کرتے تھے کہ ایک زمین مشترکہ ہر ششناله سی بنام نہاد زمین اسپان
جسکو پشتو کی زبان مین (داسو زمکہ) کہتے تھے مقرر تھے جسکا محاصل سوار کہاتے تھے اور ایک دوسری
زمین بنام نہاد ڈنڈ وبلہ مشترکہ ہر چہہ ناله مقرر کرتے تھے جو گہوڑا کسی سوار کا مارا جاوی تو اوس زمین
کے محاصل سی بطور چندہ حصہ لیتا تھا صدور سزا کا اعتبار اہل معرکہ اور خان کو تھا اور تعمیل
اوس سزا کی ذمہ چلویشتی کلان معرفت چلویشتہ گان خورد کے تہی مثلاً قتل کے عوض مین بجای
قصاص ایکہزار روپیہ ناغہ یعنی جرمانہ معین تھا جب کہ خان اور اہل جرگہ نی فتوی دیا تو چلویشتی
کلان بصلاح خان اور قومن کی خونی کو پکڑکر زر معینہ نقد اور جنس سی پورہ کرکے خان اور معرکہ
کے حضور لاتا تھا اور وہ حسب دستور اوس ... کی جتنا واسطی کام عام قومن کی ضرورت ہووی
اوسمین صرف کرتے تھے ورنہ خان اور حامینہ کلان اور چلویشتگان خورد مین تقسیم ہوکر ہر کوئے

اپنا حصہ لیلیتا تہا اور اگر کوئی شخص اپنی قوم مین مرتکب چوری قلیل یا کثیر کا ہوتی اور اوسپہ وہ جرم ثابت قرار پاے تو سزا چوری کی یہہ تہی کہ مال مسروقہ بجنسہ مالک مال کو واپس دیا جاوے اور گہر چور کا آتش سے جلا دیا جاتا ہی اور اسی طرح انتظام جمہوری ابتدا مین معقول تہا مگر پیچہی خانگی عداوت نی خراب کردہ اور فی الحال گورنمنٹ انگریزی کا انتظام سب انتظاموں سے بہتر ہے

حال خوانین گنڈہ پور

جیساکہ اوپر ذکر ہوا ابتدا مین خانی گنڈہ پور خاندان براہیم زئی مین تہی مگر نصرت خان براہیم زئی کیوقت سے شاخ عمران زئی مین عہدہ خانی منتقل ہوا اور بہت مدت سے قوم عمران کے لی شاخ عیسے خیل شکو ونہ ر خیل مین مورو ثی خان چلے آتے ہین مگر انکا اختیار بہت نہین تہا لوگ آپسمین ہمیشہ لڑتے تہے اور وارداۃ غارتگری وغیرہ کی روک موثر نہین ہو سکتی تہی فی الحال گلداد خان ابن ظفر خان اور تالو خان ابن علی خان اوسی شاخ مین سے معتبر خان ہین مگر باوجود ایک جدی بہائی ہونے کے ان ہردو مین سخت عداوت ہی اور اس سبب سے خرابی ہوتی ہی گورنمنٹ انگریزی نے سے انکو گذارہ اور جاگیر معقول عطا ہوتی ہی اور قوم براہیم زئی مین نورنگ خان معزز آدمی ہی جسنی ۱۸۵۷ء وغیرہ مین سرکار انگریزی کی خدمات حسن عقیدت سے بجالائین اور گورنمنٹ نی از راہ مہربانی وقدر دانی خطاب خان بہادری عطا کیا نورنگ خان کا فرزند زمان خان سرکار کی خدمت مین کام آیا

حال دشمن بیرونی

گنڈہ پور قبل از عملداری انگریزی جنگجو اور دلاور قوم تہی انکی ملک کی چار ونطرف ایسی کوئی قوم نہین تہی جس سے انکی لڑائی اور کشت خون نہوا ہو بوقت سکونت موقعہ ابتداء سب سے پہلے ان کی دشمنی قوم لہون اور کاکڑ شاخہائی غرغشت سے ہو رہی تہی جسکا ذکر لکہا گیا ہے مگر جب سے ملک مقبوضہ حال پر قابض ہوئے تو بسبب دوری موقعہ کاکڑ اور لہون کی دشمنی کا اثر نہ رہا میان خیل اور بابڑ قوم سے بارہا انکی جنگ رہی اور باوجودیکہ دولت خیل ہمیشہ انسے سلوک برادرانہ رکہتے تہے مگر اونسے

بہی لڑائی ہوئی قوم مروت سی بمقام ٹلکواڑہ سخت جلاب ہوا نواب صاحب دیرہ والہ سی لڑکر مغلوب ہوئی فی الحال گرچہ بنظر حسن انتظام سرکاری کسی سی بری عداوت نہین ہی مگر میان خیلون کی موروثی دشمنی ان کو جلد یاد آسکتی ہی

خانگی عداوت

ایسی شکلین نہین معلوم ہوتی جس سی کل قوم دو گوندی مین منقسم سمجہی ہو ہی الاعہد آزادی مین پر خانگی سی خالی نہین تہی فی الحال گرچہ کشت خونی دشمنی کا نام بہی نہین رہا لیکن گلداد خان اور قالو خان کی باہمی عداوت کی سبب سے اکثر گنڈہ پور دو جنبہ ہو گئے ہین بعض گلداد خان کی گوندی اور بعض قالو خان کی اور یہہ حسب موقعہ اوس جنبہ داری مین نرم گرم طرف دیکہہ کر تغیر و تبدل ہوتا رہتا ہی جاہئی کہ یہہ خفیف عداوت بہی نہو

تعداد قوم

گنڈہ پور لوگ عوام مین بموجب شمار احمد شاہ ابدالی بارہ ہزار اسلحہ بند مرد مشہور ہی فی الحال تخمیناً تیس ہزار ذی روح آدمی اس قوم کا ہوگا

موقع آبادی حال

گنڈہ پوروں کا ملک ضلع دیرہ اسمعیلخان مین اندر حدود ذیل کی واقع ہی اونکی جنوب ملک میانخیل اور شمال دولت خیل مغرب دامن کوہ تخت سلیمان اور مشرق علاقہ دیرہ اسمعیل خان بڑی گانو اس قوم کی حسب ذیل ہین اول کلاچی جو بارا خان رئیس گنڈہ پور اس کی عہد مین آباد ہوا اور وجہ تسمیہ کلاچی یہہ ہی کہ اس شہر کے موقع پر پہلے چند گہر قوم کلاچی بلوچ کے آباد تہی جسکے سبب سے یہہ قصبہ موسوم کلاچی ہوا دوسرا ٹلکواڑہ جسکو عمران زئی گنڈہ پوروں نی بوقت خانی آزاد خان عمران زئی آباد کیا تیسرا لونی جو دامن شرقی کوہ سلیمان مین بکنارہ نالہ لونی آباد ہی اور یہہ نالہ کوہی ملک گنڈہ پور کی سیرابی عارضی کیواسطی بڑا مفید ہے جو نہایت ہے جو اوپر راستہ دیرہ اسمعیلخان کی واقع ہے پانچوان روہڑی چہٹا کوٹ ظفر اور واسطی سکونت کے مکان سکنی مٹی کے کوٹہہ بنا کر ہین جنمین اکثر ایک کمرہ ہوتا ہے

طرز وضع اور عادات

گنڈہ پور لوگ اکثر گندم گون رنگ مائل بسرخی بعضا دی چہرہ پور ہ قد مضبوط اور قوی ہیکل جوان ہوتے ہین جیسا کہ اکثر کل دامان کے لوگ موٹے استخوان کے آدمی ہوتے ہین اوسیطرح گنڈہ پور بہی ہین سنی مذہب لوگ ہین کوئی گاؤن مسجد اور ملا سے خالی نہین ہوگا چال چلن گرچہ بہت خراب نہین ہے مگر حسد اور بخل بہت ہے اور چشم کی برتری خارچشم سمجہتے ہین حقہ پینا اور نسوار چڑہانا بہت مروج ہے چوک پر بیٹہہ کر زیادہ رحقہ اور نسوار کا شغل رہتا ہے کل حقہ نوش آدمی اپنے لمبے رومال کے ساتہہ تماکو رکہتے ہین شکار کا شوق بہت کم ہے چتارہ رباب نوازی ہر چوک مین ہوتی ہے مسخرہ بازی اور بہنگ چرس کی پینے کا بہی بہت رواج ہے بے علم اور خود پرست لوگ ہین۔

پیشہ قوم

عموماً گنڈہ پور کا پیشہ زمینداری اور سوداگری کا رکہتے ہین سوائے خان اور ملا اور بعضے خاندانوں کے کل قوم اپنے ہاتہہ سے زراعت کاری کا کام کرتے ہین اور بعضون نے دہقان مزارع اور شکاری کاشتکار رکہے ہوئے ہین اپنے پیشہ مین محنتی اور مستعد ہین اور گروہ سوداگران سرما مین ہندوستان اور گرما مین شامل دیگر پوندگان مغربی افغانستان اور خراسان بلکہ بعض بخارا تک جاتے ہین گنڈہ پور اکثر متمول اور آسودہ آدمی ہین اور بعض دولتمند جو خود تجارت کو واسطے نہین جاتے اپنے گماشتہ بہیجا کرتے ہین قلیل لوگ نوکری پیشہ بہی ہین مگر سوائے کشادہ تمن سواران کی نوکری کی پیدل نوکری کا شوق کم ہے اور مالداری خصوص گلہ شتران ان مین مرکب پانی لانے کے واسطے ہر گہر مین ہے گہوڑون کی سوداگری بہی کرتے ہین خچر ان کے ملک مین نہین۔

خوراک

چونکہ اسقوم کی ملک مین زراعت باجرکی پیداوار بہت ہوتی ہے اسواسطے اکثر لوگ بموسم سرما باجرہ روٹی دوغ کی ساتہہ کہاتے ہین اور گرما مین ٹینڈک یعنی چہوٹے ہندوانے کی ترکاری بناکر کہاتے ہین اور دولتمند لوگ گندم کی روٹی کہاتے ہین اور زمستان مین گوشت گوسفند پرواری

گوشتون کی زیادہ کہایا جاتا ہی اور جاڑے کے موسم مین چند دوست اور رفیق باہم ملکر اور ہر گہر سی بقدر متناسب روغن زرد و مرغ وغیرہ سلطان چوک پر جمع کرکے کہاتی ہین اس رسم کو صحبت کہتی ہین شیرینی کی بہت شوق ہی نفیس خوراک اُس کم ہی اور نالہ لونی کی پانی سیلاب کی عمدہ تاثیر یہہ ہی کہ اکثر جگہہ مونڈہی باجرہ ایک سال کا کانشت کیا ہوا دوسرے سال مین وہی غلہ دیتا ہے اور اسیطرح کپاس بہی دو فصل دیتی ہے ٭

پوشاک

اکثر سفید سوتی کپڑے کی ہوتی ہی اپنی ملک کی پیدا وار کپاس قوم خرچ سی بہر کر دریا کی راستہ بمبی وغیرہ اطراف کو جاتی ہی دیسی پارچہ کی سوا خان اور دولتمند لوگ خانہ اور لٹہہ بہی پہنتی ہین ایک لمبا اور فراخ خلقہ اور فراخ شلوار اور سر پر بہی سفید دستار بعضون کی چہوٹی اور بعضون کی موٹی ہوتی ہی سر کے لمبی بال شانہ سی نیچے تک اور اکثر تیل سی چرب ہوتی ہیں اور اوپر کاندہی کی چادر سفید یا لونگی اوڑلیتی ہین پاؤن مین اپنی دیسی چمڑی پاپوش ہوتی ہی اور صوفیانہ پوش لوگ ہین مگر پوشش کی وضع خوبصورت نہین زمستان مین جو غذا ہی حسب مقدور اور پوستین بہت بہتر ہین مستورات کی پوشاک اکثر سیاہ اور کورتہ پانو تک لمبا ہوتا ہے مگر متمول لوگ کی مستورات کمخواب اور دریائی اور دیگر بہت اچہی قسم کی پوشاک بہی رکہتی ہین اکثر مستورات پانی بہرنے کو جایا کرتی ہین اور پردہ داری کا رواج سوا سے معزز خاندانون کے کم ہے ٭

حال قوم ہمر مشہور بنام استرانی

ہم اوپر بیان کرچکی ہین کہ اوسترانی یا سترانی کے پانچ پسران ہین سی چار کی اولاد بنام گنڈہ پور مشہور صرف ایک فرزند مسمی ہمر کی نسل اپنی مورث کی اسم سی اوسترانی کہلاتی ہین ایک شخص کا قول ہی کہ ہمر

کی تین فرزند تہی ایک فرزند مسمی مشا دوسرا حیرش تیسرا احمد و مؤلف نے ہم کی صرف ایک آدمی ین محمد مسمی ملاقات کری اور وہ شجرہ نسب ہمر معروف اوسترانی کا اسطرح لکہتا تا ور کہتا ہی کہ ان ناموں کی شاخین اس قوم کی ہین

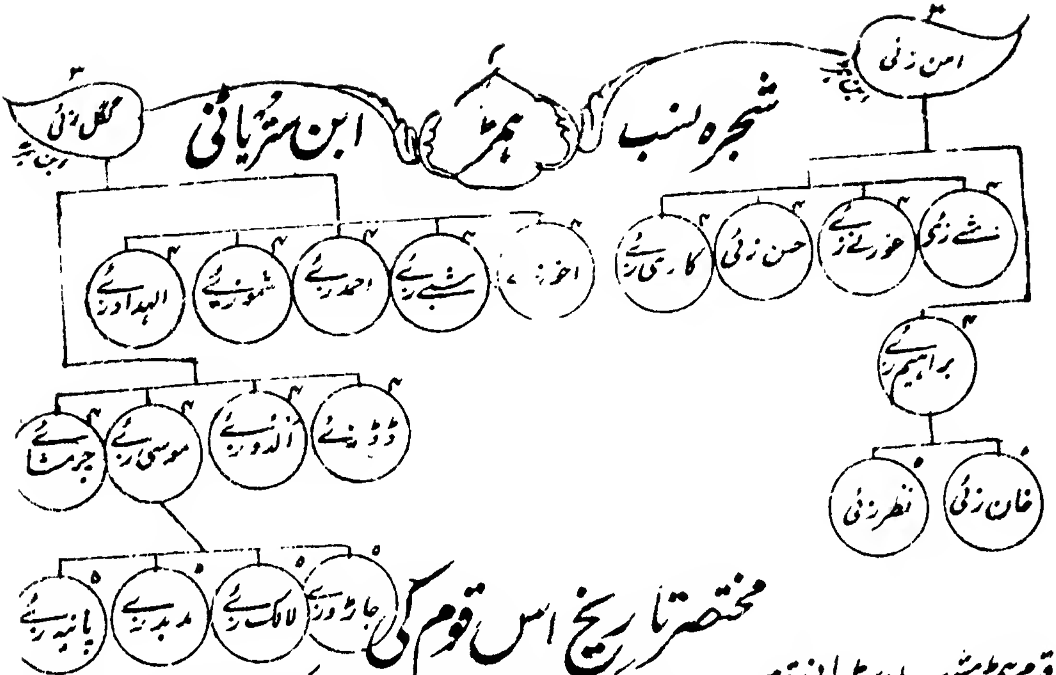

مختصر تاریخ اس قوم کی

قوم ہمڑ مشہور او ستریانی قوم ۔ بڑسی جنوب کچھہ میدان علاقہ سرکار مین اور کچھہ پہاڑ مین آباد ہی انکی جنوب لنسرانی بلوچ اور مغرب پہاڑ ۔ ین قوم امرزائی رہتی ہی اسکے بڑہی گانو اتک تیور کوہنی وچہ کوی منگل اور گنڈہی ہین او ستریانی لوگ پہلی مال چرائی کا پیشہ رکہتی تہے اور پیوندہ کی طرح جہان اچھی چراگاہ دیکہی وہان ستا رگذارہ کرتے تہی بہت عرصہ نہین ہوا کہ اونہون نی بلوچون سی یہہ ملک مقبوضہ حال دبالیا او باقی سب اقوام دامان والون مین سی یہہ قوم میدان پر پہچی آئی اور پہر بزور شمشیر کچھہ عماے طرف بابڑ کی حدود کو بھی شامل کرلیا زمستان مین اس میدان پر رہتی تہے اور تابستان کو موسیٰ خیل ہمڑ یم کالڑکی پہاڑ مین جاتی تہے الا تخمیناً ستر برس کا عرصہ ہوا کہ اوس قوم سی انکی کچھہ نی اتفاقی ہوگئی اسواسطی نصف لوگ قوم او ستریانی کی اپنی اجڑ بیچکر کاشتکاری کرنے لگی دوسرا نصف چاہتا تہا کہ ہم اپنی قدیم پیشہ کو نہ چہوڑین لیکن آخرکو وہ بھی زمینداری کرنے لگے مگر دو شاخ جنمین سی مشہور نشے زئی ہی بدستور حال تک پیوندہ چلی آتی ہین اس قوم کا پیشہ زمینداری اور تجارتی بحصہ مساوی ہوگا سوداگرون کے فرقہ مین کرایہ کش بھی ہین باربرداری اکثر بذریعہ شتران او رہیل در مرکب کے ہوتی ہی سوداگر لوگ عموما

دولتمند اور آسودہ ہین اور ایک ۔ وانکا شامل دیگر ہوبندہ گان آتا جاتا ہی زراعت کاری کی زمین جملہ
سرکاری حدین ہی جو اوستراٹی پہاڑ ہن رہتی ہین اونکی اراضی زرعی بہی نیچی میدان مین واقع ہی اور اسی
سبب سی گورمنٹ انگریزی کی حکومت اس قوم پر مؤثر ہے انکی زمینات زرعی مین فصل خریف کو باجرہ کثرت سے
اور فصل ربیع مین گندم پیدا ہوتی ہین اس پیداوار کی سبب سے زمستان مین باجرہ اور تابستان مین گندم
زیادہ کہائی جاتی ہی رمہ گوسفندان بہی رکہتے ہین لحم گوسفند اور گاؤ جاڑی مین کہاتی ہین اوستراٹی ردی کا
سفید کپڑا پہنتی ہین بڑا عمامہ سر پر ہوتا ہی اور بعض لوگ لونگی اوپر اوڑہتی ہین عورات کی پوشش رنگین ہی یہہ
قوم نیک چلن اور دلاور ہی انکی سخت دشمنی کسرانی سے ہے جو ان سی ہے قوم کی سردار کو خان کہتی ہین فی الحال
رمضان خان ناخ امن زئی اور فتح خان لگل زئی کا خان ہی کل قوم معہ اپنی ہمسایون کے تخمیناً تین ہزار گہر مشہور ہے
مگر اس سی کچہہ کم ہونگی مکان سکنی کوٹہہ اور چہپر دین مسجد ہر گاؤن مین ہوتی ہی اور باہر جہوٹی گانو ہین اونکو جہوک
کہتی ہین یہہ قوم سب سنی مسلمان اور پختہ دیندار ہین فرائض شرعی کی تعمیل اچہی طرح کرتے ہین جب
کسی غنیم سی لڑائی کے انکا لشکر جمع ہوتا اوسکی افسری خان کرتا اور شیرانیون کی طرح خان کو دستار مین قرآن
شریف رکہہ کر اوسکی پیچھے سی اپنی لشکر کو اتارتے ہین اور اونکا اعتقاد ہی مشاخ خان زئی او رنظر زئی اور اخوند
علام کی زور سی دشمن کی بندوق اور تلوار کو کاٹنی سی بند کر دیتی ہین وہان کی لوگ اوستراٹی کی خاندان کو
نصوص نظر زئی خان زئی اخوند زئی کو بطور استانہ کی سمجہتی ہین خان کا اختیار بہت نہین ہی اکثر تنازعات
جو اندر پہاڑ کی ہون وہ گانو کی قاضی یا خان یا مشر فیصلہ کرتے ہین اونمین سندگہر بلوچ اور جٹ اور ہندو
بہی بطور ہمسایہ یعنی رعیت کی رہتے ہین اسلحہ اون مین اچہا ہی اور بندوق کاشت رکہتی ہین

حال قوم ہنی

شجرہ نسب

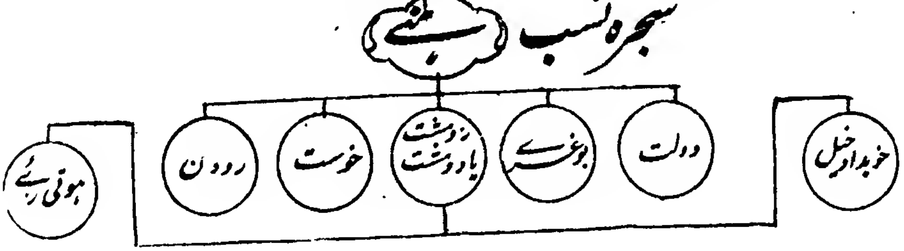

واضح ہو کہ یہہ قوم اپنا تعلق اوپر سی کرڑانی خواہ کرلانی سی بتلاتی ہین جیساکہ بنون کی تاریخ مین لکھا
ہی ابتدا مین یہہ بنی کی قوم شامل قوم منگل جنکا نام ابتک اس ملک مین شاملا ہنوز منگلی مشہور ہی
مین آباد تہی او لاوشنبک بنون زئی قابضان حال بنون نی تخمینًا پانسو برس سی کچہہ اوپر یہہ ہوا
اور منگل کو اس ملک سی بیدخل کیا کچہہ بنی لوگ ہندوستان کو چلی گئے اور کچہہ شامل قوم منگل کے مغربی پہاڑ
جاکر آباد ہوگئے فی الحال اس قوم مین سی شاخ دومشت جسکو درنشتی اور دونختی بہی کہتی ہین مشہور ہی
قابل ذکر کے ہی قوم دومشت بنگش ورا ورکزئی اور کرم ہی مابین کوہ سفید سی مشرق مایل جنوب
پہاڑی ملک مین آباد ہی اور یہہ قوم دو شاخون مین منقسم ہی کل تعداد اس قوم کی اسلحہ بند مردمان کی
نو ہزار بیان کرتے ہین پورہ قد اور مضبوط آدمی ہوتی ہین اکثر پیشہ کاشتکاری اور اجناس فروشی
اور بعض نمک بہی بہادر خیل کی کان سی لیجاکر نفع اوٹہاتی ہین خانگی دشمنی سی خالی نہین مگر باہر کا
سخت غنیم نہین رکہتی جب اس سرحد کی اقوام کی بندہ داری کا سلسلہ بندی دریافت کیجاوی تو اس
قوم کو ستل گوندی مین داخل سمجہنا چاہئے

حال قوم وردگ

شجرہ نسب

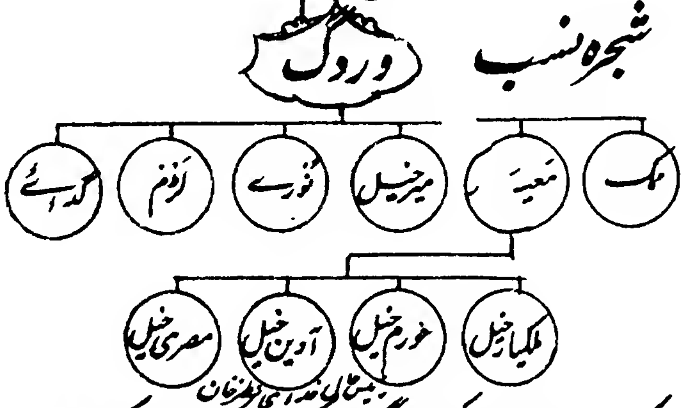

یہہ قوم کو دی ابن کرزانی سی الحاق رکہتی ہی مگر جیساکہ اوپر ذکر ہوا اپنی آپکو سید سمجہتی ہین مولد اسقوم کا کوہ برل
شاخ کوہ سلیمان ہی جہان سی کل قوم کرڑانی پہیلی ہی فی الحال جو اصلی مالک وردگ کا ہی اوسکا مختصر بیان اسقدر کافی ہی کہ
مغربی حد اونکی ملک کی کوہ ہزارستان سی ملتی ہی اور باقی ہرسہ طرف قوم غلزئی کا ملک ہی اونکا ملک بطور وادی کی طولا

سیراب کرتی جاتی ہی اور شمالی حصہ مین وردک لوگر سے سیرابی ہوتی ہی علاقہ تنگی اور شیخ آباد اور شنیز اور خوات اور سیدآباد اور
جغتو انکی ملک کی مشہور حصہ مین اونکا ملک اکثر سرسبز اور زرخیز ہے مگر فصل خریف بہت تہوڑا ہوتا ہی مونٹھ چاول بہت
ہی جنوباً و شمالاً اور شرق و مغرب دونو طرف انکی ملک کے پہاڑ ہین شرقی پہاڑ شرقی جانب لوگر اور خروار ہی اور غربی
پہاڑ ہزارستان کے متعلق ہی ایک رود جسکا نام غلطی سے رود غزنین مشہور ہی اونکی ملک کے جنوبی حصہ سے شروع ہوکر اور بہت [illegible]
پیدا ہوتی ہین اور فصل ربیع مین گندم بکثرت سے حاصل ہوتی ہین کل قوم وردگ زمینداری کا پیشہ رکہتی ہین اور
خوب محنتی قوم ہی بعض مالداری کا شغل بہی رکہتی ہین انکی سکونت مستقل ہے اور چہوٹی چہوٹی دیہات مین رہتی ہین اکثر
دیہہ پچاس گہر سے کم ہین اور ہر گانوکی گرد دیہہ معہ برج بطور چہوٹا قلعہ کے ہوتی ہی اور ایک دروازہ ہوتا ہی عمارات سنگی
مٹی سے بناتی ہین اور اچہی ہوتی ہین انکی ملک سے راہ تمام کابل اور غزنین کا گذرتا ہی وردگ قوم نیک چلن اور علم [illegible]
جاتی ہی سب سنی مذہب ہین مستان مین جب برف پڑتی ہی اور دنیوی کاموں سے جب بند ہوتی ہین تو اکثر اوقات
مسجد مین بیٹہکر نماز اور پڑہنی کا شغل کرتی ہین پورہ قد اور مضبوط آدمی ہوتی ہین خوراک اکثر گندم اور گوشت ہے خمیری
روٹی تنور کی پکی ہوئی بہت پسند کرتے ہین پوشاک بہ وضع ہی اکثر لوگ سر پر کابلی وضع کی ٹوپی رکہتی ہین اپنی ہمسایہ
قوموں سے لڑائی نہین رکہتی اور خانگی فساد بہی کم ہی امیر کابل کو محصول مقررہ دیتی ہین اور جو تنازعات یا مقدمات
اپنی قوم مین واقع ہون اکثر سنگین معاملات حاکم غزنین کے رودرو طی ہوتی ہین اور باقی خفیف مقدمات ملک لوگ
قاضی فیصلہ کردیتی ہین کل تعداد اسقوم کی تخمیناً دس ہزار گہر بیان کرتے ہین سب سے زیادہ تعداد مین سیر خیل اور
اوسکے بعد مہیار اور پہر نوری کی شاخ جسمین سے خان اس قوم کی ہوتا ہی فی الحال خدای نظر خان اور جیتو خان
اور اکرم خان ملک ہین وردگ کی قوم سے علاقہ چہچہ ضلع راولپنڈی مین ہی بہت گہر آباد ہین خصوص نتوبہ
انسے پر ہے اور وہان بہی مالک زمینات ہین ۞

حال قوم مشوانی

شجرہ نسب مشوانی

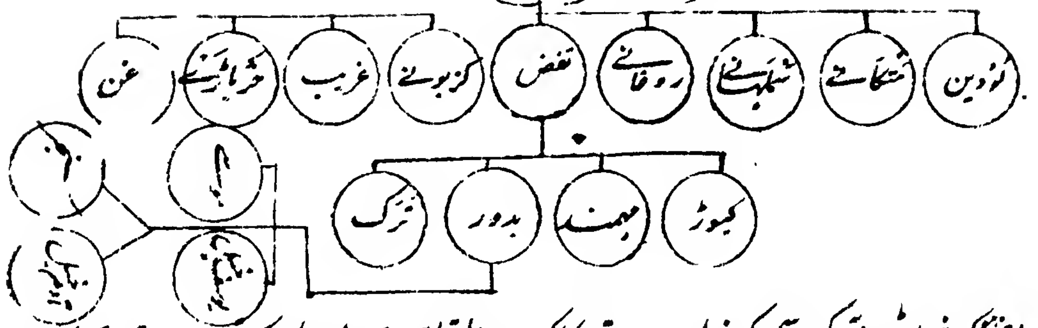

واضح کہ مشوانی اپنی آپکو سید سمجھکر افغانون مین قوم کاکڑ سی اپنا تعلق ابتدائی بیان کرتے ہین یہہ قوم تہوڑی ور متفرق تبہ وار رہتی ہی قریب چار سو گہر انکا کوہ دامن مین کابل سی پچیس میل شمال آبادہی کوہ دامن کی مشوانی پیشہ زمینداری اور بعض سوداگری کا رکہتی ہین اور شتران پر مال تجارت بار کرکے بخارا تک جاتی ہین ور آسودہ حال ہین قندہار کے ملک مین بہی چند گہر اسقوم کی ہین اور کوہ گندگر کے شمالی حصہ مین بمقام سری کوٹ ضلع ہزارہ مین بہی مشوانی رہتی ہین اور خرباڑہ نام ایک موضع بہی گندگر مین ہی نہین معلوم ہوتا کہ وہان کس تقریب سی گئی مشوانی کی قوم آمنا سمجہی جاتی ہی اور نیک چلن اور کم آزار لوگ ہین خصوص اس قوم مین سی شاخ لودین جو توچی غلزئی کے ملک مین متفرق ہین اور چند گہر قندہار مین بہی ہین اس سبب زیادہ ذکر کے لایق ہی کہ اس شاخ مین سی محمد رفیق ولد ملا بندہ فی الحال امیر شیر علیخان والی کابل ... مشہر خاص ہی اوسکا چچا ملا انسو بکبخت تجار اور حسنا کا تہا

ذکر قوم خوندی

شجرہ نسب اس قوم کا جہانتک معلوم تہا قوم غرغشت کی ذکر مین شامل شاخ داوی اس سبب سے درج کیا گیا کہ یہہ قوم اوسی کی متعلق تہی مگر چونکہ خوندی لوگ بہی سید کہلاتی ہین اسواسطی اس جگہہ مختصر ذکر اونکا مناسب سمجہا گیا کہتی ہین کہ داوی ابن دانی بیرہ غرغشت نی ایک بیوہ سید زادی سی جو ولایت خجند سی ملتان مین اپنی خواہر کے پاس آتی تہی نکاح کیا اس بی بی کی شکم سی پہلے شوہر سید کا بیٹا مسمی سید حسین تہا اوسکی چار فرزند تہی بلقیل سکندر موسی علی سید حسین کی اولاد کو اس سبب سے کہ وہ ملک خجند سی تہا بجائے

مجندی کی افغان اپنی روزمرہ میں، ندی کہنی لگے مدت تک خوندی لوگ قوم غرغشت کی نفع نقصان مین
شامل رہی مگر فی الحال الاصل انسے علیحدہ ہین ورقندہار اور اوسکی نواح مین رہتی ہین اور بہت قلیل قوم ہے ؛

قوم سپندزے

سید کہلاتی ہین اور قوم تمدین کی شامل ملک پشین ہین زراعت کار اور سوداگری کا کام کرتی ہین زیادہ حال انکا معلوم
نہین ہوسکا ؛

قوم غرشین

کا ذکر قوم مبا . فغان کی شامل لکہا گیا ہی سوائی قندہار اور اوسکی نواح والے غرشین کے تخمیناً پنجاہ گہر
اس قوم سے . درسی مغرب شمالی مین رہتی ہین اور وہ کہتی ہین کہ ہم حضرت بلال رض کی اولاد سی ہین مگر اسر
روا . نے کا کچہہ ثبوت نہین ملتا اور انکو بجای غرشین کی غلط مشہور خرشین کہتی ہین ؛

قوم کوڈے

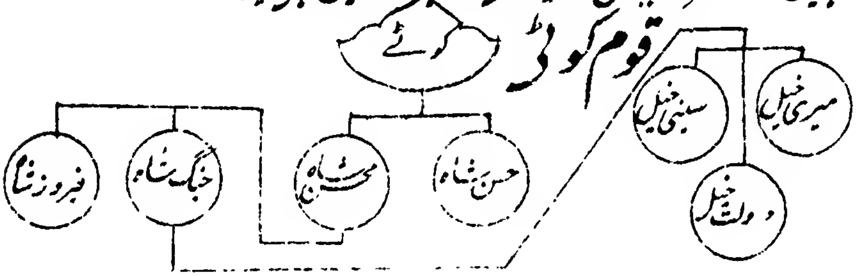

کہتی ہین کہ کوڈی نام ایک سیدزادہ معصوم کو مسمی ابراہیم نیرہ بیٹنی نے پرورش کیا اور جب بڑا
ہوا تو بیٹنی کے خاندان سے شادی کری اوس سی دو فرزند پیدا ہوی محسن شاہ بنون کی ملک مین
آیا اور حسن شاہ پہاڑ مین رہا فیروزشاہ خون کی واردات کرکے بخوف انتقام ٹاک کی طرف
چلاگیا جہان اب بہی اوسکی اولاد ہے اور جنگ شاہ بنون مین مارا گیا جسکی خانقاہ کرم دریا
کی کنارہ پر موجود ہے اور جنگ شاہ کی اولاد مندوخیل اور سورانی کے مابین موضع کوئی سادات
مین آباد ہے علاقہ بنون مین صرف پچاس آدمی اس قوم کے ہونگے جن کا ملک نجم شاہ ہی +

قوم سید

بنی ہاشمی قریشی ہین یعنی حضرت امام حسن رض اور حضرت امام حسین رض کے اولاد سید ہین افغانستان
مین کوئی بڑا گانو سادات کی ایک دو گہر سے خالی نہین ہوگا اور افغانستان مین سید ولد

کو خواجہ اور سید و میان و آغا اور شاہ صاحب اسکے علاوہ اپنی معمولی اسم کے خطاب کہتے ہیں وہ لوگ سادات کی بہت تعظیم کرتے ہین سوای ہزارہ جات اور ڈیرہ اسمعیلخان کی باقی افغانستان مین کوی سید شیعہ نہین ہے سادات افغانستان۔ آخر سید ان ملک پشین تجارت اور سوداگری مین مشہور اور صاحب عزم اور دولتمند ہین گو بہرا در اور بیباک اور خانگی دشمنی بھی رکھتے ہین اور علاقہ پشین مین بہت لوگ سید رہتے ہین علاقہ ارگون اور بنون اور درمت مین شیخ شاہ محمد روحانی کی اولاد بہت ہے علاقہ کونٹر مین یک معزز خاندان سید کا ہے جسمین سے جو رئیس کونٹر کا ہوا اوسکو بادشاہ کہتے ہین یہہ شریعہ قوم گرچہ ہر ملک سے ہے مگر نیک چلن اور بی آزار ہے کابل اور کوہستان ہین معزز خاندان سیدون کے ہین جو اکثر افغانون کے پیر ہین +

قریش

علاوہ سادات کی جو قوم قریش کی ایک شاخ ہین باقی قریش بہی مثل سادات کے متفرق چند چند یا بجات ہر علاقہ مین ہین اکثر بلکہ امام مسجد اور مدرس افغانستان مین اسی قوم کے لوگ ہوتے ہین اور زمینداری اور خیرات خوری کا ہمیشہ رکھتے ہین افغانستان کے لوگ قریشیون کی بھی عزت اور ادب کرتی ہین اور بہ نسبت سادات کے قریش بہت کم ہین +

عرب

سوا قریشیون کی دیگر عرب بھی کچہہ افغانستان مین متفرق ہین شاید ایران اور خراسان مغربی سے افغانستان مین آئی ہین جب خاندان سامانی بنیاد کی سلطنت کا تہا تو عرب ایک ایران کی مشرقی حصہ مین آباد تہی اور اوسکی بعد اسلام کے مین آئی افغانستان مین عربون کی تخمینا دو ہزار گہر ہونگی اور سوائی عرب کے اور کوئی نام قومیت کا اونکو واسطی مشہور ہین زیادہ تر باالاحصار کابل مین جو سب شیعہ مذہب مین اور باعلاقہ بی سود جلال آباد مین آباد ہین اور سنی مذہب مین جلال آباد کے عربون کا علیحدہ سردار ہے احمد شاہ ابدالی جلال آبادی

لی سردار کی دختر سی شادی کری جس سی **تیمور شاه** پیدا ہوا اپنی اصلی زبان عربی اب نہین بولتی
پارسی اور پشتو ان سی متکلم ہوتی ہین زمینداری ۓ لال آباد کی عرب کرتی ہین اور بالاحصار والی نوکری
اور سوداگری اور دست کاری اور دوکانداری کا شغل رکھتی ہین اور باقی قومون سی تا ہنوز
علحدہ رہتی ہین +

شجرہ نسب مسمی اسمٰعیل زئی عرف بنگش

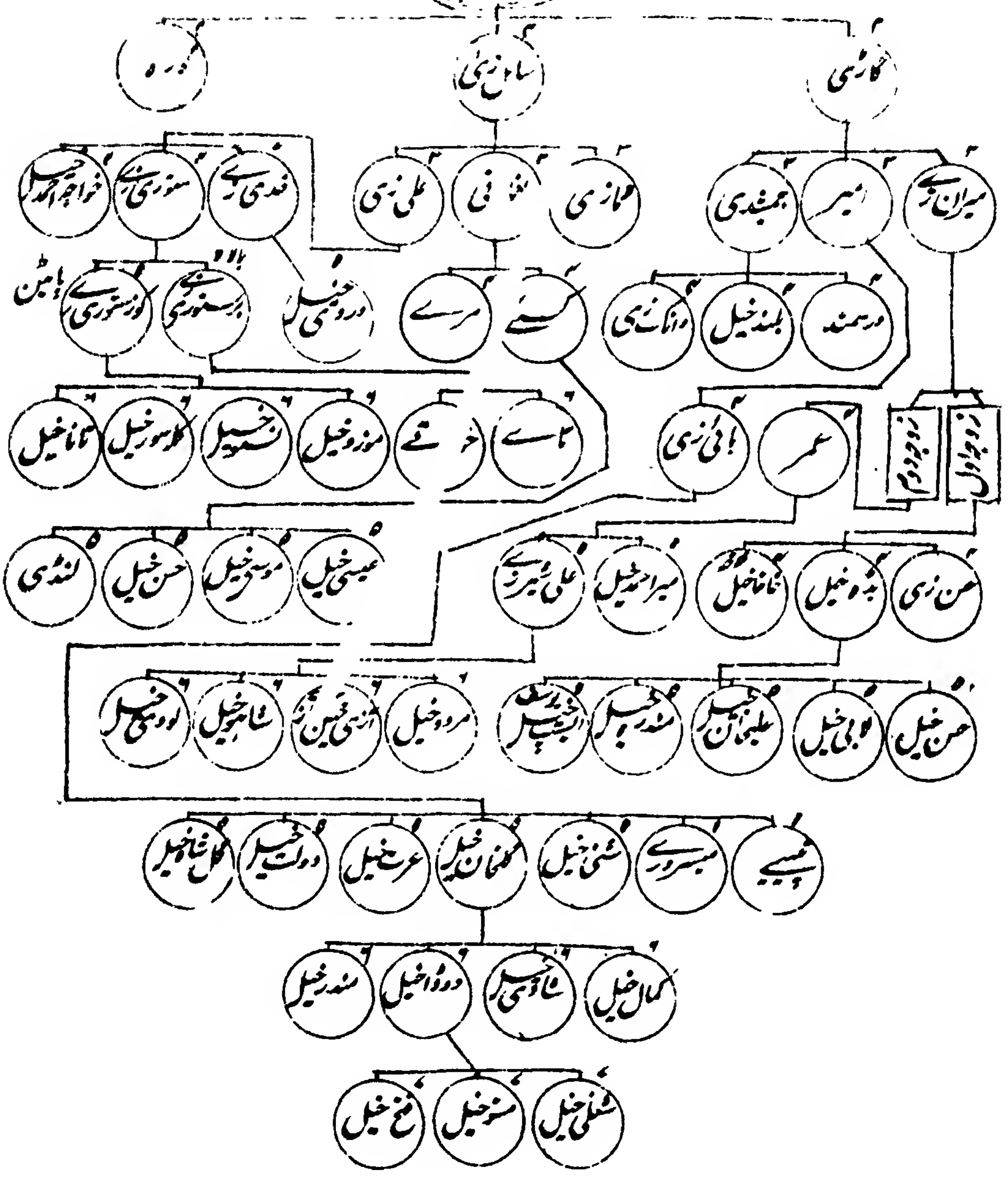

حال قوم بنگش

یہہ قوم اپنی آپکو قریش کی نسل سے سمجھتی ہین اور کہتی ہین کہ خالد ابن ولید کی فرزند مسمی عبد اللہ سی
بیحد دشوشت مین مسمی اسمعیل پیدا ہوا اوس کے دو پسران مسمی گارہ اور سامل کے باہم جنگی والدہ
قزلی قوم سی تہی بہت سخت لڑائی اور کشت خون ہوی اس سبب سی بن گش کی اسم سی
موسوم ہوکر اصطلاح عام مین بنگش مشہور ہوی سمیل مورث اعلی اس قوم کا مقام کرد ینر
علاقہ زرمت مین آباد تہا جو مولد اس قوم کا ہی انکی فرنگی فادنی ایسا اثر کیا کہ گارہ اور سمل
کی نام سے دو گوندی کل اقوام ملحقہ قوم بنگش مین ملی ہے اور دونون گندی آپس مین دشمن
ہین جب اس قوم کی تعداد علاقہ زرمت جن زیادہ ہوی اور دوسری طرف سی قوم غلزی
نی زور دیکہایا تو تخمیناً پانچ سو برس ہوئے کہ اس ملک کو چہوڑ کر علاقہ کورم اور میوا نر -
شلوزان کوہ سفید سے جنوبی ملک اپنی قبضہ مین کر لیا - اور اوس سے تخمیناً ایک سو برس
بعد قوم اورک زئی سے لڑن شروع ہوی اوس وقت خٹک کی قوم نے
بنگشون کے معاون ہوی اور اورک زئی کو بعد سخت لڑائی کے کوہاٹ سی بیدخل
کرکے اس قوم نی اپنا قبضہ کیا اسکی پیچہی بہی بہت لڑائین باہم بنگش اور اورک زئی
ہوتی رہین مگر آخر کو بموجب اوس فیصلہ کے جسکا ذکر قوم اورک زئی کے حال مین لکہا گیا
ہے بنگش اور اورک زئی کی حد مقرر ہوگئی یہہ میدان اور دترہ مقبوضہ حال بنگشون
کے قبضہ مین رہا اور شمالی پہاڑ اورک زئی سنے لیا نسبت قومیت بنگش دوسری روایت
یہہ ہے کہ یہہ قوم ملک سیستان کی جٹ قوم کی شاخ ہے مگر یہہ روایت ضعیف معلوم
ہوتی ہے فی الحال قوم بنگش اکثر ضلع کوہاٹ مین آباد ہے اور باقی مغرب علاقہ
کورم اور شلوزان مین رہتے مین بنگش کی وادی غرباً و شرقاً طویل میدان پہاڑ ونسی
محصور ہے اس قوم کی مشرق اور جنوب مشرقی مین قوم خٹک یعنی کوہ خٹکان واقع
ہے اور شمال قوم اورک زی جنوب غربی مین قوم وزیری کی حد ملتی ہے اور مغرب

ملا نہ کورم ہے جو بنگش علاقہ کورم اور پیواڑ مین رہتے ہین وہ مغلوب قوم توری
کے ہین اور شلوزان والی خود مختار اور ضلع کوہاٹ کے رہنے والے رعایا سرکار
ہین اکثر پیشہ زمینداری کہیتی ہین بعض سوداگری اور نمک فروشی کا کام بہی کرتے ہین بدرقہ بنگشون
کا اون کے ملک مین ہمیشہ بی خطر ہے زیادہ پیداوار ان کی ملک کی گندم اور چاول ہین اب
ہوا اچھی ہے اس قوم کے بعض لوگ شیعہ مذہب اور بعض سُنّی ہین کل تعداد اس قوم کی
تخمیناً اٹھارہ ہزار گہر بیان کرتے ہین ننگ جو اور دلاور قوم ہے اسلحہ بندوق اور چھورا
کلان اور تفنگچہ ساخت ملک خود ہر ایک بالغ مرد رکہتا ہے گرچہ راہ زنی کم کرتے ہین مگر اپنی ملک
مین مشہور سارق ہین مہمان نوازی بہت بہطرح کی جاتی ہے بشرطیکہ مسافر بحکم میزبان کے
گہر پہونچ جاوے پستہ قد اور گندم رنگ زنگ ہین خوراک اچہی ہے اکثر گندم کی خمیری تنور
کی پکی ہوئی روٹی گوشت سے کہائی جاتی ہے ننگو کے چاول عمدہ ہوتے ہین پوشاک سر پر سفید
یا سیاہ یا بینگنی رنگ کی دستار اور زانو تک لمبا کرتہ اکثر سیاہ رنگ کا اور سفید پارچہ کا
ہوتا ہے اور پائجامہ فراخ سفید رنگ کی سوسی کا بن نیلا خط بہی ہوتا ہے اور پاؤن مین
چپلی رکہتے ہین کبہی کبہی دستار بطور کمر بند کمر پہ باندہ چادر کا عمامہ سر پر لپیٹتی ہین بنگش
کی مرد لوگ سر کی دونو طرف تہورے سے بال بطور گیسو کوتا مثل پوربیا اور یہود لوگون کی چہوڑ
کر باقی سر کے بال منڈواتے ہین شرقی بنگش بڑی داڑہی رکہتی ہین اور مغربی داڑہی
کو کتراتی ہین اور عورات اکثر سیاہ رنگ کا کرتہ اور شلوار گہیرہ دار سوسی کی اور سر پر
سفید چادر یا لونگی جسکا ریشمی کنارہ ہوتا ہے اوڑہتی ہین انکی بڑی کا نمونہ یہ ہین نرہی اوبہ
تل ئوزسمند ہنگو اونستر زہی کناہی توغنہ تورہ ورہی کہی منخوزہ
سوائے ملک افغانستان کی صوبہ مازندران ممالک ایران مین بہی چند گہر بنگشون کے سنے جاتی
ہین جو اس طرف سے گئی ہین اور ہندوستان کے بعض اضلاع مین خصوص فرخ آباد مین
بہت بنگش ہین نواب فرخ آباد بہی اسی قوم سے اور پر کے بنگشون مین سے ایک زمیندار

کی اولاد سے تہا ابتداء مین نواب فرخ آباد ساڑہی چار لاکہہ لکہنو والی وزیر کو دیتا تہا سنہ ۱۸۰۱ء مین وہ ساڑہی چار لاکہہ ریاست لکہنو کی جانب سی سرکار انگریزی کی ہاتہہ مین آیا اور ۱۸۰۲ء کو وہ ملک باقرار دینی ایک لاکہہ آٹہہ ہزار سالانہ کی نواب امداد حسین خان ناصر جنگ کو گورنمنٹ انگریزی نی اپنی قبضہ مین کر لیا مفسدہ ۱۸۵۷ء مین بباعث بی عہدالی نواب تفضل حسین خان خارج کیا گیا جو مکہ معظمہ مین ہے الغرض افغانستان کی سرحدی قومون مین سی قوم بنگش بہی قابل قدر اور قوی قوم ہے مگر خانگی فساد اور حسد بہت رکہتی ہین مالداری کا شوق کم ہے شتر بالکل نہین رکہتے مگر گلہ قاطران بہت ہین باربرداری کے واسطے ٹٹو اور خر مرکب اور قاطر کام آتی ہے

حال قوم تاجک مخفف تاجیک

کوئی نادر جگہ افغانستان مین ایسی ہوگی جس مین صرف افغان آباد ہون تاجک حصہ مغربی مین اور ہند کی مشرقی مین افغانون کی شامل رہتی ہین تاجک اپسمین ایک قوم کی طرح نہین ملتی مگر ملک ایشیا کی ایک بڑی حصہ مین منتشر ہو گئی ہین جیسا کہ مغربی افغانستان مین ہین اُوزبک کی ملک مین بہی رہتی ہین ایران کی سکنا ان کو تاجک کہتی ہین اور تاجک لوگ ایران خصوص اصفہان اور ترکستان مین بہی کثرت سے ہین اور خیوا کرک تگین درواز بدخشان مین یہہ لوگ حکومت کرتے ہین بعض وقت ان کو فارسی بان کہتے ہین افغانستان کی بیچ جو اصل فارسی بان ہین وہ تاجک ہین +

وجہ تسمیہ لفظ تاجک

کی بابت بہت مختلف روایات ہین مگر ان سب سی قابل تسلیم یہہ روایت ہے کہ اصل اس لفظ کی تازی خواہ تازیک جو پہلوی کی زبان اور کتابوت مین عربون کو تازی کہتی تہے اور بالحاق کاف تصغیر تازیک بہی بولتی تہے اور حرف زا بنظر تسہیل تلفظ بہ جیم تازی مبدّل ہو کر تاجیک مشہور ہوئی تاحال فارسی مین عربون کو تازی کہتی ہین اور اکثر کتاب لغات فارسی مین لفظ تاجک کا یہہ معنی لکہا ہے کہ تاجک اولاد اون عربون کی ہے جو فارس

یا دیگر غیر ملکون مین پیدا ہوی اور حال موجودہ **تاجک** اور ملک مقبوضہ سابق اور اون کے
گذشتہ واقعات پر غور کرنے سے یہہ لغوی معنی صحیح معلوم ہوتا ہے اور پایا جاتا ہے کہ لفظ
تاجک کا مطلب اور مراد اون عربون کی اولاد سے ہے جسکا ذکر اوپر لکھا گیا سنہ ہجری کے
پہلی صدی مین تمام ممالک **فارس** اور **اوزبک** کو عربون نے فتح کیا تہا اور جب اونہون نے مفتوح
کئی تو اوس ملک کی لوگونکو جہانتک ممکن تہا رضا اور جبراً مسلمان بنایا اور اپنی زبان سکہانے مین
کوشش کری اوس وقت **افغانستان** کر اوپر بہی جیسا کہ پہلی حصہ مین درج ہو چکا ہے
حملہ جات کئی گئی تہے مگر جیسا کہ ایران اور **اوزبک** کے ملک فتح کئے تہے ویسا جلد **افغانستان** صاف نہ
ہو سکا تہا گو جو میدانی ملک **افغانستان** کی فتح کر لئے تہے مگر پہاڑون کی لوگ بڑی جنگ جو تہے اور
اور تیسری صدی ہجری تک مسلمانون کے ساتھہ لڑتے رہے ابتدا مین **فارس** اور **مغربی افغانستان**
اور **اوزبک** کے ملک مین اکثر ان ہر سہ ممالک مین ایک ہی قسم کے لوگ تہے اور اونکی زبان یقین ہے
کہ سب قدیم فارسی کی بنیاد سی ہو گی جس وقت ان لوگون پر **عربون** نے فتح حاصل کی تو فارسی جدید
مروجہ حال پیدا ہو گئی یعنی اونکی پہلے زبان اور زبان فتح کرنیوالون کی یعنی **عربی** ملکر یہہ فارسی مروجہ
حال مروج ہو گئی اور یقین ہے کہ چند عرصہ کے بعد عرب لوگ پہلے سکنائی سے خلط اور شامل ہو گئی اور وہی
لوگ **تاجک** لوگون کے مورث اور بزرگ ہوئے گو تواریخ افغانستان کی بہی اس روایت سے
مطابقت ہوتی ہے کیونکہ جتنی روایات اوس ملک کی تاریخ کی موجود ہین اونسی واضح ہے کہ بعد
فتح کرنیکے **عربون** کے **افغانستان** مغربی کا میدانی ملک قوم **تاجک** کے قبضہ مین تہا اور
افغان وغیرہ قدیم باشندے پہاڑون مین تہے اوس سے بہت پیچہے قوم **افغان** نے پہاڑون
سے اوتر کر میدان کو فتح کر لیا اور سوائے ایک دو سخت ملک کے جسمین یہہ تاجک لوگ علحدہ
اور خود سر رہے سکتے تہے باقی تاجکون کو افغانون نے دبا لیا اور اوسی آمیزش **فارسی**
بان اور **عربون** کے سے **تاجک** - **ترکستان** کے بہی ہین **چینی** ترکستان تک
اور اون تاجکون نے تب تک اسپنے قبضہ مین ترکستان کو رکہہ لیا جب تک کہ **تاتاریون**

زادون پر فتح حاصل کرنی چنگیز خان کے وقت سے میدان کی رہنی والی تاجک
مغلوب ہوکر دبا لئی گئی اور اب کی رعیت کی حالت مین آگئی مگر جو تاجک پہاڑون مین تھے
وہ بدستور خودمختار ہے اور بدخشان اور درہ وانزہ وغیرہ کے حاکم بن گئی سب جگہ
تاجک لوگ اس سبب سی مشہور ہین کہ آبادی اون کی مستقل ہے اور کاشتکاری اور
ترقی زمینداری کا شوق رکھتے ہین اور سب لوازمہ جو مستقل سکونت والون کی بکار ہین اونکی
بہم رسی کا شوق کامل ہے اب تک بعضی جا مغربی افغانستان مین زمینات تاجک کے قبضہ مین
ہین مگر اکثر اونکی املاک اور جایداد اونسی غصب کئی گئے ہے اور افغان لوگون کی رعیت
اور ملازم ہوگئے ہین تاجک لوگ جو قوم افغان کے مقبوضہ ملک مین آباد ہین خواہ اونکی
کی ہمسایہ یعنی رعیت کی طور شامل اونکی رہتی ہین خواہ اپنی علیحدہ دیہات مین آباد ہین جب علیحدہ گانون مین رہتے ہین تو ہر گروہ کا
کام کتخدا مرضی کا کرتا ہی اور یہ کتخدا اپنی قوم سی سب لوگون کی مرضی کے ساتھہ مقرر ہوتا ہے گرچہ اکثر موروثی خاندان
سی کتخدا مقرر ہوتا ہے مگر امیر کابل کی اجازت تقرری کتخدا کے واسطی لازم ہوتی ہے کتخدا کچھہ
اختیار نہین رکھتا بجز اوس قدر کے جو والی کابل سی کام تفویض ہوا اور اوس کا اختیا
اور کام خصوصاً زر مالگذاری جمع کرکے حاکم کے پاس پہنچاتا ہے اور اس خدمت کی عوض مین
منجملہ زر مشخصہ کے انعام ملکانہ حسب دستور مجرا لیتا ہے بعضی خفیف مقدمات بہی فیصل کرسکتا ہی
مگر جو مقدمہ ذرہ بہارا ہے وہ یا تو حاکم کی حضور جاتا ہی یا قاضی کے پاس فیصلہ ہوتا ہی تاجک
لوگ جنگ جو نہین ہین اور اپنی سرکار اور حاکم کی تابعداری کرتے ہین گرچہ عموماً پیشہ اونکا زمینداری
اور کاشتکاری ہے مگر سوا اوس کے بیوپار اور دستکاری اور خرکاری کا کام بہی کرتے ہین
اب اکثر افغانون کی موافق ہوگئی ہین لیکن شوق لڑائی کی نہین ہے گرچہ اب کچھہ سپاہ
گری کا کام کرنے لگی ہین سوائی بامیان کے رہنی والون کی جو شیعہ مذہب ہین باقی سب
تاجک اہل سنت جماعت کا طریقہ رکھتے ہین اور دیندار اور نمازگذار ہین جب افغانستان
مین فساد ہوتا ہے تو تاجک لوگون پر سب سی پہلے ظلم ہوتا ہے مگر جس وقت امن آرام ہے تو اونکو

پرورش اور مدد ملتی ہے الا تاہم کاریگار اور محصول بہ نسبت افغانان - تاجک پر زیادہ ہے
اگر یہہ زیادتی نہو تو درانی کی حکومت سی راضی ہین گرچہ افغان اپنی قومیت سی اونکو کم سمجھتی ہین مگر
مغروری اور خودپسندی اون کی ساتھہ کم کرتے ہین چنانچہ آپسمین ناطہ دیتی لیتی ہین شہرون کی
نزدیک تاجک لوگ زیادہ ہوتی ہین اکثر کابل غزنین ہرات اور بلخ مین تاجک
لوگ ہین مگر ملک کی اون حصون مین جو غیرآباد اور سخت ہین جیسا کہ ہزارہ یا جنوبی حصہ ملک
غلزی کا اور کافرستان مین مشکل سی کوئی تاجک ملتا ہی اور اون تاجکون کا حال لکھا گیا ہی کہ
جو افغانون کی بیچ رہتی ہین اور وہ تاجک جو افغانون سی علحدہ رہتی ہین وہ دشوار گذار مقامون مین آباد
ہین اور دو تاجکون مین چند باتون کا فرق رکھتی ہین پہلے ہم اون تاجک لوگون کا حال لکھینگی کہ جو
کوہستانی کہلاتی ہین یعنی جو کابل کے کوہستان مین رہتے ہین اس ملک کی شمال کی
طرف برف اور پہاڑ [illegible] ہندوکش کا [illegible] کوہ ہزارستان جنوب علاقہ کوہ دامن اور مشرق کو ہندوکش کی ایک شاخ جنوبی ہی کوہستان کی ملک
مین طویل وادیین بنا ہے وادی سنجہ او پنج شیر غوربند اور وادی کی دو نون طرف پہاڑ سی
پانی نکل کر بہتی ہین ہر ایک وادی کی اوس پانی سے ندی بن جاتی ہے جسکا اسم سے نام وادی کا
مشہور ہے اور یہہ سب ندی کابل کے دریا مین گرتی ہین ان ندیون کی کنارہ پر زیادہ آبادی
ہی اور خوب سرسبز اور پر از درخت ملک ہی گندم اور تمباکو اور کپاس کی پیداوار بہت ہوتی ہی چاول
بھی بہت مگر عمدہ قسم کی نہین ہوتے درخت توت بھی ہین اور اونکا میوہ بہت کھایا جاتا ہی اونکو
دھوپ پر سکھا کر اور پیسکر تھوڑی آرد گندم ملا کر روٹی پکاتے ہین اگر کوہستانیون کی تندرست
صورت سی رای دیا جاوے تو یہہ خوراک اچھی ہوگی درخت چار مغز یعنی اخروٹ بھی کثرت سی
ہین اور درہ غوربند مین بادام بھی اچھی قسم کے پیدا ہوتی ہین آپسمین دشمنی اور لڑائی کی وقت
مخالف کی درختان توت کاٹ ڈالنی سے چند سالہ نقصان خوراک پہونچاتے ہین گرچہ ملک کوہستان
مین لوگ بہت پہلی ہوئی مگر تعداد مین بہت نہین ہین لوگ کہتی ہین کہ تخمیناً [illegible]
ایک چھوٹا ٹکرا کوہستان مین مشہور ریگ روان ہے مویشی بہت نہین رکھتے گوشت [illegible] زیادہ [illegible]

رکہنے کی شوق ہے دردہ نجراو اور عوربند کا پنیر بہت مشہور ہے جانگلی جانور بہت ہین اور
ہر قسم کا درندہ جانور بہی سنے جاتے ہین وہ رکہتے ہین پلنگ یعنی چیتا اور خرس سیاہ بیشمار
ہین بلکہ بہیڑیا بہی ہین اور شکاری طیور باز اور جرہ وغیرہ وہان بہت ہوتے ہین خوش رنگ و خوش
آواز بلبل کوہستان کی مشہور ہے ملک کی مضبوطی کے سبب سے کوہستانی تاجکون کی طبیعت اوسطرح
سے سوائی علاقہ دُرنامہ اور پروانی امیر کابل کو کچہہ محصول دیتے ہین اور اپنے سردارون کی
تابع ہین دلاور اور جنگجو لوگ ہین اور سمجہتے ہین کہ سوائی لڑائی کے جو مرد بیمار ہیکے مرجاوے تو شرم
اور افسوس کی بات ہے گرچہ سب کوہستانی بیرحم اور جاہل ہین مگر دُرنامی سرقہ اور شرارت مین زیادہ
مشہور ہین کوہستانی اکثر پہاڑ زمین پیادہ لڑتے ہین انکی لڑائی آپسمین باہم قوم اور دیہات مین
بہت نہین ہوتی مگر خانہ بخانہ دشمنی ہی اور دشمن کے درختان توت کاٹ ڈالنی سے زیادہ
نقصان پہونچاتے ہین ہتہیار انکا قرابین اور چقماق بندوق اور پشتول اور چہورا کلان ہے بعضو نکے
پاس چہوٹی برچہی اور نیزہ بعضی آدمیون کے پاس تیرکمان اور سپر بہی ہوتی ہے قریب کل کے ہر
بالغ مرد اسلحہ سے خالی نہین ہوتا اونکی پوشاک ایک فراخ کورتہ کمرپاسکا اور پایجامہ فراخ
اکثر سیاہ رنگ اونکا پاپوش بطور بوٹ کی شتالنگ تک ہوتی ہین سر پر ریشمی ٹوپی اور بعضی لونگی بہی باندہتی ہین
سب کوہستانی سنی مذہب ہین ایرانی وغیرہ اہل تشیع کے ساتہہ قلبی دشمنی رکہتی ہین علیحدہ علیحدہ خان ہوتے ہین
فی الحال ملک جی تاجک مین سے بڑا خان ہی اور صاحب زادہ غلام جان بہی وہانکا رئیس ہے گرچہ یہہ
خان لوگ اپنی خانگی فساد کا بندوبست نہین کر سکتی مگر باہر کے غنیم کیواسطے روک کا کافی انتظام کرسکتی ہین
کسواسطی کہ بیرونی دشمن کی خوف کے صدمہ سی اونکی فہمایش سے کل قوم اکثر ایکدل ہوجاتی ہے خان لوگ کچہہ
حسب قدر گہر کے نوکر بہی رکہتی ہین شاہ محمود سدوزئی کی ساتہہ اونکی بہت دشمنی تہی جب وہ تخت
نشین ہوا تو کوہستانیون نی اوسکی مخالف بہت لڑائی کی پہلی شاہزادہ عباس کو مدد دی تہی مگر آخر کو فتح خان
بارکزئی کی بندوبست سی وہ دب گئی ایک اور قوم موسوم پشئی یا پشاوی کوہستان مین رہتی ہی جسکی
نسبت محمد بابر بادشاہ لکہتا ہے کہ وہ اور زبان بولتی ہین فی الحال بہی وہ لوگ کوہستانی زبان آپسمین

بولتے ہین اور اونکی زبانکی اصل ہندی معلوم ہوتی ہی اس قوم کا زیادہ حال دریافت نہین ہو سکا +

خنجانی

خنجان نام ایک طویل درہ ہی نہایت سرسبز اور خوش ہوا تمام زمین اوس درہ کی ایک باغ معلوم ہوتا ہے درخت توت بہت کثرت سے ہے اس درہ مین بھی تاجک رہتے ہین جنکو **خنجانی** کہا جاتا ہی تخمیناً دس ہزار گہر تاجکونکا اس درہ مین ہے بہار اور خزان مین یہہ درہ بارونق دار ہے +

ببرکی

تاجک کی قوم سے ہین جو لوگر اور تبت خاک مین رہتے ہین گرچہ وہ غلزئی کے ساتھ ملی ہوئے ہین مگر دیگر تاجکون سے علیحدہ ہین اونکے سردار جدا ہوتے ہین اونکی دلاوری مشہور ہی اپنے دیہات اور زمینات مقبوضہ موروثی ملک انکا ہے **امیر کابل** کو مالگذاری دیتی ہین اور ضرورت کیوقت فوج بھی حاضر کرتی ہین رواج اور دستورات مین اکثر افغانونکے مطابق ہوگئی ہین دیگر تاجکونسے ہر کام مین اچہی سمجھی جاتے ہین اکثر روایات سے یہہ بات ثابت ہوتی ہی کہ **سلطان محمود غزنوی** نے گیارہوین صدی عیسوی کی شروع مین انکی مورثان کو یہان آباد کیا تہا انکا ملک پہلی بہت تہا مگر پیچھے سے **افغانون** نے بہت سا دبا لیا انکی اصلیت نسب صحیح نہین معلوم ہو سکتی وہ خود کہتے ہین کہ ہم **عرب** ہین اور بعض دیگر لوگ کہتے ہین وہ کرد یا گرد ہین جو **کردستان** سے **محمود غزنوی** لایا تہا **چرخی** اور **کلنگاری** اور **زرغون شاہی** وغیرہ مقامات متعلق لوگر مین بھی تاجک رہتے ہین اور جائی آباد کے نام سے مشہور ہین

فرملی یا پرملی

تاجک کی ایک شاخ سمجھی جاتی ہے اور ببرکی کے برابر ہوگی اکثر علاقہ **ارگون** مین بہمراہ **خروٹی** رہتے ہین اور خروٹیونکے ساتہہ سخت دشمنی رکھتے ہین باقی **کابل** سے مغرب رہتے ہین اکثر سوداگری اور زمینداری کرتی ہین اور **ارگون** مین سامان آہنی تیار کرکے مغربی افغانستان مین فروخت کیواسطے لیجاتی ہین **والی کابل** کو مشخصہ دیتی ہین انکی قومیت اور نسب کی بنیاد نہین معلوم ہوتی وہ کہتے ہین کہ ہم خلجی ہین جس قوم سے ہندوستانکے بادشاہ بھی ہو گذری ہین **تاریخ فرشتہ** دیکھنے سی معلوم ہوگا کہ خلجی قوم ترک کی ایک

شاخ ہی جسمین سے سلطان جلال الدین فیروز شاہ اور سلطان علاء الدین خلجی مشہور
بادشاہ ہندوستان ہو گذرے ہین دیگر لوگ کہتے ہین کہ یہ ملی ساکنان ایک شہر موسوم خلج کے تھے بعضے کہتے ہین
کہ وہ شہر جیحون کے کنارہ پر ترکستان مین تہا اور بعضونکا قول ہے کہ خلج قندہار سے مغرب دریائے
ہلمند اور قلعہ بست سے بہی مغرب واقع تہا یہ اخیر الذکر قول صحیح معلوم ہوتا ہی اسمین شک نہین کہ خلجی یا غلجی
ایک تاتاری قوم ترک کی نسل سے تہی جسکا ایک حصہ دسوین صدی عیسوی مین دریا سیر کے سرے پر جو ملک قند کی بیچ کر
جاری ہی آباد تہا اور ایک شاخ اوسکی بہت مدت سے افغانستان کے بیچ سیستان اور ہندوستان کے مابین آباد تہی
دسوین صدی عیسوی مین وہ لوگ ترکی بولتے تہے ممکن ہے کہ غلجی اوسقوم سے ہون مگر سوا قیاس اور کچہہ ثبوت نہین ہے

سردیہی

سردیہی ایک چہوٹی سی قوم تاجک کی ہی جو بمقام سردیہہ مشرقی اور جنوبی گوشہ غزنین مین آباد ہین
علاوہ اونکی غزنین خاص اور دیگر علاقہ غزنین مین بہی بہت تاجک ہین +

دیگر تاجک

علاوہ اونکی جو اوپر لکہے گئے ہین ننگرہار مین اور گرد نواح کلا لگہ اور لغمان وغیرہ جملہ علاقہ جات افغانستان مغربی مین
تاجک آباد ہین اور سیستان مین قریب کل کے تاجک ہین مگر یہ سب تاجک صرف سنی مذہب مشہور ہین اور یہ قوم
بلوچستان کے شمال افغانستان کی حدود مین بہت ہی اور ہرات اور اوسکے نواح مین اکثر تاجک ہین ان سبکا مفصل
حال لکہنے کیواسطے علحدہ کتاب چاہئے یہان صرف اسقدر کافی ہے کہ افغانستان کی ملک مین ہزارہ لاکہہ تاجک شمار کرتے
ہین +

حال قوم ایماق وقوم ہزارہ

ایماق اور ہزارہ کوہ پیروپمیزس مین رہتے ہین مابین کابل و ہرات کے اونکی شمال کیطرف اوزبک کا ملک ہی اور جنوب کی
جانب دُرانی اور غلزئی افغان رہتے ہین ان ہر دو قوم کا ملک تین سو میل طویل اور تخمیناً دو سو میل عریض ہوگا تعجب
ہی کہ افغانستان کی حدین اور خصوص اس حصہ مین جسکو لوگ کہتے ہین کہ ابتدائی افغانونکی یہانسے یعنی غور سے آبادی ہے
اس جگہ اور اوسکے نواح مین اب ایک ایسی قوم آباد ہی جو افغانونسے مطلق رواج اور زبان اور صورت مین نہین ملتے گرچہ اونہ

ترکی ہمسایگان شمالی سی کچھہ مطابق ہین مگر تاہم کچھہ فرق پایا جاتا ہی اونکو نہین معلوم کہ اصل مین ہم کون ہین اور
اونکی زبان بہی جو ایک طرح کی فارسی ہے نہین معلوم ہوتا کہ وہ کس قوم سے جدا ہوے ہین اکثر طرز اونکی زبان کی [illegible]
اونکی صورت سے معلوم ہوتا ہی کہ تاتار ترک ہین اور بعضی کہتے ہین کہ مغل کی نسل سے ہین اب بہی بہت لوگ انکو مغل
سمجھتے ہین اور جو مغل چغتا متصل ہرات کے رہتے ہین اونکے ساتھہ اونکو ملاتے ہین اور وہ خود بہی کہتے ہین کہ ہم انکے اور نیز قوم
قلماق کے بہی جو کچھہ کابل مین رہتے ہین ہمقوم ہین اور دونونکے ساتھہ وہ شادی کر لیا کرتے ہین لیکن ہرات کے مغلونکی
زبان وہ نہین سمجھتے **ابو الفضل** لکھتا ہی کہ یہہ لوگ ایک فوج منگو خان کی اولاد سے ہین اور منگو خان نبیرہ چنگیز خان
کی فوج ان پہاڑون مین رہ گئی تہی اور ایک ثقہ اور واقف حال معتبر شخص جنکی ملاقات مولف سے ہوئی وہ کہتے ہین
کہ قوم ہزارہ قوم **چرکس** کی ایک شاخ ہے چرکس ایک ترکون کی مشہور قوم ہے جو **داغستان** کے نواح مین
ملحق الحدود ملک روس کے آباد ہین اگر یہہ روایت صحیح ہو تو بہی معلوم نہین ہوتا کہ یہان کس تقریب سے آکر یہہ قوم
آباد ہوئی **محمد بابر بادشاہ** اپنی تصنیف مین لکھتے ہین کہ ہزارہ لوگ مغل کی زبان بولتے ہین مگر اوسکی صاف
مراد نہین پائی جاتی کسواسطے کہ وہ ترکمان ہزارہ کا قصبہ لکھتا ہی اور توکدری کو پہاڑی ہزارہ کے شامل کرتا ہے
اور لکھتا ہی کہ ترک اور ایماق میدانمین سکونت رکھتے ہین قیاس مین نہین آتا کہ اونکی زبانمین ترکی لفظ کیون ہین
اگر مغل نہین تہے تو ترکی کیون بولتے تہے اور اگر مغل اور چرکس ہین اور ترکی اونکی اصلی زبان تہی تو باوجود آباد ہونے اور پڑوس
ترکستان کے ترکی کیون نہین بولتے اور فارسی زبان کیون بولنے لگے ہین جبکہ اونکے شمالی ہمسایگان ترکی بولتے ہین اور جنوبی
پشتو اس وجہ سے غالباً پایا جاتا ہے کہ یہہ لوگ پشتو کے پہیلنے سے پہلے کے آباد ہین اور غزنین یا کابل کی سلطنت کے متعلق
ہونے سے فارسی زابلی شکستہ اونکی زبان ہوگئی اور ترکی اپنی پرانی زبان جاتی رہی مگر بعض بعض الفاظ اوسکے تاہنوز
باقی ہین اس دلیل کا ثبوت پرانے حالات کی مطابقت سے حاصل ہوتا ہی کیونکہ یہہ بات ظاہر ہے کہ افغانون کے
خروج سے آگے اہل غزنین اور بعضی دیگر اقطاع میدانی جنوبی یہہ ہزارہ لوگ بہی سوای تاجک کے قابض تہے جنکو افغانون نے
تدریجاً بار بار ہزارستان کیطرف ہٹا دیا بنظر کل ثبوت ماحصلہ مولف کا نسبت قومیت ایماق و ہزارہ یہہ رای ہے کہ تاتار
ترکونکی نسل سے ہین اور کچھہ شک نہین کہ ایماق اور ہزارہ اصل مین ایک ہی قوم ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جب سے مسلمان
ہوئے تب سے علحدہ ہوگئی کیونکہ **ایماق** سنی اور ہزارہ کئے شیعہ ہین گرچہ یہہ مذہبی اختلاف باعث فراق اونکا ہوا

تاہم بہت لوگ اونکو ایک ہی سمجھتے ہین اور اونکی صورت اور رواج بھی ملتا ہے لیکن بعضی باتون مین فرق ہے۔
اسواسطے مناسب ہی کہ ہر دو کا حال علیحدہ لکھا جاوے پہلے ایماق کا ذکر ہوگا +

قوم ایماق

قوم ہزارہ سے غرب مائل جنوب کے پہاڑون مین آباد ہی انکی ملک کے مغربی اور شمالی حصہ مین جہان جمشیدی رہتے ہین میانہ پہاڑ ہین جنپر بہت درخت ہین اور ملک آباد اور سرسبز ہے وادی اور نشیب کے میدان اچھی آباد ہین اور اوسمین ندی مُرکُش اور مُرغاب جاری ہے جمشیدی کی ملک مین علاقہ بالا مرغاب اور سوروچاق اور کوشک اور قرہ ماچ اور تنور سنگی خوب آباد ہین تیمنی کوہ سیاہ بند یعنی ملک غور مین رہتے ہین اور اونکی زمینات کا جنوبی حصہ بھی اچھا ہی دُورسی کی قبضہ مین سبزوار یا اسفزار ایک وسیع میدان پہاڑونکی بیچ فرہ اور ہرات کی راستے مشرق کی طرف واقع ہی مگر فی الحال نورزئی اور علیزئی اور اسحاق زئی شاخ ہائے درانی کا تسلط اس علاقہ پر زیادہ ہوگیا ہی لفظ ایماق کا معنی تاتارون مین ایک قوم کی حصہ یا خیل یا شاخ سے مراد ہی سر جان مالکم صاحب کہتے ہین کہ ملک شام مین ایک بڑی قوم ایماق کی رہتی تھی ایک شاخ اوسکی لورستان متعلق ایران مین آباد ہوئی تھی جسمین سے اتابک پیدا ہوئے جو ایران کی تاریخ مین مشہور ہین اور شیراز کی بادشاہ ہوگذری ہین عوام مین ایماق کو چار ایماغ بھی کہتے ہین پہلی انکو چار ایماغ یعنی چار قوم کہتے تھے اور اصل مین اونکی اتنے ہی حصہ تھی مگر اب اونمین بہت شاخین ہوگئی ہین پورانی چار قومین چار ایماق کی یہہ ہین تیمنی — ہزارئی تیموری زوری تیمنی کی دو شاخ ہین قبچاق اور دُرزئی ہم اوپر کاکڑ قوم کی حال مین لکھ آئی ہین کہ تیمنی اپنی آپکو کاکڑ کی ایک شاخ سمجھتی ہین ایسا قیاس ہوتا ہی کہ شاید تیمنی مین جو شاخ دُرزئی ہے وہ کاکڑ قوم سے جاکر وہان شامل ہوئی ہو اور قبچاق دوسری شاخ اصل تیمنی چار ایماق کی متعلق ہو کیونکہ قبچاق کی اسم پر افغانون مین قوم نامزد نہین ہوتی یہہ لفظ ترکی ہی اور علی ہذالقیاس دُرزئی ترکی زبان مین کوئی لفظ نہین ہے زئی یعنی اولاد پشتو کا لفظ ہی ہزارہ دوسری شاخ ایماق کی ہی دو شاخ ہین جمشیدی اور فیروزکوہی جمشیدی مشہور قوم ہے اوسمین بھی بہت شاخین ہین خوگرُو گالکندی قافچی زین اگر زلفی امفلیدی جوالی خیبر فرک داہ زبری وغیرہ سب جمشیدی کی متعلق ہین اور

فیروزکوہی بسبب سکونت فیروزکوہ اس نام سے مشہور ہوئی ہونگی قوم کرائی جو مشہد سے جنوب کیطرف رہتی ہین اونکو
بھی بعضی لوگ ایماق کہتے ہین مگر غلط معلوم ہوتا ہے ہر ایک قوم ایماق کا سردار ہے بڑے سردار کو خان یا بیگ ۔
کہتے ہین اور شاخہاے کی سرگروہ یعنی ملک کو ارباب کہا جاتا ہے خان کچھہ سپاہ بھی رکہتا ہے اور قلعہ بھی ہوتا ہے ۔
محصول وصول کرتا ہے عدالت کرنی اونکی اختیار مین ہے اور بہت اختیار رکھتے ہین بلکہ اپنی قوم مین اونکو بادشاہی
اختیار ہے جو مرضی ہو سو کرین فی الحال **مہدی قلیخان** مخاطب بہ خان آغاجہ بمقام قلعہ مورچاق جسکا
رئیس کلان ہے اور اوسکا بھائی **اللہ قلیخان** بالا مرغاب مین حاکم ہے اور **فتح اللہ بیگ** رئیس فیروزکوہ
اور **عبدالغفور خان** تیمنی ایماق کی مشہور سردار ہین مگر عبدالغفور تیمنی کو **محمد شریف خان** فرزند امیر دوست محمد
خان مرحوم والی کابل نے بی پایہ کردیا ہے ایماق اکثر کیڑدیونمین رہتے ہین جنکو وہ اوردو اور عسکر یعنی خیمہ گاہ کو
یورت کہتے ہین اور یہہ ترکی لفظ ہے جسکی مراد اوردو ہے اور اوردو کا مطلب ہے لشکرگاہ جسکو انگریزی مین ہورڈ کہتے ہین
ہر ایک کیمپ یعنی ڈیرہ کا تحت اختیار کا ماتحت ہوتا ہے اونکی خیمہ سب سے موافق ہین جنکو تاتار لوگ خرگاہ کہتے ہین تاتاری
وضع ہوتی ہین اور اکثر نمد خودرنگ یا سفید وغیرہ سے یہہ خرگاہ بنائی جاتی ہین اور مدور ہوتی ہین مگر تیموری
سیاہ خانہ یعنی کژدی افغانی پسند کرتے ہین سب **ایماق** رمہ گوسفندان رکہتے ہین اپنی متعلقہ پہاڑونمین قشلاق
او ییلاق اونکی ہوتی ہے زمستانمین قشلاق کیواسطے نیچے دامن کوہ کو اتر آتے ہین اور بہار مین دامن کوہ سے نشیب لگاتے
ہین اور گرما مین واسطے ییلاق کے پہاڑ پر چڑہ جاتے ہین اور اسی ذریعہ سے وہ اکثر کوچی رہتے ہین اور چراگاہ
گلہ شتران اور گلہ گاو بھی بہت ہین اور گلہ اسپان نر اور اسپ مادیان علیحدہ علیحدہ چرتے ہین اور گلہ دار
چار پانچ گھوڑونپر سوار رہتے ہین ایک سو سے لیکر تین سو اسپ تک ایک گلہ مین اکٹھی چرتے ہین انکے ملک مین بہت کم
اور گرچہ اکثر میانہ قد مگر مضبوط اور خوش شکل اور محنتی ہوتی ہین اور غیر ملک مین سوداگری کرکے پرزہ درخت کیواسطے
انکی علاقہ کے دیہات مین تاجک بھی رہتے ہین اور ایماق کی پہاڑونمین پستہ بھی ہوتا ہے اور جا بجا پستہ زار کہ
لیتے ہین اور شیرخشت اور ترنجبین بھی اعتدال ہوا کی سبب سے وہان پیدا ہوتی ہے اونکی پوشش
ہے شلوار فراخ اور کورتہ کوتاہ اور متمول لوگ چوغہ اور قبا پشمی اوپر اوڑہتے ہین اور سر پر پیاخ اور سیاہ
بچہ برہ چرمہ کی مثل اونچی ٹوپی کی رکہتے ہین دستار کم باندہتے ہین انکی خوراک افغانونکی مطابق ہے

کو سفند بہت کہایا جاتا ہے مگر گوشت اسپان بہی کہاتے ہین گندم کے آرد مین مغز خنجک ملا کر پکاتی ہین یہہ قوم جاہل
اور خودسر ہے مگر خان کے خوف سے بے اعتدالی کم کرتے ہین لیکن لڑائی مین وہ وحوش خوئی کے ساتہہ لڑتے ہین انکا
اسلحہ اکثر بتی دار بندوق اور بعضے چقماق بہی رکہتے ہین اور تلوار ایرانی اور برش قبض اور تفنگچہ بہی یہہ جرم علوق ہے اپنی قیدیانکو
پہاڑ سے گرا دیتے ہین اور سنگسار کرتے ہین خانکی دشمنی کم ہے مگر قوم ترکمان کی شاخہا، سالور سارق تکہ۔
تیموت سے سخت دشمنی ہے اور ایک دوسرے کے ملک مین تاخت کرتی ہین مگر ترکمان زیادہ دلیر ہین اور اکثر پیش دستی انکی
طرف سے ہوتی ہے قوم ہزارہ سے اب ایماق کی یکجہتی ہے چار ایماق ہمیشہ ہرات کی تابع ہین پہلے حاکم ہرات کو
قشون یعنی فوج دیتے تہے فی الحال حاکم ہرات انکو نقد محصول دیتے ہین جمشیدی پندرہ ہزار روپیہ سالانہ گورنر ہرات کے آگے
ادا کرتے ہین اور اسیطرح باقی ایماق بہی نقد دیتے ہین مگر تعداد معلوم نہین ہو سکی اور یہہ محصول خان وصول کرکے
ہرات مین بہیجتا ہے دو روپیہ سالانہ فی خانہ نقد خان وصول کرکے اونمین سے اپنی سپاہ کو تنخواہ اور گہوڑے بہی دیتا ہے
اور رعایا مین سے ہر شخص بہی ادا کرتا ہے علاوہ اسکے ہر زمستان مین تین گہر پیچہے ایک گوسفند بہی خان اپنی قوم سے
لیتا ہے اور غارت اور تاخت کے مال سے پنجم حصہ خانکو ملتا ہے اور چہٹا حصہ ششم گوسفندان سے بہی لیتا ہے اور لوگ اس
محصول سے کچہہ ناراض نہین ہین اور نہ گران معلوم ہوتا ہے فی الحال دو ایماق یعنی تیموری اور ہزارہ کی ایرانکے
تابعدار ہین متعلق بصوبہ مشہد کیونکہ وہ ہرات سے مغربی جانب آباد ہین اور اونکی زمینات کوہ کلان سے علحدہ ہین
جہان متوسط پہاڑ ہین اور ریگ آمیز زمین ہے تیموری مدت سے وہان آباد تہے اور ہزارہ کو شاہ محمود سدوزئی نے
بباعث ایک بلوہ اور فساد کے جو مابین اونکی اور تیمنی کی ہوا تہا لاکر موقع مقبوضہ حال پر آباد کیا اونکی سردار کو کابل
کی بادشاہونسے خطاب بیگلر بیگی کا ملا تہا اب بہی ایرانکی طرف سے وہی خطاب بحال ہے اور تیموریکا باقی ایماق سے
اتنا فرق ہے کہ اونکی صورت اور پوشاک اوزبک کے موافق ہے کل چار ایماق کی لوگ تخمیناً ساڑہے چار لاکہہ ذی روح
ہونگے +

قوم ہزارہ

اس قوم کی نسب کا ذکر اوپر تمہید مین کیا گیا ہے جس ملک مین قوم ہزارہ آباد ہے اوسکو ہزارستان اور ہزارجات بہی کہتے ہین
ملک ہزارہ ایماق کی ملک سے سخت ہے اور بسبب ناہمواری زمین اور سختی موسم کاشتکاری مشکل سے ہوتی ہے تہوڑا
غلہ چہوٹی وادیونمین پیدا ہوتا ہے اور موسم کا یہہ حال ہے کہ اکثر جگہہ فصل گندم قریب درو فصل خریف اوٹہاتے ہین

زیادہ گذران اونکی اونپر گوشت بہیڑی اور بیل وغیرہ پر ہوتی ہے اور قروت اور پنیر اور دیگر دودہ کی چیزین بہت کہائی جاتی ہین وجہہ تسمیہ قوم باسم ہزارہ یہہ بیان کرتے ہین کہ بیچ عہد سلاطین ماضیہ — **زابلستان** اس قوم سے سال بسال ہزار سوار بعوض باج وخراج بطور قشون جیسا کہ اس ملک میں ہم ہی بسبیل استمرار واسطے خدمات شاہی کے لیئے جاتے تہے اس سبب سے یہہ قوم موسوم بہ ہزارہ اور منسوب بہ ہزار کے ہوئی اہل ایران ہزارہ کو بربری اور ملک ہزارہ کو بربر کہتے ہین شاید کہ یہہ اسم بسبب بندر بربر جسکو بندامیر بہی کہتے ہین اور جو ہزارستان کی شمال مین ترکستان کی حد پر ہے ان لوگونکو ایرانیون نے منسوب کیا

مکان سکنی

ہزارہ لوگ اکثر متفرق رہتے ہین عموماً بیس گہر سے لیکر تیس گہر تک اونکی دیہات مین سکنی مکان ہوتے ہین گہر ونکی عمارت بہت اونچی نہین ہوتی اور کوٹہہ مین صرف ایک کمرہ اور ایک دروازہ ہوتا ہے بعض دولتمند آدمی اچہے گہر بہی رکہتے ہین مگر اکثر ہزارہ ایسی کوٹہہ اور چہپر مین رہتے ہین کہ جو کہود کر بنایا جاوے اور اوسکو مسقف کرکے رہایش کرتے ہین خصوص مویشی کیواسطے ایسی ہی زمین مین کہودے ہوئے اور مسقف مکان رکہتے ہین بعضے لوگ مالدار سیاہ خانہ مین بہی رہتے ہین ہر ایک گانوین برج ہوتا ہے جسمین دس بارہ آدمی رہ سکتے ہین اوسکو بزبان خود تپور خواہ توپور کہتے ہین اور اکثر جگہہ برج مین دہل رکہتے ہین کہ بوقت ضرورت اوسکی بجانے سے لوگ جلد جمع ہوسکین فقط

شکل وشباہت

ہزارہ لوگ اپنی صورت سے بہت شرم کرتے ہین اور بدشکل تاتاری وضع ہوتے ہین اونکا حلیہ عموماً یہہ ہے کلان سر ستردہ ابرو تنگ چشم آماسیدہ پشت پہن بینی مدور چہرہ آماسیدہ رخسار کوتہ گردن فیل گوش فربہ اندام بزرگ جثہ میانہ قد مائل بہ پشتی اور دوش سے تا سرین تمام مسطح اکثر گندم گون بعض سیاہ چردہ بعضے کو زرنگ بدن پر بال نہین رکہتے اکثر ریش اور بروت نہین ہوتی اگر ہو تو بہت پتلی کوسج محاسن ہوتی ہین انکی نسبت یہہ مثل مشہور ہے کہ ہزارہ ہوئی ندارہ یعنی ندارد عورات اس قوم کی جملہ سفید اور فربہ اندام صف صورت مگر چشم اور ابرو اور بینی بقیاس مردان اور تمام بدن اونکا سوائی سر کے بالونسے خالی ہے بعضی عورت خوب صورت ہوتی ہین رئیس اس قوم کی اور سادات جو ملک ہزارہ مین رہتے ہین وہ خوب صورت اور

شکیل جوان ہوتے ہین +

پیشہ و عادات

ہزارہ لوگ پیشہ زمینداری رکہتے ہین مگر چونکہ اس کثیر قوم کیواسطے بسبب کمی رقبہ زرعی گنجایش کار زمینداری نہین ہے اسواسطے مالداری اور دستکاری ہر قسم کرتے ہین اور مزدوری اور قاطرچی اور ساربانی اور برف اندازی فراشی اور مہتری یعنی سائیسی کی ملازمی اس کثرت سے کرتے ہین کہ افغانستان مغربی مین ہر امیر اور دولتمند آدمی کے پاس سوای ہزارہ دیگر قوم کا مہتر یعنی سائیس کم نظر آتا ہے اور ہر قسم کا ادنی پیشہ سے عار نہین کرتے بلکہ خاک روبی تک کام کرتے ہین اور ہیزم کشی اور کارنیرکنی اور بارہ برداری اور پشت کی اکثر یہہ لوگ کرتے ہین مگر سپاہ گری کی نوکری کی شوق نہین رکہتے اور نہ زمرہ سپاہیان مین انکو کوئی بہرتی کرتا ہی غرضکہ مغربی افغانستان مین یعنی کابل اور غزنین وغیرہ بڑے شہرون مین ادنی کامون کیواسطے ہزارہ لوگ دست و پا ہین اور بڑی محنتی قوم ہے اور عورات ہزارہ برک بافی اور قالین بافی اور گلیم بافی اور جوراب اور دستانہ بافی و نمدسازی اور رنگ ریزی اور دوختن اور بختن اور ہاتہہ سے پشمی سوت کاتنا اور جل اور باسلیقی اسپان کے بنائی کا کام اور پیشہ رکہتی ہین اور طریق مایہ جغرات و انواع پنیر اور تہیات اور قروت بخوبی جانتی ہین غرضکہ زنان ہزارہ بڑی مستعد اور چالاک ہوشیار ہوتی ہین

عادات و اخلاق ہزارہ لوگون کے مذموم ہین بے مہر اور بے وفا لوگ ہین مشکل وقت پر اپنی آقا کے ساتہہ بہی وفاداری کم کرتے ہین گرم اور تند مزاج ہین ناموافق بات کا تحمل اور صبر نہین کرتے ایک گہنٹے کی دلاسہ اور سازشانہ گفتگو کے بعد ایک لفظ بہی اونکو خفا کر دیتا ہے سوائی اسکی وہ خوش لہجہ ہین گفتگو اچہی طرح کرتے ہین اور مہمانداری بہی بہت ہوتی ہے یہہ لوگ بہت واہیات قصون کو سچ سمجہتے ہین اور شگون اور فال اور نجوم کے معتقد ہین عورات بہی فال ڈالتی ہین شانہ بینی اور کعبتین دیکہنے سے پیش گوئی کرتی ہین اور بعض عورات کو جادوگر سمجہتی ہین سب سے عجب واہیات اون کے افغانون مین یہہ مشہور ہے کہ اکثر عورات اور بعض مرد جگر خوار ہوتے ہین اور وہ اپنی فسون اور ساحری سے آدمی کا دل نکال کر کہا جاتے ہین اور علامت جگر خوارہ کی معاملی مین بہت قصہ کرتے ہین

مگرچونکہ واہیات ہین لکھنا اونکا فضول سمجھا گیا یہہ جگہ خوری کا قصہ ہندوستان اور ایران کی بعض قومون کی نسبت کہا جاتا ہی اور اوسکا مفصل حال طبقات اکبری مین درج ہے +

خوراک

خمیرہ آرد گندم کی روٹی تنور کی پکی ہوی اور جو و دال ہر قسم کہاتے ہین مگر زیادہ گذارہ انکا قروت اور پنیر اور سماغ و دیگر خورش اسے پرسے جو دودہ اور جغرات اور روغن سے بن سکتی ہین اور مکہی بہت کہاتے ہین تنگی کیوقت سبزی ہای کوہی اور دشتی کو جو اکثر خاصیت دار ہولی ہین خشک اور جمع کر کے آرد کی ساتہہ بالمناصفہ پیسکر روٹی پکاتے ہین اور اوسکو بدراوک کہتے ہین گوشت گوسفندی اور گاو تر اور تدید پکا کر اور قورداغ کر کے کہاتے ہین +

پوشاک

مردان ہزارہ پاپوش جسکو کاپی کہتے ہین بطرز بزرش چارق بٹل بوٹ پاپدار و تسمہ دار رکہتے ہین اور بجای تنبان نشاذ نام پاجامہ جو چوغ یعنی رشتہ پشم سفید سے بطور برک بنتی ہین اوسکو دوخت کر کے پہنتی ہین اور گلوپوش کیواسطے قلیل کورتہ اکثر قبای سینہ وا از تنگ آستین طویل مستعمل ہے اوپر اوڑہنے کیواسطے سفید رنگ کی گل جسکے کنارہ پر خط سیاہ اور سرخ ہوتا ہے کام آتی ہے اور سر پر دستار نہین رکہتی اکثر کلاہ پوست برہ یا گوسفند یا کلاہ نمدی یا چہیٹ ایک خاص وضع کا رکہتے ہین بعضی رئیس اور معتبر اور سادات دستار کی جلکہہ لنگی باندہتے ہین اور بباعث خنگی ملک پاریچ شٹالنگ سی زانو تک کہتے ہین اور یہہ باون لپٹنی والہ کپڑا پشمی ہوتا ہے سر کی بال ہی بہت تہوری رکہتی ہین مگر اکثر فرق سر پر ایک کاکل علامت شیعہ مذہبی کی ہوتی ہے اور عورات بجای دوپٹہ اور عرق چین کے سر پہ سر اغوج رکہتی ہین اور سر اغوج ایک تنگ ٹوپی ہے دنبالہ دار اور وہ دنبالہ کمر تک پشت پر لٹکتا ہے اور اوسمین سر کے بال جہکر کے بطور غلاف رکہتی ہین اور اوس کلاہ یعنی سر غوج پر کل عورات کشمیری مندیل سفید اور سرخ رنگ لپیٹ کر سنجاق یعنی سوزن نفرئی سی قایم کرتے ہین اور پیراہن دراز تا بشتالنگ فراخ آستین گریبان وسط سینہ پر اکثر پشم کے برک سی اور بعضی کرپاس اور

چھیٹ سے دولا بناتی ہین اور شلوار بھی دو طرح کی بعضی غرارہ وضع اور بعضی شلوار پونچہ تنگ لاچہ سوسی قسم سے جسکی زمین آبی اور خط سفید ہوتا ہے بناتی ہین اور چھینٹ اور کرپاس سے بھی بنتا ہے اور پانوئین ملایم چرم آہو تک کی بوٹ زانو کے نیچے تک لمبی پہنتی ہین عورات ہزارہ اپنے شوہرون پر غالب ہین اور تعجب ہی کہ ایسی وحشی قوم مین برخلاف دیگر اقوام کے عورتون کا اختیار بہت ہی گھر کا سب اختیار عورت کو ہی شوہر اوس سے صلاح لیتا ہے وہ کبھی ماری نہین جاتی اور آزاد پھرتی ہین مستور نہین رہتین اون کی بدچلنی مشہور ہے شمالی اور مشرقی ہزارہ کی جب شوہر اون کا گھر نہو وہ روپیہ کی طمع پر بدکاری کراتی ہین الا اگر اس صریح بدکاری کی خبر شوہر کو ثبوت کامل سے ہو جاوی تو عورت کو مار ڈالیگا مگر دیگر اطراف مین ایک دستور ہے جسکا نام کرو بستان ہے یعنی شوہر اپنی عورت مہمان کو دیتا ہے اور یہہ دستور پرانے وقت کی مغلون کا تہا اگر خاوند اپنے دروازہ مین غیر مرد کی پاپوش دیکھے تو وہ باہر سے اولٹا چلا جاتا ہے مگر اب یہہ بے غیرتی افغانون کے ملحق الحدود ہزارون مین کم ہوتی جاتی ہے +

سرخیل ہزارہ

سب سے بڑے سردار کو سلطان کہتے ہین سلطان کا اختیار بہت ہوتا ہے اوسکے ماتحت ارباب اور خان اور بیگ کی نام سے شاخون کے سرگروہ ہوتے ہین اور ہر ایک گانو مین خوگی یعنی سردار اور ایک یا دو آق سقال یعنی سفید ریش ہوتی ہین اور یہہ سب سلطان کی تابع ہین +

اقوام ہزارہ

بہت ہین اونمین سے بڑے اور زیادہ مشہور یہہ ہین دی زنگی دی کوندی دی مرداد دی میر گیشہ دی میرک یہہ پانچ شاخ مجمعاً ساذہ سونگہ کہلاتی ہین اور ساذہ قبز کے متعلق شاخہای ذیل ہین دی چوپان دی خطائی دی نوری دی میری دایہ علاوہ اسکے جاغوری ایک بڑی قوم ہے جسکی بارہ شاخین زیادہ مشہور ہین اور قوم پولادہ بھی کثیر ہے ہر بڑی قوم مین علحدہ علحدہ سلطان ہین وہ فیصلہ تنازعات کرتا ہے قید اور جرمانہ کی سوای مار ڈالنے کا بھی

اختیار رکھتا ہے بعض ان سلطانون مین سے مضبوط قلعہ رکھتے ہین اور اچھی پوشاک اور خوراک
ہوتی ہے اور نوکر بھی رکھتے ہین آپسمین سلطانون کی بے اتفاقی اور عداوت اکثر ہوتی ہے فی الحال
ہزارہ لوگ ریاست کابل کے ماتحت اکثر حاکم بامیان کے متعلق اونکی حکومت ہی پہلے غورات اور
بامیان مین حکومت ہزارہ کی منقسم تھی شاہ زمان کے عہد مین زنیل خان حاکم بامیان نے
ایک توپ لیجاکر ہزارہ لوگ کو بہت دبا دیا امیر دوست محمد خان نے بھی کئی دفعہ یورش کرائی
محصول مین ہزارستان سے نقد روپیہ وصول نہین ہوتا بلکہ توپ ہاشم قالین اور گلیم اور جیم تکہ اور
روغن زرد اور مویشی وغیرہ اجناس حاکم بامیان کو دیتے ہین اور فی خانہ ایک گوسفند بھی سال مین لیا
جاتا ہے انتظام تشخیص اور وصول مالگذاری نہایت ناقص اور خراب ہی بعض وقت کنیز اور غلام
بھی دئے جاتے ہین اور بعض لوگ ہزارہ کے دختر فروشی سے کچھہ پرہیز نہین کرتے افغانستان
مغربی مین اکثر دولتمند لوگون کے گھر قوم ہزارہ کی ہوتی ہین مگر اونکی گریزپائی اور بیوفائی مشہور ہے
اور بعض وقت وہ اپنی بی بی کا بچہ اور مال بھی لیجاتی ہین +

دشمن بیرونی

گرچہ فی الحال کسی قوم ہمسایہ سے بالا دشمنی اور لڑائی نہین ہے مگر قوم اوزبک اپنی شمالی سوانہ والون سے
اور قوم ایماق سے پرانی دشمنی ہے اور کبھی اونسے چھیڑ چھاڑ ہوتی ہے ہر ایک بالغ مرد کی پاس بندوق ہوتی ہے
اور بعض تیر کمان بھی رکھتے ہین ایرانی شمشیر اور ایک لمبا پتلا چھوڑا اور بعضون کے پاس برچھا بھی ہوتا ہے
تیر اور بندوق اچھا مارتے ہین لڑائی مین دلیر ہین مگر سپاہگری کی نوکری نہین کرتے +

خانگی عداوت

بھی بہت سی اور بعض وقت سلطان بے اتفاق ہو کر آپسمین لڑتے ہین اور اپنی تیز مزاجی سے آپس کی
خفیف باتون پر دشمنی کرتے ہین +

مذہب

ہزارہ لوگ اہل تشیعہ اور کئی رافضی ہین سنت جماعت مسلمانون سے قلبی عداوت رکھتے ہین اور طرفہ تماشا یہ کہ اپنی مذہب
کی اصول سے بسبب جہالت ناواقف در عاری ہین حضرت امیر المومنین علی المرتضیٰ کو کمال بے معرفتی سے

قایم مقام نبی اور بعض مین نبی اور نایب خدا جانتے ہین اور سادہ لوحی سے جس جگہہ کوئی بڑا درخت یا
کوئی کلان پتہر یا کہین نمونہ قدم آدم یا اسپ دیکہین تو اوسکو نسبت مزار کی دیکر تعظیم اور پرستش کرتے
اور کہتے ہین کہ اسجگہہ حضرت علیؑ کی نشست گاہ یا اثر قدم مبارک یا قدم دلدل کا ہی اور نذر اور نیاز چہراتے ہین نماز
کم پڑہتے ہین اور فرایض شرعی مین سست ور بے دین ہین سادات شیعہ کی بڑی تعظیم کرتے ہین اور عجب جہالت ہی کہ
ماہ رمضان مبارک مین حسب توفیق گوسفند یا بز یا اسپ گاو اپنے پیر سید کے پاس اکثر ہزارہ لوگ لیجاتے ہین تا کہ
یہہ نذرانہ لیکر کل یا چند روزہ اوسکی بدلہ معاف کیجاوین چنانچہ ایسا ہوتا ہی اور وہ لوگ جاہل سید کو بہی وکیل اور
نفیل امور شرعیہ کا جانتے ہین

شوق عامہ

زن و مرد ہزارہ صندلی اور انگیٹہی کی آگ بہت تپتے ہین اور وہان بیٹہہ کر گاتے بجاتے ہین گرچہ اصول موسیقی سے
بیخبر ہین اور اپنی اصطلاح مین سرود مروجہ کو بولبی کہتے ہین بولبی اکثر ایک صوت بلا حرف ہی جو اونچی آواز سے
حسب قانون مقررہ اوس سے تغنی اور ترنم کرتے ہین سوای اس خالی صوت کے چنگ کی آواز کے ساتہہ غزلین
اور شعر عاشقانہ بہی گاتے ہین عاشق اور معشوق اپنے حال کی غزلین بنا کر گاتے ہین اور شعر گوئی کا شوق بہی مردکہنون تک
مشاعرہ اور نقلین اور قصے کرتے ہین عورتون کو بہی شعر گوئی مین دخل ہے بطور نمونہ ایک دختر دوشیزہ عمر تخمیناً بایس سالہ کی غزل کا
مطلع اسجگہہ لکہا جاتا ہی فرد قاقلو کہنہ عجوزک تو بلی گنہ رفتہ رفتہ ترزنی ولگہ کو چلی گنہ اونکا باہر کا شوق شکار سگ
کی شکار کو زیادہ پسند کرتے ہین بندوق سے کبک و ماخور و غیرہ آہو کوہی کا شکار بہی بہت کرتے ہین گہوڑ دوڑ بہی ہوتی
ہے جو جیت لیوے اوسکو انعام مین گوسفند اور بیل اور اسپ اور بز کند غیرہ کے زراخ قیمتی دیا جاتا ہی
بازی لگا کر بندوق سے بہی نشانہ بازی کرتے ہین سوای عشق عورات کے اور سب شوق اونکے اچہے ہین

تجارت

ہزارہ لوگ باہر کے سوداگری بذات خود کم کرتے ہین اون کے ملک مین قابل تجارت تو بہائی یعنے
تہان برک پشمی ہر رنگ اور قالین رنگدار عمدہ اور گلیم قسم اعلی اور چرم تکہ جس سے نازک موزہ
اور بوٹ بنتی ہین طیار ہو کر باہر کے ملکون مین بہیجے جاتے ہین خصوص ایران مین اعلی قسم کی توب
برک بہت جاتے ہین چنانچہ ایک گماشتہ شاہ ایران کا واسطے خرید ان توبون کی دنی ازنگی

مین سہتا ہے روغن زرد اور مویشی بہی فروخت کرتے ہین بردہ اور دختر فروشی بہی ہوتی
ہے مگر بسبب مخالفت مذہب سُنی مسلمانون سے باب تجارت کم کہولتی ہین بلکہ اگر کوئی آدمی ہزارہ
افغانستان سے واپس آجاوے تو اوس پر یہہ شبہ کرتے ہین کہ اہل سنت جماعت کا اثر اوسکو ہو گیا
ہو اگر کوئی شخص سعادتمندی سے سنی مسلمان اونمین سے ہوجاوے تو اوسکو سوای خوک اور سگ کے
دوسری نام پر کم بولتے ہین جو مسافر اونکے ملک مین جانا چاہے تو انگشتری اور سوزن اور مہرہ ہای سلیمانی اور
جو کچھہ زیور مومنات اور سرمہ دانی وغیرہ سامان تجارت جو عورات کے لائق کا ہو لیجاوے تو آرام سے جاویگا

معدنیات

ملک ہزارستان کے پہاڑ اکثر روان مین جو چہوٹی مین کم بہتر رکہتی ہین بلکہ اکثر چہوٹی پہاڑ جو وادیون کے بیچ زیر
سرخ زردی مایل مٹی سنگ آمیز سے بنی ہوی ہین اون پہاڑون مین اکثر اقسام کے معدن ہین **گوگرد زراک**
مومیای سنگی سنگ سرمہ نیلا طوطیا سرب یعنی سیسا ہزارستان مین بیشمار
خروار ہا معدن سے نکلتا ہے کان **کوئلہ** اور **مس** کی بہی اور دیگر ہر قسم کے معدنیات اوس ملک مین ہین مگر
بسبب ناواقفی اور کم فہمی قوم ہزارہ بے تشخیص اور بیقدر ہین +

تعداد قوم ہزارہ

جیسا کہ اوپر ذکر ہوا کہ قوم ہزارہ سلطان اور سردار کے ماتحت ہین ویسی ہی کل قوم کا حال نہین بعضون کا کوئی سردار نہین
اور وہ افغانون کی طرح خودسر ہین خصوصاً ایک بڑی قوم موسوم **گوشی** جو ہندوکش طرف آباد ہے وہ
کوئی سلطان نہین رکہتی اور جو ہزارہ لوگ میدان متصل علاقہ مقر اور قرہ باغ وغیرہ **غزنین** سے غرب
کی طرف اور نیز چاردیہہ کابل مین جو شاخ علاؤ الدینی ہزارہ آباد ہین اونکا رواج کچہہ تاجک کے موافق ہے - انربیل
الفنسٹن صاحب تعداد قوم ہزارہ کی تخمیناً ساڑھے تین لاکھہ آدمی لکھتا ہے الا میری تحقیقات سے یہہ بہت
تہوڑی معلوم ہوتی ہے مختلف روایات جو بہ نسبت تعداد قوم ہزارہ مجہکو حاصل ہوئین اونکے نتیجہ اور مطابقت پر غور کرنیسے یہہ بات
لکہی جاسکتی ہے کہ اس قوم کے ذی روح تخمیناً دس لاکھہ سے کم نہین ہونگی ایک عجیب ملک پر پہاڑ ہوی ہین اور اونکے ملک کی ہوا کی تاثیر یہہ
ہے کہ مرض چیچک مطلق نہین ہوتی +

ذکر کیانی

قوم کیانی کے تخمیناً پانسو گھر افغانستان میں متفرق اور مناوب قندھار اور نواح ہرات میں آباد ہیں جو سیستان سے اوٹھکر اس ملک میں آئی کیانیون کا مورث اعلی کی آباد تھا مگر یہہ لوگ اپنا مورث رستم وستان بتلاتے ہیں انمین سے ایک چھوٹا فرقہ معروف شیروانی اپنے تئین نوشیروان کی نسل سے سمجھتا ہے آزاد خان فارانی بھی شیروانی ایک مشہور آدمی ہے کیانی قوم کے کل آدمی سلمان اکثر اہل تشیع اور کچھہ سنی بھی ہیں اشراف اور نیک آدمی ہیں اکثر زمیندار ہیں اور نوکری کا پیشہ رکھتے ہین اور اپنے ہمجنس ہمسایہ پر اونکا بہت اختیار ہے لوہاٹ مین ایک غلام حیدر خان کیانی نیکبخت اور معزز مہمان دوست آدمی ہیں نہایت خوش طبع اور راست باز +

مغل چغتہ

افغانستان کے ملک مین اس قوم کے تھوڑے سے گھر ہین اور متفرق منادہا نہ گذران کرتے ہین علاقہ ہرات مین مختلف دیہات کے تمبہ کوہ متعلقہ جمشیدی تخمیناً ایک ہزار گھر ہونگا اور باقی کل افغانستان مین اس سے کم ہین مغلان ہرات اپس مین ترکی بولتے ہین مگر دیگر او کو زبان فارسی ہین بامین کرتے ہین اور دیگر مغل فارسی کہتے ہین ایک خاندان چغتہ مغل کا جو نسل تیمور سے ہے بمقام علاقہ وا غندہ بلک غزنین مین رہتے ہین بوقت حکومت اپنی قوم کے یہہ لوگ اس ملک مین بعض منزل رہ گئی ہین صاحبان تاریخ دان کو معلوم ہوگا کہ قوم **چغتہ** مغل کی ایک شاخ ہے اور اپنی مورث چغتائی خان ابن چنگیز خان کے نام سے چغتہ مشہور ہوے اور اسیطرح مغل بھی قوم ترک کی ایک شاخ ہین اور مغول خان ابن النجہ خان اپنی مورث کے اسم سے تسمیہ مغل کا پایا ترک کی قوم **یافث** ابن نوح علیہ السلام کی اولاد سے ہے مغلان افغانستان اکثر رواج قوم تاجک کے برابر رکھتے ہین مگر خوراک اور پوشاک مین بہ نسبت اونکے زیادہ مکلف ہین +

قزلباش

اون ترکون مین سے ہین جو ایران مین معزز خاندان تھے وجہ تسمیہ قزلباش صرف سرخ کلاہ ہے بزبان ترکی قزل سرخ کو کہتے ہین اور باش سر کو اور چونکہ یہہ لوگ سر پر سرخ کلاہ رکھتے تھے اس واسطے مشہور باسم قزلباش ہوئے سوائے ترکون کے بعض دیگر قوم کے آدمی بھی قزلباشون مین داخل ہین اکثر شہرون مین رہتے ہین اور ہرات کے علاقہ مین دیہات مین بسے ہین کل افغانستان مین قزلباشون کا تخمیناً بیس ہزار گھر ہوگا جسمین سے بارہ ہزار گھر شہر کابل مین رہتے ہین اور قندھار مین محلہ توپخانہ اور محلہ علی زئی مین بہے کچھہ رہتے

ہین اور باقی متفرق مین خصوص شہر ہرات اور اوسکے نواح کے دیہات مین آباد ہین کابل مین **نادرشاہ** ایرانی اور **احمدشاہ** ابدالی کے وقت آباد ہوئے باقی لوگون سے علیحدہ ہین نام فارسی بولتے ہین مگر آپسمین اپنی قدیمی زبان ترکی کہتے ہین شیعہ مذہب ہین ریاست کابل مین محاسب اور مستوفی اور مرزا یعنی منشی اکثر یہہ لوگ ہوتے ہین پیشخدمت اور سواران ملازم اور بعض افسر اور صندوقدار ہوتے ہین سوائے ان ہفت **شیری** کے جنہین سب قزلباش داخل ہین کابل کے قزلباشون سے جنکو غلام خانہ بہی کہتے تہے خاص شاخین ہین جیسا کہ **چنڈول** معنے قلب کا فوج اور سیاہ منصور نام شاخ ہے اور **جوانشیر** ایک دلاورانہ لقب ہے اور **مرادخانی** کا اسم ایک درانی سردار کرنل ہوئیسی پایا اور **افشار** نام ایک شاخ کا ہے جس قوم مین سے **نادرشاہ** بہی تہا فی الحال کابل مین قزلباشون کا زور ہے اور افغان اور قزلباشون کی باہم بسبب اختلاف مذہب دلی عناد ہے کبہی کبہی شیعہ اور سنی کا آپسمین تکرار بہی ہوجاتا ہے +

اوزبک

قوم اوزبک سے ترکستان بہرا ہے افغانستان مین تخمینًا ایک سو کہر اس قوم کا ہوگا اوزبک شاخ ترک کی ہے ایک چہوٹا موضع علاقہ مقر مین ہے جہان اوزبک رہتے ہین اور بعض دیگر جگہ مین بہی ہین ہمیشہ زمینداری اور تجارت وملازمی رکہتے ہین اور فارسی بولتے ہین +

حال قوم دیگان

یہہ قوم جو پہلے بہت شمالی اور مشرقی افغانستان مین آباد تہی اب صرف علاقہ **کونڑ** اور **باجور** بالا اور کچہ لغمان مین ملتی ہین کونڑ مین وہ علیحدہ قوم ہے اونکا اوپر ایک سردار ہی قوم سید جسکو بادشاہ بہی کہتے ہین فی الحال سید بابوجان بادشاہ رئیس کونڑ ہے اور ایک عامل امیر کابل کیطرف سے بہی واسطے وصول معاملہ مقرر ہے **دیگان** کی زبان وہ ہی جو بابر کی تاریخ اور طبقات اکبری مین لغمانی زبان لکہی ہے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ دیگان کی زبان مین اکثر سنسکرت اور فارسی اور بعضی پشتو کے الفاظ بہی ہین بہت الفاظ سنسکرت سے ملتے ہین اسی سے پایا جاتا ہے +

دیگان ہندی نژاد تھے مگر ہندکیون سے کچھہ تعلق نہین رکھتے افغانستان کے لوگ غلطی سے دہقان کا دیگان سمجھکر تاجک اور دیگان ایک سمجھتے ہین مگر یہہ قول محض غلط ہی ہم اوپر لکھہ آئے ہین کہ تاجک بعد ظہور اسلام اسملک مین آئے ہین اور دیگان اونسے پہلے کے ہندو دہرم اس ملک مین آباد تھے +

ہندکی

لوگ مشرقی افغانستان کے جملہ اضلاع مین پہیلے ہوئے ہین اور سب ہندی ہین دریا سندکے مشرقی جانب سے آکر آباد ہوئے انمین سے ایک قوم موسوم جٹ پنجاب کی اکثر اضلاع مین زمینداری پیشہ مین اور بہت جٹ سندمین بہی آباد ہین بلوچون مین اور داماں اور بنون اور پشاور کے ضلع مین بہیے ہین بلوچستان مین اونکو جگدال بہی کہتے ہین ایک بڑی قوم موسوم جت سیستان مین بستی ہے ایک قوم موسوم اوڈ جو کالا باغ اور اوسکے مشرق کے ملکمین ہی اسیکے لوگ بہی غزنی و مشرقی افغانستان مین ملتی ہین اور انہی لوگ اپنے آپ کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے سمجھتے ہین بہت مدت ہوئی کہ یہہ لوگ غزنین سے اوٹھکر دریا سند کی مشرقی ملک مین چلے آئے اور جو بعض آدمی اس قوم کے اسطرف سے واپس افغانستان مین آئے وہ دریائی سند کی مشرقی طرف کے آنیسے ہندکی کہلائے پراچی ایک اور قوم ہندکی کی بہت بیوپاری ہین - کابل مین شاہجہان کے وقت کے ہندوستانی اور میراسی اور قوال ہندوستان کے جو اوس وقت آباد ہوئے تھے اونکی اولاد بہت ہے کوہ یوسف زئی کے علاقہ مین کثرت سے ہین یہہ لوگ اپنے آپ کو شاخ قوم راجپوت کی سمجھتے ہین باجوڑ اور سینگار تک ہندکی ملتے ہین اور اکثر جگہ مغلوب اور افغانون کے ہمسایہ کیطرح گذران کرتے ہین انکی اصلی زبان ہندی کچہہ پنجابی کے موافق ہے مگر اکثر پشتو بولتے ہین +

ہندو

جملہ سلطنت کابل مین ملتی ہین اور مغرب خرب تک بعض بعض جگہ ہندو ملتی ہین اور مشرق بیکین بلکہ چین تک نظر آتے ہین افغانستان کی بڑی شہرون مین بہت ہین مشرقی افغانستان مین ان کی ایک دو گہر سے کوئی گاؤن خالی نہین ہوگا شہر کابل مین بہت ہین اور مغربی افغانستان کے دیہات مین ایک دو گہر ہونگے + دوکانداری دلالی صرافی زرگری کا پیشہ رکہتے ہین بعض زمینداری بہی کرتے ہین اکثر کتہری اور اسکے بڑے مین اور کچہہ سکہہ بہی ہین افغانستان کے ہندوؤن نے بہت رواج ہندوستان کا چہوڑ دیا ہے رشتہ کہتی

ہین اور پوشاک کی طرز بہی اکثر اس ملک کی طرح ہوگئی ہے تنور کی پکی ہوئی روٹی کہاتی ہین اور معمولی غسل کا بہی بہت لحاظ نہین رکہتے منجملہ افغانستان کے ہندو سپاہی وضع اسلحہ بند ہوتی ہین قدیم ہندوون سے جو اس ملک کے ساکن قدیم ہے یہہ لوگ نہین ہین بلکہ یہہ پیچہے سے شاہان دہلی کے عہد مین اکثر ہندوستان اور پنجاب اور سندہ سے آکر آباد ہوئی پہلے وقت کے بت پرست ہندوون کا افغانستان مین پتہ موجود ہے کابل کے شمال کی طرف آقا سرای کے متصل ایک غار ہے جسمین ایک برہمن موسوم گرگ نسپوری نے جو کرشن کے گہر کا تہا تپسیا یعنی زہد کیا اوس غار کو ہندو متبرک سمجہتے ہین لوہ گڑہ مین مقام خوشی ایک چشمہ ہے جسکو ہندو تیرتہہ تصور کرتے ہین بسبب متفرق ہونیکے شمار کل ہندو سکنا افغانستان کا نہین ہوسکا اور نہ تخمیناً اطمینان کے ساتہہ لکہا جا سکتا ہے مگر ایسا قیاس ہوتا ہے کہ کل افغانستان مین تخمیناً ایک لاکہہ گہر سے ہندو زیادہ ہون گے مگر مناوب اور متفرقہ اور لوگ ذلیل سمجہتے ہین +

سواتہی

اصل سواتہی بہی کبہی دیگان کہلاتی تہی دراصل بنیاد اونکی ہندی الاصل ہے ابتدا مین جہلم سے جلال آباد تک آباد تہی افغانون نے تدریجاً اونکو شمالی پہاڑون کی طرف ہٹا دیا سب سے پہلا ملک اونکا — **سواتہہ** اور **بنیر** تہا جو پندرہوین اور سولہوین صدی عیسوی مین قوم یوسف زئی نے اونسے لے لیا فی الحال سواتہی لوگ کچہہ علاقہ **پکلی** ضلع ہزارہ کے اوپر کے پہاڑون مین آباد ہین اور کچہہ سواتہہ اور اوسکے نواح مین قوم یوسف زئی کے شامل مناوب اور رعیتانہ رہتے ہین اور سواتہہ کے ملک مین اونکو فقیران کہتے ہین جسکا حال قوم یوسف زئی کے ذکر مین لکہا گیا ہے فی الحال سواتہی لوگ پشتو بولتی ہین اور اپنی پہلی زبان یاد نہین رکہتے +

شلمانی

ابتدا مین کنارہ کرم پر رہتے تہے علاقہ **شلمان** جسکے سبب سے باسم شلمانی مشہور ہوئے شلمان سے اوٹہہ کر **تیراہ** مین گئے اور وہان سے پشاور ہوکر ہشتنگر مین آباد تہے جہان سے پندرہوین صدی عیسوی مین یوسف زیون نے اونکو نکال دیا تب سلطان اویس سواتہی نے اونکو بمقام **الہہ ڈنڈ** علاقہ سواتہہ

مین جگہ دی جب سوات ہہ یوسف زیون نے لیا تو شلمانی مغلوب قوم یوسف زیون کے ہوگئی اب بہی کوئی کوئی یوسف زئی مین ملتا ہی اور بطور ہمسایہ یعنی رعیت افغانان یوسف زی سمجہے جاتے ہین مگر ایسے قلیل ہین کہ نابود سمجہنے چاہیے شلمانی پورانی افغانون کی تاریخ مین دیگان کہلائے گئے ہین مگر یہہ روایت غلط معلوم ہوتی ہے +

تیراہی

چہٹوین صدی ہجری مین **تیراہی** قوم مشہور تہی اور ملک تیراہ مین اونکا کامل غلبہ تہا بت پرست لوگ تہے اور مسلمانون کے جانی دشمن تہے سنہ چہہ سو اٹہ ہجری مین سلطان **شہاب الدین** غوری نے اس قوم پر یورش کری اور جو قتل سے بچے اونکو جبراً مسلمان کیا خدا پاک کا شان ہے اوس کثیر قوم زنار پوش سے اب چہوٹی سی قوم مسلمان تیراہی قوم شنواری کے ملک مین رہتی ہے اور صرف اسی سبب سے قابل ذکر ہے کہ اونکی زبان علحدہ ہے اور اوس زبان سے پایا جاتا ہے کہ سنسکرت سے نکلی ہے مگر بہت الفاظ پشتو کے بہی اوسمین شامل ہین +

کشمیری

لوگ بہی شمالی افغانستان سے لیکر کابل اور قندہار تک متفرق ملتے ہین اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سختی اور تنگی کی ایام مین اپنا اصلی ملک کشمیر چہوڑ کر بطور مزدور و بیوپاری اس ملک مین چلے آئے غیر مشہور اور مغلوب غریب لوگ ہین اکثر پیشہ شالی کوبی اور **طباخی شال شوئی خیاطی چکن دوزی شالبافی** اور **دلالی دولی برداری** اور **جوالی** وغیرہ کرتے ہین بعضون کو اپنی زبان یاد ہے اور جو سوات اور باجور اور لغمان مین آباد ہین وہ پشتو بولتے ہین غریبی کی حالت مین فتنہ انگیز مخلوق ہے +

قوم کرد

موکری اور **ریکادو** قوم کردون کی جو کردستان سے آئی ہین شہر کابل اور اوسکے نواح مین آباد ہین کردستان بین ایران و روم کے واقع ہے گرچہ ٹہیک تعداد ان کی معلوم نہین ہے مگر کہتے ہین کہ افغانستان مین تخمیناً تین ہزار گہران قومون کے ہونگے - مسٹر جان مالکم صاحب کردستان مین تہا تو اوس نے قوم موکری کا قصہ لکہا ہے اوسمین درج ہے کہ انمین سے کوئی کابل کو گئی تہی مگر نہین معلوم کب اور کیون گئی فی الحال بہی بعضی آدمی قوم ریکا سے کردون کی زبان بولتے ہین اور بڑی دلاور قوم ہے شہر کابل

مین متصل دروازہ لاہوری ان کا محلہ ریکا خانہ مشہور ہے پیشہ سپاہ گری کا شوق رکہتے ہین بعضے زمیندار ہین بعضے دکاندار ہین کم تر ہین

قوم لنیرگی

تہوڑے سے گہر لنیرگ بہی ہین جو کوہ قاف سے آئی ہین نادرشاہ ایرانی منگوایا اور فرہ مین آباد کیا +

ارمنی

ہر ایک ملک مین جہان نفع کی امید ہے ارمنی جاتے ہین مشرقی ملکون مین بہی ہین افغانستان مین بہی چند گہر ہین گہر شمار مین انکے تین گہر کابل کے شہر مین اور آٹھہ گہر ہرات مین بستے جاتے ہین عیسائی مذہب ہین اور انجیل اور کتاب عہد عتیق زبان یونانی سے سکہتے ہین انگریزی نہین جانتے اور افغانستان مین یہہ لوگ خان کہلاتے انکے مین اور ایک ہمیرہ نان ارمنی کی دختر محمد اعظم خان فرزند امیر دوست محمد خان کے گہر ہے +

قلماق

جنکو افغانستان مین قلماق بہی کہتے ہین قلماق کی بڑی قوم تاتار مین رہتی ہے اور اکثر تاتاری قلماق بت پرست ہین افغانستان مین تیمور شاہ سدوزئی بلخ سے لایا تہا اور اوسکی کاردارزدہ ہی تہی اب تہوڑے سے گہر اونکے باقی ہین +

حبشی

افریقہ سے لائی گئے ہین اور مسقط کی بندر سے خرید ہو کر بطور غلام فروخت کئی گئی ہین اور سدوزئی بادشاہون کی بہی تہی حبشی غلامون کی گارد وفاداری مشہور ہے اور اسیطرح اونکے بدشکلی بہی افغانستان کے بڑے شہرون مین خصوص **ہرات** مین انکے بہت گہر ہین کل افغانستان مین قریب دو سو گہر کے حبشی ہونگے سب مسلمان مگر زیادہ شیعہ ہوگئے ہین اکثر آزاد ہین بعضے غلام بہی ہین +

یہود

قوم بنی اسرائیل کی شاخ ہے افغانستان مین تخمیناً چالیس گہر یہودی کے ہین پانچ گہر شہر **کابل** مین اور باقی ہرات مین بستے ہین اور سادے اپنے پرانے مذہب پر قائم ہین عبرانی زبان مین توریت اور زبور رکہتے ہین اور پیشہ انکا شراب کشی اور بعضی سوداگری بہی کرتے ہین سرخ رنگ اور خوب چہرہ آدمی ہوتے ہین پوشاک اور خوراک افغانون سے مطابق ہے رشتہ کو تبرک سمجہتے ہین مسلمانون کو بموجب قاعدہ اہل اسلام سلام علیک کہتے ہین +

بلوچ

بلوچستان بلوچون سے بہری ہی اونکے واسطے علیحدہ کتاب چاہیے افغانستان جنوبی میں نہ بلکہ کابل میں بہی بعضے بلوچ رہتے ہین جو سوداگری اور ملازمی کا ہمیشہ رکہتے ہین ضلع ڈیرہ غازیخان میں بلوچ آباد ہین ارادہ ہی کہ بلوچستان کی ایک علیحدہ کتاب بنائی جاوے +

دیگر اقوام جو اپنی اصلی ملک کے نام پر مشہور ہین

سوائے اقوام مندرجہ بالا کے **سیستانی - کرمانی - برجندی - قاینی مشہدی** اور دیگر لوگ ایران کے جو مجمعًا فارسی بان بہی کہلاتے ہین اور کاشغری اور اندرابی و بدخشانی بہی افغانستان میں ہین مگر چونکہ یہہ متفرق لوگ بہت تہوڑے ہین اسواسطے ان کا زیادہ ذکر کرنا ضرور نہین ہی اور یہہ لوگ مسلمان ہین ایرانی اکثر شیعہ اور باقی سنی ہین ایک اور قوم موسوم سلغری کی بہی چند گہر متفرق ہین جو کبہی ایران میں مشہور ہو گذری تہی اور طبقہ سوم سلاطین اتابک ثانی ایسی شاخ سلغری میں سے تہا ۵۴۳ھ ہجری میں مظفر الدین ابن مودود سلغری مسند آرای شیراز کا ہوا اور بماہ ابش خاتون دختر اتابک سعد آخری رئیس قوم سلغری کی تہی جسکی ساتہہ منکو تیمور ابن ہلاکو خان نے نکاح کیا اور حکومت سلغریہ کی ختم ہوئی ابش خاتون مظفر الدین کی نہم پشت میں تہی +

دولت شاہی

ایک اور قوم موسوم دولت شاہی افغانستان میں متفرق ہی اکثر قزلباش اور مغلین اس سے ہوتی ہین اور معتبر سمجہی جاتی ہین تخمینًا دو سو گہر کل افغانستان میں ہون گے بعضے تجارت کرتے ہین اور کچہہ زمیندار بہی ہین مشہور ہی کہ غلام تہے اور احمد شاہ نے انکو دولت شاہی کا خطاب دیا اور وہ اپنے تئین قریش کہتے ہین الا قاضی خیل پشاور اس فرقہ میں داخل نہین ہین یہہ دولتمند اور ہوشیار گروہ قاضی خیلان پشاور قوم افغان شاخ مند متفرعہ اتانزی سے ہین قوم اتانزی ملک یوسفزی میں علاقہ سمہ موضع ابرود مقام - اور کچہہ کوہ مہابن کے شمالی کنارہ میں آباد ہی پشاور کے قاضی خیلون سے بعض خاندان معزز اور دولتمند چلے آتے ہین - فی الحال قاضی نصر اللہ جان خلف قاضی غلام قادر خان اور قاضی فضل قادر خان اور قاضی سعد اللہ جان مشہور آدمی ہین قاضی سعد اللہ جان آخری جنگ پنجاب میں جنرل نکلسن صاحب کے پارکاب خدمتگذار سرکار انگریزی رہا +

حال کافر سیاہ پوش

اگرچہ یہہ عجیب قوم افغانون کے ملک سے علیحدہ ہے مگر چونکہ سلسلہ کوہ ہندوکش میں ایسی موقع پر آباد ہی کہ انکی جنوبی حدود

افغانون کی ملک سی ملتی ہین اور بعضی اونمین سے مسلمان ہوکر افغانستان کی شامل ہوگئی ہین اس واسطی ان کا حال مناسب سمجھکر جسقدر
حاصل ہوسکا صحیح کیا جاتا ہی، کافرون کا ملک کوہ ہندوکش کے شکم مین واقع ہے کافرستان کی شمال مین بدخشان اور مشرق
مین کاشغار اور مغرب اندراب اور خوست جو بلخ کے متعلق ہین اور کوہستان کابل جنوب علاقہ باجوڑ اور کونٹر و لغمان وغیرہ حدود
افغانستان ہین ان حدود کے اندر کافرستان ہی اور اوسکی سب پہاڑ برف گیر ہین اور دیودار وغیرہ عمارتی چوب کی درختون کے
جنگل سے لدی ہوئی ہین گرچہ چہوٹی مگر زرخیز زمین کی وادی ہین جنمین بہت انگور باغی و جنگلی پیدا ہوتی ہین اور کچہہ غلہ بہی کاشت
ہوتا ہی اور مویشی اور رمہ کی چرائی کے کام بہی آتی ہین غلہ گندم اور جو پیدا ہوتا ہے اونکی پہاڑ بکریون کی رستی سی معلوم
ہوتی ہین اور سخت ہین راستی صرف پیدل آدمی کے گذر کی لائق ہین اور راستی پر ندی اور دریا گذرنی پڑتی ہین جنگلی
اوپر شہتیر طویل رکہکر گذرگاہ بنائی ہوئی ہے اونکی اکثر گانون پہاڑ کی سلامی پر بنی ہوئی ہین ایک مکان کا چہت دوسری
کا صحن ہے باوجودیکہ کافرون کا نام اس قوم کو مسلمانون نی دیا مگر ایسا مشہور ہوا کہ اب وہ لوگ جب اپنی قوم کا تذکرہ کرتی
ہین تو وہ اپنی تئین کافر ہی کہتی ہین اور شاید معنی لفظ کافر سے ناواقف ہین وہ اپنا مورث اعلی گوراشی بتلاتی
ہین اور مسلمان اونکو عرب قریش سمجہتے ہین کافر کہتے ہین کہ جو قوم لمبی کاکل رکہتے ہین اور شراب پیتی ہین اونکو ہم بہائی
سمجہتے ہین

اونکی پاس کوئی کتاب نہین اور نہ نوشت خواند جانتے ہین اس سبب سی اون کی پرانی تاریخ صحیح نہین ملسکتی اور
نہ اونکی اصلیت اور قومیت کی ٹہیک صحت حاصل ہوسکتی ہے وہ کہتے ہین کہ مسلمانون نے شروع اجرای اسلام مین ملک
قندہار سی اونکو خارج کیا اور تدریجاً شمال اور شرق کی طرف ہٹتی گئی اور کابل کی وادی سی سند تک آکر آباد ہوئی
جب اس ملک مین بہی غلبہ اسلام کا ہوا تو شمال کی پہاڑون مین رفتہ رفتہ وہان جا آباد ہوئی جہان اب آباد ہین وہ
کہتے ہین کہ پہلی چار قوم تہی کاموز بلار نسلار کاموج جن مین اول الذکر مسلمان ہوگئین چوتہا
اپنی وطن سی جلاوطن ہوکر ان پہاڑون مین چلی آئی الغرض انکی اپنی قول سے بہی صحت اصلیت نہین ہوسکتی اور
دیگر لوگ بعضی ان کو ذریات ضحاک تازی کی نسل سے سمجہتی ہین اور بعضی قریش اور بعضی گریک یعنی یونانی جو
سکندر اعظم کے بعد اس ملک مین آباد اور حاکم ہوئی تہے اونکی نسل سے بتلاتی ہین گرچہ مولف اطمینان کی ساتہہ
اس معاملہ مین کچہہ رای نہین دیسکتا مگر حالات موجودہ اور شکل شباہت اور بعضی دستورات اس قوم اور اونکی زبان
سی جسکا مفصل حال آئندہ آویگا ایسا قیاس ہوتا ہی کہ یہہ کافر لوگ گریک یعنی یونانی جو باختر مال مشہور

بافغانستان وغیرہ کی ملک مین آئی ہے اونکی نسل سی ہونگی اور اوس وقت کے اہل ہنود کی شمولیت سی خلط ملط ہوکر
منفرق ہو رہ ہوون کی املاء سی ایک قوم پیدا ہوگئی ہی اس کافرستان کی کافر کسی ایک مورث کی اولاد سی نہین
ہین اور نہ ایک قوم کی شاخین ہین بلکہ علیحدہ علیحدہ اپنی نام سی ہر ایک شاخ مشہور ہے مسلمانون نی مخالف مذہب
رکھنے کے سبب سی سب کو مجملا کافر کا نام دیا اور اونکو تور یعنی سیاہ کافر اور سُوُر یعنی سرخ کافر کے
خطاب سی صرف بباعث رنگ جسمی اور پوشاک مشہور کیا یعنی سیاہ کافر جنکو کافر سیاہ پوش بھی کہتے ہین بسبب
سیاہ پوشش کی جو بکری کی کھال سے بناتی ہین اس نام پر مشہور ہوئی اور چونکہ اونکی رنگ جسمی سرخ اور سفید ہی
اس سبب سی سرخ کافر اونکو مسلمان کہتی ہین اس قوم کا حسن اور خوب صورتی مشہور ہی سفید اور سرخ
رنگ پورا قد فراخ چشم سیدھا ناک یونانی چہرہ خوش اندام شکری چشم مایل سیاہی اکثر بیضاوی اور خوش نقش
چہرہ ہوتا ہے اونکا ملک خوب سرد ہی زمستان مین برف اور سردی بہت ہوتی ہے گرما مین انگور پک جاتی
ہین اونکی مختلف اقوام کی نام جسقدر دریافت ہوسکی ذیل مین درج کئے جاتی ہین سوکوئی ترہی
لوتا کمبیر کتاتہ بیرہ گلی چنیش ڈنڈو ویلی وائی کامہ کوشتہ
دینک وامی کاموجی خواہ کاموزہی کمتوز جو نصف بدخشان کی طرف شمالی
حصہ کافرستان مین رہتی ہین ور نصف لغمان کی طرف جنوبی حصہ مین آباد ہین اور امشی
سنو نشی جملہ اشکامک پرونی تیونی پونوز ڈیمش خلم
ایرت ہرن سنیہ واما چونیا خواہ چومیا اینشور پشاگری کستوز بیم
اورنگ سیہ مینچیاشی منڈی گل وغیرہ اور اونکی بڑی دیہات جو مولف کو معلوم ہوسکی اون کے نام
یہہ ہین کامدیش علاقہ کا نام ہی اور اوس علاقہ کا بڑا گانو مشہور باسم کامدیش ہے جسمین پانسو گھر ہونگے وایگل کمیہ
چنیمی امیشن دیش جامنج گیگل نسی گرام کتار کلاہی گل رچگل سونندیر
ڈویگل پنڈیش دیرہی گاواچی جمامیش منج گل ولی گل وغیرہ ان اسماء
سی معلوم ہوگا کہ اکثر قوم کی نام پر ملک و دیہات کا نام کہا گیا ہی اور طرز نامون کی پرانی ہندی یعنی سنسکرت زبان کی ملتی ہی جیسا
کہ اکثر انکی دیہات اور علاقہ کی نام کے اخیر مین لفظ دیش آتا ہے جو بلا تغیر سنسکرت کا لفظ ہی علی ہذا القیاس لفظ گل شاید ہر کا ہم جنس ہوگا

اور گرام کا لفظ بھی ہندی ہی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ ابتدا میں جملہ بسا کنان دہ نور اور دیگر دیہات کہ جو ہندوکش سی جنوب کو ہے
اور جلال آباد و بلاد ننگرہار جنوبی تک کافر قوم سے رہتے تھے چنانچہ **کامہ** اور **کوشتہ** اور **راجگل** وغیرہ نام پورانے وقت کے
تا ہنوز ننگرہار اور جنیر کی نواح میں مشہور ہیں جب مسلمانوں کا زور ہوا تو بعضی لوگ مسلمان ہو گئے اور بعضی شمالی طرف ہٹ گئے اور سارے ملک
کو مسلمان افغانوں نے بزور شمشیر اپنے قبضہ میں کر لیا اور پایا جاتا ہے کہ لغمانی اور دیگانی اور پشائی جو اب مسلمان ہیں اور ہندو
کش کی جنوبی وسعت میں رہتے ہیں اور تیراہی بھی پہلے کافر تھے پیچھے سے مسلمان ہوئے +

کافروں کی زبان

نہ ہندو سمجھتے ہیں نہ افغان نہ اور ایک مختلف جگہ کے کافر لوگ کئی زبان بولتے ہیں مگر سب میں اونکے الفاظ ملتے ہیں بیخ اس زبان کی ہندی
معلوم ہوتی ہی اور سنسکرت کی بہت الفاظ اوس میں آتے ہیں اور ایسا پایا جاتا ہی کہ یونانی اور اسکے ساتھ سنسکرت اور بھاشہ وغیرہ مل ملا کر
ایک عجیب بولی بن گئی ہی کہ جو اور ملک کے لوگ نہیں سمجھ سکتے اور یہہ لوگ بیس تک شمار کرتے ہیں بجائے سیکڑوں کے اور اونکا شمار جیسکو وہ بھی ہندسہ
یاد رکھتے ہیں بیس کو ایک بیسی یعنی بست نومرکا ہوتا ہی جو در اصل چار سو ہی لغمانی یا دیگانی زبان بھی کچھ اس سے ملتی ہی اور پشائی زبان اکثر کافروں کی
زبان سے مطابق ہی عرب کی زبان کے الفاظ بالکل انکی زبان میں نہیں پائے جاتے ہندی الفاظ کے زیادہ ہونیکا سبب یہہ معلوم ہوتا ہی کہ بعد زوال
سلطنت اپنک اور استکین بسبب ہم مشرب ہونیکے جو یونانی اور تاتاری اور ہندو بت پرست تھے سب خلط ملط ہو گئے اور سب تابع
ہندی راجاؤں پنجاب اور ہند کے سنسکرت اور بھاشہ کے الفاظ اونکی زبان میں زیادہ ملگئے جو اوس وقت تمام اس ملک میں بولی جاتی تھی
اخیر میں ایک فہرست ان کی زبان کی بعضی لفظوں کی درج کیجاویگی +

مذہب

اونکا مذہب کسی اور مذہب سے مطابق نہیں معلوم ہوتا اور کوئی تحریری کتاب یا دستور العمل مذہبی نہیں رکھتے گرچہ **خدا** پاک کو ایک
سمجھتے ہیں جسکو کافرستان کے رہنے والی **امرا** اور سوکوی کے لوگ **ڈاگن** خدا اور **ڈوگم** کہتے ہیں مگر شرک اس حد تک کہ اونکی
بے شمار بت ہیں جنکی وہ پرستش کرتے ہیں اور اونکو بھی خدا کہتے ہیں اعیاذاً باللہ اور یہہ بت اون کی آبا و اجداد کی نام اور یادگاری
کے واسطے بنائے جاتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ سابق میں یہہ ہمارے بزرگ تھے اور خدا سے ہماری شفاعت مانگینگے یہہ لوگ قیامت سے
منکر ہیں اور مرنیکے بعد وہ قیامت سمجھتے ہیں اور یہی مرنا بہشت یا دوزخ کی حصول کا ذریعہ ہے دوبارہ زندگی کے معتقد نہیں اور کوئی
معمولی کوئی عبادت نہیں ہے بجز قربان کرنے بتوں کے جسکے واسطے کوئی وقت معین نہیں ہے یہہ لوگ سب سے اچھا کام مہماندارے

اور تناوت سمجھتے ہین اور یہہ ہی ذریعہ دخول جنت کا سمجھتے ہین بہشت کو وہ اپنی زبان مین بڑی لاتاتا کہتے ہین اور دوزخ
کا بڑی نوکر بولا نام لیتے ہین اونکے بت اکثر لکڑی کے اور بعضی پتہر کے ہوتے ہین بعضی مرد کی صورت اور بعضی عورت کی کوئی
بت ... ایسا کوئی پیدا ہوتا ہی بسبب ہونے ایسی آسان طریق تیاری بتون کی تعداد اونکے بتون کی بہت ہی مگر ہر ایک قوم کے بت دوسری قوم
باہر دوسری قوم مین متبرک نہین سمجھا جاتا کاماریشا کے بڑی بتون کا نام یہہ ہی پہلا **بگیش** جو پانی کا اختیار دار بت
سمجھتے ہین دوسرا **مانی** جسکو پوشٹ یعنی جنبلو خدای کو پھانسی نکال دیا ہے تیسرا **مرزر** چوتہا **ارم** پانچوان **پرشو**
چھٹا **گیسنس** ساتوان **پرادک** جو ساتھہ بہائی سوزی کے بدن کی درخت زرین کے سامنے بموجب اعتقاد کفار کے
لٹکتے آٹھوین **پرن** نوین **کوشی** جو پہلا آدم کی زوجہ یعنی امان حوا کا بت سمجھتے ہین دسوین **دسانی** نیشر کی
عورت گیارہوین **فرمی** بارہوین **سوبیہ پجو** اور تیرہوین **رشنی** اور سوکوئی کے بڑی بتون کے نام **ماندی**
مریٹ **مزاسنوری** **اندرجی** جو شاید اندریا اندرا ہندو بت ہوگا معہ ہندوستانی لفظ جی کے اونکے
بعضی بتون کا نام **سداشیو** کی طرح ہوتا ہین اور **ترسول** یعنی سہ دندانہ بہی اونکی بعضی بتون کی ہاتہہ مین ہوتا ہی
جو ہندون کی سداشیو کی بتون کی مطابق ہی غرض کہ انکی مذہب اور زبان مین بہت الفاظ سنسکرت کی موجود ہین مگر قیاس نہین کرتا
کہ یہہ قوم کبھی ہندو دہرم ہوئی ہو کیونکہ یہہ لوگ گائی کا گوشت بہت کہاتے ہین اور بڑی بتون پر خون بہاتے ہین خصوص قربان
اور پرستش کے وقت گائی کا خون بت پر ڈالتے ہین یہہ فعل ہندون کے مذہب مین جائز نہین تہا اور بالکل مخالف ہی
لوگ بیان کرتے ہین کہ اونکی پرستش کے وقت آگ کا موجود ہونا لازم ہی اور جب بت کے سامنے قربان کرتے ہین تو آگ کو جلا کر اوسی آگ کے
اوپر بت پرکہا ہین اور گوشت گائی وغیرہ کا اور میدا اور شہد ڈالتے ہین بت کا پوجا کبھی باہر میدان پر ہوتا ہی اور بعضے وقت گھرون مین کیا جاتا
انہیں اور ما ہے لیکن آگ کا موجود ہونا پوجا کے وقت ضرور ہی مگر خاص آگ کی واسطے کچھہ ادب نہین کرتے اور ہمیشہ مثل گبر آتش پرستون کے
آتش احتیاط سی نہین رکہتے اونکا مذہبی پیشوا بطور راہب کے ہوتا ہی اور قربان کے وقت وہ نافسو پڑہتا ہی اور موروثی عہدہ ہی مگر اونکا اختیار کچھہ
بہت نہین رہتا اور سوای نام کے سایر الناس سے کچھہ فضیلت طبعی نہین رکہتا ہی یعنی مچھلی کو خراب سمجھتے ہین مگر اور کسی جانور کا گوشت
ناپاک نہین سمجھتے مگر سگ اور گربہ کو نہین کہاتے باقی ہر جانور کا گوشت کہاتے ہین جو ماس گائی کا گوشت اور خرس یعنی ریچھہ کا لحم بہت
پسند کرتے ہین جانور جب کہانے کے واسطے مارتے ہین تو کوئی رسم ذبح کی نہین ہی صرف اوسکا ہلاک کرنا مطلوب ہی اپنے بتون کو
دوغان یا مگان بمعنی خدا ہی کہتے ہین اور جب بت کے سامنے گائی یا بہینسی کو قربان کرنا چاہتے ہین تو صرف تبر سے

اوسکی گردن الگ کردیتی ہین اگرچہ یہہ قربان اونکی مرضی پر جب چاہین ہوسکتا ہی مگر علاوہ اسکے ایام مقررہ بہی ہین خصوصاً شروع اپریل مین دس روز تک اونکا تیوہار ہوتا ہے اوس تیوہار مین گائی اور ہر قسم کا خانگی جانور بتون کے سامنی قربان کرتے ہین یہہ لوگ مہادیو کا نام جانتی ہین جو ہندوؤن کا مشہور دیوتا ہے اس تیوہار پر آپسمین بڑی ضیافتین کرتی ہین ایک دن کا ذکر لوگ خاکستر ایک دوسری پر پہینکتے ہین جیسا کہ ہندو ہولی پر گلال وغیرہ آپسمین ڈالتے ہین اور ایک تیوہار پر اون کی لڑکے چیل کے چراغ چوب کو آگ لگا کر پہیراتی ہین اور آخر ایک بت کے سامنی لیجا کر پہینک دیتی ہین اور وہان اونکو جلنی دیتی ہین دوسری روز اور یہہ عجیب رسم ہے کہ عورات گانو سے باہر متفرق جنگل وغیرہ مین پوشیدہ ہوتی ہین اور مرد اونکی تلاش کرتے ہین جب دیکہہ لیا تو وہ عورت لکڑی سے اوس مرد کو مارتی ہی مگر جب مرد نے اوسکو پکڑ لیا تو یہہ اوس مرد کے ساتہہ جاتی ہے بعضی کہتی ہین کہ اس رسم مین جس مرد کے ہاتہہ جو عورت آجاوی وہ اوسی کی ہوجاتی ہے +

دستورات

مذہبی طریق اوپر لکہی گئے ہین مگر علاوہ اوسکے دیگر رسمیات عجیب بہی قابل تحریر ہین +

ولادت

جب فرزند پیدا ہوتا ہے تو اوسکو مع والدہ اوسکی ایک مکان مین جو اس کام کے واسطی گانو سے باہر بنا ہی لیجاتی ہین اور وہان چوبیس روز تک رکہتی ہین اس چوبیس روز تک عورت نفاسہ کو ناپاک سمجہتی ہین اور اسی سبب سی اوسکو گانون سی باہر نکالتی ہین جب چوبیس روز گذر گئی تو والدہ اور بچہ کو غسل دیتی ہین اور پہر گاجی باجی ناچنی کی ساتہہ گانون مین واپس لاتی ہین اور جب فرزند کا نام رکہنا چاہتی ہین تو اوس بچہ کو والدہ کی سینہ کی ساتہہ لیجا کر اوسکی آبا و اجداد کی نام چند پشت تک لیتی ہین جس نام پر اوس نے والدہ کا پستان پکڑ کر دودہ پینا شروع کیا وہی اوس کا نام رکہتی ہین اگر فرزند مونث ہو تو اوسکی والدہ اور دادی پردادی کا نام لیتی ہین اونکی عام نام مردان کے یہہ ہین چندلو ڈیمُو ہزار بستی تیموزر میرک بُدیل گرمباش آزر درو ناس پنجولہ لیمزاکِ کوہنلی چودر ڈُبڈبینگ ترنمیو پنگک کمر ژُورنی اُوڈُور عورات کی نام اسطرح کے ہوتی ہین میان کی جونتلی مالی ڈلیری جنوکی شُباہی زُورہی بیاس باگلی پکوکی مالکی اُورازنی ان نامون سی معلوم ہوگا کہ مثل اہل ہند کی انکی محاورات مین علامت تانیث اخیر اسم مونث یائی معروف ساکن ماقبل مکسور ہوتی ہے +

شادی

عموماً بیس برس سے تیئس برس کی عمر تک مرد اور پندرہ سولہ برس کی عمر مین عورت شادی کرتی ہین عروسی شروع ہوتی ہے اس طرح کہ مرد خواستگار اول ایک بز یعنی بکری لیکر اوس گہر جاتا ہے کہ جس سے شادی کرنیکی درخواست ہے جب اوس دختر کے باپ یا دیگر ولی نے وہ بکری لیکر کہانیکے واسطے مار ڈالی اور کہالی تو گویا اوس بکری کے قبول کرنیسے یہہ مفہوم ہوا کہ اوسنے ناطہ اپنی دختر کا اوس شخص کو دینا قبول کیا اور اگر وہ بکری واپس کردی تو اوس سے مراد انکار ہے اور وہ دختر بہی قبل از ازدواج بزرگ کے رضامندی یا نارضامندی ظاہر کرنیکی مختار ہے جب اس عجیب دستور سے قبولیت دینی ناطہ کی ہوگئی تب وہ مرد اپنے گہر مین واپس جاکر چہہ پارچہ جات جو افغانون کے ملک سے آتی ہین اور کچھہ زیور حسب مقدور معہ سامان خوردنی والدین عورت کے گہر بہیجتا ہے اوس سامان سے وہ رات جشن مین گذرتی ہے دوسرے روز مرد یعنی داماد عورت کے گہر مین آتا ہے اور عروس کو وہ پوشاک پہناتی ہین جو اوس مرد نے بہیجی تہی عورت کا باپ ایک ریشمی رومال اور کچھہ زیور دیگر اپنی دختر کو دیتا ہے اور ایک گاو اور بشرط مقدور ہونے کے غلام بہی داماد کو دیتا ہے پہر عروس پا پیادہ اپنے گہر سے باہر نکلتی ہے اور اوسکے پشت پر ایک ٹوکری ہوتی ہے جسمین کچھہ میوے اور چار مغز شہد کے ساتہہ تیار کیا ہوا — اور اگر گہر دولتمند ہے تو ایک چاندی کا پیالہ شراب کے پینے کے واسطے بہی اوسمین رکہتے ہین وہ نازنین عروس ایسی حالت مین خراماں شوہر کے گہر تک جاتی ہے تمام گانو کے لوگ اوسکے ساتہہ گاتے بجاتے ہوے جاتے ہین چند روز بعد اوس عورت کے باپ کو داماد کیطرف سے اپنی دختر کا شیربہا ملتا ہے جسکی تعداد بعضی اوقات مین تیس گاو تک ہوتی ہے سوا اسکے اور کچھہ رسم نکاح یا کاج کی نہین ہے اور راہب یعنی اونکے مذہبی پیشوا بہی اس معاملہ مین کوئی رسم نہین کرتا عورات تمام گہر کا کام کرتی ہین اور زمین کو بہی قلبہ رانی کرنا اونکا ذمہ ہے بلکہ لوگ کہتے ہین کہ ایک بیل کے ساتہہ دوسری عورت قلبہ کشی کا کام بہی دیتی ہے ایک مرد چند عورتین کہہ سکتا ہے پردہ داری کی رسم مطلق نہین ہے گرچہ زنا کے واسطے کچھہ سزا بطور تاوان چند گاو مقرر ہے مگر زنا کو کچھہ سخت جرم نہین سمجھتے شوہردار عورات زنا سے کم پرہیز کرتی ہین الا دوشیزہ عورت اگر اپنے شوہر کے پاس باکرہ نہ پہونچے اور شب زفاف مین شوہر کو علامت بکر کی نہ معلوم ہو تو بڑی بدنامی والدین دختر اور اوس تمام عروس کی ہوتی ہے بلکہ ایسا سنا گیا کہ شوہر اوسکا اوسکو والدین کے گہر واپس پہونچا کر خواہان واپسی اپنے مال کا ہوتا ہے سوائے عورتون کی دولتمند کافر لوگ مونث اور مذکر غلام بہی رکہتے ہین یہہ غلام بہی سب کافر ہین مسلمان غلام اس سبب سے اونمین نہین ہین کہ جو مسلمان لڑائی مین کافرون کے ہاتہہ مین پکڑا جاوے تو اوسکو مار ڈالتے ہین یہہ غلام بعضی اپنی ہمقوم مخالف کی

لڑائی مین پکڑی گئے اور بعض چوری کرکے لاتے ہین مگر اکثر اپنی رعیت کے لوگون سے ہوتے ہین جنکو **بارمی** کہتے ہین لفظ بارہ
جما میشہ ور اور اجلاف قومین اور غلام داخل ہین بزعم اونکے کچھہ عیب اور عجب نہین ہے کہ اختیار اوار آدمی کمینہ ور
لوگ از قسم بارمی کے اولاد خود پکڑ لیوی یا مسلمانون کے ہاتھہ بطور غلام بیچ ڈالین جو غلام اور دیگر بارمی اپنی قوم مین رہتے
ہین اونکا گذارہ اچھی طرح ہوتا ہے مگر وہ بمثل **سیاؤش** یعنی اشراف مساوی کفو والون کے نہین سمجھے جاتے
اور رذیل جانتے ہین +

غمی

کافر لوگون کے کفن و دفن کے دستور مین بہ نسبت اور لوگون کے بہت فرق ہے اور وہ اپنے مردہ کو نہ آگ مین جلاتے
ہین نہ زمین مین دفن کرتے ہین جس وقت آدمی مرجاتا ہے تو اوسکی نعش کو اوسکا سب سے اچھا کپڑا پہنا کر چارپائی
پر لٹاتے ہین اور اوسکے پاس اوسکے ہتھیار رکھہ جاتے ہین اور میت کے خویش اقارب اوسکی چارپائی جسپر نعش ہے اوٹھا کر
پہراتے ہین اور باقی گانون کے لوگ اونکے ساتھہ ناچتے ہین اور غمی کا گانا گاتے ہین سب مرد مسلح ہوکر جنگلی شکل بناتے
ہین اور عورات نوحہ اور گریہ کرتی ہین تھوڑی دیر کے بعد میت والے چارپائی زمین پر رکھہ جاتی ہے اور
مونثات اوس پر روتی ہین آخر ایک چوبی تابوت مین نعش کو بند کرکے اوس تابوت کو کسی پہاڑ کے سر پر زیر سایہ
کسی درخت کے یا کسی اور اچھی جگہ جنگل مین رکھہ دیتے ہین اوسکے بعد ہمیشہ بطور خیرات کہانا دیا جاتا ہے اور ایک دفعہ
سال مین میت کے وارث اوسکی یادداشت کے واسطے دعوت کرتے ہین اور کچھہ کہانا باہر رکھا جاتا ہے واسطے روح مردہ کے اور
اوسکا نام لیکر پکارا جاتا ہے واسطے آنے اور کہانے کے ہمنے اوپر لکھا تہا کہ یہہ لوگ اپنے بزرگون کے نام کے بت بناکر سمجہتے
ہین کہ بعد مرنے کے بعضے دیوتا ہوجاتے ہین ان مین ایک اور سبیل بہی دیوتا بن جانیکی بزعم خود ہے وہ یہہ ہے کہ جو شخص
بعد مرنیکے دیوتا ہونا چاہے وہ اپنی زندگی مین ایک دروازہ رستہ عام کے قریب بنادے یہہ دروازہ سادہ ہوتا ہے اور
اوس پر چار شہتیر اور چند گز چوڑائی ہوتی ہے اور کسی فایدہ عام یا خاص کے کام کا نہین ہے مگر اوسکے بنانیوالے
کا بڑا نام ہوتا ہے اور یہہ عزت اور اعتقاد اوسے حاصل نہین ہوتا جب تک وہ ایک بڑی دعوت گانو والون کو نہ
دیوے اور یہہ ہی سبب ہے کہ اسطرح دیوتا کا اعتقاد بعد مرنے اپنے کے حاصل کرنیکے واسطے کم آدمی جرات کرسکتے ہین
اونکی تعزیت کا ایک اور عجیب بیان سماعت مین آیا ہے وہ یہہ کہ جب کوئی شخص کسی آدمی کے پاس جسکا کوئی خویش مر

مرگیا ماتم پرسی کے واسطے جاتا ہے تو ماتم خانہ مین اہل تعزیت کے پاس جا پہونچکر اپنی ٹوپی سر سے اوتار زمین پر پہینک دیتا ہے اور پہر اپنی پیش قبض نکالکر اور اوس ماتم زدہ شخص کا ہاتہہ پکڑکر اوٹہاتا ہے اور اوس گہر کے گرد مین تہوڑی دیر تک پائی کوبی کرکے چلا جاتا ہے اگر یہہ رسم تعزیت کے صحیح ہے اور سب ماتم پرسی والے اسطرح کرتے ہین تو اوس ماتمدار شخص کو علاوہ غم مرگ خویشاوند اپنی جان کا غم مقدم ہوگا گویا اپنی اقربا کے مرگ سے بیزار ہوتا ہے وای بحال ماتمداران پیر ضعیف البنیہ کہ جنکی کمر پہلے ہی سے ڈہیلی ہے +

حال حکومت

کافرون کی قوم مین کوئی حاکم نہین ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اونمین کوئی عدالتی مثل مجسٹریٹ وغیرہ نہین ہے سب معاملات دولتمند اور معتبر لوگ صلح کی طور پر فیصلہ کرتے ہین جو اونسے نہو سکے وہ فریقین دشمنی اور زور کے مقدور موجب بدلہ لینے سے فیصلہ کرتے ہین اور مثل افغانون کے بدل یعنی معاوضہ لینے کا دستور اونمین ہے اور بدلہ اور انتقام لینے مین سخت ناکدار ہین اپنی قوم کے معتبران اور کلان تران کو بزبان خود سانبوتہاش کہتے ہین مگر اونکا اختیار بہت تہوڑا ہے اور وہ جو جنوبی جزو کے کافر مسلمان ہوگئے ہین اونکی معتبران زمان کا لقب افغانونسے ملا ہے +

پیشہ

کافر لوگ سوای زمینداری جو قلیل ہے اور عورتین کرتی ہین اور گلہ داری اور کوئی پیشہ نہین کرتے اونکا مال اکثر مویشی اور غلام ہین خصوص رمہ بکری بہت رکہتے ہین اور اکثر پہاڑ اونکی بکریون کے رمہ سے پر نظر آتی ہین بعضی دولتمند کافرون کی آٹہہ سو سے زیادہ بکری اور تین سو سے زیادہ گائی ہوتی ہین اونکی مادہ گاو پست قد اور بہت شیردار ہوتی ہے اکثر زرد اور ابلق سرخ و سفید ہوتی ہین افغان اوس قسم کے مادہ گاوان کو اچہی کہتے ہین اور اونکے ملک سے فروخت کے واسطے افغانستان شمالی مین آتی ہین گہوڑا بالکل اونکے ملک مین نہین ملتا اور خچر اور گاومیش بہی نہین ہے +

پوشاک

سیاہ پوش کافرون کی پوشاک بکری کی چار سیاہ چرم سے بنتی ہے دو چرم سے گلوپوش سینہ وار مثل گنگ ببرش کوتاہ آستین طویل تا بزانو بناتے ہین اور اکثر اوسکو مودار طرف اوپر کرکے پہنتے ہین اور اس **گلوپوش** کا نام بزبان خود **گیشاک** لیتے ہین اور باقی دو

چرم سی ناہ بند بشکل کہاگرہ کوتاہ ازار کی جگہ پہرتی ہین اور یہہ سب ایک جمرہ کی ٹپی سے بند کرنے مین سر برہنہ رہتی ہین جب تک ایک مسلمان کو نمارڈالین سر کے بال اکثر کاٹتی ہین سوائی ایک کاکل طویل کے جو سر کی چوٹی مین ہوتی ہے اور بعضی رعنا جوان سوائی کاکل کے کلفین یا گیسوئی بکھتی ہین اور بعضی محاسن نخدان کو چہوڑ کر باقی ریش منڈا لیتی ہین اور امرت کو نہایت سے دو نکال ڈالتی ہین اور محاسن نخدانی اکثر پانچ چہہ انچہ تک لمبی رکھتی ہین دولتمند اور وہ لوگ جو مسلمانون سے قریب رہتی ہین اوس گلیتاک یعنی جرمی تا کو نیچے ایک قمیص کرپاس کا پہنتی ہین اور گرم موسم مین اگر پوشاک کرپاسی میسر ہو تو اوسکو استعمال مین لاتی ہین عورات ہمیشہ طویل قمیص پہنتی ہین اور جب کام یا باہر جنگل مین جاتی ہین تو وہی چرمی لباس پہر لیتی ہین دولتمند لوگ بکری کا چرم پہنتی ہین کپاس اور سیاہ جت اور اون کا بنا ہوا کپڑا کام مین لاتی ہین اور بعضی سفید کمل اوڑہتے مین جو تما شعار مین مستی ہی یہ کمبل کاندہی پر لگا کر کہاگرہ پلٹن کیطرح زانو تک پہونچتی ہی اور پہر پیٹی یا رسن سی باندہ دیتی ہین اور پائجامہ کرپاس کا ہوتا ہی مگر اکثر سیاہ جت اور اون کا کوہستانی لوگون کی طرح بانہ ور پہنتے ہین اور پائچے بہی ہوتی تہے شوقین لوگ جیسا کہ قمیص پر اسیطرح بعضی دیگر پارچہ جات پر بہی سیاہ اور سرخ اون کا کام کرتے ہین اور برف کے وقت **چاموش** نام ایک خاص وضع کی پاپوش ہمطرز مستی کے پاؤن مین رکہتی ہین ورنہ اکثر پا برہنہ رہتی ہین البتہ لڑائی کے وقت لڑنے والے آدمی ایک قسم کے چہوٹی اور چست بوٹ سفید چرم کے پہنتی ہین عورات کی پوشاک مین مردان کی پوشاک سی تہوڑا فرق ہے مونثات سر کے بال گوندہ کر سر کے اوپر باندہ دیتی ہین اور بعضی دونون طرفون کی زلفین کو طرفین مین گوندہ کر اوپر کیطرف لپیٹ دیتی ہین گرچہ برہنہ سر ہی کچہہ عیب نہین سمجہتی مگر گوندہی ہوئی بالون کے اوپر چہوٹی سے ٹوپی پہنتی ہین اور اوس ٹوپی کے گرد چہوٹی دستار بہی بعضی رکہتی ہین ناکتخدا عورتین بطور علامت دوشیزگی ایک سرخ ڈوری سر کے گرد لپیٹتی ہین بعضی چاندی کا اور اکثر پیتل اور قلعی کا زیور پہرتی ہین اور کوڑی اور مہرہ بہت پسند کرتی ہین جس عورت کے باپ نے مسلمان مارا ہوگا وہ دختر اپنی سر مین کوڑی یعنی خرمہرہ وغیرہ سیپ یعنی صدفی کی چیزین آراستہ کرتی ہے اور مسلمان کش کا دختر کے سوا اگر کسی اور کی دختر ایسا کری تو اوسکو منع ہے اور سزا دیجاتی ہے مرد اور عورت دونون کان اور گلو اور ہاتہہ کا زیور رکہتی ہے مگر سوگ یعنی ماتم داری کے وقت اوتار دیتی ہین مرد جس وقت مانع ہوجاتا ہے تو بہت خرچ اور ضیافت سے زیور پہرتا ہی +

خوراک

اس قوم کی خوراک اکثر پنیر اور مکہن اور شیر معہ روٹی اکثر گندم اور جو کی ہے گوشت ہر قسم کا بہت کہاتی ہین مگر نیم پخت صحرائی

جانوران سی گوشت خرس یعنی ریچھ اور ساحلی حیوانات سی گوشت کا وہ بہت پسند کرتی ہین بکری کا گوشت بہت کہایا جاتا ہے بلکہ بچہ ماں پر بہی کہاتی ہین مرغ خانگی یعنی خروس اون کے ملک مین مطلق نہین ہے اونکا میوہ چار مغز انگور سیب بادام اور زرد آلو اور تخمن باغی اور جنگلی بہت ہین عناب بہی ہوتی ہین کہانا کہانے سے پیشتر ہاتہہ دہوتی ہین اور اکثر وقت شروع کرنیسے پہلے شکر کرتے ہین سب مرد اور عورت بہت شراب پیتی ہین بلکہ انگور کی رس شیرخوار طفل کو بہی پلائی جاتی ہے اونکا شراب عموما دو قسم کا ہی سرخ رنگ اور پہیکا رنگ اور یہہ ہر دو قسم بادہ خام انگوری [illegible]ناہی اور بہت سالون تک اچہا رہتا ہے اور تیز ہوتا ہے اور اسکی بنانیکی ترکیب یہہ ہی کہ ایک بہت فراخ مٹی کے برتن مین انگور کو پاون سے ملکر اسکی رس یعنی شیرہ نکالتی ہین اور اوس رس کو خم لمبی گلی مین ڈالکر اور سرپوش کر مضبوط بند کرکے انبار سرگین یا زمین مین کوٹہہ کے اندر ڈالدیتی ہین اکتالیسوین روز وہ قابل نوشیدن ہوجاتی ہے اور بعضی خم سالہا تک رہتی ہین جتنا یہہ شراب کہنہ ہوا اتنا ہی تیز اور سرخ رنگ ہوتا ہے اور اچہا سمجھتے ہین اور بعضی لوگ خام شیرہ انگور سے بطور مربہ و دوشاب کیطرح ایک قسم کا بناتے ہین وہ بہی بہت تیز ہوتا ہے یہہ لوگ شراب چاندی کے پیالہ سے نوش کرتے ہین اور یہہ پیالہ جزو اثاث البیت سی قیمتی سمجھتی ہین جب کہانا کہاتے ہین تو اوس وقت شراب پیتی ہین اور گہرون سے باہر درختون کے نیچے بادہ نوشی مین مشغول ہوتے ہین اور زمستان مین اکثر نوبت بنوبت ایک دوسری کی ضیافت اور جشن اور بزم کرتے ہین اس طرحکی بزم اور ضیافت کو بزبان خود نہینگ کہتی ہین گرچہ اس شراب خوری مین اونکو سرور اور نشہ بہت ہوتا ہے مگر آپسمین تکرار نہین کرتے کہانیکے وقت مذکر اور مونث علیحدہ علیحدہ بیٹہتی ہین شہد اور شراب اور سرکہ بہت پسند کرتے ہین +

مہمانداری

کافر لوگ بہت مہماندار مخلوق ہے جب کوئی مسافر آوے تو بعض ساکنان گانو اوسکو لینے کے واسطے گانون سے باہر آتے ہین اور مہمان کو مع اوسکی اسباب کے ہمراہ لیجاتے ہین جب مہمان گانو مین پہونچے تو اوسکو لازم ہے سب بڑی لوگون کے پاس ملاقات کو جاوے اور ہر گہر مین جہان وہ جاوے اوسکو کہانا اور پلانا چاہتے ہین +

وضع مساکن و طریق نشست و برخاست

اس قوم کے گہر لکڑی سے بنائے جاتے ہین اور اکثر اون گہرون مین تہ خانہ بہی ہوتے ہین جنمین

لوگ پنیر اور روغن زرد اور شراب اور سرکہ رکہتے ہین سوای اصلی دیہات سکونت کے وہ لوگ یا ہندی
بہی پہار ون کے بیچ رکہتے ہین اور ایلاق کی طور پر اکثر وہان جاتے ہین اپنی زبانمین یا ہندی کو اشتال
کہتے ہین جب موسم برف باری قریب آتا ہے تو قشلاق کے طور پر اپنی اصلی دیہات کو واپس آتے ہین
گرچہ اون کے دیہات مین کوئی عام مہمان خانہ نہین ہے اور نہ مسقف حجرے کے طور مکان نشستگاہ
عام ہے الا بلا سقف مجمع و نشستگاہ عام کی جگہ کو جہان بہت سے پتہر بطور مونڈہون کے نصب ہوتے
ہوتے ہین اور چرمی مونڈہی بہی ہوتے ہین اور بزبان خود ایسی جگہ کو دستل یا اساکام
کہتے ہین گرچہ چوکی میز نہین ہے مگر مونڈہے چرمی اور کانیون کے ہر گہر مین ہوتے ہین ایک بڑی
اونچی تپائی آہنی بجای میز کے آگے رکہہ اور اوس پر کہانا چن کر اور سب مونڈہون پر گرد بیٹہ کر
کہانا کہاتے تہے کافر لوگ کچہہ بباعث طرز اپنی پوشاک کے اور کچہہ بلحاظ ہونے دستور کے مثل دیگر ایشیائی
لوگون کے زمین یا فرش پر نہین بیٹہہ سکتے اور اگر زمین پر بیٹہین تو یورپین کی طرح پانو پہیلا دیتے ہین
اونکے پلنگ لکڑی سے بنے ہین اور مونڈہے کانیون سے بنا کر عام چرم بکری کا اوس پر چڑہاتے ہین ۔

لہو و لعب

کافر لوگون کو کام سے بہت فرصت ہے شکار کرتے ہین مگر بہ نسبت افغانون کی بہت تہوڑا سب طرح کہیل
اور لہویات سے ناچنا اور گانا بجانا بہت پسند کرتے ہین ناچ کو اپنی زبانمین ناٹ کہتے ہین اور ناچنی کی
جگہ کو ڈرنگو بولتے ہین جو اکثر تختہ چوبی زمین پر لگا کر ایک مدور جگہ ناچنی کی واسطے بناتے ہین گرچہ بعضی وقت
مرد اور عورت ایک جا اتن یعنی گہومر کی طرح ایک ناچ ناچتے ہین جو بہت جلد حلقہ وار باجا بجانیوالے
کی گرد پہر کر باجہ کی تال پر پانون اور ہاتہہ آگے اکر مارتے ہین ایسے ناچ کے وقت مرد و زن کی دست اندازی
بدعتون کی کچہہ باز خواست نہین ہوتی مگر اکثر مرد اور عورت علحدہ علحدہ ناچتے ہین اور مونث او سکے
ناچ مختلف قسم کے ہین مردون کا ناچ یہہ ہے کہ باجہ والے کے گرد حلقہ باندہ کر کہڑے ہوتے ہین اور ایک پانو
ٹہہا کر تین دفعہ ایک پانو سے کودتے ہین اور جہونجہ یا نال کی جگہ اوٹہایا ہوا پانو زمین پر مارتے ہین اور
عورت ہاتہہ شانون پر رکہہ کر نال کے ساتہہ پانو مارتی ہین اور گرد پہرتی ہین ناچنے کے ساتہہ گاتی بہی

ہین — اونکا باجہہ ایک وضع کا دہل جوکم آواز ہوتا ہے اور دوتارہ بہی ہوتا ہے جو بہت
شوق سے بجاتی ہین اور مرد لوگ ناچنے کے وقت اپنا تبر جنگی ہاتہہ مین لئی ہوئی سر پر پہیرتی ہین +

خانگی عداوت

اِسمین کبہی کبہی دشمنی ہوجاتی ہے خصوص معاوضہ اور انتقام گیری کے سبب سی ایسی دشمنی پشت ہا
پشت رہتی ہے اور ظاہرا اور پوشیدہ جہانتک ہاتہہ پہونچی دشمن کو نقصان پہونچاتی ہین اور دشمن قوم
اور خاندان کی نقصان جان اور مال اور انسان چورالانے سے کچہہ پرہیز اور کوتاہی نہین کرتے لیکن اگر
خاص لڑائی کے وقت ایک دشمن دوسری مخالف کے سینہ پر بائین طرف بوسہ دیوی تو سب کدورت
اور دشمنی رفع ہوجاتی ہے کیونکہ بوسہ دینے سی یہہ مطلب ہی کہ دوست کا دودہ پیا ہے اور دشمنی کو دل سی نکالدیا
اور دوسرا شخص سینہ پر بوسہ دینی والی آدمی کے سر پر بوسہ دیتا ہے اور پہر وہ آپسمین دوست
رہتی ہین مرنے تک اور یہہ آسان طریق صلح کا گرچہ باہم اونکی دوستی پیدا کرنیکے واسطے کافی ذریعہ
ہے الا بسبب غیرت جبلی اس طریق کو سوا ضرورت نہایت اور لاچاری کی مغلوب لوگ کم اختیار کرتی ہین +

باہر کی دشمنی

کافرون کی سخت دشمن مسلمان ہین خصوص اونکی جنوبی حد والے افغان مسلمان اور مشرقی والی کاشغاری
اور کافر بہی مسلمان کشی کی تدابیر مین کوئی امر فروگذاشت نہین کرتے اور مسلمانون کی ساتہہ شدید دشمنی
رکہتی ہین اگر مسلمان کو پکڑلیوین تو زندہ نہین چہوڑتے اپنی سرحدی قومون سی باہر لڑنی کے واسطے نہین جاتے
جب اونکی ملک پر مسلمان لوگ غلام پکڑلانے کے واسطے حملہ کرتے ہین تو وہ بہی مقابلہ اور بدلہ لینی کے واسطے
لڑتے ہین چند دفعہ مسلمانون کی بہت فوج نے جمع ہوکر اونکی ملک پر حملہ کیا تخمیناً اسّی برس گذری
ہین کہ مسلمانون نے بڑی تیاری سے کافرستان پر جہاد کا ارادہ کیا بدخشان کا خان اور کاشقار
کا بادشاہ اور کونڑ کا رئیس اور باجوڑ کا باز اور چند خان یوسفزئیون نے صلاح کرکے بمعہ اپنی اپنی
جمعیت کے کافرون کے ملک پر یکجا ہوکر حملہ آور ہوئی اگرچہ وہان تک انتظام اچہا رہا مگر کافرون کی ہجوم سے
وہان نہ ٹہر سکے اور بہت نقصان اوٹہا کر ہٹائے گئے گرچہ بعد اوسکے اس قدر کثیر لشکر مسلمانون کا نہ جمع

ہو کر اونکی ملک مین نہین گیا مگر اکثر اطراف سی مسلمان جہاد اور غلام پکڑلانی کی نیت سے جمع ہو کر اونکی ملک مین جاتے ہین
اسطرح کی یورش اگر ناگہان اور بی خبر کیجاوی تو فایدہ ہی ورنہ اگر اون کو پہلے سی خبردار اور مستعد ہوی
سی مسلمانون کو اون کے پہاڑون مین شکست ہو جاوی تو کچھ ٹھکانا نہین لگتا کیونکہ راستے درآمد برآمد
کے نہایت تنگ اور دشوار گذار ہین خطرہ کے وقت کافر لوگ کسی اونچی کوٹہ پر دیدہ بان بطور قراول
مقرر رکہتی ہین جب دور سی وہ دشمن کا لشکر آتا دیکہتا ہی تو واسطے اطلاع اور تیاری اپنی قوم کے وہ قراول اوس اونچی جگہ پر ایک
بلند ہوا مین دہوان کرتا ہی جس سی کافر لوگ غنیم کے آنی سی خبردار ہو کر لڑائی کے واسطے موقع مناسب پر جمع ہو کر حملہ روکتی ہین جو
کہ افغانون زخمی [illegible] بہت سی کافر کہتا اور کئی نیزہ وغیرہ کی مسلمان کو دیتی ہین اور فی الحال غزن خان یوسف
زئی [illegible] بہی اون کے [illegible] ہین اور [illegible] تیر کی طرف سی بہی متواتر اون پر حملہ ہوتی ہین مگر مغلوب عام نہین ہوی اسقدر کہ مرد
بڑی ہوشیار چالاک مستعد سپاہی ہوتی ہین اونکا اسلحہ ایک کمان ساڑہی چار فٹ لمبی اور اوسکی زہ چرمی ہوتی ہے اور سبک
چوب خدنگ اور نکا [illegible] کا جسپر لوہی کا سومبہ ہوتا ہی اور اس آہنی سومبہ پیکان کو بعضی وقت زہر کی پان دیتی ہین اپنی زبان مین
تیر کمان کو شانٹ [illegible] کہتی ہین ہمیشہ ترکش [illegible] رکہتے ہین اور تیر چلانی مین ایسی مہارت ہوتی ہی کہ ایک [illegible]
تین چار تیر خالی ہاتھ انگلیون مین پکڑ کر چہوڑتی ہین اور اونکا ہر ایک تیر نشانہ پر [illegible] کام کرتی ہین اکثر [illegible] ہوتا ہے
اور ایک کٹار بہی ہوتی ہے اور ایک طرح کا چہورا دوسری طرف کمر کی باندہتی ہین اکثر اوقات پتھری آگ نکالنی کی معہ ایک پلیتہ
جو کسی درخت کے پوست سی بناتی ہین پاس ہوتا ہی بندوق کا کام بہی اب افغانون سی سیکھ لیا ہے ورنہ اسلحہ آتش بار اس
قوم مین مثل پرانی وقت کی قومون کے نہین ہے بعضی وقت اپنی مخالفون پر حملہ کرنیکی واسطے دور تک جاتی ہین اور اس کام کے وہ
لائق ہین کیونکہ چالاک و سبک ہوتی ہین جب بہاگتی ہین تو کمان کی زہ ڈہیلی کر کے کمان سی کودنی کی مدد لیتی ہین اور اسکی
ذریعہ سی دور تک کود جاتی ہین دولتمند لوگ لڑائی کے وقت اپنا سب سی اچھا کپڑا پہنتی ہین اور بعضی سیاہ ڈوری جسمین
خرمہرہ منسلک ہوتی ہین سر پر باندہتی ہین اور ہر ایک خرمہرہ جو اوس ڈوری مین ہو وہی ایک مسلمان
کشی کی علامت ہے یعنی جتنی خرمہرہ ہونگے اتنی مسلمان اوس کافر نے مارے ہونگے وہ خرمہرہ فی مسلمان مارنیکی
علامت ہی اور اسیطرح ایک پیٹی بطور کمربند کے باندہی جاتی ہے اور اوس مین ٹلی یا گھنگرو لگاتی ہین اور وہ بہی علامت
ہے فی ٹلی ایک مسلمان مارنیکی لڑائی پر جاتی ہوئے گاتی ہین اور اس جنگی گیت مین چہرنی ہی چہرنی ہی

مہارنج کے لفظ بہت آتے ہین اور جب دشمن سامنے ہوا تو سب **اشپاکٹ** یعنی سیٹی مارتے ہین اور ایک گانا گاتے
ہین جسمین یہہ کلمہ بہت آتے ہین **اوشروا اوشروا** اسی وقت مین سب مخالفون کو قتل کرتے ہین الا کوئی
مسلمان بہی بچ کر کسی کافر کے سینہ پر بوسہ دینے کی موقع تک پہونچ جاوے تو محفوظ رہسکتا ہے الا اگر کوئی کافر
حسب رسم ملک خود لڑائی مین مغلوب ہوکر مسلمان کے سینہ پر بوسہ دے تو بہی قتل سے نہین بچتا انکی لڑائی لاورنہ
ہے مگر استقلال کامل نہین رکہتے مسلمان کشی کی ترغیب کے واسطے بہت کچہہ رسمیات مقرر کیجاتی ہین جبتک مسلمان کو
کوئی جوان کافر نہ مار لیوے تو وہ کبہی باتین نہین کرسکتا سرسے برہنہ رہتا ہے اور تیوہار اور شادی اور ضیافت مین اوسکو
پشت پیچہے ہاتہہ کرکے کہانا دیتے ہین اور اپنا تبر زین ناچ کے وقت سر پر نہین پہیر سکتا جن کافرون نے مسلمانون کو قتل کیا ہے اپنی
دوست اونکو اس فخر کے حصول کی مبارکباد دیتے ہین اور اوس وقت سے بعد اونکا حق ہے کہ ایک چہوٹی ٹوپی سرخ اونکے سر پر
رکہین اور نومی ناتہہ کے ناچ پر ہر ایک مسلمان کش کافر ایک پگڑی باندہتا ہے جسکے بیچ ایک خوش شکل طایر کے پر رکہتے ہین اور
جتنی مسلمان جسنے مارے ہون اتنے پر رکہتا ہے اور اپنی کمربند مین اتنی ہی ٹلی لگاتا ہے اور اوسکی خنجر اپنی سپر مین خرمہرہ وغیرہ گوندہائی ہے
وجنہون نے بہت مسلمان مارے ہون اونکی دروازے کے سامنے ایک بڑی بانس چوبی نصب کرتے ہین اور اوسمین چہید کرکے جتنے اوسنے مسلمان
شہید کئے ہون اوتنی میخ اوسمین لگاتے ہین اور اگر مسلمان کو زخمی کیا ہو تو ایک حلقہ بطور انگوٹہی اوسمین کرتے ہین جب لڑائی مین
اسیطرح کوئی مسلمان پکڑا جاوے تو اول اوسکو قید رکہتے ہین اور پہر ایک بڑی ضیافت کی تیاری کرکے اوس مسلمان قیدی کو
انتظام اور شادیانہ کے ساتہہ قتل کرتے ہین یا اپنی بڑی بت کے پاس لیجا کر بطور قربان شہید کردیتے ہین بعضی وقت مسلمانون سے صلح کرتے
ہین جتنا عجیب دستور اون کی لڑائی کا ہے ویسا ہی عجب دستور اونکی صلح کا ہے ایک بکری کو مار کر اوس کا دل
نکالتے ہین اور اوسکو آدہا خود دانت سے کاٹتے ہین اور دوسرا نصف مسلمان کو دیتے ہین اور دونو فریق پہر
دل کی جگہ کو دانت لگاتے ہین اور بعد اس رسم کے پہر صلح پختہ ہوجاتی ہے اگرچہ بباعث ہمیشہ لڑائی کے مسلمانون
کے ساتہہ اونکی سخت دشمنی ہے اور کافر لوگ سنگدل قوم ہے مگر اکثر اوقات مہربان اور بلا نقصان ہین اور خوش
مزاج آزاد مخلوق ہے مسلمانون پر بہی مہربانی کرتے ہین جب مہمانون کی طور پر رکہین +

تجارت

کافر لوگ سوداگری کی شوق نہین رکہتے بلکہ ایسی مخلوق ہے کہ باہر کے ملکون سے اونکو کچہہ واقفیت نہین ہے اپنی ہمسایہ

ممالک سے باجوڑ اور کونڑ اور کاشغار اور بدخشان کا نام جانتے ہین مگر اونکی ماہیت سے واقف نہین اونکی ملک سے روغن زرد وغیرہ مادہ گاو اچھی بکری بربری اور کرک یعنی پشمک بر جنس سے کابل مین عمدہ ہوتی ہین اپنی ملحقہ علاقہ جات افغانستان مین بھیجتے ہین اور غلام اور کنیز کافری بھی فروخت کے واسطے آتے ہین اور افغانستان شمالی مین کافرون کے ملک کا تحفہ بھی ہے گرچہ اپنی اولاد کو کافر مسلمانون کے ہاتھ نہین فروخت کرتے مگر احتیاج کے حالت مین ہاری یعنی ادنی فرقہ سے آدمی بطور غلام بھیجتے ہین دوسری جگہ کافرستان سے چوری کرکے یا اپنی مخالف کے قوم سے زوری پکڑ کر بھی بھیجے جاتے ہین کافری کنیز کا قدر بسبب حسن خداداد کے بہت ہے اور اسکی قیمت کا حصر حسن اور جوانی پر ہے اس لحاظ کو خیال مین رکھکر ایک سو سے دو سو روپیہ تک فروخت ہوتی ہین مذکر غلام اس سے بہت ارزان ہین مادہ طبعی انکا تربیت پذیر ہوتا ہے گرچہ اپنے ملک سے وحوش کی طرح آتے ہین مگر نوخیز آدمی تربیت کے زور سے جلد عقلمند اور خوش اخلاق سلیقہ دار ہو جاتے ہین خصوص نوخیز کافری عورتین افغانستان مین جسکے ہاتھہ بطور غلام آتی ہین اپنی کدبانو سے زیادہ جوہر دکھاتی ہین باہر کے ملک سے کرباس جاوے تو کافرستان مین زیادہ فایدہ ہے خصوص سرخ رنگ کا کرباس گویا اونکے آگے کمخواب ہے اور نمک کے خرید مین دوچند روغن زرد دیتے ہین اور خرمہرہ وغیرہ اشیا بنجارہ کی وہان بہت خواہش ہے مگر باہر کا تجار بدون ذمہ داری کسی کافر معتبر کے بیخطر اونکی ملک مین نہین جاسکتا ۔

فہرست بعض الفاظ زبان کافری مع ترجمہ اردو

لفظ کافری	ترجمہ اردو	لفظ کافری	ترجمہ اردو	لفظ کافری	ترجمہ اردو
ایمرٔ	خدا	دا	پہاڑ کوہ	گاؔ	بیل نرگاو
آؤ	پانی آب	ڈرنگو	جائی تھن لیبو ڈھرب	گدّا	گدہا خر
آسے	آگ آتش	ڈلو	آسمان	گل ملہ	دریا
اچیمہ	یخ	دنیا	دنیا	گلولہ	میدان دشت
اڑہ	تالاب حوض	ڈوگم	اللہ خدا	گوڑا	گھوڑا اسپ
استری گا	مادہ گاو	ڈیرانڑ	میوہ	ماسں	چاند ماہ
اشٹن	درخت	ڈامو	ہوا باد	مہنیاز	بادل ابر
اشتنے	تر	ڈپلا	پسر بیٹا	ناٹ	ناچ رقص
بورہ	بھائی برادر	ڈپلی	دختر بیٹی	واشں	برسنا بارش
پتال	زمین	زم	برف	والی	گوسفند
تیشکا	چوپان	زوان	زمستان	وستمک	بہار بہج
پولک	بجلی برق	سنوہی	بہن خواہر	وسترو	بکری بز
تارہ	ستارہ	سوہی	سورج آفتاب	وشوتٹ	تابستان
تیپے	گرم	ہیہی	شیر	نیزہ	سبز
ترکیاس	گرجنا رعد	شانٹ منہنگر	تیرو کمان	یوز	سردی
ترن	کاٹ	ستشنوکی	خزان تیرماہ		
چپٹ ا	صحرا	اشون آ	نہر		

تیسرا حصہ

تاریخ و حالات خاص ضلع بنون کی بیان مین

تمہید

واضح ہو کہ بنون شروع عملداری سرکاری ایک تحصیل متعلق ضلع ڈیرہ اسمعیلخان کی چلا آتا تہا ماہ جنوری ۱۸۶۱ء کو ضلع لیہ ٹوٹا بجائی اوسکی بنون علیحدہ ضلع مقرر ہوا اور چار تحصیل اس ضلع کی متعلق کی گئین اول تحصیل بنون دوسری لکی مروت تیسری عیسی خیل چوتہی میانوالی اور چونکہ زمانہ ماضیہ مین بعہد عملداری افغانی و سکہان یہہ ہر چہار پرگنہ بجائی خود علیحدہ علیحدہ ضلع سمجہے جاتے تہے اور انکا آپس مین قبل از سلطنت انگریزی کچہہ اشتمال یا تعلق نہین رہا بلکہ ہر پرگنہ مین جدا جدا قوم بہ اوقات مختلف اکثر نا بقضہ مالکیت ہوئی اور راہ رسم و رواج سکنہ کی ہر ایک پرگنہ مغایرت تام رکہتا ہے اسواسطی تاریخ خاص ان ضلع کی ایک سلسلہ مین لکہنی سے مطلب فوت ہوتا تہا بدین نظر اس حصہ کے پانچ باب پر تکمیل کی گئی پہلے چار باب مین ہر چہار پرگنہ کی تاریخ خاص اور پرگنہ وار اقوام سکنہ کا شجرہ نسب و تاریخ اور کیفیت پرگنہ درج ہوئی پانچوین باب مین تاریخ عام اور اذکار جو بطور کلیات کل ضلع کے متعلق تہی لکہی گئی الا

جغرافیہ

یعنی سطح زمین کا بیان اس موقع پر ابتداء مین کیا جاتا ہے - اس ضلع کے مغرب مین کوہ وزیری جو حدود سلطنت سی باہر ہے مشرق مین سرحد ضلع شاہ پور علاقہ تہہ ٹوانہ اور کچہہ ضلع جہلم تحصیل تلہ گنگ شمال مین مغربی حد سے لیکر کنارہ راست دریای سندھ تک علاقہ کوہ خٹکان متعلق ضلع کوہاٹ اور کنارہ چپ دریای مذکور سی کچہہ حد علاقہ مکہڈ ضلع راولپنڈی سے ملتی ہے جنوب مین ضلع ڈیرہ اسمعیلخان کے حدود واقع ہین طول مین مغرب اوس موقع سی لیکر جہان رود کرم پہاڑ سی میدان پر نکلتا ہے مشرق مین حد ضلع شاہ پور تک ۹۰ میل اور اوسط عرض شمالاً و جنوباً کچہہ اوپر ۴۰ میل کل سطح اسکی تین ہزار چہ سو گیارہ میل مربع ہی بموجب انسان شماری ۱۸۶۸ء کل دو لاکہ چہتیس ہزار دو سو اٹہاون آدمی بستی ہین جنکی حساب سی فی میل ۶۵ آدمی کی آبادی پڑتی ہی اس ضلع کا بڑا حصہ جسمین تین پرگنہ بنون خاص لکی مروت عیسی خیل واقع ہین دریای سندھ سی مغرب کو پہاڑون سی گہرا ہوا ہی بخصوص درہ تنگ تک جو عیسی خیل اور

لکھی مروت کی حد پر رود کُرم شاخ عام سے کہ نزدیک ہی اوس کے سلسلہ کوہ خٹکان و کوہ شیخ بدین کی ملحق ہوتا ہی بنون اور مروت کا پرگنہ پہاڑون کے حلقہ مین بطور دون کی نیچی جگہ سی مدور میدان معلوم ہوتا ہی دوسرا چھوٹا حصہ دریای سند سی جانب مشرق واقع ہی قبل از ماہ جنوری ۱۹۰۱ء متعلق ضلع لیہ تھا جب وہ ضلع شکست ہوا تو تحصیل میانوالی شامل ضلع بنون کی گئی اس پرگنہ کے حصہ جنوب مشرق مین تھل اور شمال مین سلسلہ کوہ سکیسر ی اور تر ناہموار زمین مغرب مین دریای سند ہی گرچہ بنون کی ضلع کا بڑا حصہ پہاڑون سے روکا ہوا ہی مگر کل آبادی اور مزروعہ رقبہ اوسکا سوای علاقہ بھنگی خیلان میدان پر واقع ہی سب سے اول قسم کی زرعی اراضی پرگنہ بنون مین ہے جسمین سیرابی رود کرم کے سبب سی اعلی قسم کے پیداوار حاصل ہو سکتی ہی لکھی مروت کی شرقی اور جنوبی حصہ مین اور بنون کی پرگنہ مین تھل وزیران اور احمد زئی کی ریگستانی زمین ناہموار ہی جسمین زراعت گندم و نخود اول قسم کے افراط سی پیدا ہوتی ہی اس ریگ کی تاثیر بموسم گرما تابش آفتاب مین گرم اور شب کو ہوا خنک ایسی سردی چلتی ہے جو سخت زمین والونکو کم نصیب ہو گی پرگنہ عیسی خیل دریای سند کے کنارہ راست پر واقع ہی شرق مین دریای مذکور مغرب و شمال مین سلسلہ کوہ خٹکان و کوہ میدان جنوب مین علاقہ بنیالہ ضلع ڈیرہ اسمعیلخان شکل اس پرگنہ کی بسبب کم عریض اور زیادہ طویل اور خم دار ہونیکے جنوباً شمالاً طول مین بطور کمان کے معلوم ہوتی ہے اوس کمان کی گوشہ شمالی سے ساتھ کالاباغ کی اوتر کو علاقہ بھنگی خیلان ترکش کے بطور خالی تو لٹکایا گیا ہے زمین قابل زراعت اس ضلع کی سوای تھل پرگنہ بنون و مروت اور تھل علاقہ میانوالی جو بدون بارش کے ہمیشہ زراعت نہین دیتی قریب کل کی آباد ہے ◆

صدر مقام

اس ضلع کا گوشہ مغربی مین کوہستان وزیری غیر حد سی بفاصلہ پانچ میل واقع ہی اور بسبب سرحد غیر ملحق ہونیکے بنظر انتظام ملک داری کی یہ موقع صدر کے لئے بہت اچھا ہی رود کُرم چھاونی سی تھوڑی فاصلہ پر شمال مین بہتا ہے اور نالہ کچکوٹ بطرف مغرب تخمیناً ایک میل جنوب رو جاری ہی صدر بنون سی تخمیناً ۱۲ میل کے فاصلہ پر حد سلطنت سی باہر جانب جنوب مغرب کو جھکتا ہوا پوست جانی خیل سے اوپر کوہ گبتر سمندر سی ۶۲۳۷۵ فٹ اونچا پہاڑ جسپر بموسم زمستان کچھ برف بھی پڑتی ہی دکھلای دیتا ہے گبتر بزبان پشتو قبر کو کہتی ہین اس کا نام گبتر اسواسطی ہی کہ بصورت قبر ماہی پشت ہو کر بیچ سی اونچا اور مشرقی مایل جنوب و مغربی و شمالی جانب سی بطور سلامی قبر کے نیچا ہوتا گیا ہی اس پہاڑ کی حصہ شرقی پر قوم ہنی

اور غربی پرت پہاڑی خیل مسعود وزیری قابض ہین بنون کی شمال مائل مشرق کوہ کافر کوٹ سطح سمندر سے ۲۲۰۰ فٹ اونچا دور سے بصورت قلعہ دکھلائی دیتا ہے

آب و ہوا

صدر مقام ضلع کی قابل تعریف نہین ہے بسبب نشیب اور تینون جانب بطور حلقہ پہاڑ کے روک ہونیسے ہوا کی آمد خاطر خواہ نہین ہے ہر ایک باوجود سرسبز و سایہ دار علاقہ ہونیکی قلت ہوا کی باعث سے گرمی شدت سے پڑتی ہے یہانتک کہ مقیاس الموسم یعنی تھرمامیٹر مین بارہ قریب ۱۰۰ درجہ کے پہونچ جاتا ہے مگر صبح و شام کی ہواخوری بباعث سرسبز اور شاداب علاقہ کے سببسے فرحت افزا ہے خصوصاً موسم بہار مین سبز کشتون کا سہ طرف مینا کاری باغ نظر آتا ہے زمستان مین سردی گرمی تابستان سے بھی سبقت لیجاتی ہے پانی کورم کا زمستان مین صاف اور برسات کے موسم مین اکثر سیلابون کے آنیسے میلا رہتا ہے تاثیر اس پانی کی ہاضمہ کی مخالف بتلاتے ہین اور جو ویالون کی سختی کہ تھونسے ہو کر شہر کو آتا ہے اسکی ناقصی مین تو شک نہین ہے اس پانی کی تاثیر سے آدمی اس علاقہ کے اکثر زرد رنگ اور کم خون معلوم ہوتے ہین موسم تمنہ خیل سے نیچے جا کر بسبب آجانے نالہ نمکین موسوم کاشو اس کورم کا پانی ایسا خراب اور شور ہو گیا ہے کہ استعمال اسکا مضر انسان ہے رود توچی کا پانی جسکو علاقہ مروت مین رود گمیلہ کہتے ہین واسطے تنومندی و صحت انسان بہت مفید ہے اوس نالہ کے پانی پینے والے سرخ رنگ مضبوط قوی ہیکل ہوتے ہین اس ضلع کے حد جنوبی مین صدر مقام سے ۴۵ میل گوشہ جنوب و مشرق کو کوہ شیخ بدین خواہ غونڈ جو سطح سمندر سے ۴۰۱۴ فٹ اونچا ہے بموسم گرما انگریزون کے ملجا ہوتی ہے یہہ پہاڑ ضلع ڈیرہ اسمعیلخان اور بنون کی وسط مین درہ پنیالہ سے مشرق واقع ہے گرچہ بسبب قلت پانی اور کمی درختان نہایت درون خشک ہے مگر بباعث اونچا ہونیکے سرد رہتا ہے اور اکثر ہوا جنوبی سمت ورشور کی چلتی ہے کہ اوسکی ناگوار شدت سے اونچی جگہ ہواخوری کی برداشت طبیعت نہین کر سکتی مگر تاہم گرمی کی سختی سے محفوظ رہنے کے واسطے اکثر صاحبان انگریز خصوصاً مقیم والی ہر سہ اضلاع قسمت ڈیرہ جات سے درمیان ماہ جون سے ماہ ستمبر تک جمع رہتی ہین سوا اسکے باقی پہاڑ متعلقہ ضلع ہذا بے رونق اور گرم ہین مگر ملحق الحدود اس ضلع کے کوہ خٹکان کی وہ شاخ جو پرگنہ عیسیٰ خیل سے مغرب کو واقع ہے اوسکی سر پر میدان نام جگہ سمندر سے ۴۳۵۶ فٹ بلند خوش ہوا اور صحت افزا ہے اور نیز پرگنہ میانوالی سے بگوشہ مشرق و شمال کوہ سکیسر ایک عمدہ اونچا پہاڑ ۱۴۴ قطعہ اس لائق ہے کہ وہان کچھہ آبادی کیجاوے +

معدنیات مین سے

بمقام کالاباغ کان نمک لاہوری دریای سندھ کے بازو پر بہت دارد پہاڑ مین اس قدر ہے جسکی منڈی فروخت بمقام ماڑی کنارہ چپ پانی سندھ

پیدا ہوتی اور بہت افراط سے نمک حاصل ہوتا ہی کالا باغ کے متصل ایک سیاہ رنگ کی مٹی سے پھٹکری بنتی ہے اور تحصیل عیسیٰ خیل علاقہ میں شورہ بھی ہوتا ہی کالا باغ سے جانب جنوب و مغرب سلسلہ کوہ کے اندر کان کوئلہ چند جگہ ملی ہی جو اگن بوٹ اور ریلوی کی کارآمد چیز ہے علاوہ انکی تاہنوز کسی مفید عام چیز کی معدن نہیں معلوم ہوئی مگر کوئلہ معدن بھی کم ہین +

ندی اور نالہ

اس ضلع کی حصہ شرقی مین مابین حد تحصیل میانوالی و عیسیٰ خیل کے دریای سندیا اباسین شمال سے جنوب کو بہتا ہی اس دریا کا منبع ملک تبت [illegible] کی کوہستان ہین اور یہہ ہی دریا ہندوستان اور افغانستان کی حد فاصل ہی جب اس ضلع کی حد شمالی علاقہ کوہستان [illegible] قصبہ کالا باغ کی [illegible] جنوب کو [illegible] میل [illegible] تو [illegible] میدان [illegible] کالا باغ [illegible] [illegible] عیسیٰ خیل [illegible] قصبہ میانوالی جو شرقی ساحل پر ہی بفاصلہ ۱۲ میل [illegible] بوقت طغیانی [illegible] ہو کر [illegible] موسم گرما پانی دریا کا [illegible] اور اس فراخی مین یہہ دریا چند نالہ ہو کر بہتا ہے [illegible] کسی طرح ہوتی ہی [illegible] کی بطور جزیرہ خورد کی قطعات زمین مزروعہ و غیر مزروعہ اکثر واقع ہین موسم طغیانی دریا کی بعد جگہ سے وکسی [illegible] معلوم ہوتی ہے یہہ منفرق نالی قصبہ عیسیٰ خیل سے ۲ میل نیچے جا کر بسبب مغربی جانب بہاڑ [illegible] ہمراہ [illegible] جانی مین [illegible] کرتے [illegible] اور طغیانی کے وقت اکثر اراضیات میل ڈال جانے سے فایدہ اور بعضی [illegible] نقصان پہونچاتا ہی +

رود کورم

ایک پہاری نالہ کوہ سفید کی جنوبی [illegible] نزدیک [illegible] اور مقام پیوار کے متصل [illegible] خوری کی سکونت علاقہ کورم کو [illegible] وجہ تسمیہ یہہ ہی نالہ [illegible] سیراب کرکے علاقہ بنگش اور [illegible] درویش خیل کی پہاڑی [illegible] جنوب مایل [illegible] بہتا ہوا علاقہ بنوں [illegible] مغربی سرحد [illegible] سیدھا مشرق ذرہ مایل جنوب جاری ہی اور اکثر پرگنہ بنوں اور جزو علاقہ مروت و عیسیٰ خیل کو سیراب کرتا ہوا دریای سندھ مین قصبہ عیسیٰ خیل سی بفاصلہ ۵ میل کو جنوب مشرق جنوب جا کر داخل ہوتا ہی یہہ نالا اس ضلع خصوصاً پرگنہ بنون کی زرخیزی کیواسطی نہایت اکسیر کہتا ہی [illegible] کورم مین اندر کوہ مقام زرنوص کے نزدیک ایک دوسرا نالہ موسوم کیتی شامل ہو کر پانی کو افزود کرتا ہے اس نالہ کا منبع کوہ جدران مین واقع ہے جہان اسکو شمل لکھتے ہین اور ملک خوست سے ہو کر آتا ہے +

دوسرا توچی

نالہ توچی جو کوہ خروٹی علاقہ وزیرستان اور کوہ بہ مل سے نکلکر نواح مرغہ اور علاقہ ڈور سے اگر ملک بنون کی مغربی سرحد
سے بجانب مشرق درہ پہاڑ موسومہ تنگہ توچی سے باہر نکلکر داخل حدود پرگنہ ضلع بنون ہوتا ہے اس نالہ سے صرف پتہ مارکولی و ... اور
قوم کتاخیل وزیر ان کی اراضیات سیراب ہوتی ہیں اور بند ہاتمل سے زمین لنڈیڈاک کو بھی پانی لگتا ہے اوس سے نیچے سیراب
زمین کے کام نہیں آتا مگر علاقہ مروت میں جہاں نالہ کا نام گمیلہ مشہور ہے مخلوق کو نہر میں اکثر مستعمل ہے اور قصبہ لکی مروت
سے ڈیڑھ میل مشرق بر رود کورم سے شامل ہو جاتا ہے سوائی انکے اگرچہ علاقہ مروت کے مغربی حصہ میں کس تنگہ اور علاقہ
بنون میں مابین رود کورم و توچی کس باران جو کوہ شیر آتلہ سے آتا ہے و دیگر چند خشک کس واقع ہیں مگر بسبب نہ
پہونچانے فائدہ سیرابی اونکا ذکر لاحاصل ہے ۔

○

باب اول

حال قوم بنوچی و پرگنہ بنون

ذکر اسمیت و ولدیت شیتاک و جا سکونت اولین

جد اعلی قوم بنوچی کا مسمی **شاہ فرید** معروف شیتک بیٹا **ککلی** پوتا **کرران** کا ہی ذکر با صلیت و قومیت کرران کا اس کتاب کی دوسری حصہ کے چوتھی باب مین کیا گیا ہی وطن اصلی اس قوم کا کوہ شوال شاخ کوہ سلیمان ہی جہان اب بہی ککلی میلہ ایک موقع کا نام مشہور ہی اوس جاء ککلی کے گہر تیسری زوجہ سے یہ شخص پیدا ہوا والدہ اسکی بوقت تولد مرگئی باپ نے نام اوس کا شاہ فرید رکہا چہوٹی عمر مین بسبب ناموافقت شیر دیگر عورات بہت بیمار ہوا تب اوسکو بفہمائش حکما شیر خر پلایا گیا جس سبب سے شیر تک کے نام پر معروف ہو کر کثرت استعمال و اختصار زبان پشتو شیتک مشہور ہی بعد سن بلوغ شیتک پہلی زوجہ سے جسکا نام مسمات بانو بہان کے دو مین دو فرزند مسمیان کیوی و سورانی پیدا ہوئی جنکی نسل کو بسبب اسیہ والدہ مجمعا بانوزی اور عوام اپشتون بنوچی کہتی ہین جو بسبب اختلاف زبان ہندی بنوچی مشہور ہین

وجہ تسمیہ بنون

غالبا اس ملک کا باسم بنون وہی عورت ہی اور اوسکی اولاد معروف بنونزی کی آباد ہونیسے اس علاقہ نے بلفظ بنون تسمیہ پایا کیونکہ قبل از آبادی قوم بنونزی یہہ ملک نامزد بہ بنون نہین تہا یا جب یہہ قوم اس ملک مین آئی تو اس علاقہ کو ڈہنڈ بمعنی نشیب بولتی تہی گو بعض سن رسیدہ آدمیونکی یہہ روایت ہی کہ کسی ہندو راجہ مسمی ستہ رام قبل از ظہور اسلام سکنہ ملک ہذا کی دختر مسماۃ بانو جسکو باپ نے مسمی ہتہنی نام اپنی نامی پہلوان کے ساتہہ بیاہ دیا اور اوس عورت نے اس حقارت کے سبب سے بددعا کی جسکی پذیرائی سے بظہور قہر الہی بارش سنگ ژالہ یہہ ملک اور اوسکی سکنا تباہ ہوگئی اوس واردات کے سبب سے اوس راجہ کی دختر کے نام سے یہہ ملک نامزد بہ بنون ہوا الا چند دلایل سے آخر الذکر روایت ضعیف معلوم ہوتی ہی شیتک مذکور کی دو منکوحہ اور بہی تہین جنمین سے ایک کے شکم مسمی دور پیدا ہوا جسکی نسل کا ذکر دوسری حصہ کی چہلم باب مین کیا گیا او تیسری زوجہ سے مسمیان جیلم و ہویدہ ہوئی جنکی اولاد بہت کم ہی +

مختصر حال قابضان سابق

واضح ہو کہ زمانہ ماضیہ کی حکایتیں ملوث اہل ہنود اور گریک یعنی یونانیون کے صداقت کہنڈرات کہنہ و سکہ مروجہ اوس وقت سے
جو نئی اضلاع کہنڈرات دہلی مین بخوبی اوترتی ہین ذ بچشم خود چند جگہہ پرانی کہنڈرات جنمین سے جنھون کی بنیاد بطور قلعہ اور حویلی
اور شہر و دیہات کی طرح معلوم ہوتی ہے دیکھی ہین خصوصاً ایک پورا زعمارت کہ نشان تودہ خاک موسوم اکرا متصل موضع
گگی بہر ہے کیا ہوا [illegible] طرف [illegible] عمارات شہر کی علامت دیکھی جاتی ہین موجود ہین اور اس اکرا سے جو سکہ جات کہنہ
نکلا ہی اوس سے سلطنت اہل کرباب و حکومت ہنود جنکا مضروبہ وہ سکہ ہین ثابت ہی ایسی ہی تو ثابت ہے کہ تا سلطنت سبکتگین
و شروع عملداری سلطان محمود غزنوی تک اس علاقہ مین ایک قوم موسوم بدہنی جنکا عقیدہ مذہبی مثل
ہنود تہا آباد تہی اور چونکہ سلطان محمود کا بوقت حملہ جات ہند بعضی دفعہ اس راستہ گذر ہوتا تہا بسبب مخالفت مذہب اوس قوم
اور [illegible] جنکی دار الریاست شہر سترام موسوم حال اکرا تہا لڑائی کرکے غالب آیا چنانچہ اکرا کے پاس قبر شہیدان
اسلامیہ موجود ہین جنکی نسبت لوگ بیان کرتے ہین کہ وہ اس لڑائی مین کام آئی تہی سلطان محمود کی متعصب سپاہ نے اوس قوم پر
زیادہ تباہیان کرین کہ جو تباہی سے قلیل بچی وہ ملک چہوڑ گئی مشہور ہی کہ اوس کے بعد بہت عرصہ تک یہہ ملک ویران رہا اور جنگل بن
گیا تا وقتیکہ سلطان شہاب الدین غوری کی عہد مین قوم منی و منگل پہاڑ سے اوترکر اس علاقہ مین آباد ہوئی گرچہ بسبب قلت تعداد قوم
اونسے سارا علاقہ آباد نہو سکا تاہم وہ کورم سے دریا مین سے نہرین کاٹ کر کچہہ صورت آبادی کی کرلی اور باقی غیر آباد ملک کو اپنی ہمیشہ مویشی
کی چراگاہ رکہی +

حال تسلط اولاد بنوچی

غرض منی و منگل کی سکونت کو اس ملک مین ایک سو پچاس برس کا عرصہ بہی نہین گذرا تہا کہ اونکی آپس مین نا اتفاقی ہوئی اور
اوس عہد مین اونکا پیر شیخ شاہ محمد روحانی [illegible] ناراض ہوا کہ پیداوار اسکی عشر یعنی دہم حصہ جو اونکو دیتی تہی وہ بند کردیا
تب اوس پیر زادہ اولاد شیتک سے نسل کتہوی اور [illegible] بنوزی کو کوہ شوال سے معہ اپنے فرزند شاہ نیکبین صاحب کے اوس ملک مین
بہیجکر اجازت دی کہ قوم منی و منگل کو خارج کرکے اس علاقہ کو جو اوس وقت موسوم بدہند تہا اپنی قبضہ مین کرلو اور چونکہ اولاد شیتک
قوم وزیر کی غلبہ سے تنگ تہی اس بات کو غنیمت سمجہکر خانہ کوچ [illegible] ہوئی اور اول آکر وادی توچی سے جانب جنوب دامن کوہ
اکبر سے شمال ورغر مین قیام پذیر ہوئی کہ اب بہی ورغر [illegible] کیہونی میلہ ایک موقع کا نام ہی اوس جگہ سے بصلاح اپنی پیر زادہ کے
بنوزیان زمین [illegible] منگل اونسے کہ ایک پر ثابت رکہا اور ایک کو نصف [illegible] کہار دی اور تیسرے کو بالکل سب [illegible] پہنچ [illegible]

سے کبوتران کو اپنے وکیل کے ہاتھ قوم ہنی و منگل کی گروہ میں بھیجا یہہ پیغام دیا کہ تم میں سے جو لوگ اب اس علاقہ کو خالی کر کے چلے جاوینگے تو وہ مثل اس کبوتر پرواز کی جیسا یہہ تمہارے سامنے اوڑ جاویگا اپنا مال جان لیکر چلا جاوے کوئی مزاحم نہوگا اور جو لوگ بعد توقف جاوینگے وہ بطور اس کبوتر نیم پر کے نقصان جان و مال اٹھاکر پشیمان ہونگے اور جو نہیں جاوینگے تو انکو ہم بہ گرفت اپنے پیر کے مثل کبوتر نوچ جوئی دیکر تباہ و برباد کر دینگے یہہ حال کبوتران دیکھکر اور پیغام سنکر آپس میں انہوں نے مشورت کری کہ اگر انسے لڑینگے تو بھی امید کامیابی میں ہے انکو اپنی بے اتفاقی اور پیر کی دعا نے زیادہ دل برداشتہ کر دیا اور ان دونوں نے بھی انکی جماعت کو بہت پامال و مویشی کو پامال کرانے اور ہر طرح کی تکلیف دہی میں سرگرم ہوئے اور جو بسبب ضعف تاب مقاومت نہیں رکہتے تھے انہوں نے انجام کار آخر قوم ہنی و منگل کو مجبوراً ملک چھوڑ دینا پڑا قوم ہنی کچھہ ہندوستان کی طرف چلے گئے اور کچھہ قوم منگل کے کوہ سفید سے جنوب جانب جا آباد ہوئے اور اس حصہ سے اولاد شیتک ہنوز بھی اس علاقہ میں قابض چلے آتی ہے گردہ وسطی و حصول قبضہ ملک ہذا کوئی تاریخ میں معلوم نہیں ہے مگر چونکہ قبضہ اس قوم کا بوقت حیات شاہ محمد روحانی جو ہمعصر اور مرید شاہ رکن عالم تھے ہوا ہے اور شاہ رکن عالم اٹھاسی برس عمر پا کر سنہ ہفتصد پنج ہجری میں فوت ہوئے جسکو پانسو چہتر برس ہوئے تو تقریباً پانچسو برس سے قبضہ اس قوم کا خیال کیا جاتا ہے اور اس امر کی تائید اور دلائل سے بھی ہوتی ہے +

تقسیم ملک باہم قوم بنوچی

بعد اخراج نسل ہنی و منگل کے اس قوم نے بہمائیشی اپنی پیر کے ملک بنوں کو اسطرح آپس میں تقسیم کیا کہ مسمی میری پسر کلان کیوی کی اولاد کو جنوبی حصہ موسوم حال علاقہ میری موضع گگی کے مشرق سے حد تک جو اوسوقت زیادہ تر آباد اور عمدہ تھا دیا گیا اور مسمی شمی فرزند دوئم کیوی کو وسطی زمین تا تنگ اور اولاد سورانی کو رود کرم سے شمال تھل و بکت تک حصہ ملا سورانی کا علاقہ اوسوقت ناقص اور اکثر دلدل یعنی بیابانی جنگل تھا مگر اب بہتر کامل اور اول قسم کی زمین ہے سورانی کی بیٹی کو خوزک نے ہنجل یا سوکڑ کی دختر سے شادی کری تھی کرم سے جانب جنوب جہاں اب ٹپہ داود شاہ و امنڈی و ممش خیل ہے اوس دختر کی والد کے ملوکہ ملک کا حصہ تھا خوزک نے اپنے خسر سے درخواست کری کہ گاو کے چمڑہ کے برابر مجکو بھی زمین جہیز میں دو جب اوسنے دینے کا عہد کر لیا تب چرم گاو کا باریک تسمہ بنا کر اوس سے ساری زمین کو گھیر لیا جو اب خوزک کی نسل کے قبضہ میں ہے فی زمانہ اوس پرانی تقسیم کے حلقہ جات جس جس نام کے پتہ ہائی کلان میں ان کو ذیل میں لکھا جاتا ہے

جنوب

حصہ اولاد میری

ہردو ٹپہ بارکزی ٹپہ لورر ٹپہ ممہ خیل ہردو ٹپہ گگی و بہرمہ

وسط

حصہ اولاد سمی

ہردو ٹپہ تہی ٹپہ منڈان ٹپہ عیسکی و تاطمہ خیل

شمال و مغرب

اصلی حصہ اولاد سورانی

ٹپہ منداخیل المعروف ٹپہ بازید ٹپہ ملادین المعروف ٹپہ دہر خیل

ٹپہ ہونی المعروف ٹپہ حسنی ٹپہ دلاخیل المعروف ٹپہ خلت

جو جہیز میں ملا

ٹپہ زاود شاہ ٹپہ ممش خیل و ٹپہ مندی

اسمائے ٹپہ کی قوم مشہور کے نام پر رکھی گئی ہیں شجرہ نسب دیکھنے سے پتہ ملیگا ۔

نسب نامہ شاہ فرید معروف شتیک

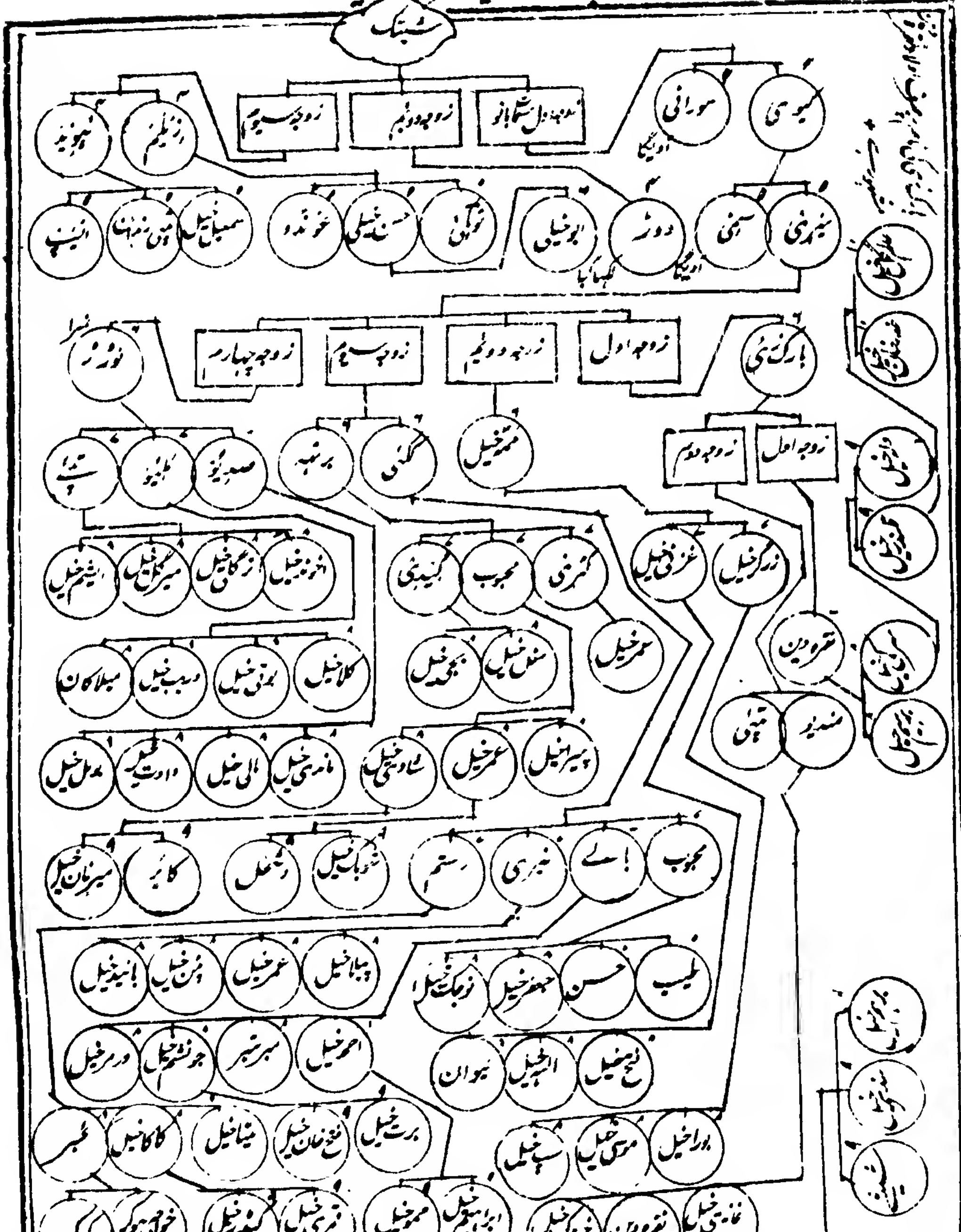

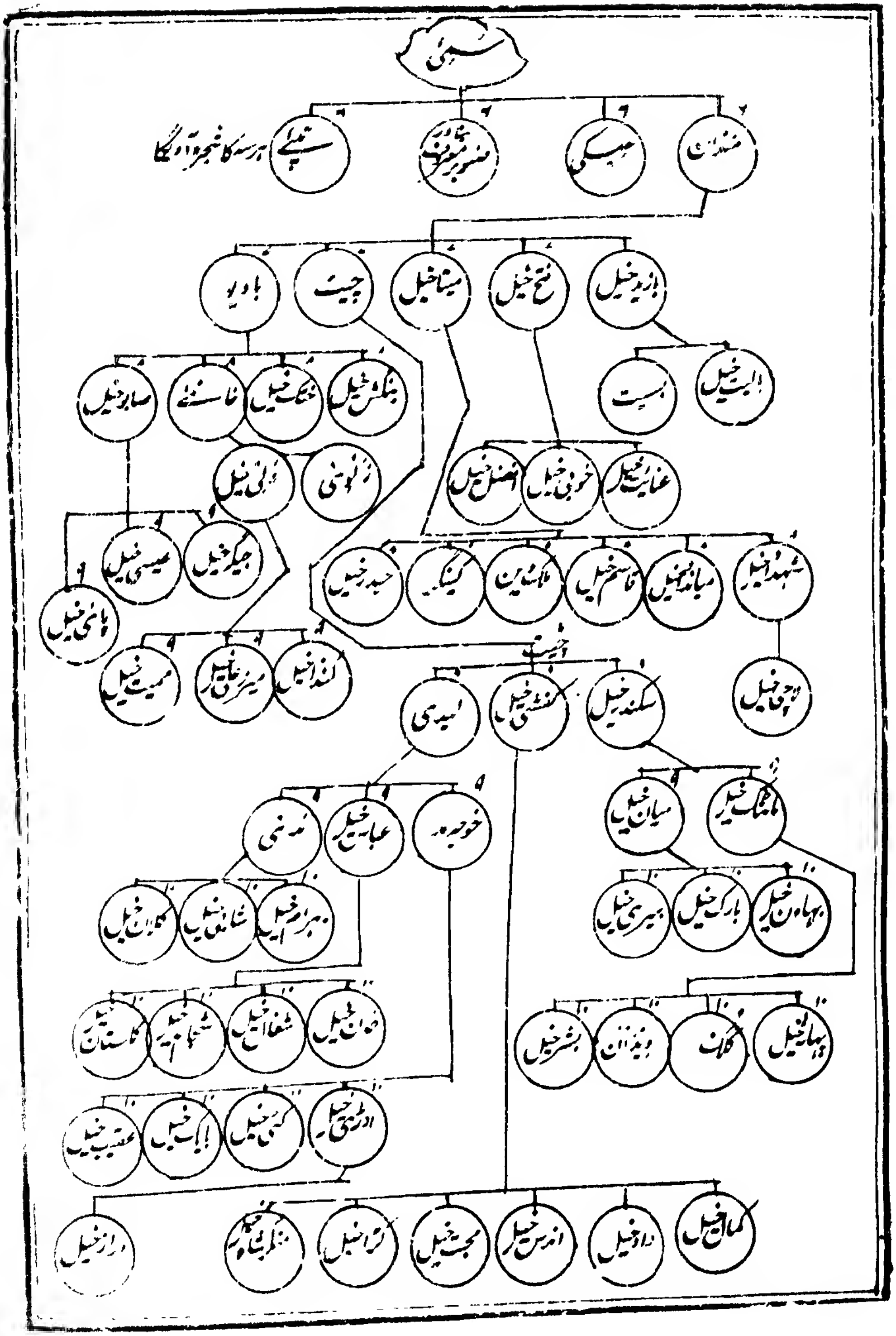
بازید خیل
میتا خیل
البت خیل
بست
عنایت خیل
خوبی خیل
افضل خیل
سابر خیل
عیسی خیل
میان خیل
بارک خیل
بشر خیل
اندرس خیل
داؤ خیل
کمال خیل
راز خیل

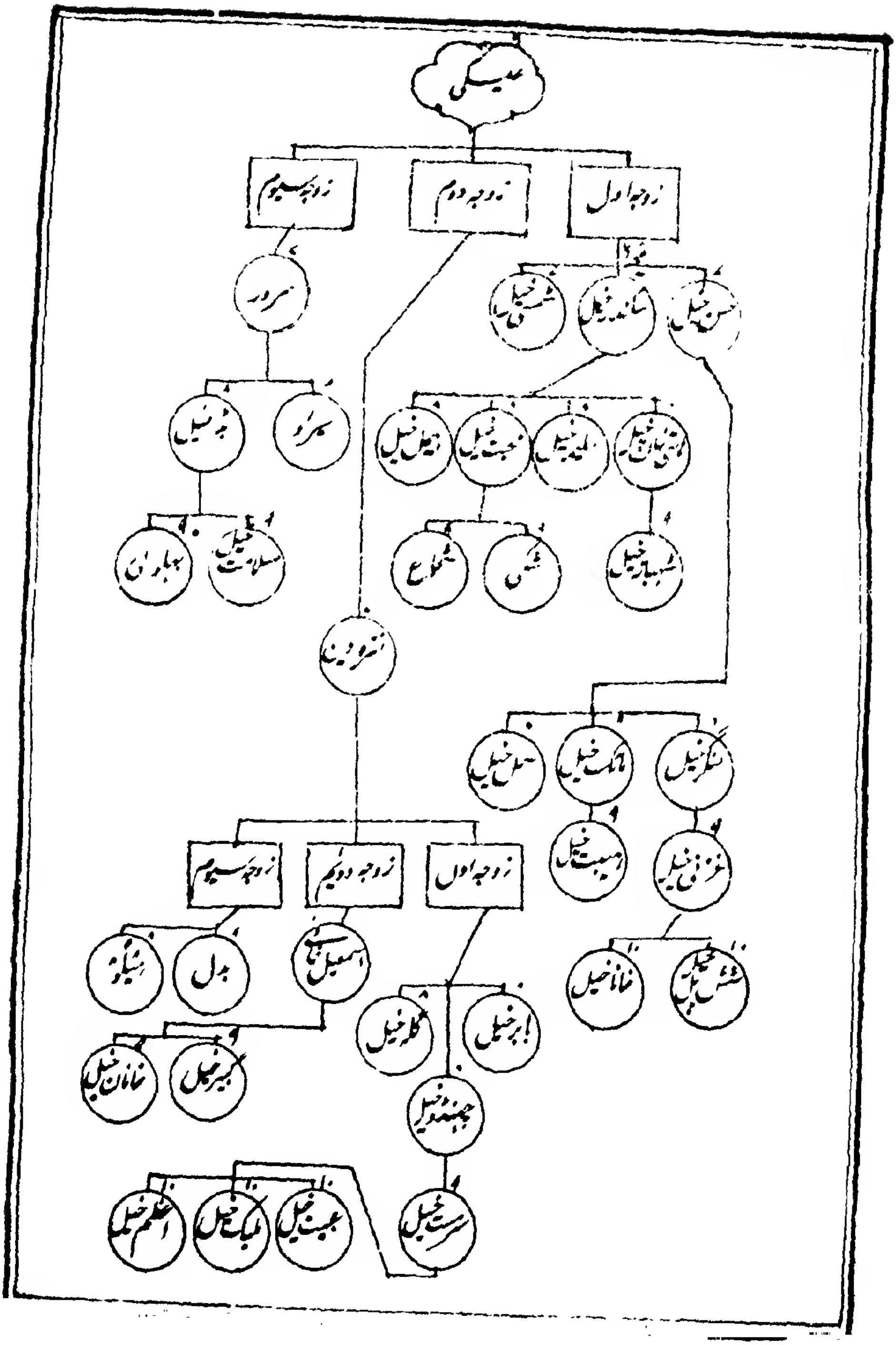
عیسیٰ
زوجہ اول
زوجہ دوم
زوجہ سوم
حسن خیل
سرور
زوجہ اول
زوجہ دوم
زوجہ سوم
اسمعیل
بدل
کلہ خیل
ابر خیل
نانا خیل
خانان خیل
ہیبت خیل
سرست خیل
اعظم خیل

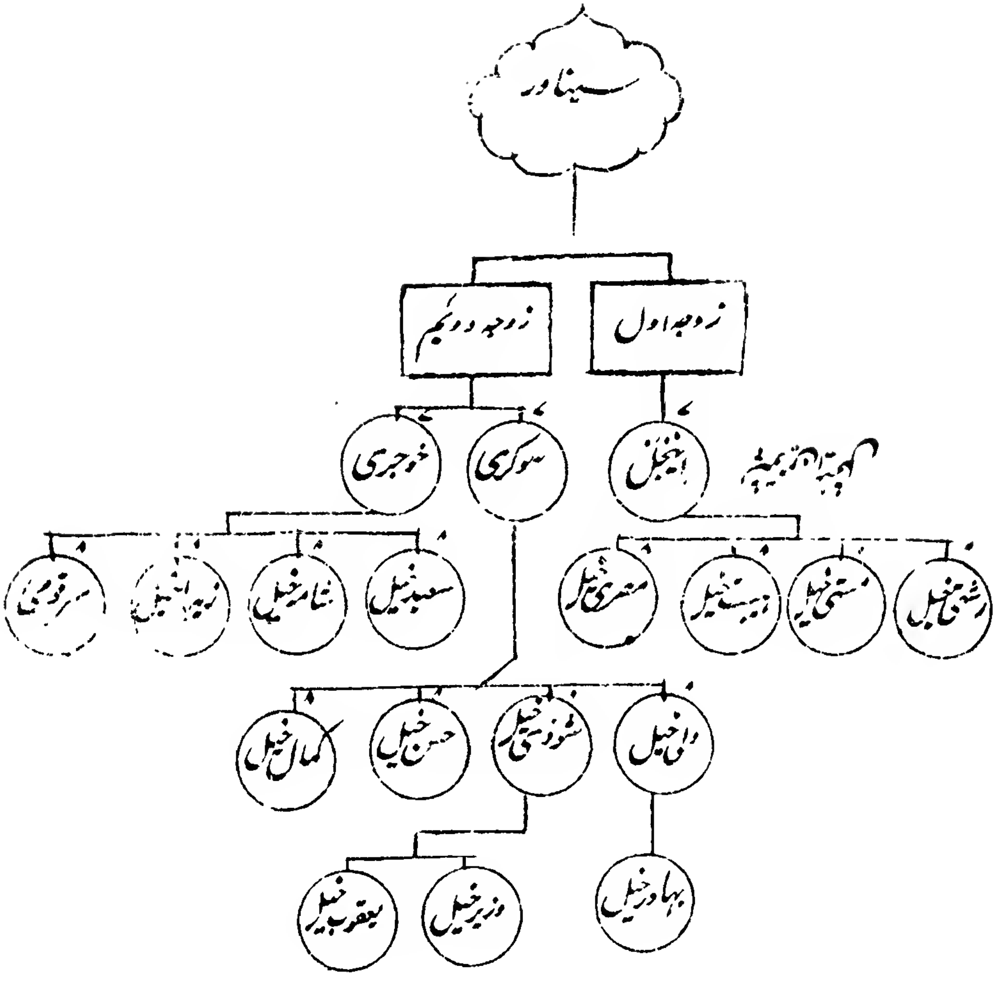
سیناور
زوجه اول
زوجه دوئم
خوجری
سوکری
سعیدخیل
حسن خیل
کمال خیل
بهادرخیل
وزیرخیل
یعقوب خیل

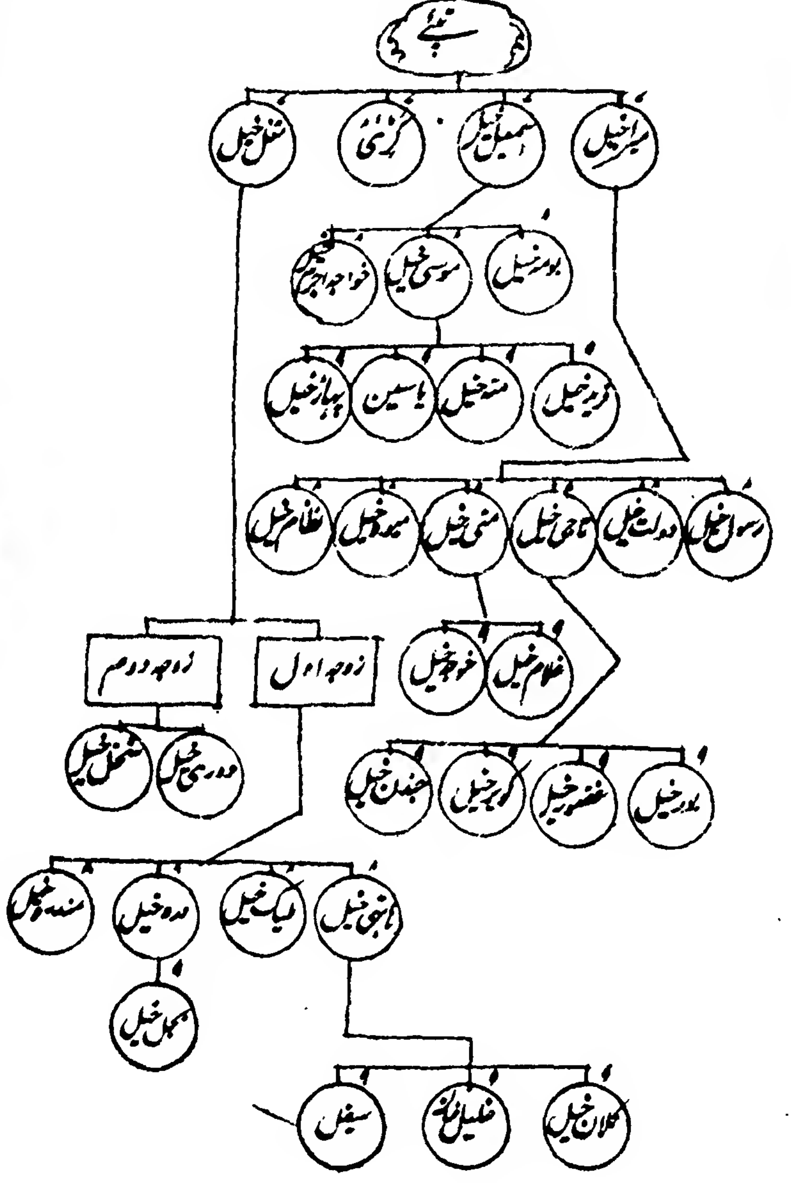

تنبیہ

واضح ہو کہ باصطلاح زبان پشتو ٹپے اوس حالت مین کہتی ہین کہ جب بالجملہ قومین نفع نقصان مین شریک ہوکر شامل ہوکر ٹپہ کہلاتے ہین

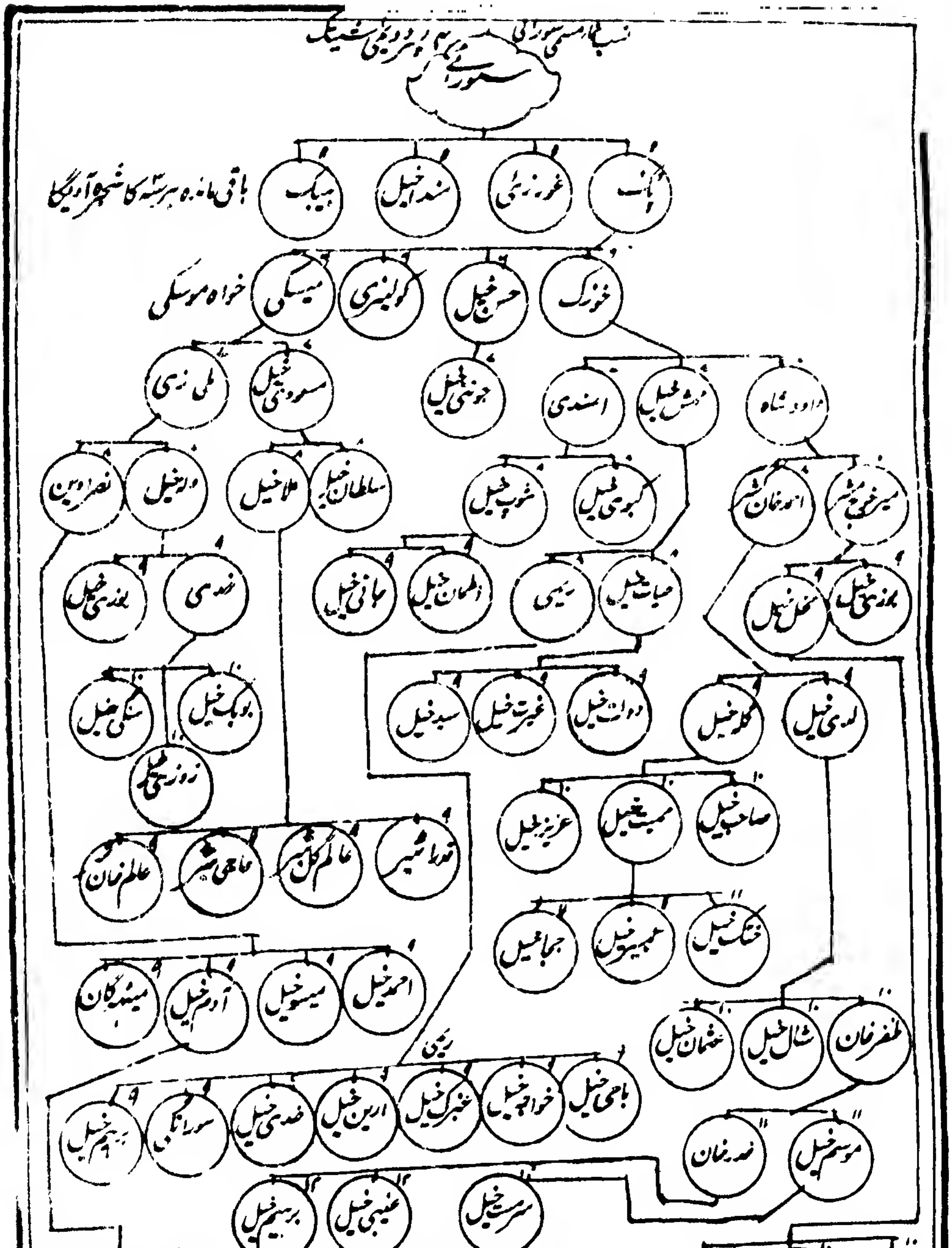
سوری
ہاک
غورزی
سندخیل
ہیبک
باقی ماندہ ہر بستہ کا شجرہ آ رہا ہے
غورک
حسن خیل
کوہنری
میسکی
خواہ موسکی
داود شاہ
اسدی
لمی زی
جونی خیل
سلطان خیل
ملا خیل
نصرادین
اسماعیل خیل
سیدہ خیل
دولت خیل
لدہی خیل
کلا خیل
صاحب خیل
عزیز خیل
جماخیل
بوبک خیل
زور شیر
علم خان
حاجی شیر
عالم گل شیر
احمد خیل
میسو خیل
آدم خیل
میندہ گان
مظفر خان
شال خیل
عثمان خیل
موسم خیل
نصر خان
باجی خیل
خواجہ خیل
اربن خیل
صدی خیل
سورانکی
برہیم خیل
عیسی خیل
سرست خیل
کمال خیل
اشرف خیل
حاجی خیل
اکیسند خیل
مال نہار
فضل خیل
منل خیل
عمران خیل
ملی خیل
مشکی خیل

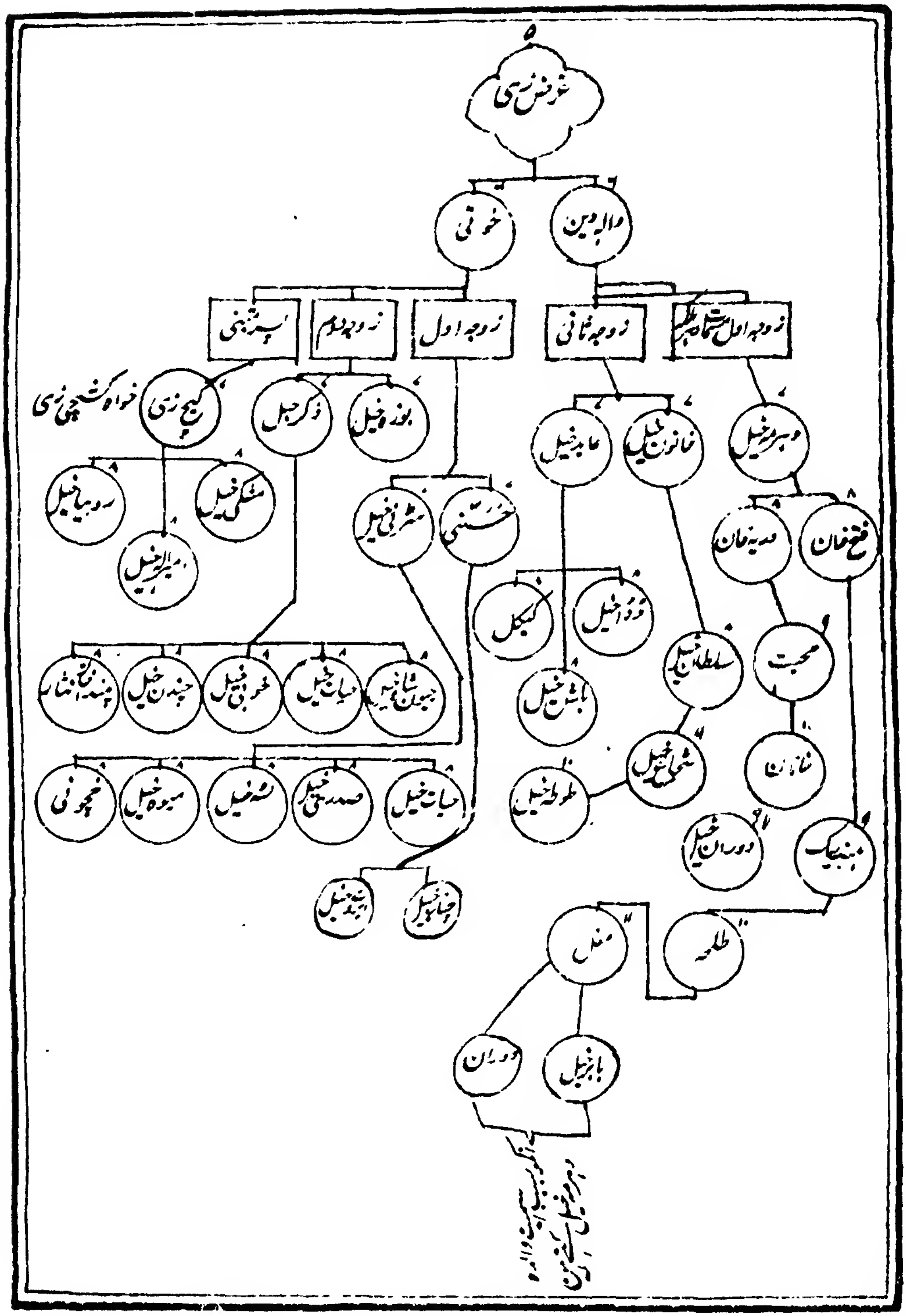
غورشن زی
خوتی
واله دین
زوجه اول
زوجه ثانی
زوجه اول
خواهر کٹ
بوزه خیل
ذکر خیل
عابد خیل
خانو خیل
مشکی خیل
رودیاخیل
امیر الله خیل
ختنی
کبکل
ودوا خیل
فتح خان
مدینه خان
محبت
سلطان خیل
باشی خیل
چنده خیل
جبار خیل
مبوره خیل
نشه خیل
حیات خیل
طوطه خیل
شمی خیل
نانا زانا
دوران خیل
طامه
مغل
دوران
بازخیل

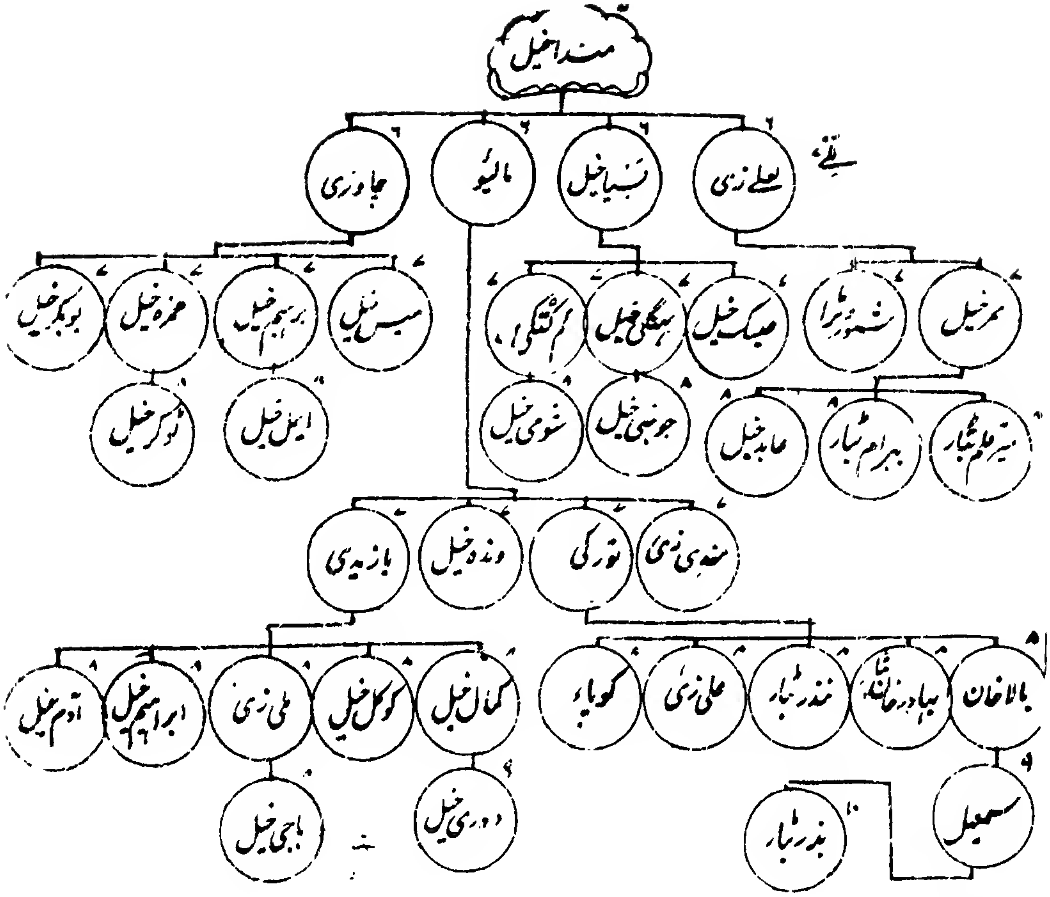
منداخیل
یعلی زی
تسیاخیل
مالیو
جاوزی
مرخیل
ہنگی خیل
برہیم خیل
حمزہ خیل
بوبکر خیل
ایس خیل
ثوکر خیل
جونبی خیل
شومی خیل
میرعلم ٹبار
بہرام ٹبار
عابد خیل
تورکی
وندہ خیل
بازیدی
بالاخان
منذر ٹبار
علی زی
کمال خیل
کوکل خیل
ابراہیم خیل
آدم خیل
دوری خیل
باجی خیل
سمعیل
بذر ٹبار

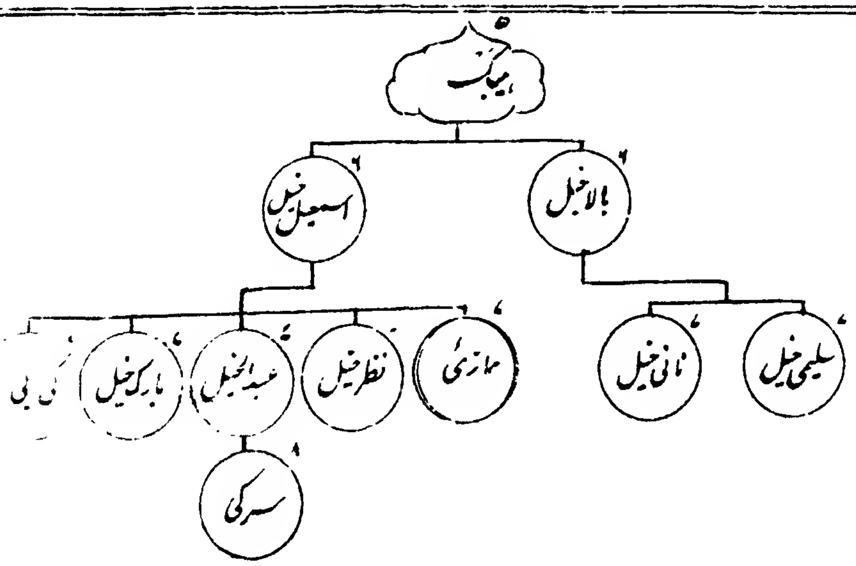
بالاخیل
اسمعیل خیل
سلیمی خیل
نانی خیل
نظرخیل
بارک خیل
سرکی

ذکر ان شاخون کا جنکی نسبت اختلاف قومیت واقع ہی اور داخل شجرہ نسب غوری ہین

اول قوم بہرین اس قوم مین شاخ نوزاڑ کے نسبت باقی لوگ کہتی ہین کہ نسل میریسی سے نہین ہی کوئی غیر شخص ان کا
... تہا مگر اس روایت کا کچہ ثبوت نہین ملا تحقیقات سی گرچہ کامل اطمینان بسبب کہنگی نہ ملا اور جاہلیت
قوم ... نہین ہوا مگر غالب رای یہہ ہی کہ نوزاڑ نسل میریسی سی ہی شکل اور شباہت و قد و قامت و دیگر اولاد میریسی سی ان کا
ملتا ہی بدین سبب کہ اول نوزاڑ لوگ ... قوم سے جنوب باقی اولاد میریسی سی علیحدہ آباد تہی ... پیچھی ... آکر
... موضع مال پر آباد ہوئی جس سبب سی بعضی لوگ انکو علیحدہ سمجہتی ہین البتہ اسقدر پایا جاتا ہی کہ انکی ... مسماۃ ...
... چہارم زوجہ قوم رزیل تہی اور اسی باعث سی باقی بہائی اون کو اپنی برابر نہین سمجہتی فی الحال شاخ نوزاڑ سی
... تے قوم میریسی زبون نہین بلکہ جمعیت اور صلاحیت مین فوق رکہتی ہی ککی پسر سومی میریسی کے اولاد سی
شاخ جعفر خیل وغیرہ کی نسبت یہہ روایت ہی کہ انکی مورث اعلی پر کٹائی تہی پر کٹائی لفظ کا بزبان پشتو
ملک تہا یہہ معنی ہی کہ بیگانہ بیٹا یعنی چہلگ یعنی بیوہ عورت دوسرے شوہر کے اولاد شوہر جدید کے گہر ... دسال لائی
ہو اور اس طفل نے اپنی ... کے گہر پرورش پا کر داخل ہوا ہو یہہ امر قرین قیاس ہی اب بہی اکثر ہوتا ہی مگر یہہ
شاخ حصہ اور تقسیم برادری مین ایسی مخلوط مین کہ امتیاز نہین ہی اسیطرح قوم بر ... اولاد میریسی ... شاخ گیدی ... پر کٹائی
مشہور ہی ٭

دوم تفریق نسل سمی

سمی کے اولاد سی نسبت شاخ منڈان بعضی ناواقف لوگ کہتی ہین کہ یہہ فرقہ منڈان علاقہ بنگش سی یہان
آکر آباد ہوا ہی اصل بنوزئی مگر یہہ قول دریافت سی غلط معلوم ہوا اس روایت کا سبب یہہ ہی کہ ایک فرقہ منڈان کا
ملک بنگش مین اب موجود ہی لوگ خیال کرتے ہین کہ یہہ منڈان بہی انسی علیحدہ ہو کر قوم منجل کے استدعا سی یہان آکر
آباد ہوئی الا اصل حال جسکی صحت کی کثرت دلایل و روایات گواہ ہین یہہ ہی کہ منڈان نسل بنوزئی سی ہین اور جو گروہ
منڈان کا علاقہ بنگش مین جا آباد ہوا وہ اس منڈان کے شاخ ہی اور اسملک سی وہان گیا سبب جانی انکا یہہ ہوا کہ جب ...
نادری یعنی نادر ایرانی اسملک مین آیا تو اسنی ایک خفیف بات پر حکم قتل عام شاخ ولی خیل منجملہ منڈان کا دیا جب موضع کند
ولی خیل فوج نادری نے غارت کیا تب ولی خیلون مین سی نسل نوئی کی آدمی یہانسی بہاگ کر قوم بنگش مین جا آباد ہوئی ... پانو

آدمی انکی نسل کے ملک بنگش مین نہین رہا ہے مین البتہ یہ بات صحیح ہی کہ منڈانونکو قوم منگل نے جو ابتدا مین بہت سی زیادہ رسوخ اور بڑا ملک رکہتی تہی آخر علاقہ دیکر نہایت کمزور بنا دیا تہا مگر آخر کو اپنی دشمن قوم منگل کے ساتہہ قوم منڈان نے مقابلہ آرا ہو کر انکا بہت علاقہ بزور تیغ ہی چہڑا دبا لیا

ششم شاخ میسکی

اولادہمی مین ستے فرع سکندر خیل ہی کو بعض لوگ کہتے ہین کہ بنوزئی نہین ہی خراسان سی آکر یہان انکا مورث اعلی آباد ہوا۔ کوئی انکو منڈان کہتے ہین کوئی ستوریزئی اور اس فرع کے بعض آدمی ستوریزی ہونے سے اپنا فخر سمجہتے ہین الغرض روایات کی تحقیقات سی کچہہ اصلیت نہین معلوم ہوتی انکی تقسیم اراضی حصص قدیمہ اور اکثر وجوہات سی سکندر خیل بہی اصل میں قوم بنوزئی سی پائی جاتی ہین سبب چند واندر خراسان نے مشہور ہونے کا یہہ کہتے ہین کہ انکی مورث اعلی مین سی کسی شخص کا عقیدہ شیعہ مذہبی کا تہا مگر شیعہ مذہب ہونا کچہ سی خارج نہین کر سکتا اب یہہ لوگ سب ظاہر سنی مذہب ہین ہفتم سمروزر یہہ خیل بہی مشہور ہین جو فرقہ بڈا خیل وصل ہوتا ہی وہ دراصل عباد بنوزئی نہین ہی بڈا خیل شاخ بنگش مین سی کوئی شخص اس ملک مین آیا اور سمروزر کے دختر سی شادی کری اور حصہ مین شامل ہو کر بنوزئی مشہور ہوا دراصل بنگش ہی ہشتم سیناورکے ولاد مین سی شاخ خوجڑی کے قومیت مین بہت ضعیف اختلاف سیاسات کا کرتے ہین کہ نہین معلوم خوجڑی کون ہین کیونکہ وہ علیحدہ ورجا بسے سو دور جانے سے قومیت مین فرق نہین پڑ سکتا ہی کثرت روایات سی یہہ بات حاصل ہی کہ مسمیان کسوکڑ و خوجڑ ایک والدہ سی پسران سینا ورتہے اول جای سکونت انکی تنیہ تہی مین تہی جہان اب بہی ایک ٹکڑہ اراضی کا نام سیناور مشہور ہی پسران سیناور سی مسمی خوجڑ کو جسکی قوم خوجڑی ہی بالدارہی اور مویشی چرائی کا شوق تہا اسی سبب زیادہ چراگاہ اور جنگل ہونے کے وہ حصہ لیا جہان اب خوجڑی ہی اور یہی باعث ہر دو سرے بہائیونسی علیحدہ ہو کر اپنی جدا گانہ زمین جا آباد ہوا - اور کسوکڑ وہانسی اٹہہ کر جنگل اپنے دوسرے بہائی کے قریب آبسا نہم قوم تیتی مین سے اسمعیل خیل ہی کو قوم بنگش بتاتے ہین اس باعث سی کہ بنگشونکا مورث اعلی مسمی اسمعیل تہا اور بعضی لوگ اسمعیل خیلونسی بنگشونکی ساتہہ کرسی نامہ ملانے سی فخر سمجہتے ہین کیونکہ بنگش قوم عرب قریش مشہور ہین مگر یہہ بات سچ نہین ہی کیونکہ بنگشونکا مورث اسمعیل کے وفات کو نوسو برس سی بہی کچہہ زیادہ عرصہ گذرا ہی اور اس اسمعیل نے جوان اسمعیل خیل کا مورث تہا تخمیناً دوسو برس سے جہان ناپایدار کو چہوڑا مصرع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ہی اور شاید اختلاف

ڈالنیوالونکو یہہ بات بہول گئی ہی کہ پشتون قوموں مین ایک قوم کے نام پر مختلف خاندانون مین چند قومین
ہوتے ہین پس کچہہ یہہ فرض نہین ہے کہ جہان کہین اسمعیل خیل ہونگی وہ بنگش ہی سمجہی جاوین جس بات کی صحت
مین ہو رہی ہے تائیدی موجود ہین وہ یہہ ہی کہ اسمعیل خیل قوم ہنوزئی ہین میراخیل اسمعیل خیل کٹڑی تینون
بہائی تہی قوم کٹڑی کو نادرشاہ وایرانی نے قتل کرا دیا ہر چند آدمی کٹڑی کے نسل سے بملک بنون موجود ہین انکی قدیم تقسیم
اور کٹڑی کے ملک کی تقسیم باہم میراخیل و اسمعیل خیل نصفا نصف ہی اگر اسمعیل خیل بنگش ہوتے تو میراخیلوں سے میراث
جدی اور کٹڑی کے ملکیت بوجہ حصص شرعی نصفا نصف کیون پاتے ٭

ذکر نسب اولاد سورانی

ذہم خواجک بنیرہ سورانی کے اولاد سے شاخ آمندی کے نسبت بعضی لوگ کہتے ہین کہ صلبی پسر خوزک
نہین تہا فی الحال اس روایت کا کچہہ ثبوت نہین مثلا اسباب پر خیال کرنے سے کہ خوزک کی ملک سے آمندی
نے اپنا حصہ کامل پایا یہہ رای غالب ہی کہ صلبی بیٹا خوزک کا تہا گو والدہ علیحدہ اور کم درجہ سمجہکر داود شاہ کی نسل
کچہہ اعتراض کرتے ہین اور اسیطرح ممش خیل کو بہی متبنی پسر بتلاتے ہین مگر صحیح نہین سبب اسکا غالبا یہہ معلوم ہوتا
ہی کہ خوزک کے پسران سے داود شاہ سب سے کلان اور اول زوجہ سے تہا اسواسطی اسکی اولاد نے برابر باقیماندونکو نہین سمجہی دوازدہم
کچہی رتی کے نسبت ... روایت ہی کہ ... کنارہ رود سے ملا تہا اور رود کے کنارہ کو اصطلاح پشتو مین کچہہ
کہتے ہین جس باعث سے کچہی زئی مشہور ہوا اور خوتی بنیرہ سورانی پرورش کرکے کچہہ حصہ زمین کا بقدر گذارہ دیدیا یہہ
امر بعید از قیاس نہین سیزدہم ہبک پسر سورانی کے اولاد کے نسبت بعضی لوگ یہہ کہتے ہین کہ یہہ قوم
غلام زادہ ہی مگر فی الواقع یہہ بات کچہہ معلوم نہین ہوتی سبب شہرت خطاب غلامی یہہ ہوا کہ عملداری احمد شاہ
ابدالی مین ملک دوانہ قوم ہیکی نے بوقت وصولی تلنگ یعنی معاملہ قوم ہیبک پر یہہ خوشی کیا کہ یہہ میرے
غلام ہین انسے جتنا چاہتا ہون تلنگ وصول کراون حاکم نے کیا خوب جواب دیا کہ غلامان پر معاملہ سرکاری نہین ہی انکو
مطلق معاف کرو جب یہہ حکم دوانہ نے سنا تو دیوانہ ہوگیا اور پہر دوبارہ عرض کیا کہ ہیبک میری عزیز ہین غلام
نہین اور انکی بہی دروغ گوئی پر بہت عذرخواہی کرے تب بدستور تلنگ انپر ہوگیا ٭

ذکر اُن قومونکا جو علاوہ اولاد شیتک اس علاقہ مین آباد ہین اور ملکیت اراضی حاصل ہے

غوریواله مین قوم عمر خیل ال مشهور شاخ مغل خیل بنوزئی نهین هی حسن خان انکا مورث اعلی ملک یوسف زئی سی بسبب ارتکاب واردات خون معه عمر خان وسمل خان پسران خود نکلکر اسملک مین آباد هوا اور غیرت خان شیخ سرقومی قوم خونی کو ... عمر خان غوریواله کا مالک بن گیا اس خاندان کا کرسی نامه معه حالات شرح اس کتاب کے ... درج کیا گیا هی ۞

پته عیسکی مین

پرگنه علی شیر زئی خیل خانی خیل ... عیسی خیل قوم ... هوئی اب اسمین تین شعبه هو رهی مین میر خیل کو تبیر خیل چارهی خیل اور کل ۳۰ نفر هین انکا مورث مسمی شهاوت اپنی قوم عیسی خیل سی کسی ... سی جو معلوم نهین هی علحده هو کر عرصه تخمیناً ایکسو ستر برس سی علاقه بنو مین آکر آباد هوا اور تپوخ یعنی خریج مین شامل هونے سی تپه موسی خان واقع عیسکی مین ایک پاو یعنی چهارم کے مالک هوئی اور فرقه سیرو شاخ عیسکی کے اراضیات اکثر عملداری درانی مین بعوض آ... انکی قبضه مین آئی سوالگون کے جگهه قلنک مین ملی ۞

فرقه دیگان

اس پرگنه کی تپه غوریواله اور سورانے مین دو گهری قوم دیگانی آباد هی یهه قوم افغانستان کے قدیمی باشندی قبل از تسلط افغانون سی شمار هوتے هین انکا بڑا هجوم افغانستان مغربی مین هی عهد نادرشاه ایرانی مین چند اشخاص قوم دیگان جو اسکی لشکر کے شامل تهی اس علاقه مین سکونت پذیر هوئی اور انکی نسل نے ایزادی پاکر کچهه بذریعه بیع اور اکثر عادات افغانی مین زمین پاکر مالک اراضیات مقبوضه حال هو گئی انکی ساتهه دس گهر قوم بابکر زئی کے بهی هین ۞

قوم فاطمه خیل

اصل مین اولاد شیتک بنوزئی نهین هی بلکه یهه فرقه قوم منگل تابعان سابق علاقه هذا سی رهگیا هی اصل سکونت انکی تپه میر مین میراخیل اسمعیل خیل کے درمیان تهی جهان اب بهی کریم خان فاطمه خیل کا کوٹکه یعنی موضع خورد موجود هی وهان سی بسبب تسلط اور دشمنی بنوزئیان بیدخل هو کر اپنی قوم کے ساتهه شامل هونے کیواسطے مغربی پهاڑ کو جاتے تهی که مسمی سرور اخوند نے انکو قوم منجل سے یهه زمین لیدی که جو فی الحال قبضه فاطمه خیل کا هی تب سی اسجگهه آباد هوئی اس قوم مین نامور خان ملک مشهور آدمی تها اب اسکا بیٹا بلند خان میرول ملک هین ۞

قوم وزیری

فرقہ احمد زئی اور اتمان زئی وزیری نے جس طرح علاقہ بنو مین ملکیت زمینات اور قبضہ حاصل کیا اُسکا مفصل ذکر قوم وزیری کے حال مین چوتہی باب حصہ دوم اس کتاب مین کیا گیا ہی +

قوم داؤد شاہ کی

شاخ منشی مین قوم خلیل چند گہر جو شامل ہین وہ بہی بنوزئی نہین ہین یہہ لوگ قوم خلیل سکنہ ضلع پشاور سے ہین افغان ہین اس ملک مین عرصہ تخمیناً ڈیڑہ سو برس کا ہوا کہ انکا جد اعلی واسطے طلب علم آیا اور یہانپر شادی کرکے سکونت پذیر ہوا کچہہ سُسرال سے اور کچہہ بہم خرید زمین لیکر مالک چند زمینات کا بنگیا +

اور شاخ ککی مین

نصرت بہی علیحدہ قوم ہی اُس نصرت قوم سے انکا کرسی نامہ ملتا ہی جو ضلع ڈیرہ اسمعیل خان کے حدود پر آباد ہی +

شیخان

تپہ میسکے مین ایک عمدہ ٹکڑہ زمین پر قوم شیخان قابض ہین اور ہنت گانو انکے آباد ہین جنکو تپہ سادات کہا جاتا ہی یہہ لوگ **شیخ شاہ محمد روحانی** کے اولاد مشہور ہین جب قوم بنوزئی نے باخراج قوم ہنی و منگل اس علاقہ کو اپنی قبضہ مین کیا تب فرزندان **شیخ شاہ محمد روحانی** سے جیسا کہ اوپر ذکر ہوا شاہ ینگیین بنوزیونکی ہمراہ تہا اور اُس روز سے اولاد شاہ مذکور کو بنوزئی عُشر یعنی دہم حصہ پیداوار سے دیتی تہی اور اسی باعث سے بنون کے علاقہ کو پیر کٹہ یعنی بر کے معافی کہتی تہی یہہ دستور عشر کا بہادر شاہ ابن **اورنگ زیب عالمگیر** تک چلا آیا جب بہادر شاہ نے ۱۱۲۱ ہجری مین اس ملک کو زیر فرمان لیا تب بجای شیخان کے عشر اُسنے بادشاہی حق بنایا اور شیخان کے دیہات عشر وغیرہ مالگذاری سے معاف رکہے یہہ معافی انکی عہد حکومت دورانی اور سکہان مین بدستور واگذار چلی آئی یعنی تلنگ سے بری ہی تا وقتیکہ **کرنیل سر ہربرٹ اڈورڈ** صاحب نے ششم حصہ پیداوار پر مالگذاری سرکار مقرر فرمائی اور اب تک ششم حصہ پر تشخیص جمع دیہات مقبوضہ انکی چلی آتی ہی علاوہ انکی دیگر سیدونکی خاندان بہی بنونکی اکثر دیہات مین موجود ہین اور وہ بہی ششم حصہ پیداوار کی تشخیص پر زر مالگذاری ادا کرتے ہین

قریش

بنونکی علاقہ مین کوئی قلیل گانو ایسا ہوگا جسمین ایک یا دو گہر قوم قریش نہونگی یہہ لوگ اصل مین عرب ہین اور اس علاقہ مین متفرق اطراف سے آکر آباد ہوئے اور چونکہ بنوزئی لوگ قوم سید قریش و دیگر قریش کے معتقد ہوتے ہین اس سبب سے اول انکو موروثانکو بطور کشتہ

یعنی معافی کچہ زمین بہا لے گئی اور بعدش بذریعہ بیع وغیرہ اراضیات حاصل کرکے علاقہ بنو مین مالک کثر اراضیات ہوئی اور اکثر دیہات مین امام مسجد یہہ فرقہ ہی مگر افسوس کہ اب انمین ترقے علم دینی و دنیوی کم ہی +

تیرخیل

اصل مین لفظ **توخیل** ہے اگرچونکہ ہندکو یشتو مین یہ کا زیادہ خرچ ہی اسواسطی بجائی تور کے تیہ بولا جاتا ہی معنی تور کا سیاہ ہی اور انکو توخیل اسواسطی کہتی مین کہ ابتدا مین انکی مورث اعلی غلام تہی اور یہہ انکی مالکان نے آزاد کرکے اصیل کیا تو اسکی نسل کو توخیل کہا جاتا ہی پس یہہ بات نہین سے کہ انکا مورث ایک ہی ہو بلکہ ہر ایک غلام آزاد شدہ کے نسل کو اس علاقہ مین توخیل کہا جاتا ہی اور یہہ لوگ اکثر دیہات مین دو دو تین تین گہر متفرق پائے جاتے مین جیسا ان کا مورث قریبی ایک نہین ہے ویسے ہی انکی سکونت بہی مختلف ہی اور اکثر زمینات زرخرید مین یا عہد افغانے مین جب پشتونکی شامل دوسرے موضع مین بجبر و ظلم پایا تو اس مغصوبہ ملک سی حصہ لیا مگر یہہ لوگ بہت نہین ہین اور تیرخیل کے معنی سننی سی اپنی ہتک سمجہتی مین +

جٹ واوان وغیرہ لوگ معروف ہندکی

اس علاقہ مین یہہ فرقہ بہت ہین اور متفرق اطراف سی آکر آباد ہوئی لفظ ہندکی سی وہ لوگ مراد ہین کہ جو اصل قوم پشتو نہون اور یہہ سب لوگ ہمسایہ کہلاتے ہین ہمسایہ کے شرح تعریف آگے آویگی اکثر آوان علاقہ میانوالی واوان کاری سی بسبب قحط اور خشک سالی اس سرسبز اور زرخیز علاقہ مین آکر آباد ہوتے رہی اور اہل حرفہ نے مثل زرگر و نیلگر ضلع ڈیرہ اسمعیل خان سی مختلف اوقات مین آکر بود و باش اختیار کری مزارعان اراضی عموماً یہی لوگ ہین اور کوئی گانو اس علاقہ مین خالی نہین خصوص غوریوالہ اور شمشی خیل مین انکی زیادہ گہر مین اور انکو ملکیت زمینات دو طرحسی حاصل ہوئی اول عہد افغانے مین بسبب عداوت خانگی ہر ملک ویہہ پشتو نونکو لڑنیوالے مردونکی زیادہ ضرورت تہی اُنہون نے ہندکی ہمسائونکو بنظر تقویت اپنی کے کنا معنی معافی اس نظر سے زمینات دی گئی تہین کہ بوقت لڑائی کام آوین یا جب کسی فرقہ پشتون نے اپنی مخالف پر جبر و دستی حاصل کری تو اُن زمینات سی بحصہ رسد یا بقدر مناسب اُن ہمسائونکو زمینات تقسیم کردی کہ جو اس لڑائی مین معاون تہی دوم بذریعہ بیع یا رہن اصل مالکان پشتونسی حاصل کری خصوص اکثر دوسری قسم کے اراضیات انکی پاس بہت ہین اور بطور راجہ مالکان نقد مالگذاری ادا کرتے ہین اور خوب آسودہ حال اور کفایت

شعار مفتی ہین ۔

ذکر اہل ہنود

اس علاقہ مین کل دو ہزار دو سو باون ۲۲۵۲ گہر ہنود ہین اور یہہ سب تہوڑی عرصہ کی اِس ملک مین آئی ہوئی ہین قدیم باشندگان جو سی کوئی باقی نہین ہی ہر ایک قسم کا ذکر علیحدہ کیا جاتا ہی اوّل برہمن اِن قوم کے ۱۰۔ شامین اور ایکسو تیرہ گہر حسب ذیل اس علاقہ مین ہین شامہ پوتری تین گہر یہہ لوگ جہنگ لاج کیطرفسی آئی اور اپنی آپکو دیگر او شاخونسی اعلی سمجہتی ہین اور ۳۴۳ ۔ قوم اروڑا ۔ اِنکی ججمان ہین دوسرے رامدیو تیس گہر علاقہ پوٹھوار و دہنی سی عرصہ تخمیناً ۵۴ برس سی آکر آباد ہوئی ججمان اِنکا اصل مین کوئی نہین مگر تہانہ بتی یعنی قبضہ کی ذریعہ سی دو روپیہ فی شادی اِنکو والدہ دولہہ سی ملتی ہین ۔ تیسرے چونی آٹہہ گہر قریب ساٹہہ برس ہوا علاقہ کہی میانوالی سی آئی جو تہی اودہر چالیس گہر ۶۵ برس سی از جانب ساہیوال گردٹ آکر آباد ہوئی ۔ پانچوین گنگا ہر چار گہر ضلع جہنگ کی جانب سی تخمیناً ۸۰ برس ہوا آکر آباد ہوئی اِس علاقہ مین اِنکا ججمان نہین ہی مگر جس موضع مین رہتی ہین اُسکی ہندی یعنی وظیفہ لیتی ہین ششم وہرے چہہ گہر خوشاب سی تخمیناً ۵۰ ۔ برس ہوا یہان آکر آباد ہوئی منوجہ شاخ اروڑا انکی ججمان ہین ۔ ہفتم کالیہ چار گہر حسب منشاء ۱۸ بکرما مین مہاراجہ رنجیت سنگہ اِس ضلع مین آیا تو دو کس اِنکی مورث اُسکی ساتہہ نوکر تہی نوکری چہوڑکر یہان آباد ہوئی ججمان اِنکا بہی کوئی نہین ہشتم چوہڑی چہہ گہر تخمیناً ۴۰ ۔ برس ہوا گردٹ علاقہ ساہیوال کیجانب سی آئی اپنا ججمان کوئی نہین ۔ نہم لاٹھی ہفت گہر تخمیناً ڈیڑہ سو برس ہوا بہیرہ اور پنڈدادنخان کیطرفسی آئی ججمان کوئی نہین دو روپیہ فی شادی بدہان لیتی ہین ۔ دہم پوکرنا پندرہ گہر سنہد کیطرف سی آئی کل ۴۴ ۔ قوم بہاٹیہ انکی ججمان ہین اور آپسمین گوت وار تفریق ہی ۔

دوم کہتری کے

جو دو قومین اس تفصیل سی منوتری تین گہر کہنہ دس گہر چوپڑا چار گہر ٹنڈن س گہر بابل چالیس گہر کہوکہرا ہین سو لگہر جنمین آٹہہ شعبی ہین اسند ٹہیت - کوہلی - چڈا - سوری - سیٹہی - چہنڈہوک - ساہنی یہہ

ٹہہ قومین آپسمین ناطہ لیتی دیتی ہین سمی چہہ گہر اونے قوم کل لیے گہر قوم کہتری اس علاقہ مین آباد ہین اور اکثر پشاور کیجانب سی بذریعہ بیوپار آکر تخمیناً ۸۰ برس سی آباد ہوئی ٭

سوم زرگر ہندو

چالیس گہر اس گنتی مین ہین اور آپسمین ناطہ لیتی دیتی ہین اور قریب نو ۹ برسکا عرصہ ہوا کہ پوٹھوار ضلع راولپنڈی کیجانب سی بڑی تعداد مین آکر آباد ہوئی طریق ناطہ نسبت کا بہت خراب ہی یعنی نہین ہوتا یا معاوضہ ہی بالکی یعنی زر نقد ہشت صد تک بہی لیتی ہین

چہارم بہاٹیہ

بارہ قومین حسب ذیل ببلا ۱۰ گہر اسنڈا - ڈہکا - ببلائی - جاوی - یہہ پانچ قومین اول قسم کے ہین دوسری قسم کے کنل ۶ گہر گانڈہی ۸ گہر چیاک ۸ گہر مہتی ۹ گہر وڈہوجی ۸ گہر رلا ۷ گہر میندی ۸ گہر کل دو سو چودہ گہر بہاٹیونکا ہی یہہ لوگ نگر ٹہٹہ پورسند کیطرفسی عرصہ تخمیناً سو برس ہوا آکر آباد ہوئی ٭

پنجم اروڑا

اروڑی اس علاقہ مین دو قسم کے ہین اول وترادہی دوسرا دکہنی اترادہی جو دہ قومین اس ذیل سی نروکہ ۲۰ گہر رٹڑی ۴۰ گہر کہمار ۲ گہر چاولہ ۳۰ گہر کہلائی ۲۰ گہر گروٹی ۴ گہر سجدیو ۳ گہر ہوجہ ۱۰ گہر سیٹھی ۲ گہر چیکارا ۱۰ گہر گرہوتری ۸ گہر گروارمی ۵ گہر کہورائی ۴ گہر نگرہی ۳ گہر کل ۱۹۲ گہر اترادہ یونکا ہی یہہ لوگ قریب سو برسکا عرصہ ہوا کہ متفرق ہوکر علاقہ ضلع شاہ پور سی بذریعہ قحط اور تفرقہ اور بعضی بذریعہ بیوپار یہان آکر آباد ہوئی دوسری دکہنی جنمین آٹھہ شعبی ہین با تفصیل سی گگلانی ۲ گہر جنمین سندر شاہ مشہور دولتمند ساہوکار ہی گند ۲ گہر کتہوریہ ۲۲ گہر ہوجہ ۱ گہر چاولہ ثانی ۲ گہر نرولہ ۳ گہر چیکارا ۱۰ گہر کہمار ۴۰ گہر کل ۱۷۳ گہر دکہنیونکی ہین ضلع ڈیرہ اسمعیل خان وغیرہ کیجانب سی آکر آباد ہوئی - اور قوم ہنود کو قبضہ زمین بذریعہ بیع و رہن اصیل یا لگان پشتون سی حاصل ہوا ہی عموماً زر انکی پاس بہت ہین اہل ہنود مین جو بڑی خراب رسم فضولخرچی شادی اونکی یعنی روپیہ معاوضہ مین لیکر ناطہ کرنے کے جاری تہا پر اس رسم قبیح کا انسداد حسب رضامندی کل پنچایت اول قوم بہاٹیہ سی مولچند انگریزی نویس قوم بہاٹیہ متوطن شہر ٹہٹہ ضلع کراچی بندر ملک سندہ کی سعی سی ہوا - اور پہر بحصول اجازت صاحب ضلع ہر قوم اہل ہنود کی پنچایت کو بلا کر بہت دلایل سی اس رسم کا خراب ہونا اونپر ثابت کیا اور اونہون نے یکقلم خراب رسم مخالف مذہب اپنے کو موقوف کرنا منظور کیا ماہ دسمبر ۱۸۷۲ء ہنود مین اس خراب رسم کے انسداد کے سبب سی یادگار رہیگا ٭

لفظ ملک کے

تعریف و بنیاد اس کتاب کے دوسرے حصہ مین لکہی گئی ہے ملک دراصل خطاب ہے اور جو شخص پٹہانون اپنی قوم کا سرگروہ اور گانو کا مالک ہوا اُسکو ملک کہا جاتا ہے اس پرگنہ مین ہنروار کیواسطی یہی لفظ مستعمل ہے نام کے ساتہہ خطاب ملک کا جوڑنے سے انکو خوشی حاصل ہوتے ہے اپنی قوم اور گانو مین ملک کا بڑا قدر اور عزت کرتے ہین عہد افغانی مین اُسکو اپنی ہمسایگان پر ہر طرحکا اختیار رہتا تہا اور باقی بہیا چارہ بہی بشرطیکہ واقع ہونے دشمنی کے اُسکی اطاعت کرتا تہا اگرچہ ایک گانو مین متعدد ملک بہی ہوتے ہین مگر ایک خاندانمین ایک ہی ملک وہ دستار مختار رہوتا تہا بعد وفات اُسکی حقدار اُسکا بیٹا یا بہائی سمجہا جاتا ہے علاقہ بنونمین یہہ عجیب دستور ہے کہ گانونکا نام ملک کے نام پر ہوتا ہے مثلاً بازید خان کلی یا عالم خان کلی وغیرہ اور طرفہ تماشا یہہ ہے کہ جب ملک فوت ہوجاوے تو گانونکا نام بہی مرجاتا ہے اور پہر جو جدید ملک اُسکا گانونکا مقرر ہوا اُسکے نام سے اُسکا گانونکا نام مشہور ہوتا ہے اس سبب سے سرکاری دفتر کے ترتیب مین کمال ہرج ہوتے ہے میرا ارادہ ہے کہ بوقت بندوبست جدید باصلاح جملہ ملکان ہر ایک گانونکا مستقل نام رکہکر کاغذات بندوبست مین درج کیا جاویگا اور آیندہ یہہ عارضی دستور موقوف ہوگا ؛

حال آمدنی وخرچ ملکان

عہد افغانی مین ملکان کو سوای پیداوار اراضی خودکاشت چار طرحکی آمدن تہی اوّل وڑ یعنی دہڑتہہ دوم السّمہ یا عشر یعنی دہم حصہ سوم گنگ چہارم بچیت قلنگ کہ اب ہر ایک کے مفصل تشریح کیجاتے ہے پہلی وڑ یعنی دہڑتہہ ہر ایک گانو مین ملک وہ بحساب فی روپیہ ایک پیسہ جو نوان حصہ قریب ایک آنہ ہوتا ہے فروخت اجناس پر بایع سے لیتی تہی طریق وصول اسکا یہہ تہا کہ بماہ اسوج ہر سال مین ٹہیکہ اسکا بقدر حیثیت آمدن کسی ہندو معتبر کو جو زیادہ دینا قبول کرے دیدیا کرتے تہی دوسرا السمہ یعنی دہم حصہ پیداوار اراضی زرعی سے لیا جاتا تہا مگر کل بنونمین یہہ رسم نہین تہے جو ملک زورآور یا لایق ہوا اور خرچ مہمانان و دارو کولے اپنی پاس سے دیتا تو وہ مستحق دہم حصہ لینی کا تہا بشرطیکہ اُسکی گانو مین رسم ہو اور ٹہیکہ اس عشر کا بہی دہڑتہہ کے بموجب حیثیت فصل ہندو کو ملا کرتا تہا نفع نقصان ٹہیکہ دار کا ملک نقد و جنس واسطے خرچ مہمانان درمیان دوران دت کولے اُس ٹہیکہ دار سے بطور اچاپت لیتا رہتا تہا آخر سال پر حساب کرکے زرٹہیکہ دہڑتہہ و السمہ اُس خرچ برداشت مین محسوب کردیتا تہا تیسرے گنگ یعنی رسوم شادی ہندو و مسلمان ہمسایگان مین سے

جب ملک کی ہمسایہ کی دختر بیاہی جاوے تو وہ والا دسو روپیہ لیکر اپنے ملک کو دیتا تہا بڑای نام تعداد اِس قوم گنگنے شادی
ہندو ۵ء اور مسلمان سے چہہ روپیہ تہی مگر اکثر ظالم ملک اہل ہنود سے چالیس اور پچاس روپیہ نے شادی بہی لیتے تہی غرض
اصلی تعداد اسکی مقدر دو روپیہ والے پر اور اختیار لینے والے پر منحصر تہی کچہہ لکہا نہین تہا۔ چنانچہ رسم بچپت ملک یہہ دو رقم
ہیکہ عملداری دورانی یا سکہان مین جو زر مالگذاری مقرر ہوکر تپہ دار یا جاگیردار کو بجای اصل با ہمہ کچہہ روپیہ یاد کستانی
کے طور پر بہلا دیا یا زر مقررہ مین سے کسیقدر باقی غیر ممکن الوصول بہ بہانہ مفروری اسامیان بتلا کر رکہ لئے یہہ بچپت ملک تہے
نمونہ ... مکان ... [illegible] ... سرکار ... غیر واجب آمدنی ختم ہوئی اور ... فیصدی مالگذاری
پر وصول ہوکر ان جملہ ۵ ... روپیہ یعنی چہوٹا ملک اور ۵ بڑا ملک تپہ والا لیتا ہے جو ۵ فیصدی ملکان تپہ کو ملتی
ہین مثل تعلقہ داری سمجہی جاتی ہے +

خرچ ملکان

عہد نوابی مین یہہ تہا کہ اس آمدنی جسکی تفصیل اوپر دیگئی ہے مہمان اور جو لوگ غنیم کے حملہ کیوقت کمک کیواسطے آتے تہے کہانا
کہلاوین ... سر ... بارود اور گولے خریدے جاتے تہی یا اپنی گوندی الکو بطور چندہ مدد خرچ کیجاوے تیسرے جو لڑائی مین اپنی گانوں کے
آدمی زخمی ہون انکی علاج اور خوراک پر جو کچہہ خرچ ہو وہ ملک دیتا تہا فی الحال سوای ایک جاپنہ خرچ مہمان نوازی کے
اور کوئی مصرف معقول باقی نہین رہا۔ بہرحال پہلی وقت سے اب ملک لوگ آسودہ حال ہین +

تعریف ہمسایہ

ہمسایہ اسکو کہتے ہین کہ باستحقاق ارث گہری یعنی گانون مین حصہ نرکہے خواہ افغان ہے خواہ ہند کے عموماً قوم ... و جٹ یعنی ہند کی ہر قوم
اور ہندو یہہ سب ہمسایہ کہلاتی ہین اور پشتون قلیل ایسی ہونگی جو ہمسایہ کی حیثیت رکہین ہر ایک گانون مین بوجب حصص مالکان ہمسایہ لوگ
تقسیم ہوتی ہین اور جس مالک کی حصہ مین سکونت رکہتے اسکی مطیع اور فرمانبردار رہتے ہین + طریق آبادی ہمسایہ
ملک لوگ اپنی زمینات ملوکہ مین ہمسایہ کو آبادی اور گہر بنانے کی بخواہش تمام اجازت دیتے ہین اور اکثر ہمسایان سقف کو لکڑی بہی
... دیتے ہین اور ... مدد ... جسقدر کوشش ... علاوہ ... ہمسایہ کی گہر کا ملبہ یعنی
... [illegible] ... ملک ... زمینات بازفروخت ... [illegible] ...

کے چیزین دینی سبب سی ہر آدمی خواہش رکھتا ہی کہ مین اپنی زمین مین ہمسایونکو آباد کرون اور بسبب ترقی بندی کی اور مثل سابق زمیندار
چاہئے کہ اب ہمسایونکی عزت بھی کرتے ہین ٭

حقوق ملک ہمسایہ پر

قبل از سلطنت سرکار انگریزی عہد افغانی مین ہمسایہ لوگ اپنی ملک کا لشکر ہوتے تھے اور اسکی مخالف اور اگانونکی دشمن سے لڑکر اپنی جان دینا بھی لازم سمجھتے تھے سوای اسکی ہر قسم کے بیگار اور مختلف خدمات لینی کا ملک کو استحقاق تھا بہرہ بروج وگھڑی مائین ہمساؤنکی ذمہ تھا اور شکر وغیرہ روٹی خلا بنجات ہمسایا اور عہد افغانی مین تو حصہ پیداوار اور کنگ یعنی رسوم شادی حسب حیثیت ہمسایہ لیتی تھے اور الماری چارپائی لحاف واسطے مہمانان ملک کے اور شادی غمی مین لکڑی سوختنی اور چوک یعنی مجرہ اور مسجد لیائی سال بسال ہمساؤنکی ذمہ ہے بجای آہنی شمشیر مارنے کے جسکو اب انتظام سرکار انگریزی کی سبب سے کچھ ضرورت نہین ہے یہ بات کہ شمشیر سے اپنی ملک کی دشمنونکو مارنا چاہتے ہین عدالت مین اکثر ہمسایہ بامید فایدہ اپنی ملک کے خلاف شہادت دینی کیواسطی آتے ہین گرچہ ہر ایک مقدمہ مین موقع تسلی پایا ہے گر مقدمونکے حکام گوگواہان ہمسایہ اور غیر ہمسایہ کی دریافت بھی کرلینی چاہئی اس سے یہہ مراد نہین ہی کہ ہر ہمسایہ کی شہادت خلاف سمجھی جاوی مگر تاہم اس احتیاط کا نتیجہ انصاف کیواسطی مفید ہی مینی اپنی تجربہ سے بخوبی اسکا امتحان کیا اور آزمایا مفید ہی پایا ٭

حق ہمسایہ ملک پر

صرف یہہ تھا کہ گھر ہمسایہ کو آبادی کیواسطی دیوی اور تا بمقدور ظلم ظالم سے اسکو بچاوی اور جو شخص ہمسایہ کا مال بزور لیوی یا اسکو نقصان پہونچاوی تو ملک اسکا دشمن ہو کر اپنی ہمسایہ کا بدلہ لیویگا اور اس بدلہ لینے مین اگر ملک کو نقصان پہونچی تو بھی گوارا کرتا ہی مگر ہمسایہ کی نقصان کو اپنا شرم سمجھتا ہی ٭

تقسیم سترہ باہم ملک وہمسایہ

لفظ ستر کی تعریف پہلی ہو چکی ہی کہ روڑی کو کہتی ہین اسکی تقسیم باہم ملک وہمسایہ علاقونمین مختلف طور پر ہوتے ہی عموماً اصول یہہ ہی کہ جسکی مملوکہ زمین مین ہمسایہ کا گھر سکونت واقع ہی روڑی اسکا حق ہوتا ہی مگر اس اصول مین بعض جگہہ تیاین بھی ہین جیساکہ تپہ منڈا انمین اتنا ایسا ہی کہ گو زمین ملک کی ہو مگر ہمسایہ سقف کوٹھہ کا خود ڈالی تو ابدوبنلا اس سقف کی نصف روڑی اسکا حق ہوگا اور دوسرا نصف مالک زمین کا اگر سامان سقف ملک دیوی تو ہمسایہ کا روڑی مین کچھ حق نہین اور تپہ عیسکی اور اسمعیل خیل اور غو یا الاکثر دیگر تپونمین بھی یہہ دستور ہی کہ گو سقف ہمسایہ کا ہو تاہم تمام روڑی مالک اراضی لیتا ہی اور تپہ شورانی بعض دہات اور دیگر دیہات مین ہر

ایسا دستور ہے کہ الّا ... فی بیگہہ ... روپیہ یا ایک روپیہ تک زمانہ نقد سالانہ بطور لوٹ ہمسایہ سے لیا کرتے مگر اسکو دیتے مین شرائط مختلف ... ضرورت آبادی ہمسایونکی جو جس مالک کو اپنے اراضیات کی تردد وغیرہ ... بات کیواسطے زیادہ خواہش آبادی ہمسایونکی ہوتی تو اُسنے مگر مین سے ... جاتا کچہہ حصہ دیا کرکے آباد کئے اور جسکو کم ہوتی اُسنے حسب معمول ... منہ مثل ... ہمسایونکو مفت ... جسکو اُسکا مالک معاف کردیتا ہے اور اِس معافی کو لٹہ بولتے ہین عہد افغانے مین ایسے معافی سپاہی اور ملا اور لڑنیوالونکو ملا کرتے تہے اور امام مسجد و اخوند سادات و قریش کو بہی مگر خانجات سکونہ خود اکثر معاف ہوتا ہے مگر کے تنازعات عدالت مین اکثر آتے ہین حکام اِس ضلع کو اِن دستورات سے واقفیت کامل مطلوب ہے کیونکہ کاریز ... مین ایک ایسی ضروری چیز ہے کہ تقدیر اراضی زرعی سوای اسکی چہارم حصہ بہی نہین ہے +

حق ہمسایہ بابت سقف کوٹہہ

اِس پرگنہ مین یہہ دستور ہے کہ جو سقف ہمسایہ نے اپنے خرچ سے بنایا ہو تو وہ استحقاق رکہتا ہے کہ جب اُس گہر کو چہوڑ کر دوسرے گانون یا اُسی گانونکی دوسری جگہہ کو جاوے تو سامان سقف اوکہاڑ کر لیجاوے الّا اگر مالک موضع کو سقف اوکہاڑ دینے مین عذر ہو تو قیمت سامان اُسکی بموجب تشخیص مُثان سنار یا معتبر ہمسایہ کو دیکر سقف محفوظ رکہے مگر ہمیشہ ہمسایہ کو اُس سقف کی نسبت نہین ہوتا کہ جو مالک بنوا دیا ہو یا سامان سقف مالک کا ہو ایسی حالتمین جب ہمسایہ نکل جاوے تو وہ کوٹہہ مالک کی اختیار مین ہوتا ہے +

خواہش آبادی گہری ہاء جدید

اِس علاقہ مین بہت چہوٹی چہوٹی اور گنجان دیہات ہین او بسبب اسقدر چہوٹی او متصل ہونے کے دو مین - اوّل تو واسطے بہم پہونچانے زرخیزی اُنکی زمینات زرعی کے جسکو ہاتہہ پہونچا گانون بنایا - دوسرا - اِن لوگون کی طبیعت آزادی اور حاسدانہ برتری بہت چاہتی ہے اور ہر ملکی کی خواہش اور دوسری کے تابعداری نکلنے کی ارادہ پر ہر ایک شتون غیرہ ارادہ علیحدہ گہر بنانے کی رکہتے ہین اور اِس مطلب کیواسطے اکثر درخواست جہت اجازت عدالتمین گذرتی ہین اور اُس سایل کی درخواست کی نسبت دوسری فریق کی جانب سے بہت عذرداریان ہوتے ہین اکثر عذرداریکہ ... سے ناجایز ہوتے ہین اور دوسریکا فایدہ اُنکو گوارا نہین ہوتا الّا بعضی جگہہ عذر درست بہی نکلتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ سایل بانئے ... دہ ہونی کیواسطے خواہش آبادی موضع جدید رکہتا ہے میرے نزدیک انتظام پولیس مین آبادی دیہات جدید بسی سوا روکنی مین مضائقہ کچہہ حرج نہین ہے +

طرز تعمیر دیہات

اِس علاقہ مین بسبب قیام دشمنی کے بنظر محافظت عہد سابقہ گانون بنانیکا یہہ طریق تہا کہ جسقدر طول عرض موضع بنانا ہوا اُتنا احاطہ مقرر کرکے

اُنکی گرد بطور حلقہ کے ایک شہر پناہ کیطرح آٹہہ نو فٹ کی اونچی دیوار انکی بنائی جاتی تہی اور جا بجا دن کونوں میں مسقف برج معہ سینہ پناہ اور اکثر
ایک دروازہ بطور ڈیوڑہی کے رکہا جاتا تہا گویا ایک چہوٹا قلعہ ہوتا تہا اور جب کوئی مخالف اُس گانو پر حملہ آور ہو تو اُسکا مقابلہ اور اپنی گانو
کی محافظت بخوبی ہو سکتی تہی اور بیچ اُس شہر پناہ کی گہر متفرق طور پر بسائی جاتی تہی یہہ مکان سکنی پست اور بد وضع اور تنگ ہوتی ہیں
اور اکثر غلجی اور عبدران قوم کی آدمی ان مکانوں کی دیواریں پہسکہ سے بموسم زمستان تیار کرتی ہیں اور مکان اور صحن میلہ
اور خراب ہوتی ہیں شروع عملداری سرکار انگریزی میں **کرنیل سر ہربرٹ آڈواردس صاحب** نے بروج اور مانٹین کی سینہ پنا
منہدم کرادیں اب کسی گانو میں کوئی برج نہیں ہے اور امن سلطنت کی باعث سی نہ بروج اور نہ موضع بنا ہونکی ضرورت ہی اب
لوگوں میں عادت کشادہ آبادی کی ہوتی جاتی ہے فی الحال اس پرگنہ میں ۳۶۷ مواضعات ہیں جنپر علیحدہ علیحدہ جمع سرکاری
مقرر ہی مگر واضح ہو کہ سوای چند موضع کی باقی اکثر دیہات بہت چہوٹی چہوٹی اور قلیل جمع والے ہیں ایک دوسری سے قریب تر اور گنجایش
رقبہ ہر ایک کا بہت تہوڑا جس شخص کی تہوڑی زمین تہی اُسنی بہی بخواہش آزادی علیحدہ موضع بنایا اور ملکی یعنی نمبرداری کی
خواہش سے جمع بہی اُسکا علیحدہ مقرر کرالیا +

مانٹین

ایک قسم اونچی عمارت ہے چورس تخمیناً بارہ فٹ پہسکہ کی یعنی خام دیوار اُٹہا کر قریب نو دس فٹ ارتفاع کو جب پہونچی تو اُسکو مٹی سے پُر
کرکے بطور دمدمہ بنا دیا اور پہر اُسکی اوپر بوضع چورس برج کے ایک کوٹہہ بنایا اور نیچی سے سیڑہی لگا کر اُس کوٹہہ کی اندر جاتے ہیں اور اُس
کوٹہہ کے اوپر سینہ پناہ بنائی جاتی تہی خطرناک اوقات اور حملہ مخالفان اور لڑائی کیوقت میں اُس اونچی مکان پر چند توپچی
نشانہ باز بندوقیں لیکر بیٹہہ جاتی اور دور دور بندوق کی زد سے مخالف کو نہیں چہوڑتے یہہ مانٹین ہر ایک دیہ میں بڑی ملجا ہوتی ہے اور جب
تک یہہ قایم ہے تو گانو میں غنیم کا دخل مشکل ہوتا ہے اُن ملکان دیہ کو جو اپنی ہیبت دشمن کی کہتی ہیں اور کرام دیال انگلستان کیطرح اندیشہ سے
خالی نہیں ہوتی وہ اپنی خوابگاہ اُس بلند مکان میں کیا کرتی ہیں بعد چڑہ جانیکی سیڑہی اوپر کہینچ لیتی ہیں سنہ ۱۸۵۱ء میں مانٹیوں کی بہی فیصل گرادی
گئی تہی مگر مکان اتبک بعض جگہہ باقی ہیں +

چوک کا

اصلی معنی موقع نشست گاہ عام موضع کا ہے اور عمارت چوک کی اگرچہ خراب اور تنگ دروازہ مگر بہ نسبت اور مکانات کی ذرا اونچی
ہوتی ہے اور موسم زمستان کی آگ جلنی سے اندر سیاہ ہوجاتا ہے اور عمارت چوک کی باہر کشادہ صحن ہوتا ہے عہد افغانی میں اکثر لوگ بسبب
بدی گہر دشمن نہیں سوتی تہی اور چوک پر مجمع کثیر رہتا تہا فی الحال اگرچہ چوک خوابگاہ نوخیز جوان اور ناکتخدا مردوں کا ہے مگر نشستگاہ

پیر جوان ہی چوک کی متصل ایک چھوٹا تنگ مکان اور ہوتا ہی جسکو اسملک مین حجرہ کہتی ہین اور وہ شیطان خانہ بفعل امرد لڑکونکی مطلب سے بٹھانے مین مستعمل ہوتا ہی +

حال متعلق اراضیات زرعی

اول اقسام زمینات

اس پرگنہ مین مشہور صرف دو ہی قسم زرعی زمین کے ہین اول نہری جسکو بزبان پشتو تندوبہ کہتی ہین بارانی جسکو اچوبہ کہا جاتا ہی قسم نہری کے ناقص اور کامل افراط یا کمی پانی و کلر یعنی روڑہی پر منحصر ہی جہان نہر کا سروبہ ہوا اور پانی وافر ملا اور روڑہی موقع پر پہونچی تو اسمین سب سی کامل پیداوار ہوتی ہی اور برعکس اسکی ناقص قسم نہری مین سی تپہ سورانی اور دہیاست منجملہ سوکڑی و داود شاہ و میتاخیل اور تپہ ساوات وگی بہرت کی زمینات سب سی زرخیز ہین اور تپہ میری اور زمینات واقع نار کم حیثیت کہتی ہین ایک قسم کلر دار زمین کو ترینہ کہتی ہین جسمین پیداوار کم ہوتی ہی غوریوالہ کی جبہ اور بہشتی خیل کے متصل اس قسم کے ترخہ اراضی واقع ہی اور بارانی یعنی اچوبہ زمین قریب کل کے وزیرونکی قبضہ مین ہی گرچہ بسبب نہونے پیمایش معتبر کے صحیح تعداد نہین معلوم ہوئی مگر سمت [illegible] کا اندازہ ہی اور سرسری پیمایش کے بموجب [illegible] ایکڑ یعنی گہمانو زمین نہری معہ نار و تپہ میری اور [illegible] ایکڑ اراضیات مقبوضہ وزیران بغیر درقبہ حاصلہ ہی مجکو تجربہ سی معلوم ہی کہ پیمایش آیندہ کو اس تعداد مین افزونی ہوگی +

اسماء و ہیئت اراضیات

ہر ایک موقع پر نام زمینات مختلف ہوتے ہین مگر ہیئت اراضی کی رو سی جو مشہور نام ہین انکو یہان جتلایا جاتا ہی جو زمین سب سی لمبی چوڑی ہو اسکو **وارہ** کہتی ہین باستثنا علاقہ نار و تپہ میری زمینات بارانی علاقہ بنو مین ۳۰ ایکڑ سی زیادہ کوئی شاذ و نادر کہیت ہوگا اکثر چھوٹی چھوٹی قطعات دو کنال سی لیکر ۱۰ کنال تک ہوتی ہین اور جو زمین فراز و نشیب مین ہو اسکو **ڈہنڈ** کہتی ہین اور چھوٹی قطعہ کو **سرکاگی** بولتی ہین اگر وہ ذرا لمبا اور عرض مین کم ہو تو اسکو **سیرہ یا چیرہ** کہا جاتا ہی اور جو زمینات کسی رود کی کنارہ پر واقع ہون انکو **کس یا کچھہ** یعنی کنارہ بولا جاتا ہی اور جن مین اونچی کو پانی بمشکل چڑہایا جاوی اسکو **منٹھہ** کہتی ہین اور جس کہیت کی ڈہال نکلی ہوئی ہو اور سلامی اور اونچا ہونے کے سبب سی پانی نہ ٹھہری اسکو **لوڑہ** بولتی ہین +

تفصیل پیداوار اراضی

زمین نہری کل دو فصلی ہی اور بارانی ایک فصلی فصلین مین بزمین نہری اجناس ذیل پیدا ہوتی ہین ربیع - گندم جو تماکو خربوزہ تربوز پیاز - تہوم یعنی لسن شفتالو مٹر ہلدی کچالو اور خریف مین نیشکر چاول کپاس مکی جوار دال ہر قسم ترکاری ہر قسم سوای آلو بجز

کنجد کنگنی چینا اور بارانی اراضی مین ربیع کو گندم نخود اور خریف باجرہ اور بعض جگہہ کپاس ان اقسام سے جو زیادہ منافع والی جنس ہے اسکا ذکر ذیل مین کیا جاتا ہی ۔

اول نیشکر

یہہ جنس سب سے زیادہ پیدا ہوتے ہے و بقدر بہی اسکا بہت تر جو بیچ کی لایق نہین ہوتا کہا ہو بکہا دیتے ہین اسکی دو قسم مین ایک سرا یعنی سرخ دوسرا سپیز یعنی جسکا لون مایل سفیدی ہو ہے دوسی قند سیاہ اور شکر سرخ نکلتی ہے بنسبت سپیز کے سرخ اچہا ہوتا ہی مگر سردی کا اسکو زیادہ خطرہ ہوتا ہے اگر سردی ماری رہا دہی تو رس خشک ہو جاتے ہے اور قند کم نکلتا ہی یہہ جنس ماہ پوہ اور ماگہہ مین بوئی جاتے ہے اور بونے کا طریق یہہ ہے کہ بقدر ایک فٹ نیشکر کو ٹکڑی ٹکڑی کرکے زراعت جو اور گندم کی طیار زمین کے اوپر پہیلا دیتی ہین اور پہر اوپر سے پانی لگا کر جب زمین پانی سے نرم ہوئی تو ہاتہہ پا دن لگا کر اس کیچڑ کی بیچ پوشیدہ کیا جاتا ہی بعد ہفتہ کی جب زمین ذرہ خشک ہوئی تو روڑی انکی اوپر ڈالکر پانی دیا جاتا ہی اور پہر موقع پر پانی ملتا رہتا ہی ماہ ہاڑ مین ایکدفعہ دوبارہ روڑی ہر ایک بوٹا نیشکر کے جڑہ مین تہوڑا تہوڑا ڈالے جاتے ہے بعد اس سوای اوسکی محنت کی خالے پانی لگانے سے انکی زراعت مثل ایک بیلہ کے بڑہتی رہتی ہے یکم ماہ کاتک کو پانی دینا موقوف کر دیتی ہین تا کہ انکی رس پکجاوی آخر ماگہہ اور شروع ماہ پوہ مین انکو کاٹکر چہیلا جاتا ہی اور پہر بقدر ایک ایک فٹ کی ٹکڑی کرکے کہانی مین ڈالدیتی ہین اور شکل کہانے کے مثل کہانے تیل کے ہوتے ہے مگر اتنے بڑے ہے اور دو بیل آگے باندہی جاتے ہین کہانے کے نیچے مٹکے گلی رکہی ہوئی ہوتے ہے جسمین رس پڑتے ہے اور جب مٹکی بہری گئی تو کڑاہ آہنی مین ڈالتی جاتے ہین اور اسکی نیچے آگ جلاتی ہیز جب مثل قوام کے وہ رس غلوطا اور منجمد ہونے لگی تو تب اسمین چمچہ پہیر کر کڑاہ سے شانک گلی مین ڈالکر اسمین دو انچہ چوڑے سیخ آہنی جسکو زبان تشیو رمبانی کہا جاتا ہی پہیرتے ہین اسوقت معلوم ہو جاتا ہی کہ شکر ہے یا قند اگر شکر ہوئی تو اپنے ملتی نہین ہے دانہ دانہ رہتی ہے اگر قند ہے تو باہم منجمد ہوتا جاتا ہی شکر بنسبت قند کے زیادہ قدر مند ہے گرچہ نرخ باوقات مختلف بدلتا رہتا ہی مگر عموماً بطور اوسط للعہ روپے من قند سیاہ اور سے روپے من شکر کہانے پر فروخت ہوتے ہے الا افسوس کہ قند سیاہ بہت خراب بنایا جاتا ہی اور رس اسکی اچہی طرح چہانے نہین جاتے جسقدر کڑاہ مین ڈالنی کیوقت اچہی چہانے جاوی اسیقدر عمدہ اور سفید بنتا ہے شکر اور قند کی ایسا اتفاقیہ بننے سے لوگ متعجب ہین اور کہتی ہین کہ جس زمین سی شکر نکلتی ہے اسکو کسی پیر یا فقیر کے دعا ہے مگر در اصل یہہ بات ہی کہ جو زمین ذرہ اونچی ہے اور اسمین پانی کم ٹہرتا ہی اس سے شکر نکلتی ہے اور قند بہی اول قسم کا اور برعکس اسکی جو زمین نشیب اور قرار گاہ پانی کے ہو اسمین سے قند نکلتا ہی اور شکر نہین جو زراعت نیشکر کاٹے جاتے ہے دوسری سال

بانے وغیرہ دیتے ہین بطور موٹا ہی کیا ہے کہ سر سبز ہوتے ہین اور اس زراعت کو ٹکڑے ٹکڑے مین ماہ ہاڑ کے شروع مین اسکو بیج سے کو ڈ ی
ہین جسکو بزبان ملک جکا ولہ کہا جاتا ہی جب ایکدفعہ زمین نرم کیگئی تو اسمین کلر یعنی روڑی ڈالکر بانے شروع ماہ کتک
تک دیا جاتا ہی اور ماہ پوہ مین نیشکر کا گڑ مستور مندرجہ بالا قند سیاہ بناتے ہین اور خصوصیت زمین کی یہانتک ہی کہ تین سال
برابر ایکدفعہ کی کاشت کردہ نیشکر ہوتے ہیتی مین بلکہ اگر گوڑی حسب مراد ڈالی جاوے تو چوتھے سال بھی وہ تخم کام آتا ہی اور طرفہ
تاثیر یہہ ہی کہ سال اول سے دوسرا اور تیسرے سال مین زراعت کا مال و رقند بہت نکلتا ہی اور ٹھ یعنی بڑا نے زراعت نیشکر سے
نکلا بھی زیتی ہی اور قند بہ اول سال سے بہتر ہوتا ہی سب سے اعلی قسم کے نیشکر نفرادین بتیہ سوائی مین ہوتے ہین اور وہ لوگ
کوشش بھی کرتے ہین اسی سبب سے نرخ اسکا بہ نسبت دیگر علاقہ کے گران ہوتا ہی تخم نیشکر سے کنال ہمہ کا پڑتا ہے
اور فے کنال سے بحساب اوسط تین من قند سیاہ و شکر نکلتی ہی جسکی رسے فی کنال پیداوار ہوئی اور ریسے فی ایکڑ آمدن
پڑتے ہین ٭

دوم ہلدی

یہہ جنس ماہ چیت یا بیساکھ مین بوئی جاتے ہین اول زمین کو روڑی سے تر کیا جاتا ہی اور بعد کاشت پانی سے سیراب کیجاتے آیندہ
آیندہ سال اسی موسم مین بیم سے اکہاڑکر ہلدی نکالتی ہین فی کنال دو من اسیر تر ہلدی کا تخم پڑتا ہی اور تعداد پیداوار فی کنال مختلف ہی بہت
اعلی دہ من فی کنال اور ادنی دو من بھی نکلتی ہی اور بعض جگہہ ایک حصہ گھاٹی سے بالکل نابود ہو جاتے ہین بحساب اوسط فی کنال چار من
تر ہلدی کے پیداوار شمار کرنے واجب ہی جو بعد خشک کرنے کے چہارم حصہ یعنی ایک من دس سیر رہتی ہی خشک ہلدی کا نرخ ۵ روپے من
سے لیکر ۸ تک مختلف اوقات مین ہوتا ہی الابحساب اوسط ۶ روپے فی کنال آمدن سالانہ جنس ہلدی شمار ہوکر ۶ روپے فی کنال بابت
قیمت تخم منہا کرکے باقی دو سو روپیہ فی ایکڑ آمدن ہر دو سر ہوتے ہین اس ہلدی کا رنگ بہت تیز زرد نہین ہوتا بلکہ پھیکا رنگ اور
ناقص قسم سمجھی جاتی ہی ڈیرہ اسمعیل خان کیطرف بیوپاری لوگ بہت خرید کر لیجاتے ہین اور زمینداران کو اچھی نفع ملتا ہی اور اکثر ہلدی
براہ بنگش و گومل بیوپاری ہوکر کابل وغیرہ نواح مغربی مین باہر کے بیوپاری جا فروخت کرتے ہین ٭٭

پیداوار میوہ جات

بنوں کا شہتوت اور قدیمی میوہ شفتالو بہی انار مگر پختہ عمدہ نہین ہوتے خربوزہ تربوز انگور انجیر عمدہ نارنگی سنگترہ ہلیلہ ۔ توت کثرت سے
بیر لیمو کیلا اب داخل ہوکر جلکوتہ نارنگی سنگترہ و کیلا اور انبہ سرکار انگریزی کے عملداری مین کاشت ہوئی ہین اور اتنی نہین تھی شفتالو
اور چوٹا اس کثرت سے ہوتے ہین کہ انکی موسم کو جدہر دیکھو بازارین ٹوکرہ شفتالو کی نظر آوینگی بعض دیہات کی پاس بہت چھوٹی چھوٹی

باغچہ ملک وغیرہ لوگ کہتی ہین اور جب وقت پختگی میوہ آیا تو میندو لوگ بطور ٹہیکہ باغچہ ایکسال کیواسطی مول لیکر میوہ فروشی خود کرتے ہین شوقِ
باغ لگانیکا لوگونکو کم ہی ۔ زمین اسکام کیواسطی بہت عمدہ ہی ٭

تفصیل گلہای

بہت طول بیفایدہ ہی مشہور پہول اس علاقہ کی یہہ ہین گلاب پنبا ۔ چنبیلی گل داودی سوسن گلگی ٹرنجان ہندرانی گل عباسی گلمہندی گل جعفری اور
تہل مین گل ہیمبری ۔ ورنگ نہایت خوشبودار خودرو بموسم بہار پیدا ہوتا ہی انگریزی پہول وگل ہزارہ صرف سرکاری باغ یا انگریز
کے خانگی باغچونمین ہوتی ہین اصل پیداوار پہولونکی یہان کم ہی ٭

پیداوار گہاس

سوای خودرو گہاس معمولی کے اس علاقہ مین گہاس شفتل اور رشقہ اراضیات زرعی مین مثل زراعت کاشت کیا جاتا ہی انمین سے
زیادہ اورکا ۔ آمد شفتل ہی جو ہمراہ فصل ربیع کے کاشت کرتے ہین گہوڑی و دیگر مویشی کی خوراک کیواسطی حکم اکسیر کہتا ہی گہوڑا اسی بہت
جلد طیار اور فربہ ہو سکتا ہی خاصیت اس گہاس کی یہہ ہی کہ ایکدفعہ کاشت کرکے ماہ ہاڑ تک چہہ دفعہ کاٹا جاتا ہی اور ہربار بعد کاٹنے کی پانی
دینے سی یہہ سرسبز اور قابل خوراک بہایم ہو جاتا ہی اسکی کاشت سی زمین کو بہت فایدہ ہوتا ہی ٭

ذکر کاشتکاران

اس پرگنہ مین سوای ملکان تہبر اور اہل ہنود اور کابل لوگونکی باقی مالکان زمین خود کارکہ شکلمی کیا کرتے ہین مگر چونکہ آبی ہینے
اس علاقہ کی کاشتکاری سبب تہہ سی گریٹ یعنی پاتی بل کے بندہ بنانے کی مشکل ہی اسواسطے غیر مالک اروہ مزارعان جنکو
بزبان ملک شفتی کہتی ہین بہت ہی اور اکثر مالکان بشراکت خود یا علیحدہ بذریعہ ان جزو زمینات کی کاشتکاری انسی کراتے ہین ٭

استحقاق مزارعانہ

بشرطیکہ کوئی خاص اقرار نہو لیا ہو تو بدون اس ایک فصل کے جسکا تردد مزارعہ کر چکا ہی آیندہ کچہہ حق باقی نہین ہیگا مزارعہ کی حیثیت
اور نام سوای شفتی اور کچہہ نہین ہی بعد درو فصل موجودہ مالک کو اختیار ہی جب چاہی شفتی اسکو چہوڑا دیوی الا اگر دوسری سال کے
موسم کی زراعت نیشکر ہو تو قبل از چکاولی یعنی گوڈنے کے مالک نصف تخم دیکر مزارعہ کو بیدخل کر سکتا ہی بعد چکاولی اور کلرڈالنی کی یہہ استحقاق نہین
رہتا تاوقتیکہ وہ زراعت تیار ہو کر مشترک لیجاوے جب دراج ملک جو ہی تو غنیمہ موروثیت کا کچہہ استحقاق مزارعان کو نہین پہونچتا اگر شفتی ہندکی یعنی
جٹ وغیرہ لوگ ہین ٭

طریق کاشتکاری

رقبہ بارانی اور علاقہ میر پان تپہ نارہ و لنڈیڈاک و دیگر بعض جگہہ کل قلبہ رانی سی کاشتکاری کیجاتی ہی اور زراعتی آلہ جو گاوان قلبہ کم زور و چہوٹی

چھوٹی ہوتی ہین باقی اکثر جاتا تو چونکہ بہری اراضی آلہ گرنٹ یا ہیم آہنی سے کہ مثل پلچہ ہوتا ہے مزارعان نہین رکھتے اور پاؤن کا زور لگا کر قابل کاشت بناتے ہین اور آلہ مذکور کی ہیئت اسطرح ہے کہ نیچے پھال رہ چوڑا اور گاؤدم اور قریب ۲ فٹ لنبا چوبی دستہ اوپر پہل آہنی کی ذرہ اوپر ایک چھوٹے سے لکڑی پاؤن کا زور دینے کے واسطے لگا دی جاتی ہے اس شکل کا اور ایک یا چند آدمی زمین پر ایک سرے سے کھڑے ہو کر اُس گرنٹ سے دبا پہل زمین پر مار کر اور پاؤن سے نیچے دبا کر کلوخ زمین کو الٹے جاتے ہین ایک مضبوط آدمی مشتاق قریباً ایک کنال زمین قابل زرعی بنا سکتا ہے ان لوگون کا قول ہے کہ بسبب سخت اور سخت زمین ہونے کے قلبہ اچھی طرح نہین چل سکتا اور جبتک گرنٹ سے عمیق مزروعہ نہ بنائی جاوے تو فصل اچھا نہین کرتے ٭

حصہ کاشتکاری

مختلف طور پر ہے عموماً پیداوار غلہ ہر قسم و کپاس سے ایک ثلث مزارعہ اور دو ثلث مالک بٹائی کر لیتا ہے تخم و مالگذاری ذمہ مالک اور بعض جگہہ اول پیداوار پر دوسرے بیست یا ہفتم یا دہم حصہ عوض ادای معاملہ اور علاوہ اسکے تخم یا بذر بغیر زمیندار لیکر باقی کو تین حصہ مندرجہ بالا پر تقسیم کرتے ہین الا اس آخر الذکر صورت میں مزارعہ علاوہ ایک ثلث کے [illegible] بابت [illegible] و [illegible] مزارعہ کو اتا ہے [illegible] کہ بٹائی اسطرح اکثر ہوتی ہے کہ کل پیداوار سے اول دہم یا ہفتم حصہ بعوض معاملہ مالک لیکر باقیماندہ سے [illegible] حصہ مزارعہ اور تین [illegible] مالک لیتا ہے تخم [illegible] و [illegible] دستور ہے کہ مالک اور مزارعہ [illegible] جب تک [illegible] بٹائی [illegible] کے مالک کل پیداوار سے علیحدہ کر لیتا ہے اور باقی پیداوار سے دہم یا ہفتم حصہ اور بابت معاملہ مالک لیکر [illegible] نصف بانٹ لیتے ہین ایسی صورتمین تخم بعض جگہہ مالک دیتا ہے اور خرچ ان مرکب و اسطے ڈھوائی اُسکی ذمہ مشتقی ہوتے ہین اور بعض جگہہ دسوان یا ہفتم چھوڑ کر کل پیداوار سے تین حصہ مالک اور دو حصہ مزارعہ لیتے ہین بحساب پنجدو [illegible] آپسمین تقسیم کر لیتے ہین الا اس دوسری صورت مین بھی گیارھوان حصہ بابت گھانی و کرایہ مالک کو لینے کا استحقاق رہتا ہے تیسری صورت [illegible] جگہہ ایسی بھی ہے کہ تخم وغیرہ اخراجات سے مزارعہ بری ہوتا ہے کل پیداوار سے سوم حصہ مزارعہ اور دو حصہ مالک لیا کرتے ہین ملحوظ رہے کہ رواج بٹائی باہم مالکان و کاشتکاران ہر تپہ بلکہ ہر گاؤن مین یکسان نہین ہے حصر اسکا اوپر کثرت و کمی کا [illegible] ہے جہان مشتقی بہت ملے اور زمین قدر [illegible] ہوئی وہان حصہ کاشتکاری کم اور برعکس اسکے زیادہ ہوتا ہے مگر کہ ضرورت [illegible]

پہ دستور بٹائی مین تبدلات ہوتے رہتے ہین جب بٹائی کا تنازعہ ہو تو خاص شرط مقررہ یا رواج دیہ کو دریافت سے انفصال ہوسکتا ہے

ذکر سیرابی علاقہ

رود کُرم کے پانی نے اس علاقہ کو زرخیز بنادیا ہے یہ پہاڑی ندی مقام پیوار کے متصل کوہ سفید کے جنوبی حصہ سے نکلکر علاقہ کُرم مسکونہ قوم طوری کو سیراب کرتے ہوئے ٹل بلند خیل ضلع بنگش کے پاس سے آتے ہے اور ضلع بنون کی مغربی حد سے متصل ہوست کُرم اس پرگنہ مین مشرق رود داخل ہوتے ہے اور ہمیشہ ہر موسم مین جریان اسکا بند نہین ہوتا الا بشرطیکہ بارش موسمین میز بماہ مارچ واپریل اور ستمبر واکتوبر قلت پانی کا اندیشہ رہتا ہے جب پہاڑ سے نکلکر اس علاقہ کے حدود مین پہونچتی ہے

تو ہر ایک قوم سکنائے پرگنہ اپنی اپنی نہر جسکو بزبان ملک یال کہتے ہین موقع مناسب سے کہود کر اپنی زمینات کی سیرابی کیواسطے لیجاتی ہین اس ملک مین سو فٹ کی فاصلہ پر ایک فٹ پانی اونچا چڑھتا ہے مثلاً اگر کوئی زمین جاری نہر رود کرم سے دس فٹ اونچی ہے تو جب نہر ایک ہزار فٹ دور سے کہود کر لائی جاویگی تو اُس زمین پر پانی پہنچ سکیگا اُس رود کیجانب جنوب سے پہلے وہاں موسوم ہیونہ مملوکہ وزیران محمد خیل کے ہے اور اسی سبب کم منتفع اس قوم کے وہ اچھی طرح نہین ملتی اُسی نہر و بالا اراضی شاہ و مشر خیل کے خوب جاری ہے عمدہ ہے از ان بعد وہاں لنڈیڈاک جو میجر جان نکلسن صاحب ڈپٹی کمشنر سابق نے ۱۸۵۶ مین معرفت غلام [illegible] تحصیلدار سابق کہدوا کر زمین ویرانہ موسومہ لنڈیڈاک تعدادی چھ ہزار کنال کو آباد کرایا نالہ کچکوٹ کورم سے جنوب یال مشرق کیطرف علحدہ ہو کر اکثر زمینات اسم پرگنہ کو سیراب کرتا ہے ٹل پرگنہ مین بڑی یہی وہ یال اور زیادہ فائدہ بخش یہی ہے کچکوٹ بہت پرانا عہد قوم ہنی و منگل کا بقیہ ہے سابق اس علاقہ سے ہے اسمین ترقی پانے کا انتظام معقول ہو کر زمین جنگل ویرانہ موسوم تار تعدادی قریب [illegible] کنال بعہد میجر ٹیلر صاحب اور کچھ بعہد میجر جان نکلسن صاحب سیراب و آباد کرائی گئی اب وہ زمین بہت عمدہ زرخیز ہو گئی ہے اسی جنوبی سلسلہ مین کچکوٹ کی دہال منڈی ہے وہاں سنبل و ہمدان و فاطمہ خیل اور وہاں خوب ہے بامعروف خمبو و جبنہ پتہ عیسک وغیرہ کی جاری ہے

مین کہ خاص قابل ذکر انکی نسبت کوئی امر زمین کنارہ [illegible] تعامل [illegible] رود کورم مین سب [illegible] معروف شدہ دیہ ہے جسمین ہر چہار [illegible] سورانی سیراب ہوتے ہین ایسا مشہور ہے کہ پہلے قوم سورانی وہاں [illegible] موسوم [illegible] ہے جو اس کو [illegible] پانی کشید کرتے تھے مگر بہت مشکل سے اسمین پانی چڑھتا تھا بس شہزادہ داراشکوہ ابن شاہجہان بادشاہ دہلی نے غزنین سے آکر اس رستہ ہند کو کیا تو اُسنے واسطے آرام رعایا اس یال کو کہدوایا یہی وجہ تسمیہ شاہ جوی کی ہے یعنی بادشاہی نہر ہے

تینڈا اس مجمع کو کہا جاتا ہی

کہ جب دریا کا بند سیلاب سی ٹوٹ جاوی یا مرمت طلب ہو یا صفائی وہان کی زیادہ پانی کی ضرورت ہو تب جملہ حصہ داران از حسب تعداد مقررہ واسطی انجام اسکام کی آدمی بہیجتی ہین جو شخص اپنی نوبت پر نہ بہیجیگا یعنی حشر کو نہ جاوی تو اُسکو بلدیہ اسدفعہ حصہ پانی کا نہین دیتی بلکہ موجب رسم قدیم ہر روز یا ایک نرخ نامعین جرمانہ لیا جاتا ہی وہان اب بلا ایک دریتہ نار مین واسطی حفظ انتظام پانی ایک ایک روغا و چند چلوشتے ہمیشہ محصل مقرر ہین جو شخص حشر کو نہ جاوی یا پانی کی زیادہ ستانی کری اُستی بنام تہاوانہ خفیف جرمانہ لیا جاتا ہی اور بعد ایفا تنخواہ چلوشتگان بقیہ مع سرکار ہوتا ہی ٭

تقسیم آب

مختلف طور پر دیہات اور قوموں کی بیچ اپنی اپنی دیبال مشترکہ کا پانی دو طرح پر اکثر تقسیم ہوتا ہی اول نوبت پر یعنی آپسمین حسب ضرورت چند پہر یا روز و شب کا بارہ مقرر کیا ہوا ہی اپنی اپنی نوبت کی اوقات مین اپنی اراضیات کو سیراب کرلیتی ہین دوسرا دیبال مشترکہ مین ایک لکڑی جسکو زبان ملک مین پاگرگا کہتی ہین اسطور پر بہی ہان دیبال الگ الگ ہوسکی کہ اس پر بیچ ہو لے بفاصلہ بلشت یا چند انگشت حسب مقدار حصہ اپنی اپنی حصص کی موجب سیدہا یا فرق دار گاڑ دیتی ہین اور دہان اپنی حصہ کی دہان کو زبان ملک مین فلہ کہا جاتا ہی اپنی فلہ سی ایک گاؤنکو ہمیشہ جاری پانی پہونچتا رہتا ہی اگر کوئی شخص اپنی نوبت مقررہ سی زیادہ پانی لیوی یا اپنی فلہ کو تعداد مقررہ سی فراخ کرنے کی ذریعہ سی زیادہ ستانی آب کا مرتکب ہو تو اسپر دوسرا فریق محکمہ مین نالش کرکے بر جانہ و نقصان لینی کا مستحق ہوتا ہی اور تنکی تقسیم باہم سکنا دریا و پر تعداد نفر ہی یا ٹہنگی کے ہر تی بیج زمیندار گاؤنکا ٹہنگہ پر نہ جاوی تو اُسکو باشترکا پانی مین حصہ نہین دیتی ٭

گنڈسے

اس بند کو کہتی ہین جو دیبال کی بیچ ڈالکر اسقدر پانی دوسری طرف اُسکی ذریعہ لیجاوین اس گنڈی کو اہل پہاڑ عموماً ناپسند کرتی ہین اور بدون ضرورت اشد کی روا نہین کہتی بعضی جگہہ اس بند سی اوپر کی جانب دیبال پانی سی پر ہو کر صدمہ گیر ہوتی ہی دوسری گنڈے سی کی ڈالنی سی خرچی و بویز میلدار پانی جو سیلاب و کو دم کی وقت آتا ہی پائین والونکو کم پہونچتا ہی یہہ سیلاب کا میلدار پانی اراضیات زرعی کیواسطی بہت مفید ہی اسواسطی نوبتی سرو ہونا غنیمت سمجہتی ہین اور اسکی طلب کوشش اسکی پہونچنی خرچی ادبو کی کرتی ہین ٭

تیسرا اسمار نہر

بڑی نہر کو یال کہا جاتا ہے اور چھوٹے کو جو کھیت بکھیت لگتی ہے اُسکو [illegible] یا لشتی کہتے ہیں اسطرح لشتی ہونگی اب علاقہ میں [illegible] بلکہ نانہ بنجانہ پہرتے ہیں اور اس کرم کے پانی نے تمام علاقہ کو زمردین بنا رکھا ہے اسکی سبب سے درختان سایہ دار خصوصاً توت اور شیشم کے اسقدر کثرت ہے کہ اونچی جگہ سے جب بنونکی علاقہ کو دیکھا جاوے تو کوسون تک باغ نظر آتا ہے سوا اسکے دریا کرم کنارہ توچہ جو علاقہ دوڑ کوہی سے آکر قوم میری و وزیر بکا خیل کے اراضیات کو سیراب کرتے ہے مگر پانی اسکا کم ہے اور بموسم گرما کبھی خشک یا قریب خشکی ہو جاتی ہے بدین سبب اسکی بہ نسبت کرم کم فایدہ پہونچتا ہے اسکا پانی باہم قوم میری و وزیر بکا خیل بحصہ نصفا نصف تقسیم ہے چار روز اور چار شب وزیر لگاتے ہیں اور اسیقدر حصہ میری لیتے ہیں درہ خیور کا پانی پوست جانی خیل اور زینات بکا خیل و جانی خیل پر لگتا ہے اسمین درہ شکتو کا پانی بھی شامل ہوتا ہے

حال جمع مالگذاری قبل از سلطنت انگریزی

احمد شاہ ابدالی سے پہلے کا صحیح حال جمع علاقہ ہذا نہیں معلوم ہوتا شاہ موصوف نے بارہ ہزار روپیہ بابت مالگذاری جسکا نام تلنگ مشہور چلا آتا ہے مقرر کیا اور علاوہ اسکے چھ ہزار روپیہ بنام بہادسو رسات یعنی خرچ و رسد لشکر جملہ اٹھارہ ہزار علاقہ سے وصول کرتا رہا عہد **تیموریہ** میں بھی کچھ ترمیم نہیں ہوئی **شاہ زمان** نے بموجب سفارش کہ یہ علاقہ دور واقع اندرون کوہ سے بارہ ہزار تلنگ معاف کرکے وہ بارہ ہزار بھی علاقہ بنون پر ڈالا جسکی شمولیت سے ایکسال تیس ہزار تلنگ وصول ہوا علاوہ اس تلنگ کے حاکمان دُرانی ایک قسم موسوم جزیہ اہل ہنود سے بحساب فی جنیو دو روپیہ یا زیادہ جتنا شخص جنیو پوش کا مقدور تھا وصول کر لیا کرتے تھے ہنود بیچارے اس متعصبانہ رسم سے جنیو یعنی زنار چھپا کر بھاگ جاتا تھا جب **فتح خان** بارکزئی وزیر اعظم **شاہ محمود** کا بنون میں آیا تو اُسنے اس دعوی سے کہ چند سالسے الیعالی تلنگ کیواسطے کوئی حاکم نہیں آیا بنظر بقایا ایک لاکھ روپیہ بہالیا بعد ازان **پیر دل خان** وغیرہ حاکمان افغان نے اسی تعداد کے نام سے جو ہاتھ لگا وصول کرتے رہے جب سلطنت افغانستان نے ضعف کر سبب سے [illegible] بکرمی تین **رنجیت سنگھ** نے اس علاقہ پر دخل پایا تو اُسنے بھی ایک لاکھ تلنگ کے نام سے جو جنس ملی وصول میں داخل کی سکھا شاہی حاکم جیسا کہ **کنور نونہال سنگھ تارا چند - راجہ سوچیت سنگھ** وغیرہ ایک لاکھ کے حساب سے تفریق [illegible] وار کرتے [illegible] **فتح خان** ٹوانہ جب

سکہ [illegible] حاکم [illegible] ہوتا تو [illegible] چند سال کے لئے ایک لاکہ روپیہ سالانہ [illegible] پر [illegible] سال [illegible] رنجیت سنگہ نے اس [illegible] کے لاکہ [illegible] اکثر لوگ [illegible] کا [illegible] علاقہ کا [illegible] جاتا تہا [illegible] قلنگ وصول نہین ہوا البتہ زمیندار لوگ [illegible] تہے اور باقیماندہ رعایا جنس کم قیمت [illegible] لے [illegible] معاملہ داخل کیا کرتے تہے یہانتک کہ جب پہلی دفعہ رنجیت سنگہ نے اس پرگنہ سے ایک لاکہ کے نام پر مالگذاری وصول کی تو گہوڑا قیمتی اکسو پانسو کے عوض مین اور بالاک [illegible] زمیندار لوگ تب زیور پہانہی اور سونے کا [illegible] کر کا [illegible] داخل [illegible] حالمان درانی و سکہان جو بعد چند سال [illegible] لوٹ جوتہے لگا اسکی وصولی کو غنیمت سمجہکر چلے جاتے [illegible] مستقل جو [illegible] رعایا [illegible] کا [illegible] تہا اس قلنگ سے [illegible] کہا [illegible] بسبب نامعقول دستور چہہ کے اکثر مقدار [illegible] تباہ [illegible] گئے

چہہ قلنگ

احمد شاہ کے عہد سے یہی [illegible] مقرر ہو کر حسب ذیل [illegible] قلنگ ہوا کرتے تہے

قوم میری چہہ تپہ بدین تفصیل

مندلو بارکزی [illegible] ماخیل برہنہ شاو [illegible] حسن خیل [illegible] ان تپہ [illegible] نام [illegible] قوم [illegible] نام لگایا جاتا تہا اور [illegible] ہفت جگہ [illegible] حصہ انکی [illegible] تہا

یک تپہ · یک تپہ · یک تپہ · یک تپہ · دو تپہ

تپی دو تپہ

جنمین سے یک حصہ [illegible] اور دوسرا حصہ [illegible] خیل [illegible] خیل تعل خیل

عیسکے چار تپہ و چار حصہ

بازار [illegible] حسن خیل سلیمہ خیل و شہباز خیل [illegible] جہنڈو خیل [illegible] خیل [illegible] خیل سمیعان [illegible]

یک حصہ · یک حصہ · یک حصہ · یک حصہ

دری ڈیری دو تپہ و دو حصہ

ماطہ خیل [illegible] سوکڑی منڈان میتاخیل [illegible] خیل

یک حصہ · یک حصہ

سورانی چہہ تپہ و چہہ حصہ

داود شاہ	ممش خیل	اسندی	منداخیل	والا دین	معروف	بہرمزخیل	خوتی	یاسن	ہبک	موسکی	تپہ غلعت
یک حصہ		یک حصہ		یک حصہ		یک حصہ		یک حصہ		یک حصہ	

یہہ کُل پرگنہ کی موٹی تفریق ہے اسقدر ڈہکانہ اور غیرہ واجب تہی کہ بعضی تپہ پر بہجہ زیادتی اور بعضی جگہہ بمقابلہ زمین کو حقیقت مین ظلم کے سبب وہ زمین ایسی گری سمجہی جاتی تہی الا واقفیت حیثیت و حدود تپہ جات مندرجہ بالا سے اس تفریق کا غیر واجب ہونا صاف ظاہر ہے اپنی حصہ کو ہر ایک تپہ مین پار وغیرہ کے حساب سے گانوںگا نو پہیلایا جاتا تہا۔

اور دیہات مین

بہیاچارہ کی باہم یہہ منک اوپر تعداد اراضی بحساب غلّہ یا عنید یعنی گون کے بانچہ ہوتا تہا چار کنال زمین یعنی بیگہ کو غلہ کہتی مین اور ۴۸ کنال یعنی چہ غلّہ اراضی جسمین ایک گون غلہ کی تخم ریزی ہو اسکو ایک عنید تصور کرتے تہے اس غلّہ و عنید کی حساب سے ابتدا مین پہلی دفعہ ہرایک مالک کی نام جسقدر حصہ قلنگ کا مقرر ہوا اُسی حصہ موجب اخیر عملداری سکہان تک بموجب سند جسقدر کم و بیش قلنگ لگایا جاتی ہر مالک کو زیادہ دینی پڑتے تہے گو اس مابین مین مالکان کو نے بذریعہ رہن اپنی کل یا جزو اراضی منتقل کر دی ہو تاہم اس بہیاچارہ کے سبب نام ملکیت مالکان ابتدا حصہ کا لیا جاتا تہا سو اصل مالکان اراضی جنکو بزبان علاقہ قوطیعہ حیثیتن کہتے ہین رہن یا موہوب جا بغیر اراضی کی نام ملنات مقرر نہین ہوتا تہا نتیجتہً مالکان یہہ تہے کہ جب انہونے بنظر ضروریات زمینات خود بطور رہن غیر مشروط گرو کر دی اور منافع و آمدن پیداوار مرتہن کہانے لگا تو بجز معاملہ یعنی قلنگ اصل مالک بن سے وصول ہوکر باعث تباہی مالکان ہوا۔

حصول ملکیت بذریعہ ادای قلنگ

اس ظلم اور نیز بے اعتدالی قلنگ نے یہانتک اثر کیا کہ جو مالک مفلس ہو گئی اُنکی جگہہ دوسری شخصونسے قلنگ لیا گیا اور ادا کنندہ قلنگ اس مثلوا کے مقبوضہ اور مرہونہ ہر دو زمینات کا مالک سمجہا گیا طریق حصول اسطرح کی ملکیت کا یہہ تہا کہ جب اصل مالک بباعث سنگینی قلنگ اور انتقال اراضی بذریعہ رہن جسکی ساتہہ قلنگ متصل نہین ہوتا تہا زیر بار ہوکر مجبور ہوا تب دو گانو چہوڑکر دوسری تپہ مین یا کوہ کیطرف مفرور ہو جاتا تہا اور اسکے ذمہ معاملہ کا موخذہ اول مفرور کی رشتہ داران سے کیا جاتا تہا جب انکی توفیق نہو یا وہ دست بردار ہو جاوین تو سکنا دہ نہ ہو کسی دوسری متمول شخص جو عموماً ملک گانو کا ہوتا تہا اُسی اگر وہ بہرند سکی تو ملک تپہ سے قلنگ لگی مفرور وصول ہوکر کُل اراضیات کا مالک بنجاتا تہا مفرور زمینات کی ملکیت اس سبب سے منتقل ہو جاتی تہی کہ انکار از قلنگ بہی مثل مقبوضہ کی گویا اسلامی ارکنندہ سے لیا جاتا تہا اگر وہ مفرور دو تین سال کی اندر واپس

آوے اور بعد ترقی فک ادا شدہ روپیہ اداکرنیوالا کو دیوے تو اکثر لوگ زر مذکور لیکر زمین پھیر دیتے تھے اسطرحکا انتقال ملکیت ہونیکی علاقہ
مین عملداری درانی و سکہان خصوص **جرنیل گوردت سنگہ** کے سال حکومت مین بہت ہوا ہے علاوہ اسکی وہ شخص جو
جب خود ادای فک سے قاصر ہوا تو بعد زر فک نگر خود کل یا جزو زمینات مملوکہ و مقبوضہ دوسری شخصکو بطور گرو دیکر اسی اپنا فک
ادا کرایا تو ایسی صورتمین انتقال ملکیت لازم نہین ہوتا جب روپیہ مذکور اصل مالک ادا کرے تو استحقاق واپس پانے اپنی
زمین کا رکہتا ہے فی الحال اسطرحکے تنازعات عدالت لمبردال مین پیش ہوتے ہین اور بموجب رواج ملک تنقیح ان امور کی ہونے
ضرور ہے اول مالک مفرور ہوگیا تھا دوم بدون کسی شرط کے حکام کیطرف سے فک اسکا مدعاعلیہ قابض سے لیاگیا سوم مالک نے جب
اقرار ادای فک سے قاصر ہوکر اپنی ملکیت ہمیشہ کیواسطے بعوض فک منتقل کردی - ان ہر سہ صورتمین مدعی اصل مالک کا حق بسبب
عدم دخل قدیمہ فوت ہو چکا چوتھی صورت یہہ ہے کہ اصل مالک نے بدون دخل حکام کے بطور خود فک اپنا مدعاعلیہ قابض سے ادا
کرا کر اپنی زمین رہن بلامیعاد و مشروط کیطرح گرو کردی یا ملکیت بذریعہ تراضی مابین ادائے فک کا بندوبست بعہد خاص کردیا ہے
ان مین اصل مالک بطور رہن انفکاک کا بعد دینی زر فک اور اکرہ مدعاعلیہ کے رکہتا ہے یہہ بے سر و پا دستور فک کا
اسوقت سے موقوف ہوا جب **سر ہربرٹ اڈوردس صاحب** نے سمت ۱۹۰۴ بکرمی مین قابضان اراضی سے خواہ مالک ہون یا
مرتہن مالگذاری سرکار وصول کرنے شروع کئے ؛

ذکر مالگذاری ابتدا عملداری سرکار انگریزی

سمت ۱۹۰۴ بکرمی مین بابت ایک فصل چونتیس ہزار دو سو بیاسے روپیہ معاملہ سرکار وصول ہوا - اور پہر بندوبست اول
مین تا نہایت ربیع سمت ۱۹۰۵ تک بحساب اوسط قریب پچاسی ہزار سالانہ زر مالگذاری داخل ہوتے رہے بندوبست دوم میں
میجر جان نکلسن صاحب نے چورانوے ہزار چار سو چہیالیس جمع اس پرگنہ کے مقرر کی اور بندوبست سوم میں
ابتدا سمت ۱۹۱۰ سے **کپتان کاکس صاحب** نے ایک لاکہہ سات ہزار ایکسو پانچ روپیہ یک الاکہہ تشخیص کیا تا ہنوز وہ
بندوبست روان ہے الا سال حالمین ایک لاکہہ ... روپیہ جمع تشخیص ہوکر وصول ہوا سبب اس بے دربے
ایزادی جمع کا سوای گنجایش و آسودگی علاقہ و ترقی قدر ملکیت یہہ ہے کہ علاقہ نارد لنڈیڈاک کے آبادی سے اور اکثر زمینات نام
تحصیل تہل نو آباد کے مشخصہ ہوجانے سے جمع مین برابری ہوتی ہے علاوہ اس پرگنہ مین ...
اور کسی جگہہ جمع سنگین نہین بلکہ گنجایش ہے البتہ بعضی دیہات مین تشخیص جمع سمت ۱۹۱۰ کیوقت جو پیدا وار ...
کچہہ فرق قابل ترمیم بندوبست آیندہ نظر آتا ہے - بار ہا بوجہ زبان خود اس ذکر کو تعجب سے بیان کرتے ہین کہ عہد عملداری ...

سابق مین باوجودیکہ چند سال کے بعد حاکم واسطے وصولے تعلقہ آیا کرتے تھے تاہم ایک لاکھ روپیہ بدون خرابی و تباہی رعایا دشوار تہا اور اب اس علاقہ مین برابر سال بسال اُس سے زیادہ مالگذاری آسانی سے اور خوبی سے وصول ہونا اور رعایا کا روز بروز دولتمند ہوتا جانا داخل کرامت ہی مگر حقیقت مین یہہ کرامت نہین حسن انتظام ہی جسکی ظاہر اور غالب وجہ سبب مین پہلی بموجب حیثیت اراضی تخفیف جمع ہوکر ہر تپہ مستمر دار پر اُسکا بوجہہ ہونا اور قابضان اراضی کو خواہ وہ مالک ہون یا مرتہن مالگذاری کا ذمہ دار سمجھنا دوسرے مستقل حکومت انگریزی کے سبب سے جو امن اور آرام حاصل ہوا اُسنے قدر ملکیت اراضی بڑہا دیا اور پیداوار زمین کے فروخت نرخ گران اور سبیل آسان میسر ہوئی اور رعایا کو بجای لڑائی جہگڑہ و کشت خون جو عہد افغانہ مین ہر وقت موجود تہا شغل حصول معاش نیک تر و زمیندار تر نے بہ نسبت سابق زیادہ دولتمند بنا دیا فی الحال بجای ۲ تپہ قدیمہ ہونگی ۳ تپہ اس پرگنہ مین ہین باعث اتحاد بہ شمولیت قوم وزیری کی آبادی نارو لنڈ پیداک و نیز علیحدگی ہوید وکوٹے سادات وغیرہ کا ہی باقی مفصل حال تپہ وار تعداد دیہات و جمع و نام قوم مسکونہ ہر ایک تپہ و دیگر ضروری امور فہرست نمبرا مندرجہ ذیل حالات پرگنہ ہذا سے معلوم ہوگا ٭

ذکر منازعات رہن

گرچہ مقدمات ہر قسم کا ذکر کلیات مین مختصراً درج ہوا مگر اس علاقہ مین دستور منازعات رہن بسبب کثرت اہل اقرار مین کر انکا ذکر خاص اس موقع پر کیا جاوے رہن زمینات کا دستور پرانا معلوم ہوتا ہی اور سبب اسکا صرف مفلسی نہین بلکہ عادت رواج ہی جس زمیندار کی چند قطعات زمین نہری ہون اور اپنے معمولی تردد اور ضروریات سے فاضل سمجھی تو بوقت انجام ضروریات خانہ داری نقدی سے ایک یا چند قطعہ رہن کر دیتے عموماً اس علاقہ مین رواج رہن غیر مشروطہ کا ہی حالین میعادی رہن بھی مروج ہوتا جاتا ہی اور چونکہ رہن غیر مشروطہ مین قانوناً میعاد حد سماعت مقرر نہین ہی اسواسطے ایسے پرانے وقت کے مقدمات رہن دایر کیے جاتے ہین میری پاس چند مقدمات ایسے گذری ہین کہ جنمین ابتدا اور سو برس تک بنیاد رہن بیان کی گئی ہی بموجب رواج ملک مرتہن کو بہہ اختیار انتقال بذریعہ رہن زمین مرہونہ کا حاصل ہی بدین سبب اکثر زمینات مرہونہ مکرر سہ کرر رہن در رہن ہوکر چند جگہہ قبضہ اُنکا منتقل ہوتا رہتا ہی ایسی رہن کے مقدمات مین حاکم تحقیقات کنندہ کو اصلیت مقدمہ کی دریافت مین کئی دقتین پیش آتی ہین کیونکہ زمانہ ماضیہ مین رہننامہ لکہی نہین جاتے تھے اور زبانی کہین لکہا گیا وہ معتبر کے حوالہ ہوتا تہا راہن کے پاس اسکا مثنی نہ تہا اور تحریری ثبوت ہوتا ہی گواہ اکثر رشتہ دار یا گو زمیندار غیر معتبر ہوتے

مین بلکہ پرانے مقدمات مین تو کوئی زندہ گواہ بتلایا نہین جاتا ایسی کہنہ معاملات مین مدعا علیہ کو اکثر یہہ عذرات ہوتے ہین
اول یہہ کہ یہہ موروثی زمین ہے دوم مدعی کی بزرگونسی بذریعہ ادائے فلنک میری ملکیت ہوگئی تیسری یہہ کہ بیع قطعی و ذخت
ہوچکا چوتہا زر رہن زیادہ ہے پہلا امر مدعی کو رہن غیر مشروط کا ثبوت کامل دینا چاہئے اور مدعا علیہ کو موروثی ملکیت کا دوسرے
مین مدعی حسب تشریح بالا اور مدعا علیہ ادائے فلنک کا تیسرا اور چوتہا آسان ہے دو سال گذشتہ مین قریب نصف کے پرانے
مقدمات بسبب عدم ثبوت ڈسمس ہوئے بعض مقدمات بیدخلی کہنہ عملدار رہا سابق ور انتقال ملکیت بذریعہ فلنک کے بہا
رہن بالا شرط دائر کئے جاتے ہین اس سے مراد یہی کہ رہن غیر مشروط کے نام پر اندر میعاد سماعت سمجھی جاوین اس سبب سے کپتان
ہنری آرسٹن صاحب نے پٹی گشتی کرکے یہہ تجویز کی ہے کہ رہن قبل از عملداری سرکار کیواسطے میعاد مقرر کیجاوے کہ اس میعاد مین تمام پرانے
مقدمات باہم ہوکر فیصل کئے جاوین تاکہ ہمیشہ کیواسطے جہگڑا نہ رہے اور واسطے آیندہ عام حکم مشتہر کیا گیا کہ رہن نامہ تحریر ہوکر اصل
راہن کے پاس اور نقل مرتہن کو دیجاوے اور پٹواری کی کاغذ پر حال رہن اہل معاملہ درج کرادیا کرین ہنوز اب بہی اکثر ہوتے ہین
قدیمی مین کہا جاتا ہے کہ ابہی نہری زمین نے کنال ست پہنچی کہا نوماہ ۱۶ کو رہن کی ہے مقدمات جدید رہن مین مرتہن
عموما یہین عذر پیش کرکے ابہی میعاد رہن باقی ہے دوسرے یہہ کہ زمین بیع قطعی و ذخت ہوچکی یا رہن لیا ہے جو زمین
کرچکا ہے حسب رواج ملک تا فک الرہن نہین ہے پہلا اور دوسرا امور کی تنقیح ثبوت گذرانیدہ فریقین سے ممکن ہے تیسرا امر بابت
وقت انفکاک حسب رواج ملک یہہ ہے کہ ماہ ساون قبل از تخم ریزی خریف اور ماہ کتک قبل کاشت فصل ربیع
تخم مالکی سے پہلے راہن زر رہن دیکر فک الرہن کرا سکتا ہے الا اگر راہن پہلے تردد سے اطلاع ارادہ انفکاک در مقابلہ اپنی واگذاشت نی سے مرتہن کو منع
کرتے تو مرتہن فی کنال بابت مزدوری گذشتہ فی کنال ایک آنہ تا قلبہ دینا پڑتا ہے جب پر دفعہ قلبہ سے قلبہ ان کیجاوے تو گذاشت کا
اجرت ہوتے ہین بصورتیکہ مرتہن باوجود درخواست فک الرہن و منع کرنے کے تخم ریزی کردیوے تو تخم بیکر بعد ادائی زر رہن
بلا اجرت حسب رواج اسکو زمین چہوڑنی پڑتی بابت موٹھی اعت جسکو زبان ملک کہتے ہین یہہ رواج ۱۵
تک قبول ہوچکا یعنی گوڑا تعلق فک بتا ہم مگر مناسب ہے کہ ماہ پہاگن مین زمین موٹھی
کرائی جاوے کیونکہ اس وقت سے ترقی زراعت و زخت سیلاب و حفاظت شروع ہوتے ہین واضح ہو کہ بموجب رواج قدیمہ مرتہن
بدون خواہش راہن اختیار نہین ہے کہ بعد ادائے زر رہن واپس کرکے زر رہن کا دعوی کرسکے بلکہ رہن بلا میعاد کا فک کرانا مرضی راہن
منحصر ہے جسوقت چاہے فک کراوے فی الحال یہہ دستور خلاف انصاف و قانون معلوم ہوتا ہے

فروخت بہ بیع قطعی

اراضیات کی فروخت قبل از عملداری انگریزی کی بہت کم ہوتی تھی جسکا سبب یہ تھا کہ بخوف تغلب جو اصل مالک اراضی سے لیا جاتا تھا کوئی مشتری خرید قطعی ملکیت کیطرف راغب نہین تھا اور رہن فوراً لیتے تھے کیونکہ خطرہ تغلب مرتہن کو نہین تھا اس پرگنہ میز شناخت ملکیت عہد سابقہ کیواسطے بڑی علامت ادائی تغلب کی ہے جسنے عملداری سابقہ مین سوائے سید او رعلماء کی تغلب ادا نہین کیا تو اُسکی پاس حصول ملکیت جدید کا بذریعہ بیعنامہ وغیرہ ثبوت ہونا چاہیے حال مین خرید فروخت اراضی بہ بیع قطعی بلاخطر ہوتے ہے اور قدر زمین نہری کا یہانتک ہوگیا ہے کہ ذیکنال ۵ ر روپیہ نے ایکڑ دو سو چالیس ادا قسم کی زمین فروخت ہوتی ہے عہد افغانے مین اسکی بہت کم قیمت تھی +

اقسام ملکیت

ہند طرحکی ہین اوّل اصلی ملکیت جو مالکان مقبوضہ کی مورثان کو ابتدا زمین بموجب حصص ملی تھی دوم غنیم کو مار کر بطور غصب اسکی املاک پر قابض ہونا جیسا کہ قبل از عملداری سکھ کا اسطرح اکثر ہوتا تھا تیسرے خرید بذریعہ بیع اصل مالکان سے چوتھی بعوض نیکی یعنی صلح خون بہا مین یا تنہم عورت کے بدلے مین مدعیان کو ملتی اور اسطرح کی اراضی کو نیکسامر کہ یعنی صلح والے زمین کہتے ہین پانچوان بعوض ادائی تغلب قابض ہو جانا اور صورت دیہات اکثر ہوا جاتا ہے کہ فہرست نمبر ا سے تفصیل معلوم ہوگے +

فہرست نمبر ایک متعلق دیہات
پرگنہ تولن

نمبر شمار	نام موضع	نام ملکیت [illegible] انعام سالانہ		تعداد دیہات				تعداد خانجات			[illegible]	تعداد اراضی مزروعہ بحساب ایکڑ					کیفیت موقع و فاصلہ از مقام صدر
		[illegible]	تعداد انعام سالانہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مسلمان	[illegible]	[illegible]	مسلمان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱	اسمٰعیل خان	[illegible] خان و فیض اللہ خان	[illegible] حصہ بطور تعلقداری	[illegible]	.	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	اسمٰعیل [illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مقام صدر سے بفاصلہ تین میل جانب [illegible] واقع ہے
۲	اسمٰعیل خیل	سرباز خان	[illegible]	[illegible]	.	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	اسمٰعیل خیل و [illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	چھ میل جانب جنوب مائل شرق
۳	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ایک میل جانب غرب مائل بشمال
۴	بارکزی	فیروز خان	[illegible]	[illegible]	.	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] مائل جنوب
۵	[illegible]	فیض اللہ خان ولد [illegible] خان	[illegible]	[illegible]	.	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ایک میل سمت [illegible]
۶	بازید خان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ایک	ایک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	تین میل سمت شمال
۷	برت	شاہجہان و [illegible] خان	[illegible]	[illegible]	.	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	برت	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ہفت میل جانب جنوب
۸	جنید خیل	ظفر خان	[illegible]	[illegible]	.	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	جنید خیل	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	سات میل جانب [illegible]
۹	حسنی	[illegible] خان	[illegible]	[illegible]	.	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	حسنی	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	دو و نیم میل سمت شمال مائل [illegible]
۱۰	[illegible] خان	بالا خان	[illegible]	[illegible]	.	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	تین میل سمت شمال قدری مائل شرق
۱۱	[illegible] خیل	ضابطہ خان و [illegible]	[illegible]	[illegible]	.	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] خیل	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	دو میل جانب شمال مائل [illegible]

نمبر شمار	نام موضع	[illegible]	تعداد [illegible] واقفہ [illegible] سالانہ	تعداد دیہات				تعداد خانجات			[illegible]	تعداد اراضی مزروعہ بحساب بیگہ			[illegible]	[illegible]	کیفیت مع موقع وفاصلہ تبہ از مقام صدر
				[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۲	داودشاہ	نواب [illegible] خان ولد محمد جعفر خان?	[illegible]	[illegible]	.	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	داودشاہ [illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	چار میل جانب غرب [illegible] شمال [illegible]
۱۳	سادات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	یک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		[illegible]	[illegible]	[illegible]	دو میل سمت [illegible]
۱۴	شہزادہ [illegible]	شہباز خان?	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] میل جانب شمال
۱۵	شہمدپور?	علاؤالدین? ولد کریم خان?	[illegible]	[illegible]	.	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	چار میل طرف جنوب
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	یک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	آٹھ میل جانب شرق
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	نصف میل شرق
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	یک	.	.	یک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	تین میل سمت شرق مائل شمال
۱۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	آٹھ میل طرف جنوب
۲۰	[illegible]	مختلف	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	تخمیناً ۹ میل جانب جنوب
۲۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	چار میل سمت شرق
۲۲	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	تین میل جانب شرق مائل جنوب [illegible]

[illegible]	[illegible]	نام ملک ... و تعداد انعام سالانه		تعداد دهات				تعداد خانجات			[illegible]	تعداد ... [illegible]			[illegible]	[illegible]	کیفیت وقوع و فاصله از مقام صدر
		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		[illegible]	[illegible]	[illegible]			
۴۳	منذان	شکر الله خان	[illegible] وبای	[illegible]	[illegible]	.	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] منذان	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] واقع است
۴۴	سیناخیل	نالفوبه	[illegible]	[illegible]	.	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	سیناخیل	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] مایل غرب
۴۵	ممنر خیل	احمد خان و الفقرا	[illegible]	[illegible]	.		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ممنر خیل	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۴۶	ممه خیل	[illegible] کرمخان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۴۷	تورزه	احمد خان و [illegible]	[illegible]	یک	.	.	یک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	تورزه	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] مایل جنوب
۴۸	نار	مختلف	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مختلف	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۴۹	وزیران	الیعث	[illegible] خلعت	[illegible]	.	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] کوه [illegible]
۵۰	موید	خدخان	[illegible]	یک	.	.	یک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	موید	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] میل سمت جنوب
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	

[illegible]

حال عداوت باہمی قوم بنوچی

بہتی ہیکہ اول قوم ہنوچی مین سوای تہوڑی تکرار کی جسی پشتون قوم بسبب افراط حسد کی بچنا لے ہنین ہی کچہ بہاری عداوت نہین تہی اور اُس خفیف دشمنی کا اثر صرف اہل معاملہ پر ہوتا تہا کیونکہ اسوقت سلسلہ گوندیداری ایسا منسلک نہین تہا جیسا ہی پر لفظ گوندیداری کا معنی جنبہ داری ہی مگر اصطلاح عام مین اس لفظ سی عداوت داری کی مراد بہی نکلتی ہی ابتدا تفرقہ گوندی بنوزبان مین اسطرح ہوئی کہ فرقہ نوزڑ کی آبادی رود توچی سی جانب جنوب پہاڑ کیطرف تہی کہ اب بہی علامت اُس موضع کی موجود ہی نوزڑ لوگون نے بامید قبضہ ہونی اور زمین پرانے آبادی کو چہوڑکر رود توچی سی جانب شمال کہ جہان اب موضع نوزڑ ہی گاؤن آباد کیا نسل بارکزی مین سی مسمیان سہرکے وابراہیم پسر برادران اولاد نقرہ دین جو اسوقت اپنی قوم کے سرگردہ تہی اور موضع مندیو و موضع ممبتی کے مابین انکی جای سکونت تہی اُنہون نے شاخ نوزڑ کو اسجگہہ کی آبادی سی منع کیا جب وہ مانع نہوئی تو باقی قوم میری نے زور کرکے انکا پانی بند کردیا اور ہر طرحکی دشمنی سی ایسا تنگ کیا کہ نوزڑ لوگ مجبوراً ہٹ کر اپنی قدیمی جگہہ کو چلی گئی اسطرح چہہ دفعہ نوزڑ اسجگہہ آئی اور سہرکے وابراہیم نے انکو ہر دفعہ اٹہادیا آخر فرقہ نوزڑ نے مسمی سہرکے سی جو بڑا بہائی تہا صلاح ملائی اور سہرکے نے انکو اجازت دی کہ بطور ہمسایہ کے اسجگہہ آکر آباد ہون پر ابراہیم چہوٹے بہائی نے کہا کہ نوزڑ لوگ ہمسایہ سہرکے کے ہوگئی اسی تکرار پر فیما بین سہرکے وابراہیم خصومت پڑگئی اور ہر دو محتاج کمک ہوکر بطور رنداونے یعنی خواستگار رہتا بنو مین مرما گئی لیکن جس وقت مین سہرکے پہونچ گیا وہ سہرکے کی گوندیدار اور جس مین ابراہیم پہونچا وہ اُسکی جنبہ دار بنگئی اس عرصہ سی گوندیداری کی آگ ایسی بہڑکی کہ تمام بنوزئی خاندانون مین موثر ہوئی ابتدا مین گوندی سہرکے کو زڑہ یعنی کہنہ گندی اور گوندی ابراہیم کو نویہ یعنی جدید گوندی کہتی تہی اس سبب سے کہ سہرکے کلان تہا اور ابراہیم اسی چہوٹا تہا آخر رفتہ رفتہ سہرکے کی گندی کو تور یعنی سیاہ گندی اور ابراہیم کیطرف کو سپین گندی یعنی سفید کہنی لگی سبب تور اور سپین کا قرار اطمینان کوئی معلوم نہین ہوا مگر مشہور روایت یہہ ہی کہ سیاہ اور سفید دو طیور ہوا مین لڑ رہی تہی گوندیدار دونون مین سی ایکنے کہا کہ سیاہ طایر میرا ہی اور دوسری نے کہا کہ سپین یعنی سفید میرا ہی اور انسی مثل سکندر غالب مغلوبے کا فال پکڑا وہ دونون طایر لڑتے لڑتے آنکہون سی غایب ہوگئی غالب مغلوب تمیز نہو سکی اُسروز سی تور اور سپین گوندی کا نام ہوگیا اور اس فال جاہلانہ سی یہہ نتیجہ سمجہا کہ تور اور سپین گوندی کے مابین مثل ان طایرون کی غایب ہونے یعنی مرنے تک لڑائی جہگڑا رہیگا اس خام خیال کو دل سی دور کرنا چاہئی اسلئی زیادہ علم کے تور اور سپین گندی کے فہرست ذیل مین معہ نام مکانات ایک قوم بتہ وار درج کیجاتے ہین کیونکہ بنون کے علاقہ مین اسکی درستی انتظام و صفائی انفصال احکام کو گوندیداری کے واقفیت لابدی مطلوب ہی ۰

اول فہرست تورگوندی جیساکہ حالمین ہے

نمبر	نام تپہ	نام افسر کلان تورگندی	تفصیل قوم وار	نام ملک اقوام تورگندہ	کیفیت
۱	بازار احمد زئی	عبدالغفار خان مین گل خان حال رب خان	شاہ بزرگ خیل	منبر الله خان	
۲	"	"	حسن خیل	وزیرہ و میانداد	
۳	"	"	سکندر خیل سکندر خیل	اسد خان و کریم خان	یہ شاخ پہلے سپین گندی مین تہی بسبب رشتہ داری دکس خان تورگند مین انتقال کیا ۰/۰
۴	"	"	اسمعیل زئی	فرتوق و غازمہ	سپین گوندی سے انتقال کیا +
۵	موسی خان	"	سلمہ خیل	شاہو انجان	تورگندے سے سپین گندے کو منتقل ہوئی +
۶	"	"	بشکی	سرور و میرک	
۷	مستی خان	"	کلہ خیل	مستی خان	انکی اور رب خان کی باہم سخت عداوت ہے
۸	جہنڈو خیل	ایضاً و خود شیر دست خان	جہنڈو خیل	مظفر خان	
۹	دہمہ خیل	ایضاً و شہین خان	دہمہ خیل	نظیم خان ضابطہ خان	اشترح نمبر [illegible]
۱۰	خستی	"	سرڈی خیل	جنگ خان	
۱۱	"	"	ذکر خیل	شیر دست اصل بیز	
۱۲	"	"	میوا خیل	درانے	
۱۳	تبہ قلعت	"	ملا خیل	شرلیف	
۱۴	"	"	نصرادین	شیر دل	
۱۵	"	"	اسمعیل خیل	نور باز خان	

۳۷	تپہ بازید خیل	بازید خان متوفی	مالیو	خانصوبہ پسر بازید خان	
			علی زئی	صحبت خان ولد میر قلم	اگر بازید بابت دشمنی بود اس سے بسین گنڈی کی طرف راغب ہو
نمبر شمار	نام تپہ	نام قبیلہ جس کی گنڈی	تفصیل قوم وار	نام ملک زمیندار	کیفیت
۳۸	تپہ بازید	خود بازید خان متوفی	سپاخیل	صحبت خان وغیرہ	
۳۹	تپہ اوڈشاہ	اسحاق پٹھان	کرشنر	خواجہ شفیع خان	
۴۰	ممش خیل	"	ممش خیل	نبی وغیرہ	
۴۱	تپہ شکراللہ منبلز	"	سکندر خیل	ملا عبد الرفیع و شیر دل	
۴۲	"	شیر مست خان	سالوخیل	ایضاً	
۴۳	"	"	فتح خیل	نصر خان ولد بازید خان	
۴۴	تپہ اسمعیلزئی	"	میرا خیل	عزت وغیرہ	
۴۵	"	"	تغل خیل	بازید وغیرہ	
۴۶	خوریوال	"	خوجیست	شکر اللہ اسد میر وغیرہ	
۴۷	نورڑ	"	نورڑ	اسد خان	
۴۸	بارکزئی	"	بارکزئے	سید بارکزئی	
۴۹	"	"	نذر خان خیل	امیر اللہ وغیرہ	کیفیت خوانی سیادت ... شامل ہیں
۵۰	ممہ خیل	"	ممہ خیل	آدم و گل خان	
۵۱	"	"	ودسن زئی	... خان وغیرہ	
۵۲	گگئی	"	گگانی	میر نذیر دیباجہ	

دوم فہرست سپین گوند ست

نمبر شمار	نام تپه	نام افسر کلان	نام قوم	نام ملک	کیفیت
۱	بازار احمد خان	جنگی خان، جعفر خان، مغل خیل میر حسن [illegible]، میر عالم خان [illegible]، عبد الغفار [illegible]، سرور [illegible] خان	[illegible]	محبت [illegible]	[illegible]

نمبر شمار	نام تپه	نام افسر کلان	نام قوم	نام ملک	کیفیت
۲	تپه موسیٰ خان	ایضاً	شهباز خیل	پیر دوست	
۳	"	"	گنڈلی	موسیٰ خان	بشرح نمبر ۱
۴	"	"	شمشی خیل	کلائی و نغمیر	کبھی تور کبھی سپین
۵	دهرمه خیل	"	خاتون خیل	جعفر خان	بسبب تعلقه [illegible] خیلان تور گندی کی شامل ہوتے
۶	"	"	عابد خیل	فیروز خان	بشرح صدر
۷	حسنی	"	حسنی	زبردست خان	
۸	"	"	بوزه خیل	میاں شہاب الدین	
۹	"	"	کچوزئی	زبردست	
۱۰	ملعت	"	سلطان خیل	بالا خان	
۱۱	"	"	بیبک	شہباز و دولباز	
۱۲	"	"	واله خیل	خوشحال وغیرہ	
۱۳	بازید	"	بازیدی	ہاشم خان	باعث عدم گذران سپین گند یعنی تور گند میں گزر
۱۴	"	"	چاوزئی	عیسیٰ خان	ایضاً
۱۵	"	"	مندیخی	خدری	بشرح صدر اکثر بازید خان نے اس کو تباہ کر دیا

نمبر شمار	نام قوم	سرحد مقامات	نام شعبہ	نام ملک	کیفیت
٣٦	داود شاہ	؍؍	نشر	نعمت اللہ	
٣٧	امندی	؍؍	امندی	گلحسن اللہ داد	امندی پہلے بیٹنی تہا پہر کیو خیل کا خاندان تو رگندیکو منتقل ہوا ۔
٣٨	منڈان	؍؍	ولی خیل	شکراللہ خان	
٣٩	؍؍	؍؍	بیتا خیل	خالف وغیرہ	کیشکی و غیرہ بسبب غلبہ تورگندیکو شامل ہوئے
٤٠	فاطمہ خیل	؍؍	فاطمہ خیل	سابق ناموزن شیخ آدم خان ہوا اب بلند خان	
٤١	؍؍	؍؍	سو کرنی	شاہ بلند خان	
٤٢	شکراللہ منڈان	؍؍	ننجل	نور باز وغیرہ	
٤٣	اسمٰعیل خیل	ایضاً	سمیر خیل	نصر خان شش بور	
٤٤		؍؍	خواجہ ہم خیل		بباعث غلبہ تورگندیمین شامل ہوئے ۔
٤٥	غوبر توار	؍؍	سپاخیل وغیرہ خو یار	سردار خان	
٤٦	بارکزئی	؍؍	ابراہیم خیل		
٤٧	؍؍	؍؍	منڈیو	نیاز ای وغیرہ	
٤٨	؍؍	؍؍	شاہ دبو	محمد اکرم	
٤٩	برتہ	؍؍	برت	ملیک	مجبوراً تورگندیکو شامل ہوئے ۔

یادداشت

واضح ہو کہ تورگندیکا نام سرحد پر وقتی پیدا ہوتا ہے میں ایک شعبہ وسے بڑکوار دونا باکوتر کندی کہتے ہیں اور بہ اکثر جیسے گو مدد ہونا ہو اور غالبکرتا ہے اسی سبب سے تورگندیکو سب شاخ تعداد کرتے ہیں مگر بعد دریافت کامل بہ تفصیل منہ لکھی ہے ۔

حال ملکان کلان افسران تورگوندی

یہ بات نہین ہے کہ ایک ہی خاندان مین ہمیشہ سے موروثی چلی آتی ہو بلکہ جب خاندان کسی دفعہ ملکانی نے زور پکڑا اور ہمت کر کے اسکے طرف

سرکر گئی اور گنڈی مین مستقل ہو گئی جیسا کہ شاہزادون سدوزئی کے عہد مین سے تورگنڈی کا افسر بانیزہ خان الکوزئی ملک داود شاہ درانی تھا سردار
دلاور عظیم خان کے عہد مین انکے نائب سے **دوکس خان** مشہور ملک شیر احمد خان نے زور حاصل کر کے کل تورگنڈی کا افسر ہوا اور اولاد عقلمند ملک تیاب سے
افسری مین بہت خفیف رہنا منظور کیا اگرچہ اولاد وہی عقلمند تھی مگر انصاف بھی رکھتا تو نیک نام ہو جاتا مگر وہ کمین تھا سو اپنے جانشین
اپنے رشتہ داران غیر کے سمیت اپنے مستقل اکیلا ہو بیٹھا بہت کچھ کیا مگر نہ انصاف تھا اور دولاسہ **خان** ملک داود شاہ اسکا خیرخواہ
رقیب تھا اسپر کمال اختیار سے تورگنڈی کا افسر ہی رہا کہ **دوکس خان** کے بعد موت تک اسی نوبت ہوا اور **دوکس خان**
موجود تھا اور وہ کبھی کے تمام کنارہ پر پتہ شولانی مین **بازید خان** ایک اولوالعزم جوان نرم دستہ تیغہ نام پیدا ہوا اسکا باپ
عبدالخالق تو مستند افیل نشینون تھا مگر یہ رہا تھین کہ **بازید خان** سے بہادرون نے کئی لوگ مارے تب بہت علاج تہے
یہ شخص بڑا ذہین اور بڑا دلاور اور ظالم تھا اسنے دو چار ہی عرصے کے شمشیر زنی مین مرتبہ بلند کی کہ خاندان کو جو پہلے سے تھا زبون کر کے
تورگنڈی کا وہ افسر ہوا اسکی افسر ہونے کی وجہ سے بہت بڑی وجہ تھی کہ وہ اپنی بات پر جو اپنے نیون کو لیکر آئے
مین وہ ... دوکو اسمین اسکی زور کی نتیجہ تہین اسنے اپنا قبضہ کبھی نہ کیا گویا کل بنون کی نتیجہ مین کر اپنے **دوکس خان** نے بہادری
رقیب کا کچھ نہ کیا آخر کو جب ملک ... دنیا سے چلا تو شالی سے دار ہوگیا تھا اب وفات **دوکس خان** اس کو بھی آئے
بازید خان ... کے علماء سے ... سال تک **شیر مست خان** ... پیدا ہوئے ...
کے مرد ... مخالف گنڈی مین ... **بازید خان** ... کر کے تورگنڈی مین ... ہوا
یہ شخص بہت مہمان نواز اور سخی تھا اسنے جیتے ہوگون کے دلمین بڑی عزت پیدا کی ... سلطنت انگریزی تک اپنی گنڈی کا افسر
رہا **بازید خان** سنہ ۱۲۷۶ء مین فوت ہوئے انکے ... اسکا نام باقی نہیں ہے مگر ... نام
درب خان ملک شیر احمد خان تورگنڈی کی سرپرستی ہے

حال فترن سپین گونڈے

درانی کے عہد مین **سیتی خان** ... اس گنڈی کا افسر تھا جب ... میانداد ... مقام ... کر دیا اور اسکے بعد
جنگی خان و **جعفر خان** ... میر **بوس خان** ... **عالم خان** ... سلطان ...
مین افسر ہوئے اگرچہ نام افسری کا انکو تھا مگر ... مین **نامور خان** ... و **خضر خان** ...
سپین گنڈی کا سرپرست ہوئے تھے حال مین **مراد خان** پسر **جعفر خان** ... اسپین گنڈی کا ...

نام ہر گروہ ہی از جعفر خان اسمعیل خیل ہی زندہ موجود مگر سرداو خان سی کمال عداوت ہی +

حال اختیار افسران گوندی

ہر دو گوندی کے افسران کو یہ اختیار تہا کہ بوقت ضرورت اپنی گوندی کے حشر جمع کرکے جہان چاہین لڑاوین اور جب اپنی گوندی کے کسی گانونکو دوسری گوندی کے لوگ محاصرہ دین یا تنگ کرین تو انکو پہونچی اطلاع کے افسر گوندی کا انکی کمک دیجیا تہا اور اپنی گوندی مین اگر کہے جگہہ خصومت پڑی تو حتی المقدور اسکو صلح سی طی کرتا تہا اور جرایم کے بدلہ ناغہ یعنی جرمانہ بہی اپنی گوندی کے لوگون پر کر سکتا تہا +

حال دشمنی باہم ہر دو گوندی

جسقدر دشمنی باہم تو رسپین گوندی میں زبان تی ہی اسکی نظیر اور قومون مین کم ملتی ہی اس ملک کے لوگ کہتے ہین کہ عہد افغانی مین باہم کے لڑائی مین صدہا آدمی مارے گئی اور صبح اٹہکر اکثر یہہ خبر سنی جاتے تہی کہ ایک گوندی کے لوگون نے دوسرے گوندی کے فلان گانونپر حملہ کیا اور یہہ نقصان جو مخالف گوندی نے او اون کو تنگ کرنے کیواسطی ایسا ہی کرتے تہی رجس گوندی کا ہاتہہ پہونچا دشمن کا نونکو جلا دیا کہ مویشی نکال لے گئے اسکو جلا دیا جب انکو کمک پہونچی تو دو چار چپین اپنے مار کر دیا یا خود نکالی ہو دو موسم تہیہ کیا تو ایک دفعہ نماز ادا کی زراعت ہای نیشکر اور مکی کے ہونے سی دغا بازونکو پوشیدہ جانیکیواسطی موقع ملتا تہا متفرق ہو کر دشمن کا نونکی آدمیون پر کہ زراعت سی نکلکر حملہ آور ہوتے تہی اور ان بیخبرونکو جہانتک ہاتہہ پہونچا قتل کیا اور جسجگہہ مویشی مخالف گانونکی چرتے ہوی دیکہی تو سواران کے تاخت کرکے لے آتے تہی اگر بسبب پہونچی چیغہ مالکان کے لیجانا ممکن نہیں تہا تو تلوار اور بندوق سی مویشی کو اوربل یعنی قتل کر جاتے تہی اور ہر طرح کی نقصان پہونچانے سے دریغ نہین تہا بلکہ یہانتک بیرحمی تہی کہ جب انکی کسی دشمن پر غالب آتی تو اس خاندان کے طفل شیرخوار اور مستورات بیگناہ کے قتل سے بہی پرہیز نہین کرتے تہی جس سبب سے ان بیرحم قوم مردت بنوچیونکو طعن طفل کشی دیتے ہین واضح ہو کہ اس کشت خونی سوای بدلہ لینی اور پورا کرنے دشمنی کے لوٹ کی علاوہ یہہ طمع بہی ہوتا تہا کہ مقتول کے جایداد اراضی زرعی اور دیہہ ملوکہ قبضہ مین آویگا چنانچہ اکثر ایسا ہوا ہی اور جسکا اس غضب سی ابتک قبضہ چلا آتا ہی وہ بطور ملکیت اس جایداد کو سمجہتا ہی +

حال مدد دہی اپنی گندیدارونکو

عہد افغانی مین اپنی اپنی گندی مین ایسی شرم شرکت تہی کہ جس جنبہ کے گانونکو دوسرے جنبہ کے لوگونسی خطرناک وقت پیش ہو تو تمام

فوراً چلوشتہ یعنی محصل یا خبر رسان افسر کلان اپنی گوندی اور دیگر ملکان گوندیکے پاس اسطی اطلاع بطلب کمک بہیجا تو بفور اطلاع رسی اپنی لوگونکو لیکر ڈہل بجاتے ہوئے انکی مدد کیواسطی پہونچتے ہین اور اپنی گوندی کے اعانت کیواسطی لڑنا اور جان دینا لازم سمجھتے ہین اور خرچ بارود وگولے جسقدر مخالف گندی کے لڑنے مین ہو سب گوندیا تقسیم کرکے دیتے تہے اور اکثر مثلاً تورگندسے کے کسی دیہ کی لوگونکو سپین گندی کیجانب سے نقصان زراعت وغیرہ صدمہ مال پہونچے تو واسطی خوراک اُس نقصان رسیدہ گا نونکی افسر کلان بقدر ضرورت غلا اپنے پاس سے یا بطور چندہ اپنے سب گوندیار از سے وصول کرکے دیتا ہے غرض ہر طرحکی اعانت سے تا بامکان ایک دوسرے کی دستگیری کرتے تہے فی الحال گرچہ اسطرحکی مدد کیسیکو ضرورت نہین ہے کیونکہ سرکار انگریزی کا انتظام تو سپین پہ غالب ہے مگر شہادت اور منصفی مقدمات مین حمایت گوندی اکثر ہوتے ہے جسکی واسطی حکام کو واقف حال و بیدار رہنا چاہئے

حال نفاق اپنی اپنی گوندمین

باوجودیکہ بطور عام اپنی اپنی گندی کا کسقدر خیال تہا اور امیران و ملکان گندی ہمیشہ اپنی گندمین جو تنازعات پیش ہون انکو صلح سے طے کرنے کیواسطی کوشش کرتے تھی مگر اُس آزادی کے حالت مین بدون تربیت علم یہہ کب ہوسکتا تہا کہ آپسمین مطلق بے اتفاقی نہو چنانچہ حسد کا نتیجہ یہہ تھا کہ آپسمین ایک خاندان کے تربور لڑتے تھے اور دوسرے کے جاہ و ترقی رتبہ کو خار چشم سمجھکر حسد اور طمع کے اندہیرے مین اپنے خاندان کا چراغ بہی گل کردیتے تہے اسی سبب بعض قومون نے گندونمین بہی تغیر و تبدل کیا۔ مثلاً ایک خاندان جو سپین گندی مین تہا اُسنے اپنی گندسے نقصان اُٹہاکر بطور ہمسایہ تورگند مین نقل ہوا اور آیلی تو سے سپین مین گئی گرچہ **وکس خان** سرافسر تور گندی کے جاہ و اقبال کیوقت تور گندی سپین گوندی کے نسبت غالب ہو جانے سے بعض قومین سپین گندسے تور گندمین منتقل ہوئین جنکا ذکر مفصل فہرست کیفیت خانہ مین ہے مگر اُس انتقال کا سبب بہی زیادہ تر آپسکی بے اتفاقی تہی اور نیز الحال ایسے لوگ بہی بہت ہین کہ باوجود قایم رہنے اپنی گندمین اُسے گوندیکے دوسرے ملکونسے عداوت رکہتے ہین بطور نظیر چند اشخاص متعہ ہین کا مختصر حوالہ دیا جاتا ہے اول تور گندمین نظیم خان وہرمہ خیل کے درب خان سے سخت عداوت ہے اسطرح پسران بازید خان سے اور نیز ظفر خان اور شاہ کے درب خان سے رنجش ہے دوم سپین گندمین سردار خان کے خضر خان اسمعیل خیل اور سرمست و ظالم مغل خیل کے ساتھ رنجیدگے ہے اور لشکر الدخان منڈان کے میر اکرم وغیرہ پسران میر ہوس سے سخت عداوت ہے الغرض بخل کا اسقدر

نہ دیکھا کہ بنوچی غریب بیچارے کسی بہادری کے بعد [illegible] نظر سے نہیں دیکھتے*

حال دشمنی ہمراہ دیگر اقوام ہمسایہ

قوم بنی اور منگل کے اخراج کے بعد چند عرصہ قوم خٹک کے ساتھ جو اسوقت ملک دوان میں آباد تھی بنوزیوں کی دشمنی رہی خٹک سوانے
نے دیگر بنوزیان کے مدد سے زمین ملک دوان پر قبضہ کر لیا بعدش چند عرصہ تک بنوچیوں کو قوم مروت کیطرف سے حملہ
اٹھانا پڑا اور مروتوں کی دشمنی کے سبب سے زمین موسوم نار جو کچھ پہلے آباد تھی وہ بھی غیر آباد ہو کر جنگل بن گیا سب سے زیادہ دشمن بنوزیوں کا
قوم وزیری ہے قوم مذکور سے سب سے پہلے شاخ ابکا خیل و تبا نے خیل قوم اتمانزئی وزیروں کی چھیڑ چھاڑ ہوئی اسکے بعد شاخ
احمدزئی سے فرقہ محمد خیل سپرکئی ہنمزئی بکاخیل ہاتی خیل کا قوم داؤدی بنوزئی کے ساتھ فساد رہا محمد خیل وزیروں نے بیدا اکوٹ
کا سر ابتدا میں بزور اور کچھ بزر زر قبضہ کر لیا اور تھل دامن کوہ میں انکی مواشی چرائی ہوتی تھی بنوچیوں سے بیلین گئی یعنی فریقین کا
شامل ہوکر تورکند سے [illegible] اسی باعث سے سال دفعہ وزیر لوگ عین وسط بنوں تک لوٹ مار کرتے چلے آئے اور تفرقہ
علیحدہ ہوا انکا ورکس خان افسر تورکند نے بہت کرکے انکو ہٹا دیا تفصیل اس حال کی یہ ہے کہ مخالف کند یعنی وزیروں سے واسطے خرابی
اپنے ورکس خان و شیرمست خان افسران تورکند نے استدعا کی تب وزیروں نے تورہ جمع کرکے بمقام زیارت -
جنگ شاہ دیرہ کیا دوسرے فریق ورکس خان نے بھی ملکان تورکند کو اکٹھا کیا ہم شاہ کے متصل جہنڈو خیل میں ہوئے اور سید بازید خان
ولد فانان قوم میری کو واسطے مرکہ پاس وزیران بھیجا وزیروں نے بازید خان مذکور سے دغا کرکے عین گفتگو میں چند ضرب تیغ
سے مجروح کیا مگر ہلاک نہ ہوا دوسرے صبح لشکر وزیران طرف بتہ میلہ روانہ ہوا اور ورکس خان نے بھی گوندیدار وکی شامل لشکر ات کند
مزنخیل میں جو کنارہ کورم پر واقع ہے وزیروں کی مقابلہ کے واسطے مستعد ہوا وزیر لوگ حملہ سے نقصان سمجھکر بعد قتل کرنے ایک تن وزیر
سلانہ [illegible] اپنی قیام گاہ کو واپس گئے تیسرے روز موضع [illegible] جو بیلین لنڈ [illegible] متصل
موضع [illegible] خیل [illegible] مقابلہ [illegible] ورکس خان
نے [illegible] مقابلہ [illegible] اول بنوزئی [illegible] حملہ الکیہ - وزیروں کو قتل کیا [illegible]
نے جو لشکرکشی بیفایدہ [illegible] متفرق کر دیا [illegible] نقصان کے اپنے [illegible] انکو فایدہ کی امید
نہیں تھی ورکس خان کے وفات کے بعد وزیر قوم روز بروز زبردست ہوتا گیا اور اپنی حدود ات کو تدریجا بڑھاتے رہے اسمیں
کچھ شک نہیں اور بنوزئی لوگ خود قایل ہین کہ اگر سرکار انگریزی کی سلطنت اس واسطے یہ نہ پہنچتی تو اب تک وزیر لوگ بسبب
اتفاق خود اور بے اتفاقی بنوچیوں کی ایسی غالب آتے کہ جیسا یہ لوگ پہلے [illegible] اور بہت ملک انکا دبالیتے کیونکہ

ب بلبے اتفاقی خانگی انسے خود انکو عہدہ برا ہونیکی امید نہین تہی اِس بات کو یہہ خوب سمجھی ہوئی ہین کہ ہاتہہ ہوجنی پر سب سے پہلی اور قومی دشمن ہمارا ہی وزیر ہوگی نے الحال مخالف قوم کے دشمنونسی سرکاری حمایا کو اسقدر خوف بہی نہین ہی کہ جتنا رود کرم کے ایک ہفتہ بالکم ہو جانے سے ہوتا ہی مگر خانگی دشمن کے پوشیدہ چہورا مار کر رات لو ہلاک کر جانیکا اندیشہ رہتا ہی نہ کہ لشکرکشی کا ⁂

حال لااوری و طریق لڑائی بلوچیان

گرچہ شروع عملداری سرکار سے لڑائی کا نام و نشان بہی نہین ہی مگر قبل اسکی لڑائی کا یہہ طریق تہا کہ جہانتک ممکن ہو سامنے میدان کے لڑائی نہین کرتے تہی کسی وبال کے نشیب یا کسی اوٹ کو محافظ رکہکر بندوقین ادہر ادہر سے چلاتے تہی اور اکثر تو دفارسی جسکو بزبان ملک وہر یا دوبغ کہتی ہین مالکین جسکو تہ وین ودیہ یا پٹہ بولتی ہین کرکے تاآنکہ بلاجبر اپنی مخالف پر حملہ کرکے ماردیتی غرض کہ ننگ و ناموس سے جان بچانا مقدم تہا البتہ بعض آدمی لااوری جنکو بزبان خود پیاورکیا شاعلی کہتی ہین لڑانے اور شمشیرزنی مین مشہور عام تہی مگر شاذ و نادر اگر بلوچیونمین ہری یعنی دغا اور کمین پوشیدہ کا رواج نہوتا تو سامنی میدانکی لڑائیونمین نقصان جان انسان اتنا نہوتا جتنا عہد دغا لے ان دو سبب سے ہواہی میدان کے لڑائی صرف ایسی حالتمین پسند کرتے تہی جہان لاچاری ہو دشمن کا سامنا ہو جاوی کام سپاہیانہ سے کلی نفرت ہی اور اسی سبب سے فوج مین بہرتی ہونے کا نام بہی نہین لیتی وزیر لوگ ہم سے کہتی ہین کہ بلوچی شتری دہی یعنی بلوچی ال کیطرف سے عورتین ہین ⁂

اسلحہ

بلوچیونمین توڑہ دار بندوق لنبی ہوتی تہی جسکا کندا ذرہ سی پہرا ہوتا تہا اور آگی وسط شست جانے کے لکڑی کے دو پایہ لگی ہوئی ہوتی ہین اور اس بندوق کے جو چہی ہو چار سو قدم تک ہی اور بعضی بڑہی ملکونکی پاس جیسا کہ وکس خان جعفر خان میر عالم خان تہی جزایل اور شاہیز بہی تہی اور اکثر بلوچ نشانہ باز اچہی ہوتی تہی دوم تیر کمان یہہ آلہ واسطے حفاظت مال اور انکی کام آتا تہا گرچہ مثل بندوق کام نہین دیتا مگر سواران کی تاخت ناگہانی کیوقت جہٹ پٹ کام دیتا تہا الا ایسی قوت جسسی تیر اپنا کام پورا کری بلوچونمین تہوڑی آدمی رکہتی ہین سوم ڈہال تلوار اور شاستی بلوچونمین کوئی بالغ مرد خالی نہین تہا سمی اعلائی مشہور آہنگر جو سو برس سے مرگیا ہی اسکی بنائی ہوئی تلوار اسملک مین بہت پسند کرتے ہین اور فی الواقع قابل صفت ہوتے ہین چہارم چہورا یا پیش قبض جسکو جاڑہ کہتی ہین پنجم نیزہ جو سوار رکہتی تہی گرچہ بلوچی اچہی سپاہی نہین ہین مگر اسلحونکی پرداخت اور شوق بہت تہی جرنیل جان نکلسن صاحب ڈپٹی کمشنر سابق نے واسطے انتظام ملک یہہ طریق کیا تہا کہ جس تپہ مین خون کے واردات ہو اُس تپہ کی کل دیہات سے اسلحہ لیکر منبط سرکار کئی جاتی تہی بدین سبب بہت اسلحہ لئی گئی گرچہ ایکٹ نمبر ۳۱ سنہ ۱۸۶۰ء کی منشا سے یہہ ضلع باہر ہی مگر بسبب افراط دشمنی و عداوت لوگون کو حکم نہین ہی کہ

بدون حصول لائسنس کے اپنے پاس اسلحہ ہر وقت رکہیں یا باہر لیجائیں مگر جیسے پہلے نہیں لیجاتے انکی گہروں میں ہتیار پڑے ہیں ◆

سواری و نیزہ بازی

پٹہان لوگ اچہے سوار ہوتے ہیں عہد افغانے میں نیزہ بازی کا شوق تہا اور دشمنوں کی مال کے تاخت کیواسطے نیزہ باز سوار گہوڑے معقول لیجاتے تہے مگر میدان کے لڑائی کیواسطے انکی سواری کسی کام نہیں آتے تہے زمانہ سابق میں تاخت تاراج کی سواروں کا یہہ شغل ہے کہ شادیوں یا تیوہار عیدوں پر نیزہ سے میخ مارتے ہیں اور بعضے سوار اس فن میں کامل ہوتے ہیں تخم پٹہانوں کے گہوڑوں کا اچہا نہیں ہے میانہ قد اور پست ہمت ہوتے ہیں مگر بعضے شوقین ملک اپنے اسپان یابو کو اچہے سانڈ سے بہرواتے ہیں اور پرورش بہی نہایت درجہ تک کرتے ہیں جیسا کہ اسد خان سکندر خیل مشہور شوقین نے اپنی خانہ زاد گہوڑی ایک ہزار سے کچھ زیادہ قیمت پر فروخت کی تہی عربی سانڈہ مطلوب ہے اور وزیرال گہوڑی کی نسل کو مضبوطی اور محنت کشی کیواسطے پسند کرتے ہیں ◆

خوشی عیدین

چونکہ اوپر عیدین میں جلوہ کا ذکر لکہا گیا ہے پس تہوڑا سا ذکر رواج خوشی عیدین اس موقع پر مناسب نظر آیا اول عید الفطر جو بعد ختم ماہ مبارک رمضان غرہ شوال کو ہوتی ہے دوسری عشرہ ذالحجہ کو عید الضحی عید کو بزبان پشتو اختر کہتے ہیں عید الفطر کے صبح اٹہکر اپنے اپنے محلہ میں خانہ بخانہ مرد لوگ پہر کر چند نوالہ طعام ہر گہر سے کہاتے ہیں اسروز اکثر چاول روغن زردے کہائی جاتی ہے بعید النحر بنماز کے بعد اسطرح گہر محلہ سے نان گندم ساتہہ گوشت کے تہوڑا تہوڑا کہاتے ہیں اور اس ضیافت عجیب کو وعید مڑی یعنے عید کا کہانا کہتے ہیں عیدین کے نماز نہیں پڑہی جاتی عہد افغانے میں عید کے روز بڑا ملک ایک اونچی دار کہڑی کر کے اسکے سر پر چاندی کا قبہ کہڑا کرتے تہے اور پٹہان لوگ جمع ہو کر بندوق سے اس قبہ کو مارتے تہے جو گرا دیوے وہ اسکو ملجاتا ہے یا چاندی یعنی نشانہ بازی نیزہ ہے اور نام تماشہ اس دن یہہ ہے کہ ہر گانوں میں اکثر بازاروں میں جمع ہو کر بیضہ مرغ خانگی یعنے انڈے جوش دئے ہوئے بکثرت آپس میں اسطرح لڑاتے ہیں کہ ایک آدمی ہاتہہ میں ایک انڈا پکڑ رکہتا ہے اور دوسرا اوپر سے دوسرا انڈا اسپر مارتا ہے جسکا ٹوٹ جاوے وہ توڑنے والا لیکر کہا لیتا ہے اور اس کہیل میں صرف یہی خوشی ہے ان بیضونکی واسطے خوبصورتی اور مضبوطی کے اکثر زرد اور سرخ رنگ دیا جاتا ہے بیضہ خوری کیواسطے پٹہانوں نے یہہ خوب رسم نکالے ہے اسروز بازار میں جسجگہہ دیکہو انڈے لڑاتے نظر آوینگے ◆

ذکر جرایم متعلق فوجداری

اول قتل

اس علاقہ کے لوگوں مین جو کچھ عہد افغانی یعنی قبل از سلطنت انگریزی کے کشت خون ہوتے تھے اسکا حد حساب نہین شاید ہی قومون مین
کوئی قلیل آدمی ایسی ہونگی کہ جنکی خاندانونکی باہم کشت خون کی عداوت نہو یہانتک کہ ایک گانؤن مین بھی دو فریق دشمن رہتے ہین
اور اپنی عزیز تر رشتہ دار کو بھی بطمع دنیاوی اور حسد کے مارے ہلاک کیا اُنکا دستور تھا اپنی دشمن اور مخالف کو دغا سے جسجگہ
بزبان خود ورد کہتے ہین قتل کرنا فخر اور حکمت سمجھتے تھے اور ایسے بے مروت تھے کہ اپنے گھر مین مہمان بلا کر بھی نہین چھوڑتے تھے
لوگ کہتے ہین کہ ہنوز مین قبل از عملداری سرکار کوئی روز بھی ایسا کم ہوتا تھا کہ جسمین دو چار یا اس سے زیادہ قتل عمد انسان
کا جرم سرزد نہوتا اسکا سبب یہہ ہے کہ کوئی مستقل حاکم اس ملک مین نہین تھا اور ملکان قوم صرف اپنی گوندیارونکی مدد ہوتے
تھے انکی بے اعتدالی اور طرفداری کے سبب سے انکی حکم کی تعمیل سوا جبر اور ظلم کے نہین ہو سکتی تھی اور اسقدر جرایم قتل کا
ہونا ملکانکی اپنی ترغیب اور شمولیت کا باعث تھا اور اکثر خود ملک لوگ اسمین شریک ہوا کرتے تھے بموجب رواج ملک جرم
قتل کے صرف یہی بازپرس تھی کہ قاتل کو بستی سے باہر نکال دیتے تھے اور وارثان مقتول اسکا مکان جلا دیتے اور اسکی جایداد
جو کچھ مال لوٹ لیجاوے اگر قاتل ملک تھے نہ آوے یا وہ مرگ طبعی مرجاوے تو اسکے بھائی یا فرزند یا دیگر رشتہ دار کو مارنا حق سمجھتے
بلکہ جب غیر گانؤن مین قاتل بھاگا ہوا اسمین جا کر پناہ لے ہو تو اُس گانؤنکی دیگر بیگناہ آدمی کو بھی نقصان جان پہونچانے سے
دریغ نہین تھا اس حالت کا نتیجہ یہہ ہوا کہ یہہ بیچارہ اور گروہ کہ ہنوز دشمنی تھے طریق صلح قتل کا یہہ تھا کہ قاتل خود یعنی علماء
کلان اور فقیران متبرک کو ہمراہ لیکر اور کفن اوڑھ شمشیر اپنی ہاتھ مین اٹھا کر اسدن جب مقتول کے وارثان کے گھر کوئی اور
ماتم ہوا ہوا اور اسکی فاتحہ خوانی کیواسطے جاوین جاتا ہے ایسی حالت مین قاتل کو بیچارہ سمجھ اور علما اور ملکوں نیاوتی یعنی خواہشگار
وارثان مقتول سے صلح کے خواہان ہوتے تھے اگر اسنے صلح قبول کی تو زر دوہ سوہ یعنی الہٰ ... روپیہ خون بہا مقرر کرکے
لینا کرتا تھا اور قاتل بعوض اس خون بہا کے زمینات زرعی یا عورات باکرہ یا دیگر جنس نقد لیلیا تھا مگر چونکہ داغ
صفائی بدون مد نظر کسی اور مطلب کے کم ہوتے تھے اور یہی سبب کم خواہش صلح کا تھا اور نہ اعمال اگرچہ اسطرح
کے کشت خون اور طریق صلح کا نام و نشان بھی نہین ہے الا خفیہ جرایم قتل عمد اکثر واقع ہوتے ہین اسطرح کی اکثر
وارداتین ہوتے ہین کہ رات کو سوتے ہوئے آدمی کو شکم مین چھورا یا تلوار کا زخم مار کر ہلاک کیا جاتا ہے اور

ایسی موہان کا پتہ لگانا افسران پولیس اور مجسٹریٹ کو بہت مشکل ہوتا ہے کیونکہ اکثر مقتولونکی متعدد دشمن ہوتے ہین اور سکنا دیہ
دیہات بوجہ کم فہمی کے سبب سے عموماً اسطرف راغب ہوتے ہین کہ وجہ ثبوت ظاہر نہو نے پاوے جسکو کچھ معلوم بھی ہو تو وہ
عمداً لاعلمی کے سوا کچھ نہین بتلاتا اور نام اور بہل خیال سے کہ ہم کو کیا فایدہ جو کچہری مجسٹریٹ او سیشن جج تک دینے
غرض شہادت کیواسطے خراب ہوتے ہین یہ نہین سمجھتے کہ اس شہادت سچ کے ادا کرنے سے ہمارا دین و دنیا کا بھلا
ہے کیونکہ ایسا مجرم جسکی بابت کتاب الٰہی مین بھی قصاص کا حکم ہے بکیفر کردار کو پہونچیگا مگر بعض سمجھ بلکہ ان سب اس بھلائی کو
سمجھ لیا ہے اور اکثر سمجھتے جاتے ہین کہ ہماری حکام سے اسطرح مقدمات مین تہ نکالنے سے ہم … تحسین اور
نیکنام ہونگے اس قوی سبب کے علاوہ خوف انتظام سرکاری کا نتیجہ ہے پتہ لگانے کیواسطے مستعد کیا ہے جو ہمیشہ مطلوب ہے وہ
امور جنکی اس ملک مین اکثر جرایم قتل انسان واقع ہوتے ہین عموماً یہ ہین اول عورات کی آشنائی اور … ستے
دوسرے زمین اور … لڑکونکا … تیسرے قبائل … اس … کے باعث ہوتے ہین تیسرے دشمنی قدیمانہ خونہ
افغانونکا قصاص اپنے بھائی باپ کا لینا باقی ہوا … عداوت جدید یا طمع زر اور ارتکاب ایسے جرایم کا اکثر وہ دشمن اپنے ہاتھ سے
کرتا ہے مگر بعد اسکے ہمنشین اور دوست ہوتے ہین لیکن بعض وقت ایسا بھی ہوتا ہے کہ دشمن اپنے مخالف کو مارنے کیواسطے دوسرے
شخص سے پیمان … کو سیقدر روپیہ … معلوم کرتا ہے … مقدمہ مین تحقیقات درپتہ لگانے کیواسطے خاطر
صورتین پیدا ہوسکتی ہین مگر … دریافت … معلوم ہو … اول مقتول
کے دشمن قدیمہ اور جدیدہ کے دریافت … اسکے … تیسرے اسکی عادت
معشوقہ اور ہمنشینونکی تحقیقات ان امورات کو … مثل ملعان ایک خفیف جو
دستیاب … کوشش … +

دوم ضرر شدید

ہاتھ پاؤن … کا ٹا جانا یا بیکار ہونا اور دانت کا توڑنا یا بینائی چشم کو بیکار کرنا اس قسم کے جرایم کو عہد افغانی مین
نیم مرگی یعنی نصف … ضرر شدید … نقصان پہونچا ہو سیقدر
… پہونچایا جاوے یا **دیت** یعنی … **دانت** مجرم سے لیا جاتا اسی حوالہ
ظاہر … مین قتل تک نوبت پہونچاتی ہے

الا اگر کسی شخص کو بعلت زنا یا اغلام بذریعہ کاٹنے ناک یا دیگر اعضا کے نقصان پہونچایا جاوے تو وہ دستور مندرجہ بالا سے باہر اور مستثنیات مین داخل تہا لیکن فی الحال اس قسم کے جرایم کم واقع ہوتے ہین +

بلوہ اور ہنگامہ

عہد افغانے مین ہوا ہی اور طرح کی لڑائیونکو پانی کے تکرار پر بلوہ اور ہنگامہ سے بنیاد اٹھکر باعث کشت خون کے ہوا کرتے تہے اب بہی خفیف جرایم ضرر رسانی جسم اور بلوہ کی تکرار اتفاق پانی کے اکثر سرزد ہوتے ہین اور آپسمین تکرار صرف یہہ ہوتا ہے کہ ایک فریق نوبت لگانے پانی کے اپنی زمین کو بتلاتا ہے اور دوسرا اپنی کو اور گندہ ہی یعنی بند جو نہر یا دریا مین ایک فریق دیتا ہے اور دوسرا نکالتا ہے جسپر تکرار زبانے سے گذر کر ضرر جسمانی تک نوبت پہونچاتے ہین عموماً اس قسم کے جرایم بوقت کمی پانی کے موسمین یعنی ماہ مارچ و اپریل یا ماہ ستمبر و اکتوبر واقع ہوتے ہین بعد اجرای تعزیرات ہند کے اس قسم کے جرایم مین البتہ کمی ہوتے جاتے ہین الا انکا موثر علاج یہہ ہے کہ بوقت تنگی پانی حکام صدر اور تحصیلدار واسطے انتظام بہم رسانی پانی کے مستعد رہین اور بہم کے ہواخوری کیوقت دیا لیرا رہزنی بلنے کا ملاحظہ کیا کرین اور خفیف تنازعات نوبت پانی اکثر سر موقع بخوبی انفصال ہو سکتی ہین مین آزمایا ہے کہ یہہ تجویز نہایت امن اور بہتر ہی عالی کارگر ہے +

زنا بجبر

بنو والے یعنی عہد افغانے مین اس جرم قبیح کا بدلہ یہہ تہا کہ مرد مرتکب کو جانسے مار دیا جاوے اور یا ناک کاٹا جاتا تہا یا حسب مرضی مالک یہہ اسکی جایداد لوٹ لیجاتے تہے یا سخت جرمانہ کیا جاتا تہا حصر ان امور کا اوپر زور یا کم زوری مدعی کے تہا اگر مدعی زبردست ہو اور ملک سے ہوا تو بدون مرگ نہین چہوڑتا تہا اگر ہمسایہ اور کم زور ہوا تو مالک یہ کی مرضی تہی جسطرح ہو سکے کرتا تہا فی الحال اس قسم کے جرایم شاذ و نادر سرزد ہوتے ہین +

زنا برضا

مین بہی وہی طریق تہا جیسا زنا بجبر مین صرف اتنا فرق تہا کہ عورت بہی مرد زانی کے ساتہہ قتل کیجاتے تہے اب نا پوشیدہ اکثر ہے اور مجموعہ تعزیرات ہند کا دفعہ ۴۹۷ آزادی عورت کا مضمون ان لوگونکی طبایع سے مخالف ہے +

اغلام یا خلاف وضع فطری

پرگنہ بنو مین باستثنای وزیران اس بدتر فعل کا بہت رواج ہے شاید حضرت لوط کے قوم کا کوئی دیو رسیدہ بچکر اس فعل مین یہانکی بعضی لوگون کا راہبر ہوا عہد افغانے مین اس بچہ بازی پر آپسمین بڑی بڑی ملکونکی دشمنی اور عداوت ہوتے تہے اور جو آدمی دولتمند ہوا وہ اس بات کو فخر سمجہتا تہا کہ اسکی پاس ایک طفل بے ریش اپنا محبوب ہو باوجودیکہ مستورات اپنی

پہر ونمین رہتی ہین مگر بعض بعض لوگ انکو نہین چہوڑ کر امرد معشوق کے شامل چوک و سائٹین مین سویا کرتے ہین طرفہ ماجرا یہہ ہی کہ ایک امرد لڑکے پر چند کس عاشق ہوتے ہین اور اس قبیلہ نہ رشک سی بنیاد فساد اور بنا ہی واردات کی ہی ہوتی ہی اسی سبب سے **کپتان کاکس صاحب** ڈپٹی کمشنر نے ۱۸۹۰ء مین معرفت حافظ **احمد خان** تحصیلدار مرحوم ایک فہرست اسم وار شمار عاشق و معشوق مرتب کرائی تہی اس شمار کیوقت ۴۸۶ عاشق اور ۱۹۸ معشوق مسابامین آئی تہی بموسم زمستان چند بفعل ایک معشوق بے ریش کے عاشق جمع ہوکر ایک گوسفند کلان قیمتی آٹھہ روپیہ یا زیادہ جو اسی کام کیواسطے پہلی سی پالا جاتا ہی ذبح کرکے چوک کی متصل جو چہوٹا حجرہ ہوتا ہی اسمین پکاتی ہین اور اپنے معشوق کے ساتھہ ہر شام اسی جگہہ کہانا کہاکر جا بیٹہتے اور دیگر غزل عاشقانہ گایا کرتے ہین اور ہر طرح کی بدعت اور بد ادائی اس حجرہ مین ہوتے ہین جبتک معشوق سب فدایونکی ساتہہ برابر برتے اور ایک کو جواب محرومی کا نہدیوے تبتک رشک یا حسد اثر نہین کرتا ہنوز چونکی تہذیب اخلاق کیواسطے یہہ بدعتانہ مجلس نہایت مضر ہی حرام مال کہانا جہوٹھہ بولنا بدفعل کرنا اسی مجلس سے سیکہتے ہین کیونکہ اس مجلس کے ہمنشین سب نوخیز ہوتے ہین اور انکی خام دلونپر اس بدعتانہ صحبت کا جلد اثر ہوتا ہی +

چورسے

سوائی قلیل آدمیونکی جو مشہور سارق اور بد چلن ہین سنگین وارادات سرقہ کے سارق اس علاقہ مین کم ہین خصوص نشتوز نسل بنوزئی اس جرم کے عادی نہین ہین اور جو واردات شبہ ایہپاونے مین ہوتے ہین اکثراً انکی وزیر توچی آوارہ آدمی مرتکب ہوتے ہین جرایم رہزنی یا غارتگری بہی بہت کم ہوتے ہین اور جو ہوں تو وہ سرحدسی باہر کے لوگونسی سرزد ہوتے ہین جسقدر گروہ سارقان اسعلاقہ مین ہین وہ ایکدوسرے کے حال سے بخوبی واقف ہوتی ہین واردات چوریونکا پتہ انکی معرفت لگنا ممکن ہی ایسے آدمی اکثر بنونکی علاقہ مین موجود ہین کہ سواے [illegible] اور کچہہ گذارہ نہین رکہتی اور انہین سی سارق بنجاتے ہین اس آوارہ گروہ کو زیر نگرانی رکہنا لازم ہی +

نقصان سانے

عہد افغانے مین بذریعہ کمی پانی یعنی اوپر سی توڑ ڈالنی بند ویال یا نہر کی سی بنوزئی لوگ اپنی دشمن کو بہت نقصان زراعت پہنچایا کرتے تہے اور اسی سبب سے اگر پایئنہ یعنی نیچی والی کم زور ہوں تو سر وبہ یعنی اوپر والونکی محتاج رہتی تہی اب اس قسم کی نقصان رسانی کی توفیق نہین رکہتی مگر اپنی دشمن کی بہایم کو نشتر مودع نقصان پہونچانے کیواسطے مستعد رہتے ہین اور کبہی کبہی رات کیوقت گہرونکو آگ لگاتے ہین یہہ سوا انکی خباثت طینت کی گواہ ہین اور گندم کے خرمن جلانے سے اپنی دشمن کو نقصان پہونچاتے ہین

بھگا لیجانا

عورت کا جرم بہت سنگین ہوتا ہی عہد افغانے مین بیوہ منسوبہ اور منکوحہ عورت کا بھگا لیجانا برابر گناہ سمجہتے تہی اسوقت
بسبب دشمنی ایسی مجرمونکو علاقہ کے اندر مخالف گانون مین پناہ ملتی تہی مگر جو شخص منکوحہ مندہ شوہر کے فرار کر لیجاوی تو باوجود دشمنی
گانو میشان علاقہ بونمین ان مفرورین کو پناہ کم دیتی تہی ایسی مفرورونکی ملجا ادہی دوٹیاکوہ وزیرات ہی قبل از
عملداری سرکار اس جرم کا بدلہ ڈشت بس قتل ہر دو مفرورین تہا اگر مدعی بثبوت زور آور ہوا تو اکثر یہی عمل
کرتا تہا بصورتیکہ ملکی یعنی صلح ہو تو بالغ ناکتخدا عورتین مجرم کے رشتہ دار سفید بار جو نمین ہاتہہ لگا کر مدعی کو دیجاتی
ہتہ ایک عورت کی بدلے مین او ۰۰ روپیہ نقد مین تعدد ہرجانہ بموجب اصطلاح ملک زر دو سو یعنی ایکہزار دو سو اسی
پشتونونکی کہا جاتا ہی مگر در اصل اسقدر کبہی دیا نہین گیا بعض دفع حسب خواہش مدعی اس ہرجانہ کے نام پہ زمینات وغیرہ
جنس گران بہم کے ساتہہ دیجاتے تہی فی الحال منکوحہ عورت کے فرار کنندہ کیواسطی دفعہ ۴۹۸ مجموعہ تعزیرات ہند
مین سزا موجود ہی مگر عورت کے سبب ان لوگون کو نہایت ناگوار ہی اور اسطرح خنک آزادہی اس عورت کی اپنی
جان کیواسطی کبہی کبہی وبال ہو جاتی ہی مگر زردنکو یہی خیال ہوتا ہی کہ خدا نے انکو متعدد شادیان کرنے اور متفرق
یہ ہمیشہ زیادتی ہی اتفاق ہوتے ہین ۔

حال شادی

اول ناطہ منگنی کو بزبان ملک **کوزدہ** کہتی مین طریق اسکا یہہ ہی کہ جب والدین دختر نے حسب خواست والدین پسر ناطہ کا قبول کیا
تو سب سی پہلی رسم **خور رنہ** ہوتی ہی خور رنہ اسکو کہتی مین کہ سکنا روپیہ دختر کو وارثان مذکی جانب سی کہانا کہلایا جاتا ہی اور
خور رنہ بمعنی خورش بر حسب حیثیت ۵۰ روپیہ سی دو سو تک بہی خرچ ہو جاتا ہی طریق خور رنہ کا یہہ ہی کہ باپ پسر کا
بوقت شب معہ اقربا و نیکخواہ والدین دختر کے گہر جاتا ہی اور وہان جا کر **سندری** وغیرہ غزلیں گائی جاتے مین صبح
وقت پوتری یعنی خرچ سی والدین دختر کے گہر حسب توفیق وہمت والدین پسر کے کہانا تیار ہوتا ہی اور اس کہانے سی
اہل سکنا روپیہ دختر کے سیر ہوتے مین بعدش مہمان ہمراہی باپ مرد تناول کرتے مین جب ختم پڑہی سی فراغت
ہو چکی تو وارث پسر کا معہ چند معتبرین والدین دختر کے اندر جاتا ہی جہان وارث دختر کا معہ اقربا خویش انکی انتظار مین
موجود ہوتا ہی اسوقت جسقدر روپیہ بابت **چیڑی یا سیڑی** مقرر ہوئی شمار کرکے ڈوم یعنی میراثی کے ہاتہہ سی وارث

دختر کو دیتے مین نصف یا پچیس روپیہ عموماً اس سے کم دیگر ڈوم کو راضی کرتے ہین تعداد اس ٹیری کی حسب حیثیت دہندہ و خواہشمند
یہ رقم کم و بیش ہوتی ہے عموماً بعد سی لیکر ساتہ تک جمع ہوتے ہین اور بعضی جگہہ تیس زیادہ جو اونچے خاندان اور معزز شخص
کے دختر ہو اسکو وسطی تمام خیرات ہی بہا پچیس ہوتے جاتے ہین دوسرے لوگ اس روپیہ سے بوقت شادی زیورات تیار کرکے اپنی دختر کو
شامل جہیز دیتے ہین اور دوسرے قسم کے ایسے لوگ اکثر ہین کہ روپیہ ٹیری بمعاوضہ دختر خود دیکر ہضم کر جاتے ہین اور اس دختر
فروشی کو کو زبون سمجہتے ہین مگر عار نہین کرتے المختصر جب یہ روپیہ شمار کرکے دیگر تو اسوقت ڈوم منہ بیت کا پیالہ جسمین تہوڑا
زرد سا روغن زرد بھی ملا ہوا ہوتا ہے ایک ایک گہونٹ مہمانان معتبر کو پلاتا ہے اور اس پیالہ مین حسب دستور گاہ نکیر وہ لوگ
ڈوم کے واسطے روپیہ ڈالتے ہین اور یہہ اسی مجلس مین ارتہ پیہ اور اسکے دیگر اقربا یان دہوہ کی رہنے کہ تہبیہ رہین [illegible]
مہدی جسکو بزبان ملک **نکریزی** کہتے ہین لگائی جاتی ہے اور اس مہدی لگانے کے رسم کو لاس ہوری کہتے ہین
جسکا ترجمہ یا تو یہ مسخ کریا ہے جب خو [illegible] اس پیری و حکم تو عہد نامہ پختہ تصور ہوتا ہے اور پہر کوئی حجت نہین رہتی بدلا اس رسوم کے
اگر عہد شکنی ہو تو موجب رواج ملک اسکا اسیقدر رنج سمجہتے ہین جیسا منکوحہ عورت کی جا جانے سے ان رسوم کو پورا کرکے
وارثان ایک ہی کا ونکو واپس آتے ہین ۰

شروع رسومات شادی و نکاح

جب ارادہ نکاح کرنے کا ہوا تو سب سے پہلا رسم **واک لنڈی** ہوتے ہین اس لفظ کا معنی اختیار کوتاہ کرنا ہے تفصیل
اس اجمال کے یہہ ہے کہ والدین پسر کیا نب سے ڈوم یعنی میراثی ایک قسم کے شیرینی جسکو بزبان پشتو **ریزہ غوشی** کہتے ہین
یعنی پکوان والدین دختر کے گہر لیجاتا ہے اور اسکے ہمراہ اسی روز ایک خوند اور دو تین سفید ریش معتبر اور تین عورات سفید سر
والدین دختر کے گہر واسطے مقرر کرنے خرچ شادی کے جاتے ہین اور تصفیہ کرتے ہین کہ کتنی گندم کتنا روغن اور کتنی گوسفند وغیرہ
اور کتنی روپیہ بابت **سر خونیکی** و زیورات لیویگا اول وہ زیادہ بتلاتا ہے آخر بہت سی منت خوشامد اور جہگڑے سے ہر چیز
کے تعداد تشخیص پاکر وکیلان مذکورہ بالا واپس جاتے ہین اور اشیاء معینہ والدین دختر کے گہر پہونچاتے ہین مگر غلہ گندم
مقررہ لینے کیواسطے سکنا ہی دیہہ دختر خود آتے ہین اور انپر مرد کے کانونکی لڑکے زرد ہلدی کا رنگ ڈالتے ہین جب اس رسم کی تعمیل
ہو چکی تو اسکے بعد

ختی وڑنی

یعنی بار جہات دولہن لیجاتے ہین دستور لیجانے بار جہات کا یہہ ہے کہ چند عورات سکنا ہی دیہہ دولہا دولہن کے شادی کا رنگدار
جوڑہ لیکر گانو دولہن مین جاتے ہین اور انکی ساتھ میراسی ہل اور سرنا نواز شامل ہوتے ہین جہان بار جہات پہونچا لڑکہ

توبسبب قریب ہونے کے اُسی روز واپس جاتے ہین ختی وطرونڈ کے چہوڑ پانچ روز یا ہفتہ کو جتنی عرصہ مین بارجات میلر جاوین شادی یعنی برات لیجانے کا روز ہوتا ہی جنیت پہونچنے سے پہلے برات کو جو **نوشپہ** کہتی ہین یعنی دختران ناکتخدا کہہ اتے اور یہہ نام اسکا اسواسطی ہی کہ اس شب کو اس دختر کو دولہن بنایا جاتا ہی اور ہار سنگار کرتے ہی اور والدہ دختر جو اسی رات اپنی دختر کے سہیلیان اور ہمسایون کو سفید ونیج کرکے کہانا کہلاتا ہی اور برات کی آنے سے پہلے بٹہین ہے وقت اپنے گہونکی لوگونکو بہی داماد کے تحت دلہانا دیتا ہی +

ورا یعنی برات

نہ دن ماہ جنیت یعنی برات کو **ورا** - کہا جاتا ہی جسدن برات جاوے اُس سے ہفتہ یا تین روز یا ایک دن پیشتر موجب توفیق دولہہ کے گہر خویش اقربا حسب المطلب جمع ہوتے ہین اور زنانا جو گانے والیان ہی جنکو زبان خود **ندارسے** یعنی تماشہ کہتے ہین بولائے جاتے ہین اور انکی ادا سے بہلے لذت پیدا ہی ہوتے ہین جب سب سامان ہو یا ہو چکا تو دولہہ کے کہنے سے دنیا بہار بعد فراغت نان خوری دولہہ کو نہلاکر زور شور سے دولہہ کو پارچات شادی پہناتے ہین اور جامہ ہی کہنہ ڈوم لیلیتا ہی اور بعضی اخوندان وہمسایگان کوبہی دستارین بند ہواکر اہل برات جسمین عورات اور مرد مخلوط ہوتے ہین روانہ ہوکر گاتے بجاتے ہوئی معہ دولہہ کے والدین دختر کے گہر جاتے ہین اور وہان پہونچکر

رسم پاندرہ

کے انجام کیواسطی دولہہ معہ مردان اہل برات دہل سرنار کے آواز کے شامل دختر کے گہر مین داخل ہوتا ہی اور مردرقص کرتے ہین لفظ پاندرہ کے تعریف یہہ ہی کہ ڈوم ایک رشتہ لاکر مرد کے پانونکی انگشت زرینہ کے ساتہہ باندہتا ہی اور یہہ جست مارکر دولہہ جو کہڑا ہوتا ہی اُسکی سر کے اوپر ہاتہہ اونچا کرنا چاہتا ہی اُسوقت جہٹ پٹ دولہہ کو اُسکی دوست اور ہمراز ہمراہی زمین سی اوٹہاکر اونچا کرلیتی ہین اس عجیب کش مکش مین اگر ہاتہہ مطرب کا دولہہ کے سر سی اونچا ہوگیا تو غلبہ دولہن کا سمجہہ ہین برعکس اسکی اگر مرد کا ہاتہہ اونچا رہا تو دولہہ کا غلبہ ہی اس فرضی غلبہ کیواسطی اسقدر کوشش کرتے ہین یہہ خیال ہوتی ہی تاکہ ہمیشہ غالب اور اونچا رہی رہیگا جسکا کام ہی بعد ہونے غالب اور مغلوب کے وہ ڈوم دولہہ کے کہنے سے بنیر دولہہ وغیرہ مردمان کو دیتا ہی تب سب اہل میدان یا چوک مین آکر تماشا دیکہتی ہین یہہ بالصفات تک میدان مین ندارسے اور سندری وجار بیتہ وغزل کا شغل رہتا ہی اسکی

بعد عورات [illegible] اور [illegible] گاتے بجاتے ہوئے دولہن کے گہر سے نکلکر دولہہ کو واسطے

توسلے

[illegible] بولتے ہین لفظ توسلے کا اصطلاحی ترجمہ یہہ ہی کہ [illegible] یعنی طشت شیرینی کا تقسیم کیواسطے صحن مین بولا [illegible] اسکی تشریح یہہ کیجاتی ہی کہ دولہہ حسب المطلب اپنے خسر کے چہوٹکی معہ اکثر جوانان اہل برات و [illegible] ان عورات کی عقب مین جو باہنگی تمام سندری وغیرہ گاتے ہوئی جاتی

ہین روانہ ہوتا ہی اور چند ساعت کے بعد والدین دختر کے گہر پہونچتے ہین جہان باہر [illegible] دیوار کی متصل لحاف وغیرہ کا فرش کیا ہوا ہوتا ہی [illegible] اس دیوار کے ساتہہ دولہہ کو معہ جوانان [illegible] کہڑا کرتے ہین اور عورتین سندری وغیرہ گاتے رہتی ہین [illegible] انکو اجازت بیٹہنی کے نہین ہوتے باوجود اس [illegible] ایستادہ کی عورات [illegible] اور جلوہ گری کی خوشی پر اکثر جوان اہل برات وغیرہ خواہ مخواہ اس وقت شامل ہوتے ہین بہت دیر کے بعد مطرب اندر سی تہال بہر شیرینی [illegible] نکالکر تقسیم کرتا ہی جو لوگ اس [illegible] ایستادہ ہونے مین شامل تہی انکو زیادہ حصہ ملتا ہی اور باقی سب اہل برات [illegible] حصہ پاتے ہین جب یہہ [illegible] ہو چکا تو سب [illegible] وہان سے [illegible] ہوکر باہر [illegible] آتے ہین مگر ایک دولہہ [illegible] اپنے خویش و اقربا کے [illegible] جب [illegible] دولہن [illegible] نیلے یا [illegible] دولہن یا [illegible] کو [illegible] تب [illegible] دولہہ کے پاس [illegible] کر [illegible] اپنا دامن باندہتی ہی اور [illegible] نسبت۔

[illegible] اول

[illegible] عورات [illegible] پانچ [illegible] یا کلان پڑجاتے ہین اور دولہا اول تین قطرہ پانی اپنی [illegible] کے [illegible] صبوح مین ڈالتا ہی اور پہر ہفت چلو اٹہہ پانی پاتا ہی بعد شش مطربہ صبوح کو [illegible] ہفت قدم دولہا و مطربہ [illegible] صبوح کو لیکر چلتی ہین پہر [illegible] مطربہ کے سر پر [illegible] واپس [illegible] تب دولہہ ایک روپیہ [illegible] دامن [illegible] طعام اور تماشا کے [illegible] دولہہ کو اپنے خویش [illegible] وقت بعد [illegible] ڈالتی کہتی ہین [illegible] تین روپیہ آچولی یعنی روپیہ [illegible] سر و پیر [illegible] تو وہ باہر نکالکر حوالہ کرتے ہین اور دولہا [illegible] یعنی [illegible] کوتوال و یہہ چلونتہ کو بموجب رسم دیے رسانہ

دیگر برات رخصت ہوتے ہی دولہن کو گھوڑے پر سوار کرکے ہمراہ لیجاتے ہین اور مرد کے گھر پہونچکر نکاح
پڑھا جاتا ہے عموماً خوانندہ نکاح کے ایک روپیہ اجرت ہے تیسرے روز دولہن والدین کے گھر واپس جاتی ہے اور اسکی
ہمراہ شوہر اسکا معہ چند نفر جوانان ہمراہ سسرال مین جاتا ہے اور اس رسم کو ...... **وریمہ** ......
کہتے ہین وہان پہونچکر رات کو ایک رسن ایکطرف سے عورات اور دوسری طرف سے وہ مرد معہ اپنے جوانان ہمراہی کے کھینچتے
ہین تاکہ دونو گروہ مذکر اور مونث سے کون غالب آکر دوسری طرف کو کھینچ لیتے ہی اور باہم شیرینی مارتے ہین اور شوہر کے
معہ ہمراہیوں التی ہین اسیطرح ایکدو رات سسرال مین گذار کر وہ مرد معہ زوجہ ہمراہیان کے واپس آتا ہے اور زوجہ اسکی دو ہفتہ یا کم
زیادہ والدین کے گھر رہکر شوہر کے گھر مین آتی ہے اسوقت سے رسومات شادی ختم ہوکر آبادی شروع ہوتی ہے مگر واضح رہے کہ
اہم ہونا اپنی خوشی کا ایک شادی پر صبر نہین ہوتا جسکی باعث زیادہ دینا ہے وہ زیادہ شادیان کرتا ہے اور اسی سبب سے کہ مختلف زوجات سے
اولاد ہوتی ہے آپس مین نااتفاقی اکثر رکھتے ہین +

حال طلاق

استعمال [illegible] رواج طلاق ایک عجیب بکمینہ طرح کا ہے یعنی جب کوئی زن [illegible] سے محبت نہ ہو تو اسکو [illegible] طلاق دیدیتا
[illegible] کہ ان کا شادی [illegible] ہوا یا کچھ رنجش آپس یا دیگر [illegible] نقد لیکر اسکو دیوے عموماً اس زر نقد کے
تعداد [illegible] روپیہ سے لیکر سو روپیہ تک ہوتے ہین جب روپیہ شوہر نے پالیا تب عورت کو طلاق دیتا ہے اور وہ دوسرا شخص
روپیہ [illegible] باہم زن اور مرد کے اس لیے اتفاق کے دو سبب ہین اول عورت کی بیوفائی جو سبب [illegible] کار
یا اغوا [illegible] کے شوہر [illegible] اور اسکو [illegible] وقت [illegible] کبھی سے اس بات پر آمادہ
کرتی ہے کہ روپیہ لیکر اوسکو اپنی خواہش کرنے دے کہ دوسری مرد کی یا اور جگہہ شادی کرلے یا کسی غیر پر عاشق ہوا پہلی عورت سے
جان چھوڑانا چاہتا ہے کیونکہ وہ اوسکی ناطرخواہ امور کرنے مین مارج ہوتی ہے اور علاوہ اسکے نان ونفقہ کیواسطے دق کرتی ہے
صورت اول الذکر کی اکثر طلاقین ہوتی ہین یہان تک کہ اگر عورت نوعمر ہو تو کئی خریدار پہرتے ہین اگر ایک سو دینے پر مستعد ہو
تو دوسرا [illegible] بولتا ہے گویا منزلہ نیلام خانگی جسکی قیمت زیادہ ہوا اوسکیواسطے طلاق کیجاتی ہے اور عورت بہائم کیطرح جیب

ابھی بیع سنتی ہے اور یہانتک جاہل کا یہ اعتبار تھا کہ اگر زیادہ نقد زیادہ قیمت دیوے تو اوسکی ساتھہ جاتا اور نکاح پڑھنا بھی ایسے بلا ہم سمجھتی ہے اس خیال سے کہ جبر پر دیئے گئی جو مقدمات بابت ایسی زر نقد کی عدالت دیوانی مین آئے وہ بموجب سرکلر نمبر ۱ سنہ ... صاحب جوڈیشل کمشنر پنجاب ڈسمس کئے گئے تب لوگون نے سمجھا کہ یہہ معاملہ قابل سماعت عدالت نہین ہے اول قسم کی طلاق مین حق مہر عورت کو کچھہ نہین ملتا دوسری قسم مین عورت مہر کا دعوی کر سکتی ہے مگر عموماً ایسی نالشات کم ہوتی مین واقع ہے کہ اشراف ہنود اکثر اس امر کو زبون سمجھتے ہین اور نہین کرتے

حراست عورات

باوجود اس حالت کے کہ نکاح دختران بیوہ عورات کو بدون رضامندی اپنی وارثان کے بموجب رواج ملک اختیار خود سری کا نہین ہے حق والی ہونیکا سب سے پہلے رشتہ داران شوہر کو ہوتا ہے اگر غیر منسوبہ دختر ہو تو والدین یا اونکے قریب ترین رشتہ دار کو اگر بلا رضامندی والیان کے عورت اپنی مرضی سے نکاح کرے تو یہہ امر داخل شرم ہے اور وارث اپنی تک عزت سمجھتے ہین بالعموم افغانی مین یہانتک دستور تھا کہ اگر قبل از نکاح منسوبہ کی حالت مین مرد مر جاوے تو اوس دختر منسوبہ کو بطور میراث دیگر جایداد کے برادران مرد اپنا حق سمجھکر خود ایک نہین سے کر لیتا تھا مگر اب یہہ رسم قانوناً جاتی رہی اکثر والی دختران کی ولایت پر اسطرح زیادہ دعویدار اور زور لگاتی ہین کہ اونکو اوسی بوقت شادی کردینے کے روپیہ حاصل کرنیکی امید ہوتی ہے اگر بیوہ والدہ اوس دختر کی دوسرے خاندان مین نکاح کر لیوے تو حق ولایت اوسکا جاتا رہتا ہے اگر شوہر کے ہمین بیوہ بیٹھی رہے تو بھی بشرط موجود ہونے بھائی یا برادر زادہ شوہر متوفی ناطہ نسبت دختر کا اوسکی صلاح سے کریگی اگر ایسا قریب رشتہ دار نرینہ کوئی نہو تو نسبت دور کے رشتہ داران کے اوس بیوہ حقدار کو زیادہ اختیار ہوتا ہے بعض جگہہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ اگر وارث نرینہ کی مرضی کے خلاف عورت کسی سے نکاح کرنا چاہے تو اوس وارث کو کچھہ روپیہ نکاح کنندہ دلاکر راضی کرلیتی ہے مگر یہہ رضامندی صرف لاچاری اور بے اختیاری کے سبب سے ہوتی ہے اسمین شک نہین کہ یہ تبادلہ کیونکر فعل مختار کرنا ان لوگون کی طبع کے غیر موافق اور نہایت بدنامی کا امر ہے اور دراصل باعث خرابی کا ہے ؛

ہرجانہ نسبت یا نکاح شکنی

اگر عہد شکنی نسبت یا نکاح باغوای کسی آشنا عورت کی سرزد ہوا اور وہ عورت کسی دوسرے مرد کے ساتھہ نکاح پڑھا

بیوی یا بیٹی جاوی تو یہہ امر داخل بھگا لیجانی عورت کی ہے اور اسکی نسبت عہد افغانی مین سوائی مرگ اگر ہاتہہ پہونچی تو نہین چہوڑتی تہی اور جنکو صرف منسوبہ کا برا شرم تہا اگر صلح ہو وی تو جیسا بھگا لیجانی عورت مین دو عورات باکرہ جوان لیجاتی تہی ویساہی سفید یا رچہ تین یا رسوم شادی ایسی معاملات مین ہی لیتی تہی فی زماننا بسبب نہ متقاضی ہونی قانون سرکاری کی جو مقدمات عہد شکنی ناطہ عدالت تک پہونچتی ہین تو ان مین بشرط ثبوت فسخ عہد نقد ہرجانہ تجویز کرنا پڑتا ہے تعداد اس ہرجانہ کی بہ دستخطان حسب حیثیت خاندان اہل معاملہ اور صورت مقدمہ کی مقرر ہوتی ہے پشتون کا شرم یعنی ہرجانہ بہ نسبت ہمسایہ کی بہت زیادہ ہوتا ہی اگرچہ پشتون لوگ اپنا شرم بموجب رواج قدیمہ ایکہزار دو سو مطابق مقدمات خوان کی بتلاتی ہین مگر دراصل یہہ تعداد برائی نام اور ردبادی ہے فی الحال اکتیس سی لیکر چہہ سو تک وسطی پشتونکا اور چالیس سے لیکر سو تک وسطی ہمسایہ کی حسب قدر شرم یعنی ہرجانہ سمجھا جاتا ہے بعضی قلیل و نیچ معزز خاندان ایسے بہی ہین کہ چہہ سو ہرجانہ انکیو اسطی تہوڑا ہے غرض کہ منکوحہ یا منسوبہ عورت ایک شخص کی دوسری کو بلا سامحت اوسکی کہ بیوی تو بدون ملہ بیٹی کے اپنی نہایت بیعزتی سمجھتی ہین جو ایسی مقدمات مین نقد ہرجانہ مقرر ہوا وہ شخص کو ادا کرنا پڑتا ہی کہ جس سے وہ عورت نکاح کری اور اکثر رضامندی فریقین ثالثی طور پر ایسا ہی ہو جاتا ہی کہ حسب دستور ماضیہ بدلہ مین دو عورتین بالغ خواہ نابالغ یا ایک عورت اور کچہہ نقد دیکر مدعی کو راضی کر لیتی ہین خصوص نکاح شکنی کی معاملات مین ایسا ہوتا ہے ؛

استثناء

اگر عورت منسوبہ کہی کہ میری والدین نے جس سے عہد ناطہ کا کیا اوس سے مین نکاح نہین کرلی اور نہ کسی دوسرے جا بہ شادی کا ارادہ اگر کبہی شوہر کی خواہش ہوئی تو اوس شخص مدعی سے نکاح کرونگی تب بموجب رواج ملک باوجود عدم ایفای عہد کچہہ ہرجانہ و شرم مدعی کو نہین پہونچتا بشرطیکہ دختر منسوبہ نیک نیتی سے والدین کی گہر باکرہ بیٹہی رہے الا اگر برعکس اسکی بسبب اغوای کسی آشنا یا اوسکی والدین نے شرارتاً ترغیب دی رکہی ہو تو بموجب دستور افغانی کے وہ عورت خواہ مخواہ شوہر کی ساتہہ بیاہی جاوی اور حسب رواج حال ہرجانہ واجب کا شوہر مستحق ہے مگر اس قسم کا ہرجانہ والدین دختر اور اوس سے لیا جاتا ہی ؛

سبب عہد شکنی

نکاح شکنی کی مقدمات شاذ و نادر اور نسبت شکنی کی اکثر ذیل خاندان مین واقع ہوتی ہین مجکو اپنی تجربہ سے ظاہر ہی سبب فسخ عہد نسبت کی معلوم ہوی اول والدین دختر نے بطمع زر جیسا بیان کر کی پہلی عہد کو بالائی طاق رکہکر دوسری جگہہ جہانسی زیادہ روپیہ ملی وہان ناطہ دیدیا

ایسی صورت اکثر مفلس و بی سایہ لوگون مین واقع ہوتی ہے دوسری دختر بوقت بلوغت کسی غیر شخص سے تعلق پیدا کرے اگرچہ عہد والدین کو عہد شکنی ناموس ننگ پیدا ہی پر نوبت ڈالا پشتون لوگ اس دوسری قسم کی عہد شکنی کو بہت سخت و ننگ سمجھتی ہین بسبب اسکے ہی وارثان دختر والدین پسر یا خود اس لڑکی کی باعث خانگی یا گوندیاری وغیرہ پر رنجش نا باہم ہو گیا از ناطہ سے منکر ہو جاتی ہین اس تیسرے قسم کی عہد شکنی مین اکثر بذریعہ نقصان و ملکان باہم جانبین رضامندی ہو جاتی ہے مقدمات عہد شکنی کی تحقیقات مین خاص صورتین پیدا ہوتی ہمکن مین مگر واسطی ثبوت عہد ناطہ کی رسم خوردنہ والا سوجسکا اوپر ذکر ہوا اور جو مشہور عام ہوتی ہین مضبوط گواہ ہین ؛

نان و نفقہ عورات

لی بہت جھگڑے ہوتے رہتے ہین اور بنیاد اونکی دو سبب سے اونہی سے پہلی مرد کی بی انصافی جو دو یا چند شادیان کرتے ہیں بترغیب منکوحہ جدید پہلی زوجہ سے ظالمانہ پیش آتا ہے دوسری عورت کی بیوفائی جو اپنی آزادی حاصل کرنی کی غرض سے شوہر کو ہر طرح تنگ کرنا چاہتی صورت اول الذکر مین منشاء دفعہ ۳۱ - ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۷۲ء علیحدہ ماہیانہ واسطی گذارہ عورت اورسکی درخواست پر مقرر ہوتا واجب معلوم ہوتا ہی دوسری صورتین جب تک زوجہ اپنی شوہر کے گہر شامل آباد رہی گذارہ یکمشت علیحدہ ماہیانہ کی مستحق نہین سمجھی جاتی عموماً ماہیانہ مقرری قانون ان لوگونکے قبیح خواہش کی مخالف ہی کیونکہ یہ عورات کو مثل بہائم خواہ کیسا ہی انپر جور و ظلم کرین بے زبان او مطیع مطلق رکھنا چاہتی ہین تدارسی اور انصاف کو ہی یاد رکھنا چاہیے ؛

پردہ داری مستورات

علاقہ بنون مین عموماً مروج ہے خصوص قوم سید اور قریش اور پشتونکی مستورات تو بالکل کشادہ رو نہین پہرتی اور باقی لوگ بہی اکثر پردہ کرتے ہین اور اپنی گہرون مین غیر شخص کی آمد رفت نہین رکہتی اور اس پردہ دار کو زبان ملک دیپ کہا جاتا ہی اگر کسی شخص کے زنانہ مکان مین بلا رضامندی مالک خانہ کوئی شخص چلا جاوی تو گو وہ صاحب خانہ مفلس ہو تاہم وہ اپنی بیعزتی سمجہتا ہے اور کہتا ہی کہ میری گہر کا ادب توڑا یا اسی سبب سے سوای رشتہ داران قریبی زنانہ گہرون مین آمد رفت غیر محرم مردونکی ظاہر کر بلکہ مطلق کالعدم ہے الا گاونکی ہندو بنیی اور نکی گریا ڈوم یعنی حجام میراسی وغیرہ ہمسایون اور گہر کے کمینون سے یہ لوگ پردہ نہین کرتے گویا ہنود اونکی نزدیک مذکر ہی نہین ہین جب عورت واسطے ضروریات باہر جاوین تب اونکی اوپر ایک سفید بڑی چادر ہوتی ہے کہ سر سے پانون تک ڈہکی ہوئی ہوتی ہین اور جب راستہ پر غیر مرد کو دیکہتی ہین تو سوای ایک چشم کے چہرہ پر بہی پردہ کر لیتی ہین چاہیئی کہ دل کے پردہ کو بہی درست کرین تعلیم علم سے ممکن ہے ؛

رواج غمی

اس جگہ اوس ناگزیر غمی سے مراد ہی کہ جو بسبب جدائی دائمی اپنی عزیز و اقربا کی پیش آتی ہے دنیا مین ایسا کوئی نہین جو اوس سے خالی ہو اس پرگنہ مین رسم اخیر کا بیان ہے کہ جب کوئی شخص فوت ہوا تو عورتین جمع ہو کر بہ آواز بلند نوحہ کرتی ہین اور شفقتی مرد بلا اجرت مزدوری واسطے تعمیر خانہ آخرین یعنی قبر روانہ ہوتے ہین اور سفید ریش اور معتبر لوگ جو کہ باسیدان مین واسطے دعا و فاتحہ کی جمع رہتے ہین اور ملا بقدر مقدور طلب ہو کر اوس دیہ کی مسجد مین ختم قرآن شریف کرتے ہین تا وقتیکہ اوس راہ نورد بادیہ ممات کو غسل اور کفن دیکر دفن کیواسطے لیجاتے ہین بمجمع عام نماز جنازہ ادا کرکے بعد تقسیم اسقاط اوس منزل ناگزیر مین تا نفخ صور سولا دیتے ہین فاعتبروا یا اولی الابصار یہ سفر پر خطر ایکدن سب ہمکو بھی پیش آویگا جب اوسکی جگہ لحد تنگ و تاریک ہوچکی تو عالم اوسکی قبر پر ایک مسئلہ تقسیم میراث پھر کر اور دعا خیر کرکے سب دوست اوسکو اوس جنگل مین تنہا چھوڑ کر واپس آتے ہین اور اوس وقت سوای اعمال حسنہ کی کوئی اوسکا یار و مددگار نہین ہوتا الختصر تین روز تک وارث میت واسطے فاتحہ معتقد بیٹھے رہتے ہین اور حسب مقدور وہ بہت خیرات کرتے ہین ہر طرف سے مہمان و خویش واسطے فاتحہ خوانی آتے ہین مگر میت کی گھر کھانا عیب سمجھکر نہین کہاتے بشرطیکہ دور سے کوئی مہمان آوے اور اوس روز واپس اپنے گھر نہ پہونچ سکے تو بلا چارہ کہاتا ہے تیسرے روز یا گیارہ دن یا کبیس وغیرہ جسکو اس ملک مین ہٹ کہتے ہین اور خویش اور رشتہ دار جو دوسرے گھرونسے آتے ہین اور واسطے عزت میت کی وہ ہٹ لاکر میت پر ڈالا کرتے ہین اپنی اخوند کو معہ پارچات پوشیدنی میت خیرات بطور خلعت آخرین کر دیتے ہین اور پھر فاتحہ خوانی اوٹھ جاتی ہے ۔

تقسیم میراث

عموما شخص متوفی بشرطیکہ یکایک یا ناگہان موت مین گرفتار ہوجاوے تو کچھ وصیت کرتا ہی مگر سوای خرچ خیرات اور تدفین تکفین میت باقی امورات وصیتی اگر مخالف رواج ہون تو اونپر عملدرآمد کم ہوتا ہے متوفی کی اگر اولاد نرینہ یعنی بیٹا یا پوتا ہو تو پھر کسی اور رشتہ دار کو بموجب رواج ملک حق میراث نہین پہونچتا الا والدہ اور بیوہ اور دختران ناکتخدا شادی ہونے تک مستحق نان نفقہ اور گذارہ خاص کی ہوتی ہین اگر اولاد نرینہ نہ چھوڑ مرا ہو تو تا زندگی متوفی کی بیوہ بشرطیکہ وہ اپنے شوہر کے حقمین نیک چلنی کے ساتھ بیٹھی رہے مستحق قبضہ جایداد ہوگی مگر ہرگز اوسکو اختیار نہین ہے کہ اپنی قبضہ کے ایام مین جایداد غیر منقولہ از قسم اراضیات زرعی یا مکانات سکنی کو بذریعہ بیع یا رہن یا ہبہ یا کسی اور وسیلہ

سے منتقل کرے اگر ایسا کرے تو متوفی کے وارثان نرینہ دعوی امتناع کر سکتے ہین اگر بیوہ نہو یا وہ مرجاوے تو میراث متوفی کی قریب تر رشتہ داران نرینہ کی باہم حسب حصص شرعی باہمی منقسم ہوجاویگی بموجب رواج ملک کی دختران اور خواہران جنکی شادی دوسری جگہہ ہوگئی ہو مستحق یافت حصہ شرعی کی نہین رہتی اور یہہ رواج عام ہے الا امر مقدمہ مین بلحاظ قسم وارثان موجودہ خاص غور ہونی چاہئی دور کے رشتہ داران نرینہ کی مواجہہ مین خواہر یا دختر کو مطلق محروم رکہنا انصاف کو ناپسند ہوگا ؛

خوراک

کیوہسطی عموماً فصل ربیع مین گندم اور زمستان مین مکی مستعمل ہے مگر خورندہ مخلوق تین قسم کی ہے اعلی اوسط ادنی پہلی قسم کی آسودہ لوگ نان گندم مع گوشت یا پلاؤ و حلوا کہایا کرتے ہین اور خریف کی موسم مین صبح نان مکی بہی کام آتا ہے دوسری قسم کے آدمی نان صبح مکی یا جو ہمراہ دوغ یا سکہ اور شب کو گندم کی روٹی دال یا کبہی گوشت وغیرہ سے نوش جان فرماتے ہین اور تیسرے قسم کی بیچارہ مشقتی اور مفلس کو روز و شب اکثر نان مکی و جو اور کبہی گندم کا نصیب ہوتا ہے اکثر لوگ کہانا نمین بہی کفایت شعار ہین غلہ گندم کو بانتظار گرانی فروخت کیوہسطی رکہہ چہوڑتے ہین اور غلہ مکی و جو پر اپنا گذارہ کرلیتے ہین موسم زمستان مین گوسفند کا گوشت نہایت عزیز سمجہتے ہین اور اوسکی چربی بجائی روغن زرد کے گرم کرکے موسم مذکور مین بہت کہائی جاتی ہے چربی یا روغن خام جیسا طعام مین زیادہ ہو بہت پسند کرتے ہین گرچہ قوت انکا متوسط ہے الا مرد قانع و صابر نہین اور عورت بیچاری کو کہانیکا حصہ بہی انصافی نہین ملتا کیا معنی کہ جس گہر کے مردونکو اچہی روٹی نصیب ہوتی ہے تاہم عورت بدستور نان جو یا مکی کہاتی ہین اور یہہ رسم عام ہے کہ ملک ہنونکی مستورات کو اچہا کہانا نہین ملتا اپنے ملک کی پیداوار خوراک ملکی لوگونکیواسطی کافی ہے مگر فوج اور باہر کے لوگونکی واسطی جب تک علاقہ مروت اور خٹک و تہل وزیران سے غلہ نہ آوی تو انکی پیداوار پورہ نہین ہوتی ؛

مہمان نوازی

واضح ہو کہ اس ملک مین تین قسم کے مہمان سمجہی جاتی ہین پہلی مرغہ ملانہ یعنے وہ مہمان جنکی خاطر گوسفند حلال کئی جاوین دوسری چرگی مہمان یعنی مرغ خور تیسری دوچی مرّی مہمان جنسے مراد خشک روٹی کی مہمان ہین پہلے قسم کی مہمان وہ ہوتی ہین کہ جو کوئی ملک معتبر ہمراہی چند نفران دیگر بضرورت

معرکہ یا کسی اور کام کے واسطے مہمان ہو یا کوئی بڑا روشناس آدمی پیش ہو جاوے اور عہدا فغانی مین اس قسم کی مہمان اکثر وہ لوگ ہوتے تہے کہ جو اپنی گوندیدار و نکو لگ دینی کیواسطے آوین دوسرے قسم مین ایک یا دو غایت پانچ تک جو معتبر مہمان ہوون اونکے واسطے مرغ حلال لئی جاتے ہین تیسرے ہمسایہ لوگ یا واقف مسافر بیچارے خشک روٹی کے مہمان ہوتی ہین مہمان نوازی اسملک مین بہت رائج ہے اور اپنے نیکخواہ اور معتبر روشناس مہمان کی بہت خدمت کیجاتی ہے اور ناواقف مسافر کو بہی بہوکھا نہین چہوڑتے یہہ رسم قابل تحسین ہے ؛

پوشاک

عموماً ملک بنو مین کرپاس ملکی سے پارچات تیار کی جاتے ہین البتہ ملکان معتبر سرکاری عملداری مین انگریزی او رنانہ بہنی لگے مین اپنی ملک کی پیداوار کپاس ضروریات وطنی سے بہر کر دوسرے ملک مین فروخت کیواسطے ہندو لوگ خرید کر لیجاتے ہین پوشاک مردانہ کی تفصیل یہہ ہے کہ دستار اکثر سبز رنگ بخن بہا وش مگر بعضی ملکان سفید دستار رکہتے ہین قمیص یا ململ فراخ بلا جیبن اکثر سفید اور قلیل سیاہ ردائی سفید اور بعضی ملک لونگی رکہتی ہین ازار مثل پاجامہ پشاوری مگر پاؤنکی طرف سے ذرہ مختلف وضع ہے اور پاؤن مین اکثر چرمی چپلی اور منقش ورنگ لوگ پاپوش رکہتے ہین زنانہ پوشش مین اکثر سرادل سیاہ پٹہ دار او رقمیص سیاہ جسکے سینہ وگریبان پر تہوڑا کام ابریشم کیا ہوا ہوتا ہے اور دولتمند لہرو مین دارائی کا قمیص بہی مروج ہے قمیص کی اوپر گریبان کے متصل اکثر روپیہ ٹانکتی ہین طول مین زانوسے نیچے تک اور باہر پہرنیوالی عورت کا اکثر سفید قمیص اور اسیقدر لینا ہوتا ہے کہ کپاس کاتنے یا کام کیوقت مین اوسکا کنارہ اولٹ کر سر پر بجای دوپٹہ کی اوڑہ لیتی ہین اور وہ دونو کام برابر دیتا ہے ردائی خانہ نشینی اکثر سیاہ مگر عام مردو نین سیاہ ردا پہین کر نکلنا عیب سمجہتے ہین اسواسطے جب گہر سے باہر جاتی ہین تو سفید چادر اوڑہ لیتی ہین شلوار اکثر سوسی کی گہیر دار اور خوش قطع اور پاؤن مین مردانہ وضع کی قریب طرز کی پاپوش سرخ بانات لپٹی ہوئی پہنتی ہین زیورات بہت قسم کی مگر خراب وضع ہوتی ہین اونکی تفصیل سے طوالت لاحاصل ہے اور پوشاک اسقدر میلی غلیظ اکثر رکہتی ہین کہ رنگ اوسکا چرب اور سیاہی مائل ہو جاتا ہے اور بوسیدہ و بدبودار بباعث عدم شست وشو رہتی ہے خصوص عورات نہایت میلی ہوتی ہین ایک تو باعث عادت صفائی کیطرف رغبت نہین دوسری

چربی اور روغن سر و دستار و چہرہ پر ملتی اور نہ صاف کرنی سے زیادہ تعفن ہوجاتا ہی اور ہنود ہنون کی مرد اکثر سر پر ٹوپی
رکہا کرتے تہے مگر اب دستار سفید یا سرخ باندہتی زیادہ مروج ہوگئی ہے پہلی لوٹ کی خوفسے اچہا کپڑا نہین پہنتی تہے
اور کرتا اور خلقہ پہنا جاتا ہے اور ازار کی جگہہ پہلے دہوتی بطور لنگ کی اکثر تہی مگر اب شلوار سفید اکثر مروج ہوگئی
ہے اور عورات ہنود سر پر سرخ و نیلے رنگ کا کپڑا خواہ الوان وغیرہ حسب توفیق کرتی ہین اور کرتے کی جگہہ چولی
جو سینہ اور شکم ڈہکتی ہے اور پشت برہنہ رہتی ہے اور چولی نالبسینہ دارائی خواہ گلبدن کی ہوتی ہے اور
اوراسکی نیچے سرخ پارچہ لگاتی ہین پشت کو پردہ کیواسطی سر کا کپڑا کام آتا ہے اور شلوار زنانہ ہنود مثل عورت مسلمان نہین ہوتی

طرز وضع و عادات

قد و قامت مخلوق ملک ہنوز بنسبت اوطان دیگر خوردہ اور لون زرد غالباً اکثر بفیناوی چہرہ متوسط اندام تنگ پیشانی گول چشم زبان
کی اقوام مین سے قوم ابیری کے مردان قوی جسم اور درشت ترش رنگ ہوتی ہین جسکا سبب یہہ بیان کرتے ہین کہ رودکوہ کا پانی
جو باقی ندیوں کی نسبت جاتا رہتا ہے ناقص ہے اور دوسرے کا آب خوشگوار و مانع ہے جسکے پینے سے قوم ابیری کو یہہ امتیاز حاصل ہوا ہے
ہوکہ جیسا عام قاعدہ ہے کہ دولتمند اور شرفا خاندانوں بنسبت غربا کے لوگونکی زیادہ موٹی ہوتی ہے اوسکا باعث بہی
مردانکے سر پر اکثر دراز تا شانہ بال ہوتی ہین اونکو گہی اور چربی وغیرہ سے اسقدر چرب رکہتی ہین کہ خاصہ یا قمیص تا ساعدین
چرب اور میلا رہتا ہے تعفن اوسکی علاوہ مگر قوم قریش اخوند اور سید و شیخ لوگ اکثر سر کے بال کہتے ہمیشہ منڈواتے ہین
اونکی نزدیک تمام سر پر خالی عمامہ باندہا جاتا ہے عادات مین لہو و لعب بہت داخل ہے قریب اور اتوانی باوقت مین
شکار یہی تیتر رکہنی کی عام رسم ہی اور بٹیرے کی ساتھہ شکار تیتر بہت کیا جاتا ہے اور حسد کی راہ سے دوسرے کے
اچہی شکاری اور بولنی والے تیتر کو زہر دہی سے ماردینا یا چورا لیجانا بہی مروج ہے سستی اور کاہلی گویا ہنوں سے
پیدا ہوتی ہے اور آرام طلبی اور چوک پر بیٹہکر بیفایدہ باتین کرنی اور دمبدم حقہ پینا پسند ہے اپنے کاروبار خانگی اور
زراعت کاری مین بہی محنتی نہین ہین دروغگوئی اس کثرت سے ہے کہ حاکم کو مقدمات مین سچہ تک پہونچنا بہت محنت
اور واقفیت سے ممکن ہے عہد سابق مین داود شاہ اور میری کے لوگ شہادت دروغ کیواسطی مشہور تہے مگر اب انمین
اور دیگر علاقوں مین جاہی امتیاز نہین بات ایکٹ پنجم ۱۸۷۳ع کو یہہ لوگ سہل سمجہتی ہین اور حلف قرآن مجید سے کہ نجوف
خدا پاک اور زیادہ بسبب بدنامی عام قدری پرہیز کرتے ہین اکثر ایسی ہی ہین کہ جوان ہر دو خوف سے گذری ہوئے

ہیں طینت کی صفائی نہیں ہے غیبت گوئی اور ارادہ فاسد سے کم آدمی بچے ہوئے ہونگے زبان خود اپنی فخر کرنیکو عیب نہیں سمجھتے دیوان صایب کا یہہ قول اونکو بھول گیا بیت ثنای خود بخود گفتن نمی زیبد ترا صائب چو زن پستان خود مالد حظ نفس کے یابد ؛ باوجود اسکے یہہ ہیں ایک اچھی وصف ہی کہ می نوشی اور لولی بازی سے ہر ایک کہ وہ کو نفرت کلی ہے البتہ بعضی آدمی چرس یا بہنگ پیتی ہیں مگر عام نہیں غرض کہ سوای تماکو کے اور نشی چیز سے اکثر پرہیز ہے مگر صفائی بدن کیطرف جو جزو اعظم صحت بدنی ہے موٴنث اور مذکر رغبت نہیں بار ہا ت تو اکثر مدت تک دہوئے نہیں جلتے الاغسل باوجود کثرت پانی بدون ادای واجب کم کرتی ہیں موٴنثات کا تو سوای ضرورت احکام مذہبی غسل کرنا عیب سمجھتی ہیں ؛

زبان ملک

واضح رہے کہ اصلی زبان ملک کی پشتو ہی مگر زبان پشتو میں ہر کا خرچ بہت ہی جیسا کہ مُور کو میر اور اُور اِیر کو معنی نانیکو لیکر کہا جاتا ہی علی ہذا القیاس اس ملک کی پشتو مثل دیگر افغانستان کے بڑا فرق نہیں ہے ابتدای عملداری میں سوای ہندو لوگ کہ دیگر ساکنان اس پرگنہ کی بدون پشتو امرا اخوند لوگ فارسی و پشتو کی ہندی بانسبت کچھ بھی آشنا نہیں تھی فی الحال اگرچہ اسقدر زیادتی نہیں ہے اور بعضی ملک لوگ ہندی اکثر سمجھتے ہیں مگر بول نہیں سکتے اور کوئی کوئی بولتا بھی ہے تاہم حکام وقت کو اور بیس برس تک ملکی رعایا کیواسطے اور ہمیشہ اپنی سرحدی آزاد ہمسایونکے لیے زبان پشتو کا سیکھنا مطلوب ہوگا مجکو خوب تجربہ ہو چکا ہے کہ اس ضلع میں زبان پشتو سے حکام کی واقفیت انصاف کی ممد اور رعایا کی خوشی ہی اگر میں خود پشتو کی زبانسے ناواقف ہوتا تو اس تاریخ کی تحریر اور تکمیل ناممکن تھی

شوق سرود

گرچہ علم موسیقی ہندکا اس جگہہ نام بھی نہیں جانتی الا موافق طباع مخلوق ڈہل و سرنا کی بدعت بہت مروج ہی نوجوانوں کو بری رسم میراسی رقاصان کا ناچنا گانا ڈہل سرنا کی آواز کے ساتھہ نہایت پسند ہی یہانتک کہ اگر دوسری بستی میں بھی اسطرحکے تنداوہ یعنی تماشا کی خبر سنی جاوی تو نوخیز مرد اور بی عار لوگ وہاں دور دور دیہات سی جاتی ہیں اور طرفہ نادانی یہہ کہ جو شخص ڈہلکو گہاس فروخت کر کے پیسہ پیدا کرتا ہے وہ بھی اوس تماشا میں نقد و جنس دینے سے باز نہیں رہتا خصوص علاقہ سوراتی نوبکش کے ناچنیونکا گہر ہی گیا ہی ایکدوسرے کی رشک سی فخریہ کا نوبہ گانواونکی تماشا کراتی ہیں چاہئیے کہ اس فضول خرچی سے پرہیز کریں جسمیں دین و دنیا کا نقصان ہی بجای اوسکی خیرات مساکین نیک نام اور کام آتی ہے سوای ڈہل اور سرنا کی جو صرف میراثی لوگ بجایا کرتی ہیں رباب کی شوقی

بھی ہوتی جاتی ہے رباب مار دست پشتون لوگ عار نہین سمجھتے اور طبع خوش کرنیکیواسطے رات کیوقت چوکوں پر اکثر پانچ یا چند جوان آدمی جمع ہو کر غزل و چاربیتہ یا شدرہ یا کسی زبان پشتو مین باواز بلند ایک تال پر گاتے مین غزل مین سلوک اور حقائق ذکر ہوتا ہے جو اکثر مست طالب العلم مسجدون مین بھی پڑھتے ہین دوسری چاربیتہ جسمین عاشقانہ او رزاہدانہ گفتگو ہوتی ہے تیسری شدرہ جو بہت اونچی آواز سے گایا جاتا ہے اور شادیون مین عورتین بھی گاتی ہین اسمین کذب صفت بہت ہوتی ہے چہارم کسر جو صرف مرد لوگ گاتے ہین اور اسمین لڑائیون و بہادریونکا ذکر ہوتا ہے جو شخص کسی لڑائی مین دلاوری کرے اوسکی صفت کیجاتی ہے چونکہ اس کسر سے لوگونکی طبعیت کا حال بخوبی معلوم ہوتا ہے اور ملک کی تاریخ لکھنے کیواسطے اس سے بہی مدد ملتی ہے بدینخیال سے افغانستان کی اکثر لڑائیون باہمی قوم وغیرہ اور مشہور دلاوروں کی کسرین جمع کرکے بزبان پشتو ایک علیحدہ کتاب بنائی اور جسکے نیچے ترجمہ اردو بھی لکہا گیا ہے الا بدین خیال کہ اوسکا لطف بدون پشتو دان کے عوام کو حاصل نہین ہوگا طبع کرانیکا ارادہ نہین ہے ۔

حال بیماری و علاج مروجہ

بنون کی علاقہ مین اکثر اقسام کی بیماری ہوتی ہے مگر عموماً زیادہ تر تپ اور کہانسی اور پیٹ کی بیماری اور یرقان یعنی پیلا اور زرد رنگ ضعف کی ساتھ ہوجانا اور ذات الجنب وذات الصدر و ذات الریہ کی بیماری ہی تجربہ سے ناقصی پانی کورم او غلاظت جسمی سبب ازدیاد بیماریونکا معلوم ہوتا ہے اور باعث ناقص ہونے پانی مذکور کا یہہ ہے تا زمین کے اندر کوہ علاقہ کورم جہان قوم طوری آباد ہے اس نالہ کورم کے ہر دو کنارے قریب پچاس میل کے فاصلے تک اکثر زراعت چاول کاشت کیجاتی ہے اور اوسمین سے کورم کا پانی شب و روز بہکر آتا ہے اور نالہ ٹوچی کا بھی جو ملک دوست مین بنام گمبیلہ مشہور ہے یہی حال ہوتا ہے اور جب پانی بنونکی حد مین پہونچتا ہے تو اس ملک مین بھی زراعتونکو لگتا ہوا پینے کی استعمال مین آتا ہے خصوص زراعت برنج پانی ناقص کرنیکیواسطے اول نمبر ہے ۔

علاج

ملکی ہر ایک حسب ذیل مرض سے تپ محرقہ جسکو بزبان پشتو سرہ تبہ یعنی برات کہتے ہین موز منقی کہلاتے ہین اور فصد بھی لیتے ہین اگر مفتہ تک آرام نہو تو گوسفند ذبح کرکے اور اوسکا چمڑا گرم گرم اوتار کر فوراً مریض کو پہنایا جاتا ہی اور کوہ کی اندر جہان طوطہ ہوتے کہتی ہین دوسرے روز تک آرام نہو تو پہر دوسری یا تیسری دفعہ بھی تازہ تازہ

چہرا بنیا پایا جاتا ہے اور اس چہرا ڈالنے کے علاج کا نام بزبان پشتو ڑون اجول یعنی چہرا ڈالنا ہے اور تب دق جسکو ملکی زبان مین نری رنج یعنی نکی رنج بولتے ہین اوسکا بہی آخری علاج ڑون یعنی چہرا ڈالنا ہے اور تب موسمی جو ماہ ستمبر اکتوبر غایت نومبر تک رہتا ہے اوسمین بہی تین روز کے بعد چہرا کو سفند ڈالتے ہین اور گرچہ اس تب موسمین مین نقصان جان کم ہے مگر ایسا عام ہوتا ہے کہ کوئی قسمت والا اس سے بچتا ہوگا ؛

کہانسی

کوتنخای خواہ ٹوخی کہتے ہین زمستان کے موسم مین اکثر کہانسی چربی گوشت گوسفند کہانے پر بہت پیدا ہوتی ہے اور یہہ لوگ دوغ کو گرم کرکے اور اوسمین روغن اور ہلدی اور مرچ سیاہ ڈالکر پیا کرتے ہین ؛

تیکلی خواہ ٹوکلی

پشتو مین ذات الجنب و ذات الصدر و ذات الریح وغیرہ درد پہلو جسکو خاک بہی کہا جاتا ہے ان سب کو تیکلی کہتے ہین اور اسکا علاج یہہ مروج ہے کہ روٹی پر مغز مرغ خانگی کی زردی لگاکر اور ہنخوان پہلو پر رکہکر اوپر سے پارچہ سے ساتہہ مضبوط باندہ دیتے ہین او چند الضرورت فصد بہی کرلیتے ہین بموسم زمستان یہہ بیماری بہت ہوتی ہے خصوص جو تپ سے کم قوت ہوگئے ہوان ؛

یرقان زرد اور یرقان اسود پشتو مین زیڑی

دونو قسم کی زردرنگی اور پیکاپنی نومین بہت ہے اور اس سے بہت آدمی لاغر اور کم قوت نظر آتے ہین بموسم سرما فربہ اور پروپذ گوسفند کو بد پرہیزی او بدتدبیر کے ساتہہ کہانے سے یہہ مرض زیادہ ہوتی ہے اور علی العموم جو آدمی موسمی تپ یعنی بخار سے کم قوت ہوگیا ہو او سپر زیادہ اثر کرتی ہے

اسہال

یعنی پیٹ سے دست آنے کی بیماری بہی بہت ہے خصوص شروع موسم خزان اور پہر ماہ اپریل و مئی مین نوت بکثرت کہانے سے یہہ مرض بکثرت ہوتی ہے یہہ لوگ پوست انار پیسکر جبرات برد الکر کہاتے ہین یلیتھی کا تخم بارہ یک کرکے شربت قند سیاہ کے ساتہہ نوشجان فرماتے ہین و اسطی درد ہنخوان او روانی و شکستگی ہنخوان اور رفع سستی و تندرستی بدن ہونکے لوگ موسم سرد مین سونٹہہ کالیزیری مرچ سیاہ کہی کہلہ کمرکس کا نو ہر ایک چہہ تولہ لیکر

اور اوسکو بارِیک پیسکر ہوا جس مین ملاکر چہہ روز صبح و شام کہاتے ہین اور پندرہ روز تک نان خشک اندم کی سوا ــــ
مرچ وغیرہ سے پرہیز ہوتا ہے اور ہوا اور سردی سے محفوظ رہتی ہین اسکا نام سترِ دارو یعنے ہواداروی بعض کہتے ہوئے
علاقہ بن قدیمی ملک زیادہ زمانہ بمراکو سفید کا ڈالنا اور فصد لینا یا ستردارو کہانا مشہور ہے سب سے پہلے بمراد انا
انہین مروج ہے مگر اب تپ کیواسطے دوائی **کونین** سرکاری شفاخانہ سے لیتا ہے جو علاج سے بہت مفید سمجہتے ہین اور بعض
لوگ شروع بہار مین صفائی خون کیواسطے بقدر ایک پاو شیر شرف یا نیم آثار شہد ایک وقت مین نوش کر جاتے ہین اور وقت
نوش سے بارہ گہنٹہ یعنی پہر دو سرے دن اوسیوقت تک پانی نہین پیتے ہین یہہ بہت صفائی بخش ہے ۔ ۔ ۔ ختم ہوا باب اول

باب دوم حال قوم مروت

ذکر اصلیت قوم

واضح ہو کہ مسمی مروت مورثِ اعلی اس قوم کا بیٹا لوحانی معروف لوہانی اور پوتا سیانی ابن لودی کا
ہے ذکر قومیت لودی ولد شاہ حسین کا کتاب ہذا کے دوسرے حصہ مین آچکا ہے ۔ لوہانی مذکور کی دو منکوحہ تہی ایک مسماۃ
نوری جس سے دو بیٹے پیدا ہوئے انکا شجرہ اپنے موقع پر ہی دوسری مسماۃ شیرہ جس سے مروت جدا علی اس شاخ کا پیدا
ہوا اپنے بزرگ کے نام پر قوم کا نام بہی مروت مشہور ہے اس قوم کا علاقہ ٹانک وازہا جائے سکونت ولیت تہا جیسے فی الحال
شاخ سلیمان خیل غلجی متصرف ہین گرچہ وطن اصلی انکا کتہ وازہا گر موسم گرما خانہ بدوش ہوکر اکثر **کوہ واسہ** مین مال چرائی
اور آرام کیواسطے جمع ہوتی تہی اوس عرصہ مین اس فرقہ کا اکثر پیشہ مال چرائی اور مویشی داری کا تہا اور نیز سوداگری
بہی کرتی تہے کا شتکاری انکی صرف علاقہ کتہ واز کے جنوبی حصہ مین تہی جہان اب تک ایک موضع زمین کا نام خوابہ مروتان مشہور
ہے خراب باصطلاح زبان او ملک کی بارانی زمین کو کہتے ہین +

سبب اخراج

اوس علاقہ سے یہہ بیان کیا جاتا ہے کہ اوس عہد مین مسمی آزاد خان جو سر گروہ فرقہ سلطان خیل شاخ سلیمان خیل قوم غلجی
کی عورت مسماۃ وسیلی کو ایک غلام ملک نذکو کا ورغلان کر ہمراہ فرار کرلایا اور قوم مروت مین بہ علاقہ کتہ واز پناہ گزین ہوا
غلجیون نے لشکر کیا مروتون نے ننگ افغانی کے لحاظ سے پناہ گزینہ کو دشمنانکی حوالہ نکیا اس عداوت سے اکثر قوم

غلجی یعنی اندڑ و تری وغیرہ اپنے بہای بند سلیمان خیلونکے معاون ہوکر قوم مروت اور اونکی شریک میانخیل
دولت خیلونسی نبرد آزما ہوی اکثر مروت معہ اوس غلام بدکار او کمبخت عورت کی مارے گئے جو ہیچ ہے تاب مقابلہ غلجیونکا
نہ لاکر کنہ وان کو مجبوراً چہوڑ دیا اور موسم گرما مین بجای علاقہ قدیم کوہ سلیمان کے مشرقی دامن نواح ٹانک اور دامان
کیطرف آنا شروع کیا اوسوقت علاقہ دامان علاقہ ضلع ڈیرہ اسمعیل خان پر قوم بلوچ قابض تہی اور نواح ٹانک زیر نگین
جنکو لوہانیون نے غلبہ پاکر بیدخل کیا اور اپنے قبضہ کو پہیلا دیا ہے بوقت تقسیم ابتدای ن ٹانک سے اس قوم نے بہی جو
حصہ ملا تہا جسپر وہ اب تک قابض ہے بموسم گرما کوہ واتہ کے مشرقی حصہ مین چلی جاتے اور سرما مین ٹانک کی طرف
کو آ جاتے تہے اور خصوصاً خودزیونکے ساتہہ غیرت عورات کے سبب سے برابر ہوکر باہم دشمن ہو گئے اور چونکہ مسعودزئی بہی بسبب
آمد و رفت زبردست تہا اس قوم مین حایل تہے اونکی عداوت سی پہاڑ کا جانا اونکا مطلق بند ہوگیا اور تہوڑی عرصہ مین بنا بر
ملک ٹانک تہیمین اولاد لوہانی کی بے اتفاقی ہوئی دولتخیلون نے زور پکڑکر بعد لڑائی مروتونکو ٹانک سے نکال دیا
یہہ قوم وتہ مین سی لیکر ڈیرہ بنون تک پہاڑ مین اگر دگرد ہوئی دوسری سال بہ تاخ دولتخیل پر بارادہ قبضہ
ملک حملہ کیا اور ٹانک لیلیا مگر کٹی خیلون نے قوم گنڈاپور سے مدد لیکر پہر اونکو اٹہا دیا تب شمالی تہل پر جسکو حال مین
علاقہ مروت کہتے ہین نظر پڑی وجہ تسمیہ اس ملک کی یہ اسم علاقہ مروت بنام قوم ہے اور یہی سکونت قوم مروت
اس ملکسکو تہل اور دامان کہتے ہے ۞

قابضان سابق

اس علاقہ کا حال اسطرحسی بیان کیا جاتا ہے کہ ظہور اسلام سی پہلے اس علاقہ مین ہندو اور گبر گبگ جو مخلوط ہو گئی تہے
اونکی سکونت تہی چنانچہ اوسوقت کی عمارات کہنہ و شکستہ کی علامات موضع احمد خیل دامن کوہ و بابت خیل وغیرہ
متصل ٹانک معلوم ہوتی ہین جنکو یہہ لوگ ڈیری کافران کہتے ہین سلطان محمود غزنوی اور شہاب الدین غوری
کی عہد سے اون لوگونکی بربادی و جلاوطنی مشہور ہے ازان بعد ایک قوم موسوم بوتی جنکے عقیدہ مذہبی کی نسبت صحیح
روایت کوئی نہین ملتی اس علاقہ پر قابض تہے جنکو فرقہ ہزنگب و نہل و عیسی خیل شاخہای نیازی نے جو ٹانک کی
جانب سی آئے تہی بیدخل کرکے خود قابض ہوگئی نیازیون نے اوس جگہہ جہان اب موضع پہاڑ خیل ہے اور گمبد سے
شمال کیطرف اپنی قرارگاہ بنائی اور رود کرم و بالین یعنی نہرین نکال کر گمبد اور رود کرم کے درمیان جہان قصبہ لکی ہے

آبادی شروع کری اور باقی تل جنوبی اپنی بود و باش کی چراگاہ رکہی اوسوقت قوم نیازی مین سمی مدی سرہنگ مشہور مالدار
اور ملک کلان تہا جسکا نام ابتک اس علاقہ مین یاد ہے ٭

حال قبضہ قوم مروت

اس علاقہ پر قوم نیازی کو قلیل عرصہ گذرا تہا کہ فرقہ سہار شاخ نیازی بسبب نہ ملنی حصہ خود قوم سرہنگ و عیسی خیل
سے ناراض ہوکر قوم مروت کی پاس مدد خواہ گیا مروت جو ایسا موقع دیکہہ رہے تہی اسبات کو غنیمت سمجہکر دربی خرابی
قابضان سابق کے ہوی ہر چند کہ ملکان کلان اس قوم کے جیسا کہ سکندر و گل خان جعفر خیل اب بی شمتی دروات
خیل و بلوچ و گنڈاپور قوم نیازی کو دشمن بنانے سے نامل تہی مگر سمیان مینا خان تترخیل و قتل خان موسی خیل
وغیرہ تار اضغی مہیار کو بہانہ بناکر قوم نیازی کی مال و مویشی پر تاخت لاکر لوٹ لیگئی اور عام بدی باہم قوم مروت و قوم
نیازی شروع ہوی تب ملکان کلان بہی متفق ہوکر سب قوم مروت بطور غنیم و بعضی خانہ کوچ ہوکر اس علاقہ پر مع لڑائی
سرہنگونکے ساتہہ خفیف مقابلی ہوئے مگر وہ اتفاق و یکدلی مروتونکی دیکہکر خواہان صلح ہوئے گل خان و مینا خان
و بعضی دیگر ملکان مروت نی رود کرم سے جنوبی تمام تل وغیرہ دیکر صلح منظور کری مگر موسی خیل شاخ مروت
نی یہہ صلح نامنظور کرکے بسرکردگی قتل خان اپنی دلاور ملک کے نیازیونسی رود کرم کی شمالی کنارے پر جہان اب
تہتی ممن خیل ہے لڑائی کی تہی جین کہ اوس لڑائی مین سمی مدی سرہنگ مارا گیا اور باقی نیازی مقابلہ سے
قاصر ہوکر درہ تنگ سی مشرقی جانب جا آباد ہوی اور قتل خان بہی اوسی فساد کے سبب سے بعد عرصہ شکار کرتا ہوا مارا
گیا قوم نیازی سی فرقہ ممن خیل جو ایک فقیر اور بابرکت خاندان تہا اوس سے مروتوں نے کچھہ چھیڑ نہ کری چنانچہ فرقہ
مذکور ابتک تہتی ممن خیل مین آباد ہے اوس علاقہ مین قوم مروت کی بعہد سلطنت اکبر بادشاہ قبضہ پایا ٹہیک تاریخ
یا سال حصول قبضہ کا تحقیقات سی نہین ملا مگر ایک تحقیقات و مقابلہ امور ضروری سے ثابت ہے کہ تقریبا کچھہ کم
تین سو برس سے یہہ ملک اونکی ہاتہہ آیا کیونکہ سنہ ١٥٥٦ع مین اکبر تخت نشین ہوا جسکو آج تک تین سو آٹہہ برس
ہوے اور اون کی وفات کو دو سو ساٹہہ برس ہوے شروع سلطنت اکبر مین اس ملک
پر نیازی قابض تہے غرض کہ اکثر دلایل سے تخمینہ مندرجہ بالا قریب صحت معلوم ہوتا ہے بعد حصول
قبضہ مروت نے تقسیم ابتدای اس ملک کے آپسمین چہار حصہ ذیل پر کری سلار ایک حصہ نونہ خیل
ایک حصہ

موسی خیل تپی شجرہ نسب دیکہنے سے معلوم ہوگا کہ یہہ تقسیم بموجب حصص شرعی اوپر اولاد ہر چہار پسران مروت کے حسب رسد ہوئے تہے مگر بعلداری تیمور سد وزئی مسمی قلندر خان ملک فرقہ آدم زئی نے جسکا اہالیان ریاست میں کچہہ رسوخ تہا بسبب افلاس و رعایت قوم تپی موسی خیل حصص سابق کو فسخ کراکے واسطے ادائے قلنگ تین حصہ ذیل بنائے گئے تپی موسی خیل ہر دو معہ نونہ خیل بہرام اولاد سلار دری پلارہ چنانچہ ان حصص پر ادائے قلنگ عہد سکہان تک کرتے رہے مگر قبضہ زمین ہر ایک قوم حصہ دار کا مختلف التعداد ہے جسکا سبب یہہ معلوم ہوتا ہے کہ اوسوقت اکثر قبل بنجر خارج از تقسیم تہا جس قوم نے اوسکو زیادہ آباد کر لیا وہ زیادہ پر قابض ہے مگر زمین آبی و نہرین جو کرم سے نکالی ہتی تا ہنوز اونکی تقسیم حصص قدیمہ پر ہے رواج تقسیم خانگی آگے لکہا جاوے گا فی الحال آبادی اس قوم کی اسطرح پر ہے کہ مغربی حصہ مین تپی موسی خیل نونہ خیل اور وسط مین بہرام مشرقی حصہ مین دری پلارہ سکونت پذیر ہین ۔

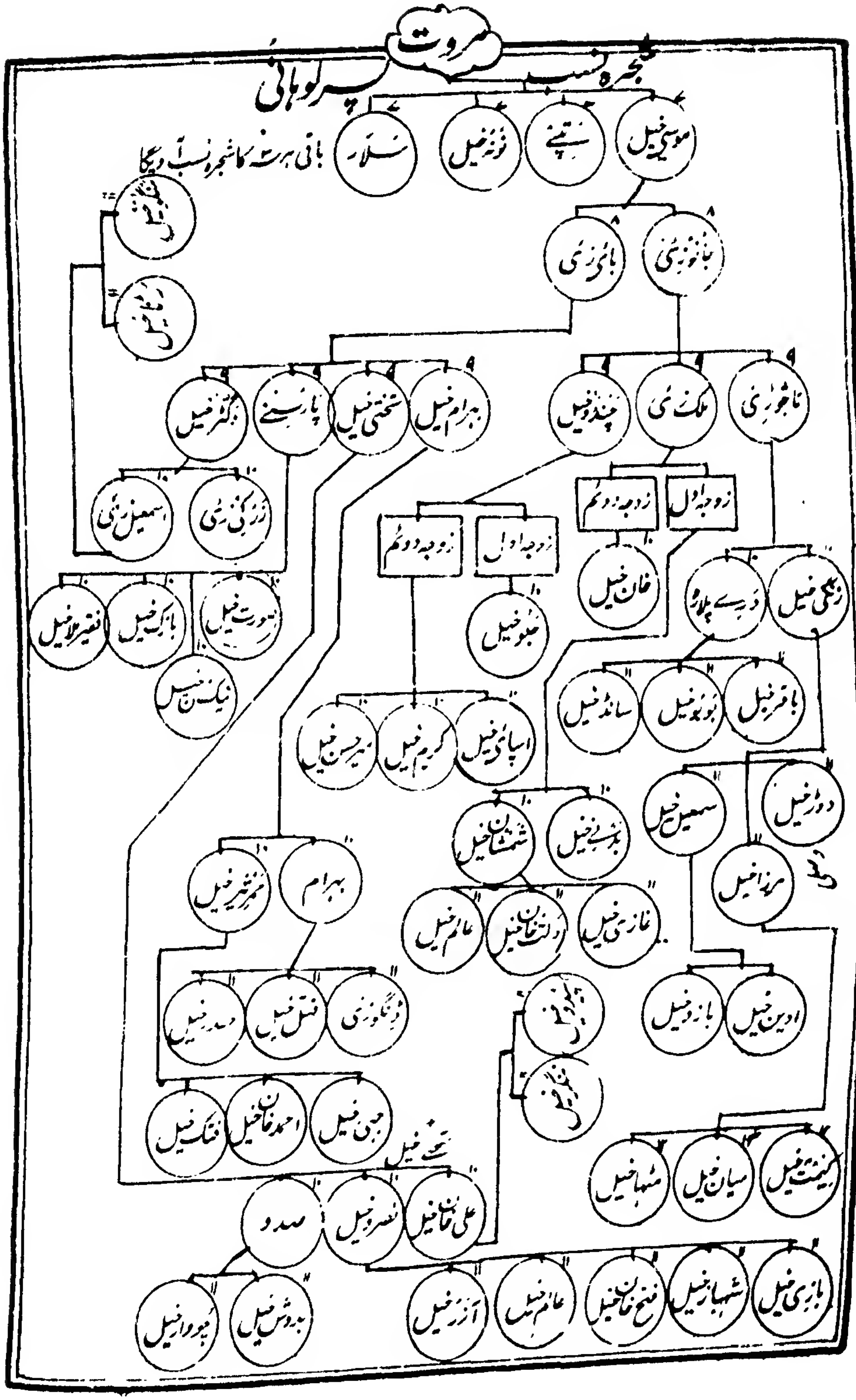
مروت
شجرہ نسب
پرلوہانی
موسیٰ خیل
تپی
سلار
بائزی
ملک زی
چندو خیل
بہرام خیل
تختی خیل
زوجہ اول
زوجہ دوم
خان خیل
زنکی خیل
باقر خیل
بوبو خیل
ساند خیل
اسپائی خیل
کریم خیل
میر حسن خیل
اسمعیل زی
بارک خیل
فقیر ملا خیل
سمین خیل
مرزا خیل
غازی خیل
دولت خان خیل
عالم خیل
ادین خیل
بازو خیل
بہرام
قتل خیل
جبی خیل
احمد خان خیل
تختی خیل
علی خان خیل
نصرو خیل
صدو
بازی خیل
شہباز خیل
فتح خان خیل
آذر خیل
سیان خیل

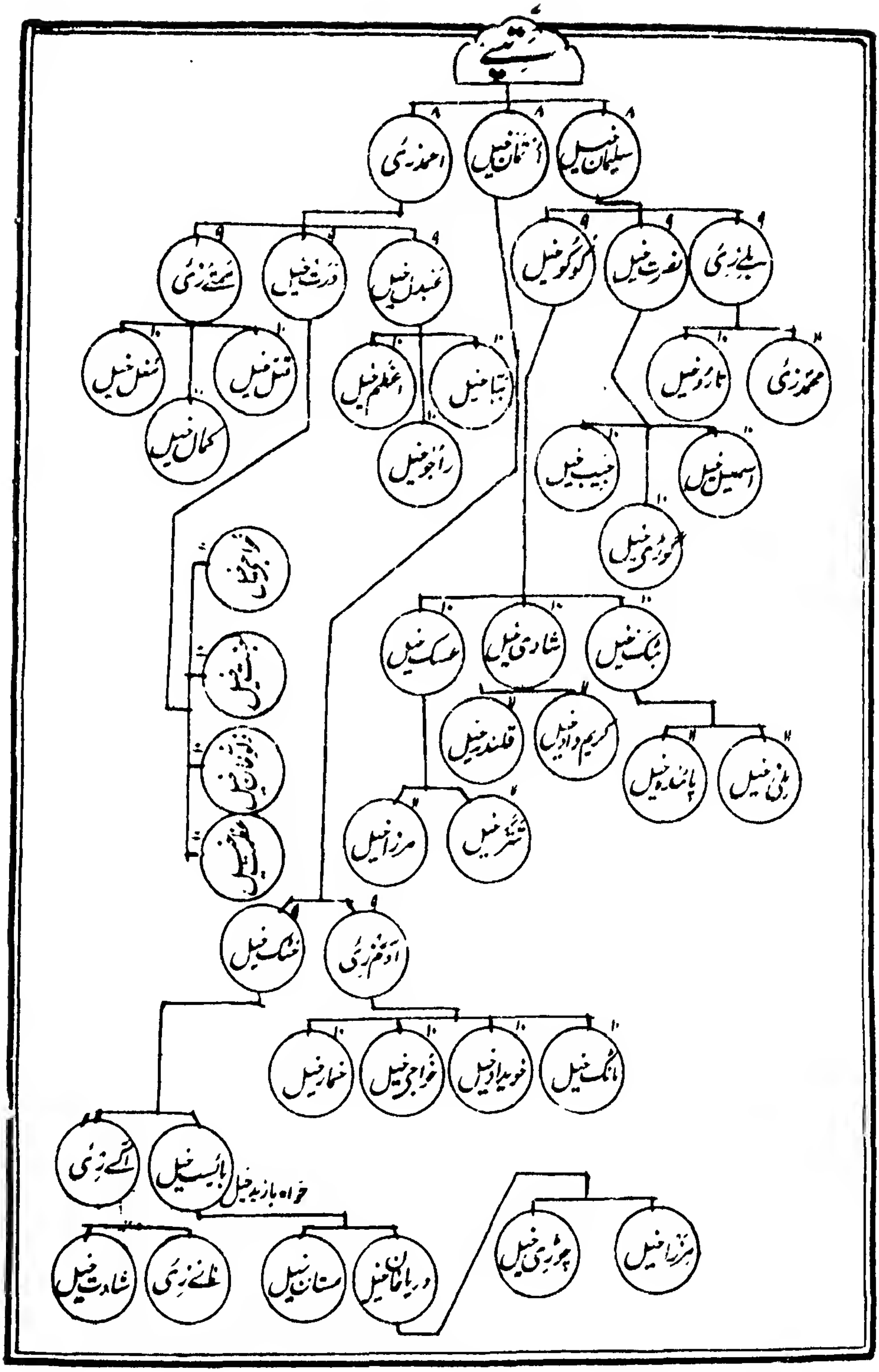
سلیمان خیل
اتمان خیل
احمد زئی
ملے زئی
نصرت خیل
کوکو خیل
عنبدل خیل
درنت خیل
محمد زئی
تارو خیل
تباہ خیل
اغلم خیل
رانجو خیل
تنس خیل
شنل خیل
کمال خیل
اسمین خیل
حبیب خیل
گوڑی خیل
بنگ خیل
شادی خیل
عسک خیل
بنی خیل
پائندہ خیل
کریم داد خیل
قلندر خیل
مرزا خیل
خنک خیل
ادم زئی
مانگ خیل
خوبیداد خیل
خواجی خیل
خمار خیل
بائیس خیل
اکے زئی
خواہ بازید خیل
دریا خان خیل
ستان خیل
ملے زئی
شادت خیل
مرزا خیل
چوڑی خیل

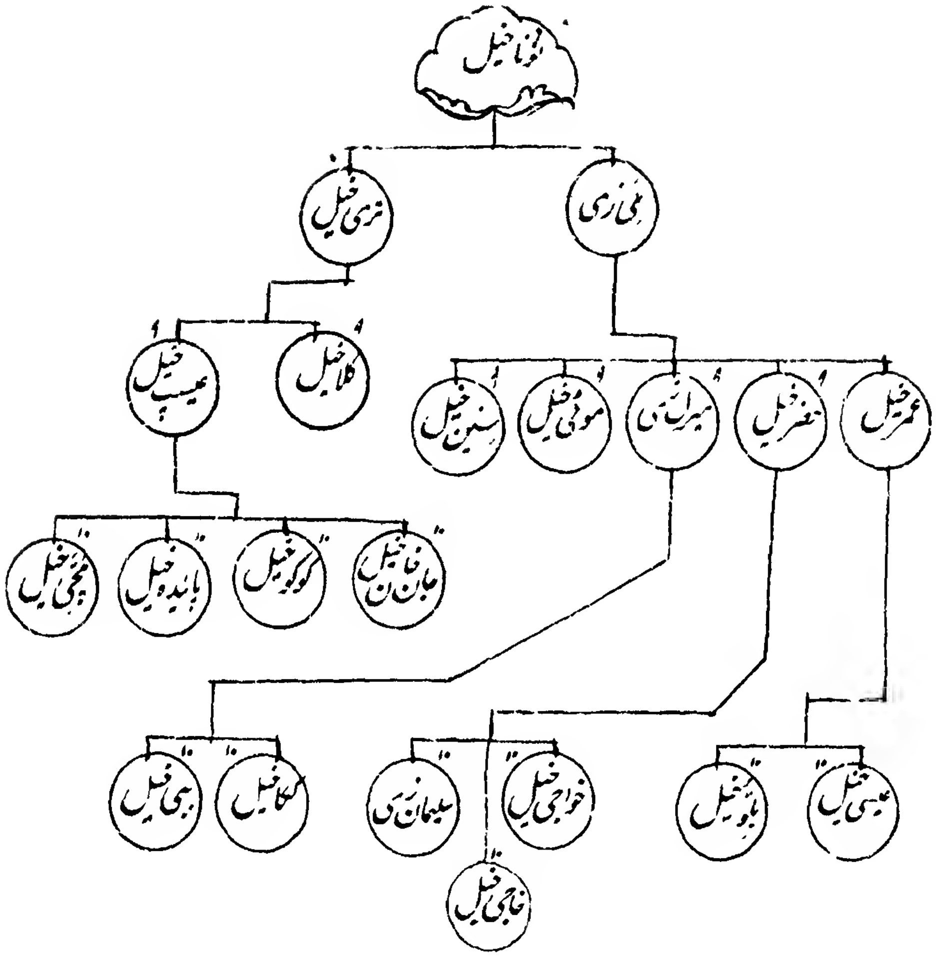
میرانزی
عمر خیل
کلا خیل
یحیی خیل
خواجی خیل
سلیمان زی
بابو خیل
عیسی خیل

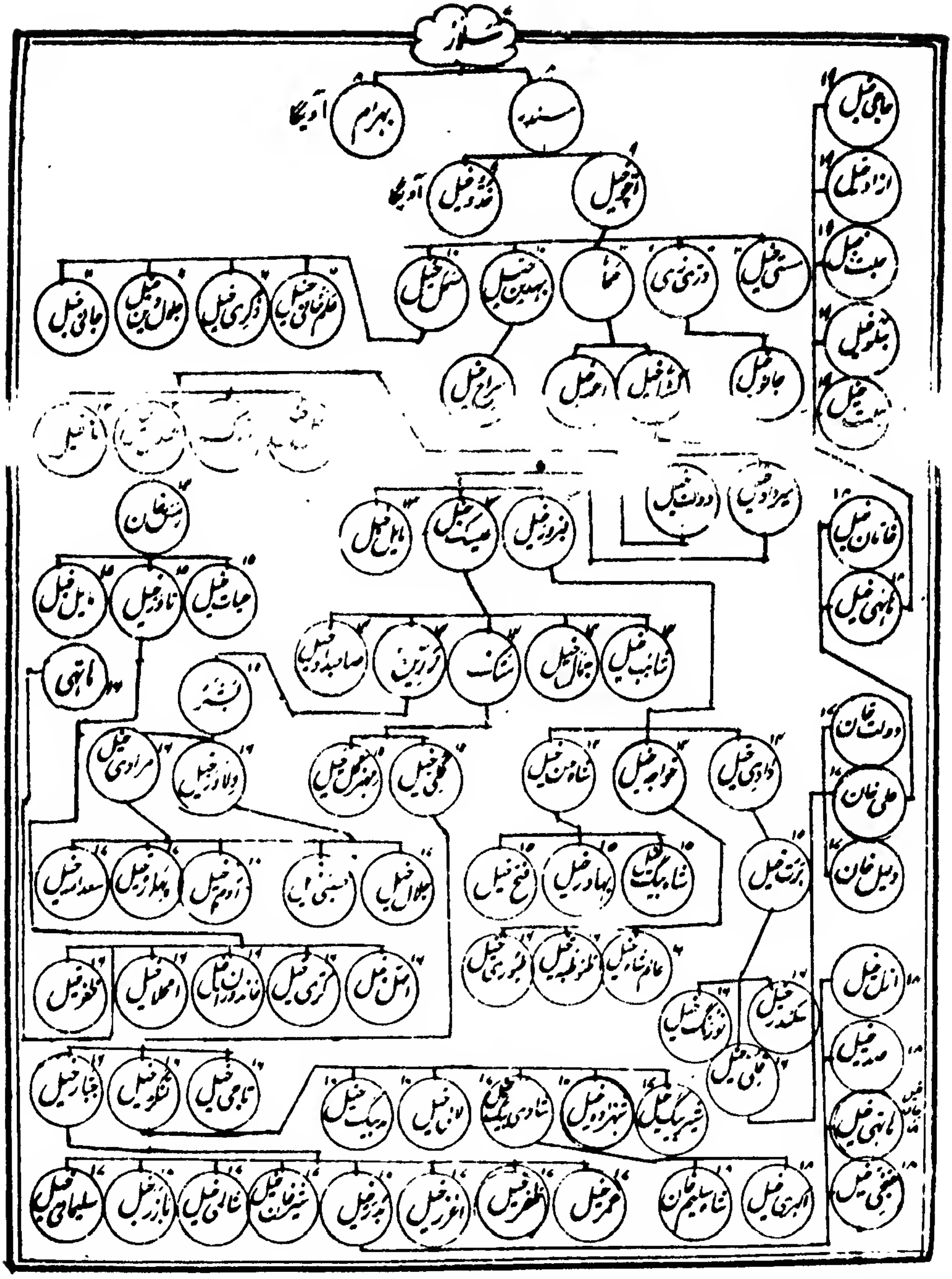
شنوار
سنده
بهرام
آدیگا
آدیگا
جانی خیل
ذکری خیل
دولت خیل
پیر داد خیل
نور خیل
خواجہ خیل
شاہ من خیل
دادی خیل
بہادر خیل
فتح خیل
دولت خان
علی خان
دین خان
عمر خیل
شاہ سلیم خان
اکبری خیل
بازر خیل
سلیمان خیل
ماتہی خیل
ماتہی

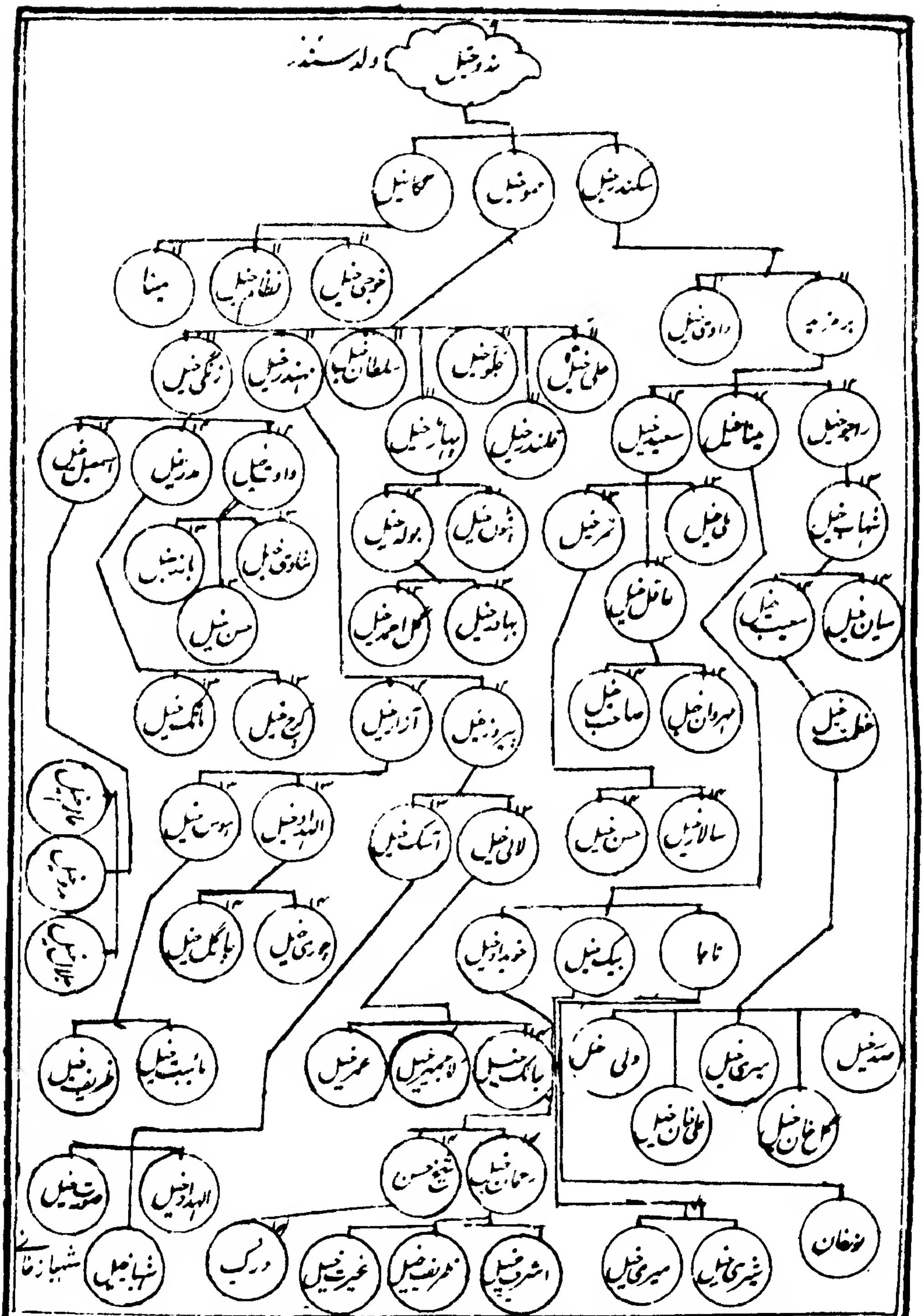

یادداشت

احمد خیل۔ رضاء خیل پسران سندر کے ساتھ دولت شاہ خیل مل جانے سے ہر سہ کی اولاد کو عموماً دری بارتی کہتے ہیں +

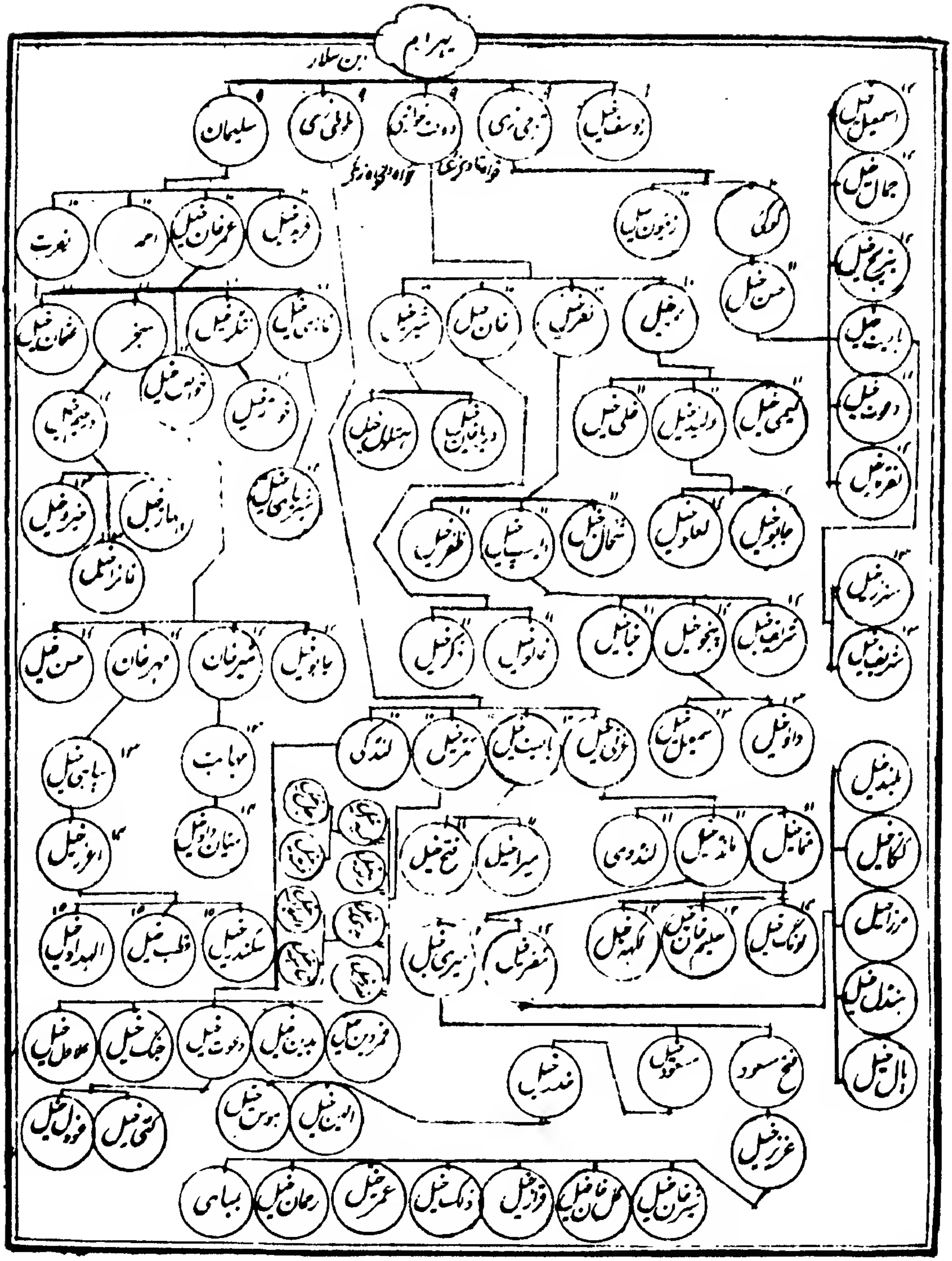

بهرام
بن سلار
یوسف خیل
سلیمان
اسمعیل خیل
جمال خیل
حسن خیل
فرید خیل
نصرت
سنجر
شیرخان
مهرخان
مهابت
لندکی
غزی خیل
بابت خیل
دوت خیل
عمرخیل
رحمان خیل
ببامی
غزنی خیل

ذکر اون شاخونکا جنکی نسبت اختلاف قومیت واقع ہی اور داخل شجرہ نسب مروت مین
قوم ملا خیل متفرق اکثر دیہات مروت مین چند چند خانہ جات آباد ہے اس قوم کو فقیر کہتے ہین اولاد مسمی ملا عثمان کی
بعض اوسکو قوم بھٹنی سے او بعض شیخ سی نسبت دیتی مین مگر و قومیت مخلوط ہے کہ صحیح خبر نہین ہو سکتی ؛

دوسری شاخ ممریز خیل

معلق یہ قوم بہرام خیل اصلی مروت نہین ہے مگر بسبب بلوغ اور خرچ کے بہرام خیلو نسی حصہ پایا اور انہی وصل
ہوگئی کہ مشہور عام مروت سی ہے

شاخ ملک زی

نسل موسی خیل مروت کو بعض لوگ قوم نیازی سی بتلاتے ہین مگر تحقیقات سی یہہ روایت غلط معلوم
ہوئی ملک زی از اولاد بانوزی صحیح مروت ہی ؛

شاخ مرزا خیل

ملکان والی وال کی نسبت بعض لوگ کہتے ہین کہ نسل قوم خٹک سی ہے الا یہہ بات صحیح نہین اور اصل
یہہ شاخ نسل اتمان خیل مروت تہا کہ ایک عورت کا نام خٹک تہا اس سبب سے لوگ اونکو ناحق قوم
خٹک بناتی ہین ؛

فرقہ منگو خیل

شاخ وگر خیل نسل بائی زی موسی خیل کو بعض آدمی نیازی بتاتی ہین مگر بغیر کسی دلیل کامل کے غالبا
یہہ فرقہ مروت ہی

شاخ خان خیل

معلق یہ قوم دولت خوازی بہرام کی یہہ روایت ہے کہ مسمی خان جسکی نام سے یہہ شاخ نامزد یہ خان خیل
ہے اپنی بیوہ والدہ کی ساتھ علاقہ خسور سے آکر قوم دولت خوازی مین خلط ہوا تو سب مین حصہ دیکر حصہ پایا ۔

ذکر اون اقوام کا جو علاوہ قوم مروت سی اس علاقہ مین آباد ہین اور ملکیت زمین پر کہتی ہین ؛
قوم گورکی از اولاد شیخ شاہ محمد روحانی سید ہین اور لوگو مین عزت رکہتی ہین اہل علاقہ اونکو متبرک
سمجہتی ہین او سا اکثر پیشہ زمینداری کرتے ہین ؛

قوم محبن خیل

اولاد خاکو شاخ نیازی سے ہے اونکی مورث کا نام اصلی ابتدا مین کوئی اور تھا اگر وزرکات شکار بسبب شوق بہ دورگا
دریہ مین اگر تیر بکر مارتا ہوا بیابان کیطرف روانہ ہوا بانی افغانون نے دیکھکر بسبب تیز بنکی محبن کا لقب دیا محبن بزبان
پشتو آسیا دستی یعنے چکی کو کہتی ہین عرصہ اوسی وہ مورث انکا مشہور بہ شیخ محبن ہوا جسکی نسل کو مجمعاً محبن خیل کہتے
ہین اس خاندان کو لوگ متبرک سمجھکر عزت کرتے ہین عہد افغانی مین لوٹ مار اور حال مین سرقہ وغیرہ کی دست اندازی انکی
گہرو مین کوئی نہین کرتا او خطرناک اوقات مین انکے گہر لوگونکا محافظ خانہ ہوتا ہے اس فرقہ کی اکثر آدمیونکا بال چلن
نیک ہی شیخ محبن کے دو فرزند تہی کرسی نامہ انکا نیازی کے خاندان مین اپنی موقع پر درج کیا گیا ہے اس قوم کی آدمی
اگرچہ منفرق جگہہ آباد مین جیساکہ علاقہ بنون مین منجا خیل مگر زیادہ گروہ انکا موضع تہٹی محبن خیل رود کرم سے جانب
شمال قصبہ لکی سے چار میل کے فاصلہ پر آباد ہے اور اس موقع پر نہایت انکا ذکر مطلوب تہا اور یہہ قوم بانی قوم نیازی
کی ساتھہ شامل آکر اس علاقہ مین آباد ہوی جب سرتنگ عیسی خیل موشانی کی شاخونکو قوم مروت نے
اس ملک سی بیدخل کیا تب یہہ فرقہ بسبب فقیری اور متبرک سمجھی جانیکے مروتون سے محفوظ رہکر بدستور سکونت پذیر رہا ہ

نسل دولت شاہ معروف ابا شہید

قوم سوری ڈلو خیل زیران ابا خیل وتن خیل یہہ پانچ فرقہ اولاد دولت شاہ معروف
ابا شہید ذات سید ہے قبر انکی مورث کی متصل ڈیرہ اسمعیل خان بہ کنارہ غربی دریای سندہ موجود ہی ابا شہید کی
اولاد نے اپنی جد کی لحاظ سے اور نفع ونقصان مین شامل ہونیکی باعث سی قوم مروت اولاد سندر سے حصہ پایا او
اونکی الحاق کے سبب سی اولاد سندر جو خدو خیل اور جو خیل ہین باشمال اونکی دری پلاری کہتی ہین
معنی دری پلاری کا تین باپ سی مراد ہے ایک خدو خیل دوسرا جو خیل تیسرا دولت شاہ اب یہہ
قوم دری پلاری ہین ایسی خلط ہی کہ سب کوئی اونکو مروت سمجھتا ہے اور انکی راہ ورسم پوشش سب مطابق مروت کے ہے
ہے اور اپنی آپ کو مروت کہلاتی ہین ؁

شاخہای نیازی

فرقہ کونڈی دریای وحیدران قوم نیازی سی ہین ان حادثات بیدخلی اپنی قوم کے وقتمین کسیطرح اونسی علیحدہ ہوکر

اس نواح مین رہتی ہین سوائے گنڈی کے باقی دو فرقہ کے لوگ بہت قلیل اور متفرق اس علاقہ مین ہین گونڈی ضلع بنون کی حد مین آباد ہین ؛

ہندکی

قوم اعوان اور کہوکہر اور گوجر بہت کم متفرق اس علاقہ مین پیشہ زراعت کا بہی رکہتی ہین اور پیشہ ور لوگ از قسم ملانا نیلگر وغیرہ اطراف جنوبی و مشرقی سے آکر آباد ہوئے ؛

ہندو

برہمن پانچ گہر کہتری دو گہر اور وہ دکنی ہین اور تراڑی ہر دو قریب ایکہزار گہر متفرق اس علاقہ مین ہین اور اکثر قصبہ لکی اور میانخیل مین آباد ہین اور ملکیت اراضی بیع و رہن کے ذریعہ سے حاصل کی اونکی آمد کا حال ویسا ہی ہے جیسا کہ بنون کی اہل ہنود کی نسبت لکہا گیا ؛

حال ملکان

ابتدا مین مثل دیگر پٹہانہای بومائی قوم مروت مین بہی یہہ اچہا دستور رہا کہ کل قوم مین ایک شخص بنام ستر ملک یعنی ملک کلان ہوتا تہا اوسکی ماتحت ہر شاخ مین ملکان خورد تہی ضرورت کی وقت اوس بڑی ملک کے پاس بطور معرکہ سب ملک جمع ہوکر جو مشورہ قرار پاتا تہا اوسکی تعمیل اتفاق سے کیجاتی تہی زیادہ تر یہہ ہی باعث تقویت اس قوم کا تہا بوقت مقابلہ قوم غلجی اور فتح ملک و قبضہ ملک مروت بہہ ہی دستور رہا ملکان کلان کو بصلاح ملکان شاخ وار اختیار رہا کہ جس مخالف قوم سے ضرورت جنگ دیکہتی اوس سے سب قوم کو لڑا دیتی اور اپنی قوم مین گناہ کی بدلہ مجرم سے تاغہ یا جرمانہ لیوے یا جو سزا بتجویز معرکہ مناسب ہو اوسکو دیوی تقریباً سو برس کا عرصہ ہوا اوس سبب سے جو ذیل مین حال عداوت گونڈی واری باہمی قوم لکہا گیا اتفاق بگڑ گیا جاتا رہا اور کل قوم مروت مین دو جنبہ یعنی گونڈی واری ہوگئی اور ہر ایک گونڈی نے اپنا اپنا ملک کلان مقرر کر لیا فی الحال عبد الصمد خان بیگوخیل کا بیٹا خان میر خان ایک گونڈی کا اور اسلام خان عیسک خیل دوسری گونڈی کا ملک کلان مقرر ہے اور باقی ہر شاخ و شعبہ مین اپنا اپنا ملک جو سرکار کی جانب سے بعہدہ نمبرداری مقرر ہے کام دیتا ہے خاندان ملکان معتبر اس قوم کا مفصل ذکر شامل حال دیگر رئیسان اس ضلع کی اور کیفیات مین لکہا گیا ہے جو معتبر ملک ہین اونکو انعام سالانہ جسکو برات کہتی ہین سرکار سے معاف ملتا ہے اس باب کی آخیر مین فہرست برات خوران درج ہے جس سے نام اور تعداد تنخواہ معلوم ہوگی ؛

حال نفاق باہمی قوم و ابتدای ایجاد ہر دو گونڈی یعنی جنبہ

وہ بی اتفاقی جس نے اس قوم کو دو گروہ مین منقسم کر کے ایک دوسرے کا دشمن بنایا تخمیناً ۹۰ برس کے عرصہ سے بعد ظہور سدوزئی شیخ ہوئی قبل اوسکی یہ نفاق مانی حسد بخاطر زیر قوم کی برتری اچہی دل سے نہین دیکہتی تہی مگر ظاہرا دشمنی سے پرہیز تہا سبب ہوئی کسی

آئین کے آخر یہہ ہر سیر ہوتا اور ہر ایک قوم کلان وتپہ مین علیحدہ علیحدہ ملکان کو حوصلہ حصول دستار ملکائی کلان پیدا ہوا اور
واسطے اس مطلب کے ہر ایک شاخ اپنی اپنی گوندی و جنبہ بنانیکی خواہش کر کے ترغیب دیتی سب سے پہلے سلار خان ولد شیاداد خان اپنی شجاعت
وجمعیت پر نازان ہو کر واسطے وصولی اوس رقم کے جسکو سکندر خان اغزر خیل نے جو خاندان خانان قدیم مروت سے تہا بطور
دہڑتہ یا زر ملکی مروت پر بنام تہادتونگی انکا ہی مقرر کری ہوئی تہی معہ حشری قوم خود بطور خانہ بدوش روانہ ہوا صدر خان عیسک
خیل و تہکند خیل جنکی تپہ مین قصبہ لکی واقعہ تہا سلار خان سے مقابلہ آرا ہوی بمقام تبارہ متصل موضع دلو خیل سخت لڑائی ہوئی جسمین
سلار خان دعویدار ملکی معہ عظمت خان وغنی خان برادران خود و پنجاہ کس ہمراہیان دیگر کے مقتول ہوا اوسکے بعد گلزنگ خان ولد
سلیم خان میانداد خیل سلار اپنے رشتہ دار کی جگہہ ملک تہا یہہ شخص اپنی قوم مین مشہور دلاور تہا اوسنے مقام گرک اولتمیر
خنکو لنسی جا لڑائی کری اوسکا دوسرا ہمسر تپہ طوطی خیل مین گلات خان ننزر خیل جو دعویدار دستار ملکی تہا اوسکو گلزنگ نے
خارچشم سمجھکر بدین تہمت کہ بوقت فراہمی حشری غوند وجہت مقابلہ خنکان اوسنے سستی کری ناحق قتل کردیا اوسکی قتل ہونے
سے المر خان عیسک خیل موروث ارسلا خان کا بدعوی قصاص گلات خان گلزنگ پر لشکر لایا دوسری طرف سے بیگو خان جد عبدالصمد
خان بیگو خیل گلزنگ کا معاون تہا اوسدن سے کل قوم دوگروہ ہوگئی اور ایک دوسرے کی ایسی دشمن خونخوار ہوئے کہ اون
خانگی فسادونمین اچہے اچہے معتبر ملک اور صدہا جوان مارے گئے انتہا عملداری سکہان تک حرص حصول ملکی وبرتری
نے کئی خاندانونکو ویران کیا اسکی لڑائیونکی تشریح لکہنی کیواسطے دفتر چاہئیے ہر تپہ و ہر قوم مین دو گوندی ہین کل علاقہ
مروت مین کوئی ایسا موضع خیال مین نہین آتا کہ جسمین دو جنبہ نہون اور سلسلہ گوندیداریکا ایسا مضبوط ہے کہ بشرط
وقوع کسی معاملہ باہمی کے اوسکی خوشی اور غمی کا اثر دیہہ بدیہہ اپنی اپنی گوندیکو پہونچتا ہے سلطنت انگریزی کی انتظام نے
اونکی کشت وخون کو مسدود کردیا مگر ہر ایک گوندی کے دلونمین اسقدر عناد بہرا ہوا ہے کہ اگر کوئی موقع دیکہین تو اپنے
دشمن گوندی کی ممتاز آدمیونکا خون جگر پیوین مردونکی دشمنی ظاہرا ہوتی ہے پوشیدہ بطور منافقان زبان اور
دل دورنگ نہین رکہتی مگر وہ ظاہر دشمنی ایسی سخت حسد و جہالت سے بہری ہوئی ہوتی ہے کہ آپسمین ملکان گوندی دار
گفتگو تک نہین کرتے دوسرے رشتہ داران عداوت دار کی غمی وشادی مین شامل ہونا تو مطلق درکنار رہا اپنی
بہائی سے اگر عداوت ہوجاوی تو اوسکا جنازہ کیا مزار تک بہی نہین جاتے جسکی نظیر زمانہ حال مین پردل خان
برادر عبدالصمد خان بیگو خیل مرحوم وغیرہ سے حاصل ہے عبدالصمد خان بیگو خیل کی گوندی کو سپین یعنے سفید
گوندی اور ارسلا خان عیسک خیل کے جنبہ کو تور یعنے سیاہ گوندی کہتے کا صرف یہی سبب ہے کہ علاقہ بنون میں،

تہین گوندی عبدالصمد خان کیطرف کی خیر خواہ او طور گوندی ارسلاخان کی جنبہ دارونکی بہوا خواہ تہی اونکے باعث سی اونہین بہی خالی نام کا اثر ہوا اور نہ کچہہ اور فرق سفید و سیاہ کا نہین جب انصاف چہوڑ کر گوندی داری پسند کرنے مین تو دونو گروہ کو شور سمجہنا چاہیئے فی الحال گوند بدارونکا صرف یہہ کام ہے کہ اپنے جنبہ دار کی فایدہ کیواسطی سرکاری کچہریونمین گواہی یا منصفی کے ذریعہ سے رعایت کرین یا رسوخ معتبری کی باعث حاکم کا موقع دیکہکر ظاہر خواہ اشارتاً سفارش کرنے سواس سقم کو ناچیز کرنیکے واسطی عاملان سرکاری کی بیدار مغزی اور واقف کاری مطلوب ہے ۰

حال دشمنی و دوستی قوم مروت ہمراہ دیگر اقوام

جس ابتدا سی حال معلوم ہوسکا اسوقت سی پہلا دشمن اس قوم کا فرقہ سلیمانخیل غلجی تہی جنکا ذکر ہند مین ہوچکا ہے ازان بعد قوم مسعود وزیری کی ساتہہ اونکی دشمنی ہوی اب تک ونکا اثر دونو مین باقی ہے پہر قوم دولت خیل شاخ لوحانی سے تنازع تکرار تلک سخت کشت خون ہوی مگر اب شاخ کتی خیل کی ساتہہ اونکی صفائی ہے گو نواب شہنواز خان رئیس ٹانک کی ساتہہ ایک گوندی کی زیادہ رغبت اور دوسری کی کم ہے قوم گنڈاپور اور خیسور مبارکان جنوبی نے انکی چند دفعہ میدان پڑی کبہی غالب کبہی مغلوب ہوتی ہے ایکدفعہ مروت کی سواروں نے بمقام تکوارہ چپا تہلکہ ڈالا قوم نیازی سی اونکی پورانہ دشمنی ہے خصوص فرقہ عیسی خیل بسبب شمولیت سوانہ مشرقی ہمیشہ اونسی لڑتی ہی مسمی بیگو خان مشہور ملک دری پلارہ کا عیسی خیلون کی لڑای مین مارا گیا اور اب تک عناد باقی ہے قوم خٹک نفرلی گودی خیل وغیرہ کے ساتہہ تنازعہ تکرار تہل شمالی مروت زیر دامن کوہ خٹکان اس قوم کے بہت سخت عماربی ہوتے رہے مشہور لڑای اول مقام کرک والی تہی جسمین مروت بنقصان کثیر پسپا ہوے دوسری دفعہ بسرکردگی گلزنگ خان ہر لشکر کرکے خٹکون کو بہادیا اور موضع لتمبر جلادیا غرض کہ خٹک اونکی شمالی ہمسایہ قوی دشمن تہکے ہوی اگر پابندی انتظام سرکاری محافظ نہ ہوتی تو اب بہی حد معتدل سے پانو باہر رکہنی کی دریغ نہ تہی قوم بنوچی کے ساتہہ خفیف تکرار فرقہ دولت خوزی کا ہوا تہا مگر سخت دشمنی نہین قوم وزیری شاخ اتمان زی سے فرقہ بکاخیل وجانی خیل سے تکرار ملک سرحد غربی علاقہ مروت بمقام کلنجر اس قوم نے بسرداری گلزنگ خان وبازید خان وغیرہ ملکان خوب لڑای کری اشکر وزیری پسپا ہوا

بعدازان شاخ احمدزی وزیرنے جسکا سرگروہ سوہان خان ملک تہا بکمک طبو رگنڈی مروت بہراہی جنید خان
آدم زی وارسلاخان غزنی خیل لشکر کثیر جمع کرکے بمقام بلکموریت قوم دری پلارہ پر حملہ کیا دوسری جانب سے
عبدالصمد خان بیگو خیل ودیوانہ خان سکندر خیل نے اپنی قوم کی دلاوری سے باوجود قلت کثیر گروہ وزیران کو بعد
مقابلہ شکست دی اس بیان مندرجہ بالا سے معلوم ہوگا کہ اس قوم نے باوجود چارو نظرف دشمن لوگونکی اپنے
ملک مقبوضہ کی حدود کو جہان تک ہوسکا بنوک شمشیر فراخ کیا لاریب یہہ قوم دلاور جنگجو ہی انکا طریق لڑائی مردانہ
وار سامنی میدانی ہے اور اکثر لڑائی دست بدستی شمشیر زنی کرتے ہین عہد افغانی مین ہی اس سبب سے
اس قوم کی نیکنامی مشہور تہی کہ غنیم پر غالب ہوکر اوسکی نابالغ بچگان اور عورات کو قتل یکسطح کا عزم نہین ہوجاتے
تہے اور بیتردغا دہی یا بیجری سے مانا زبون سمجہہ کر کم مروج تہا کل قوم مروت سے عہد افغانی مین فرقہ موسی خیل
اور شاخ ممہ خیل دولت خوازی ترکتازی اور تاخت وتاراجگری مین شہرہ آفاق تہے ؛

اسلحہ

سواران مروت تلوار ڈہال نیزہ رکہتی تہے اور پیادگان ۔ شمشیر وسپر اور تیر کمان بندوق وغیرہ اسلحہ آتش بار اس
قوم مین بہت کم ہین یہان تک کہ فی صدی مردان بالغ چہی پانچ بندوقچی ہی کم ہونگی مگر تیر انکا بسبب تنومندی
نہایت کام پورہ کرتا تہا اب بسبب عدم ضرورت اسلحہ رکہنی کی اجازت بدون حصول حکم خاص مجسٹریٹ ضلع نہین ہے
اور اس قوم کو بہی شوق کم ہوگیا ہے

پاداش جرائم

قتل جو سوائے لڑائی عام کی ہو عہد افغانی مین اوسکا بدلہ قتل تہا اگر دست رس قصاص کیطرح نہو تب صلح اسطرح
ممکن تہی کہ فقیر اور علما اقربا قاتل کو ہمراہ لیکر بطور جرگہ وارثان مقتول کے پاس جاتی تہے بشرط قبول صلح دو عورت یا
سفید پارچہ نین بلا رسوم شادی بطور دینی خون بہا بین وارثان مقتول لیکر رضامند ہوتی تہے اگر مدعیان خاندان
در قوم مین مدعا علیہم پر غالب یا زبردست ہوتی تو بجائے دو زنان کے قاتل کے خاندان سے زیادہ چند عورات
بالغ خواہ نابالغ وارثان مقتول کے لیجاتی تہے آیندہ اونکی رحم و مرضی پر منحصر تہا خواہ زیادہ رکہے یا کم علاوہ اوسکے
بعضی لوگ اپنی ناموری بتلانیکیواسطی صلح قتل کیوقت قاتل سے لاس وزری لیتے تہے لفظ لاس وزری سے

بزبان پشتو خود دیہہ مراد ہے کہ ایک دو مرد معتبر از اقربا قاتل معہ اہل عیال مقتول کے وارثان کا ہمسایہ یعنی رعیت ہوکر اونکا کانو ہین تب تک آباد رہین جب تک وہ رخصت نکرین خواہ تمام عمر تک کہین فی الحال اس بورانہ دیہو کا نام و نشان بہی نہین ہے اور جرایم قتل عمد بہت کم واقع ہوتی ہین البتہ معتبر ملکان کو اپنی خفیہ دشمن اور حاسدونکا خطرہ رہتا ہے ؛

چوری کی

جرایم گرچہ عہد افغانی مین اس قوم سے آشکارا بذریعہ غارتگری و سرقہ بالجبر مال مخالفان اکثر سرزد ہوتی تہے مگر اب بہت کم آدمی اس قوم کے ایسی جرایم کے مرتکب ہوتے ہین سرقہ شتران چرواہی لوگونکی رازداری سے البتہ ہوتا ہے ؛

بہگا لیجانا عورات کا

یہ قوم اس جرم کو برابر گناہ قتل سمجہکر عہد افغانی مین اوس عورت اور مرد مفرور کو جب ہاتہہ پہونچی قتل کردیتی تہے اگر مدعا علیہ صلح چاہتا اور مدعی قبول کرے تب دو یا چند عورت باکرہ شرم مین بہ سفید یا رجات بلا رسوم شادی مرحیلو دیگر رفع تکرار کرتا تہا اور یہہ آمین علاوہ منکوحہ عورت کی منسوبہ اور بیوہ سے بہی متعلق تہی حال مین بہی بعضی جگہہ اسطابق صلح کرلیتی ہین بیوہ اور ناکتخدا عورت کی فعل مختاری اونکو بدستور ناگوار ہے اگر بیوہ عورات بدون مرضی اپنی وارثان شوہری کے دوسرا خاوند کرین تو اپنی ناک عزت سمجہکر نالش کرتے ہین ؛

رواج ناطہ

نسبت یا منگنی کو زبان خود کوژدہ کہتی ہین جسکا طریق یہہ ہے کہ باپ یا بہائی مرد نسبت خواہ کا معہ ایک مبراہی والدین دختر کے گہر جاتا ہے اگر آپسمین قرابت یا رشتہ داری ہوئی تو صرف ایک زیور بطور نشانی والدین دختر کو دیکر اور ماخیر عہد ناطہ ہوکر قند سیاہ تقسیم کیا جاتا ہے اگر رشتہ سابقہ کچہہ نہو تب والدین دختر باستثنای معزز خاندانونکی وارثان مرد سے زر نقد معاوضہ ناطہ مین بہی سو بلکہ دو سو تک لیتی ہین اور بعضی دفعہ بسبب زیادتی حسن دختر اس سے بہی زیادہ لیا جاتا ہے منجملہ ان روپیہ کی چار پانچ روپیہ بنام لونگی والد مرد کو اور ۲ روپیہ ہمراہی مبراہی کو اور ایک دو مبلغ واسطی شیرینی طفلان سے واپس دیتی ہین اور مبراہی اپنی وغیرہ کے ہاتہہ پر مہندی لگاکر اس سور یعنی ہاتہہ سرخ کرتے ہین اور اوسپر رنگ ڈالا جاتا یہہ رسوم ہوکر باپ مرد واپس آتا ہے جب اپنی گہر مین پہونچا تو دختران دیہہ اوسکے گہر جمع ہوکر مسندی گاتی ہین اور ان کو شیرینی تقسیم کیجاتی ہے بعد اون رسوم کی ہر کوئی عہد سے نہین پہر سکتا اگر عہدشکنی کری تو شرم یعنی ہرجانہ دوسرا لازم آتا ہے ؛

طریق بیاہ

جب خواہش شادی کی ہوئی تو پسر والونکی جانب سے واسطے تعیین یوم شادی اور مقرری خشی کی دو کس فربا والدین دختر کے گھر جاتی ہین اور خشی اوسکو کہتے ہین جو اجناس و اشیاء خرچ شادی والدین پسر زنان دختر کو دیا کرتی ہین مثلاً سفید رگندم انٹی گوشت وگاؤ و روغن یا کچھ نقد جو کچھ حیثیت جانبین مقرر ہوتا ہے تمام کیل واپس کر اشیاء معینہ اونکے گھر پہونچاتی ہین جب غلہ پہونچا تو دہ گانونمین تماشہ بجانے واسطے سائیدگی آ کر چلکو ہر معرفت ڈوم کی تقسیم کیا جاتا ہے اور پہونچنے اشیا مقررہ خشی تا روز شادی وہ دختر منسوبہ اپنی گانونکی باہم مع سہیلیون اور ہمجولیون کے دن بھر رہا کرتی ہے اور رات کو واپس آتی ہے جب چند ایام مین غلہ سائیدہ ہو کر آرد جمع ہوا تب بفور پہونچنے پیغام اوسکے دوسرے روز اوس لڑکا کو دولہا بنا کر ونزا یعنی برات جسمین مرد عورات مخلوط ہوتی ہین کوئی پیدل کوئی شترون پر قلیل گھوڑونپر سوار ہو کر روانہ ہوتی ہین جب موضع مقصود مین پہونچے تو اوس گانونکی نوخیز جوان اہل برات سے دو مین روپیہ نذرانہ مانگتی ہین جب تک نہ دیوین تب تک برات کو دختر منسوبہ کی گھر جانی نہین دیتے اس خندہ بازی کے تکرار مین کبھی کبھی باہم مشت گریبان اور زد و کوب تک بھی نوبت پہونچتی ہے جب نذرانہ طلبیدہ ادا ہوا تو صلح ہو جاتی ہے جو روز برات پہونچنے کا ہوتا ہے اوس سے پہلی روز وہ دختر منسوبہ اپنی سر کے بال مضبوط گوندھا کر باہر جاتی ہے اور باقی ہمجولیان اوسکی بندی بال سر کھولنیکا ارادہ کرتی ہین اور وہ نہین کھولنی دیتی ور آگے آگے وہ دختر منسوبہ اور اوسکی تعاقب دیگر دختران گانون سے باہر دوڑتی پھرتی ہین بعد بہت دوڑ دھوپ کی اوسکو

سہیلیان پکڑ کر بال سر کھولتی ہین اور وہ دختر با آواز بلند کوک یا کر روتی ہے ایک وزدور مین یہہ حال بچشم خود دیکھ کر بعد دریافت تعجب ہوا بعد انجام اس رسم عجیب کی اوسکو گھر لا کر بعد صفائی بدن دولہن بنائی جاتی ہے اور دوسرے روز والدین دختر حسب مقدور و رواج جسمین اکثر یہہ چیزین ہوتی ہین کل تنبو دختر کے مادہ گاو یا شتر مادہ گوتن یعنی جہت اور پوری باآئین اور چہارپائی و لحاف اور چند برتن مسی مادہ انسکے وہ زیور جو بروز ناطہ لیتے ہین اوسکے زیورات بنا کر ایک ایک شمار کر کے دیتا ہے اور والد دختر کا با آواز بلند سب اہل برات کو سنا کر کہتا ہے کہ ان زیورات اور اشیائے سوای میری دختر کی اور کسیکی غرض نہین ہے جب یہہ ہو چکا تو برات رخصت ہوتی ہے اور دولہن کو اسپ یا شتر پر سوار کر کے ہمراہ لیجاتے مین مگر خسر کے گھر تب تک وہ عروس قدم نہین رکھتی جب تک اوسکو والدین شوہر کیطرفسی شتر یا گاو یا مرکب غرض حسب مقدور نہ دیا جاوے جب اونہون نے زبان سے دینا قبول کیا تب وہ شوہر کے گھر داخل ہوتی ہے اور نکاح شوہر کی گھر ہی کیا جاتا ہے

واضح ہے کہ ایسی اراضی اکثر ہین جو روپیہ خود مضم کرکے ہمراہ دختر کچھہ قلیل جزو دیدیا ۔ سالم یا اوس سے بہی زیادہ بابت
کا زیور معزز معتبر خاندان اپنے بیاہ کے واسطے دیتے ہین مگر عموماً نہین دیتے ؛

پردہ داری

عورات کا رواج مزروت مین مطلق نہین ہے گو تمکان کی مستورات باہر کم پہرتی ہین

رواج غمی

جب کوئی شخص فوت ہوجاوے تو حسب مقدور وارثان اوسکے شتر یا مادہ گاو یا اراضی یا نقد حفاظ مین اپنے امام وغیرہ کو دیتے ہین اجماع عام عالمان نہین کرتے اور نیز خیرات کہانا کہلائی کی نہین ہوتی مگر پہلے روز متوفی کے گہر تہوڑا سا حلوا واسطے تقسیم طفلان پکاتے ہین اور خاندان ماتم زدہ کیواسطے گانونکے لوگ پہلی دن گوسفند ذبح کرکے روٹی کہلاتے ہین تاکہ انکو غم کی حالت مین آپ زحمت کرنا پڑے اور جب دور کی رہنے والی رشتہ دار یا دوست فاتحہ کیواسطے آتے ہین اور بسبب دوری فاصلہ رات تک واپس گہر پہونچنا اونکا ممکن نہو تو اپنی ہمراہ گوسفند لاتے ہین اور وہ توشہ اور دو ذبح کرکے رات کو کہلایا جاتا ہے اور صبح اپنی روٹی دیکر رخصت کرتے ہین ایسی حالت مین لکڑی گہاس جو کچھہ صرف ہووے سکتا ہے وہ مفت دیتے ہین قبر کا کہودنا و دیگر امورات ضروری اپنے ذمہ بلا اخذ اجرت لازم سمجھتے ہین ؛

قاعدہ تقسیم

میراث عموماً یہہ ہی کہ وارثان زینہ موجب حصص شرعی آپسمین تقسیم کرلیتے ہین لا اگر وارثان قسم ذو الفرائض و عصبات ذوی ذوالارحام کو مطلق استحقاق حصہ پانی کا نہین ہوتا اور نیز برخلاف حکم شرعی یہہ رواج ہے کہ عورات حقدار کو بہی اسیطرح جایداد منقولہ خصوصاً غیر منقولہ سے حصہ شرعی نہ ملیگا الا جب تک بیوہ اپنے شوہر متوفی کے حقمین اوسکی گہر بیٹہی رہے تب تک وہ کل جایداد پر بطور گذارہ قابض رہیگی مگر اوسکو بیع یا انتقال بطور دیگر کا کچھہ اختیار بدون صلاح وارثان زینہ نہین ہوگا بعد وفات یا دیگر شوہر کرجانی اوس بیوہ کی بہروہ میراث باہم وارثان زینہ منقسم ہوگی بعوضیکہ والدین بدون اولاد ذکوری ایک یا چند دختران تا تتمہ اکو چہوڑکر مرجاوین تو تا شادی انہی والدین کی میراث پر اونہین اختیار محدود سی جیسی بیوہ کو تہی قبضہ رکہتی کی مستحق ہین بعد اخراجات ضروری شادی اور نکاح ہوجانی دختران کے وارثان زینہ جایداد بابت ہونگی ؛

خوراک

اس قوم کے آدمی تابستان مین نان گندم اور زمستان مین باجرہ کہاتے ہین متوسط اور ادنی درجہ کی وہ لوگ جنکے علاقہ مین پیداوار نخود ہوتی ہے آرد گندم کی ساتہہ نصف آرد نخود واسطی کفایت کی ملاکر نان پکاتے ہین اونکی اپنے علاقہ کی پیداوار خوراک وطن سے بہت زیادہ بہتر ہوتی ہے اگرچہ روزمرہ کی معمولی خوراک انکی عموماً ویسی ہی سادہ ہی الا —

مہمان نوازی مین جہان تک ہوسکی دریغ نہین کرتے طریق مہمانی یہہ ہے کہ اگر مہمان روشناس معتبر یا اپنا گوندہی دار ہو وے تو اونکی واسطی گوسفند ذبح کرکے اور گندم کی پتلی اور بہت چوڑی چپاتی جو تہر کی نبل پر پکائی جاتی ہے طیار کرکے ایک شاتگ کانان مین اون چپاتیونکی ٹکڑے کرکی اوپر سے نرم گوشت اور شوربا ڈالا جاتا ہے وہ باریک چپاتی اوسمین نہایت ملایم اور نرم ہوجاتی ہے اوپر اوسکے دم گوسفند کی چربی جسپر کہاس لپیٹ کر پکاتے ہین رکہی جاتی ہے اور اوس شاتگ کی گرد آتہہ یا زیادہ مہمان جسقدر کہ ہاتہہ ڈالنے کی گنجایش ہو بیٹہہ کر اوس مالیدہ کو چربی سے ملاکر کہاتے ہین اور سب کہانون سے اونکو پسند ہوتا ہے عورات مروت چوڑی اور پتلی چپاتی پکاتی ہین مشہور ہوتی ہین اگر مہمان تہوڑے ہون یا توفیق گوسفند کی نہو تو ایک یا چند مرغ خانگی ذبح کرکے اونکا اسقدر افراط سے شوربا بنایا جاتا ہے کہ جسمین سب مہمانونکی چپاتیان تر ہوسکین اہل دول یہہ زبان قدر مند مہمانونکی واسطی سوای اوسکے پولاؤ اور گوشت اچہی قسم کا بہی پکا سکتی ہین شیرین کہانون مین سوای حلوا کے عام لوگونمین گوزوہی زیادہ مستعمل ہے گوزوہی کی ترکیب یہہ ہے کہ قند سیاہ کا شربت بہت جوش دیکر بعد پکانیکے شاتگ مین پہیلایا جاتا ہے اور اوسکی بیچ چربی گوسفند کی چہاتی مین تیل روغن زرد گرم کرکے ڈالتی ہین اور اوسکے اوپر سے ونیشلی یعنی نیلے آرد کی باریک جلی تہوڑی تکڑت کرکے اندر اوسمین کوٹ کر نوش جان فرماتے ہین دسمبر سنہ ۶۲ء مین بنجولیت صاحب ڈپٹی کمشنر بنون نے اون کی مہمانی بچشم خود دیکہی اور جو مہمان عام کسی ملک وغیرہ کے متعلق نہ سمجہی جاوین یا بطور مسافرانہ وارد ہون تو اونکی مہمانداری اسطرح ہوتی ہے کہ سلنا ہی دہیہہ سی مسجد یا چوک مین ایک شخص آواز کرتا ہے کہ آج اسقدر مہمان آئے ہین حاضرین مین سی کوئی دو کوئی ایک اپنے ذمہ کرکے سب تقسیم کرلیتے ہین اور اپنے گہر دنسی کہانا لاکر کہلاتی ہین غرض کہ بہوکہا نہین چہوڑتے ۔

تنگی آب

اگرچہ گیہون کیواسطی عملہ علاقہ مروت مین کثرت سی پیدا ہوتا ہے مگر پینی کے لیی سوائی اون دیہات کی جو رود کیلہ یا کرم
یا سنگر کے کنارہ آباد ہین پانی علاقہ مروت مین پانیکی نہایت تکلیف اور تنگی ہے بعض دیہات کی لوگ دس
دس بارہ بارہ میل کے فاصلہ سی رود کیلہ پر پانی لینی کیواسطی آتے ہین بہم پہونچانا پانی کا ذمہ عورات کی ہے
جو مرکبان خر پر مشکلین چرمی لادکر لاتی ہین اس ضرورت کیواسطی ہر گہر مین دو یا زیادہ مرکب رکہتی ہین پانی
بہرنیکا دستور یہہ ہے کہ بوقت صبح اگر زیادہ فاصلہ ہوا یا موسم گرما ہین سحرگہی کو گانو کی عورتین اپنی اپنی
مرکبوان پر مشکین رکہہ کر دو یا چند گروہ ہو نین دس دس بلکہ پچاس تک بہی شامل ہو کر پانی کیطرف روانہ
ہوتی ہین اگر کوئی مرد ساتھہ ہوا جو ہوتا ہے گروہ کی ساتھہ ایک دو ہوا کرتی ہین تو چند کاہ مرکبان اوسکی آگے
دیگر ذرہ فاصلہ پر پیشتر جاتا ہے اور جوان عورات باہم شامل ہو کر سندرسی کاتی جاتی ہین اور کہیلتی
ہوئی پانی تک پہونچتی ہین وہان ہر ایک اپنی اپنے مرکبان کی مشکین پر از آب کر کے بعد دیگر گدہون پر
لادکر پہر قافلہ واپس ہوتا ہے اسی ہنسی خوشی کے سبب سی اونکو یہہ محنت شاقہ سخت نہین معلوم ہوتی
لیکن پیری عمر رسیدہ اور بچہ دار عورات اس مشقت مین قابل رحم ہوتی ہین خصوص بموسم گرما جب شدید
دہوپ مین تپی ہوی ریگ کی اوپر پا برہنہ مرکب کو ہانکتی جاتی ہین غرض پانی کی یہان نہایت قلت ہے اکثر
جا بجا تیمم سی نماز ادا کیجاتی ہے اور پارچا کی شست وشو اسی سبب سی بہت کم ہے رود کیلہ کے کنارہ پر
خصوص قصبہ لکی کے پاس صبح کیوقت دس بجی تک پانی بہرنے کی بہت بہار رہتی ہے اور ہر طرف
گدہون کا گلہ نظر آتا ہے

پوشاک

مین اکثر موٹا کپڑا سوت کا پہنا جاتا ہے بجز معمول ململ تہہ بند اور خاصہ کا ایک جوڑا پارچات کچہری مین آنے
کیواسطی تیار رکہتی ہین طرز جامہ مردانہ یہہ ہے کہ سر پر چھوٹی دستار بعض لوگ اور خصوص ملک سفید رنگ
کی اور باقی اکثر سرخ رنگ عنابی اور عام لوگ نیلہ رنگ باندہتے ہین اور چادر بعض دفعہ سفید یا نیلی قمیص

بطور خلقہ فراخ اور لمبا تا بہ ساق سفید ہوتا ہے ازار مین لنگ نیلی یا سفید باندہنی کی عادات عام مگر منتخب
ناک بجای دنبالہ کرشلوار بہیرہ دار رکہتی ہین اور کاشتکار بجنسی لوگ بجای ازار ہار جاسے اور سفید یا نسواری
کی اوس سے ایک موٹی کمل ہوا کر نصف کی لونگ باندہتی ہین اور دوسرا نصف پلہ اولٹ کر گرد ان کی جگہہ بطور
چاک ہوتا ہے وہ گلا مین مثل کفنی کی پہن لیتی ہین اور آستین کی جگہہ برہنہ رہتی ہے یعنی ایک کل سے تمام
بدن اپنا ڈہکتی ہین اور پارچات زنانہ یہہ ہین کہ سر پہ موٹے کپڑا کی سرخ یا سیاہ نیلی چادر اور چین دار کرتہ
لمبا اکثر سرخ بہ رنگ زرد رنگ یا سیاہ اور شلوار موٹی سوسی نیلہ رنگ سفید خط والی بلا ابریشم ہوتی ہے
اور پہسے کمیدار اور پہونچہ چوڑی دار نا کتخدا عورات کا کورتہ بلا چین ہوتا ہے اپنی ملکی پیداوار کپاس بہت
کم ہوتی ہے موٹا کپڑا خرید کر پہنتے ہین +

طرز وضع اور طینت

مروت کی لوگ قوی ہیکل لمبا قد گندم رنگ فراخ پیشانی بیضاوی چہرہ بیدامی چشم مضبوط جوان ہوتے ہین
دروغ گو کم مگر گوندی کیواسطے کہتی ہین کینہ ور اور حاسد بہی ہین محنت کش اور متحمل صابر فارغ بے علم
مستعد اور چالاک سادہ لوح یہہ سب صفتین انہین پائی جاتی ہین یہہ لوگ بیان کرتے ہین کہ پانی رود
کمیلہ نہایت خوشگوار اور ہاضم باعث تندرستی اور تنومندی ہے اور یہہ قول انکا قرین قیاس ہے +

پیشہ

قدیم اس قوم کا پیوندگری اور سوداگری بہی تہا الا جب سی اس علاقہ مین قرارگزین ہوی صرف پیشہ
زمینداری وکاشتکاری رکہتے ہین اور اپنی کسب مین نہایت محنتی جورکش ہوتے ہین یہانتک کہ خود
ملکان دیہ سوائے چند ملکان کلان کے قلبہ رانی اور دیگر معاش زمینداری کے تردد مین مصروف
رہتے ہین الا افسوس کہ بسبب بارانی زمین کے زرخیزی کم ہے +

ذکر مویشی

ہر قسم کے بہایم سے مروت لوگ شتران مادہ بہت رکہتی ہین یہہ انکا پرانہ دستور ہے شتران پر باربری اور بیوپار
کی عادت نہین رکہتی جو نر بچہ شتر پیدا ہوتا ہے جب وہ عمر جوانی کی پہونچا تو پیوندہ وغیرہ لوگون کی فروخت کیا جاتا ہے

اور مادی واسطی بچہ دینے اور افزودی کے رکھی جاتی ہین شتران سرخ کے گلے بے مہار چرتے ہوے اون کے چراگاہ
مین خصوص دامن کوہ مین بہت دکہائی دیتے ہین علاقہ مروت کی ڈانچیون کی عجیب خاصیت
یہہ ہی کہ اونکے شیر سے مکہن نکلتا ہے اور بجای روغن زرد مستعمل کرتے ہین رنگ اوسکا سفید ہوتا ہے اور مزہ بہی
سواے ایک قلیل فرق کے معمولی روغن کے برابر ہوتا ہے لوگ بیان کرتے ہین کہ یہہ خصوصیت صرف چراگاہ
اور کسی خاص قسم نامعلوم گہاس یا بوٹی کہانیکی ہے کیونکہ اگر اس ملک کی ڈانچی علاقہ مروت سے باہر نکالی جاوے تو وہ
تاثیر باقی نہین رہتی اور اکثر آدمی اس امر کو کسی بزرگ کی دعا سے سمجہتے ہین - مگر یہہ حرف گپ ہے -

نرگاوان قلبہ

بہت اچہی نہین ہوتی میانہ قد ہونے کا سبب عدم موجودگی اچہے سانڈہ کا ہے البتہ بنون کے علاقہ سے بہتر ہوتے
ہین گلہ مادہ گاوان دکہائی دیتی ہین اور اکثر سانڈہ انکو واسطے چرائی لیجایا کرتے ہین گاومیش بہت نہین مگر
آسودہ گہرون مین ایک یا دو ہوتی ہین اجڑ بکریون کا کم بہیڑین کے البتہ ہوتی ہین -

اسپان سواری

اس علاقہ مین قابل تعریف پیدا نہین ہوتے چہوٹے قسم کی مادیان اور نالایق سانڈہ انکی نسل کب اچہی ہوتے
ہین اس سبب سے یہہ لوگ وزیری گہوڑے پسند کرتے ہین عہد افغانی مین بہ ایام تاخت و غارتگری سواران
مروت نیزہ زنی مین مشہور تہے الا اب سواری اور پرورش اچہے اسپان کا شوق نہین ہے ملک لوگ چہوٹے
اور کمزور گہوڑیون پہ کارروائی کر لیتے ہین عہد بالغی کے فروخت کر نفع اوٹہانیکی عادت اون مین نہین پڑی

دیہات وجای سکنی قوم مروت

زمانہ سابق مین جب اس قوم کو مستقل سکونت حاصل نہین ہوی تہی تب اکثر کیژدی یعنے کمل کی بنی ہوی مثل
چہولداری خیمہ رکہتی تہے تعریف کیژدی کی قوم وزیری کے حالات مین مفصل کی گئی ہے جب یہہ قوم عہد افغانی
مین کسی مخالف فرقہ پر غونڈ یعنی معہ اہل و عیال اجماع کر کے لشکرکشی کرتے تہے تو کیژدی کوچ و مقام مین مشغل
ہوتے تہے فی الحال بسبب عدم ضرورت غونڈ کیژدی کی رسم مطلق جاتی رہی ہے کل دیہات مین جہپر کوندر کے
اپنی سکونت کیواسطے بناتے ہین غالباً اس قوم کا گہر سوای جہپر کے مٹی یا پتہر کا نہین ہوگا جہپر بنانے کیواسطے

کوندر رود گرمہ کے کنارہ یا عیسی خیل کیطرف سی خود کاٹ کر لاتے ہین مسجد اور حوک یعنی حجرہ بہی چہپر کی ہوتی ہین بعض شوقین ملک اپنی حوک کا چہپر موج کا بہی بناتے ہین اور یہہ قول اونکا صحیح ہے کہ اوپر کے علاقہ مین بسبب پانی سوای چہپر اور کسی طرحکی عمارت بدین کفایت تعمیر نہین کر سکتے گرچہ دیہات مروت کے کوچہ ہا بسبب بڑی رہنے روڑی وغیرہ کے میلہ رہتی ہین الا ہر کوئی اپنے گہر اور صحن کو خوب صاف رکہتا ہے بہ نسبت بنوچیون کے مروت اپنی گہر وہین صفائی بہت پسند کرتی ہین سوائے اصلی دیہات کے ؛

باہنڈی

بمنزلہ ڈہوک اپنی دور کی زمینات کی تردد اور چرائی مویشی و شتران کیواسطی چراگاہ مین یا اوسکے قریب بنائی جاتے ہین مالدار اور زمیندار جنکو ضرورت ہو دو گہر رکہتے ہین ایک اصلی موضع مین دوسرا باہنڈے مین نام دیہات اور باہنڈون کا قوم کے نام پر ہوتا ہے مثلاً موضع بگو خیل یا عیسک خیل وغیرہ علی ہذا القیاس باہنڈہ جبار خیل وغیرہ اصلی کا نوکو میلہ کہتی ہین جو مینہ سے نکلا ہے مینہ یعنی جای قشلاق یا سکونتی دایمی ؛

صورت حقیت دیہات پرگنہ

اس علاقہ مین کل ایکسو چالیس موضع قابل اندراج قسط بندی ہے جنمین سے ۱۰۴ موضع بصورت بہایا چارہ اور دو موضع پتی واری غیر مکمل اور چہتیس ۳۶ موضع تارکی بصورت زمینداری ہین اور ستر دیہات مین دنو ویش یعنی تقسیم او پر سرو نکی بعد مدت معینہ مروج ہے صورت اول و دوم و سیوم صاف ہی دیہات بصورت بہیا چارہ مین ہر ایک شریک بقاعدہ رسمی بلا لحاظ حصہ شرعی اپنی مقبوضہ کا مالک ہے اور پتی واری غیر مکمل مین کچھہ اراضی موجب حصص شرعی منقسم اور کچھہ مشترکہ ہے زمینداری مواضعات صرف تپہ نارین متعلق اوس زمین کے ہین جو سرکار سے واسطی آبادی کے شروع عملداری مین عطا ہوئی تھی کاشتکاران سے پیداوار لیکر مالک عوض غلہ مالگذاری ادا کرتا ہے سب سی زیادہ ذکر کی لایق ستر دیہات صورت چہارم کی ہین قاعدہ اوس ویش یعنی تقسیم کا یہہ ہے کہ بعد دس یا پندرہ سال یا زیادہ قدر مدت معینہ کے بشرط رضامندی جملہ شرکا بانٹ وبہ ہر ایک حصہ دار کے خاندان کے آدمی مذکر مونث بالغ نابالغ بلکہ شیرخوارہ بہی شمار کرکے اور بر تعداد نفری کے ڈڈی یعنی حصہ مقرر کرتے ہین جس گہر کے دس آدمی ہوئے اوسکو دس ڈڈی اور جسکی دیلچ

ہوئی اور اسکو پانچ ذرّی سے بذالقیاس تعداد انسانوں پر کمی بیشی مخصص ہو کر قبضہ مبدل اور کم و بیش ہو جاتا ہے تعداد اس معروف ذرّی کی بحساب کنال یا کنڈ شمار نہیں ہوتی کیونکہ مقدار اس حصہ کا اوپر زیادتی یا کمی انسانوں پر منحصر ہے جب اسطرح تقسیم شروع ہوتی ہے تو سب دیہات یا پارہ جیہہ کر واسطے تقسیم آئندہ میعاد مقرر کرتے ہیں کہ اس قدر سال تک یہہ تقسیم بحال رہے گی بعد ختم میعاد پھر انسان شمار ہو کر کمی و بیشی نکالی جاویگی الا تعین اس میعاد کا صرف برائے نام ہوتا ہے جب تک زیب حل نہ ہوے جملہ شرکا رضامند نہوں تب تک باوجود انقضائے میعاد فقرہ تقسیم جدید نہیں ہو سکتی رضامندی یا ناراضگی حصہ داران مبنی اور کمی و بیشی اولاد کی ہے جنکے خاندان میں بعد تقسیم سابق توالد تناسل کی ترقی ہوئی وہ تو بامید ازدیادی حصہ خواہان تقسیم جدید کے ہوتے ہیں اور جن گھروں کی تعداد نفر میں بہ نسبت وقت تقسیم سابق تنزل واقع ہوا یا برابر رہے تو وہ بخوف کمی حصہ مقبوضہ و بیش تقسیم جدید سے ناراض ہوتے ہیں حقیقت میں یہہ دستور ان لوگوں کیواسطے مضر ہے اور ہر ایک حصہ دار اس خیال سے کہ نہیں معلوم تقسیم آئندہ میں قبضہ لوٹ کر مجھکو کونسی زمین ملیگی ترقی حیثیت و قسم زمین مقبوضہ خود بذریعہ باندھنی بند وغیرہ نہیں کر سکتا اور نیز جب بندوبست باقاعدہ ہو گا تو واسطے حفظ حقوق ان لوگوں کی سرکاری کاغذات بہی ٹھکانہ نہیں رہے گا بدین لحاظ جب میرے پاس اس قسم کی تقسیم ہونیکی درخواست گذری تو میں نامنظور کری اور اپیل میں بھی صاحب کمشنر قسمت کی رائے میں یہہ دستور بہت ناپسند ہی اور حصہ داران میں سے بہی اکثر لوگ اس دستور کے مخالف ہیں بدین نظر اب امید ہے کہ یہہ دیہات بہی بموجب مقبوضہ حال بصورت بہیاچارہ مستقل ہو جاوینگے ۔

اقسام اراضی زرعی

اس پرگنہ کے تپہ ناراور تہتی محبن خیل و موضع لکی و پہاڑ خیل یہاں نہری زمین ہے جو پانی رود گرم سے سیراب ہوتی ہے باقی زیادہ قریہ گنہ کل بارانی ہے جسکی دو قسم ہیں پہلے جسکو بزبان پشتو اوہ کہتی ہیں یعنی کچی یا خام مینا جس سے مراد ریگ دار اور تہل کی زمین ہے دوسری جسکو پشتو میں نخہ معنی پختہ زمین کہتی ہیں و بزبان اردو و پنجابی یہہ قسم مشابہ اراضی ہے پہلے قسم کی ریگستان زمین اکثر تپہ دری پلارہ میں اور دوسرے قسم کی تپہ بہرام اور بہی موسی خیل میں بسبب ہونے صحیح پیمایش کل دیہات پرگنہ کے ٹہیک تعداد رقبہ کی بیان نہیں کیجا سکتی مگر وہ سرسری و اندازی تعداد جو سمت ۱۹۲۱ بکرمی کے بندوبست سرسری میں ملحوظ رکھی گئی

نہین ہے یعنی دو لاکہہ ہم ایکڑ مزروعہ اور دو لاکہہ ایکڑ غیر مزروعہ جملہ چار لاکہہ ایکڑ اس اندازہ کو قابل اطمینان نہین سمجہنا چاہئیے خصوص پرگنہ کی چشم دید حال سے غیر مزروعہ کی تعداد زیادہ غلط معلوم ہوتی ہے ؛

پیداوار غلہ وغیرہ زرعی

گندم اور جو بہت اعلی قسم کی زمین قسم اول مین پیدا ہوتی ہین اور جو باجرہ جوار خورد خربوزہ مونگ موٹھہ اور نہری زمین مین کپاس مکی چاول گنا نفس تماکو پیاز وغیرہ ترکاری ہر قسم پیدا ہوتی ہے اس پرگنہ کی پیداوار سے زیادہ تر مشہور غلہ گندم و نخود ہے اور بسبب عمدہ اور وافر ہونیکی ہمیشہ بنون کے بازار مین اکثر فروخت ہوتا ہے عیسی خیل اور ڈیرہ اسمعیل خان کیطرف نخود اور گندم اس علاقہ سے بہت ہوجاتی ہے یہان تک کہ باہر کے بیوپاری عیسی خیل سے کشتیون مین بہرکر ببیل دریاے سندہ سکہر اور شکارپور تک بیجاتے ہین افسوس کہ زمینداران علاقہ بدون بازار بنون دور کے بیوپار کا شوق نہین رکہتے ورنہ اس غلہ کی فروخت سے حسب خاطر خواہ نفع اوٹھاتے سواے اس دو قسم کے غلہ فصل ربیع مین اور باجرہ خریف مین اور کوئی جنس افراط سے قابل سوداگری پیدا نہین ہوتی گندم اکثر بارانی ہوتا ہے اور باقی سب اجناس موٹھہ سے کاشت کیجاتی ہے ؛

کاشتکار

اس پرگنہ مین قریب کل خود مالکان اراضی دست کاشت کرتے ہین الا جنکی زمینات اپنی تردد کے امکان سے زیادہ ہون تو وہ لوگ بخصوص تہنا مین مزارعان سے کاشت کراتے ہین حصہ مزارعانہ و مالکانہ بلحاظ نافعی و کاملی اراضی چار صورت مختلف کا ہے اول تہنا مین تخم کاشتکار ڈالتا ہے اور پیداوار سے نصف مزارعہ و نصف مالک لیتا ہے مال گذاری سرکار ذمہ مالک دوسری بارانی زمین مین تخم اور معاملہ سرکاری ذمہ مالک زمین ہے اور پیداوار سے نصف کاشتکار و نصف حقیت دار تیسرا دستور یہ ہے کہ تخم کاشتکار کا ہوتا ہے پیداوار سے دو حصہ کاشتکار اور سوم حصہ مالک لیتا ہے نہ مالگذاری بہی دو حصہ ذمہ مزارعہ اور تیسرا حصہ مالک ادا کرتا ہے چہارم بعضے جگہہ ایسا بہی رواج ہے کہ تخم اور معاملہ بذمہ مالک مزارعہ کو پیداوار سے چہارم حصہ ملتا ہے تمیز مزارعان موروثی اور غیر موروثی کی مطلق نہین ہے مالک زمین کو اختیار ہے کہ بعد برداشت فصل مزارعہ کو بیدخل کردے اور بلحاظ رواج قدیم کوئی مزارعہ موروثیت کا دعویدار نہین ہوتا بلکہ نام موروثی و غیر موروثی کو بہی نہین جانتے ؛

حال مالگذاری

تحقیقات سی یہہ بات ثابت ہوئی کہ سب سے پہلے جس حاکم نے قوم مروت سی نام نہاد مال گذاری کچھہ وصول کیا وہ شاہزادہ بہادر شاہ ابن عالمگیر اورنگ زیب بادشاہ دہلی کا بیٹا تہا باوجود اوسکے ٹہیک تعداد اوس مالگذاری کی معلوم نہین ہوئی مگر اوسوقت کی حالات علاقہ پر لحاظ کرنے سے غالب قیاس ہوتا ہے کہ برائے نام کچھہ وصول ہوا ہوگا احمد شاہ ابدالی نے جو کچھہ اپنے عہد سلطنت مین وصول کیا اوس سے اوس بہادر شاہ نے اگر کم نہین تو زیادہ وصول نہین کیا ہوگا ازان بعد احمد شاہ نے دو سو چالیس مہار شتر علاقہ مروت پر بعوض مالگذاری جسکو قلنگ کہتی ہے مقرر کئی جس سال کوئی سردار درانی آیا تو بعد شمار وصول ہوسکنے لیگیا بوقت یورش ہندوستان بجائے چالیس مہار شتران کے دو سو چالیس سوار واسطے بجا آوری خدمات علاقہ مروت سے بلا تنخواہ طلب ہوکر ہمرکاب لشکر شاہی رہتی تہے یہہ دستور مالگذاری کا عہد تیمور سدوزئی تک رہا اوسکے آخیر عہد مین موقوف ہوکر بارہ ہزار نقد معاملہ مقرر ہوا فتح خان بارک زئی نے ایک دفعہ خود اوس علاقہ مین آکر بعہد سلطنت شاہ زمان چالیس ہزار کے نام پر جو ہوسکا وصول کر لیگیا ازان بعد چند سال کسیکو کچھہ معاملہ نہین دیا جب بنی زمان خان عیسک خیل اور نواب خان بگو خیل کے باہم فساد ہوکر دشمنی ہوئی تب نواز خان معہ گونڈی داران خود نواب حافظ احمد خان جد نواب سرفراز خان ڈیرہ والکے پاس مدد خواہ گئے ادائے معاملہ قبول کرکے فوج نواب بسرکردگی دیوان مانک رائے وشہر محرم ۱۲۳۶ ہجری مین ہمراہ لیتے آئے انبدر خان نے اپنے جنبہ دارونکی شمولیت مین فوج نواب سے مقابلہ کرکے شکست کہائی اور چالیس ہزار معاملہ کل علاقہ مروت پر منظور ہوا نواب کی تسلط کو چار سال کامل نہین گذرنے پائے تہے کہ سکہون کا اولوالعزم سردار مہاراجہ رنجیت سنگہ ماہ مگہر سمت ۱۸۷۸ بکرمی مین اپنی فوج لیکر ملک فتح کرتا ہوا علاقہ لکی مین وارد ہوا اور اوسکے دبدبہ اور نام کے رعب سے بدون چون وچرا کے مطیع ہوگئے اوسنے لاکہہ روپیہ قلنگ ڈالا مگر رعایا اور ملکان کی عرض سے معاملہ مقررہ نواب وصول کرکے باقی اوس سال کا معاف ہوا اور جب جلدی سے زر واجب الطلب وصول ہوگیا تو رنجیت سنگہ نے اپنی پنجابی زبان مین زرخیزی علاقہ لکی کی

اس طرح صفت کری کہ لگی نہین سو نے دی چکی ہے بعد و ایسی اسکی جو اور سکہہ حاکم آئی رہے اوسکے وقت تعداد معاملہ کی کچہہ معین نہ تہی جہان تک ہاتہہ لگا لیگئے فتح خان ٹوانہ نے بروی کنکوت چہارم حصہ سرکار پیداوار سے لینا تجویز کیا سنہ ۱۸۴۸ء سے جب سلطنت انگریزی کے شامل یہہ ملک ہوا تو اول بطور خام تحصیل اندروی کنکوت اصطلاح اقبال معامل ہوتا رہا کہ ساہان کی معرفت کہڑی فصل کی کنکوت اور پیمایش کرکے پیداوار ہر دو سکے کنکوت ہی مین حصہ مزارعانہ و مالکانہ چہوڑکر چہارم حصہ حق سرکار قرار دیا جاتا تہا اور بعضی جگہہ فقرا و رسیدون سے بجای چہارم ششم حصہ مقرر تہا بقدر تعداد حصہ سرکار بموجب نرخ علاقہ روپیہ بناکر زمینداران سے وصول کئے جاتی تہے اوسط آمدنی بوقت خام تحصیل اس علاقہ کے ایک لاکہہ بیس ہزار سالانہ تہی مگر ایام خام تحصیل مین ساہان کی بد دیانتی اور نقصان سرکار مشہور ہے خریف سمت ۱۹۰۹ کے ابتدا ہی سے کرنیل جان نکلسن صاحب ڈپٹی کمشنر نے ساہان کی خرابی دیکہہ کر دستور خام تحصیل سوا ے چند دیہات کی موقوف کرکے ایک لاکہہ تیرہ ہزار پانسو چوہتر روپیہ جمع نقدی اس پرگنہ کا مقرر کیا سمت ۱۹۱۵ مین بعد میعاد انصرام بندوبست اول کپتان ہنری کاکس صاحب ڈپٹی کمشنر نے بعض دیہات مین کمی و بعضی مین بیشی کرکے ایک لاکہہ بست وسہ ہزار آٹہہ سو ستانوے ۱۲۳۸۹۷ جمع مقرر کری گرچہ ابتک وہی بندوبست ہے مگر چند دیہات مین بسبب سنگینی جمع تخفیف دی گئی بعد منہای تخفیف فی الحال ایک لاکہہ اکیس ہزار نو سو چھپن ۱۲۱۹۵۶ روپیہ مال سرکار اس پرگنہ پر معین ہے ؛

دستور باچھہ مالگذاری

باہم مالکان اس پرگنہ مین مختلف طور پر ہے اکثر دیہات مین جمع سرکاری ہر سال تعداد پیداوار پر بتقرری ثالثان و شرکایان دیہہ باچھہ کرتے ہین اور ثالث برضامندی کل مالکان مقرر ہوکر بعد برداشت فصل ہر ایک شریک کے نام تعداد غلہ اندازاً مقرر کرکے محاسب دیہہ کی بندی پر لکہا دیتے ہین اوس غلہ پر جمع کو پہیلا کر حصہ داران سے وصول کیا جاتا ہے باقی حسبقدر طریق پر باچھہ ہوتی ہے اور نیز

کل حال متعلق مال گذاری صورت دیہات اور نام قوم پرتہ سرا سری تپہ وار نقشہ ذیل سے معلوم ہوگا محاسب دیہہ یعنے پتواری کو اس پرگنہ کے لوگ دبیر کہتے ہین جسکی بنیاد دیر سے طریق باجہ معاملہ اوپر تعداد پیداوار سالانہ انصاف کی مخالف ہے جا بجا از روے پرتہ قسم وار تعداد مالگذاری اسامیوار تعین ہوجاوے تاکہ دروغ کی تیاری اور گوندیداری کا خوف کسیکو نرہے ؛

فہرست تپہ وار بتفصیل قوم سکنہ ہر یک پرگنہ و تعداد دیہات و خانجات و اراضی جمع وغیرہ

○

نقشہ نمبر ایک متذکرہ دفعہ

○

بابت پرگنہ لکی مروت ضلع بنوں

○

نمره	[illegible]	[illegible]	تعداد دهات					تعداد خانجات			تعداد اراضی			[illegible]	دستور ذیل باجه جمع							[illegible]	کیفیت اسمی که ملکان تیولی ... انعام ... تعیین
١	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کم	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	.	.	[illegible]	١٠/٥ پای	[illegible]
٢	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کم	.	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	کم		.	[illegible]	[illegible] پای	ابس سنه مین انعام فقراکوی تعیین
٣	[illegible]	عمرخان خیل [illegible]	[illegible]	.	.	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	.	کم	دو	[illegible]	٥ پای	ولی خان [illegible] سالمه
٤	[illegible]	موسی خیل [illegible]	[illegible]	دو	.	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	.	.	.	[illegible]	١٠ پای	اکبرخان وغیره ملکان [illegible]
٥	[illegible]	مروت [illegible]	.	.	یک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	.	کم	.	.	.	[illegible]	[illegible]	[illegible] پای	ابس سنه [illegible] انعام فقراکوی تعیین
[illegible]		[illegible]	[illegible]	[illegible]	دو	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کم	کم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

فہرست براتخواران بابت انعام
زمینداره پرگنه لکیمروت ضلع بنون

تاریخ منظوری معافی براٴت	تعداد روپیہ براٴت سالانہ بحکم	نام براٴت خوار	[illegible]	[illegible]	[illegible]
حسب الحکم گورنمنٹ مورخہ ۔۔ اکتوبر ۱۸۵۱ء بذریعہ چٹھی نمبر ۱۱۳۴۳ واسطے دوام کی منظوری	[illegible] خانیز خان [illegible] پیردل خان [illegible]	خانیز خان ولد عبدالصمد خان و پیردل خان ونذیر نواز خان قوم بیگوخیل	بیگوخیل	دیری پلارہ	۱
حکم بشرح ایضاً	[illegible]	دلی خان وصاحبداد خان قوم میانداد خیل	بہادرخیل	عمرخیل	۲
ایضاً	[illegible] محمدیار [illegible] میان خان [illegible] تیمورشاہ [illegible] عالم خان [illegible]	محمدیار قوم مرزاخیل و میان خان غزنی خیل و تیمورشاہ بیبن زئی و عالم خان سلیم خیل	فنکہ سلیمان خیل	تیری موسی خیل	۳
ایضاً	[illegible] رحمت شاہ [illegible] نظام الدین [illegible] خجمل خان [illegible] قطب [illegible] خان بیگ [illegible] سراب [illegible] بجگن [illegible]	رحمت شاہ قوم وزرت خیل و نظام الدین و خجمل خان ہتا خیل و قطب کمال خیل و خان بیگ و سراب خان قتال خیل و بجکن سنل خیل	احمدزئی	ایضاً	۴
ایضاً	[illegible] طور خان [illegible] ۱۲/ محبت خان [illegible] ۱۲/	طور خان قوم بابت خیل و محبت قوم اکی زئی	نوائی	ایضاً	۵
ایضاً	[illegible] سمند خان [illegible] رضا خان [illegible] مدک [illegible]	سمند خان و رضا خان قوم مانک خیل و مدک خواجی خیل	آدم زئی	ایضاً	۶

تاریخ منظوری برات	تعداد روپیہ برات سالیانہ کلکٹر	نام برات خوار	نام موضع	نام تپہ	نمبر شمار
حکم بشرح نمبرا	۔/۵	مشر خان قوم ملک زی	کشمیر	موسی خیل	۷
ایضاً	۔/۵ اکبر خان ۔/۵ دلدار ۔/۵	اکبر خان قوم محمی خیل و دلدار فتح خان خیل	گرزے	ایضاً	۸
	للعہ شاہجہان ۔/۱ قایم خان ۔/۱ گلباز ۔/۲ میرباز [illegible]	شاہجہان و قایم خان قتل خیل و گلباز و میرباز عمرز خیل	براہم خیل	ایضاً	۹
ایضاً	للعہ سلیم خان ۔/۱ بہتر بوت ۔/۱ ہیبت ۔/۱ براہم خان ۔/۱ ڈنگ ۔/۱ حکومت ۔/۱ بہادر ۔/۱ سردار خان ۔/۱ سلیم خان ۔/۱	سلیم خان و بہتر بوت قوم عمر خیل و ہیبت و براہم خان و ڈنگ و حکومت قوم میرل زی و بہادر و سردار افغان و سلیم خان ثانی و دلی قوم خضر خیل	ملی زی	ایضاً	۱۰
ایضاً	للعہ الہداد خان ۔/۵ بہواری ۔/۵ الو ۔/۲	الہداد خان قوم عیسی خیل و بہواری و الو قوم کلہ خیل	تیری خیل	ایضاً	۱۱

نمبر شمار	نام پرگنہ	نام موضع	نام برات خوار	تعداد روپیہ برات سالیانہ کس	تاریخ منظوری معافی برات
۱۴	ایضاً	تاجوڑی	عمر و پہلوان و سہرست خان و موتزا قوم زنگی خیل و میرعالم و امیرا قوم دری پلارہ	للعہ عمر پہلوان سرستخان سے ر سے ر سے ر موتزا میرعالم امیراولقاز عہ سے سے	ایضاً
			میزان میسری میں	سیری میں للعہ	
			میزان کل براتملکان پرگنہ لکی مروت	۱۱۰۳ روپیہ	

نوٹ

علاوہ اسکے ملک ارسلا خان عیسک خیل کو بالعوض مبلغ ۱۱ روپیہ برات کی موضع لنڈیواہ جاگیر مین عطا ہوا اور مذکور کی جمع مبلغ ۱۱ روپیہ متفرقہ اس حساب سے مبلغ ۱۱۰۳ روپیہ معہ جاگیر برات اس پرگنہ کا ہے فقط

باب سیوم

ذکر پرگنہ عیسی خیل و اقوام سکنہ پرگنہ مذکور

یہہ علاقہ اِس ضلع کے سب پرگنون سے چہوٹا ہی اور اسمین قوم عیسی خیل اور سلطان خیل سرنگ و موشانی شاخ ہا نیازی ولد لودی آباد ہین حال اصلیت و شجرہ نسب نیازی ولودی کا اِس کتاب کے دوسرے حصہ کے تیسرے باب مین درج ہے ابتدا مین قوم نیازی بعلاقہ شلگر نواح غزنین مین آباد تہے قوم اندڑ وغیرہ غلزائی کے غلبہ سے خانہ کوچ ہوکر کوہ سلیمان کے مشرقی دامن علاقہ ٹانک مین آکر فروکش ہوئے بسبب کمی تعداد اونکے اوسوقت قوم غلزائی سے قابل مقابلہ نہ تہے اور اوس زمانہ مین پیشہ اونکا پوندہ گری اور سوداگری کا اکثر تہا اور زمینداری بہت قلیل اوسی عہد مین جب ۸۵۵ھ کو بہلول لودی تخت نشین ہندوستان ہوا اور اوسنے اپنی تقویت کے واسطے ملک افغانستان یاروہ سے اپنی قوم وغیرہ افغان لوگ جہت نوکری اور بہرتی فوج طلب کئے اور ایک عام فرمان واسطے آبادی افغانان بملک ہندوستان جاری کیا تب قوم نیازی سے بہی اکثر لوگ ہندوستان مین جاکر نوکر شاہی ہوئے اونکی اولاد مین سے ہیبت خان نیازی اور عیسی خان نیازی جسکی اولاد مشہور بہ عیسی خیل ہے بعہد سلطنت شیر شاہ سور لودی اپنی لیاقت سے عہدہ امارت تک پہونچے اور اس قدر رسوخ پیدا کیا کہ ہیبت خان اعظم ہمایون کا خطاب پاکر پنجاب کا صوبہ بنا اور عیسی خان مشیر خاص دربار شاہی کا تہا تا وقتیکہ اپنی شامت اعمال سے باغی ہوکر سلیم شاہ سے بمقام انبالہ مقابلہ آرا ہوئے اور جیساکہ

بغاوت کا نتیجہ یہی شکست فاش کہاکر قوم نیازی ہیبت خان اور عیسی خان کے زیر لوا، خراب
خستہ بہاگ کر بمقام دہمن کوٹ جو دریای سندہ کی مغربی کنارہ پر کالہ باغ سی تخمیناً ڈیڑہ میل شمال
مائل شرق کو واقع تہا پناہ گزین ہوی اس پرانی شہر کے کہنڈرات منہدمہ کے نشان کچہہ اب بہی موجود
ہین ٩٥٥ ہجری کو اعظم ہمایون سروانی نے جو فوج شاہی کی سرداری مین نیازیان مغرور کے قلع و قمع
کے واسطے آیا تہا اول دفعہ عیسی خان اور ہیبت خان کی دلاوری سے پس پا ہوا مگر دفعہ ثانی تازہ فوج
لیکر اونکو دہمن کوٹ سی نکال دیا اور عیسی خان و ہیبت خان معہ اپنی ہمراہیون کے راولپنڈی کی شمالی
پہاڑون مین قوم گہکڑ مین جا پناہ لی اور لشکر شاہی نے اونکا تعاقب وہان تک نہ چہوڑا اور دو سال تک
گہکڑ اپنی دامن گرفتون کے ساتہ فوج سلطانی سے لڑتے رہی مگر جب وہ بہی مغلوب ہوی تب نیازی
ملک کشمیر کی طرف ملجا ڈہونڈنے کی واسطے روانہ ہوی حاکم کشمیر نے اونکو مغضوب شاہی سمجہکر روکا
سخت لڑائی ہوی عیسی خان اور ہیبت خان معہ اپنے چند فرزندان اور بہائیون کے مارے گئے جنکی سر جسم
اور نا خدا ترسی کے ساتہہ کاٹ کر معہ قیدیان سلیم شاہ کی حضور بہیجے گئی اور اوس بی رحم بادشاہ نے مستورات
خانان نیازی مقتول کے ساتہہ اس قدر سختیان ناجائز کین کہ جنکا لکہنے کو جی نہین چاہتا اس دار و گیر سے جو نیازی
بچ رہی تہے وہ بمقام ٹانک اپنی قوم سے جا شامل ہوئی چند سال کے بعد وہان سے بسبب غلبہ قوم لوحانی شاخ تیاز سے
اوٹہہ کر علاقہ دامان مشہور حال مروت مین جہان اب قوم مروت آباد ہی نقل کش ہوی اور تخمیناً بیس برس تک
تہل پر آباد رہی متصل موضع پہاڑ خیل رود کرم اور نالہ گمیلہ کے انہین نیازیون کا بڑا گانو واقع تہا اور مسمی ہدی
سرنگ اوس وقت انکا سرگروہ مالدار مشہور تہا قوم نیازی نے فرزند مہیا کو تقسیم ملک مقبوضہ سے حصہ ندیا اور
مہیا ناراض ہوکر مروت شاخ لوحانی کے پاس مددخواہ گیا اس عداوت سے مروتون نے نیازیون پر یورش کری
اور بہت سی فسادون کے بعد جنکا مختصر ذکر علاقہ مروت کی حال مین لکہا گیا ہی قوم مروتون نے جنگجو نیازیون کو مجبور کرکے
بیدخل کیا اور علاقہ تہل موسوم حال مروت پر خود قابض ہوگئی اور نیازی درہ تنگ سی نکلکر مشرق آباد ہوے
ہر دو کنارہ مشرقی و مغربی دریا سندہ کی کالا باغ سی اٹک بنیالہ تک طولاً اور کوہ خٹکان کے مشرقی دامن سے
دریا سندہ کی پار موچہہ اور میانوالی کی پرلی تک عرضاً قبضہ کرلیا اور اس ملک کو نیازی کا ملک مشہور کیا

پرگنہ عیسی خیل - جسکا یہہ ذکر ہی قوم عیسی خیل اور رتشانی اور سلطان خیل اصل سرہنگ نیازیون سے آباد ہے اور اونکا شجرہ نسب ذیل مین درج کیا جاتا ہی اور جب یہہ قوم اس علاقہ پر قابض ہوئی تو اوس سے پہلی ایک فرقہ موسوم کل تلہیم یہان آباد تہا جنکو نیازیون نے نکال دیا اور اب اونکا نام نشان بہی اس علاقہ مین نہین رہا باوجود بہت تلاش کے ٹہیک تاریخ قبضہ نیازی ملک متبوضہ حال پر نہین ملتی مگر اون وسایل سے کہ جن سے تاریخ کی مطابقت قریب صحت کی ہو سکتی ہے ثابت ہوتا ہی کہ عرصہ تخمینا دو سو ستر برس سے نیازی اس ملک پر قابض ہوئی کیونکہ ٩٥٥ھ ہجری مین جسکو آجتک تین سو چہتیس برس ہوئی عیسی خان اور ہیبت خان خانان نیازی سلیم شاہ سی باغی ہوئی اور چہہ برس بغاوت اور مفروری مین گذار کر مقتول ہوئی بعدہ اونکی پس ماندگان علاقہ ٹانک مین چند سال اپنی قوم کے ساتہہ شامل آباد رہے اور پہر قریب تیس برس کے علاقہ تہل مروت مین سکونت پذیر ہوئی سو اس حساب سی یہہ انداز مدت قبضہ قریب صحت کی معلوم ہوتا ہی +

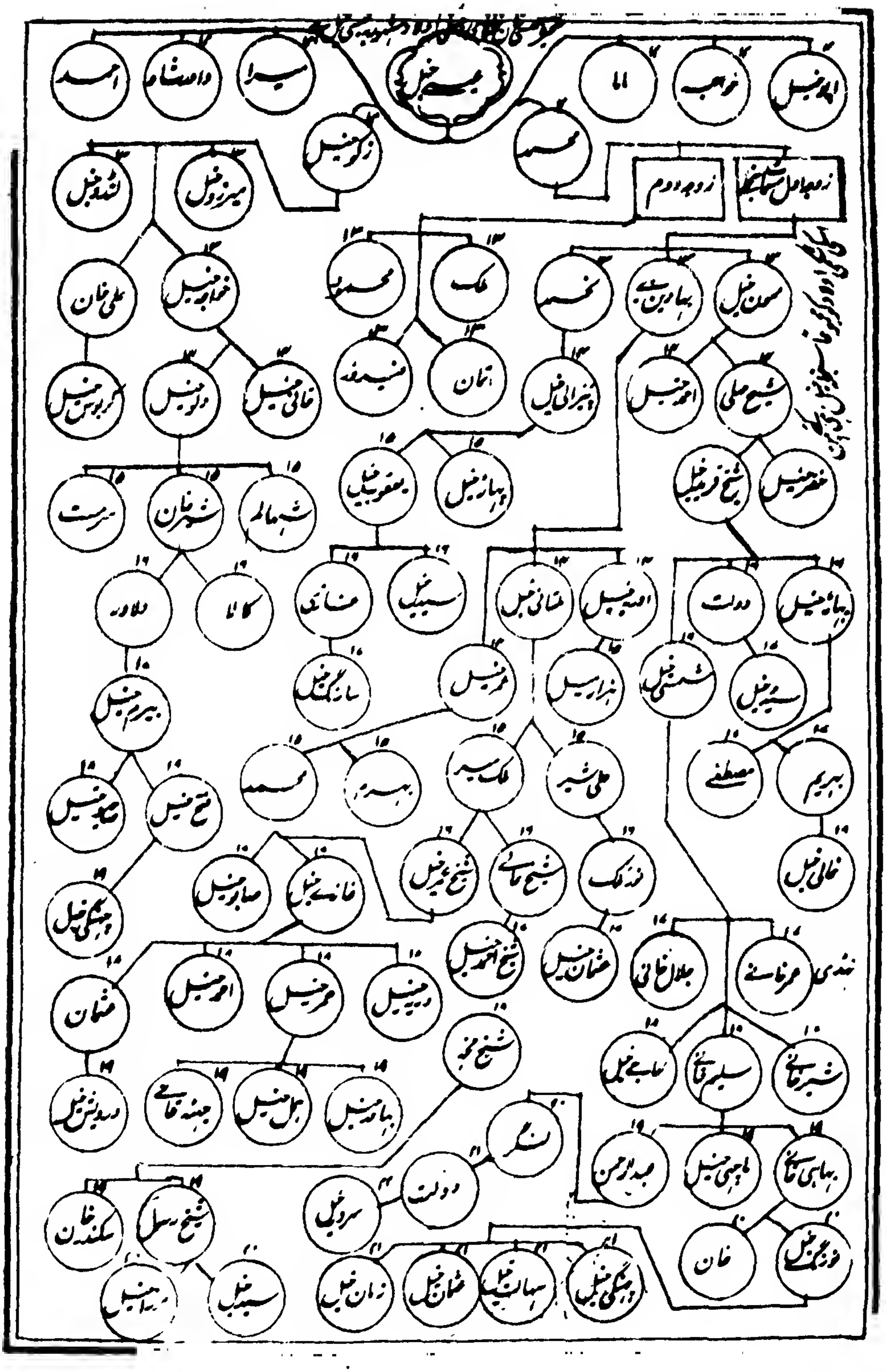

احمد
محمد
زوجه دوم
علی خان
شیخ علی
احمد خیل
دولت
مصطفی
بهرام
ملک
عثمان
عثمان خیل
عبد الرحمن
زمان خیل
خان

حال قوم عیسی خیل

جیساکہ شجرہ نسب مین درج ہی عیسی خان کے آٹھہ فرزند تھی ازانجملہ تین کس کی اولاد موجود ہے اور پانچ کی نسل کا پتہ نہین لگتا غالبًا اپنی باپ کی ساتھہ محاربات سلیم شاہی مین لاولد کام آئی جب اپنی ہمقوم نیازیون کے ساتھہ اولاد عیسی خان تھل مروت پتاک کی طرف سی آئی تو اس کو اوس زمین پر قبضہ ملاجہان اب قصبہ لکی نالہ گمیلہ کی شمال اور رود کورم سی جنوب واقع ہی جب نیازیون کو مروتون نے بیدخل کیا تب درہ تنگ سی نکل کر اول موضع میت کی متصل موقع پر آباد ہوئی اور پھر رود کورم کے جنوبی کنارہ پر عیسی خیلون نے گانو آباد کیا اوس موقع کا نام بباعث نشیب ہونے کی تا حال نیٹی خیل مشہور ہی مروتون کی ہی سی اوس جگہہ کو غیر آباد کرکے دریا سندہ کی کنارہ اوپر گانو آباد کیا جسکا موقع اب زیر دریا ہی جب ممو خیل اور زکو خیل کے باہم عداوت شروع ہوئی تب متفرق ہوکر اسی نواح مین آباد ہوئی اور بعد دریا بردی موقعہ آبادی سابقہ احمد خان رئیس عیسی خیل نے بماہ اسوج سمت ۱۸۸۸ بکرم مین جس کو چہتیس برس ہوئی یہہ قصبہ جدید عیسی خیل کا آباد کیا نام اس قصبہ کا باسم عیسی خیل صرف بباعث آبادی قوم عیسی خیل کے ہی اور ملکی لوگ اس قصبہ کو ترنہ کہتی ہین۔

وجہہ تسمیہ ترنہ

یہہ بیان کی جاتی ہے کہ جب اول عیسی خیل لوگ اس علاقہ مین آئی تو کوئی ویال کورم سے جاری نہین تہی بلکہ درہ تنگ اور اوسکی نیچے سے بیٹ کورم کا ایسا اونچا تہا کہ پانی خود بخود سیلاب کی وقت علاقہ پر تا موضع مہر شاہ والی تک پہیل جاتا تہا اور اونچی زمینات کو نشیب موقعہ سے لکڑی کا ترنا رکہکر پانی چہڑایا جاتا تہا اور اس موقع آبادی قصبہ اور اوسکی نواح مین کثرت سی ترنا کہی جاتے تہی جنکی باعث سی اس قصبہ کا نام بہی وطنی لوگون مین ترنہ مشہور چلا آتا ہی +

تقسیم ملک

واضح ہوکہ جب عیسی خیلون نے یہہ ملک اپنی قبضہ مین کیا تو چند عرصہ کی بعد شیخ فریدکی معرفت جو شاخ ممون خیل مین سے شیخ مہلی کا فرزند ایک بڑا نیک نیت اور خدا پرست آدمی تہا سب قوم نے تقسیم ملک

کی چاہی شیخ فریدنے ہر ایک شاخ کی تعداد پر لحاظ کرکے کل ملک مقبوضہ قوم عیسی خیل کو اوپر چہار
حصہ ذیل کے تقسیم کیا ممون خیل یک حصہ بادین زئی یک حصہ زکو خیل یک حصہ ابو خیل معہ ببرہ
یک حصہ اسی تقسیم اور انہین چار شاخون کے سبب قوم عیسی خیل چار تپہ مشہور ہین عہد افغانی مین
جب باہر کا غنیم جیساکہ مروت یا خٹک قوم کے مقابلے کے وقت ہر چہار تپہ عیسی خیل حسب رسد کام دیتے
تھے اور نفع نقصان و اخراجات چار حصہ مندرجہ بالا پر کوئی لیتا دیتا تھا اور جب شاہ درانی کو ایل یعنی حصہ
کے طور لشکر مطلوب ہوتا تھا تو بھی حسب رسد چار حصہ پر بہم پہونچایا جاتا تھا اگرچہ اوپر یہہ چار تپے ہین
مگر شکمی تقسیم انکی سولہ حصہ پر ہے حسب ذیل ممون خیل اپنی چہارم حصہ کو چار جگہہ کرتے ہین
شمشی خیل یک حصہ احمد خیل یک حصہ خضر خیل یک حصہ بہار خیل یک حصہ اور بادین زئی اپنے
چہارم سے پرائی خیل یک حصہ شیخ عمر خیل یک حصہ عثمان خیل یک حصہ عمر خیل یک حصہ
اور زکو خیل کی ربعہ سے دلو خیل یک حصہ مرزو خیل یک حصہ لندو خیل یک حصہ خانی خیل یک حصہ
اور ابو خیل اپنے چہارم سے ابو خیل دو حصہ ببرہ دو حصہ اس حساب سے بزبان ملک سولہ سولہوین عیسی خیل کے کہی جاتی ہین
گرچہ جدی تقسیم اور موروثی حصص اوسی تفصیل سے ہین جیساکہ اوپر لکھے گئے ہین اور واسطے تقسیم ارث جدی یہہ
ہی حصص قائم ہین مگر تعداد قبضہ مین بباعث انتقال از روے بیع و رہن وغیرہ اکثر فرق کثیر ہوگیا ہے خصوص چہارم
ابو خیل اور ببرہ والے بباعث کمی تعداد اشخاص اوس شاخ اور سختی قلنگ کے اکثر زکو خیل اور ممون خیل کے
ہاتھہ منتقل ہوا ہے زکو خیلون مین سے اولاد جہنگی خان دلو خیل نے جس مین سے خوانین عیسی خیل مین اپنی
موروثی حصہ سے بہت زیادہ زمینات بذریعہ بیع و جبر وغیرہ قبضہ کرلی ہین شجرہ نسب قوم عیسی خیل کے دیکھنے
سے اون شاخون کے نام معلوم ہونگی جنہون نے سولہ حصون مین سے حصہ پایا الا قوم ببرہ عیسی خان
کی نسل سے نہین ہے اس واسطے شجرہ مین اس کا نام نہین دیکھوگے یہہ قوم جسکی ذریات مین سے دس بارہ
آدمی باقی ہین ہندوستان کی طرف سے آکر اولاد عیسی خان کے شامل ہوئی یہہ لوگ اپنے آپ کو نیازی افغان
سمجھتے ہین اور بعضی لوگ ان کو دہلی کی جانب سے آنے کی باعث پر حقیقتہ بتانے مین گو کہ صحیح نسب انکی نہین معلوم
مگر غالب یقین ایسا ہی کہ یہہ لوگ نیازی ہین اور سلیم شاہ کے محاربات کے وقت بعد نیازی جانے

عیسیٰ خان اور ہیبت خان کے جو چند نیازی قید ہو کر ہندوستان بہیجے گئے تہی اونکی اولاد اپنی قوم کے شامل ہونے کی واسطے یہان چلی آئی اور تقسیم کے وقت شاخ اپو خیل کی کمی تعداد کی سبب سے اوس شاخ کی شامل کے گئی اور ایک چہارم ستے دو حصہ بمبرہ کو ملا اور تب سی حصہ اور نفع نقصان مین شامل چلی آتی ہین بمبرہ کی دو شاخ ہین ایک **نصرت خانی** جنکو سرخ بمبری کہتی مین دوسرے **سرور خانی** جو کالی بمبر سے مشہور ہین نصرت خان اور سرور خان دونون بہائی تہے مگر نصرت کی اولاد سرخ رنگ اور سرور کی اولاد سیاہ فام ہے بمبرہ بزبان پشتو زنبور یا زنبو کو کہتی ہین اور چونکہ اولاد نصرت خان و سرور خان سلحہ اور ست جدا لڑنے مین دلاور سوار تہے اس واسطے بمبرہ یعنی زنبور سے تشبیہ دیے گئے تہے دونون مین یہے نام ہی مشہور ہو گئی +

حال عداوت ہمراہ دیگر اقوام مسوانہ

عیسیٰ خیلون کی دشمنی قدیمی قوم مروت کی ساتہہ تہی اور اکثر عہد افغانی مین باہم مروت اور عیسیٰ خیل لڑائیان ہوئی ہین مروتون نے اپنی جرات سی خاص علاقہ عیسیٰ خیل کے اندر داخل ہو کر لوٹ اور مار سی دریغ نہین کیا ایک دفعہ موضع کہگلا نوالہ کہنہ جو کنارہ کورم پر تہا مروتون کے ہاتہہ سے جلایا گیا آخری دفعہ مروتون کی لشکر کی شکست فاش کہائی اور بہاگتی ہوئی ایک سو نفر سی زیادہ مروت مارے گئے بعد اوسکی پہر عیسیٰ خیل پر لشکر نکرسے جب مروتون کے ساتہہ عیسیٰ خیلون کی لڑائی ہوتی تہی تو سب نیازی شرم شریک ہو کر یاور اور سہی عیسیٰ خیلون کی مدد کی واسطے آتی تہے اور مغربی جانب اپنی حدی سرحد پر ملک مقبوضہ نیازی مین خلل پڑنا مستلزم نقصان سمجہتی تہی باعث ہی کہ عیسیٰ خیل باوجود قلت تعداد قوم مروتون سی بیدخل نہو سکی قوم خٹک سے بہی چہیڑ چہاڑ رہے ہی مگر ظاہری مقابلہ نمود کا کوئی نہین ہوا **کالا باغ** پر بہی اسپر خان ختون خیل نے یورش کری الا کامیاب نہو سکا باوصفیکہ باہر کے دشمن کے واسطے جملہ نیازی متفق ہوتے تہے مگر عیسیٰ خیل اور شاخ ناجہ خیل و بلو خیل سرہنگ نیازی کی باہم بتنازعہ تکرار سرحد کچہہ لب دریا سندہ مدت تک دشمنی رہی آخر سرہنگون نے واسطی رفع تکرار حد جو بنی فساد تہا یہہ بات منظور کری کہ عیسیٰ خیلون مین سے دو شخص معتبر یعنی ایک **عمر خان** ولد خان زمان رئیس زکو خیل دوسرا **آکر خان** ولد غرت

ممون خیل فران اوتہاکر کچہہ دریا، کا بنہ نکال دیوین وہ منظور ہوگا چنانچہ عمر خان واگر خان نے وان اوتہاکر کچہہ دریا، مابین پرگنہ میانوالی وعیسی خیل کی حد جنوب سے نکال کر شمال تک سب کچہہ مین قایم کردی اور اوس حد براری مین زیادہ زمین کچہہ کی عیسی خیلون کی طرف لگائی گئی اور چند عرصہ اوس بنہ پر عملدرآمد رہا الا پہر اپنی خانگی بے اتفاقی سے عیسی خیل اوس حد تک قابض نرہسکی اور چونکہ علاقہ میانوالی پہلی سے سکہون کے زیر حکومت آگیا تہا اس واسطے اوس طرف کا غلبہ رہا اوس حلف کی روسے جو بنہ نکلا تو سرہنگون مین سے موہانہ ولد خلیل تاجہ خیل اور سرور ولد نشست قوم بلوخیل سرگروہ تہی فی الحال گرچہ گورمنٹ انگریزی کے انتظام سے یارائے انتقام نہین ہے مگر مروّت اور حسور اور سرہنگ اور خٹک سے صفائی باطن نہین۔

خانگی فساد

واضح ہو کہ ابتدا مین عیسی خیلون کے بیچ خانگی پرخاش کم تہی اور گہرکی دشمنی سے اکثر پرہیز رکہتے تہے الا بہہ پرہیز دلیل خان کے مارے جانے سے بعد بالکل اوٹہہ گیا خاندان ممّوخیل دعوئ سرداری کے تہے اور قوم عیسی خیل کی پیشوائی اون مین بہت مدت تک رہی اور زکوخیل خود دستار مختاری کی خواہش رکہتی تہی بدین باعث احمد شاہ ابدالی کے وقت سے قوم عیسی خیل کے دو گندی یعنی دو ہڑا جنہ آپس مین برملا دشمن چلی آتے ہین یعنی ستجلہ خیل جسمین سے ممّوخیل اور بادین زی ہین ایک لنڈی اور زکوخیل دوسری گندی ابوخیل اور تنبری گرچہ بہت تہوڑی آدمی ہین مگر زکوخیلون کے شامل رہی الا ان خانگی فسادون مین جب کوئی شاخ ممّوخیل یا بادین زی کے اپنی قوم سے بباعث حسد ورشک رنج ہوئی تو وہ دوسری گوندی زکوخیل مین چلی جاتی تہی اور اسی طرح زکوخیل جو اپنی قوم سے رنجیدہ ہوا وہ ممّوخیل مین شامل ہوجاتا تہا قوم ممّوخیل مین خانی اور معتبری شاخ نورنگ خیل مین زیادہ رہی چنانچہ شیر خان فرقہ زمان خیل مشہور سردار عیسی خیلون کا ہوگذرا ہی اور بادین زی شاخ غازی خیل اور عثمان خیل کے خاندان مین معتبری چلی آئی دوسرے گوندی یعنی زکوخیل کے قوم مین شاخ دلوخیل مین خانی رہے جسمین سے دلیل خان اور اوسکی فرزند خان زمان۔

شاہان دُرّانی کی دربار سے سند خانی ہر چہار تپہ عیسیٰ خیل حاصل کی ان خاندان کا ذکر جوا بتک معتبر
چلا آتا ہی اس حصہ کے پانچویں باب میں درج کیا گیا ہی اما واضح رہی کہ قبل از عملداری سرکار انگریزی
اکثر ایسا ہوتا رہا ہی کہ اگر ممتون خیلوں کا ہاتھہ پہونچا تو انہوں نے زکو خیلوں کو مغلوب کرکے بیدخل کردیا
اور خود مختار بن بیٹھے اور جب زکوخیلوں کو موقعہ ملا تو انہوں نے بھی ایسا کیا الا اسنجلہ خیل کثرت تعداد
مین بہ نسبت زکوخیل بہت زیادہ ہین + اور ان دو گنڈیوں کی اپنی علاقہ باکہ مروت اور کبھی تک دیگر اقوام
نیازی و مروت وجٹ اپنا اپنا جتھہ بنا ہوا ہی عہد آزادی مین جب کہ آپسمین لڑائی ہو تو اپنی اپنی
طرف کی مدد کی واسطے جتھہ دار لوگ آجاتی تھی فی الحال گرچہ ایسی ظاہر مدد کی ضرورت نہین مگر دلون میں
راہ رسم جتھہ داری کی اکثر موجود ہی فی زمانہ قوم زکوخیل مین تمام خان و سرفراز خان و عبد اللہ خان
پسران محمد خان اور شیر خان ولد غازی خان اور شیر خان ولد حسن خان معتبر اور سرگروہ ہین الا
شیر خان ولد حسن خان کے پسران محمد خان سے کمال عداوت ہی اور قوم ممتون خیل مین نواز خان خیل
اور خان زمان ولد علیخان معتبر ہین اور بادین زئی مین حسین ولد لنگر غازی خیل اور حسن خان ولد
احمد عثمان خیل مشہور ہین اور راپو خیل مین غازی خان اور بہرہ مین محمد خان لمبردار ہین –

ذکر قوم مُشانی

یہہ قوم بھی نسل نیازی سی ہے انکا مورث اعلیٰ مسمی موسیٰ ابن خاکو نبیرہ نیازی کا تھا موسیٰ کی اولاد
نے بباعث اہمیت اپنی مورث کی موسیانی سی شہرت پائی مگر کثرت استعمال اور اختصار لفظ بجائی
موسیانی کے مُشانی عام مشہور ہی یہہ قوم سرہنگوں کے ساتھہ اول مشرقی کنارہ دریا سندہ کی جا آباد
ہوئے تھی چنانچہ اب بھی شاخ داؤد خیل مشانی بموضع داؤد خیل اور شاخ مونڈی خیل بموضع ٹھٹی علاقہ
میانوالی میں آباد ہین اور باقی مشانی پھر دا پس مغربی کنارہ دریا سندہ پر آن آباد ہوئے انکا بڑا
موضع کمر مشانی دریا کے پورا نے کنارہ پر موجود ہی اور وقت بدی قوم مروت عیسیٰ خیلوں معاون
ہوئے تھے +

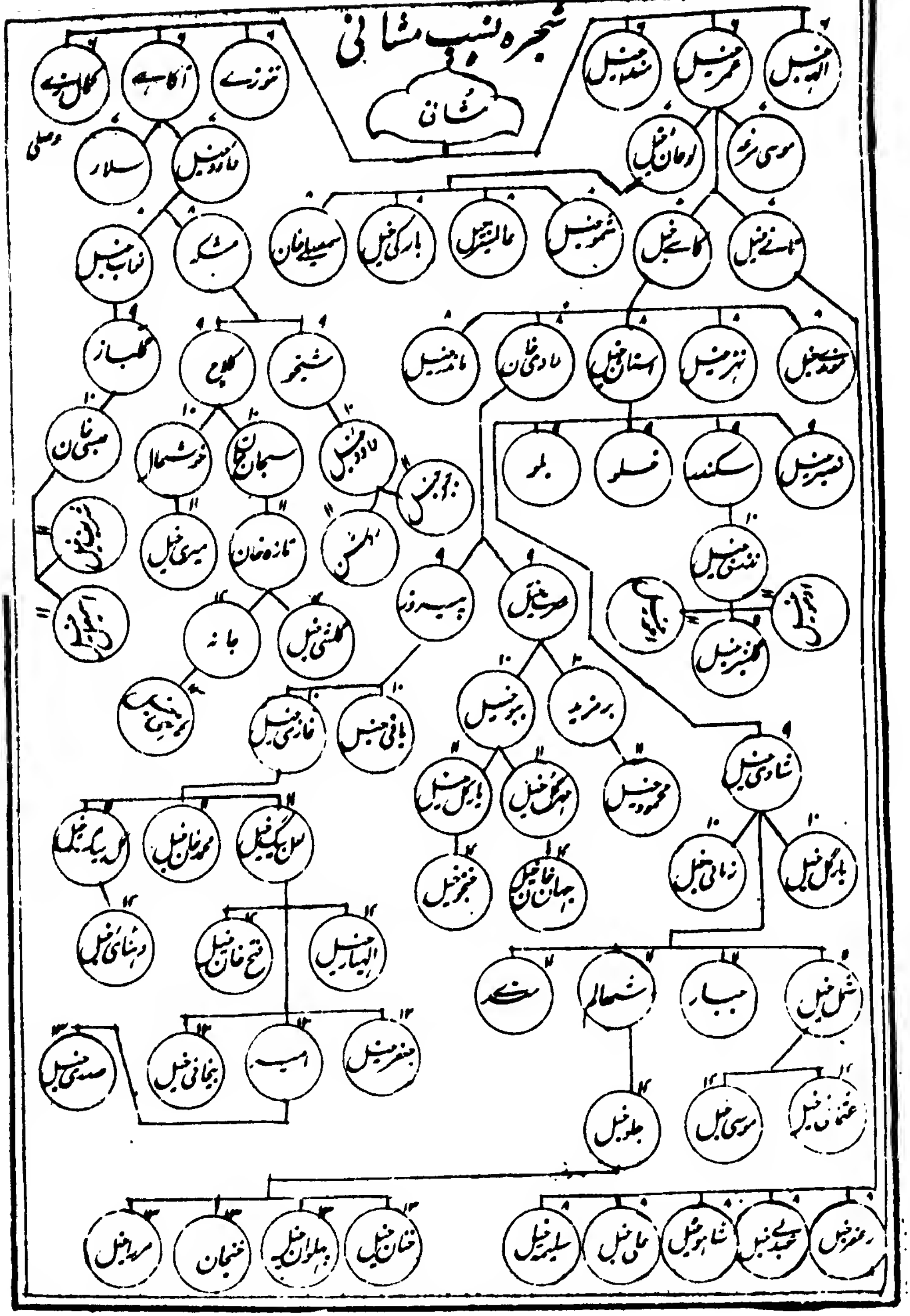
شجرہ نسب مشانی
مشانی
الہ خیل
عمر خیل
مندہ خیل
سالار
مشکہ
سکندر
خسلو
بلو
جبار
شمالم
سلیمہ خیل

شانیون کا قبضہ مغرب کوہ خنگان کے دامن تک چلا گیا ہے زمین ان کے سوائی کچھہ کنارہ دریا کے ناقص ہے مگر بند باندہنی اور بارشی نالون کے پانی چہڑانے سی زراعت گندم اور باجرہ بارانی رقبہ مین بہی کامل ہوتا ہے اس قوم کے اکثر لوگ حاسد اور خانگی دشمنی سے مملو مین کوئی آدمی باہمی عداوت سے خالی نہین معلوم ہوتا داد خیل ایک گندی اور شادی خیل دوسری گندی باہم دشمن مین مگر نگران سے نیچی اپنی شاخون مین بہی عداوت موجود ہی مندا خیلون کا موضع علیحدہ ہی اور خدو خیل نیازی بہی الگ بستی مین اور چند گہر قوم مہیا نیازی کی ہی اس علاقہ مین ہین-

شجرہ نسب قوم سلطان خیل

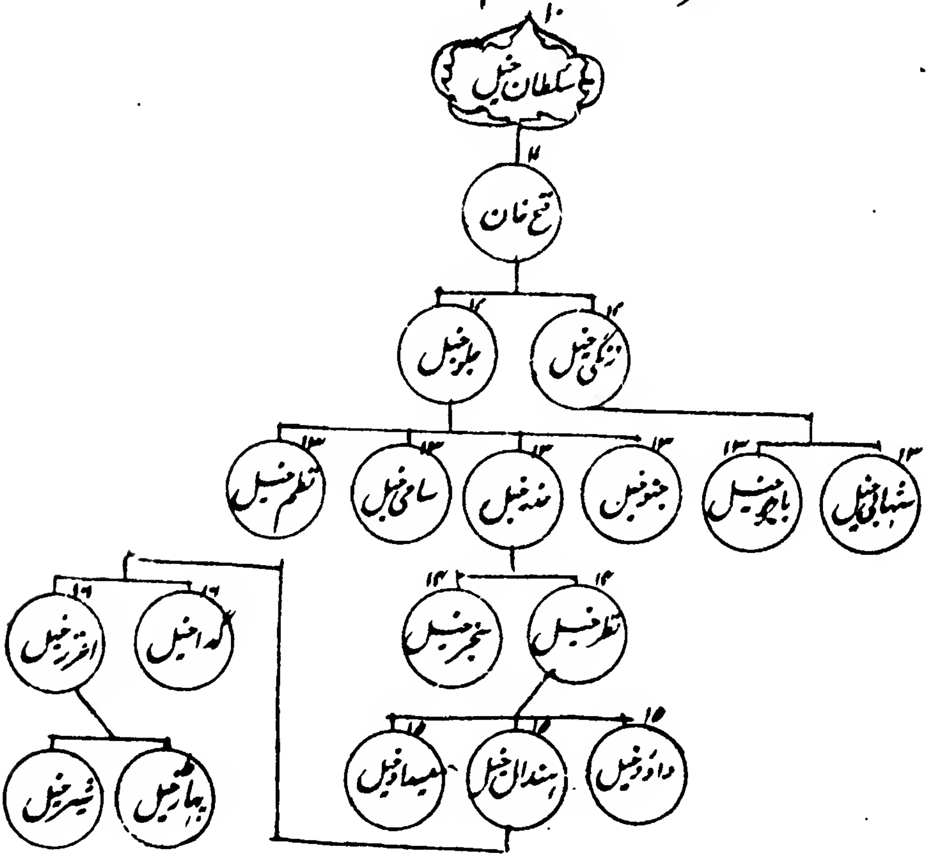

حال قوم سلطان خیل

یہ قوم دراصل سرہنگ کی اولاد سے ہی ابتدا مین اپنی قوم کے شامل علاقہ میانوالی مین آباد تھی قریب دیڑھ سو برس کا عرصہ گذرا ہی کہ وہان سے بباعث خانگی فساد اور دشمنی کی یہہ شاخ سلطان خیل غیر آباد ہو کر اس علاقہ مین چلے آئے اور متصل کوہ خنکان عیسی خیلون کے صلاح سے بنجر زمین کو آباد کرکے میرا خان سلطان خیل نے موضع سکالا کو آباد کیا اور تب سے رقبہ موضع مذکور کے مالک اور قابض چلے آتے ہین فی الحال سے ارسلا و توکل و منصور و جنیدا اپنی موضع اور قوم کے نمبردار ہین مگر آپسمین اتفاق نہین

ذکر اون فرقون کا جو علاوہ شاخہا نیازی کے اس علاقہ مین قابض اور ملکیت زمینات رکھتے ہین

قوم سید سے شاہ عیسی کی اولاد چند گہر اس علاقہ مین آباد ہین اور انکو ملکانہ ایکڑ اراضی معافی ملی ہوی اور باقی بخاری سید بہی متفرق آباد ہین

قریش

بہی چند گہر عیسی خیل بستے ہین جنکو قاضی کہتے ہین مگر حال مین جو قاضی عیسی خیل کے ہین وہ مومن اور حرص منظر اور دنیا داری زمانہ سازی مین محو ہین

شیخ موسی خیل

ایک شاخ نسل بٹی اولاد غرغشت سے ہین اور اس علاقہ مین اونکی دو گانو ایک موضع گیدڑا نوالا اور دوسرا مشل شمان والی اپنی ملکیت عیسی خیلون کے دی ہوی ہے

شیخ محمود خیل

کی نسل اس علاقہ مین ایک موضع رکھتی ہے اور اپنی آپ کو افغان سمجھتی ہین الا صحیح شجرہ نسب انکا نہین ملا +

قوم ملا خیل

یہ قوم اپنی آپ کو شیخ شہاب الدین سہروردی کی انکی اولاد سے بتلاتے ہین انکا مورث اعلی مسمی شیخ ملا قوم

نیازی کے آنے سے پہلے اِس ملک مین آبادہ خدا پرست آدمی تہا کوہ خٹکان مین اپنے معبود حقیقی کی عبادت کا شغل رکہتا تہا اوسکے چار فرزند ان کی نسل سے اب موضع ملا خیل جو کوہ خٹکان کے مشرقی دامن مین بہردو کنارہ نالہ برتوج جہاز کوہ سے نکلتا ہی آباد ہین اِس قوم کے آدمی نیک و بہ نیک چلن معلوم ہوتے ہین اور لوگ انکے خاندان کا ادب کرتے ہین

قوم تُرخیل

یہہ فرقہ منفرق ہی اور جیسا کہ پٹہان کے حال مین قوم تورخیل کا حال لکہا گیا ہی اوسی طرح انکی بہی اصلیت معلوم ہوتی ہی اور خاندان عیسی خیل کے ساتہہ بطور غلام کے ابتدا مین آئے تہے اور اونکی دی ہوئی چند زمینات کے مالک ہین

قوم اوان

یہہ لوگ اپنے آپ کو قطب شاہ کی اولاد سے شمار کرتے ہین موضع جلال پور مین ملکیت اور سکونت انکی ہی اور نیز ملکان کالاباغ بہی قوم اوان سے ہین جنکا مفصل حال اِس حصہ کے پانچوین باب مین درج ہی۔

اقوام جٹ

حسب ذیل اِس علاقہ مین آباد ہین موضع ترگ جنمین سے کانجو بہی ہین قوم ترگ کے نام پر اپنا موضع ترگ نمبرٹ کالاباغ پر آباد ہے اور شاخ کانجو موضع کلور اور کلو مین بستے ہین یہہ لوگ قوم عیسی خیل کے ساتہہ یہان آکر آباد ہوئے اور عیسی خیلون کی اجازت سے ان زمینات مقبوضہ پر قابض ہوگئے اور کس عمر خان بنے دبال کلان کا پانی اکثر کلو کانجو لوگ لایا کرتے ہین علاوہ اِن کی قوم سنکوال کلو کوراہ ہراہہ سیلو نہٹ جو قوم جٹ کی شاخین ہین اِس ملک مین آباد کار ہین یہہ جٹ لوگ عہد افغانی مین عیسی خیلون کا لشکر تابعدار ہوتا تہا اور یہہ لوگ اپنی کام زراعت کاری اور دانکو مین خوب محنتی اور جورکش مین سوای ترگ اور کانجو اور قدرے نہٹ کی باقی قومین صرف داہکو والہ کرتے ہین اپنی مملوکہ زمین نہین رکہتے

ہندو

خاص قصبہ عیسی خیل مین اکثر اور دیہات مین قلیل آباد ہین اور یہہ لوگ منفرق فرقون سے ہین زیادہ کثرت اروڑون کی ہی اور مالک زمینات زرعی انمین سے بہت کم ہین قصبہ کالاباغ مین ہندو بہت آباد ہین پیشہ تجارت

غلہ وغیرہ براستہ دریا اور دوکانداری اور سود پر روپیہ دینے کا زیادہ بیوپار رکھتے ہیں کالا باغ اور عیسیٰ خیل
اور مکھڑ مشانی میں چند متمول ہندو بستے ہیں حصول دولت کا مع ان کو گورنمنٹ انگریزی کی امن دار
عملداری میں ملا ہے ورنہ پہلے تو زبردست اور ظالم لوگوں کا شکار ہوتے تھے *

اقسام اراضی زرعی

اس پرگنہ میں موٹا تین قسم کی اراضی زرعی ہے اول آبی یا نہری دوم بارانی سوم سیلابہ پیمائش شدہ گرچہ باعث نہ ہونے پیمائش
کے قابل اطمینان تعداد معلوم نہیں ہے مگر سرسری پیمائش سے کل رقبہ پرگنہ قریب ۱۰ لاکھ ایکڑ کی ہے جس میں سے مزروعہ ۱۹۱۵ کا زیر رقبہ
بندوبست صرف ۱۱۶ ہزار ایکڑ تھا از انجملہ ... ایکڑ نہری دیال ہا و پانی کورم سے اور قریب ایک سو ایکڑ جھالار اور چاہات
سے سیراب ہوتا ہے باقی کل بارانی ہے جسکو زبان ملک پر ماستان؟ کہتے ہیں بارانی میں تین قسم ہیں اول جو بند باندھ کر نالہ بارشی جو
کہ خشکان سے بوقت بارش سیلاب لاتے ہیں اوس سے زمینات کو سیراب کیا جاتا ہے جیسا کہ نالہ ترپوچ اور رکس اڈوالہ
اور کس چھالی وغیرہ بارشی نالوں سے سیراب ہوتی ہے وہ بارانی زمین ہے اس قسم کی زمین اول درجہ کی سمجھی جاتی ہے دوم جو زمینات مزروعہ
کی متعلقہ بنجر یعنی ملک سے پانی بارشی بہہ کر اور باندھ کر مزروعہ زمین کو سیراب کیا جاوے یہ دوم درجہ کی ہے تیسری جو خاص اون میں کے
اپنی ذات پر بارش برسنے سے سیرابی ہو اور بارشی زمینات ایسی جلد سوز ہیں کہ اگر فتح پر بارش نہ ہو تو جلد زراعت کو صدمہ
پہونچتا ہے اور سیلابہ بیل اور تری دریا کی رو سے عمدہ قسم زمین ہے *

پیداوار زرعی

فصل ربیع میں اکثر گندم اور قلیل جو اور خریف باجرہ اور کپاس بھی عمدہ حاصل ہو سکتی ہے اور زمینات کچہ میں
سمو کھنا تازہ دلدل میں کاشت کرتے ہیں اور گندم کے سوای ماش کی دال بہت پیدا ہوتی ہے -

سبیل آبپاشی

جیسا کہ اوپر درج ہوا اس علاقہ میں جس قدر نہری رقبہ ہے وہ قریب کل کی کل دریائے کورم کے پانی سے سیراب ہوتا ہے اور سبیل زیادہ پانی کی یہ ہے کہ دریا تنگ
درہ سے متصل مشرق جانب علاقہ ملحقہ ویال یا نہر کھود کر ادھر میں دور تک پانی لیجاتے ہیں چنانچہ فی الحال دس ویال ہیں جنکا بہ نالہ کورم سے علیحدہ
ہو جاتے ہیں یعنی کس عمر خان کس حدید ویال عالم خان ویال شیر خان ویال حسن خان ویال سرو خیل ویال

شیر خان ولد غازی خان بند مان خان ویال سیخ بہادر شیخ محمود خیل ویال خانین خضر خیلان ویال ظریف دائرہ
و عمر خان ملک بکر تو باترخیل ویال سرحزو و شہ عالم خان و محمد خان صابو خیل نیچے پاکران و بالون کے بہت شبہی ہو جاتی ہین ویال لمراد
اولاد محمد خان کے باہم آٹھ پسران کے حساب سے آٹھ حصہ پر منقسم ہے اور ویال لمبڑ سی سیوم حصہ ویال چہڑو کے
کی بابت خضر خیلون کا حصہ ہی اور خضر خیلون کے ساتھ نصف عبدالرحیم خان عیسی خیل کہاتا ہے۔

تفصیل حصہ خواران ویال

واضح ہو کہ ابتدا مین جو لہ حصہ عیسی خیلون کے سولہم ویالین اپنی اپنی زمین کے واسطے علحدہ علحدہ تہین اور چونکہ ہر ایک حصہ مین بہت
بہت حصہ دار تہی اسواسطے انتظام اون کی اچھی طرح نہین ہو سکتا تہا اور ہے جس زمین پر بہت کا منہ لگا اپنی طرف پانی توڑ لیا اور بباعث شترکہ
معاملہ ہونے کے کسی دل سے نگرانی اور کوشش نہ کرتی تا وقتیکہ خان زمان خان ولد دلیل خان رئیس کو خیل نے تیمور شاہ شدوزئی کے عہد
مین اپنی ویال کہود کر دستور شنک جاری کیا شنک سی باصطلاح زبان علاقہ ویال مراد ہے اور ماشکی ویال کے مالک کو کہتی مین اور واملکوہ
مین جو ادس ویال کا سر از جانب ماشکی متعین ہو کر ہمیشہ بند باندہ کر اور ویال صاف کر کی پانی کورم سی جاری رکہتی مین اور سیجی وہ ہی جو مالک
زمینات کا ہو پس ہر ایک ویال مین تین طرح کی حقدار ہوتی مین اول سیجی یعنی مالک اراضی دوم ماشکی یعنی مالک ویال سوم واملکوہ
بستی آرندہ پانی کچہہ یہہ لازم نہین ہے کہ ہر ویال کے سیجی مالک نہر کے جملہ اپنی زمینات واقع ہون بلکہ اکثر اور لوگون کے زمینات کے واسطے
بمراد حصول و رفاہ بدہ حق آبیانہ معمول و رزل رسوخ شخصی ویالین بنالیتی تہے چنانچہ جب اول دستور شنک
کا جاری ہوا تو سترہ ویالین عیسی خیل کی علاقہ مین بنگئی تہین اوسوقت رقبہ عیسی خیل کا دریا سندہ کی
طرف مشرق بہت دور تک تہا جو پیچہے سی دریا برد ہو گیا اور نیز پائینہ طرف اونچے ہونے سی پانی کورم
کا خود بخود قصبہ جدید عیسی خیل کی متصل سی شاہ مہر شاہ والی تک جاتا تہا اور ایسی حالت مین ویالین
بہت آسان تہی جب خان زمان خان نے شیخے میل کی طرف ایک ویال کاٹی اور نیچی کی طرف سی دریا سندہ
کا کنارہ بہی قریب آتا گیا تب کورم کا پانی زور کر کے اوسطرف بہنی لگا جہان اب جاری ہی اور اب
اسقدر نشیب ہو گیا ہی کہ بدون مشقت ہر سالہ اور ہر سیلاب کے بعد تازہ بتازہ بند باندہنی کے سوائے
ویالونکی طرف پانی چڑہنا دشوار رہی اور زراعت کی محنت قابل رحم ہوتی ہی۔

تقسیم اور دستور حق آبیانہ

واضح ہو کہ شرح و تقسیم آبیانہ دو طرح پر ہے اول یہہ کہ جسقدر زمین پانی وہاں سی سیراب ہوا ویکر پیداوار مین ششم حصہ حق آبیانہ ہوتا ہی اس ششم حصہ سی نصف ماشکی یعنی مالک وہان اور نصف واہکوان آزندہ پانی تقسیم کر لیتی ہین اور یہہ ششم از روی کنکوت مشخص کیا جاتا ہی باقی پانچ حصہ سنجی یعنی مالک اور مزارعہ زمین حسب دستور مقررہ کے لے لیتی ہین اور پیداواری مالگذاری سی ماشکی آور واہکو کو کچھہ تعلق نہین ہوتا یہہ دستور بالمقطع ہر فریق کیواسطی مفید ہی مگر کس عمرخان کی نسبت جو سب سے بڑی وہاں ہی اور اوسکا پانی دور تک جاتا ہی سرکار انگریزی نے بنظر ترقی آبادی اور محنت واہکوان یہہ تجویز کی ہی کہ بابت حق مشک پسران محمد خان مالکان وہاں کو ۱۵۰ سالانہ اپنی خزانہ سی دینا مقرر کر کے ششم حصہ آبیانہ سی جو نصف اونکا تہا اوس نصف کو تین جگہہ کر کے تقسیم کر دیا دو حصہ واہکوان کو اپنی حصہ معمولی سی زیادہ ملے اور تیسرا حصہ مزارعان زمین کو چہوڑ دیا گیا اس حساب سی منجملہ ششم حصہ حق آبیانہ سے بجائے سہ حصہ کے پانچ حصہ واہکوان کو اور ایک حصہ مزارعان کو رعایتاً دیا گیا سوای کس عمرخان باقی کسی جگہہ دستور قدیمہ تبدیل نہین ہوا دوسری شرح یہہ ہی کہ جتنی زمین پر پانی وہاں کا پہر سکتا ہو اوس زمین کو نصفا نصف تقسیم کر لیتی ہین نصف سنجی یعنی مالک زمین اپنی علیحدہ کر لیتا ہی اور نصف حق آبیانہ مین آبدارون کو دیدیتا اوس نصف حق آبیانہ والہ کو چار جگہہ کرتے ہین جس مین سی تین حصہ واہکو اور چوتہا حصہ ماشکی علیحدہ تقسیم کر کے کاشت کرتا ہی یعنے کل زمین میں سے ہشتم حصہ ماشکی کا ہوا اور ہر ایک حصہ دار کو اپنی اپنی حصہ کا معاملہ سرکاری خود ادا کرنا پڑتا ہی اتا واہکوان کو بہ نسبت سنجی اور ماشکی بنظر محنت اونکی پہلے سی رعایت چلی آتی ہے یعنی نواب وغیرہ کی عملداری مین جب پیداوار تقسیم ہو کر معاملہ مین لی جاتی تہی تو ماشکی اور سنجی سی چہارم حصہ اور واہکوان سی ششم حصہ وصول ہوتا تہا وہی دستور سکہون کی حکومت مین رہا سرکار انگریزی کی عملداری مین وقت بندوبست سرسری اوس رعایت پر خیال کر کے اکرو پیہ مین سے ۰ ر ۱۲ پائی واہکوان کی نسبت پر منجملہ آٹھہ حصہ کے لگایا گیا اور باقی ۱۰ ر ۸ پائی اوپر پانچ حصہ سنجی

اور ماشکی پر حسب رسد تقسیم ہوکر معاملہ وصول ہوتا ہی یعنے فی روپیہ ۲ پائی واکھوان کو رعایت ہی

دستور کندیدگی ویال

بموجب رواج قدیمہ کے ویال کو زمین مزروعہ زرعی بلکہ اگر باغ اور حویلی اوسکی راستہ مین آجاوی تو کوئی مانع کھودنے سی نہین ہوسکتا اور یہہ دستور جہان تک انصاف کی ساتھہ چل سکی بحال رکھنا چاہئی اور جب ویال کھودی جاتی ہی تو بطور حشری اور اجرت پر لوگ اور کراہ جسکو بزبان ملک منجھ کہتی ہین جمع کئے جاتی ہین اور دوسرے ویالون کی واکھو بطور مبادلہ کے مدد دیتے ہین جو واکھو ابتدا مین وقت احداث اوس ویال کی شامل رہا ہو تو اوسکو بیدخل نہین کرتے اور ایک یا دو آدمی واکھوان مین سی ہر ویال پر بطور افسر واکھوان مقرر ہین اور وہ ہر وقت پانی کی خبرگیری رکھتی ہین باقی واکھوان غیر موروثی کو اکثر تو بیدخل نہین کیا جاتا مگر جسکا نام کہوٹ مین نہو اوسکی بیدخلی کا اختیار برائے انتظام ویال افسر واکھوان اور ماشکی کو حاصل ہی بشرطیکہ ضدیت سی بیدخل نکرین واسطے نہ برباد ہونے ویال ہائی موجودہ اسبات کا انتظام ہمیشہ رہنا چاہئی کہ سبھی لوگ اپنی زمینات کو براہ ضدیت اور ناحق ویال متعلقہ سی نکالکر دوسری ویال کے نیچی نہ دیدیوین اگر ایسا ہو تو عیسی خیلون کا حسد اور طمع دوسرے کی ویال کی بربادی کیواسطی ہمیشہ تیار ہی اور یہہ بھی نہین ہونا چاہئی کہ جو زمینات نیچے الحاق الف کی ویال سی سیراب ہوتی ہین وہ نہین اراضیات کی واسطی ب جدید ویال کھودکر پانی لاوی اگر یہہ اختیار سبھی کی ہاتھہ مین بلاوجہ چھوڑا جاوی تو ویال الف کی بربادی ہوگی میری دانست مین بعد تجربہ اور فیصلہ اس قسم کے مقدمات کی یہہ مناسب ہے کہ جبتک ویال متعلقہ اولین سی پانی مین عمداً ہرج اور کمی ماشکی اور واکھوان کی طرف سی نہووی تب تک دوسری ویال سی بارادہ نقصان ماشکی و واکھوان ویال اول سیرابی اوس زمین کی سبھی کی اختیار مین نہ چھوڑنی چاہئی اگر ویال اول بسبب غفلت اور بی پروائی ماشکی اور واکھو جاری ہوکر سیرابی معمولی نہ کرسکے تو بعد اطلاع تحصیلدار اور ثبوت ہرج از غفلت مالکان ویال سابقہ اور نہ علاج پذیر ہونے اوس غفلت کی سبھی کو بذریعہ حکم جسمین وجوہات مشرح ہونگی اجازت پانی لینی کی دوسرے ویال سی دیجاوی یہہ قاعدہ رواج قدیمہ عیسی خیل کی مطابق ہی اور عموماً لوگون کو پسند ہوگا اگر اسطرح لحاظ نہو تو جیسا کہ سابق خوانین عیسی خیل نی اکثر زمینات اپنی

ویالون کی نیچے کرلی ہین آئندہ بہی اس قسم کی تعدی مسدود نہین ہوگی حکام مالکا اسطرف خیال مطلوب رہیگا ؁

حال مزارعان

قسم اور شرح مزارعان مختلف ہی جو مزارعان نہری زمینات جنکی سیرابی ویالہا کورم سی ہوتی ہی کاشت کرتے ہین وہ غیر موروثی تابع مرضی مالک کی ہین اور اکثر مالکان زمین چند سال کے بعد تغیر و تبدل مزارعان کردیتی ہین اور شرح لگان اس قسم کے مزارعان سی عموماً یہہ ہی کہ کل پیداوار سی نصف حق مزارعان چہوڑکر نصف مالک لیلیتا ہی اور ادائے معاملہ سرکار ذمہ مالک کی ہے اور علاوہ اسکی ایسا دستور بہی ہی کہ ادائی معاملہ سرکار ذمہ مزارعان ہی اور مالک بالمقطع کل پیداوار سی چہارم حصہ کہین پانچوان حصہ اور نانقص مین آپ سی چہٹا حصہ بہی حسب قرارداد حق مالکانہ مین لیلیتا ہی اور رقبہ بارانی جولستان اور نشیب مین کل مزارعان موروثی ہین بموجب باچہہ مالکان نقد معاملہ اونکی نام مقرر رہی الا مالکان زمین کو عموماً دہم حصہ اور جہان اچہی زمین ہو وہان ہشتم اور ہفتم حصہ غلہ کل پیداوار سی حق مالکانہ ہین دیتی ہین اور اس حق کو بزبان علاقہ ختی کہتی ہین اور طریق وصول ختی کا یہہ ہی کہ مالک خود یا اپنی معتبر کی معرفت قبل از درو فصل کہڑی زراعت کی کنکوت کرکے اوس تشخیص کی موجب خرمن سی اپنی ختی مقررہ کا غلہ وصول کرلیتا ہی ؁

صورت ملکیت

اس پرگنہ مین کل عہ موضع ہین جنمین سی ۳ بصورت بہیاچارے اور ۲ پتی داری و زمینداری ہین باقی کل حال متعلق جمع و صورت دیہات فہرست مندرجہ ذیل سی معلوم ہوگا

نمبر شمار	نام تعلقہ	نام علاقہ [illegible]	تعداد دیہات				تعداد خانجات			نام قوم سکونت	تعداد [illegible]	تعداد [illegible]	[illegible]	کیفیت
			[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]					
	عیسیٰ خیل	[illegible] خوانین عیسیٰ خیل	[illegible] تعلقہ جاگیر [illegible]	۸	[illegible]	[illegible] تعلقہ جاگیر [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	قوم افغان [illegible] و باجی خیل و [illegible] و نظام خیل و لعل بیگ و ننگے خیل و یحییٰ خیل و کلو و بیر خیل و ملا خیل وغیرہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	منجملہ اس پرگنہ کے ایک موضع کلور محمد عبد الرحمان خان رئیس عیسیٰ خیل اور موضع کالا باغ خاص ملک مظفر خان رئیس کالا باغ کو جاگیر میں معاف ہے رقبہ اور مشخصہ موضع کالا باغ کا معلوم نہیں ہو سکتا باعتبار جاگیر ہونے کے کبھی مشخصہ سرکار سے ہوا ہے اور موضع کلور کے مبلغ [illegible] روپیہ جمع ہے

ذکر خوراک

اکثر گندم اور خریف مین باجرہ کہایا جاتا ہی قلبہ ران لوگون کو ہیچ اپنی زمین قلبہ چہوڑکر مرد دوغ کے ساتھہ باجرہ کی روٹی اپنی زوج کی پکائی ہوئی خوب مزہ دیتی ہی متمول لوگ گوشت و پلاو وغیرہ ملذذ طعام بہی کہاتے ہین ؛

ذکر پوشاک

مردانی سر پر سفید دستار چہوٹی رکہتی ہین اور عموماً سر کے بال تا بہ کتف دراز ہوتی ہین اور ردا سفید اور براوڑہتی ہین اور گلو پوشی کی واسطے اکثر خلقہ پارچہ سفید اور کورتہ بہی مستعمل ہی اور ازار کی واسطے سفید چادر کی لنگ اور بعضی معتبر سفید شلوار تنگ پونچہ اور اوپرسی فراخ پہرتے ہین اور عورات بجای ردا اوڑہنی یا سفید دوپٹہ اور سر پر اور بجائی ازار شلوار موٹی سفید خط اور رنگلی سوسی کی بڑی گہیرہ دار اور میانی اوسکی تا باینن زانو دراز اور گلے مین اکثر چولی ہر طرف سے مستور سینہ تنگ گریبان کشادہ اور سینہ و گریبان پر کام ریشمین کیا ہوا مگر کوتاہ ہوتی ہے اور اہل ہنود کی عورات ازار کی جگہہ لہنگا پہنتی ہین اور اوپر اکثر سرخ رنگ کا اوڑہنی یا دوپٹہ اور گلہ مین چولی مگر ناکتخدا کورتہ رکہتی ہین لوگ کہتے ہین کہ پہلی پوشش اہل اسلام اور طرح کی تہی جب سی نواب ڈیرہ کی حکومت اس علاقہ پر ہوئی تو ڈیرہ وال قطع وضع پوشش کی مروج ہوگئی زیور بہت اقسام کی ہین مگر صرف عورات کی استعمال کیواسطی سامان مرد کوئی زیور نہین رکہتی اور عار سمجہتی ہین اور اکثر رنگ اس علاقہ کے لوگون کا گندم گون مائل بہ سانولہ اور میانہ قد مائل بہ کوتاہی بیضاوی چہرہ اکثر اور خوبصورتی سوائے متمول اور خاندانی آدمیون کی کم ہے

باب چہارم

ذکر پرگنہ میانوالی و اقوام سکنای علاقہ

پرگنہ ہذا کو کچھی بھی کہا جاتا ہے وجہ تسمیہ کچھی کنارہ دریا ہے جو علاقہ دریا سے مشرق کو واقع ہے اوسکو تھل یا جولستان بھی کہتے ہیں

قابضان سابق

اس علاقہ کی بذریعہ حکومت قوم گکھڑ تھی بادشاہ دہلی کی جانب سے یہہ علاقہ اونکو ملا ہوا تھا چنانچہ محمد اکبر بادشاہ کی عہد مین سلطان سہالت و سلطان مقرب گکھڑ حاکم اس ملک کے تھے اور دار الحکومت اونکی شہر معظم نگر تھا جو سردار جہان خان درانی سپہ سالار احمد شاہ ابدالی کے ہاتھہ سے ۱۱۶۱ ہجری کو ویران ہوا کہ اب کھنڈرات منہدمہ اوسکی اندر حد موضع کنڈیان موجود ہین اور اوسکی متصل آبادی موضع ہمت شاہ و اخلی کنڈیان واقع ہے حکومت گکھڑان کیوقت سکنای علاقہ سوائی گکھڑ و اتباع کی آوان و جٹ گوت نارو سامند تہرال کلو بنگو وال وغیرہ بھی تھے اوسی اثنا مین قابض حال قوم نیازی منگ و سنبل و موشانی شاخہای نیازی کی دہلی آمد کا ذکر اس حصہ کی سوم باب مین ہے دریا سے دست عبور کرکے بطور خانہ بدوش بنام نہاد چرائی مویشی دامن کوہ و تھل مین فرو کش ہوئے اور گذارہ آبنوشی نشیب سے کیا کرتے تھے قوم گکھڑ کے چند آدمیون کی نسبت عورات نیازیان جو پانی لینے کو جایا کرتی تہین کچھہ دست اندازی ہوا کرتی اوس ننگ افغانی اور رنج سے نیازیون کی جو بہانے سے ملک لینے کی گھات مین تھے تلوار اوٹھا کر بزور شمشیر گکھڑون کو نکالکر خود حاکم بن بیٹھے اور اوسوقت نیازیون مین سے شاخ سنبل جو زیادہ زبردست تھی اوسکا مالک رگروہ ہوا چند عرصہ کی بعد خشنسے باہم نیازیون کے بھی نفاق ڈالا مگر آخر کو بوسیلہ پیر عبد الرحمن والد شاہ عیسی مقیم بلوٹ جنکی یہہ لوگ معتقد تھے صفائی اور رفع تکرار ہوکر تمام زمین نشیب و تھل باہم منقسم کرلی اور اقوام اوان و جٹ جو پہلی سے آباد تھے زیر غلبہ افغانان نیازی آکر بطور ہمسایہ اپنی پناہ دیکھہ کر آباد رہے تب سے اس علاقہ مین نیازی آباد چلے آتے مین ہ

شجرہ نسب سربنگ ابن آل امیرہ خاکو ولد نیازی

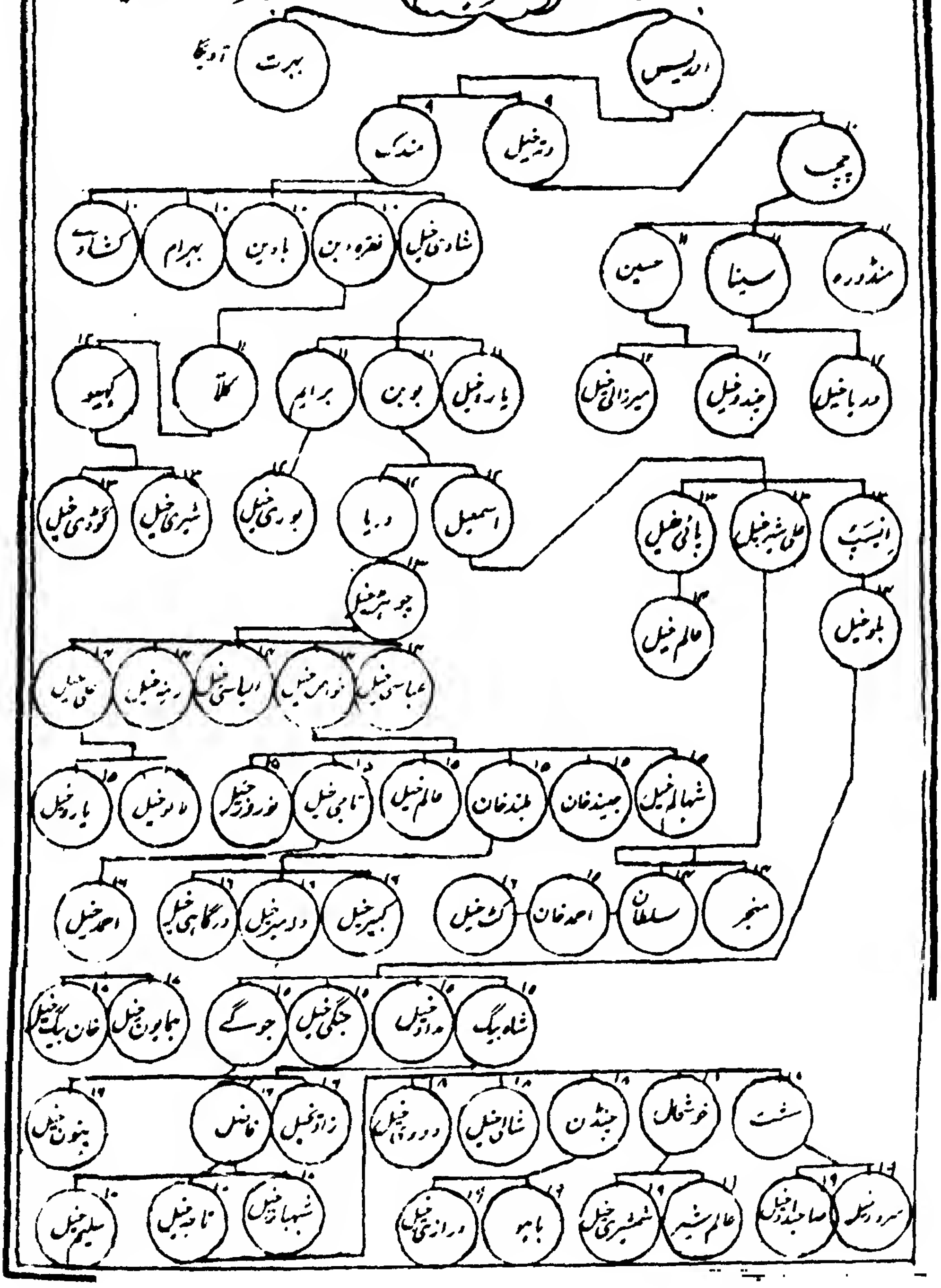

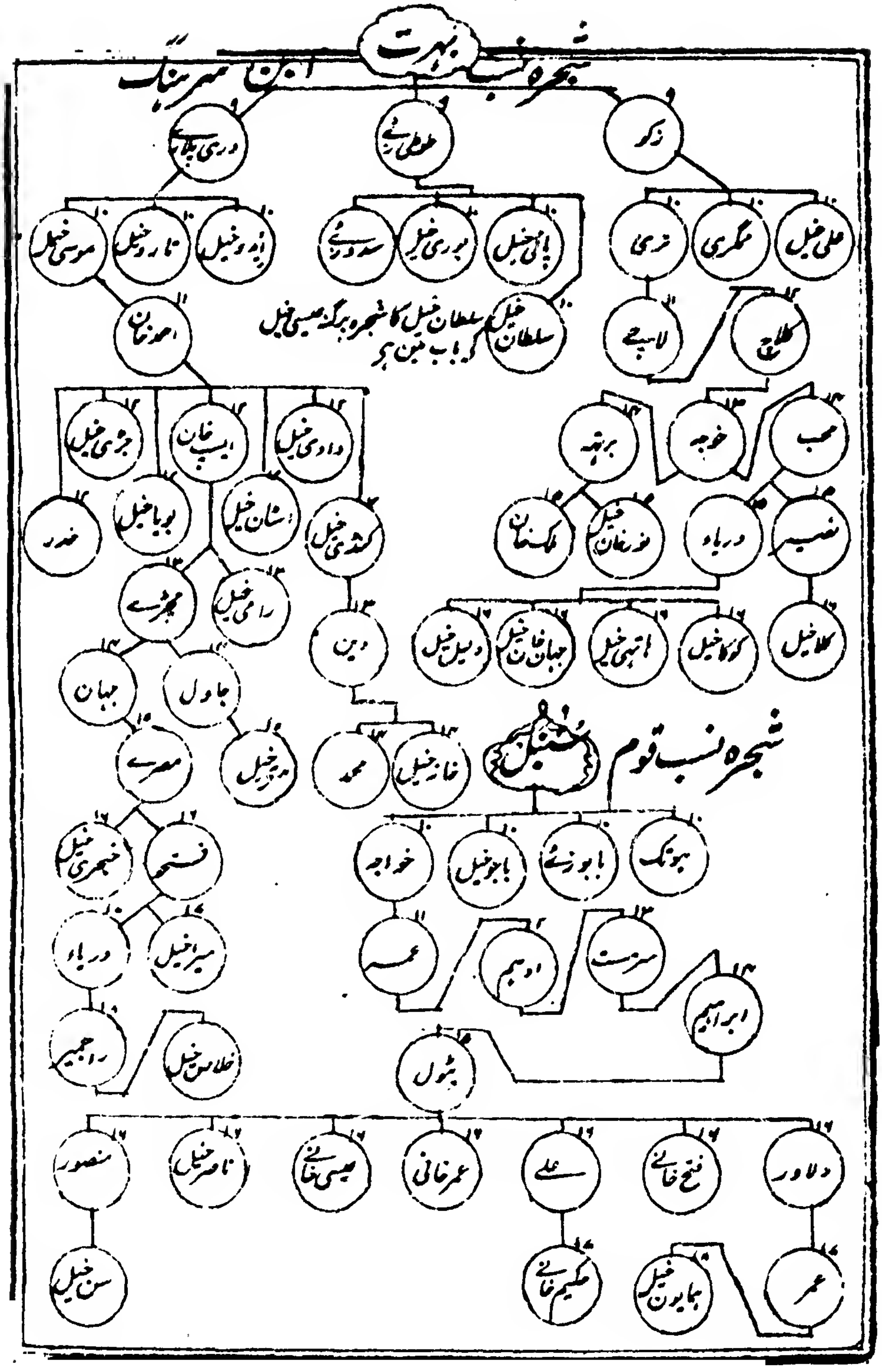
شجرہ نسب بہرت ابن سرہنگ
ذکر
ملی خیل
ممگری
تری
کلاچ
لاسچے
پائی خیل
تارو خیل
موسی خیل
احمد خان
سلطان خیل
سلطان خیل کا شجرہ برگنہ عیسی خیل کے باب میں ہے
محب
خوجہ
برتجہ
نصیب
دریاو
ملکستان
کلاخیل
کوکا خیل
اتبی خیل
جہان خان خیل
دادی خیل
ایب خان
جرشی خیل
کنڈی خیل
اشان خیل
بوبا خیل
خدر
رامی خیل
مجرے
دین
جاول
جہان
محمد
خانہ خیل
مصرے
شجرہ نسب قوم سنبل
ہونک
بابوزئے
باجو خیل
خواجہ
عمر
ادہم
سرمست
ابراہیم
بٹول
خمبری خیل
دریاو
میرا خیل
خلاص خیل
دلاور
فتح خانی
علی
عمر خانی
عیسی خانی
ناصر خیل
منصور
حکیم خانی
ہمایون خیل
عمر

اقوام متفرق

واضح ہو کہ قوم نیازی جسکا شجرہ نسب اوپر درج کیا گیا تعلقہ اوریس روانخزی موسی خیل موچہہ واڈ خیل کنڈیان مین آباد ہی اور قوم بلخ جو اپنے تئین بادہ لودہی کی نسل سے شمار کرتے ہین تعلقہ پپلان مین سکونت پذیر ہے ؛

اقوام آوان وجٹ حسب ذیل بستی ہین

آوانون مین سے آچہراں ڈہیراں سدکال تعلقہ پکّا ہین اور جٹ گوت تندیال جوبان گہنرا سانبند آلنہ تعلقہ وان بہچران مین اور گوت گونڈجٹ سیلو اپنے تعلقہ کنڈیان مین اور تلوکر ڈہیرہوئی تعلقہ پپلان مین اور راو ترائی سبوری بہٹوئی تعلقہ موچہہ مین سکونت پذیر ہین اور یہہ سب لوگ اپنی اپنی ملکیت بطور بہیاچارہ رکہتے ہین ؛

قوم سید

سید بخاری وشیرازی اس پرگنہ کے بعض دیہات مین متفرق آباد ہین ؛

قوم برہمن وغیرہ ہندو

برہمن اور رکہتری کم مگر اروڑے اور ترامدے اور اکثر دکہنی بہی متفرق دیہات مین آباد ہین اور ان لوگون نے بذریعہ بیع ورہن زمینات کی ملکیت بہی حاصل کر لی ہے ؛

حال تقسیم اول قوم نیازی

واضح ہو کہ جب اس علاقہ پر یہہ قوم نیازی کہکہڑون کو نکالکر قابض ہوئی تو تقسیم ملک مفتوحہ کی کسی حساب پر باہم نہین کی بلکہ جتنا جسکے ہاتہہ لگا اور آباد کرسکا اوسکو اپنے قبضہ مین کرلیا - پیر عبدالرحمان شاہ نے جو قوم سنبل اور سرہنگ کی باہمی صلح کری او سمین بہی کچہہ تقسیم مستقل نہین ہوئے بلکہ شروع عملداری سرکار تک تغیر وتبدل بسبب دشمنی اور کشت خون غالب اور مغلوب ہوتے باہم ہوتے رہے ؛

مختصر تاریخ حکومت اس پرگنہ کی

واضح ہو کہ بہت پورانی حکومت کی کچھ مفصل تاریخ نہیں ملتی الا کہنہ کہنڈرات سے جو سکہ پورانا ملا ہے اونسے اسباب کی صداقت ہوتی ہے کہ سکندر اعظم کے بعد اس علاقہ پر قوم گریک یعنے یونانی کی حکومت رہی ہے چنانچہ ایک پورانی شہید عمارت کا ڈہیرا جو متصل موضع روکہڑی واقع ہے اوس سے بکا سلطنت گریک کے نشانات کثیر پایا ہے - اوسکے بعد سلطان شہاب الدین غوری کی عہد تک صحیح پتہ نہیں ملتا کہ کون قوم اس ملک مین آباد تہی مگر اوس عہد مین قوم گکھڑ کی سکونت تصدیق ہوتی ہے کہ شیرشاہ سوری کے عہد سے گکھڑ لوگ بباعث اعلال خاندان چغتہ اور اپنی سرکشی سے مغضوب شیرشاہی ہو کر تباہ ہوئے تب قوم ترکان اور جنٹ از طرف شرقی سے آکر اس ملک پر پہیل گئے کیونکہ پہلے بہی گکھڑون کے وقت اکثر اس قوم کے لوگ بطور رعیت آباد تہے تا وقتیکہ محمد اکبر شاہ ابن ہمایون بادشاہ نے گکھڑون مین سے سلطان مقرب اور سلطان سہالت کو یہ موروثی علاقہ جاگیر مین عطا کیا شروع عہد جہانگیر شاہ تک گکھڑون کی حکومت اس ملک پر تہی - اوسی عرصہ مین قوم سرہنگ و سنبل وغیرہ شاخہائے نیازی جو بذریعہ تجارتی مواشی آمد و رفت رکہتی و پاوندہ فروش تہی تخمیناً کچھ اوپر دو سو برس کا عرصہ ہوا کہ گکھڑون کو جو اوس وقت کمزور ہو گئے تہے نکالکر خود حاکم بن بیٹہی شاہ عالم بن اورنگ زیب کے عہد مین دوبارہ یہ علاقہ سلطان مبارز خان گکھڑ کو [illegible] ہجری مین جاگیر دیکر مقام کالاباغ سے فرمان حکومت عطا کیا الا بسبب فساد خانگی مبارز خان دہ ابتری اپنے ملک کو واپس گیا - اور پہر نیازی خود سر رہے تا وقتیکہ [illegible] ہجری کو سردار جہان خان سپہ سالار احمد شاہ ابدالی کا اس ملک مین آیا اور اوسنے ملکان کلان جو بطور تعلقہ دار تہے طلب کرکی اونکی معرفت فی قلبہ ایک روپیہ معاملہ یعنے قلنک وصول کیا اور ایک ایک گہوڑا ہر تعلقہ دار سے نذرانہ لیا [illegible] ہجری تک یہ علاقہ متعلق سلطنت افغانستان تصور ہو کر جب کوئی حاکم درانی آیا تو جو رعیت حاضر رہی و روپوشی ہمیشہ رہی اوس سے حسب شرح بالا قلنک وصول کیا گیا اور بعد وصول ہونے تعلقہ دارون کو حاکم کی طرف سے بقدر حیثیت تعلقہ ایک خلعت عطا کیجاتی تہی عہد تیمور شاہ درانی مین

سردار مہان سنگہ

مہاراجہ رنجیت سنگہ نے سمت ۱۸۷۸ بکرمی مین جبکو چہیاسی برس ہوئی اس ملک کو اپنے قبضہ مین لے لیا سبب
نہونے مستقل انتظام کے نواب محمد خان و حافظ احمد خان کی دستبرداری کے قبضہ مین آیا اور منکیرا مین مقیم
تہی اس علاقہ کو اپنی حمایت مین رکہا سمت تک نواب کی حکومت مین رہا بعد
فتح منکیرا سمت مین سکہون کے قبضہ مین آیا اور پرگنہ میانوالی سے علیحدہ رہا تا وقتیکہ رنجیت سنگہ
نے اپنے عہد مین بدعملی وغیرہ انتظام کرایا اور جانب سے لکہپت رای اور گوربخش سنگہ و فتح سنگہ
مان و دینا سنگہ و ہری سنگہ وغیرہ سرداران سکہ حاکم ہوکر اس ملک مین آتے رہے اور بعض دیہات کلان
مین قلعہ ہائے خام بطور گڑہی مرمت کرکے سکہان شاہی تہانہ مقرر ہوئے اور معاملہ تا بعقد و ریعنی اور راد بہنے
والے کے وصول ہوتا رہا ابتدا مین سکہ سرداران بمعرفت تعلقہ داران چہارم حصہ پیداوار سے معاملہ وصول
کرلیا کرتے تہے جسمین سے چوتہا حصہ بوجہ انعام تعلقہ داران وغیرہ کو چہوڑکر باقی جمع سرکار کا ہوتا تہا
بعد ازان جب قلعہ بنائے گئے اور رنجیت سنگہ کے انتظام نے رونق پکڑی تب معرفت کارداران سکہہ
فصل بفصل کنکوت کرکے ہی فصل کی ہوکر کل پیداوار سے دوسری چہارم حصہ سرکاری وصول کیا جاتا
تہا اور اوس چہارم سرکاری کی پیداوار سے فیصدی پانچ سن غلہ بطور بچوترہ تعلقہ داران کو ملا
کرتا تہا اور اکثر تو حصہ سرکاری کا غلہ بہ نرخ گران زمینداران کو محسوب دیکر نقد روپیہ اون سے وصول
کرلیتے تہے یا غلہ جنس معینہ لیکر فروخت کیجاتی تہی۔ الغرض اوس ملک پر حکومت اوس عہد سے سکہان
کی چلی آتی تا وقتیکہ سرکار انگریزی نے سنہ ۱۸۴۹ء کو ضبطی پنجاب کے ساتہ اس علاقہ کو بہی اپنی عملداری سلطنت
کی شامل کیا۔ اور شروع عملداری سرکار مین یہ پرگنہ متعلق ضلع لیہ کے تہا جنوری سنہ ۱۸۶۱ء
مین ضلع لیہ ٹوٹ کر بنون ضلع بنا اور یہ پرگنہ بہی ضلع بنون کی شامل کیا گیا اور جمع اسکی بہ حیثیت
قسم وار تشخیص ہوکر مقرر ہی کل جمع مالگذاری بابت سال سمت ۱۹ ایک لاکہہ ہے اور کل رقبہ
مزروعہ ایک لاکہہ ایکڑ علاوہ بنجر کے ہے اور مزروعہ رقبہ بحساب فی ایکڑ
پڑتا ہے اگرچہ اس پرگنہ کی جمع سخت نہین ہے مگر موضع فتح خان والہ اور حاجی شاہ والہ تعلقہ

موضع کی جمع خصوصاً سنگین ہے اور بسبب سختی کے قابل ترمیم ہے۔

اقسام اراضی

اس پرگنہ میں پانی قلیل اور زمین سیلابہ و کچھ [illegible] دریائی بہت ہے کثرت ہے اور علاوہ اسکے بارانی تین وغیرہ تین قسم کی ہے اول وہ جو نالہ جات کوہ کی جانب سے بوقت بارش خوب سیراب ہوتی ہے دوسرے بارشی پانی جو غیر متعلقہ سے آکر سیراب کرے تیسری خاص بارش سے دوم اور اس زمین کی ذات سے سے بارانی اراضی ہے قسم اول عمدہ اور دوم میانہ اور سوم ناقص ہے [illegible] زمینات مقام نازمی ہے اگر ایک نہر دریا سندھ کی کاٹ کر [illegible] تو سوائے تین پرگنہ میانوالی بھکر [illegible] لیہ اور [illegible] وغیرہ علاقہ بارانی کو سیلابہ زمین کو سال بسال دریا سندھ سے [illegible] کا بہت اثر ہوتا ہے اور سالانہ تشخیص کے وقت تحصیلدار پرگنہ کی طرف سے انصاف اور حاکم بالا کی جانب سے نگرانی ہوا کرتی ہے۔

پیداوار اراضی زرعی

اس پرگنہ میں بفصل ربیع اکثر گندم اور قلیل جو اور خریف میں باجرہ اور کہیں کپاس بھی پیدا ہوتی ہے سیلابہ میں گندم اچھی ہوتی ہے اور روز بروز اندل میں موکھا ایک قسم کا کپاس بھی کاشت کیا جاتا ہے پیشہ کاشتکاری میں لوگ پراچہ کے مختی ہیں خصوص قوم اعوان اور جٹ اس کام میں زیادہ محنت کش اور ساعی ہیں۔

دیہات

اصلی اس پرگنہ میں بیاسی ہیں اور دیہات داخلی چھوٹے چھوٹے نو ایک سو ہیں اس حساب سے کل ایکسو بیاسی ہوئے جن میں سے ستارہ بڑے گانو بطور قصبہ کے ہیں خصوص زیادہ جمع والے موضع کنڈیان کہ جسکی جمع [illegible] ہے بصورت مالیت دیہات و رقبہ اور تعلقہ جات اور جمع و رقبہ تعلقہ وار اور تعداد خانجات بقید کاشتکار وغیرہ کاشتکار بابت کل پرگنہ نقشہ مندرجہ ذیل سے معلوم ہوگا

فہرست متعلق حالات دیہات پرگنہ میانوالی تفصیل صورت ملکیت دیہات و تعداد خانجات
و اراضی وجمع وغیرہ

فہرست متعلق حالات دیہات
پرگنہ میانوالی

نمبر شمار	نام تعلقہ	نام خاندان مالکان تعلقہ	تعداد دیہات: [illegible]	تعداد دیہات: [illegible]	تعداد دیہات: زمینداری	تعداد دیہات: میزان	تعداد خانجات: [illegible]	تعداد خانجات: [illegible]	تعداد خانجات: میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت
۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	یک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	جو مالکان اصلی ہیں وہ مالکانہ [illegible] منجملہ اس تعلقہ کی ایک موضع [illegible] محمد سرافراز خان بہادر رئیس [illegible] خیل کو تاحیات معاف ہی
۲	[illegible]	ایضاً	[illegible]	یک	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	پٹھان [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	جو مالکان اصلی ہیں وہ مالکانہ مالکان اور [illegible] سے لیتے ہیں
۳	[illegible]	ایضاً	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	اعوان و سید [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ایضاً منجملہ اس تعلقہ کی موضع [illegible] مالک مظفر خان رئیس [illegible] باغ [illegible] دوام کے معاف ہوا
۴	[illegible]	ایضاً	۰	یک	۰	یک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	پٹھان و [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت بشرح نمبر ۱
۵	[illegible]	ایضاً	[illegible]	یک	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	پٹھان اور [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ایضاً
۶	[illegible]	ایضاً	[illegible]	۰	یک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ایضاً
۷	[illegible]	ایضاً	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ایضاً اور منجملہ اس تعلقہ کی موضع [illegible] محمد سرافراز خان بہادر رئیس عیسیٰ خیل کو جاگیر تاحیات معاف ہی
۸	[illegible]	ایضاً	۰	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	پٹھان [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت بشرح نمبر ۱
۹	[illegible]	ایضاً	۰	یک	۰	یک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ایضاً
۱۰	[illegible]	ایضاً	[illegible]	۰	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ایضاً
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	

ذکر مزارعان

اس پرگنہ مین مزارعہ اقسام ذیل کے ہین اول کاشتکار بذریعہ بوٹہ ماری یہہ گروہ مالک ادنی تصور ہوکر حق مالکانہ مجوزہ سرکار مالکان اعلی کو مختلف شرح سے دیتے ہین اور معاملہ سرکار بطور رایہہ مالکان نقد ادا کرتے ہین دوم کاشتکاران موروثی یہہ لوگ حسب شرح مندرجہ کاغذات بندوبست سراسری آٹھوان حصہ یا دسوان یا بارہوان یا چودہوان حصہ کل پیداوار سے بابت حق مالکانہ مالک کو دیکر معاملہ خود ادا کرتے ہین سیوم مزارعان غیر موروثی جو تابع مرضی مالک ہین اونسے سیوم حصہ یا نصف حصہ پیداوار مالک لیکر معاملہ سرکار خود مالک ادا کرتا ہے اور بعد از اطلاع مدے وقت شروع سال آخر الذکر قسم کے مزارعان کی بیدخلی مالک کے اختیار مین ہے

قاعدہ تقسیم میراث

میراث غیر منقولہ وارثان نرینہ کے باہم دستار بند تقسیم ہوتی ہے عورات کو حصہ نہین ملتا اور یہہ رواج غالب ہے ؛

پیشہ و عادات سکنای پرگنہ

اغلب اور اکثر پیشہ کاشتکاری اور زمینداری رکھتے ہین اور بعض بیوپار غلہ وغیرہ بھی کرتے ہین عادات مین سوائے چیدہ آدمیون کے شرارت اور دروغ بہت داخل ہے کل پرگنہ کے دیہات مین دھڑ بمعنی جنبہ داری علیحدہ علیحدہ ہے اور بغض و حسد دلون مین بھرا ہوا ہے دشمنی اور عداوت باہمی جو محض بیفایدہ اور صرف حاسدانہ ہے اونسے لوگون کی درستی اطوار مین بڑا خلل ڈال رکھا ہے عدالت مین ہیچ کے ساتھہ مقدمات دایر کئے جاتے ہین اور چونکہ سرکاری انتظام اونکو اور کسیطرح بغض نکالنے سے انتقام لیتا ہے اسواسطے بارجاع نالشات اپنی عداوتون سے بدلہ لینا چاہتے ہین حکام موقعہ کی بیدار مغزی اور واقف کاری اس پرگنہ مین اونکی شر کو رفع کرتی ہے یہہ لوگ اہل نشے بھی بہت ہین اسواسطے وہانکی عملہ ماتحت کی نگرانی بھی لابد مطلوب ہے ؛

خوراک و پوشاک

گرما میں گندم اور سرما میں باجرہ اکثر کہایا جاتا ہی پوشاک مردانہ سرکی یا اون کی دستار سفید چہوٹی اور اکثر کرتہ سفید اور پجامی ازار کی لنگ چادر سفید کی رکہتی ہیں اور بعضی آدمی نیل سی سیاہ رنگ کرالیتی ہیں زنانہ پوشش میں سر پر دوپٹہ یا سلاری اور پجامی گورتی کی چولی یا انگی جو سینہ سی تنگ اور چست اور دامن سی فراخ مگر کوتاہ ہوتی ہی اور شلوار موٹی سوسی کی گہیرہ دار مگر پونچہ تنگ رکہتی ہیں پوشش کی قطع اور وضع قابل تعریف نہیں سوا ہی بد وضع کے مردانہ پوشش کام کو وقت بہی ہارج ہے اکثر دیسی کپڑا مستعمل ہوتا ہی اور کم لٹہ خاصہ

وجہ تسمیہ میانوالی

واضح ہو کہ اصل میں اس پرگنہ کے علاقہ کو باعث کنارہ دریا کچہی کہتے تہے تا ہنوز اکثر کچہی کے نام سی مشہور ہی مسمی میان علی فقیر ابن شیخ جلال جسکی اس ملک کے لوگ معتقد و مرید تہی اوسنی اپنا خانگی مکان بنایا جو مشہور بہ میانوالی ہوا اور موضع میانوالی متصل موضع بلوخیل کلان واقعہ ہی بسبب شہرت عام اور واقع ہونے مکان تحصیل و کچہری حاکم اس پرگنہ کا نام میانوالی سی نامزد ہوا در حقیقت میانوالی ایک موقع کا نام ہی باصطلاح زبان ملک علاقہ کو کچہی کہا جاتا ہی خاندان میاںان میانوالی کا ذکر اس کتاب کی دوسری موقع پر درج ہے ؛

رواج شادی

اہل اسلام میں معمولی ہی کچہہ خاص صورت علیحدہ نہیں رکہتا اور اہل ہنود میں برخلاف دستور ہنودان علاقہ بنون و مروت والیان دختر کی جانب سی برہمن یا پروہت ایک جنجو یعنی زنار و کیسر یعنی زعفران اور کچہہ مصری یا قند سیاہ لیکر بخانہ وارثان لڑکا جاتا ہی اور اشیاء مذکورہ پہونچا کر بوجہ شگن بحاضری چودہریان و برادری کرکے کیسر ہر ایک حاضران پر چہڑک کر واپس آتا ہی اور اسطرحکی بدہائی جب پہونچ جاوی تو عہد ناطہ کا پختہ ہو جاتا ہی

عبادتگاہ

اس پرگنہ مین کل دو سو بیس مسجد اور صومعہ جائی عبادت اہل سلام ہی اور دو ہرم سالہ و ٹہاکردوارہ
کل تیس ہین عبادت کنندون کو چاہئی کہ بصفائی دل عبادت کرین اور اپنی افعال اور اطوار
کو قابل عبادت صادق کے درست کرین کیونکہ معبود حقیقی دلون کا مالک ہی ؛

ذکر میلہ یا ہجوم

کوئی مشہور میلہ اس علاقہ مین نہین ہوتا مگر بماہ بیساکہہ بمقام ماڑی ناگہ اجن کی جانی نشست ہی
اور بایام شورات بمکان منسا ناتہہ واقعہ پائی خیل اہل ہنود بطور میلہ کے جمع ہوتے ہین اور بجانقاہ
میان نور محمد واقعہ موضع بہکڑہ بماہ چیت کچہہ میلہ زمینداران دیہات نواح کی طرف سی لگتا ہی
اور علاوہ اسکی تیوہار دسہرہ پر بمقام میانوالی اور کنڈیان و پیلان و موچہہ کچہہ ہجوم اہل ہنود
کا ہوتا ہی ؛

○

باب پنجم متفرق حالات ضلع بنون

ذکر حکام و حکومت

واضح رہی کہ بہت پورانی وقت کی حکومت کا مفصل اور صحیح حال نہین مل سکتا البتہ پورانی وقت کی منہدم عمارات سی جو سکہ مضروبہ عہد حکام ماضی ملی ہین اونسی حکومت اہل ہنود و اہل گریک یعنی یونان شاہان بکٹریا یا باختر کی صداقت بخوبی ہوتی ہی اور یہہ بات صاف ظاہر ہی کہ یہہ ضلع سوائی علاقہ میانوالی قدیم سی سلطنت افغانستان کی متعلق چلا آیا گو حکام افغانستان مین سی جنکی تاریخ پہلی حصہ کی دوسر باب مین درج ہی کسی نی اس ضلع کو مفتوح کیا اور کسی نی مشکل اور تھوڑا علاقہ سمجھکر خیال نکیا حکومت کا مشرح حال صرف ایکسو ستر برس سی مل سکا جسکی تفصیل یہہ ہی کہ سنہ ۱۱۱۱ ہجری مین شاہزادہ بہادر شاہ ابن اورنگ زیب شاہ دہلی نی جو باپ کی طرف سی صوبہ کابل کا تہا بمقام کابل زبانی محمد حسن مشیر اور بہرام ابن خوشحال خٹک صفت اور زرخیزی ملک بنون سنکر ارادہ سیر اور فتح اس ملک کا کیا کابل سی ہمراہی راجہ بشن سنگہ و محمد حسن ملک خوست اور علاقہ دوڑ کی راستی تنگہ توچی سی نکلکر بنون مین داخل ہوا اس پہلی دفعہ باعث خرچ زر کثیر انعام و خلعت ملکان ہر قوم کچھہ مزاحمت یا مقابلہ بادشاہی لشکر سی راستہ پر یا بنون مین نہوا بہادر شاہ نی بموجب حکم اورنگ زیب اس علاقہ کو مستقل حکومت کی نیچی رکہنی کی ارادہ پر متصل موضع جنڈ وخیل کنارہ کرم سی شمال ایک قلعہ خام بنوایا جسکا نام شاہ کوٹ مشہور ہوا اب تک اوس قلعہ کی بنیاد کی علامت باقی ہے اہتمام پر خان زمان کٹی خیل لوہانی سی واسطی سلام کے حاضر ہوا اور شاہزادہ نی ایک ہاتہی اور گھوڑا معہ خلعت عطا کرکے رخصت کیا شروع موسم گرما مین جب بہادر شاہ نی کابل کی طرف واپسی کا ارادہ کیا تو حسب صلاح محمد حسن مصاحب کی اصالت خان گکہڑ جو ضلع ہزارہ کی علاقہ پہکلی کا فوجدار تہا واسطی فوجداری ملک بنون طلب کیا اور اصالت خان پہکلی کے انتظام کو سواتیون کی ہاتہہ

ویران کرا کر حسب الامر شاہی بنون مین آیا اور شاہزادہ نے اصالت خان کو معہ کچھہ مختصر سپاہ
کے بدوان تقویت سامان قلعہ داری علاقہ بنون مین چھوڑ کر براستہ دوڑ کابل کو واپس
ہوا تنگہ توچی کے درہ پر جو اوس وقت مشہور بہ تنگی حسن تہا قوم دوڑ اور الوس وزیری اور سکناء
خوست جمع ہوکر برسر مقابلہ اور سد راہ ہوے خفیف سی لڑائی مین بسبب تنگ راستہ اور پہاڑ ہونے
کے فوج شاہی کو بڑا خطرہ نقصان پیدا ہوا مگر آخر کو کچھہ روپیہ دیکر راستہ خلاص کرایا گیا تاہم
بہیر کی مزاحمت اور مال شاہی کی لوٹ تا بدسترس پہاڑ سی مخلوق علاقہ کابل مین داخل ہونے
تک کرتے گئے راجہ بشن سنگہ بنون مین مرگیا تہا بہادر شاہ بوقت واپسی علاقہ دوڑ مین بطور تہانہ
سید حسن نامی جو خاندان سادات بار اسی تہا مقرر کر گیا چند عرصہ کے بعد قوم بنوچی اور مروت نے
اتفاق کرکے اصالت خان حاکم بنون سی بغاوت کی اور اوسکو معہ ہمراہیان قلعہ مین محصور کرلیا
تہوڑے دنون تک وہ لڑتا رہا مگر آخر کمک سی مایوس ہوکر بعد حاصل کرنے امان کے قلعہ خالی کردیا
اور ملکان مروت کی ہمراہی مین درہ تنگ علاقہ عیسی خیل کے راستہ معظم نگر پرگنہ میانوالی کو چلا گیا
ملکان مروت بطور بدرقہ درہ تنگ اپنی حد تک گئے اس سرکشی کی خبر ۱۱۲۰ ہجری کو بمقام جلال آباد
بہادر شاہ کو پہونچی تب اوسنے اصالت خان کو حکم بہیجا کہ بانتظار آنے کمک کے درہ تنگ کے قلعہ مین
جو عیسی خیل اور مروت کی حد پر تہا قیام کرے اور میر ابراہیم اور مفاخر خان فوجدار بنگش کو
فرمان پہونچا کہ بہمراہی محمد افضل خان خٹک بلند خیل کے راستہ بنون مین جاکر سرکشی کا انتظام
کرے اور اصالت خان کو قلعہ درہ تنگ سے واپس لاکر بنون مین پہونچاوے مگر فوجدار بنگش کی
سپاہ کو سال تک کی تنخواہ بہی نہین وصول ہوئی تہی ایسی بیدل سپاہ سے کیا ہو سکتا تہا جب
یہہ فوج بلند خیل مین پہونچی تو سید حسن حاکم دوڑ سے خبر ملی کہ مین بہی محصور ہون احتیاط سے آنا اور
جو دو سوار بہ پیغام شاہی بنون کو واسطے فہمایش اطاعت بہیجے گئے وہ بے نیل مراد واپس آکر شدت سے
حال سرکشی رعایا بنون و مروت ظاہر کیا اور بلند خیل سے جو نالہ کرم کے کنارہ بنون کو راستہ
پہاڑون سے آتا تہا اس راستہ کو قوم وزیر نے روک لیا اور بہادر شاہ کا حکم اس فوج کو پہونچا

که تم خود بندوبست کرو اور فوج باز نهین بهیجی جاویگی سو بدون ان دو چیزکے امر مقصوده حاصل
نهین هو سکتا تها لاچار فوج متعینه کمک ٹل بلند خیل سی متفرق هوگئی دوسرے سال بهادر شاه نے
پشاور سی کوهاٹ کی راستے آکر علاقه زیڑان کوه سفید کی جنوبی دره مین موسم گرما گذارا اور ایک راسته
کڑمان اور زیران سی گنڈمک کیطرف بنانی کا اراده کیا مگر پورا نهوسکا شروع خزان مین بسر کرگئے
علی رضا برادر محمد حسن اور مبازرخان گهکهڑ جو امیدوار حکومت دانگلی جائی ریاست گهکهڑان واقع
ضلع راولپنڈی کا تها ایک فوج براسته بلند خیل روانه کی جب یهه فوج بلند خیل سی آگی کرم کے راسته
بنون کی طرف روانه هوئی تب قوم وزیر نے راسته پکڑکر سخت لڑائی کری فوج متعینه کو شکست
هوئی اکثر خیمه اور مال اسباب چهوڑکر بلند خیل کو واپس هوئی اور لشکر کے سرداروں نے نادانی اور بیرحمی
سی چند ملکان وزیر بقول صلح و آشتی طلب کرکے قتل کردئی اس نازیبا عهدشکنی سی سب قوم وزیر متفق
دشمن هوگئی اور لشکر کرکے بلند خیل پر چڑه آئی وهان سی علی رضا خان هٹ کر درسمند کو چلا گیا یهه خبر
بهادر شاه نے سنکر فوج کو واپس بولا لیا اور سرداران لشکر کو اپنے حضور مین واقعی تنبیه کری اور خود
بهمراهی ناصر خان اول ملک خوست کی راستی علاقه دوڑ مین آیا داوڑ کے سر پر قوم وزیری اور
قوم دوڑ نے راسته روکا هوا تها مگر ناصر خان کی واقف کاری اور هوشیاری سی بدون لڑائی بطور
صلح راسته خالی کراکی بهادر شاه بنون مین پهونچا بعضی لوگ مفرور هوگئے اور اکثر مطیع هوئے
الا بهادر شاه بدون زیاده توقف کی مروت اور عیسی خیل کی راستے کالا باغ کو چلا گیا سنه ۱۱۴۱ هجری
مین کالا باغ مین داخل هوا اور چند ماه وهان قیام رکها علاقه دانگلی کو سلطانی اصالت خان سی
تغیر کرکے اس شرط سی مبازرخان گهکهڑ کو عطا کرے که بنون کی فوجداری کا ذمه وار هو اوسنے عرض
لیا که اب مین جاکر علاقه پٹهوار واقعه ضلع راولپنڈی کا بندوبست کرکے بوقت کوچ شاهزاده پهونچکر
بنون مین رهونگا بهادر شاه کالا باغ سی روانه هوکر براسته عیسی خیل لکی مروت مین آیا اور مروت
کی لوگون سی کچهه معامله جسکی تعداد صحیح نهین معلوم هوتی وصول کرکے اور ناصر خان کو قلعه بنون
مین چهوڑکر شاهزاده دوڑ اور خوست کی راستی غزنین هوکر کابل کو گیا الا دره شواک پر دو ماه سبب

بندش راستہ اور مزاحمت مخلوق کو بہی روکا رہا بنون مین ناصر خان نے ایک لاکہہ روپیہ تحصیل
مقرر کرکے وصول کرنا شروع کیا قریب چالیس ہزار کے وصول ہوچکا تہا کہ ناصر خان دوڑ کے
راستے چلا گیا جو سوار تحصیل معاملہ پر مقرر تہے وہ بہی ناصر خان کے پیچہے چلے گئے محمد افضل خان خٹک جو
قلعہ بنون مین شاہزادہ کی حکم سے ناصر خان کی ساتہہ رہتا تہا لاچار قلعہ چہوڑ کر بمقام لتمر چلا گیا اور
میانزر خان گیکہڑ کو جو کالاباغ اور میانوالی کی علاقہ مین تہا واسطے چلا آنے بنون کے لکہہ بہیجا مگر
اوسنے اپنے آنے سے صاف انکار کیا اور اس باعث سے رعایا بنون و مروت پہر خود سر ہوگئی اور
اور ایسا حال ہا کہ جب کبہی فوج حاکم کی اس راستے آیا تو جو لوگ مغرور سے رکہتی اونسے کچہہ حاصل کے نام سے وصول کر دیا گیا

تا وقتیکہ نادر شاہ ایرانی

کی فوج سنہ ۱۱۵۱ ہجری مین بڑی زور شور سے اس ملک مین آئی گرچہ یورش ہندکیوقت خیبر کے
راستے نادر شاہ گیا تہا الا مشہور ہے کہ ایک دفعہ بنون مین بذات خود معہ بیشمار لشکر کے دوڑ کے راستے
آیا تمام دردی سیاہ اور خیمہ و خرگاہ سرخ رنگ کی تہے بنون کی علاقہ سے موضع نورنگ علاقہ سورانی
اور موضع کرڑی تپہ بنئی و موضع دلی خیل تپہ منڈان کے لوگون نے سامیسان لشکر نادری کی کچہہ مزاحمت
کی تہی اس خفیف گناہ پر اوس ظالم بادشاہ نے ہر سہ دیہات مذکورہ بالا مین فوج بہیجکر قتل عام کا حکم دیا
اور بیگناہ مخلوق کو قتل کرایا اوس قتل مین قوم کرڑی سے جو قریب ایکہزار آدمی تہا صرف دو کس زندہ
بچ رہے اور دلی خیل اکثر مفقود ہوکر علاقہ بنگش کو چلے گئے بعد نادر کے جب

احمد شاہ ابدالی

تخت نشین افغانستان ہوا تو سنہ ۱۱۶۰ مین سردار جہان خان سپہ سالار ملک دوڑ کے راستہ بنون
مین آیا ظلم نادری نے رعایا بنون کو اسقدر ہراسان کر دیا تہا کہ بدون مقابلہ اطاعت قبول
کرکے زر مقررہ قلنگ ادا کر دیا اور جہان خان درانی نے مسمات بی بی دختر شاہ بزرگ ملک بازار احمد خان
سے شادی کر لی اور علاقہ دوڑ سے بہی بارہ ہزار قلنگ وصول ہوا دو دفعہ یعنی سنہ ۱۱۶۶ و سنہ ۱۱۷۰ ہجری مین
بذات خود احمد شاہ بنون کے راستے آیا اوسکی سلطنت مین کچہہ شر فساد بہ ملک بنون نہین ہوا۔

تیمور شاہ

اپنی سلطنت کی عہد مین سنہ ۱۱ ہجری مین بنون کی راستہ کالا باغ تک گیا اور اوسکی بعد بہی چند دفعہ آیا اکثر علما سادات کی پاس بابت معافی بیگار و تکالیف سور سات سندات تیمور شاہی علاقہ بنون مین موجود مین اسکی عہد مین پائندہ خان بارکزئی جسکا خطاب سرافراز خان تہا سنہ ۱۱۹۰ء مین بنون کا حاکم ہوکر آیا بعد وصولی قلنگ واپس چلا گیا تیمور شاہی مین بھی کچھ فسا و عام ہونے نہین پایا

شاہ زمان

اپن تیمور شاہ کی عہد مین کئی سردار دورانی اس علاقہ مین آتے رہے اور قلنگ کے نام پر جو کچھ وصول ہوسکا لیکر واپس چلے گئے فتح خان بارکزئی سنہ ۱۲۱۶ ہجری مین درسمند اور بلند خیل کی راستہ بنون کو آیا قوم درسمند سے اوسکی سخت لڑائی ہوئی بعد فتح کے درسمند تاراج کئی گئے اور جو سپاہی فوج درانی کے اوس لڑائی مین زخمی ہوئے بنون مین لاکر فتح خان نے ملکان بنون مین تقسیم کرکے اچھا ہونے تک واسطے پرورش کے سپرد کر گیا اور خود تیس ہزار قلنگ وصول کرکے پنجاب کیطرف گیا بوقت واپسی زخمی سپاہی جو اچھے ہوگئے تھے ہمراہ لیکر کابل کو چلا گیا اوسکی بعد خان ترکی حاکم ہوکر آیا اوسکے وقت مین بتکرار ایک عورت مسمات بی بی قوم میتا خیل کی جسپر مسمی دیوانہ قوم موسکی سورانی عاشق ہوگیا تہا میتا خیل کے موضع پر حاکم مذکور نے رشوت لیکر یورش کری اکثر سکنا میتا خیل لوٹی مارے گئے اس تنگ پر مسمی خانان قوم میری نے بہمراہی اپنی قوم اور گوندی کے لشکر درانی پر حملہ کیا اور شکست فاش دیکر کامیاب ہوا اور فوج درانی واپس چلی گئی عبد الرحیم خان غلجائی کے بعد بردل خان بارکزئی سنہ ۱۲۲۹ ہجری مین گورنر بنون ہوکر آیا اور اوسنی موضع سلیمہ کو فتح کیا اور مسمی سلیمہ ملک کا بدردی کی ساتھہ پیٹ چاک کرکے اوسکی نعش کو درخت شیشم سے لٹکوا دیا دلاسہ خان کے وقت قوم میری سے لڑائی ہوئی مگر حاکم نے فتح پائی میانداد جب حاکم ہوکر آیا تو اوسنے سین خان مغل خیل کو بازید خان میری سے قتل کرایا اور اس معاملہ مین رشوت کہا کر دین و دنیا مین رسوا ہوا بعد نابینا کرنے شاہ زمان کے

محمود شاہ

بھی ہمراہی فتح خان وزیر ۱۲۲۶ ہجری کو اس علاقہ مین آیا تھا اور سردار محمد عظیم خان برادر دوست محمد
خان و شیر دل خان وغیرہ کئی حاکم آتے رہے سب سی آخری دفعہ ۱۲۳۶ ہجری کو یار محمد خان بارکزئی حاکم
درانی مین سے واسطی وصول تلنگ آیا اور کوہاٹ کی راستی پشاور کو چلا گیا اوسکی بعد جسکو آجتک
بینتالیس برس ہوئی سلطنت افغانستان کی حکومت جو آخری وقت برائی نام رہگئی تھی ضلع ہذا سے
اوٹھہ گئی واضح ہو کہ اس عرصہ مین بعہد سلطنت درانی کوئی مستقل حاکم ہمیشہ کیواسطی بنون مین نہیں
رہا اگرچہ احمد شاہ اور تیمور شاہ تک کچھہ عام بی انتظامی نہین تھی مگر شاہ زمان سی لیکر پیچھے خانگی
فسادون نے ایسا ضعیف اثر افغانستان کی سلطنت مین پیدا کیا کہ اکثر رعایا خود سر ہو گئی -
حالات مندرجہ بالا سی معلوم ہوگا کہ حکام درانی کو کچھہ رعایا کی آرام اور انصاف سی سروکار نہین
تھا جسقدر ہو سکا تلنگ وصول کیا اور چلدیا اور جب لشکر بنون مین داخل ہوتا تھا تو علاقہ
مین لوٹ پڑ جاتی تھی جس کا بنو کے لوگ معذور ہو گئے اونکی زراعات لشکر درانی اپنی گہوڑون سی
چرا دیتی تہے اور وصولی تلنگ سی بری ہو جاتا تھا جب محمد عظیم خان برادر دوست محمد خان ۱۲۳۱
مین اس ملک کو آیا تو اوسنی اپنے لشکر کو حکم دیا کہ تمکو تنخواہ تا قیام بنون نہین ملیگی جو کچھہ مال غارت سے
حاصل کرسکو وہی تنخواہ سمجھو اس احمقانہ حکم سے اکثر دیہات لوٹ گئے اور بال مویشی موضع ہر ماخیل
کے بھی لوٹ مین آئی تہے جسکی چہوڑانے کے واسطی ایک اخوند درانی کچھہ روپیہ لیکر اور ایک لونگی
لگا اور دوسری سر پر باندہ کر معسکر کی طرف آیا جب اردو مین داخل ہوا تو ایک شخص مغلس قوم
کچھی زئی کو سپاہیان نے پکڑا ہوا تھا اور اوس سی کچھہ حاصل نہین ہو سکتا تھا سپاہیان نے اوس سے
کہا کہ کسی پر تو کچھہ اپنا دعوی کر جب اخوند بڑی کروفر سی جاتا دیکھا تو اوس مغلس کچی زئی نے اپنی
جان چہوڑانے کے واسطی کہدیا کہ اس اخوند نے خربوزہ کے کہیت مین میرا باپ قتل کیا تھا ایسی
ناحق تہمت پر طمع اور لالچ سی سپاہیان مذکور نے اخوند جی کو پکڑ لیا اور اوس مغلس کو رہا کیا اخوند
کا عمامہ مع کمربند اوتار لیا گیا اور روپیہ موجودہ چہین کر اوسکو بامید زیادہ وصولی قید کیا گیا شب کو

بیچارہ اخوند موقع پاکر لوڈی کیطرح برہنہ سر لئے ہوئی بہاگتا گرتا کاتو مین پہونچا اور لاچار صبر کیا بس خیال کرنا چاہئے کہ جب سپاہ درانی کو اپنی ہم دین علماؤن کی ساتہہ یہہ سلوک تہا تو دیگر بیچارہ رعیت کا اس سی ابتر حال ہوگا او حقیقت مین اسیطرح کی زیادتیان اور ظلم باعث سرکشی اور بغاوت رعایا کی ہوتی تہی اسطرف تو یہہ حال تہا اور دوسری جانب علاقہ مروت مین بسبب بی اتفاقی ابیذ خان عیسک خیل اور نواز خان بیگو خیل ہر دو افسران گوندی مخالف حسب استدعای نواز خان بیگو خیل ۱۲۲۶ھ ہجری کو

نواب حافظ احمد خان

بعد نواب محمد سرافراز خان ڈیرہ والہ نے دیوان مانک رای اپنی دلاور اہلکار کو معہ شیر محمد خان ایک فوج کے ساتہہ علاقہ مروت مین بہیجا ابیذ خان اپنی گوندے کا لشکر لیکر سد راہ ہوا زرہ تنگ سی مغرب کسی موسوم جہگڑے والی پر باہم فوج نواب ڈیرہ اور مروتان کی لڑائی ہوئی مروت لوگ شکست کہاکر قریب ایکسو ساتہہ آدمی کے مارا گیا اور علاقہ مروت اہلکاران نواب نے مفتوح کرکے بصلاح ملکان کلان چالیس ہزار روپیہ معاملہ سالانہ وصول کرنا شروع کیا اور دیوان مانک رای جو اپنی آقا کا خیر خواہ تہا بعد فتح مروت بارادہ تنبیہ علاقہ بنوچی اسطرف آیا بمقام خوجڑی لڑائی ہوئی دیوان مانک رای شکست کہاکر مروت کو چلا گیا اس ہنگامہ سی بعد تین سال تک بنوچی آزاد رہے

ریاست سکہان

تا وقتیکہ ۱۲۳۹ھ ہجری مطابق سمت ۱۸۸۰ بکرمی ماہ منگہر مین رنجیت سنگہ والی لاہور نے بہمراہی ایک جرار لشکر کے گذر عیسی خیل سی دریا سند کو عبور کرکے بدون لڑائی یا مقابلہ اس ضلع کی ہر سہ پرگنہ مغربی کو شامل ملک پنجاب کر لیا اس ضلع کو شمولیت صوبہ پنجاب سی آجتک اکتالیس برس ہوی خود رنجیت سنگہ عیسی خیل اور لکی ہوکر بمقام حاجی وسنے یعنی درختان حاجی جو لکی سی تین میل اوپر بنون کی سڑک پر کنارہ جنوبی کرم کے واقع ہین فروکش ہوا اور کنور شیر سنگہ معہ کچہہ فوج کے بنون مین آیا اور ایک لاکہہ روپیہ کی نام پر جسقدر معاملہ وصول ہوسکا لیکر واپس چلا گیا اس پہلی دفعہ کی وصول مین بنوچیون نے ملمع کرکے قلب زیور اور سکہ اور بہایم کم قیمت زیادہ بیچ پر داخل کئی اور جب وہ منظور

ہو گئے تو بنوچیون مین مشہور ہو گیا کہ حکام سکہ زر و سیم اور تانبا اور قلعی برابر سمجہتی ہین اس
باعث سی یہہ حکومت جدید کچہہ سخت یا ناگوار نہ معلوم ہوئی دوسرے دفعہ سمت ۱۸۸۱ بکرم مین کنور
کہڑک سنگہ بہمراہی فتح سنگہ اس ملک مین آئے اور جہان اب قلعہ دلیپ گڈہ ہی اس موقع پر دیرہ
کیا دلاسہ خان ملک تپہ داؤد شاہ باغی ہو کر مستعد پیکار رہا اور اکثر بنوچی جہاد سمجہکر سکہون کے
ساتہہ متصل موضع گل حسن منڈی نبرد آزما ہوئے غازیونکو شکست ہوئی اور دلاسہ خان بہاگ کر
دوڑ کو چلا گیا اس دفعہ قلب زیور و سکہ نہ چل سکا تیسری دفعہ سمت ۱۸۸۸ مین پہر کنور کہڑک و فتح سنگہ
مان بنون مین آیا اور تحصیل معاملہ شروع کی مگر بدون کل وصول کی بباعث فوج کشی پشاور روانہ
چلے گئی چوتہی دفعہ تاراچند کاردار سمت ۱۸۹۱ بکرمے کو اس ملک مین آیا اول علاقہ مروت مین رعایا
کو لوٹ مار سی خراب کیا اور پہر بنون مین آکر بمقام اکرہ متصل موضع ککی برت خیمہ زن ہوا جہان
اوسکو خبر ملی کہ دلاسہ خان ملک داؤد شاہ باغی ہو گیا ہی اکرہ سی کوچ کرکے بمقام ممش خیل فروکش
ہوا دوسری صبح اوٹہکر دلاسہ خان کی گانو پر حملہ کیا اور توپ ہا زیر درخت پیپل موجودہ حال لگا
گانو کی گہڑہی کو مسمار کرنا شروع کیا جتنی جگہہ کو ضرب توپ منہدم کرتے تہے فوراً محصور لوگ درختہائے
بیر وغیرہ کاٹ کر اوس جگہہ کو روک لیتی تہے آخر غازیون مین سی چند نشانہ باز توپچی مصلحت کرکی
واسطی ہلاکت گولہ اندازان توپ متعین کئی گئے تہوڑی دیر کے بعد اکثر گولہ اندازان کی مارے جانے سے
توپ ہا بیکار کردی گئین اوسوقت سوار و پیدل سپاہ سکہہ نے گانو پر یورش کری مگر غازیان محصور
نے زد ضرب بندوق سی فوج حملہ آور کا مونہہ پہیر دیا ایک ساعت کی بعد تمام فوج سکہہ نے پیدل ہو کر
پہر حملہ کیا اور گانو کے دیوار تک پہونچی اور نوبت شمشیر زنی آگئی مگر چار گروہ بنوچیان جو نہایت
نشانہ باز اور موقعہ کی جگہہ پر بیٹہی تہے اونکی ہدف زنی اور رحام بندوقون کی زد سی فوج سکہہ بہت
نقصان اوٹہا کر پیچہے کو ہٹی اور اپنی معسکر مین پہونچکر چارونطرف فرودگاہ کے خندق احتیاطاً کہدوائے
اور بعد آرام بیس روز کے دیرہ طرف پنجاب روانہ کرکے جریدہ فوج سی تاراچند نے سہ بارہ دلاسہ
کے گانو پر حملہ کیا مگر خالصہ جی کی فوج نے پنجاب کے کوچ کی خوشی پر ایکروز کے واسطی مرنا مارنا منظور نکیا

خفیف سی چہیر چہاڑ کے بعد موہنہ پہیر کر اپنی ڈیرہ سی آملے اور رجو کچہ کہ تپہ عیسکی و منڈان وتپی سے وصول ہو چکا تہا وہ لیکر تاراچند لاہور کو چلا گیا واضح ہو کہ ہزیمت تاراچند اور یہہ لڑائی صرف دلاسہ خان کی جانب سی نہین تہی بلکہ اکثر ملکان بنون جیسا کہ دکس خان وغیرہ جو دنکو تاراچند کی صلاح کار اور ہمنشین ہوتے تہے رات کو سب حال سی دلاسہ کو آگاہ کرکے ہر طرح کی مدد پہونچاتے تہے اور اپنی تپہ جات سی غازی لوگ واسطی کمک کی دلاسہ کی پاس بہیجتی تہے اگر اسطرح کی رازداری اور کل بنون سی کمک دلاسہ کو نہ پہونچتی تو اوسکو ایسی مقابلہ کا مقدور اور کامیابی کیونکر حاصل ہوتی سکہون کی لڑائیون مین سی تاراچند کا جنگ اس ملک مین زیادہ مشہور ہی جب تاراچند لاہور مین پہونچا تو اوسنی رنجیت سنگہ کو سب ملکان بنون کا باغی ہونا بیان کیا تب پیشگاہ رنجیت سنگہ والی پنجاب سی ایک پروانہ بنام ملکان بنون اس مضمون سی جاری ہوا کہ جو کوئی خیرخواہ سرکار ہی بمقام لاہور واسطی سلام کے حاضر ہووی اور جو نہین حاضر ہوگا تو بطور دشمن اوسکا تدارک کیا جاویگا یہہ حکم پاکر بخوف اقبال روز افزون رنجیت سنگہ کے ملکان ذیل ملک دکس خان تپہ عیسکی ملک نظم خان تپہ دہرماخیل ملک میر سوس خان وشیر زہ خان تپہ منڈان جعفر خان وجنگی خان ملکان تپہ تپی اور میگہا ہندو وکیل دلاسہ خان لاہور کو روانہ ہوئے بمقام امرتسر رام باغ کی کچہری مین ان کو بار حاصل ہوا تہا راجہ رنجیت سنگہ نے انسی باعث بغاوت دلاسہ خان اور مقابلہ بہمراہی تاراچند دریافت کیا اسکی جواب مین سب ملکان کی جانب سی دکس خان نی اس مضمون سی عرض کری کہ صاحبا سبب اس فساد کا سختگیری

وصول ملنگ ہی کیونکہ ابتدا مین جب بادشاہ آیا تو بارہ ہزار ملنگ بنون او بارہ ہزار دوڑ پر لگایا پہچہی حکام درانی نی دوڑ کو چہوڑ کر بنون پر تیس ہزار مقرر کیا او جب لشکر یعنی رنجیت سنگہ او رکنور کہڑک سنگہ او فتح سنگہ ایک لاکہہ کی تحصیل مقرر کری تہی تو اوسکا باعث یہہ تہا کہ ملنگ کی فراریان اس تعداد سی تہا او مجرا کیا جاتا تہا او چونکہ ہر نہہ مین فراری اسقدر ہوتی تہے کہ بعد مجرائی معاملہ مفروران وانعام ملکان خالص آمدنی تیس ہزار سی زیادہ نہین ہوتی تہی اب تاراچند نی تعداد بہی ایک لاکہہ مقرر کری او ملنگ کی مفروران کی جرانہ بہی بخیہ مفروران سی طلب کیا باوجود اس سختی کی ہم مین سی کسی نی سرتابی نکری الا فقط دلاسہ خان نی کہ جو ہم مین کوہ کا

رہتا سے سوائی اونکی بہم منوچیان کا یہہ خیال تہا کہ بعد ادائی معاملہ تارا چند کے سخت طلبی کی شکایت
سرکار مین کرینگی تب کلا مہ رنجیت سنگہ یہہ معقول عرض سنکر خوش ہوا اور تارا چند کو ملامت کیہ
اور مالکان مذکور کو خلعت دیکر اس ارشاد کے ساتہہ رخصت کیا کہ ایک وکیل سرکاری تمہارے ساتہہ
جاویگا مبلغ تیس ہزار ۳۰۰۰۰ معاملہ سال بسال وصول کرکے بہیجدیا کرو فوج بنون مین نہین بہیجی جاویگی
جس سی تم کو نقصان پہونچتا ہے اس سی شاید رنجیت سنگہ کی یہہ مراد تہی کہ بی درد سر اور نقصان فوج
وخرچ لشکرکشی زرعینہ کی وصول ہونے مین سے کفایت خرچ اور رفع تکلیف ہوگی مگر بنوچی ایسی صراف کہان
تہے جو عاقبت اندیشی کرکے اس حکم کی تعمیل کرتے درحقیقت اوسوقت کی آزاد طبعی اور حالات موجودہ
سے بدون فوج وصولی معاملہ غیر ممکن تہی وکیل سرکار لاہور ملکان کے ساتہہ عیسی خیل تک آیا اور وہان
بانتظار پہونچنے زر معاملہ حسب قول ملکان معطل رہا جب یہہ ملک لوگ بنون مین آئی تو ملکان خورد کو فہمایش
کری کہ یہہ قلیل معاملہ بطور خود وصول کرکے جمع کرو کہ عیسی خیل مین وکیل مذکور کے پاس پہونچا کرینگے
ہو وین مگر کسی نے تعمیل نہ کری اور بدون فوج اور خطرہ ظاہری وصولی معاملہ نہو سکی وکیل مذکور
تہیدست واپس جانے پر سمت ۱۸۹۳ بکرم مین

کنور نونہال سنگہ و راجہ سوچیت سنگہ

اس علاقہ مین آئی اور راجہ سوچیت سنگہ کا ظلم اس علاقہ بنون مین ابتک لوگون کو یاد ہے دلاسہ خان
اس سی بہی باغی ہوا سوچیت سنگہ نے موضع دلاسہ کو محاصرہ کرلیا اور ایسی ڈھب سے آہستہ اور نرم لڑائی
شروع کری کہ غازیان جو تیہ جات دیگر سے واسطے کمک کے آئی تہے خرچ سے تنگ آئی اور سمجہا کہ یہہ معاملہ بہت
طول ہے اس باعث سی شب کو سب لوگ فراری ہوگئے اور سوچیت سنگہ اس حکمت سی کامیاب ہوا
اس شخص مین مذہبی تعصب بہت تہا موضع البداد ہی تپہ مندو خیل مین کسی شخص نی گوسالہ ذبح کیا تہا
یہہ خبر پاکر فوج کو حکم دیا کہ اوس گانوکے سب لوگون کو قتل کردو چنانچہ قتل عام اور غارت کیا گیا اور
جو بچی اونکی ہاتہہ اور ناک کاٹ دئے گئے چند سائیسان توپخانہ وزیران احمدزئی نے قتل کیا تہا اوسپر
شباشب فوج کا کوچ کراکر دامن کوہ اور تہل مین جو وزیر ملا قتل کیا گیا تا حدیکہ موضع لتمر نے غارت

لیکے اوسی روز فوج ودوپہر کو واپس آئی پہر موسی خان سلیمہ خیل کے کہنے پر اسد خان حسن خیل
سکنہ بدہ خیل سے اٹہارہ ہزار روپیہ بطور چٹی یعنی جرمانہ وصول کیا اور اسد خان نے یہہ تمام روپیہ
اپنے غلہ جو اور گندم کے فروخت سے حاصل کیا اور فوج سکہی واپس چلے گئے سمت ۱۸۹۵ مین پہر کنور
نونہال سنگہ اور فتح سنگہ اس علاقہ مین آکر کوٹکی داراب خان کے متصل ڈیرہ کیا اگرچہ معاملہ
وصول ہوا مگر فتح سنگہ نے سپین گوندی کی رعایت سے دلس خان افسر تور گوندی کو دشمن بنا یا بعد
واپسی انکی تیسرے سال سمت ۱۸۹۹ مین پہر راجہ سوچیت سنگہ لشکر لیکر بنون مین آیا اور وصولی روپیہ مین
بہت سخت گیری کری یہان تک کہ بنون کے لوگ حصول زر کے معاملہ مین اوسکو نہایت حکمتی اور
طامع بتلاتے ہین ابہی وہ بنون مین تہا کہ دلس خان ملک کلان مرگیا اور راجہ سوچیت سنگہ نے
ایکہزار نذرانہ لیکر میر عالم خان فرزند دلس خان متوفی کو دستار بند ہوا آٹہوین دفعہ
کنور سنگہ اور فتح خان ٹوانہ سمت ۱۸۹۸ مین آئے فتح خان ٹوانہ کی سختی تلنگ کا ابتک اثر چلا جاتا ہے
فتح خان نے باعانت نواز خان بیگو خیل بمقام لکی قلعہ خام بہ کنارہ شمالی رود کمبیلہ تعمیر کرایا اور
اوسمین صاحب خان ٹوانہ اپنے رشتہ دار کو قلعہ دار بنایا بعدش سمت ۱۹۰۱ بکرم مین جرنیل گوربت سنگہ
بہمراہی دیلیہا سے و گنپت راے اس علاقہ مین آیا اوسنے بہی وصولی معاملہ مین یہان تک
بے اعتدالی کری کہ اکثر املاک اوسوقت بذریعہ اداے تلنگ منتقل ہوگئی جیسا کہ موضع طوطا معہ
زمینات متعلقہ نظم خان دہر ماخیل کو اور موضع تیل بعلباز خان کو اور موضع حسن خیل جعفر خان
مغل خیل کے ہاتہہ آیا اور ربانہ ید خان نے بنام نہاد تلنگ توم جاوز نی کی اکثر زمینات دبالی
بنون مین تو یہہ حال تہا اور پرگنہ عیسی خیل و مروت بعہد فتح خان کی دیوان لکہی مل کے تفویض
ہوگئی لکہی مل نے اپنی طرف سے فوجدار خان علی زئی کو تعلقہ مروت مین حاکم مقرر کیا فوجدار خان
ان کی گہندہ پارسے نواز خان بلوخیل ان فوجدار خان گوندست سے ہوگئی بدین باعث دوسرے گوندے
کے لوگون نے بغاوت کرکے قلعہ کو محاصرہ کرلیا مگر دیوان دولت راے فرزند لکہی مل دفوج خوانین
جاگیردار ٹانک کی پہونچ جانے سے اہل بلوہ معذور ہوے اور فوجدار خان کی جگہہ نظام خان خود گہ

کاردار مروت مقرر ہوا اور وہ برخلاف فوجدار خان کی دوسرے گونڈے کا معاون ہوگیا جس
سبب سے نواز خان و عبد الصمد خان بیگو خیل افسران گونڈے اول نے اکثر قوم مروت کو تحریک
کرکے قلعہ کا محاصرہ کرلیا مگر غلام حسن خان علی زئی و حیات اللہ خان سدوزئی جاگیرداران
ٹانک معہ دو سو سوار پہونچگئی جنکے آنے سے سرکش منتشر ہوگئے اور خوانین عیسی خیل کو لکھی مل کی عداوت
جلاوطن کردیا حالات مندرجہ بالا سی معلوم ہوگا کہ سکھا شاہی انتظام کیسا ناقص اور باعث تباہی
رعایا تھا اوس انتظام کے اپنی ظالمانہ اصول رعایا کو بغاوت کی طرف راہ بتلاتے تھے کوئی
آئین نہین تھی ہر اہلکار اپنی مرضی پر جو چاہی سو کرتا تھا بلکہ سپاہیان اور رسائیسان فوج خود مختار
تھے اور رعایا کا مال جبرًا لوٹ لینا اونکو مباح تھا جہانتک کہ ظلم اور بدعت انسان سی بہ رہنمائی
شیطان ہوسکتی ہے وہ سب فوج متعینہ سکھہ پورہ کرتی تھی قتل خاص تو اونکو نزدیک ادنی بات تھی
قتل عام اور غارت و جلا دینی دیہات کا اختیار ایک ایک چھوٹے چھوٹے اہلکاران اور افسران
کی ہاتھہ مین تھا جس حالت مین کہ اس سب ظلم کی داد رعایا کو کہین سی نہین ملتی تھی تب لاچار
اونکو واسطے سوای بغاوت اور مفرور ہوکر مال و جان بچانی کی اور کوئی سبیل نہ تھی جبکہ خالق
واحد کو منظور ہوا کہ اپنی مخلوق کو اس سخت ظلم سی چھوڑاوی تب بعد جنگہا سنہ ۴۶ کو جیسا کہ پہلے
حصہ مین لکھا گیا ہے پنجاب مین سر ہنری لارنس صاحب ریذیڈنٹ مقرر ہوئے اور صاحب
ممدوح نے انصاف کی بنیاد پنجاب مین ڈالی گو اوسوقت ریاست سکھان اپنی تھی اور دلیپ سنگہ
ابن رنجیت سنگہ والی پنجاب تھا مگر اہالیان دربار لاہور کو منصفانہ صلاح دینے سے سر ہنری
لارنس صاحب نے بہت کچھہ امن اور آرام ملک مین پیدا کیا اوسی عہد مین جب سمت ۱۹۰۴ مطابق ۱۸۴۷ء
کو واسطے وصولی معاملہ بنون فوج سکھان تیار ہوئی تب اونکو ظلم سے روکنے اور نگرانی منصفانہ
کی واسطے ایک صاحب انگریز اسسٹنٹ ریذیڈنٹ اوس فوج کی ہمراہ جانا تجویز ہوا پہلی جان نکلسن
صاحب اسطرف آنی کے واسطے منتخب کیا گیا مگر صاحب ممدوح بباعث ضرورت دوسرے کام پر تعینات
ہوگیا تب ہربرٹ اڈوارڈس صاحب اس فوج کے ساتھہ بنون کو بھیجے گئے افسران سکھہ جنکے

شمشیر سنگہ سردار تہا صاحب ممدوح اپنی شایستہ تدابیر سے بدون مقابلہ فوج کے ہمراہ پندرہ تاریخ ماہ مارچ ۱۸۴۷ء کو بنون مین پہونچے سب ملکان و رعایا نے اطاعت قبول کری اور بباعث بقایا سہ سالہ پونے دو لاکہہ تحصیل مقرر ہوئی جسمین سے پچاس ہزار وصول ہوا اور ماہ مئی مین بسبب شدت گرمی کے و دیگر ضروریات اڈوارڈس صاحب واپس گئے اوسوقت ڈیرہ اسمعیلخان کا ناظم دیوان دولت راے ولد لکہی مل تہا اوسکے ظلم اور سختی کی شکایت جب دربار لاہور مین پہونچی تب حسب صلاح صاحب رزیڈنٹ دربار سے جنرل ورین کورٹلن صاحب ڈیرہ اسمعیلخان کا ناظم مقرر ہوا اور علاقجات ذیل ڈیرہ اسمعیلخان کے متعلق ہوئے بنون مروت عیسی خیل ٹانک کلاچی دراپند چودہوان گڑانگ یا ڈیرہ فتح خان خاص ڈیرہ اسمعیل خان - علاقجات مندرجہ بالا دریاے سندہ سے مغرب واقع ہین اور دریاے مذکور سے شرق علاقہ کچہی بہی شامل تہا جب دوسری دفعہ اوسی سال کے موسم خزان مین بنون کی طرف فوج روانہ کرنیکا ارادہ ہوا تب یہہ صلاح ٹہری کہ جنرل ورین کورٹلنڈٹ صاحب اس سب فوج کی کمان کریگا صاحب رزیڈنٹ کا ارادہ تہا کہ اس دفعہ حسب ذیل فوج بہیجی جاوے ہفت پلٹن پیدل ایک رجمنٹ رسالہ دو ہزار سوار کشادہ تین توپخانہ آتشی زنبورہ الا بباعث بیماری و ضرورت دیگر اطراف کے اس سے بہت تہوڑی تعداد کی فوج اسطرف روانہ ہوئی اور یہہ فوج دو دستہ مین منقسم ہوکر دو موقع پر جمع ہوئی ایک دستہ پشاور مین اور دوسرا دریاے سندہ کے کنارہ عیسی خیل مین اور یہہ ارادہ کیا گیا کہ یہہ دونون دستے اس حساب سے روانہ ہون کہ بنون کے متصل باہم جمع ہو جاوین اور بمقام گرک علاقہ خٹک دونون دستون کا شامل ہونا قرار پایا پشاور والے دستہ مین حسب ذیل فوج تہی تین پلٹن پیدل ایک رجمنٹ رسالہ ایک توپخانہ ایک ہزار کشادہ سواران زیر حکم سردار خواجہ محمد خان ولد سردار سلطان محمد خان بارکزئی اس دستہ کو ٹیلر صاحب لیے آیا دوسرا دستہ جسکے ساتہہ خود کرنیل اڈوارڈس صاحب تہا اور اوس فوج کی کمان جنرل کورٹلنڈٹ صاحب کرتے تہے عیسی خیل کے راستے یکم

تاریخ ۱۰ دسمبر ۱۸۴۸ء کو زیر قلعہ لکی مروت پہونچکر گنتی لی گئی تو بارہ سو بیس پیدل سپاہی اور تین سو چونتیس سوار کشادہ قابل نوکری بیماری سی بچے ہوئے شمار مین آئے مگر علاوہ اسکی دو اچہی توپخانے جنرل صاحب کے ساتہہ تہی مٹی سیچن خیل کی راہ سی کوچ ہوکر بمقام معہود ہر دو تاریخ ۸ دسمبر کو شامل ہوئی اور ۹ تاریخ دسمبر کو کل فوج مشتملہ بمقام جنڈو خیل علاقہ بنون مین پہونچی اور کرنیل اڈورڈ صاحب ڈپٹی کمشنر نے فورًا اسکی تجویز جمع سرسری حکم پیمایش اراضیات پرگنہ بنون صادر فرمایا فوج دستہ پشاور والہ پہونچا کر ٹیلر صاحب ۱۱ تاریخ دسمبر کو واپس ہوئے اور سب فوج پر جنرل کورٹ لینڈ صاحب کمان کرنے لگا اوسی تاریخ شب کو جنرل مذکور کے زبانی اڈورڈس صاحب کو خبر ملی کہ سوہان خان وزیر سپہ کے ملک کلان وزیران احمد زئی سکنائے تہل نواح بنون نے پیمایش کرانی اپنی اراضیات اور ادای معاملہ سی بدینوجہ انکار کیا کہ ہمنے کبھی کسی بادشاہ کو معاملہ نہین دیا اسکی جواب مین جو کرنیل اڈوارڈس صاحب نے اشتہار جاری کراکر بڑے استقلال کی ساتہہ وزیرون پر بابت اراضیات متعلقہ ضلع بنون معاملہ سرکاری مقرر کیا وہ حال قوم وزیری کی ذکر مین لکہا گیا ہی جنڈو خیل سی دو کوچ کرکے ۱۴ تاریخ دسمبر کو بمقام مش خیل یہہ سب فوج خیمہ زن ہوئی اور ۱۴ و ۱۵ تاریخ ماہ مذکور کو واسطے پسند ہی موقع تعمیر قلعہ علاقہ کو دیکہا اور بعد ملاخطہ کے بنیاد قلعہ ۱۸ تاریخ ماہ دسمبر ۱۸۴۸ء کو رکہی گئی یہہ موقع جگہہ قلعہ تعمیر ہے رود کرم سے جنوب بفاصلہ ایک پرتاب بندوق اور نالہ کجکوٹ بفاصلہ پونا میل قلعہ سی مغرب ہی اس مین کا نام جہان قلعہ اور بریڈ ہی بریڑے تہا اوسوقت دوہرا قلعہ بنانا تجویز ہوا تہا اسطرحپر کہ اندروالہ قلعہ ایک سو گز چورس اور اوسکی دیوار بیس فیٹ اونچی اور نو فیت عریض بنائی گئی اور باہر کے قلعہ کی دیوار اسّی گز اندروالہ قلعہ سے دور دس فیٹ مرتفع اور چہہ فیٹ عریض تہی اور اسکی باہر تیس فیٹ عمیق خندق کہودی گئی جو ایسی موقع پر ہی کہ عند الضرورت وہان کی پانی سی اوسکو بہر دیا جاسکتا ہے اس قلعہ کا نام اسواسطی کہ یہہ ملک متعلق ریاست سکہان تہا اڈورڈس صاحب نے مہاراجہ دلیپ سنگہ کے نام پر دلیپ گڈہ رکہا مگر انصافًا اور حقیقتًا اسکا نام اڈورڈ گڈہ رکہنا چاہئی کیونکہ صاحب موصوف کی حسن

تدابیر سے ایسی ملک مین اوسوقت یہہ قلعہ بنایا امید نہ تہی کہ سکہہ جاگون سی کوئی شخص بنون کی سی خود سر ملک مین قلعہ تعمیر کرا سکتا یہی سے اس قلعہ کا اندر والہ درجہ گرا کر باہر کا قلعہ کچہہ تہوڑی سی ترمیم کے ساتہہ بحال رکہا گیا ہی اور بسبب سخت مٹی ہونے بنون کی اور معقول طرز پر تعمیر ہونے قلعہ کے یہہ بات لکہی جا سکتی ہی کہ بدون قلعہ شکن توپون کی اور محاصرہ دراز کے غنیم سی اس قلعہ کا مفتوح ہونا ناممکن ہی الغرض جب اس قلعہ کی بنیاد بموجب رسوم و شگون سکہان رکہی گئی تب ۱۴ تاریخ ماہ مذکور کو کام تعمیر قلعہ فوج مین منقسم کرکے ذمہ کیا گیا اور سپاہیان فوج سکہہ نے زیر حکم جرنیل ویز کورٹ لنڈت صاحب اسکی تعمیر کرے اور پہر بتاریخ دوئم جنوری ۱۸۴۸ء

شہر بنون

کی بنیاد رکہی گئی جسکا نام دلیپ نگر ہے مگر اصل مین اڈورڈآباد کہنا چاہئی فی الحال عام لوگ دلیپ گڈہ یا دلیپ نگر نہین بولتے بلکہ دلیپ گڈہ کو صرف قلعہ اور شہر کو بازار کہتی ہین پنجم جنوری ۱۸۴۸ء کو میجر اڈورڈس صاحب نی جملہ ملکان و رعایا بنون کو حکم فرمایا کہ اپنی اپنی دیہات کی گرد جو بطور قلعہ کے دیوارین اور برج ہین وہ یہان تک گرادو کہ دیوار گانوپناہ ایسی تہوڑی رہجاوی کہ جس سی گہوڑا کود سکی اوس مہینے کے آخر تک اکثر دیہات مین اس حکم کی تعمیل کی گئی اور بعض جگہہ گرچہ برج گرائے گئے مگر دیوارین گانوپناہ کی باقی رہگئین اور اوس روز سی ملک بنون مین جو تین سو قلعہ کا نام تہا وہ جاتا رہا اور صاحب ممدوح کی اجازت سی جرنیل وین کورٹ لنڈت صاحب نے جو بقایا ربیع گذشتہ کا تہا اس خریف سمت ۱۹۰۴ کی ساتہہ وصول ہونی کا حکم دیا اور سر ہربرٹ اڈوارڈس صاحب نے بندوبست سرسری پرگنہ بنون کا اس انداز سی فرمایا کہ کل پیداوار سے چہارم حصہ سرکار ہر قسم کے رعایا بنون سی مگر سید اور علما سی ششم حصہ کل پیداوار سی مقرر ہوکر جمع تجویز کی بعد نظم و نسق اس علاقہ کی ۲۶ تاریخ ماہ فروری ۱۸۴۸ء کو صاحب موصوف بنون سی روانہ ہوکر براستہ مروت پرگنہ کلاچی اور ٹانک کی طرف نہضت فرما ہوا اوسی نواح مین باستماع سرکشی مولراج اور بغاوت ملتان کی صاحب مذکور دیرجات کی لوگ لیکر ملتان کو چلے

گئے اور پہچہے سے ٹیلر صاحب جو پشاور اور کوہاٹ سے واپس آکر بنون مین مقیم تہے وہ بہی عیسی خیل ہوکر دریا کے رستہ ملتان کی طرف روانہ ہوئے اور فتح خان ٹوانہ بنون مین بہیجا گیا چند عرصہ کے بعد فوج سکہہ متعینہ قلعہ بنون نے سرکشی کرکے فتح خان ٹوانہ کو شہید کردیا اور جو اوسکی کمک کے واسطے بہیجے اور وزیری لوگ جمع ہوکر آسنے تہے اونکو شکست ہوئی اور رام سنگہ جہاپہ والہ جو سرکشی فوج سکہہ کے وقت اونکا افسر تہا قلعہ بنون کو حوالہ میر عالم خان ولد میر ہوس خان مسری خیل منڈان کو کرکے خود براستہ لکی مروت اور رستہ سے نیل پنجاب کی طرف روانہ ہوا میر عالم خان نے اکثر بنوچی اور کچہہ وزیری لوگ نوکر رکہہ کر جو ذخیرہ قلعہ مین تہا اوس سے اونکی تنخواہ غلہ مقرر کر کے اور اپنی بہائی میر افضل کو ملک خوست مین بہیجکر سردار محمد اعظم خان ابن امیر دوست محمد خان کو پیغام بہیجا کہ ملک بنون خالی ہے آنکر قبضہ کرلو چنانچہ محمد اعظم خان جو پہلی سے کہات مین تہا فوراً چلا آیا اور بصلاح میر عالم خان علاقہ بنون پر ایک لاکہہ روپیہ قلنگ لگایا ادہر تو یہہ حال ہورہا تہا دوسرے طرف ملتان مین جب سر ہربرٹ اڈوارڈس صاحب کو اسطرحکی بغاوت کی خبر پہونچی تو میجر ٹیلر صاحب معہ خوانین ڈیرہ اسمعیلخان اسطرف کو روانہ ہوئے اور عیسی خیل کے راستہ مروت مین پہونچکر قلعہ لکی کو جسمین کچہہ سپاہ سکہہ رام سنگہ چہوڑ گیا تہا محاصرہ کرلیا اس محاصرہ مین قوم مروت کی ملک کے لوگ گرچہ ٹیلر صاحب کی پاس حاضر ہوئے مگر دو دلی مین تہے اونمین سے ملک حکیم خان ولد دیوانہ خان میناخیل یکدل گورنمنٹ انگریزی کا خیرخواہ تہا محصوران کو جان کی امان دیکر قلعہ خالی کرایا گیا محمد اعظم خان جو بنون مین تہا قلعہ مروت کی فتح ہونے کی خبر سنکر قریب پچیس ہزار روپیہ کے جو قلنگ وصول ہوچکا تہا اوسکو غنیمت سمجہکر بے مقابلہ بہاگ گیا اور میر عالم خان بہی جلا وطن ہوا ٹیلر صاحب کے حکم سے غلام حسن خان علی زئی نے بنون مین پہونچکر انتظام کرلیا اور خود میجر ٹیلر صاحب واسطے انتظام ضروری کے عیسی خیل کے راستہ کوہاٹ کو گئے اور وہان سے واپس آکر نظم و نسق ضلع مین مصروف ہوئے ؁

سلطنت انگریزی

جیسا کہ اس کتاب کے حصہ اول باب دوم مین ذکر ہی جب فوج سکہان پر سرکار انگریزی نی فتح پائی تب ماہ مارچ ۱۸۴۹ء مین تمام ملک پنجاب مع مضافات ضبط ہو کر ممالک محروسہ گورنمنٹ انگریزی سے کے شامل کیا گیا صاحبان انگریز مین سی وہ حاکم جنہوں نی اول اس آزاد ملک کو رعیت بنایا اور انتظام شائستہ کیا

کرنیل سر ہربرٹ اڈوارڈس صاحب کی سی بی تہا

اگرچہ صاحب ممدوح ضبطی ملک پنجاب سے پہلے بعہد رزیڈنٹی لاہور اس ملک مین تشریف لائی مگر حق یہہ ہے کہ جو انتظام اس ضلع کا وہ کر گئے ہین اوسکی خوبی اور منتظم کی عقلمندی اور دور اندیشی روز بروز ظاہر ہوتی ہے اور رعایا کی عادات اور طبائع کو دیکہکر خیال کیا جاتا ہی کہ اوس نازک اور ابتدا وقت مین ایسی امور کا انتظام کرنا جو زمانہ آیندہ مین بہی کام آوسے اور ذرہ بہی بیچ کل نہوئی نہایت اعلی عمل اور استقلال کا کام تہا [illegible] آور شمار کی گہڑیون دیہات کی اور تشخیص جمع آور رفع تنازعات [illegible] حقوق مالکان قوم اور تعین مالگذاری [illegible] قوم وزیری بابت زمینات متعلقہ ضلع بنون آور اجرای سڑک اور مطیع کرنا کل رعایا اور انتظام اسلحہ رعایا صاحب ممدوح کی یادگار دوامی کے واسطے اس ضلع مین کافی نمونے ہین ٭

میجر رنل جارج ٹیلر صاحب سی بی

بعد رفع فساد اور ضبطی پنجاب جیسا کہ [illegible] ہوا میجر ٹیلر صاحب [illegible] کی انتظام تہی اور جب ۱۸۴۹ء مین ہر ایک ضلع مین صاحبان ڈپٹی کمشنر مقرر ہونے تو اس ضلع مین ٹیلر صاحب ڈپٹی کمشنر تہے جنہون نے سر حد کی بندوبست یعنی جمع کیا [illegible] مقرر کرین اور اپنی سلیم مزاجی سی رعایا کو ممنون منت کیا صاحب ممدوح کا انتظام اگرچہ آہستگی اور بہت سوچ کے ساتہہ تہا مگر سنجیدہ اور معقول تہا زمین موسومہ نار کی آبادی جو پہلے جنگل تہا ٹیلر صاحب نے کرائی

کرنیل جان نکلسن صاحب

جب میجر ٹیلر صاحب بحصول رخصت ولایت گئی تب ۱۸۵۲ء مین کرنیل جان نکلسن صاحب اس ضلع

کے حاکم مقرر ہوئے نہایت دلاور اور مستقل مزاج اور ذی ہوش مستعد حاکم تہے انکی کارنامون کی
گنجایش اس مختصر مین نہین ہے الا چونکہ وہ مصنف کے مہربان اور پرورش کنندہ تہے اسواسطے
مجملاً و مختصراً کچہہ ذکر کیا جاتا ہے صاحب موصوف موضع لسبن متصل شہر بلفاسٹ ملک ایرلنڈ متعلق
انگلستان کے رہنے والے تہے اول ملک ہند مین آکر سرکار کمپنی کی فوج مین افسر یعنے لفٹنٹ ہوئے
اور کابل کی فتح کشی مین خوب استقلال سے کام کیا اور پہر ۱۸۴۹ء مین ضلع راولپنڈے کے حاکم
ہوئے اور سمہ چہچ ہزارہ و دیگر سکہان مین جو کام انسے ظہور ہوئے وہ محتاج تشریح نہین میرا
والد بہلوا رجوا اوس شورش سکہان مین بہمراہی تین سو جوان انکی ہمرکاب تہا سکہون کی
دغابازی اور فتح خان کی سیاہ دلی سے شہید ہوئے تب سے میرے خاندان کی بہبودی انکو
منظور خاطر ہوئی بعد فتح سکہان میری موروثی ملکیت اور جاگیر بدری صاحب نے مجہکو عطا فرمائی
اور چونکہ اوسوقت مین بہت خورد سال تہا انہون نے وفادار حاکم کی طرح تعلیم اور تربیت سکہانے
مین دل سی کوشش کرے جب ۱۸۵۱ء مین ولایت کی رخصت سے واپس آئے تو اسکے ضلع بنون
کے حاکم مقرر ہوئے اور دامن کوہ سرحد کی گرد سڑک سرحدی بنوائی اور باقی سڑک تا ضلع کو جاری کیا
اور درخت لگوائے اور مفسدان و شریران کا جو اکثر رات کیوقت بہی قلعہ پر بندوقین چلاتے تہے
ایسا انتظام کیا کہ ملکی لوگ دل سے رعیت ہونا عہد حکومت جان نکلسن صاحب سے بیان کرتے ہین
اور باہر کی سرحدی لوگ قوم وزیری وغیرہ انکی رعب دلاورانہ سے اسقدر ہراسان تہے کہ حصار
کے ضلع کی حدود مین جرات وارداتِ معدوم ہوگئی تہی اونہون نے اس ضلع کے بندوبست کرنے
کی تشخیص بہت اچہی فرمائی اور ۱۸۵۲ء مین وزیران عمرزئی پر جو باغی ہوگئے تہے اندر پہاڑ
کے بمنظوری گورنمنٹ لشکر لیجاکر خوب تنبیہ کی بدمعاشان اور شریران پر لرزہ رہتا تہا خوف
کی جانی دشمن تہے آبادی زمین اور ویال لنڈیڈاگ صاحب کے حکم سے ہوئی بعد بہت سی ترقی
انتظام ضلع کی ۸ امی ۱۸۵۶ء کو کشمیر کو گئے اور اوسی سال کے ماہ اکتوبر مین ضلع پشاور اونکو
ملا جہان چند عرصہ کمشنری کا کام بہی فرمایا ۱۸۵۷ء مین جب سپاہ پوربیہ نمکحرام ہوکر بغاوت
کی تب پنجاب کے ملک کو اپنی تدابیر اور سعی سے آتش فساد کے شعلے سے بچاکر اور حسب خواہش

خود کمان سوا لقالم فوج کی لیکر دہلی کو تشریف لیگئے اور مؤلف کو بہی بباعث اعتبار قدیمہ اپنے مصاحبون کے زمرہ مین ممتاز فرماکر ہمراہ لیا جس طرف صاحب کے لشکر کا نشان جاتا تہا فتح پیشوا ہوتی تہی نجف گڈہ وغیرہ چند جگہہ جیسا کہ گذرا مفسدان پر لڑائی مین کامیاب ہوئی آخر ۱۴ تاریخ ماہ ستمبر ۱۸۵۷ء جرنیل جان نکلسن صاحب نے جنکا یہ ذکر ہے فتح کا جہنڈا اوٹہاکر شہر دہلی پر اپنی فوج کی سرداری مین حملہ کیا اور گولہ توپ اور تفنگ کی بارش مین کشمیری دروازہ کے متصل سے شہر دہلی مین داخل ہوئے اور چونکہ مین اونکی ہمراہ تہا بچشم دید کہتا ہون کہ نرہ شیر کیطرح مفسدان کی ہر مورچہ پر وہ ہژبر جنرل حملہ کرتا ہوا اور فوجکو دلاوری کی ساتہہ بڑہاتا ہوا ہم مورچہ اتواپ کی فتح کے بعد شہر دہلی کے اندر کسی موری کی بندوق سے صاحب ممدوح نے بغل چپ کے نیچے زخم شدید اوٹہایا اور وہ ظالم گولی بغل راست کی طرف سے نکل گئی تب یہہ خاکسار مؤلف بمدد چند سپاہیان اول رجمنٹ پیدل پنجاب اور اول کلاک رجمنٹ گورہ اپنے اوس سردار کو اوٹہاکر باہر لے آیا اور دہلی کی فتح کو اپنے نام سے زینت دیکر اوس یگانہ روزگار نے اپنے خیرخواہ اور دوستون کے دل پر داغ غم اور جدائی دائمی چہوڑ کر ایسی نازک وقت مین ۲۳ تاریخ ماہ ستمبر کو اس جہان فانی سے کوچ کیا اور ۲۴ تاریخ ماہ مذکور کو شہر دہلی کے متصل کشمیری دروازہ کے سامہنے اپنے دوستون کے ہاتہہ دفن ہوئے افسوس کہ صاحب ممدوح کے تین بہائی حقیقی اور بہی اسی ہند کے ملک مین اپنے سرکار کی خدمات کی بجاآوری مین رہگرائے عالم بقا ہوئے اور کوئی اولاد نرینہ اوس عالی خاندان سے باقی نہین رہی صاحب موصوف کی یادگار کیواسطے بمقام مارگلہ مولف کی زاد بوم سے ذیل شرق ایک عالیشان عمارت بنی ہے

میجر ہنری کاکس صاحب

بعد تبدیلی جنرل نکلسن صاحب ۹ امی ۱۸۵۰ء کو میجر کاکس صاحب ڈپٹی کمشنر ہوئے جنہون نے سمت ۱۹۰۵ بکرم مین بندوبست ثانی سرسری فرمایا یہہ حاکم بامروت اور بنکمزاج وسلیم طبع تہے مفسدہ ۱۸۵۷ء مین اپنی ضلع کے اندر استقلال کے ساتہہ خوب انتظام رکہا اور بعد از ان ۱۸۶۰ء

مین جب قوم مسعود و وزیری پر بسر کردگی برگیڈیر جنرل سر چمبرلین صاحب فوج کشی ہوئی تو صاحب ممدوح نے رسد رسانی لشکر اور ہر طرح کا بہت قابل تعریف انتظام فرمایا اور بذات خود لشکر کے شامل رہے

کپتان منرو صاحب نے

چہارم اپریل ۱۸۶۰ء کو چارج ڈپٹی کمشنری لیلیا اور میجر کاکس صاحب بعد فتح اور تنبیہ مسعودان ضلع پشاور کو تبدیل ہوگئے کپتان منرو صاحب خوش مزاج باریک بین ذی ہوش محنتی منصف اور قدردان حاکم تہا تحقیقات مقدمات مین انصاف کی تلاش کیواسطے غایت درجہ تک محنت اوٹہاتا تہا انکے عہد مین قوم مسعود و وزیری کی ساتہہ عہد نامہ صلح کا تحریر ہوا اور شہر بنون کو جنوب کی طرف بڑہایا اور ۱۹ دسمبر ۱۸۶۱ء کو تبدیل ہوئے

کپتان سمیلی صاحب

۲۳ دسمبر ۱۸۶۱ء مین اجلاس فرما ہوئے یہہ حاکم ہردل عزیز اور سلیم مزاج تہا ۱۹ نومبر ۱۸۶۲ء تک حکومت کرکے تبدیل ہوئے

میجر ہنری ارمسٹن صاحب

مستقل ڈپٹی کمشنر نے ۲۰ نومبر ۱۸۶۲ء کو اس ضلع کا چارج لیا اور آجتک اس ضلع کے حاکم ہین رعب حکومت اور انتظام ضلع مین کامیاب ہین سڑک ہا ضلع اور درخت لگانے کے شوق سے ضلع کو آراستہ کردیا پختہ بازار اور ریختہ پل انکے صاحب کے عہد مین تیار ہوئی قدرشناس اور زود فہم

ذکر خاندان معتبران ضلع ہذا

واضح ہو کہ ریاست یا ملکی جیسا کہ جملہ افغان قومون مین از روی ارث ہاتہہ نہین آتی بلکہ بزور شمشیر و چالاکی جو غالب آیا وہی بڑا آدمی بن بیٹہا اسطرح اس ضلع کے خاندانون کا حال ہے عہد افغانی کے خانگی لڑائیون مین تدریجا جو شخص کامیاب ہوتا گیا وہ بڑہتا گیا جب دوسرے فریق کا موقع لگا تو اوسنے اول الذکر کو پامال کرکے اپنی برتری کو چمکایا غرضکہ یا

وملکائی قوت کی تابع تہی اور کچہہ یہہ دستور بہی نہین تہا کہ بڑا بیٹا مستحق سمجہا جاوے بلکہ جو چالاک اور لئیق اور دلاور ہوا وہی ملک یا خان ہوگیا اور اسی بی آئینی اور حسد کے سبب سی خاص ایک جدی خاندان مین بہی لڑائی جہگڑا اور نفاق رہتا تہا یہانتک کہ آپسمین بہائی اور تربور بہی لڑ مرتے تہے اور ایک دوسرے کے مارنے اور زیر کرنے کے تہات مین ہر کوئی رہتا تہا بلکہ ایسا بہی ہوتا رہا کہ باپ کے جیتے بعضی جگہہ بیٹا جو زیادہ چالاک اور دلیر تہا خود ملک بن بیٹہا پس کچہہ یہہ ضرور نہین تہا کہ ملکی یا خانی کسی قوم کی ایک شاخ مین ہو رہتی چلی آئی ہو جس شاخ مین کوئی خاندان زبردست ہوا وہی ملک ہوگیا اور پہر اوس خاندان مین بہی کچہہ سلسلہ وار استحقاق اس رتبہ کا نہین تہا جسکا ہاتہہ پہونچا اور غالب آیا وہی ملک بن گیا غرضکہ عہد افغانی مین اسملک کی ملکی اور معتبری نہایت خطرناک اور مستعار تہی اور جو ملک بنا اوسنے اپنے معاند بہائی اور تربور کو جس سے خطرہ کا احتمال ہوا قتل کرا دیا اور یہہ خانگی فساد اور تغیر اور تبدل اوسوقت تک گرم رہا جب تک سرکار انگریزی کے منصفانہ امن نے سایہ کیا اب ہر ایک خاندان کا جو حال مین موجود ہین اوس سلسلہ سے ذکر کیا جاتا ہے کہ جسطرح درجہ اونکی معتبری کا اپنے ملک مین اور نیز بار یابی دربار گورنمنٹ کا حاصل ہے

خاندان عیسی خیل

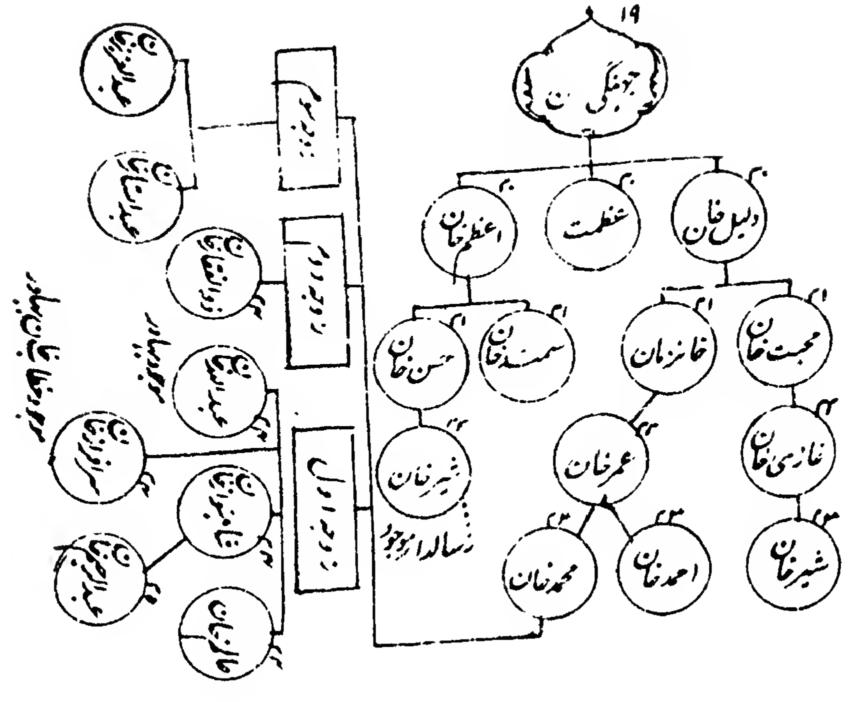

حال خاندان عیسی خیل

واضح ہو کہ عیسی خان مورث اعلی اس خاندان کا ایک مشہور امیر عہد سلطنت شیر شاہ بادشاہ ہند مین تہا عیسی خان کی سرگذشت اور شجرہ نسب پرگنہ عیسی خیل کے باب مین مشرح درج ہی عیسی خان سی اوپر دسوین پشت مین نیازی ابن لودی سے کرسی جا ملتی ہی جیسا کہ حصہ دوم مین شجرہ نسب لودی کا لکہا گیا ہے بعد عیسی خان کے نہم پشت مین جنگی خان پیدا ہوا اسکا دوسرا بہائی منگل خان تہا یہہ دونون بہائی اپنی قوم کے بیچ تاخت اور غارتگری و دلاوری مین مشہور تہے قوم عیسی خیل کی خانی اور ریاست جیسا کہ اوس قوم کے ذکر مین درج ہوا

کسی ایک خاندان یا شاخ مین مستقل نہین رہی جب مومن خیل غالب آئی تو انہون نے
اس خاندان کو جو زکوخیل مین تہی ریاست سے باہر نکالدیا اور خود مختار ہو گئے جب زکوخیل
غالب آئی تو مومن خیل مغلوب ہوکر موقع دیکہتی رہ گئے الا مومن خیلون کو اسقدر فوقیت حاصل رہا کہ بعد ازین
اونکی شاخ اتنی بہت زیادہ تہی بباعث برادری و رشک ہمسری تا بمقدور ایکدوسرے کے
حکومت نہین مانتی تھے اور ہر کوئی اپنے گہر کا خود مختار رہتا کسیکو معاملہ نہین دیتی تہے اور ہر قوم
مین اپنی اپنے سرگروہ تہی جب احمد شاہ ابدالی تخت نشین افغانستان ہوا اور آمد آمد فوج
شاہی اور خطرہ تلنگ پیدا ہوا تب سب قوم عیسی خیل نے اتفاق کرکے دلیل خان ولد بنگی خان
کو جو مستعد اور سخن کن آدمی تہا واسطے سلام بادشاہ منتخب کرکے بہیجدیا اور اس وسیلہ سے بعد
باریابی ۱۱۶۱ ہجری مین احمد شاہ کے دربار سے رتبہ خانی عیسی خیل دلیل خان کو عطا ہوکر تین ہزار
سالانہ تلنگ شاہی مقرر ہوا اور دلیل خان کو ملک بنون اور عیسی خیل سے بقدر چہہ ہزار روپیہ
کے جاگیر ملی اسکی عوض مین اوسکو حکم تہا کہ علاقہ بنون یا ڈیرہ وغیرہ جات مین جہان فساد
ہو بہمراہی قوم خود خدمت شاہی کیواسطی حاضر ہوا کرے اور جب حکم پہونچے تو دو سو سوار بطور
ایلی لیکر خدمات مین مصروف ہو دلیل خان کی ترقی جاہ کو دیکہکر اوسکی شریک شاخ مومن خیل
کو حسد پیدا ہوا اور اپنی تربور کی حکومت کی تعمیل کو نادانی سے عار سمجہکر مستعد پیکار ہوئے نااتفاقی
فساد نے یہان تک طول کہینچا کہ باوجود کمک فوج ابدالی رفع نہوا آخری لڑائی مین جو ایک
زمین کی تنازع پر تہی دلیل خان مومن خیل اور باورین زیون کے ہاتہہ سے مارا گیا اور اوسکے
خلف الصدق خانزمان کو بہی کندہ پر زخم آیا دلیل خان کے دو بیٹے تہے بڑا محبت خان اور چہوٹا خانزمان
آخر الذکر مستعد اور لئیق آدمی تہا جب اپنے باپ کا بدلہ بسرخود نہ لے سکا تو میراث پدری جو بارہ ہزار
روپیہ نقد نکلا تہا اوسمین سے چہہ ہزار روپیہ لیکر کابل مین احمد شاہ کے پاس دادخواہ گیا چند برس
کے بعد دربار شاہی سے ایک درانی امیر معہ جرار فوج کے واسطے فتح عیسی خیل کی اور اعانت خانزمان
خان روانہ ہوکر عیسی خیل مین پہونچا اور خان زمان خان نے اپنے دشمنان سے یہان تک انتقام لیا

که خالہ زاد بھائی کا بھی جو فساد میں شامل تھا سر کٹوا کر خالہ کے پاس بھیجدیا اور پھر ایکسو چالیس سوار نوکر رکھہ کر قریب دو سال بطور حاکم کل قوم عیسی خیل سے غلہ بٹائی کرنی شروع کری مگر اوس آزاد حالت میں یہہ حکومت تھوڑے عرصہ چلی الا خانزمان خان نے بسبب لیاقت بذریعہ اجراے دستور مشاث یعنی و بال اور دیگر سبیل سے اپنے بیج کے زمینداروں کی آمدنی کو بہت ترقی دی دربار شاہی سے بدستور سابق رتبہ خانی و جاگیر میراث پدری خانزمان خان کو عطا ہوئے مگر سنجاد خیلوں میں اپنی علیحدہ سردار رہے تبہے خانزمان خان خدمات شاہی میں باپ سے بھی زیادہ چستی کے ساتھہ ستعد ہوا ۱۱۷۳ھ میں جب احمد شاہ یورش ہند کیواسطے روانہ ہوا تو خانزمان خان بھی بجمعیت دو سو سوار ہمرکاب تھا بتاریخ ہفتم ماہ جنوری ۱۷۶۱ء جو لڑائی مرہٹوں سے بمقام پانی پت احمد شاہ نے جیتی اوسمیں یہہ شخص بھی خدمتگذار تھا بعد وفات احمد شاہ کے تیمور شاہ نے بھی بدستور سابقہ مراتب مقررہ خانزمان کے نام بحال رکھی اور حکم دیا کہ بعوض جاگیر دو سو سوار ہمراہ رکھہ کر رکاب شاہی میں حاضر رہا کرے بعد انتقال خانزمان کے اوسکا فرزند عمر خان دستار مختار ہوا جب سلطنت افغانستان میں بعہد شاہ زمان خاندان سدوزئی کے حاسدانہ نفاق اور بارکزئیوں کی عداوت سے ضعف آیا اور جا بجا سرکشی اور خودسری شروع ہوئی تب عیسی خیلوں کے انتظام میں بھی خلل پڑا موں خیلوں کی قدیمہ عداوت کے سوا رنجیت سنگہ نے بھی بداعیہ ملک گیری خوف دیکہایا ران بواعث سے عمر خان نے دوراندیشی کرکے نواب حافظ احمد خان منکیرہ والہ سے اعانت چاہی نواب صاحب نے کل پرگنہ عیسی خیل کی آمدنی حصہ سرکار سے چہارم حصہ عمر خان کو عطا کرکے تین حصہ خالصہ کیا اوس چہارم سے بھی نصف تنخواہ میں سواران کارداران قاصدان منع ہوتی جب عمر خان ابھی ملک بقا ہوا تو احمد خان فرزند رشید اوسکا جو بڑا عزیز اور ہوشیار خویش پرور تھا رئیس بنا اوسکی وقت میں جب نواب صاحب کو شصت ہزار کی جاگیر سکہوں نے دیکر منکیرہ اوغیرہ لیلیا تب سمت ۱۸۹۳ بکرم میں جسکو حال تک انتیس برس ہوئے کنور نونہال سنگہ نے عیسی خیل کو مستقل طرح شامل ریاست پنجاب کرکے بجائے چہارم کے ہشتم حصہ آمدنی علاقہ عیسی خیل اور حاصلات کڑا مان ٹھیکری واقع کوٹلی سے سیوم حصہ معاف کیا

باقی سرکاری کیا اور خاص قلعہ عیسی خیل مین سکہا شاہی تہانہ مقرر ہوا مذہبی تکرار اور دیگر خاطر کے سبب سے کہ جو سکہون مین ایک بڑا عیب تہا ناگہان رعایا نے بلوہ کرکے بغاوت کری اکثر سکہہ مارے گئے اور قلعہ کو محاصرہ کرلیا آخر احمد خان نے محصورون کو امان دیکر سلامت دریا سے پار کردیا کنور نونہال سنگہ نے یہہ گستاخی ناگوار سمجہکر بہمراہی راجہ سوچیت سنگہ فوج کشی کری قوم مموخیل ضد کے سبب سکہون کے ساتہہ شامل ہوگئی تب لاچار احمد خان معہ اپنے متعلقین کے سمت ۱۸۹۴ بکرم مین عیسی خیل کو چہوڑکر ملک کوہی اور علاقہ دوڑ اور روزبران مین چلا آیا پیچہے اوسکے شیر خان زمان خیل اور حسین خان نازی خیل نے عظمت خان عثمان خیل جو اوپرہی سے سلیمان خیل تہے ان کو خیالان کو معاند مخنار سرکار اور صاحب دستار ہوئے نونہال سنگہ نے بنظر مصلحت ملک داری پایندہ خان ملتانی کو بہیجکر احمد خان ملتانی کو بہیجکر طلب کیا اونسے تسلی پاکر سرافراز خان اپنے برادرزادہ کو واسطے سلام کے بہیجا اور احمد خان علاقہ دوڑ مین لاولد مرگیا اور محمد خان بہائی اوسکا سمت ۱۸۹۵ بکرم مین اپنے ملک کو واپس آیا اور سرکار سکہان سے حسب دستور احمد خان معاش اوسکی مقرر رہی مگر چونکہ اجارہ اس ملک کا بنام دیوان لکہی مل مقرر تہا اور رفتہ رفتہ بین دیوان مذکور اور محمد خان موافقت نہوئی اس سبب اور باقی شریکون کی عداوت سے قریب نو سال پہر جلا وطن رہے اور دیوان لکہی مل نے حسب صلاح مموخیل اور بادین زئی کے جو آپسمین بہی نااتفاقی ہوگئی تہی کل جایداد غیر منقولہ محمد خان کی ضبط کرکے غصبا خود کہاتا رہا تا وقتیکہ سرکار انگریزی کی جانب سے رزیڈنٹی لاہور مقرر ہوئے تب محمد خان نے غریب الوطنی سے شاہنواز خان اپنے فرزند کو واسطے حق رسی اپنی کے دربار لاہور مین بہیجا ۱۸۴۸ء مین جب ہربرٹ اڈوارڈس صاحب اسسٹنٹ رزیڈنٹ ہوکر اسملک مین تشریف لائے تو شاہنواز خان اونکے ہمراہ آیا صاحب ممدوح نے لکہی مل اور اوسکے فرزند دیوان دولت رائے کے ظلم سے اس خاندان کو چہوڑاکر محمد خان کو اپنے وطن مین آباد کیا اور کل جایداد منضبطہ واپس دلائی اور پنجم حصہ مقررہ نونہال سنگہ بحال رکہا بوقت شورش ملتان ۱۸۴۸ء مین شاہنواز خان نے بجا آوری خدمات سرکار انگلیسیہ مین بحضور اڈوارڈس صاحب سکہان کے ساتہہ لڑکر جنگ ملتان مین

کام آیا اور اوسی شورش مین عالم خان و ایاز خان پسران محمد خان و شیر خان ولد حسن خان بموجب حکم میجر ہیارجسٹ ادسلی
مددگار رہی فتح خان ٹوانہ قلعہ منون مین بجمعیت خود حاضر رہی جب ۱۸۴۸ء مین فوج سکہان نی سرکشی کی تو فتح خان ٹوانہ کو مار دیا
تو عالم خان اور شیر خان کو قید کرکے رام سنگہ چھاپہ والہ ہمراہ لیگیا بعد شکست سکہان لڑائی گجرات سی اونہون نے
میر دوست محمد خان کے ذریعہ سی رہائی پائی اور نمک حلالی کے سبب سی معاش مقررہ بحال
رہی ۱۸۵۸ء مین محمد خان فوت ہوا اوسکی آٹہ پسران کو بابت ہشتم حصہ جسکو زبان علاقہ اٹہوک
کہتے ہین و آمدن پٹہکڑی سرکار انگریزی سے مبلغ چہہ ہزار و صد بیس روپیہ سالیانہ
نقد واسطے دوام کے مقرر کیا اس عطیہ کو اولاد محمد خان حسب رسد آٹہ حصہ پر فی حصہ ... تقسیم
کر کے کہاتے ہین علاوہ اسکی عبدالرحیم خان فرزند شاہنواز خان مرحوم کو بعوض جان نثاری
اپنی والد کے مبلغ ... سالیانہ پنشن حین حیات ملا ہوا ہی اور چونکہ مفسدہ ۱۸۵۷ء مین سرافراز خان
اور عبداللہ خان پسران محمد خان بجمعیت رسالہ سواران ہندوستان مین جاکر متفرق اضلاع
مین جان و دل سی خدمات سرکاری بجالائی اور شیر خان ولد حسن خان نے بلا لینی روپیہ پیشگی
سکے ایک رسالہ سواران بہم پہونچا کر ضلع کے اندر اپنی صاحب ضلع کے حضور خدمات کیواسطے
مستعد رہا لہذا بعد رفع بغاوت ۱۸۵۷ء اوس حسن خدمتی مین گورنمنٹ انگریزی نے سرافراز خان
کو خطاب خان بہادر اور جاگیر ایکہزار روپیہ اور عبداللہ خان کو لقب بہادر معہ تمغا اور انعام
سالیانہ مرحمت فرمائے اور شیر خان ولد حسن خان کو بعوض خدمات مفسدہ مبلغ چہہ سو روپیہ
پنشن حین حیات اور محمد ایاز خان کو بہی ... کی پنشن ملی فی الواقع یہہ خاندان قدیم
معزز اور نامور چلا آتا ہی مگر افسوس کہ انکی فساد اور اندرونی عداوت آپسمین بہت ہے
اور ہر ایک اپنی ہی برتری چاہتا ہے ؛

حال خاندان کالہ باغ

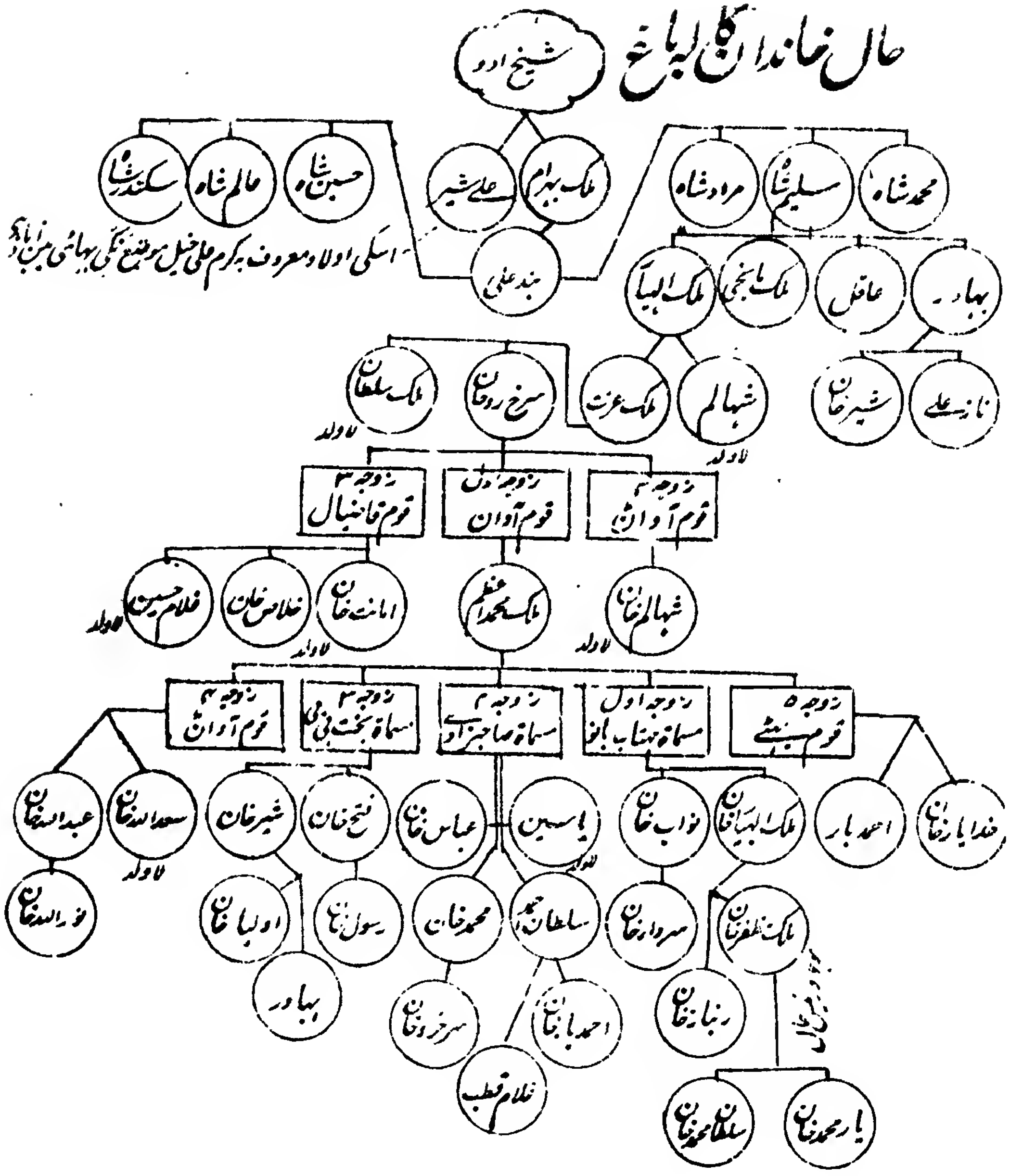

شجرہ نسب اوپر درج کرکے لکھا جاتا ہی کہ خاندان ملکان کالہ باغ قوم آوان سی ہی آوانون کی اصلیت اور قومیت مین اختلاف ہی یہہ لوگ اپنی آپ کو قطب شاہ کی نسل سی بیان کرتی ہین اور اوس سی اوپر پندرھوین پشت مین امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ ابن ابی طالب سی کر کی ملا کر قریش ہونے

ہی ادعا کرتے ہین اور بعضے لوگ انکو شیخ بیان کرتے ہین اسطرح پر کہ راے ہرکرن راجپوت کی نسل سے
ایک شخص معتبر نے بعملداری سلطان محمود غزنوی دین اسلام قبول کرکے قطب شاہ اپنا نام
رکہا اوسکی اولاد سے یہہ قوم ہے اور جو شجرہ نسب انکی خاندان کا اوپر تک دیکہا گیا تو اوسمین راے ہرکرن
اور چند دیگر نام ہندی موجود ہین سو قیاس ہو سکتا ہی کہ ترشیون مین سے کسی کا نام راے ہرکرن
نہین ہوگا مین نے اس حال کی تفتیش مین کوشش کما ینبغی کری الا باعث کہنگی معاملہ کوئی سبیل
حصول اطمینان خاطر تحقیق طلب کو نہ ملی اور چونکہ ایسی پورانے کرسی نامہ کے دریافت کرنسے
چندان کچہہ حاصل نہین ہی بدین سبب اسقدر پر اکتفا کرکے مطلب لکہتا ہون کہ قطب شاہ کی اولاد
سے مورث اعلی اس خاندان کا بمقام دہنکوٹ جو کالہ باغ سے بفاصلہ تخمیناً ڈیڑہ میل اوپر کیطرف
دریاے سندہ کے مغربی کنارہ پر مشہور شہر آباد تہا سکونت پذیر تہی اوس عہد کا صحیح حال معاش اور
گذارہ ان لوگونکا معلوم نہین ہو سکتا قطب شاہ سے بعد سولہوین پشت مین ملک آدو پیدا ہوا
جس سے شجرہ نسب معطوفہ شروع ہوتا ہی اس شخص کو پیر عبد الرحمان شاہ نوری نے جنکا مرید تہا
شیخ کا خطاب دیا جس سبب سے شیخ آدو کے نام پر مشہور ہوا اور چونکہ اوسی عرصہ مین سیلاب
سے شہر دہنکوٹ منہدم ہو گیا تب شیخ آدو نے حسب صلاح اور اجازت پیر موصوف کی اس مقام
پر جہان اب قصبہ کالہ باغ ہی اپنا گہر بنایا وجہ تسمیہ کالہ باغ کی یہہ بیان کرتے ہین کہ اس موقع کی
جانب جنوب بہت سرسبز درخت از قسم بوہڑ وغیرہ تہی اونکے سبب سے اسکا نام کالہ باغ مشہور
ہوا ٹہیک تاریخ وبنا آبادی اس قصبہ کا نہین معلوم ہو سکتا کہ کون سنہ اور سمت مین آباد
ہوا اور جو سماعی روایات اسکی آبادی کی حال مین یہہ لوگ بیان کرتے ہین اونپر تسلی نہین ہو سکتی
الا معاینہ کتب تاریخ سے واضح ہوتا ہی کہ جب اعظم ہمایون صوبہ لاہور سنہ ۹۵۴ ہجری مین جو
۳۲۳ برس ہوئے سلیم شاہ سور سے باغی ہو کر اسطرف آیا تو اوسنے بمقام دہنکوٹ پناہ لی تہی
تو اس سے ثابت ہی کہ اوسکے پہلے کالہ باغ آباد ہوا اب یہہ انداز قرین صحت معلوم ہوتا ہی کہ عرصہ تخمیناً تین سو
برس سے کالہ باغ آباد ہوا شیخ آدو نے بنا ڈالی اوسکے نبیرہ ملک بندعلی نے اور سلیم شاہ فرزند بندعلی

نے اس قصبہ کی ترقی آبادی مین بہت کوشش کری جن باعث سے بانی اس شہر کا سلیم شاہ مشہور ہی من بعد
کا حال تا سلطنت اورنگ زیب عالمگیر قابل تحریر نہین ملتا ۱۱۲۰ ہجری مین شاہزادہ بہادر شاہ ابن اورنگ زیب
نے براستہ بنون کابل سے آکر کالہ باغ مین مقام کیا اور سرباز خان گہکہڑ کو جو ڈانگلی کا حاکم تہا کالہ باغ جاگیر عطا
ہوا چند عرصہ تک گہکہڑ آمدنی لیتی رہی پہر محمد افضل خان خٹک کو عطا ہوا مگر اوسکا دخل نہوسکا احمد شاہ ابدالی نے
سلطنت مین محال کالہ باغ بعوض شصت تومان تبریزی جسکا ایکہزار دوسو روپیہ ہوتا ہی مسمی معاذ خان
قوم ساغری خٹک کو معاف فرمایا اوسوقت کا کچہہ حال گذارہ دربارشاہی سے خاندان ملکان کا
کسی سند سے نہین ملتا مگر معاذ خان ساغری براہ دوستی اور نیز برابر انتظام ایصال منجملہ شصت
تومان سے بست تومان جسکی مبلغ چارسو روپیہ ہوئی ملک محمد اعظم خان کو دیتا تہا تا وقتیکہ ۱۲۰۱
ہجرے مین جسکو ستتر برس ہوئے تیمور شاہ سدوزئی نے بدین سبب کہ ملک محمد اعظم نے چند
سکہان کو قتل کر کے سر اون مقتولون کے بادشاہ کے حضور نذرانہ بہیجا تہا جملہ ایکہزار دو سو
روپیہ محصول محال کالہ باغ بنام محمد اعظم خان معاف فرماکر معاذ خان کا دخل اوٹہا دیا گر چہ سندات
شاہی سے صرف بارہ سو کی معافی ثابت ہوتی ہی مگر سوای اسکی آمدنی دہرہتہ شہر کالہ باغ و
مزروعی بنگی خیلان و محصول نمک بطور خود کہاتے تہے صحیح تعداد اوس آمدن کی کسی کاغذ سے نہین
معلوم ہوتی الا حصر اوسکا ترقی و تنزل بیوپار پر تہا کیونکہ محصول دہرہتہ فی من ہر قسم کی جنس پر
آٹہہ ٹکہ تہی اور ۸۰ ٹکہ فی روپیہ کی حساب سے شمار کئے جاتے تہے جسکا فی من ۲ پائی ہوئے
علاوہ اسکی موضع مسان پر بہی کچہہ زر مالگذاری مقرر نہین تہی عملداری سکہان مین سرداران
نے سمت ۱۸۹۵ بکرم مین موضع مسان کی آمدن بحساب بنجدو مقرر کرکے دو حصہ خالصہ سرکار اور تیسرا
حصہ معافی جو کہڑی فصل کی کنکوت کر کے حق حاکمانہ حسب حصص بالا باہمین تقسیم کرلیتی تہی بعدش سمت ۱۸۹۶ میں
جسکو تینتالیس برس ہوئی مہاراجہ رنجیت سنگہہ نے بابت محال کالہ باغ گیارہ مہار شتر و دو اسپ
عمدہ ملک الہیار پر نذرانہ مقرر کیا چند عرصہ کے بعد مہاراجہ مذکور نے حال آمدن ازاد
سے واقف ہو کر حسب العمالہ زر مالگذاری کی علاوہ دو گہوڑا عمدہ اور گیارہ شتر اور پانچ

سنگ نازمی اور دو بانکشہ ہرسالہ نذرانہ تعین کیا اگر گھوڑا پسند نہو تو بعوض اوسکی مبلغ پانسو روپیہ نقد اور باز و شتر ناپسند کے بدلہ ایکسو روپیہ اور سنگ نازمی کے عوض مبلغ [illegible] روپیہ مقرر تھی اور جب آمدن کان نمک کا انتظام راجہ گلاب سنگہ کو سپرد ہوا تو اوسنی بحساب فیصدی من [illegible] روپیہ ملک الہ یار کو عطا کیے باقے ضبط سرکار کر لیا سوای نذرانہ مندرجہ بالا کی کل آمدن دہرپتہ زرکشی دلالی وغیرہ ملک الہ یار خان کہاتا رہا اور یہہ عملدرآمد عملداری سکہان تک رہا بعہد رزیڈنٹی لاہور [illegible] کو محصول اجناس تجارت وغیرہ مسدود ہوکر بلہ پرمٹ گذرات دریائی اٹک متعلق کالا باغ بنام مصر صاحبدیال خلف مصر رلیا رام مقرر ہوا اور ملک الہ یار خان کی استغاثہ پر صاحب رزیڈنٹ لاہور نے [illegible] کو تا حکم ثانی بدستور سابق معاش واگذار رہنی کا حکم دیا اور وہ حکم ثانی ضبطی پنجاب کے بعد جو تہد سال یعنی [illegible] مین اسطرح صادر ہوا کہ کل آمدن محصول چونگی و نمک حق سرکار سمجہی جاوین اور چند رسومات خلاف انصاف مسدود ہوکر مبلغ [illegible] رقومات ذیل سی الہ یار خان سالیانہ معاف کیا وسے

محصول زمچ یعنی پتھری بحساب فی من [illegible]	چرائی مویشی	زمینداری رول یعنے خاک سیاہ	زرکشی
[illegible] سالیانہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
جاگیر کل موضع مسان	معافی زمینات مقبوضہ الہ یار خان متعلق عیسی خیل		

بلغ [illegible] روپیہ

[illegible]

اور نذرانہ مقررہ سکہان بہی معاف کیا گیا صاحبان بورڈ اف ایڈمنسٹریشن پنجاب کی تجویز و اوس حکم مین یہہ شرط بہی درج تہی کہ موضع مسان واسطی دوام بطور جاگیر اس خاندان کو معاف رہیگا اور باقی رقومات مندرجہ بالا تا زندگی ملک الہ یار خان معاف اور بعد وفات اختیار سرکار ہوگا کہ ضبط کرے یا معاف [illegible] مین ملک الہ یار خان عمر طبعی کو پہونچکر فوت ہوا اور بجای

اوسکے ملک مظفر خان بیٹا اوسکا دستار مختار رہا اور بنظر خدمات گذاری اور نمک حلالی اس خاندان کے حکم ضبطی معاش ملتوی ہوکر واسطے تجویز مناسب کے رپورٹ بحضور گورنمنٹ بہیجی گئی اور واگذاشت دوام گورنمنٹ نے منظور فرمائی:

حملہ جات بیرونی

اس خاندان کو ایسی موقعہ پر دیکھکر حسد اور طمع کی راہ سے اقوام پشتون خٹک وغیرہ نے حملہ کرتے رہے مگر خاطر خواہ کامیاب نہوئی چنانچہ عزت خان جد پنجم رئیس حال کی وقت شہباز خان خٹک کو چند نے لشکرکشی کرکے کالہ باغ لیلیا غارت اور رعایا بہی رعایا کی سوا ملک عزت بہی عقوبت سے مار گیا اور اوسکا فرزند سرحزو خان تاب مقابلہ نلاکر دریا کو عبور کرکے کوہ سکیسر مین پناہ گزین ہوا اور پہر اپنی استعداد پیدا کرکے کالہ باغ خٹکون سے واپس لے لیا بالاۓ مقام کے ارادہ سے تیری علاقہ خٹک تک لڑنے گیا ثانیا ملک سرحزو خان کی ریاست مین اشبیر خان عیسی خیل شاہ محمود خیل نے حشری جمع کرکے کالہ باغ کو محاصرہ کرلیا دو ماہ کی محاصرہ کے بعد بسبب تنگی رسد بدون حصول مقصود بطور صلح واپس چلا گیا اور پہر تخمینا ستر برس ہوئی کہ ناصر خان دادا خواجہ محمد خان رئیس خٹک نے باتفاق قوم عیسی خیل و مروت و ساغری کالہ باغ کو تین ماہ محاصرہ رکہا آخر ناکام ہوکر حسرت سے واپس ہوئی اور پہر سکہون کی فوج نے اول بسر کردگی محکم چند اور ثانیا دیوان دل سنگہ یورش کی مگر کالہ باغ لوٹ سے بچ رہا اور سکہون سے کچہہ انتظام نہ ہوا

فساد خانگی

گرچہ پہلے سے بہی عداوت خانگی اور بغض دلی اس خاندان مین تہا مگر زیادہ شعلہ ور بوقت ریاست ملک محمد اعظم خان کے ہوئی شجرہ نسب مین دیکہو کہ ملک سرحزو خان کی تین زوجہ تہی ملک محمد اعظم خان کی سوائی چار پسر اوسکی دوسرے دو زوجہ سے بہی تہے مگر باعث لیاقت اور کلانی عمر بعد وفات سرحزو خان کی محمد اعظم ملک ہوا اور اسی شخص کے عہد سے زیادہ تر اس خاندان کا نام مشہور ہوا ملک محمد اعظم کی پانچ شادی تہین اون مین سے ہر ایک کی اولاد نرینہ کی تفصیل شجرہ مین

مرتے دم تک اسی سبب باہم برادران اتفاق نہین تہا اور آخر ایام عمر مین محمد اعظم خان نے باوجودیکہ ملک الہیار
خان اور سب بہائی پسران سے بڑا تہا مگر محمد خان اپنی دوسری منکوحہ کے فرزند کو بباعث حفظ قرآن شریف
وغیرہ اپنا قائمقام اور دستار مختار بنایا اس بات پر ملک الہیار کو رنج ہوا تب خلاص خان
و امانت خان برادران مادری ملک محمد اعظم نے دغا کرکے اسطرح ملک محمد اعظم خان کو کوچہ مین
مار دیا کہ اول محمد شاہ بہادر خیل اور اگر خان مراد شاہی نے ضربات تلوار مارین اور پہر بڑی
سے فرو مند وقیمن آکر لگین جنکا ضارب ایک خلاص خان تہا اور دوسرا لوگ کہتے ہین کہ خود ملک
الہیار خان تہا اوسی روز مسجد مین پہرتا ہوا یسین خان بہائی حقیقی محمد خان کا بہی مارا گیا اور
محمد خان و سلطان احمد خان جان بچاکر طرف عیسی خیل کے چلے گئے کیونکہ انکی قتل کا بہی مشورہ
تہا تخمیناً ایک ماہ کے بعد ملک الہیار خان نے بشمولیت فتح شیر قوم سگہرال ساکن موضع ٹمن اپنی
خسر اور اوسکی پسران مہر خان واگر خان کی مسمیان خلاص خان و امانت خان اپنی عموں قاتلان

محمد اعظم خان کو بہانہ تقسیم مال محمد اعظم بولاکر برج کے اندر بضربات کٹار و تلوار مار دیا اور غلام
حسین اونکی بہائی نابالغ کو مسمیان محمد علی و شہباز ملازمان ملک الہیار نے باعمین قتل کردیا غرض
تو یہہ کشت و خون ہو رہی تہی اور دوسری جانب عیسی خیل سے سلطان احمد خان زمان خیل
اور موشانیون کی مدد لیکر کالاباغ پر حملہ کیا الا ہمراہیون کی بزدلی سے خود گرفتار ہوگیا دوسرے
بہائی محمد خان نے لاوہ مین جاکر بدی شروع کری اور موضع مسان پر قابض ہوگیا چند ماہ کے
بعد الہیار خان نے سلطان احمد سے اقرار صلح کرکے رہا کردیا اور محمد خان کو باعانت سکہان موضع
مسان سے بہی بیدخل کیا تب محمد خان ٹانک مین سرور خان رئیس کٹی خیل کی پاس مدد خواہ
گیا جسکی پیچہے نواب خان برادر حقیقی ملک الہیار خان نے ٹانک مین پہونچکر بلا اطلاع سرور خان
مگر اوسکی فرزند کی رازداری سے ارادہ قتل محمد خان بپناہ طلب کا کیا وہ اجل رسیدہ یہہ خبر
پاکر بامید بچاؤ خود ٹانک سے شباشب ڈیرہ اسمعیلخان کی طرف نکل بہاگا نواب خان نے
بہمراہی سواران اوسکا تعاقب کرکے قریب موضع بٹ قتل کردیا بعد اوسکے سلطان احمد خان

بہی باجل موعود مرگیا تب الہ یار خان سب فسادون پر غالب آکر مالک ہوا اور ماہ مارچ سنہ [illegible]
تک اوسنی ملکی کرکے سفر آخرت اختیار کیا جسکی بعد ملک مظفر خان بیٹا اوسکا دستار مختار اور
ملک ہی گرچہ اوس خون ریزی کے بعد آپسمین کوئی واردات سنگین واقع نہین ہوئی مگر
محمد خان کی پسر میر حمزہ خان اور غلام قطب واحمد یار فرزندان سلطان احمد اور عباس خان
کے ملک مظفر خان کے ساتھہ کمال عداوت ہی گو وہ دنیاداری مین اوسکی برابری نہین سکتی

حال خدمات سول یا ملٹری

ملک محمد اعظم کو جو بارہ سو مواجب سالیانہ مین محال کالہ باغ تیمور شاہ سدوزئی سے عطا کیا
تو اوسوقت خدمت محافظت گذر راہ کالہ باغ اور انسداد واردات راہزنی وغیرہ وانتظام
قوم مشانی وبجا آوری دیگر خدمات شاہی اوسکی ذمہ ہوئی تہی اوسکی بعد کوئی خاص خدمت
قابل ذکر نہین تا وقتیکہ سنہ [illegible]ء میں فوج سرکار انگریزی کابل مین تہی تو کرنیل میکشن صاحب
اور الگزنڈر برنس صاحب وغیرہ صاحبان نے انتظام کشتی ہا و آمد رفت قاصدان کا بندوبست
نواح کالہ باغ معرفت ملک الہ یار خان کیا اور سنہ [illegible]ء مین بوقت آنے کرنیل اڈوارڈس صاحب
ملک الہ یار اور اوسکا فرزند مظفر خان حاضرباش خدمت ہی اور جب سرکشی سکہان ملک پنجاب
مین ہوئی تو بموجب حکم کے ملک مظفر بہمراہی پندرہ پنج کے نوکر اور پچاس سوار ملازم سرکار
جو ملک الہ یار خان نے معہ نواب خان برادر خود بہیجے تہے بنون مین فتح خان ٹوانہ کے ہمراہ
رہا جب فوج سکہان متعینہ بنون نے سرکشی کرکے بسرکردگی رام سنگہ چہاپہ والہ اور رندہان سنگہ
لمیدان فتح خان ٹوانہ کو مار دیا تو ملک مظفر خان بہی گرفتار ہو گیا مگر باوامی نذرانہ یا کسی اور
حکمت سی رہا ہو گیا اور پہر ٹیلر صاحب کے احکام کی تعمیل کرتا رہا بوقت مفسدہ سنہ [illegible]ء ملک مظفر خان
بہ جمعیت پندرہ سواران اور تیس نفر پیادہ بموجب حکم جرنیل جان نکلسن صاحب بمقام پشاور
واسطے خدمات گذاری سرکار انگریزی حاضر ہو کر حسب ارشاد کرنیل سر ہربرٹ اڈوارڈس
صاحب کمشنر قسمت پشاور نو ماہ تک پشاور مین مقیم رہکر خدمت بجالایا اور بمقام بنون ملک

مظفرخان کا دوسرا بھائی رنباز خان ہمراہی سوار اور پیادہ کپتان کاکس صاحب ڈپٹی کمشنر
کی خدمت مین حاضر رہا بعد رفع فساد مذکور ملک مظفرخان کو بجلدوی خیرخواہی پیشگاہ نواب
گورنر جنرل ویسرای کشور ہند سے خطاب خان بہادری معہ سند خوشنودی سرکار اور انعام
ایکہزار روپیہ عطا ہوا ملک مظفرخان لئیق اور خدمتگذار سرکار ہے فی الحال اوسکو اختیار
پولیس اپنے علاقہ مین ذیلداری کے دیئے گئے اور بسبب دور واقع ہونے مقام صدر ضلع
اور تحصیل سے مناسب ہے کہ اوسکو کچھہ اختیار مقدمات خفیف دیوانی اور فوجداری کے مثل دیگر
رئیسان پنجاب عطا ہون تاکہ انصاف ملنے مین اوسجگہہ کی رعایا کو سہولیت واقع ہو ملک
مظفر کا بڑا بیٹا یار محمد خان اپنے باپ کا تابعدار ہے مگر رنباز خان کے ساتھہ
کچھہ رنجیدگی ہے ۔

○

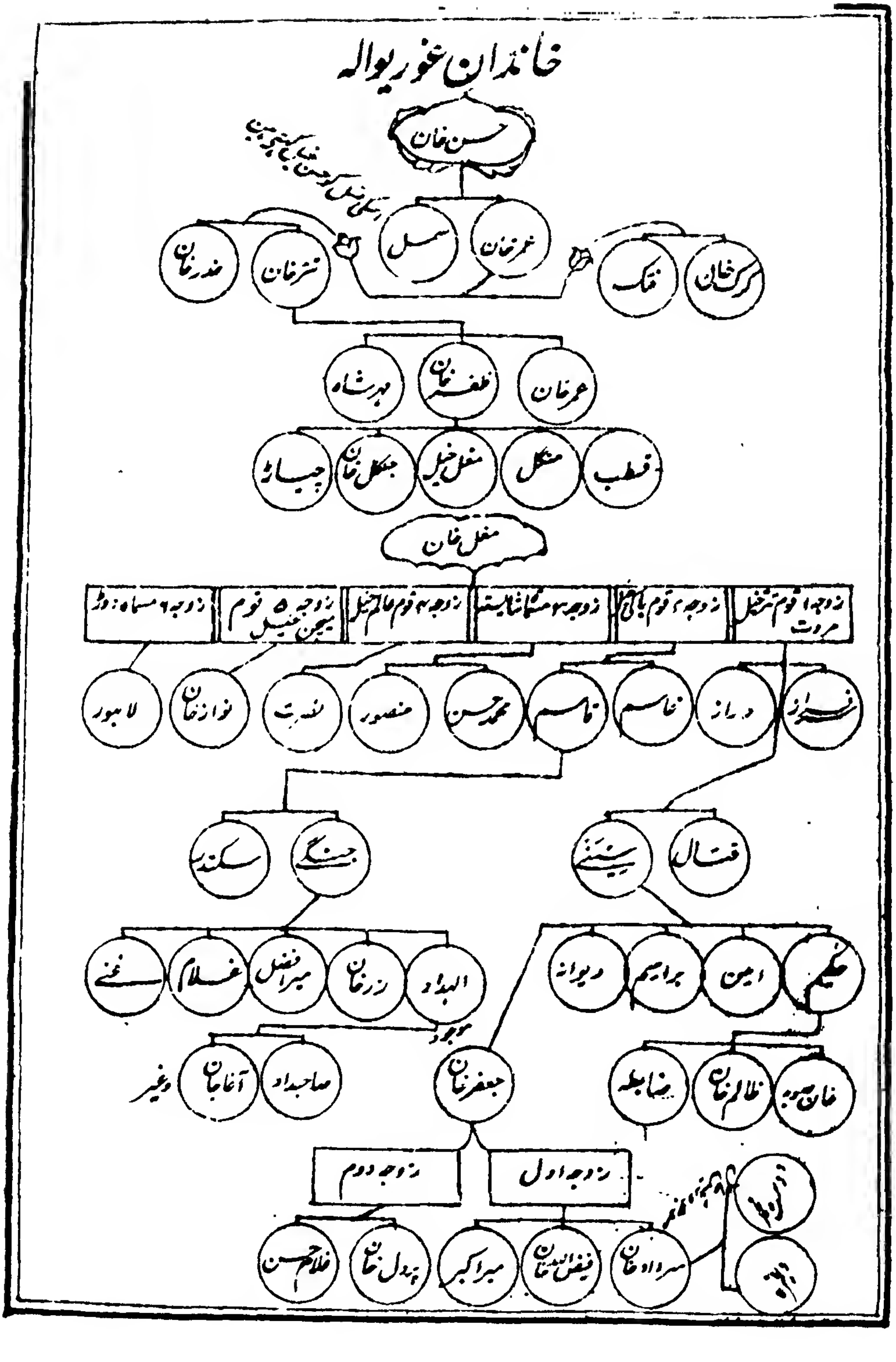
خاندان غوریوالہ
حسن خان
کرک خان
نمک
عمر خان
سمل
نثر خان
خدر خان
عمر خان
ظفر خان
مہر شاہ
قطب
منگل
مغل خیل
جنگل خان
چباڑ
مغل خان
زوجہ ۱ قوم ترخیل مروت
زوجہ ۲ قوم بابا خیل
زوجہ ۳ مسماۃ شایستہ
زوجہ ۴ قوم عالم خیل
زوجہ ۵ قوم بیجن خیل
زوجہ ۶ مسماۃ ...
فراز
دراز
خاسم
قاسم
محمد حسن
منصور
نصرت
نواز خان
لاہور
قتال
بینی
جنگ
سکندر
حلیم
امین
براہیم
دیوانہ
الہداد
زر خان
میر افضل
غلام
غنی
موجود
خان بہادر
ظالم خان
ضابطہ
جعفر خان
صاحبداد
آغا جان
وغیرہ
زوجہ اول
زوجہ دوم
سرداد خان
فیض اللہ خان
میر اکبر
پہلوان خان
غلام حسن

مختصر تاریخ اس خاندان کی

واضح ہو کہ مورث اعلیٰ ان کا مسمی حسن خان علاقہ بنون مین بطور اجنبی وارد ہوا ان کا اوپر کسی
اور بڑی قوموں سے نہیں ملتا جو اس ضلع مین آباد ہین بلکہ ایسا مشہور ہے کہ حسن خان بدلے ان کا علاقہ بہت
سی باعث ارتکاب واردات خون کے معہ ہر دو پسران خود یعنی عمر خان و مغل خان نکل کر اس ملک
مین آیا اول قوم اخیل مین آکر آباد ہوا اور پھر اوس جگہ سے اوٹھا کر متصل خوجڑی ہا اوس موضع پر جہان
اب موضع حسن خیل ہے سکونت پکڑی بعد وفات حسن خان کے عمر خان نے اپنے بھائی مغل سے علیحدہ ہو کر
بشمولیت غیرت خان خوجڑی جسی بمقام قصبہ غوریوال اپنا واندہ بنایا تھا اور اوسی غیرت خان کے
نام سے موضع غوریوالہ مشہور ہے آباد ہوا عمر خان کو عادت تاخت اور غارت گری بہت تھی اوسی عرصہ
مین ایک گروہ قوم جٹ بمقام غوریوالہ وارد ہو کر عمر خان کے ہمسایہ ہوئے ایک دفعہ واندہ غوریوالہ کے
لوگون نے تاخت کر کے قوم مروت کی مال مویشی غارت کر لائے مروتون نے غیرت خان ملک سے
استدعاء واپسی مال مغروقہ خود کری اور اوس نے ارادہ واپس کر دینے کا کیا یہ خبر سنکر عمر خان نے سب
اپنے ہمراہیون کو جو غارت کے مال سے حصہ پا چکے تھے جمع کر کے اتفاق کر لیا اور غیرت خان کی اس نیکی
کو بے ہمتی سمجھکر دوست بھی مخالف ہو گئے اور سب نے اتفاق کر کے غیرت خان کو ملکی سے جواب دیا اور
عمر خان کو ملک بنایا اوسی روز سے یہ مثل بزبان پشتو مشہور ہے د تودو و سړو نه وی غیرت خان جستګر
یہ ہے کہ گرم سردون کے سہنے والا نہیں تھا اسی غیرت خان اوس دن سے عمر خان کے خاندان مین ملکی کا رتبہ
چلا آتا ہے اوس سے بعد تیسری پشت مین مغل خان مشہور ملک جس کے اولاد مجموعاً مغل خیل کہلاتے ہین پیدا ہوا
اس شخص نے اپنی عقلمندی سے باوجود اجنبی قوم ہونے کے اس قدر رسوخ پیدا کیا کہ اکثر بنون مین اوس کو
اپنی گونڈی والے لوگ عزیز او معتبر جانتے تھے اونہین ایام مین مسمی جبار برادر مغل خان قوم تنکی والون کے
ہاتھ سے مارا گیا الا بسبب جرگہ اور رفتہ رفتہ آخر کی مغل خان نے تنکی والون سے صلح کری اوس اقرار
صلح کے اعتبار پر الہداد خان ملک تنکی غوریوالہ مین آیا مسمی غلام پسر جبار نے بدون مشورہ مغل خان اوس کو
قتل کر دیا اس عہد شکنی کے سبب سے مغل نے اپنے برادرزادہ غلام کو الہداد کی قصاص مین ہلاک کر دیا اور

خانگی واردات کی باعث سی دنیا جارہ اوس کا دشمن بن گیا تب لاچار اپنی جان بچانے کیواسطے غوریلہ
سی بہاگ کر بازار احمد خان بن ... کی بیتی ہوا اور ... قطب ... غلام نبیرہ جہانگیر ملک بنا جس کو چند
عرصہ کے بعد بطمع ملکی شتمیان نسنم ونوری ذبیح کر کے مار دیا اور خود ملک بن بیٹھا اون سے بسبب
بے وقت افطار کرانے روزہ رمضان کے اخوند شیر محمد صاحب نوی جو مشہور عالم نبون کا تہا
اور گگہ پیر دوزوا سے نے ناراض ہوکر قوم میری اور عیسکی کی مدد بعد لینے اس عہد کے دلانے
کہ جب غوریوالہ فتح کرو تو نابالغ بچون اور عورات کو قتل یا خراب نکرنا دوسرا غوریوالہ بین سے دہوہنے
دینا بعد پذیرائی دونون شرائط کے مغل خان نے اس لشکر کمکی کی ہمراہی مین چالیس روز کے محاصرہ
کے بعد غوریوالہ فتح کرلیا اور اپنی معاند لوگون کو قرار واقعی سزا دی اور بدستور اپنی ملکی پر قایم ہوا
اور بعد وفات مغل خان کے اوس کا بیٹا دراز خان دستار مختار رہا جب وہ بہی نوبت حیات چند
روزہ بہگت چکا تو قاسم خان دوسرا بیٹا مغل کا ملک ہوا اس شخص نے اپنی باپ کی بہی بدہ کر ...
بن قدر اور رعایا مین رعب پیدا کیا اس کا دوسرا اور یہ بہائی سینی خان بہی ملک تہا جو قاسم خان
کی ہمسری سے بسبب اپنی لیاقت اور حسن ارادت کے جوہا کمان افغانستان بہتر آگیا اور قاسم خان سے ملکے
سخت گیری اور زیادہ ستانی فلنگ وغیرہ سے رعایا تہ غوریوالے جو ناراض ہوکر سینی خان کو جو سلیم الطبع
اور دانا تہا ملک منظور کیا بہت عرصہ تک سینی خان ملک رہا آخر جب میان مرادخان زئی اس علاقہ
بن واسطے وصول مالنگ محمود شاہ سدوزئی کی طرف سی آیا تو اوس نے بازید خان میری کے کہنے پر بد اندیشی کر کے
سینی خان کو دغا کے راہ سے اپنے معسکر مین بولا کر بازید قوم میری سے جو پہلے سے سینی خان کا دشمن تہا
قتل کرادیا اوسکے بعد جعفر خان فرزند سینی خان کا ملک ہوا اور دوسرے فریق سے جنگی خان ولد قاسم خان
ملک تہا جعفر خان راست گو اور مردانہ شخص چالیس برس تک ملکی کرکے سرکار انگریزی کی عملداری مین مرگ
طبعی فوت ہوا تب اوس کا بڑا بیٹا سردادخان اپنے باپ کا جانشین کیا گیا تا حال وہ موجود ہے -

حال معاش و جاگیر

واضح ہو کہ عہد عمر خان بن کچہہ معاش اوس کے دربار حکام وقت سی مقرر نہین تہے الا اوس نے اپنی سینہ ...

اور جوانمردی سے رسومات شادیانہ اور مال شماری اور ٹہپہ خاص غوریوالہ پر مقرر کرلیا اور نیز مقدمات
خفیف مثل جیسا کہ زد وکوب خفیف پانسو نفر مرتکب آٹہہ روپیہ تاوان معین تہا ایسی پر قوم کی وصولی اور
غارتگری سے اپنی اوقات گذاری کرتا رہا مغل خان کے وقت سے چہارم ٹپہ غوریوالہ جس کی اوس وقت کی
آمدنی ٹہیک معلوم نہین ہوئی مگر زمانہ حال سے بہت کم تہی احمد شاہ ابدالی کی جانب سے اوس کو معاف ہوا
اور بعد اوس کے بموجب سند شاہ زمان اور شاہ شجاع کے سیفی خان کے نام ایکسو تومان تبریزی سے
جسکی دو ہزار روپیہ ہوئے اور قاسم خان کے نام اول ہفتاد تومان اور ثانیاً تیس تومان جملہ ایکسو
تومان معاف تہی یعنی کل چار ہزار روپیہ غوریوالہ کے تلنک یعنی مالگذاری سے مجرا لیتے تہی اور جب
سیفی خان کسی حاکم یا بادشاہ کے روبرو جاتا تہا تو روز ملاقات سے روز رخصت تک پانچ روپیہ
یومیہ بطور مہمانی ملا کرتے تہی عملداری سکہان مین بدستور ٹپہ غوریوالہ کا چہارم بنام جعفر خان
ولد سیفی خان معاف تہا اور دوسرا چہارم جنگی خان اور بعدش بیٹا اوس کا الہداد خان کہاتا رہا
تا وقتیکہ سنہ ۱۸۴۸ مین بوقت حکومت سر ہربرٹ ایڈوارڈس صاحب اور نظامت جنرل کورٹ لنٹ
الہداد خان سے بندوبست وصول وادای مالگذاری بابت چہارم حصہ ٹپہ خود نہو سکا اور جعفر خان نے
بجائے اپنے حصہ کے کل ٹپہ غوریوالہ اور علاوہ اوس کے ٹپہ اسمعیل خیل کی بہی مالگذاری ادا
کردی اس باعث سے اور نیز بوقت محاصرہ ملتان مسمی نر خان برادر الہداد خان سرکار انگریزی کی
خدمات سے پہلوتہی کر کے بلا رخصت اپنی وطن کو چلا آیا اور یہان اکثر شامل مفسدان ہوا ان وجوہات سے
چہارم حصہ الہداد خان والہ ضبط سرکار ہو کر باقی چہارم جعفر خان کے نام واگذار ہوا اوسنے دوراندیشی
کر کے بدین مراد کہ دونون ٹپون پر ہمارا دخل رہے غوریوالہ کے ٹپہ سے بجائے چہارم ہشتم اور ٹپہ اسمعیل خیل
سے بہی ہشتم لینا قبول کیا اور حسب تجویز ہربرٹ ایڈوارڈس صاحب ہر دو ٹپہ کی سند اوس کے
نام عطا ہوئی فی الحال سردار خان کو دونون ٹپہ سے حسب ذیل آمدنی سالانہ ہے

تپہ عوزیوالہ			تپہ اسمعیل خیل		
بابت ہشتم	تعلقہ داری وچھوترہ	میزان تپہ عوزیوالہ	بابت ہشتم	تعلقہ داری قیصدی بچیرویہ	میزان تپہ اسمعیل خیل
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

کُل آسن ہر دو تپہ سے [illegible] ہی اور یہ رقم سردار خان فرزند کلان جعفر خان کے نام سرکار سی واگذاشت ہے
اور حسب دستور گذشتہ چار سوار رئیس مذکور کی جانب سی خدمات سرکار مین حاضر رہتے ہین جن کو تنخواہ
مین غلہ وغیرہ اپنے پاس سے دیتا ہے گورنمنٹ انگریزی کی حضور مین جعفر خان اور اوس کا بیٹا سردار خان
اچھا خدمت گذار رہا بوقت سرکشی ۱۸۴۸ء مین سردار خان بجمعیت اٹھائیس سوار اسلحہ بند محاصرہ ملتان کے
وقت شامل سرکار تھا اور جعفر خان نے بموجب حکم ٹیلر صاحب اور رضا میر عالم خان کے علاقہ بنون سے
دو سو جوان واسطے امداد سرکار بھرتی کیئے ۱۸۵۷ء کے فساد مین چودہ سوار سردار خان کے ضلع بنون مین کام
ڈاک رسانی وغیرہ پر متعین تھے ماہ مئی ۱۸۶۰ء سے سردار خان کو کام ذیلداری پولیس تفویض ہوا جسکو
بہت خوشی سے انجام دیتا ہے اور قدر عزت کا سمجھتا ہے

خاندان بازار احمد خان

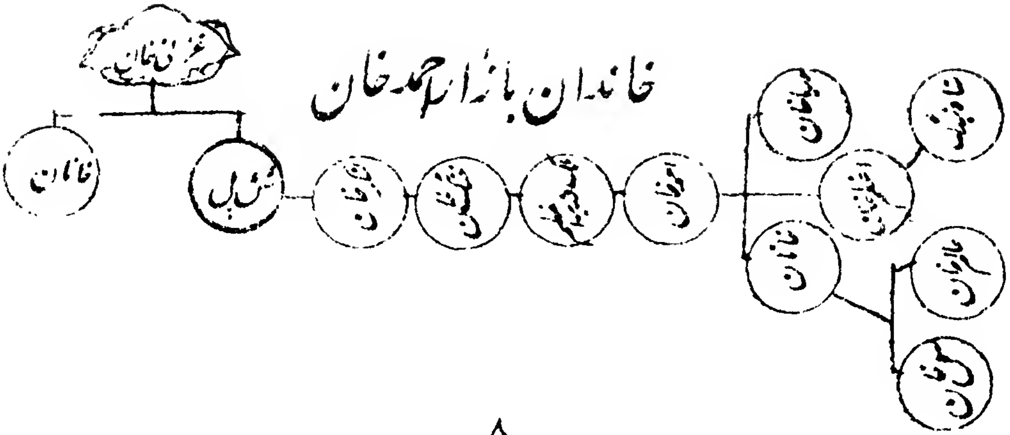

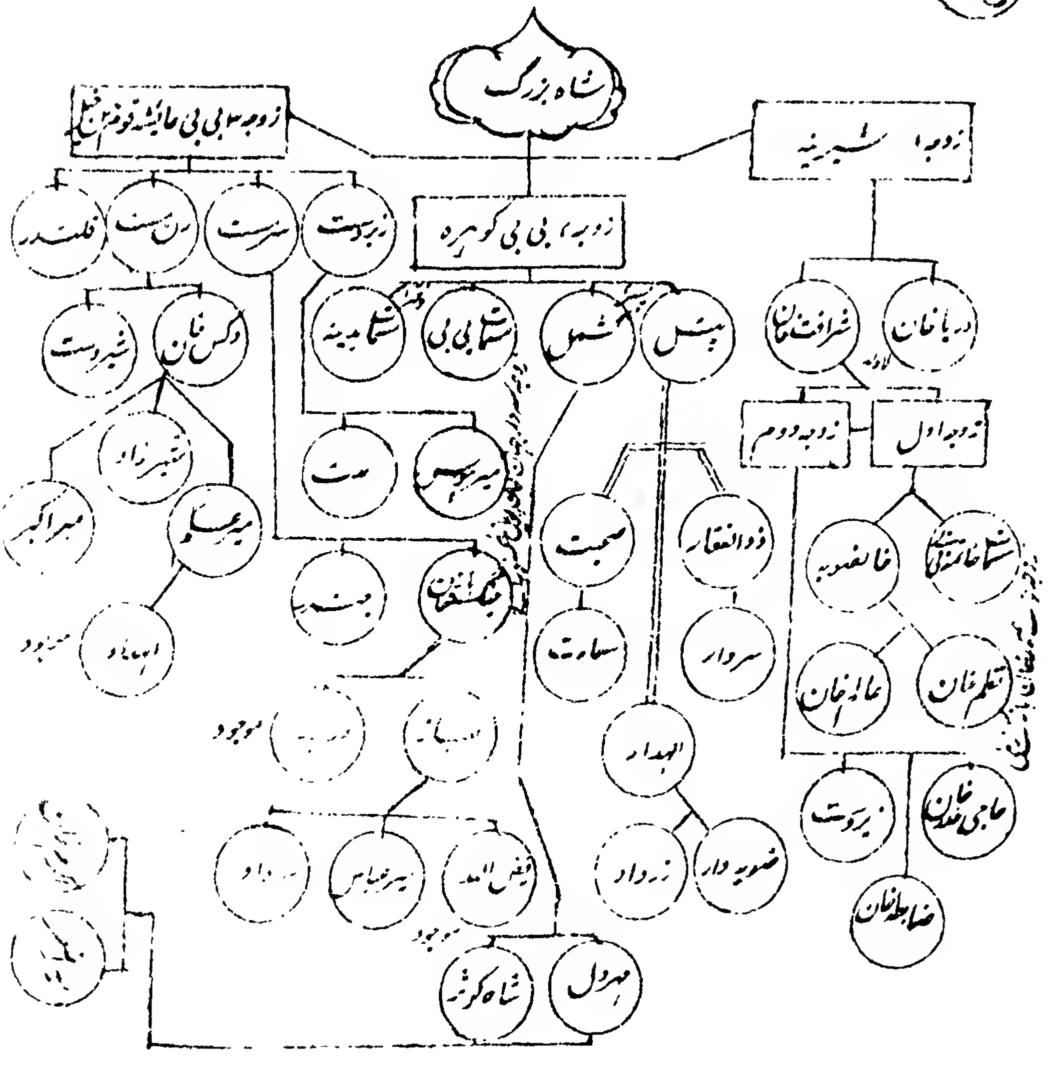

تاریخ اس خاندان کی

یہہ خاندان ابن عیسکی کی اولاد شینک سے ہے جو بتی کا اصل حال قبضہ ہاے ہذا اور شجرہ نسب نسخہ موسوم کے پہلی باب مین درج ہو چکا ہے عیسکی کی اولاد مین سے غزنی خان مورث اعلیٰ اس خاندان نے نسخہ عیسکی مین اپنی نام پر ایک موضع آباد کیا عرصہ تخمیناً ایک سو پچاس برس کا گذرا ہی کہ احمد خان نے جس کے وقت سی یہہ خاندان ممتاز ہوا موضع غزنی خیل سے اوٹھہ کر بازار احمد خان کو اپنے نام سے آباد کیا اکثر ہندو لوگ موضع بہرت وغیرہ سے آکر آباد ہوئی گو اوس کی حیات مین یہہ قریہ بہت چھوٹا تھا الا اوس نے تا مقدور اس کی ترقی مین ہر طرح کوشش کری شروع عہد نادر شاہ ایرانی مین احمد خان مرگیا ازان بعد اعظم خان فرزند اوس کا ملک بنا احمد شاہ ابدالی کے عہد مین جب وہ بہی مرگیا تو شاہ بزرگ اوسکی پسران نے دریا خان دفانان اپنے چچون کو معہ فرزندان اوس کے دغا سے قتل کر کے خود دستار خنا رہوا آدمی ہوشیار اور مستعد تہا اپنے جنبہ دارون مین بہت رسوخ پیدا کر کے دربار شاہی مین بہی دست رس حاصل کری احمد شاہ ابدالی نے موضع جدا خیل و مردی خیل و سیرو جملہ جمیع ایمالے سالیانہ جاگیر مین عطا کی علاوہ اس کے آمدن دہرتہ قریہ بازار احمد خان مرتب ایکہزار روپیہ سالانہ کی تہی شاہ بزرگ کی عہد مین قصبہ بازار احمد خان بہت بڑہ گیا اور میلہ جمعہ کے ہونے سے خرید فروخت اور رونق کی بڑی ترقی ہوئی جیسا کہ شجرہ مین درج ہے شاہ بزرگ کے ہشت فرزندان نرینہ اور دو دختران تہین جن مین سے مسمات بی بی کو سردار جہان خان درانی جو افسر فوجی احمد شاہ کا تہا نکاح کیا اخیر دور سلطنت تیمور شاہ سدوزئی مین شاہ بزرگ نے بہی جہان فانی کو چہوڑا اگرچہ اوس کے بعد شرافت خان قایم مقام اپنے باپ کا ہوا مگر آپسمین بہائیون کے بدین سبب کہ مختلف زوجات سی تہے اتفاق نہو سکا رفتہ رفتہ زبردست ہر ایک بجائے خود ملک تہی شرافت خان نے اپنی دختر مسمات خانمہ بی بی کی شادی نواب صمد خان بارکزی برادر امیر دوست محمد خان سے کردی تہی اس رشتہ داری کے باعث شاہ زمان کے عہد مین شرافت خان اپنے ہمسرون پر غالب رہا اور

علاوہ جاگیر سابق اور آمدن سرتہ مبلغ بارہ سو روپیہ سالانہ انعام اوس کا منجملہ تلنگ تپہ عیسیٰ کی سے مقرر
ہوا اور بوقت ملاقات کبھی حاکم کے پانچ روپیہ یومیہ بطور مہمانی کے ملتے تھے شرافت خان حقیقی برادر دریا خان
عالم شباب میں خود بخود ایک لڑائی میں مارا گیا اوس کے بدلہ میں مغل خان جد اعلیٰ سردار خان مذکور جنہنے
اپنی دختر شرافت خان کو نکاح کر دی اوس سے تین فرزند نرینہ شرافت خان کے پیدا ہوئے جنہیں
سے بڑا حاجی قدر خان تھا جو بعد وفات شرافت خان دعوی دار ملکی ہوا اور اوسکو قلندر خان اور
جنگباز خان اور دکس خان نے ہمصلاح ہو کر مع دو دیگر برادران حقیقی بے خبر قتل کر دیا خانقسوہ بسر
شرافت خان مشکل سے جان بچا کر نواب صمد خان کے پاس داد خواہ گیا اور جب سردار شیر دل خان
بارک زے اس ملک میں آیا تو خانقسوہ اوس کے ہمراہ آیا اور اوس کی اعانت سے اپنی
جا بدادا اور موضع واپس لیکر انتقام کے راہ سے تین چار کس نوکران دکس خان وغیرہ کو جو
بوقت قتل اوس کے برادران کی شامل تھے عقوبت سے ہلاک کیا اس ہر طرح کے فساد پر غالب آکر مسمی دکس خان
ولد رب مست خان ملک ہوا یہ شخص دلاور آدمی تھا سب سے زیادہ اختیار اور نام پیدا کر کے ماہ
منگر سمت ۱۸۷۴ بکرم میں جب مہاراجہ رنجیت سنگھ ضلع بنوں کی حدود و مروت میں داخل ہوا تو اس نے دفتر
کے ساتھ اور میت سے اطاعت قبول کر کے سردار فتح سنگھ کے رابطہ اور کنور کھڑک سنگھ کی مہربانی
سے بڑا رسوخ حاصل کیا پانچ روپیہ روزینہ اوس کو روز ملاقات سے تا رخصت معہ سرو پا سرکار سکھان سے
ملتا تھا سمت ۱۸۸۲ بکرم میں کھڑک سنگھ نے نصف تپہ عیسک دکس کو معاف کیا علاقہ بنوں خصوص اپنے
گوند بداردن پر اس قدر اس کا اختیار تھا کہ جہاں چاہے بطور حشری لشکر فوجی جمع کر سکتا تھا بازار
احمد خان کی ترقی اور اس خاندان کا نام دکس خان کے وقت سے تمام مشہور ہو گیا دیوان مانک رائے
نے جو نواب ڈیرہ کی طرف سے ایک دفعہ موضع خوجڑی علاقہ بنوں پر یورش کی تو دکس خان نے ہمراہی
زنگ خان میرہ خیل اوسکو ایسا ہٹایا کہ پھر بنوں کا بھی نام نہ لیا اور ایک دفعہ موجب علاقہ میانوالی میں سکھوں خان
کی مدد کے واسطے ہمراہی ایک سو تیس بندوق کی جا کر سکھوں سے لڑا اور اسی طرح ہر طرف لڑنے میں
دلیر تھا سمت ۱۸۹۰ بکرم میں دکس خان فوت ہوا تب بڑا بیٹا اوس کا میر عالم خان اپنے باپ کی جگہ ملک بنا ہی

کامل کامیاب نہیں ہوا تہا کہ ایک سال کے بعد خانصوبہ نے اپنی پورانی انتقام مین دغا دیکر مروا دیا اوس کے قاتلان سے بہی بارہ کس اوسی موقع پر مارے گئے جب سکہون کا حاکم آیا تو بیوہ دکس خان نے مبلغ [illegible] ہزار روپیہ نذرانہ یا رشوت دیکر اس جرم مین خانصوبہ کو باعث قصاص لینے کے قید کرا دیا جو لاہور کو بہیجا گیا اور کل جائداد اوسکی موضع وغیرہ بیوہ دکس اور اوس کے فرزندان کے قبضہ مین اگئے جسپر آج تک وہ قابض ہین بعد چند سال کے خانصوبہ مذکور بسفارش سردار سلطان محمد خان بارکزئی لاہور سے رہائی پاکر واپس آیا مگر ملکیت نہ ملی میر عالم خان کے مارے جانے کے بعد سمند خان ولد قلندر خان نے دعوی ملکی کیا جسکو لالباز خان [illegible] خان نے معہ ایک خورد سال فرزند کی قتل کرکے لالباز خان ملک ہوا یہ شخص عقیل زمانہ ساز دوراندیش تہا ۱۸۴۸ع مین جب کرنیل سر ہربرٹ اڈوارڈس صاحب اس ضلع مین آئے تو اس نے حاضر ہو کر بجا آوری احکام اور خدمات بخوبی کری اس سبب سے صاحب ممدوح نے بلحاظ خاندانی اور ابتدا و آمدنی بجا کل ۱۲ موضع تپہ عیسکی کے چہارم کے بابت مبلغ [illegible] اور بابت تعلقہ داری سالانہ [illegible] اور بابت پاوسمعیل خان نے [illegible] کل [illegible] سالانہ معاش عطا فرمائے بوقت شورش ملتان ۱۸۴۸ع مین دراب خان محاصرہ ملتان مین خدمت گذار رہا اور لالباز خان کو بنون سے سکہ قید کرکے گجرات لیگئے تہی کہ وہان سے امیر دوست محمد خان کے پاس پہونچکر رہا ہوا بعد وفات لالباز خان کے فیض اللہ خان فرزند کلان اوس کا ملک مقرر ہوا کہ تا حال وہی ملک ہے مگر دراب خان اپنے چچا سے بخوبی اتفاق رکہتا ہے اور زیادہ تر اختیار امورات ملکی و خانگی دراب خان کو ہی ہے میر اکبر خان ولد دکس خان ایک معقول آدمی ہے اور اوس سے دراب خان اور فیض اللہ خان کی عداوت اشد ہے۔

رواج تقسیم

شاہ بزرگ نے اپنی حیات مین بطور چنڈا وند ہر ایک مقبوضہ کی اولاد کو ایک ایک حصہ [illegible] تقسیم کر دی کل تین حصہ حسب ذیل شرافت خان یک حصہ [illegible] و کشل یک حصہ سرمست زن مست زبردست

وقلندر بیک حصہ اور تقسیم خرچ مالگذاری وغیرہ چار حصہ پر کرتے تھے شرافت خان چہارم حصہ اور باقی
تین حصہ دو جگہہ کرکے باقی ماندہ پسران ادا کرتے تھے فی زمانہ اوس تقسیم کا نام و نشان بھی نہیں رہا
کل آمدن انعام سرکار سے فیض اللہ خان کے نام سے مقرر ہے اور دراب خان اوس کے شامل ہے اور
صورت قبضہ ملکیت بنات بطور بہیا چارہ ہوگئی ہے تقسیم مال سے عورات کو حصہ نہیں ملتا۔

O

خاندان بیگو خیل مروت

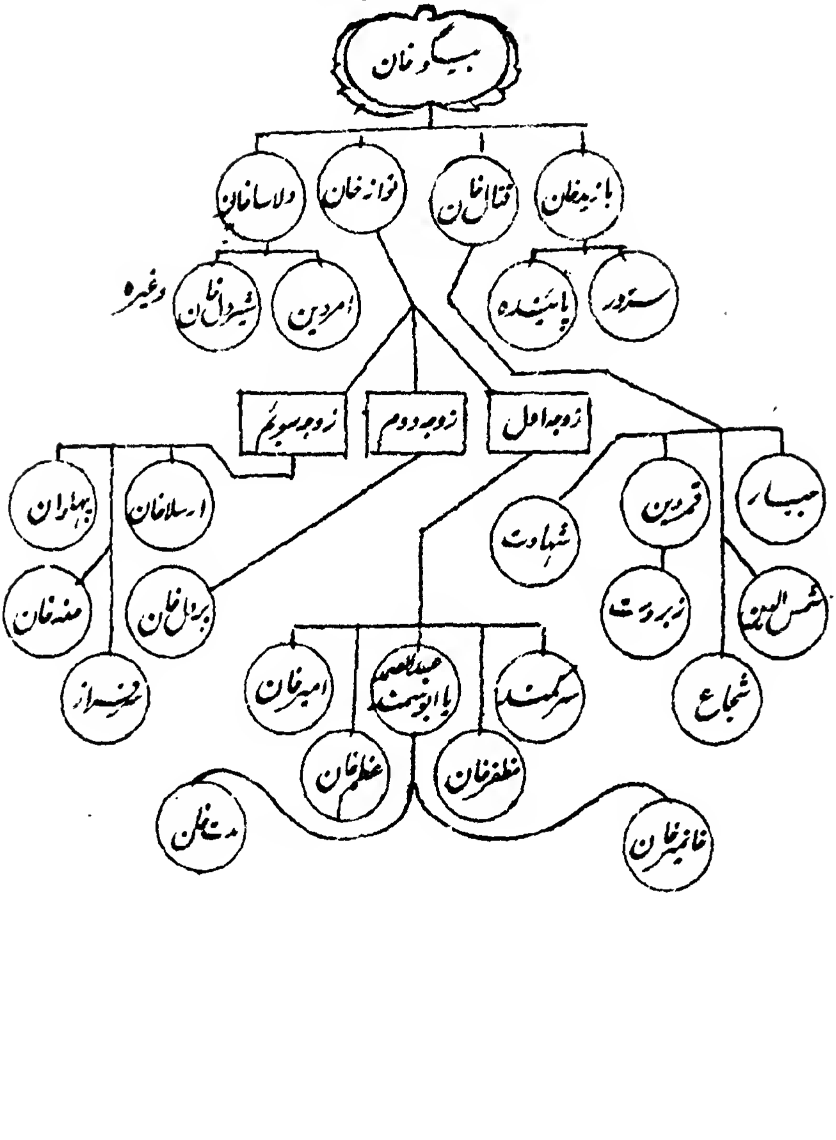

حال اس خاندان کا

واضح ہو کہ دادی خان مورث اس خاندان کا جو بنگ نان سے اوپر پانچوین پشت مین تہا اور اوسکا شجرہ
نسب بنگو خان تک حال قوم مروت مین درج ہی یہہ خاندان قوم مروت لوہانی شاخ اچو خیل سے ہی جس وقت
کہ قوم مروت نے بعہد سلطنت ابوالفتح جلال الدین محمد اکبر بادشاہ کی علاقہ مقبوضہ حال موسومہ مروت پر قبضہ کیا تب دادی خان
اپنے شاخ مین سرگروہ تہا دادی خان کی چوتہی پشت مین ہانی خان مشہور ملک ہوا جس نے
قوم گنڈہ پور کی ساتہہ بمقام نکوارہ ضلع ڈیرہ اسمعیل خان مین جا لڑائی کری اوس کا بیٹا بنگو خان
ایک صاحب اختیار اور مستعد ملک تہا مدد خان کرانی کے روبرو بمقام علاقہ بنون شیر.... دست
بدستہ مثل اکراوس حیوان کو مار دیا اوس دلاوری کے معاوضہ مین ... خلعت کے سوای موضع کلو تاگیر مین دیا گیا الا...
... بنگو خان ... ... بنگو خان نواز خان ... اور اوسکا ملک ...
اس شخص نے اپنی شجاعت اور حکمت سے مروت مین بڑا نام پیدا کیا اور کل مروت کی نصف گوندے
کا افسر بنا بمقام گزک علاقہ ختک مین شہباز خان اکوڑ خیل کے ساتہہ لڑائی کرتا اور دوسرے
دفعہ سلطان خیلون سے لڑائی مین زخمی ہوا نواز خان کے ابیذر خان عیسک خیل اپنے رقیب
کے ساتہہ جو دوسرے نصف گوندے مروت کا افسر تہا سخت عداوت تہی بار ہا اوس سے لڑتا
رہا جو لڑائی ان مین بمقام موضع دلو خیل ہوئی اوس محاربہ مین فتال خان برادر نواز خان
اور قمر الدین مارے گئے اور خود نواز خان بندوق اور تلوار سے مجروح شدید ہو کر ہٹ گیا
اور نواب شیر محمد خان ڈیرہ والہ کے پاس جا کر ... ... اوسکی فوج لے آیا اور بمقام
لس لغڑواہ وتور واہ دوسرے گوندے کے مردون سے جنگ ہوا ابیذر خان عیسک خیل اور
محبت خان تترخیل تہی سخت لڑائی ہوئی نواب کی فوج نے فتح پائی اور مروت کے علاقہ پر ایک
بی اتفاقی سے دخل نواب کا ہوا بعد اوسکی بہی ... احمد زئی اور اتمان زئی سے لڑائی ہوتے
سوہان خان وزیر کی لڑائی مین عبد الصمد خان بہی زخمی ہوا مگر وزیرون کو شکست دی بادشاہ
دہلی مین سے شاہزادہ بہادر شاہ ابن اورنگ زیب عالمگیر نے پہلے اس قوم مروت و ... ...

مبارشتر مالگذاری مین واسطی باربرداری مقرر کئی اور بعدش احمد شاہ ابدالی دوسو چالیس
سواری جسکو ابل کہتی تہی واسطی خدمات شاہی بجای شتران بطور نوکری لئے جاتی تہی اور یہہ شتر
وسوار کل قوم ضرورت پر حسب رسد پہیلاتے جاتے تہی انکی عوض مین مالگذاری معاف تہی تیمور شاہ
سدوزئی نے جب بارہ ہزار پہلی دفعہ نقد قلنگ مقرر کیا تو بیگو خان کو بارہوان حصہ اپنی قوم کے
زر مالگذاری سے انعام مین مجرا ہوتا تہا جب نواب صاحب کی جانب سے دیوان ٹانک راٹی کاردار
ہوکر آیا اور چالیس ہزار مالگذاری علاقہ مروت پر مقرر ہوئی تو اکہزار دوسو بیس روپیہ سالیانہ
معہ مشاہرہ سواران اور یہہ عملداری سکہان مین الٹا من غلہ بہی مدد معاش مقرر ہوئی جب وہ
سوار برخاست ہوجاوین تو واسطے ذات خاص کے پانسو روپیہ سالیانہ معین تہا اور نیز بستم حصہ آمدنی
تہہ دینے بلازرسے معاف ملتا تہا اب گورنمنٹ انگریزی سے بموجب حکم گورنمنٹ ہند مورخہ پنجم اکتوبر ۱۸۵۵ع
الاہ نقد برات بمعنی انعام سالیانہ واسطی عبد الصمد خان کی مقرر ہے اور اپنا زمیدارہ اور ملکیت بہی رکہتے
ہین سنہ ۱۸۵۸ع مین عبد الصمد خان کا بیٹا مردخان معہ چند سواران محاصرہ ملتان مین حاضر تہا بعد عبد الصمد خان
بتاریخ ۲۲ ماہ جولائی ۱۸۶۱ع بمرگ طبعی فوت ہوگیا اوسکا بیٹا خان میر خان باپ کا جانشین ہوا یہہ خاندان
مروت مین معتبر ہے اور اپنی نصف گوندے کا پیشوا ہے الا آپس مین بہی اتفاق نہین رکہتے ہ

خاندان عیسک خیل مروت

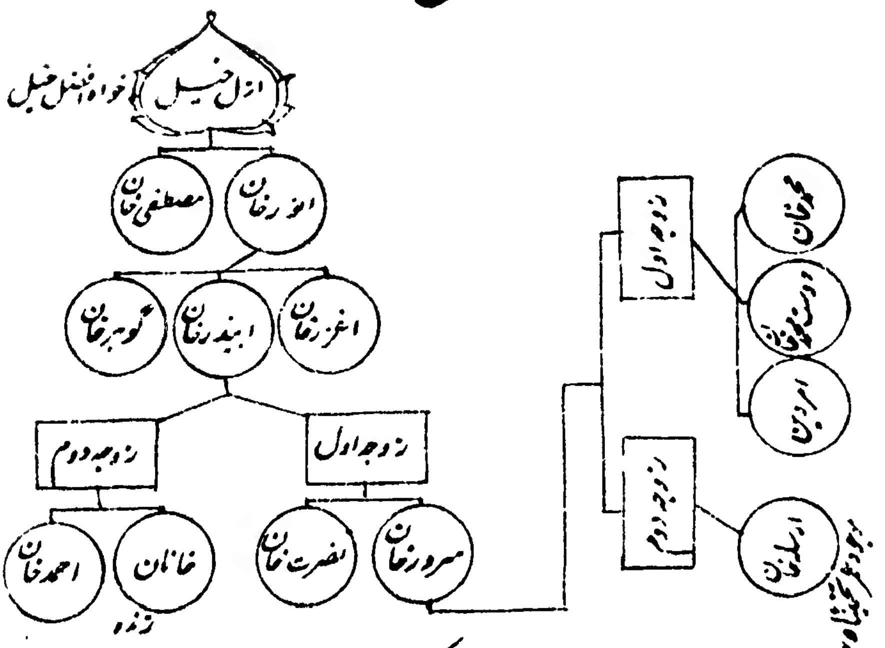

مختصر حال اس خاندان کا

عیسک خان مورث اعلے اس خاندان کا نسل مروت لوہانی سے ہے عیسک خان کی تیسری پشت مین جبار خان اس ملک مین دیگر قوم مروت کی ساتھہ عہد سلطنت اکبر مین آکر آباد ہوا جبار خان کا نبیرہ افضل خان تہا جس تک کرسی نامہ مروت کی باب مین لکہا گیا اور اوس سے نیچے یہان درج ہے افضل خان کا بیٹا انور خان ملکی مین مشہور ہوا بگو خان کا ہم عصر اور رقیب تہا نصف گوندے مروت کو اسکا جنبہ ہوگئے بعد وفات انور خان کے ابیند خان بیٹا اوسکا مالک ہوا یہہ شخص جنگجو تہا اپنی گوندے مین بڑا رسوخ پیدا کرکے گنڈہ پور اور عیسی خیلون کے ساتھہ محاربے کئے جب ایکدفعہ سرور خان رئیس ٹانک سے بطور کمک نواز خان وغیرہ دوسرے گوندے والہ فوج لائے تب اسنے اپنی گوندے کی سرکردگی مین اونسے سخت لڑائی کرکے ہٹا دیا مگر ثانیاً اسکی مخالف نوابصاحب دیرہ والہ کی فوج زیرکمان دیوان مانک رای چڑہا لائے تب اوس سے ابیند خان نقصان کثیر کے ساتھہ شکست

کہا ہی اور پہر محمد پایندہ خان نے جو واسطے وصول معاملہ مروت آیا تہا ابیذ رخان کو قید کرکے
ڈیرہ مین لیگیا اور چہہ ہزار روپیہ جرمانہ اوس سے وصول کرکے چہوڑا بعد مرنے ابیذ رخان کے
سرور خان اوسکا بڑا بیٹا مالک ہوا یہہ شخص بہی ہوشیار زمانہ ساز تہا تمام عمر اپنی عبد الصمد
بیگوخیل کی دشمنی مین گذار کر سنہ ۱۸۵۶ء کو اخیر مین مرگیا اب اوسکا بیٹا ارسلہ خان مالک ہی اور
نصف گوندے مروت کے اسکے قبضے ہی اور گورنمنٹ انگریزی سے مبلغ آٹھہ سو روپیہ کی جاگیر
عطا ہی سکہون کے وقت ابیذ رخان اور سرور خان کو حصہ خاص اپنی ذات کا اور
معاملہ بابت مشاہرہ سواران جملہ اٹہسے ملتے تہے اور بعد تیاری قلعہ لکی الہ مین غلہ اور
بستم حصہ اپنی نیہ سی عطا کیا جب سرکشی سکہان سے ملتان باغی ہوا تو نصرت خان برادر سرور خان
محاصرہ ملتان مین ہمراہی پانچ سوار ان وبیدل کے خدمتگذار رہا بیگوخیلون کو ساتہہ اس
خاندان کی قدیمی عداوت ہی مگر پیردل خان بیگوخیل کے ساتہہ بسبب دشمنی خانگی ارسلہ خان کے
کچہہ سازش سے ہے ۔

خاندان میناخیل

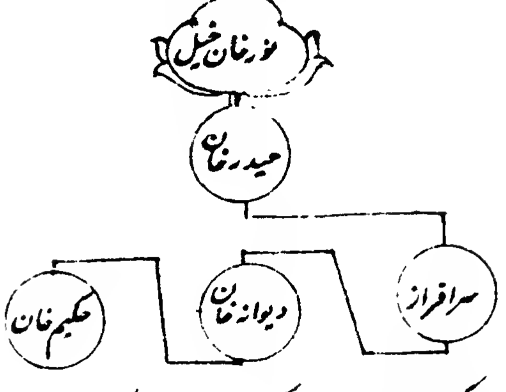

نورخان کا باپ تاجا ملک ہمراہ قوم مروت کے ساتھہ اس ملک مین آیا اور اپنی شاخ میناخیل مین یہہ خاندان معتبر چلا آیا عہد تیمور شاہ سدوزئی مین سرافراز خان ایک معتبر ملک تہا جب وہ مع سرور خان رئیس ٹانک کی لڑائی مین مارا گیا تو اوسکا بیٹا دیوانہ خان ملک ہوا عملداری نواب دیرہ و سکہان مین وہ ایک کام کا ملک تہا اور قصبہ لکی مروت اوسکی تحت مین تھا سوای غلہ و برات مقررہ اہل ہنود سے بطور نذرانہ کچہہ وصول کیا جاتا تہا بعد اوسکے حکیم خان جو اب تک ملک ہے اور یہہ شخص سواسطے علاقہ مروت مین یادرکہنے کے لایق آدمی ہے کہ جب ۱۸۴۸ء مین فوج سکہان سرکش ہوکر قلعہ لکی مروت کو مضبوط کر لیا تہا تو اس حکیم خان نے اپنی قوم کی حشر جمع کرکے حسب الحکم میجر ٹیلر صاحب خدمت نمایان کی جسکے صلہ مین اوسکو ساٹھ روپیہ پنشن سالانہ عطا ہوئے اور آیندہ بہی لایق کام آدمی ہے

خاندان میانداخیل

اس خاندان سے اوپر خواص خیل مروت کا مشہور خاندان مروت کی قوم مین تہا اور اکثر خانی قوم مروت خواص خیلون مین رہی جیسا کہ اعزز خیل اور پہر میانداد خود بہی مشہور ملک تہا گلاب خان نے بہت نام پیدا کیا اور پہر تیہ عمر خان خیل مین لنگر خان ملک تہا جسکا بیٹا اب ولی خان

موجود ہی اور رضا حیداد خان ولد نواز خان جسکا باپ ایک دلاور ملک تہا وہ ملک ہی اور سرکار
سی برات اونکی نام مقرر ہی جسکی تفصیل نقشہ برات سی ملیگی ؛

خاندان غزنی خیل

یہ طوطی زئی مروت مین محبت خان غزنی خیل ایک دلاور ملک ہوگذرا ہی اوسکا بیٹا بردل خان اب
موجود ہی اور اوسکا معاند قیب محمد خان ولد میر محمد خان بہی ملک ہی جسنی وقت شورش ۱۸۵۷ء مین
اچہی خدمت سرکار کری اور قابل یاد رکہنے کے ہی ؛

خاندان موشانی

واضح ہو کہ قوم موشانی مین قدیم سی اپنی شاخ کے معتبر چلے آئی رئیس یا ملک کل قوم کوئی نہین
ہوا چنانچہ اب بہی یہی حال ہی الادراز خان شاخ جعفر خیل موشانی بسبب رشتہ داری شیر خان
عیسی خیل اور بہ مہربانی کپتان کاکس صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر دربار گورنری مین باریاب ہوا ؛

خاندان میالان سکنہ میانوالی

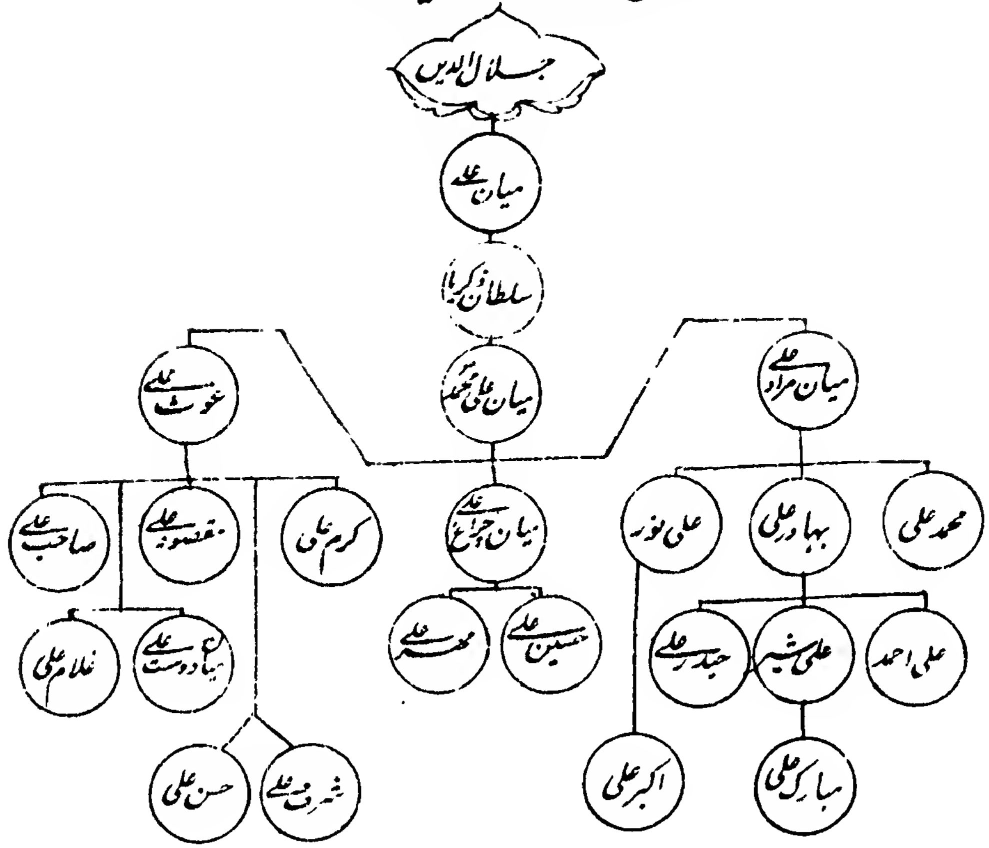

مختصر تاریخ اس خاندان کی

اس خاندان کا مورث جلال الدین بہمراہی میان علی اپنے فرزند کے بغداد سے اس ملک مین آیا اور تخمیناً دو سو اسی برس ہوا کہ اول بمقام معظم نگر جسکے کہنڈرات شکستہ علاقہ میانوالی مین موجود مین آنکر فروکش ہوئے اوسوقت سلطان سہالت اور سلطان مقرب گہکہڑ علاقہ کچھی وغیرہ نواح کے حاکم تھے جلال الدین اپنے فرزند میان علی کو اس ملک کے لوگون کا پیر بناکر خود بغداد کو

واپس گیا اور میان علی نے بمقام میانوالی اپنی گہر بنائے اور وہی وجہ تسمیہ میانوالی کا ہی میان علی
کا فرزند سلطان ذکریا خداپرست اور بڑا مشہور نیک آدمی تہا اوسکی وقت مین افغانان
نیازی دریاء سندسی عبور کرکے اس علاقہ مین آباد ہوئے اور سلطان ذکریا کو اپنا پیر بنایا
بعد وفات اونکی میان علی محمد سجادہ نشین ہوا فی الحال میان حسین علی اپنی باپ کی جگہہ اور
محمد علی اپنی والد کی جابجا اور شرف علی اپنی گہر کا مختار ہی اور لوگ انکو متبرک سمجہکر عزت اور ادب
کرتے ہین سلطان ذکریا کی خانقاہ پر نذرانہ چڑہتا ہے بلحاظ معاش اور انعام قدیمہ سرکار
انگریزسی بہی [illegible] ایکڑ اراضی واقعہ دیہات پرگنہ میانوالی جمعی [illegible] سالیانہ اور رقم
ترقی اپنی خاندان کی معاف ہی اور یہہ معافی تین حصہ پر باہم اولاد ہر سہ پسران میان علی محمد
منقسم ہی ٭

خاندان پہلان

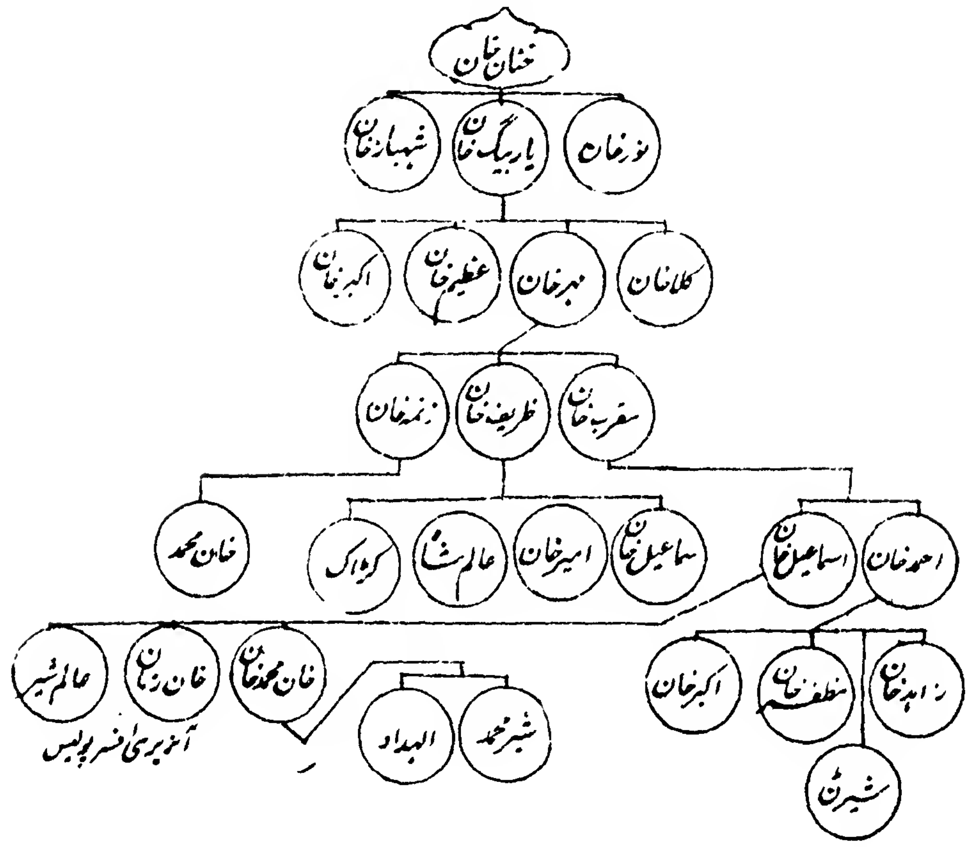

اسمیت و قومیت اس خاندان کی

واضح ہے کہ یہہ خاندان شہو بقوم بلنچ افغان ہے یہہ لوگ اپنا کرسی نامہ قوم لوہانی سے ملا کر نسل لودی مین شامل ہونا بیان کرتے ہین الا باوجود تلاش کوئی صحیح کرسی نامہ نہین ملتا خنان خان مندرجہ شجرہ نسب کا جد اعلی مسمی سمعیل خان کوہ سلیمان کی جانب سے آکر اول جولستان اور رکلو رکوٹ مین آباد ہوا خنان خان کا نبیرہ مسمی مہر خان وہان سے اوٹہہ کر بمقام پہلان سکونت پذیر ہوا اول یہہ قوم

قوم سنبل کی تحت مین تہا اونسی اس قوم نے دبالیا اگرچہ اوسوقت یاربیگ خان بہی زندہ تہا
مگر مہر خان مدار المہام اپنی خاندان کا تہا پیلان کی ترقی آبادی کو دیکھہ کر قوم جسکانی بلوچ نے
بارادہ چہین لینی ملک کی انپر حملہ کیا سخت لڑائی ہوئی جسمین جسکانی منہزم تو ہوئے مگر یاربیگ
و مہر خان باپ بیٹا ہردو اوس لڑائی مین مارے گئی بعد اوسکی نواب محمد خان سدوزئی نے
لشکرکشی کرکے موضع پیلان کو غارت او خراب کیا اور بعد فتح علاقہ پیلان کے اس خاندان
کی عزت قایم رکہی اور مقرب خان وغیرہ اولاد یاربیگ خان کیواسطی ستارہوان حصہ
پیداوار ہر دوسر رقبہ دیہات ذیل سے پیلان خاص چوہڑ کن روڑہ ڈہینگانہ دوابہ ڈب
تصیروالہ معافی مقرر ہوئی اور علاقہ پنجکوٹہ کے بعض دیگر دیہات پر بہی بطور تعلقہ داری
انکا اختیار تہا اور ساڑہے چار روپیہ چاہ بہی واگذار تہی عملداری سکہان مین علاقہ پنجکوٹہ
سرداران سکہہ سندہانوالیان کو جاگیر ملا اونکے عہد مین بہی معافی مندرجہ بالا بدستور معاف
رہی اور اپنی خودکاشت کا محصول بہی معاف تہا اگرچہ ٹہیک تعداد اس آمدن کی کسی
کاغذ سی معلوم نہین ہوتی مگر از روے اندازہ تقریبًا ایکہزار روپیہ سالانہ کی آمدن تہی
دیوان ساونمل کے عہد سی بسبب ضبطی ترقی آمدن مین کمی واقع ہوئی عملداری سرکار
انگریزی مین چہہ روپیہ فیصدی مالکانہ یا تعلقہ داری الگ کر دستور سترہوین حصہ کا موقوف
ہوا اب اس چہہ روپیہ فیصدی اور انعام نمبرداری پر انکا گذارہ ہی اور خان زمان خان
فی الحال اس خاندان کا پیشوا ہی جسکو آنریری پولس افسر سرکار نے بنایا عمر اوسکی تخمینًا چہتیس برس
کی ہوگی ؛

خاندان سپیر کی وزیر

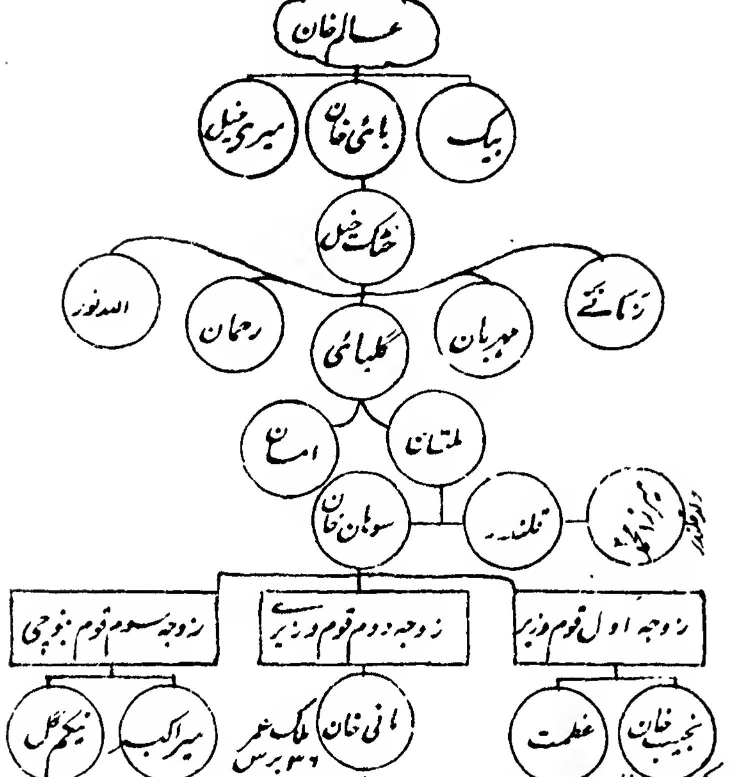

ملک موجود حال عمر تخمیناً ۵۰ برس

حال خاندان سوہان خان

واضح ہو کہ یہہ خاندان قوم وزیری شاخ احمد زئی شعبہ سپیر کے سے ہے انکا مفصل شجرہ اوپر
نک قوم وزیری کی حال مین لکہا گیا ہے سپی وزیر کی پانچوین پشت مین سپیر کے پیدا ہوا جسکے
اولاد کے بہت شعبے ہین منجملہ باغوان خیل مین مسمی عالم خان سے ملکی چلی مگر جیسا کہ کل قوم وزیر
مین معتبران قوم کے واسطے صرف نام ملکی ہوتا ہی اسیطرح اس خاندان کی ملکت بہی تہی کچہہ معاش
یا گذارہ اپنی قوم کی جانب سے واسطے انکے مقرر نہین تہا اور بادشاہان وحاکمان سابق
سے انکی آشتی یا تعلق کم ہوا اسواسطے فیض حکام سے بہی محروم رہے روایت ہے کہ عالم خان مذکور کو
بعہد سلطنت اورنگ زیب عالمگیر جب بہادر شاہ ملک بنون مین آیا تو زہر دی گئی کیونکہ وہ

دلیر شخص اپنی قوم کو جمع کرکے ٹل بلند خیل اور دورہ توچی کو راہ سے جب شاہزادہ کی فوج آتے
تہے تو باج اور رسد راہ ہوتا تہا بعد وفات عالم خان کے اوسکا بیٹا کوئی ایسا لائق نہین تہا
کہ جو مشہور ملک ہوا ہو مگر اوس کا نبیرہ زادہ زمانی سنے اپنی وقت مین پہر ملکی کو مشہور کیا جب اوسکو
فرقہ توری خیل شاخ اتمان زئی وزیری سنے مار دیا تو پہر ان کی شہرت جاتی رہی گرچہ مسمی
ملتان باپ سوہان خان اور برادر زادہ زمانی برائے نام ملک تہا الا سادہ لوح بہان تک
کہ رمہ کو پانی پلاتا ہوا روند کورم مین ممہ خیل موسیٰ تون کے ہاتہ سے مارا گیا تب سوہان ملک
ہوا یہہ شخص بڑا دلیر اور صاحب عزم و راست گو تہا اس سنے اپنی عادات اور دلیری سے
قوم مین وہ رسوخ پیدا کیا کہ کل قوم وزیری خصوص شاخ احمد زئی مین ملک کلان کہلاتا تہا
اور عنان اختیار اپنی قوم کی اوس کے ہاتہ مین تہی جہان چاہی حشری کو جمع کرکے لڑ سکتا تہا
چنانچہ دو دفعہ لشکر ہم قوم جمع کرکے ٹل بدہ خیل کی بنگشون پر حملہ کیا اور تیسری دفعہ قوم مروت کی
ساتہہ بمقام لکی مروت لڑائی کری سنہ [illegible]ء مین جب ولیم مورکرافٹ صاحب اولوالعزم سیاح ہر
ملک مین آیا تو اوسکی مہمانی اور نیک سلوک اس شخص سے ہوا اور چہٹی اون کی ابتک ان کے
خاندان مین موجود ہی سنہ [illegible]ء مین جب سر ہربرٹ اڈوارڈس صاحب اس ملک کا حاکم ہوا تو
سوہان خان سنے حاضر ہوکر اطاعت احکام صاحب ممدوح کی کری اور اس ازاد قوم وزیری کی
مطیع کرنے مین اوس نے کوشش واجبی کری صاحب ممدوح سنے اوسکی عزت فرمائی اور چوکی نشین
کرکے دسمبر سنہ [illegible]ء مین جملہ قوم وزیری کا وزیر خطاب دیا بعد رفع شورش ملتان خلعت پانچ پارچہ
معہ دستار طلائی عطا فرمائی اور نیز مبلغ [illegible] پنشن سالانہ بمنظوری گورنمنٹ سنہ [illegible]ء مین تاحین حیات
اوس کے مقرر ہوا سوہان خان مارچ سنہ [illegible]ء مین مرگیا اور حسب وصیت خود پہاڑ مین لیجا کر بمقام گمتی
دفن کیا گیا اوس کے بعد نجیب خان بڑا بیٹا اوس کا ملک ہوا تا حال نجیب خان اپنی قوم
کا بڑا ملک ہی اور زمانی خان اوس کا دوسرا بہائی بہی دلاور اور نیک آدمی ہے۔

خاندان میرزعلی خیل منڈان

اس خاندان سے نامی ملک میر حسن خان ہوا جس کے بعد میر عالم خان بیٹا اوس کا سکھوں کے وقت بنوں کا مشہور ملک تھا جب اوس نے ۱۸۴۸ء کی سرکشی سکھان میں شریک ہو کر گورنمنٹ انگریزی کی مخالف فریق کے ہمراہ گری اور بوقت فتح اس ضلع کے سردار اعظم خان کے ساتھ جلا وطن ہوگیا تب سے اوسکی معاش اور ملکی جاتی رہی اور بعد اوسکے شکر اللہ خان ملک ولد خوجے خان کا بجنت خفتہ بیدار ہوا جو میر عالم خان کی جگہہ پہ منڈان اور پنجل فاطمہ خیل سوکڑی کا ملک کلان ہے میر عالم خان کو گرچہ حسب سفارش امیر دوست محمد خان اپنے ملک میں آنے کی اجازت ہوگئی مگر ملکی نہ ملی ۱۸۶۸ء میں میر عالم خان ملک خوست کے اندر مرگیا فی الحال شکر اللہ ملک ہے مگر اپنے فرزندوں سے تنگ اور نفاق رکھتا ہے صالح خان سفید پوش مگر بے گذارہ ہے

خاندان جہنڈو خیل

شاخ جہنڈو خیل میں سے شیرمست خان نے اپنی نام کو مشہور کیا جو بعد وفات دکس خان تور گنڈی کا سر افسر تھا اپنی دلاوری اور مہمان نوازی سے وہ ایک بڑا مشہور ملک بنوں میں ہو گذرا ہے جب کرنیل اڈوارڈس صاحب ۱۸۴۷ء میں تشریف لایا تو ملکان کلان بنوں سے وہ شخص بھی حاضر رہا بعد وفات اوس کے گرچہ بہت بیٹی چھوڑ مرا مگر لایق کوئی نہیں ظفر خان اوس کے بڑے فرزند کو گورنمنٹ نے از راہ ترحم تپہ جہنڈو خیل سے دہم اور ہشتم معاف کیا جسکی آمدن قریب آٹھ سو سالانہ ہے

خاندان منداخیل سورانی

اس خاندان میں سے تذکرہ کی لایق بازید خان ملک تھا جسنے اپنی دلاوری سے افسری تور گنڈی حاصل کرکے عہد سکھان میں بڑا رسوخ پیدا کیا عہد افغانی کے قتل بے شمار و بی گناہ اور بے تمیزی سے اوس کے نام کو ظالمانہ مشہور کر رکھا ہے سو برس سے زیادہ عمر پاکر ۱۸۶۴ء میں فوت ہوا اور اوس کا بڑا بیٹا خانصوبہ پتہ منداخیل کا ملک کلان سرکار نے مقرر کیا اب میں بھائیوں کی مخالف

زوجات سی مین بڑے بڑے اتفاقی ہتھے اسد خان ولد بازید خان نے مفسدہ ۱۸۵۷ع مین ملتانی رسالہ
مین بہرتی ہوکر ہندوستان مین خدمت گذاری سرکار کی جسکو تمغا بہادری عطا ہوا

خاندان دہرمہ خیل سورانی

یہہ خاندان والہ دین غرض زی نسل سورانی سے ہے مسمی حسن خان مورث اعلی انکی نے مسمات دہرملکہ سے شادی کری ہتی اوس کی سبب یہہ شاخ مشہور بہ دہرمہ خیل ہوئی ان مین سے شاہین خان ز ولد بازید خان عملداری درانے مین ایک بڑا ملک تہا اور از روے سند شاہ شجاع محررہ ۱۲۱۴ ہجری معلوم ہوتا ہے کہ مبلغ پنجاہ تومان جس کا ایکہزار روپیہ ہوا تیہ والہ دین سے شاہین خان کے نام معاف تہا شاہین خان اپنے بہائی نورنگ اور بہادر خان کے ہاتہ سے بروز عید مارا گیا اور اوس کا لایق بیٹا قلم خان بسبب خورد سالی جان بچا کر چلا گیا مگر بالغ ہوکر اپنی باپ کی قاتلان سے قصاص لیا اور اب قلم خان ملک ہر تبہ دہرمہ خیل سے نصف ملکی کلان کا انعام سرکار سے اوس کے نام مقرر ہے یہہ شخص راست گو اور نیک آدمی ہے عبد الصمد خان اس کا بیٹا فارسی خوان بہی اچہا آدمی معلوم ہوتا ہے اگر آیندہ کو اچہا رہا۔

خاندان داؤد شاہ

اس قوم سے سکہون کے وقت ولاسا خان قوم کشر شاخ عیسی خیل اپنی جنگجوئی اور کشت وخون تاراجند سے مشہور ملک ہو گیا تہا بعد وفات اوس کے گرچہ خوجی سہرِیا اوس کا ملک ہے مگر کسی کا نام نہین ظفر خان ولد پائندہ خان ملک گو ہوشیار ہے مگر بدون راست بازی ہوشیاری ناکارہ ہے

ذکر مکانات کہنہ و قدیم

اس ضلع کی حدود مین پورانے وقت کی کہنڈرات اور عمارات منہدمہ کی نشان متفرق مواضع پر ہین اون مین سے زیادہ نمود کی جگہہ اور ذکر کے لایق ہین — اکرہ - واضح ہو کہ اکرہ بزمان یونانی قلعہ کو کہتے ہین صدر بنون سے تخمیناً نو میل جنوب مایل شرق ایک بڑا تودہ خاک قریب دو سو فٹ کے اونچا اور اس سے زیادہ لمبا چوڑا واقع ہے جس کو اکرہ کہتے ہین

اور اس کے نواح میں مشرق اور مغرب دور تک عمارات منہدمہ کی نشان دکھلائی دیتے ہیں
اس اگرہ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ کسی زمانہ قدیم میں یہہ ایک بڑا عالیشان قلعہ ہو گذرا ہی بانی
اس عمارت کی غالباً اہل یونان یعنی گریک ہیں جنکی عملداری سکندر اعظم بادشاہ کی بعد بہت مدت
تک اس ملک میں رہی ثبوت اس کا یہہ ہی کہ میں نے بذات خود اس کو
چند موقع سے کھدواکر دیکھا اور اسمیں سے پرانی وقت کی سکی فلوس وغیرہ قریب دو سو عدد کے
مجھکو ملے ہیں اونمیں سے اکثر یونانی حروف اور علامات سی مضروب ہیں اور بعضوں پر بھی صاف
یونانی حرف پڑھی جاتی ہیں ایکطرف اسپ کی تصویر اور دوسری طرف سپاہی کی اور بعضی
پر بادشاہان گریک جو کہ یہاں کی فرمان روا تہی اون کی شبیہ منقش ہے اور جن بادشاہان کی
عہد کی یہہ سکے ملے ہیں اونمیں سے دو کی عملداری کو دو ہزار برس سے کچھ اوپر عرصہ گذرا ہے تو
اس سے صاف ثابت ہی کہ ابتدا اس عمارت کی بہت پرانی ہے اور اس کے گرد میں
ایک بڑا شہر ہو گذرا ہے جسکی علامات موجود ہیں اکثر ہندو راجوں کے وقت کے بھی
پیسے ملے ہیں جس پر ایک طرف بیل کی تصویر اور دوسرے طرف دھوتی پہری ہوی
اور زنار کاندہے سے لٹکی ہوی ہندو راجا کی تصویر منقش ہے اور بت کلان و خورد اور سنکہہ
بھی نکلے ہیں جنپر سنسکرت کی حروف سی کچھ عبارت لکھی ہے مگر یہاں کے پنڈت اوسکو پڑھ نہیں
سکتے اور ایک مہر یعنی انگشتری طلائی بھی دستیاب ہوئی ہے جو اب میرے پاس ہے اور
اوس پر ہندی حروف کہدی ہوئے ہیں ایک سنسکرت خوان اوس کا نام پنڈت ہری پڑھتا
ہے الا کسی تاریخ سے سال و سمت انکا معلوم نہیں ہوتا ایسا قیاس کیا جاتا ہے کہ یونانی
لوگ بھی بت پرست تہی اسلئے جلد ہنود سے خلط ہو کر رسوم بت پرستی میں شریک ہو گئے اور
بعد گریک کے جب ہندو راجوں کی سلطنت اس ملک پر ہوی تو اوس وقت کی یہہ ہنودی
سکے اور علامات ملتی ہیں اس میں شک نہیں کہ گریک سی پہلے بھی ہندو راج یہاں بہت مدت
رہا ہی بدین سبب شبہ گذرتا ہے کہ شاید پہلی عمارت ہو اور پیچھے سی گریک یعنی یونانے

لوگون نے دخل کر لیا مگر یہہ شبہ ضعیف ہی اور جو یہہ مشہور ہے کہ راجہ بھرتہ ابن راجہ دشرت نے
جو راسنے لگی بنگلم سے تھا یہہ شہر اپنی اور اپنے والدہ کے نام سے باسم لگی وبرتہہ آباد
کیا غلط معلوم ہوتا ہے کیونکہ سب شہرت اس کا صرف آبادی موضع لگی و بہرت جواب
بہی اکرا کی قریب آباد ہے پائی جاتے ہے اور یہہ لگی اور بہرت اولاد مسمی اگر
میری قوم بہمن زنے سے قریب پانچ سو برس ہوا کہ پہاڑ سے آکر اس موقع
پر آباد ہوئے سو یہہ دشرت سے جو تین ہزار برس سے بہی پہلے مرگیا کچہہ تعلق
نہین رکہتے صرف یہان کے ہنود نے اپنے خود تراش بات کو مشہور کر رکہا ہے
ایسی روایت ہے کہ یہہ اکرہ جس کے نواح مین شہر موسوم ستدام تہا بہت
مدت تک آباد رہا تا وقتیکہ سلطان محمود غزنوی کی سپاہ کی ہاتہہ سے تباہ ہوا اور
جلایا گیا اب کہود واسنے سے جلاسنے کی تصدیق ہوئی ہے یعنی مسمار شدہ جگہہ مین کہودنے
سے علامت سوختنگ سیاہ رنگ اور کوئلہ نکلتے ہین اور ایسی دہا سیاہ کی طرح لکیر معلوم ہوتی ہین
جیسا کہی سقف جلکر دب گیا اور بعض بعض جگہہ۔۔ استخوان آدمی بہت ایک ایک جگہہ سے ملتی ہین جیسا وبا
یا لڑائی یا اسیطرح اکٹھی مرگئی اور جو نہ خاک رنگ بن گیا ہی جوڑے قسم کی پختہ اینٹین بہی برآمد ہوئی ہین
اور جو اوسکا مشرقی اور جنوبی گوشہ مین ایک غار رہا اوسکی نسبت قیاس ہوسکتا ہے کہ پہلی وقت کی
نہین ہے بعد منہدم ہونے کے کسی حیوان یا انسان نے بنائی ہے یہہ بذات خود تہوڑی دور اوسکے
اندر لمبا پڑ گیا آگے جاکر نہایت تنگ و تاریک دشوار گذار ہے بباعث نہ جاسکنے روشنی اور ہوا
کے واپس چلا آیا پایان اوسکا معلوم نہو سکا خاک اس اکرہ کی زراعت کیواسطے بہت مفید ہے
اور لوگ نواح کے کہود کر لیجاتے ہین اور بجائے روڑی کے ڈالتے ہین کبہی کبہی اسطرح کے کہودنے
سے قیمتی چیزین بہی ہاتہہ لگتی ہین

کافر کوٹ

دوہین ایک وہ جو عیسی خیل کی علاقہ مین موضع کونڈل کے جنوب دریا سندھ کے مغرب والی پہاڑ پر ایک بڑی وسیع قلعہ کی علامت موجود ہی جسمین چند گنبذ کی طرح گول قسم کی عمارت ہی جنکی نسبت یہہ قیاس ہوتا ہی کہ بودھ مت یعنی بودھ مذہب کے لوگ جو دو ہزار برس بیشتر زمانہ حال سے اس نواح مین آباد تھی اونکی پرستش کی دیہہ گوپ ہین اکثر اونکی عبادت گاہ اس قسم کی ہوتی تھی اگر یہہ قیاس ٹھیک ہو تو یہہ مکان بھی آگرہ کیطرح پورانہ ہی اور جو اسپر بطور مرمت جدید تو پون کی مورچال کی علامت معلوم ہوتی ہی یہہ پیچھی سی لوگون نے بنایا کیونکہ پہاڑ کی عمدہ اور سخت جگہہ پر واقعہ ہونے سی یہہ موقع نازک وقت مین اس ملک کی حکام وغیرہ لوگون کی جائے پناہ تھی چنانچہ ایک روایت ہی کہ ہمایون بادشاہ بھی اپنی بہائیون کی بی مہری کے وقت اسجگہہ پناہ گزین ہوا تہا ورنہ جسوقت یہہ عمارت اول ہوئی تو اوس زمانہ مین توپ وغیرہ اسلحہ آتشبار کا نام ونشان بھی دنیا مین پیدا نہین تہا جو پیسہ کہنہ اس جگہہ سی ملا ہے اوس سی بہی ہندو راج کی تصدیق ہوتی ہی ❊

دوسرا کافر کوٹ

بنون سی شمال ایک اونچی پہاڑ کو کہتی ہین جو پہاڑ تراشا ہوا دیوار قلعہ کی طرح اونچا معلوم ہوتا ہی غالبًا یہہ بہی یونانی لوگون کا اختراع ہوگا مگر اسپر کوئی عمارت یا نشان نہین معلوم ہوتا ہے اسواسطی یہان کے لوگ دجو نولکی خواہ دجو توغر یعنے دختران کا پہاڑ کہتی ہین اور جو روایت کہتے ہین کہ کبھی ناکتخدا کسی دختران یہان پتھر بنگئی ہین اسکو عقل قبول نہین کرتا اور بعید از قیاس ہے حقیقت یہہ معلوم ہوتی ہی کہ خدا تعالی کی قدرت سی اس پہاڑ کی شکل اسطرح بنگئی ہی اور جو مین بڑے بڑے ٹیلے پہاڑ کی دوری سی بطور قلعہ قریب قریب معلوم ہوتی ہین نزدیک جاکر دیکھنی سی واضح ہوگا کہ اصل مین وہ چیز

روکھڑی

علاقہ میانوالی رقبہ موضع کنڈیان مین واقع ہی اور اوسمین تودہ خاک سی جو پیسہ پورانہ ملاوہ

بہی گر بیک کی سلطنت کے وقت کا ہی اور اس تودہ کی خاک سی شورہ بنتا ہی اور زراعت میں مٹی ڈالنی سی بہ نسبت روڑی کے زیادہ فایدہ ہوتا ہے غالبا یہہ تاثیر خاک اور چونہ ملکر پیدا ہوئی ہی لوگون مین مشہور ہے کہ کبہی اس موقع سی ایک خشت پختہ ملی تہی جسپر یہہ دوہرا زبان پنجابی لکہا تہا

دوھرا

تہیتن وانے تہیبان عبدل نام کہا بل نلون سی یکسان سلطان سکندر دی ارث

الا یاد رکہنا چاہی کہ اگر یہہ بات سچ ہی تو بہی سکندر رومی نہین ہوگا کیونکہ لفظ سلطان اوس زمانہ مین بالکل مستعمل نہ تہا اور نیز عبدل نام بہی اوسوقت کا نہین ہوگا اور ایسی زبان اوسوقت بالکل نہین تہی اگر یہہ اینٹ بنائی گئی تو سلطان سکندر لودی کیوقت جو خاندان بہلول سی بادشاہ ہند تہا بنی ہوگی اور یہہ پورانہ مکان اوس وقت تک آباد چلا آیا ہوگا یا مسمار ہوکر جگہہ کچہہ نئی عمارت بنائی ہوگی سوائی اسکی علاقہ مرزوت و نارووہون وغیرہ مین پورانی عمارات کی نشان ہین مگر قابل ذکر نہین

117876
Date 13.3.89
Jamia
No.

نئی کتابیں

- غلامانِ اسلام ——— مولانا سعید احمد دہلوی ایم اے
- تمدّنِ ہند ——— محمد مجیب
- مشارق الانوار ——— ترجمہ اُردو
- اقبال نئی تشکیل ——— عزیز احمد
- امام ابن تیمیہ ——— محمد یوسف کوکن ایم اے
- امام احمد بن حنبل ——— علامہ عمر فاروق ایم اے
- تلامذہ غالب ——— مالک رام دہلوی
- ترجمان القرآن مکمل تین جلد ـ ابوالکلام آزاد ـ مالک رام دہلوی
- غبارِ خاطر ——— ابوالکلام آزاد ——— مالک رام دہلوی
- نعمان و مریم ـ (اسلام اور عیسائیت کا مناظرہ) ———
- خطباتِ آزاد ——— ابوالکلام آزاد ——— مالک رام دہلوی
- لغاتِ نظامی جامع اُردو کلاں ڈاکٹر ناظر حسن زیدی ایم اے، ڈاکٹر عبید اللہ خان، قیوم نظامی ایم اے

گلوب پبلشرز ○ اُردو بازار ○ لاہور

ملنے کا پتہ :- رازی ڈیپارٹمنٹل سٹور حسن پلازہ خیبر بازار پشاور